

V.7777

میلادی ہجری

اُردو انسائیکلو پیڈیا ہندوستان

(یعنی)

خیرہ معلوم عند

تالیف حسین بن حسن نظامی دہلوی نائب ڈپٹی میٹاوی دہلی
بابت ۱۳۵۵ھ ہجری و ۱۹۳۶ء عیسوی

جس میں

میلادی ہجری، فضلی، عیسوی اور حیدرآبادی ختہاں بھی ہیں

معلومات عامہ کے علاوہ طبی، کینی دہلی اور حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کینی لیب
اور چین ہارڈ ویگنر دہلی کی ختہاں اور دوسرے سوداگروں کے اشتہار بھی ہیں

پتہ دفتر اخبار میٹاوی دہلی

سورج

چاند



ہجری سنہ
قمری

میلادی سنہ
شمسی

سلطان ابن سعودؒ میں نجد و حجاز کی عرب حکومت کے ذرائع میلادی سنہ
مصلطہ الحالیہ شاہ { اور ہجری سنہ کی حمایت و حفاظت میں حاضر کرتا ہوں۔
دنیا کی نو خطوں کو معلوم ہو کہ ترکی کا شیر میلادی اور ہجری
حساب کی حمایت کے لئے ہر وقت تیار رہے۔
محمد ظاہر شاہ { رسول اللہ ﷺ نے بحالت میلادی و ہجری محمدؐ
نظام آصف جاہ { میلادی و ہجری سنہ کے رواج میں حیات ملت
اجتماع مرکزیت - و ترقی الفت سرور کائنات ہے۔
تاجدار ام پور { منہم آل رسولؐ و منہم آل رسولؐ ہر حمایت
سنہ میلادی و سنہ ہجری محمدؐ رسول۔
تاجدار بجا و پور { منہم قتل عباس حامی سنہ میلادی و ہجری
باسمک و الفیلم و بالعین و الراہس
سلطان حیدرآل { منہم آل یمور صاحبقران اعظم - دل و جانم
و ندا بروز میلادی و ہجری رسول العرب و العجم۔
اہل اہتد { ہم سب ہندوستانی مسلمان امیر غریب - حاکم و
محکوم اعلان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ و سلم کے سنہ میلادی
اور سنہ ہجری ہماری اخوت و قومیت کی تنظیم کے لئے چاند سورج
ہیں۔ اور ان کی روشنی میں ہم اپنی زندگی کے حساب کو دیکھتے ہیں
اور ہمیشہ دیکھتے رہیں گے۔
حسن نظامی { سلام محمدؐ پر جبکہ وہ پیدا ہوئے۔ اور جبکہ ان کی مکہ
سے مدینہ کو ہجرت ہوئی۔ اور سلام دونوں کے اوقات پر
جن سے امت اسلام نے شمسی قمری حساب جاری کیا۔

۱۹۳۵ء کے اہم واقعات

(۱)۔ کوئٹہ کا زلزلہ (۲)۔ کراچی کا ہنگامہ (۳)۔ مسجد شہید گنج لاہور کا ہنگامہ
(۴)۔ اٹلی حبش کی لڑائی (۵)۔ شہنشاہ جلال خیم کی سلور جوبلی

مضامین و تصاویر

سالنامہ منادی و میلادی جنتری بابت جنوری ۱۹۳۶ء عیسوی

منادی دہلی ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء ناظرین: منادی کو مبارک ہو کہ ان کے محبوب اخبار منادی کا سالنامہ شائع کیا جاتا ہے اور یہ وراق اس سالنامہ کی مختصر فہرست مضامین و تصاویر کو نظر آئے ہیں

ایڈیٹر کی درخواست: سالنامہ ہذا کا مرتب کرنا ہوا اپنے ناظرین سے درخواست کرتا ہے کہ سالنامہ آج ۲۰ نومبر کو شائع ہو رہا ہے اور پہلے ان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمتیں منی آڈٹر کے ذریعہ وصول ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد ان کی خدمت میں روانہ ہو گا جنہوں نے وی پی کے ذریعہ منگوا لیے۔ پھر تاجران کتب کو روانہ کیا جائے گا۔

لہذا اگر آپ نے اب تک قیمت نہیں بھیجی ہو یا آپ کو اس کے مضامین اور تصاویر معلوم نہ کیا ہوں انتظار ہو تو مہربانی کر کے فوراً قیمت بذریعہ منی آڈٹر بھیج دیجئے اس صورت میں منادی روانی کا محصول اپنے پاس سے ادا کر دیا جائے گا۔ زیادہ محصول خریدار کو دینا پڑے گا۔ جو اصحاب ریل کے ذریعہ زیادہ تعداد منگانی چاہیں وہ بھی قیمت اور محصول منی آڈٹر کے ذریعہ بھیج دیں کیونکہ کوئی پیسہ یا رسل میرنگ نہیں بھیجا جائیگا۔ ریل کے ذریعہ منگانی والے اپنے ریلوے اسٹیشن کا نام اور پتہ لکھ کر منی آڈٹر کے ذریعہ بھیج دیں کیونکہ اس سالنامہ میں ہے وہ بھی اگر منگانا چاہیں تو جلدی قیمت بذریعہ منی آڈٹر بھیج دیں کیونکہ نومبر ۱۹۳۵ء کے آخر تک وہ تعداد ختم ہو جائے گی جو چھپائی گئی ہے۔ اور نومبر ۱۹۳۵ء کے بعد سالنامہ ہذا کی ایک جلد دس روپے قیمت کو بھی دستیاب نہ ہوگی۔

معذرت: چونکہ اس سالنامہ کی ترتیب میں میرے والد میرے مددگار تھے اور وہ ستمبر ۱۹۳۵ء کے آخر سے بیمار رہا اس واسطے میں معذرت کرتا ہوں کہ میری زندگی کا پہلا کام اسیا تھا مرتب ہونا کا جیسا کہ پہلے اتفاق کی منتی کے سبب سکریٹری کا تہنہ لکھا اور زیادہ صفحات اور زیادہ تعداد ہونے کے سبب کئی مطالعے نے چاہا ہے اسلئے اسکی چھپائی میں بھی نقص ہو گئے ہیں جو خدانے چاہا آئندہ کامل نہیں ہونگے کیونکہ ۱۹۳۵ء کے سالنامہ کی تیاری نشاء اللہ ۱۹۳۶ء کی ابتدا میں شروع ہو جائیگی اور وہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہو جائیگا۔ درخدا ہے اس ستمبر کے شکر ہے کہ انہیں جناب منشی سید قربان علی صاحب بھٹل ایڈیٹر اردو کے علی دہلی کا شکر کرنا اور اسے جن کی محنت شاقہ سے سالنامہ ہذا چھپا اور تیار ہوا اور میرے والد کے خاص احسان ہیں۔ اور میرے اس کام کو انہوں نے اپنی اولاد کے کام کی طرح انجام دیا۔ اور مجھ سے زیادہ انکی محنت کا اس کام میں نص ہے۔ حسین بن حسن نظامی ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء

فہرست مضامین سال نامہ منادی میلادی جتہی

۱۳۹۵ھ میلادی شمسی و ۱۳۵۵ھ ہجری قمری و ۱۳۱۵ھ افغانی ہجری شمسی و
۱۹۹۲ھ مکرہی ہندی و ۱۳۲۵ھ احیدرآبادی بشمول ایام میلادی شہر میلادی - مجوزہ جتہی نظامی

شرح تترتیب

یہ اخبار منادی دہلی کا سال نامہ ہے جس میں ہندوستانی اور افغانی اور حیدرآبادی جتہیاں بھی شامل ہیں۔ اس میں ایسے مضامین درج کئے گئے ہیں جو ہندوستانیوں کو ہندوستانی مذاہب سے واقف کریں۔ اور ان کے پڑھنے سے مذہب پر قائم ہونے اور رہنے کی رغبت پیدا ہو۔ اسلام کی تعلیم زیادہ تفصیل سے ہے تاکہ انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اسلامی تعلیم سے آگاہ ہوں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے مضامین بھی ہیں۔ اور معلومات عامہ اور تفریح عامہ اور مفاد عامہ کی ہر ضروری چیز جمع کی گئی ہے۔
مقصود میرے نامور عمارات اور نامور اشخاص کے علاوہ ان کی بھی ہیں جو مشہور نہیں ہیں مگر مشہور ہونے کے قابل ہیں۔

افغانستان اور حیدرآباد ہندوستان کے شمال اور جنوب میں دو حکومتیں افغانستان اور حیدرآباد اس قابل ہیں کہ اردو زبان کی رفتار کے خاص نمونے اور معدیات بھی درج کی گئی ہے تاکہ ہندوستان اپنی قدرتی مادی زبان سے تعلق قائم رکھے۔
صفحات مضامین کے علیحدہ ہیں۔ اشتہاروں کے علیحدہ ہیں۔ اور تصاویر کے الگ ہیں اور ان سب صفحات کا مجموعہ پانچ سو مشتمل صفحات سے بڑھ جاتا ہے۔ ہذا سب کو الگ شمار کر کے مجموعی تعداد جوڑ لیں یہ ہے حسین بن حسن نظامی

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۱	روح سال نامہ	۱	حسن نظامی	۱۱	نزدیکی مکی ڈاک کے محمول	۴۳	سبین بن حسن نظامی
۲	اشتبہار در غیر مجیدیں ہے مجیدیں ہیں	۲	دفعہ منادی	۱۲	فیس جتہی	۴۳	"
۳	روح جتہی	۳	حسن نظامی	۱۳	سیمہ کی فیس	۴۳	"
۴	محمدی شمس و قمر	۴	حسن نظامی	۱۴	مسی آجروں کی فیس	۴۳	"
۵	دیباچہ باب بیٹے کی باتیں	۵ تا ۱۲	حسن نظامی	۱۵	قیمت طلبہ جی دی پی بیٹے کی فیس	۴۴	"
۶	خدا کا انکار و اقرار و لاہوتی حمد و لغت	۱۳ تا ۱۸	حسن نظامی	۱۶	ہوائی جہاز کی ڈاک	۴۴	"
۷	شیخ سعدی کے اقوال	۱۹-۲۰	ترجمہ حسن نظامی	۱۷	علی تاروں کے محمول	۴۴	"
۸	جتہی میلادی ہجری عیسوی فصلی	۲۱ تا ۲۴	ترجمہ حسن نظامی	۱۸	مبارک باد کے تاروں کے محمول	۴۵	"
۹	فہرست اعداس بزرگان دین	۲۴ تا ۳۳	حسین بن حسن نظامی	۱۹	غیر مکی تاروں کے محمول	۴۵	"
۱۰	تازہ پوسٹل گائڈ کا خلاصہ	۳۳ تا ۴۰	"	۲۰	ڈاکخانہ کے کاروباری اوقات	۴۶	"
				۲۱	ڈاکخانہ کی تعطیلات	۴۶	"

صفحہ	نومبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نومبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ
۲۲	۵۳	بعض باتوں کیلئے خاص شرائط	۲۶	۵۳	سین بن حسن نظامی	۵۸
۲۳	۵۴	اسب و منوبہ	۲۶	۵۴	اسب و منوبہ	۵۸
۲۴	۵۵	دوبارہ روانگی	۲۶	۵۵	دوبارہ روانگی	۵۹
۲۵	۵۶	پارسلوں کی دوبارہ روانگی کی فیس	۲۷	۵۶	پارسلوں کی دوبارہ روانگی کی فیس	۵۹
۲۶	۵۷	تبدیل پتہ کی اطلاع	۲۷	۵۷	تبدیل پتہ کی اطلاع	۵۹
۲۷	۵۸	رجسٹری	۲۷	۵۸	رجسٹری	۵۹
۲۸	۵۹	ڈاک خانہ کی ذمہ داری	۲۷	۵۹	ڈاک خانہ کی ذمہ داری	۵۹
۲۹	۶۰	کن چیروں کی رجسٹری لازمی ہے۔	۲۷	۶۰	کن چیروں کی رجسٹری لازمی ہے۔	۵۹
۳۰	۶۱	محصول اور فیس	۲۷	۶۱	محصول اور فیس	۵۹
۳۱	۶۲	رجسٹری کرانیکا طریقہ	۲۸	۶۲	رجسٹری کرانیکا طریقہ	۶۰
۳۲	۶۳	ڈاک خانہ کی رسید	۲۸	۶۳	ڈاک خانہ کی رسید	۶۰
۳۳	۶۴	رجسٹری شدہ اشیاء کی تقسیم	۲۹	۶۴	رجسٹری شدہ اشیاء کی تقسیم	۶۰
۳۴	۶۵	خاص رسید	۲۹	۶۵	خاص رسید	۶۰
۳۵	۶۶	رسیدات کی مسدود نقلیں	۵۰	۶۶	رسیدات کی مسدود نقلیں	۶۰
۳۶	۶۷	بیمہ	۵۰	۶۷	بیمہ	۶۰
۳۷	۶۸	کن چیروں کا بیمہ ہو سکتا ہے۔	۵۰	۶۸	کن چیروں کا بیمہ ہو سکتا ہے۔	۶۰
۳۸	۶۹	بیمہ کی فیس	۵۰	۶۹	بیمہ کی فیس	۶۰
۳۹	۷۰	پیشگی ادائیگی ضروری	۵۰	۷۰	پیشگی ادائیگی ضروری	۶۰
۴۰	۷۱	بیکنگ	۵۳	۷۱	بیکنگ	۶۰
۴۱	۷۲	بیمہ بھیجے کا طریقہ	۵۳	۷۲	بیمہ بھیجے کا طریقہ	۶۰
۴۲	۷۳	بیمہ کی رسید	۵۳	۷۳	بیمہ کی رسید	۶۰
۴۳	۷۴	مکتوبہ رسید کی رسید وصول یا بی۔	۵۴	۷۴	مکتوبہ رسید کی رسید وصول یا بی۔	۶۰
۴۴	۷۵	بیمہ کی حوالگی	۵۴	۷۵	بیمہ کی حوالگی	۶۰
۴۵	۷۶	ڈاک خانہ کی ذمہ داری	۵۴	۷۶	ڈاک خانہ کی ذمہ داری	۶۰
۴۶	۷۷	ادائیگی معاوضہ	۵۴	۷۷	ادائیگی معاوضہ	۶۰
۴۷	۷۸	بیمہ کن صورتوں میں لازمی ہے۔	۵۶	۷۸	بیمہ کن صورتوں میں لازمی ہے۔	۶۰
۴۸	۷۹	دی بی یعنی قیام طلب اشیاء	۵۶	۷۹	دی بی یعنی قیام طلب اشیاء	۶۰
۴۹	۸۰	دی بی کا طریقہ کیوں جاری کیا گیا۔	۵۶	۸۰	دی بی کا طریقہ کیوں جاری کیا گیا۔	۶۰
۵۰	۸۱	کیا کیا چیزیں دی بی بھیجی جاسکتی ہیں	۵۷	۸۱	کیا کیا چیزیں دی بی بھیجی جاسکتی ہیں	۶۰
۵۱	۸۲	دی بی کن ڈاکخانوں سے جاسکتا ہے	۵۸	۸۲	دی بی کن ڈاکخانوں سے جاسکتا ہے	۶۰
۵۲	۸۳	دی بی بھیجے کا طریقہ	۵۸	۸۳	دی بی بھیجے کا طریقہ	۶۰

صفحہ	نوشہ	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشہ	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ
۸۷	انتباس فلاح دین دنیا	اذان	۱۸۱	خواجہ حسن نظامی	قرآن مجید کی عام فہم تفسیر	۱۵۰
۸۷	"	نماز کے فرض	۱۸۲	ابن سنان بن وریح	سنی عقاید و اعمال	۱۵۱
۸۸	"	مازجمہ	۱۸۳	"	ذات و صفات الہی	۱۵۲
۸۸	"	نماز عیدین	۱۸۴	"	نفس	۱۵۳
۸۹	"	صدقہ فطر	۱۸۵	"	سانی کماتیں	۱۵۴
۸۹	"	حکومت مہربانی	۱۸۶	"	منہ	۱۵۵
۹۰	"	تہجد کی روزہ وقت	۱۸۷	"	سچیمین اعلیٰ	۱۵۶
۹۱	"	زکوہ	۱۸۸	"	قیامت	۱۵۷
۹۱	"	زکوہ کی نو تہیں	۱۸۹	"	ظہور امام مہدی	۱۵۸
۹۲	"	جانوروں کی زکوہ	۱۹۰	"	وجال	۱۵۹
۹۲	"	مصارف زکوہ	۱۹۱	"	نزول حضرت عیسیٰ	۱۶۰
۹۲	"	حج	۱۹۲	"	پہل صراط	۱۶۱
۹۲	"	حج کے ارکان	۱۹۳	"	حوض کوثر	۱۶۲
۹۲	"	حرام و حلال جانور	۱۹۴	"	دوزخ	۱۶۳
۹۳	"	مردار جانوروں کی کھال پاک کرنا	۱۹۵	"	جنت	۱۶۴
۹۳	"	ذبح میں چار چیزیں کاٹنی چاہئیں	۱۹۶	"	آٹھ جنتوں کے نام	۱۶۵
۹۴	"	ذبح کی شہ طیس	۱۹۷	"	احاد	۱۶۶
۹۴	"	ذبح کرنا طریقہ	۱۹۸	"	معراج شریف	۱۶۷
۹۵	"	ذبح کی سات مردہ چیزیں	۱۹۹	"	امت کی باتیں	۱۶۸
۹۵	"	شکار	۲۰۰	"	خلفائے راشدین	۱۶۹
۹۵	"	شکار کی ملکیت	۲۰۱	"	زمانہ خلافت	۱۷۰
۹۵	"	شکار کا طریقہ	۲۰۲	"	ادب اور آداب	۱۷۱
۹۶	"	شکار کا شکار	۲۰۳	"	تقلید و اجتہاد	۱۷۲
۹۷	"	حیوانات قابل ذبح	۲۰۴	"	بیعت و پیر طریقت کی تعریف	۱۷۳
۹۷	"	حقوق کا بیان	۲۰۵	"	ہیت طریقہ ادب	۱۷۴
۹۷	"	حقوق اللہ	۲۰۶	"	آداب مرید	۱۷۵
۹۸	"	رسول اللہ کا حق	۲۰۷	"	وضو	۱۷۶
۹۸	"	صحابہ و اہل بیت کا حق	۲۰۸	"	مسواک کے فوائد	۱۷۷
۹۸	"	استاد و پیر کے حقوق	۲۰۹	"	غسل جنابت	۱۷۸
۹۹	"	محسن کے حقوق	۲۱۰	"	تیمم	۱۷۹
۹۹	"	والدین کے حقوق	۲۱۱	"	اوقات نماز	۱۸۰

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۲۱۲	اقربا کے حقوق	۱۰۰	اقتباس فلان و یونان	۲۱۲	ایسا ہی مذموم آکر دیا	۲۱۲	خواجہ حسن نظامی
۲۱۳	پیروں استاد و مشائخ کیلئے حسن سلوک	۱۰۰	"	۲۱۳	غلام کا بوجھ اٹھایا	۲۱۳	"
۲۱۴	دو دو چھپائی کا حق	۱۰۱	"	۲۱۴	رات بھر غلام کے پاس رہے	۲۱۴	"
۲۱۵	سلطان اور امیر کے حقوق	۱۰۱	"	۲۱۵	بیمار و نیت کی مدد	۲۱۵	"
۲۱۶	خاندان کا حق	۱۰۱	"	۲۱۶	جھوٹے پردہ دل کا شکار	۲۱۶	"
۲۱۷	بہوی کا حق	۱۰۱	"	۲۱۷	نیزہ بازی	۲۱۷	"
۲۱۸	عام مسلمانوں کے حقوق	۱۰۲	"	۲۱۸	دوڑنے کی نہر ط	۲۱۸	"
۲۱۹	آداب دعوت	۱۰۲	"	۲۱۹	ہجرت کا علم	۲۱۹	"
۲۲۰	کھانے کے آداب	۱۰۲	"	۲۲۰	احسن کا امن	۲۲۰	"
۲۲۱	آداب لباس	۱۰۲	"	۲۲۱	سجی شئی کا دوبار	۲۲۱	"
۲۲۲	رسول اللہ کے خدین	۱۰۲	"	۲۲۲	بابینکات	۲۲۲	"
۲۲۳	حقیقتہ	۱۰۲	"	۲۲۳	بی باشم کی مردانگی	۲۲۳	"
۲۲۴	شکایت	۱۰۲	"	۲۲۴	ابو طالب کا دورہ	۲۲۴	"
۲۲۵	جن عورتوں سے نکاح حرم ہے	۱۰۳	"	۲۲۵	ابوسفیان کی خوشی	۲۲۵	"
۲۲۶	عدت	۱۰۳	"	۲۲۶	معدن	۲۲۶	"
۲۲۷	نفاق	۱۰۳	"	۲۲۷	بڑھاپا کا بوجھ اٹھایا	۲۲۷	"
۲۲۸	حدائق کی حدت	۱۰۳	"	۲۲۸	مجموعی زندگی تاریخ	۲۲۸	"
۲۲۹	مسائل موت	۱۰۳	"	۲۲۹	ہجرت کی رات	۲۲۹	"
۲۳۰	غسل میت	۱۰۴	"	۲۳۰	غار نوثر	۲۳۰	"
۲۳۱	میت کی تعین	۱۰۵	"	۲۳۱	اسلام کی پہلی مسجد	۲۳۱	"
۲۳۲	جنازہ کی نماز	۱۰۶	"	۲۳۲	صوفیوں کے تقابذ و اشتغال	۲۳۲	"
۲۳۳	قبر پر روشنی غایب اور پھول	۱۰۶	"	۲۳۳	ذات مقابہ دوست و نیکو	۲۳۳	"
۲۳۴	فناختہ اور خیرات	۱۰۶	"	۲۳۴	ناموس ملکوت جبروت و ہوت	۲۳۴	"
۲۳۵	قبر کا پختہ بنانا	۱۰۶	"	۲۳۵	روح و قلب نفس	۲۳۵	"
۲۳۶	عس	۱۰۷	"	۲۳۶	اشتغال اوکا و سلسلو کا اختتام کیلئے	۲۳۶	"
۲۳۷	زندگی کے آداب	۱۰۸	"	۲۳۷	چشتی خاندان کے ذکر و اشتغال	۲۳۷	"
۲۳۸	نقلیہ کے قابل واقعات رسول	۱۰۹	خواجہ حسن نظامی	۲۳۸	ذکر اثبات مجرور ذکر اسم ذات	۲۳۸	"
۲۳۹	ایک اندھی عورت	۱۰۹	"	۲۳۹	ذکر پاسبان نفاس و ذکر نفی اثبات	۲۳۹	"
۲۴۰	عورت کو نہ مارو	۱۰۹	"	۲۴۰	نصیحا محمود و سلطان الاذکار	۲۴۰	"
۲۴۱	غلاموں سے ہمدری	۱۰۹	"	۲۴۱	شغل عدوت سرمدی شغل بیت مرآت	۲۴۱	"
۲۴۲	ایک غلام کی چکی پیسی	۱۰۹	"	۲۴۲	مرقبہ اسم ذات	۲۴۲	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۲۷۴	مرقبہ غریب بر اقبہ ہوا یم اقبہ کا فلسفہ	۱۲۴	خواجہ حسن نظامی	۳۰۵	وائسرائے بنگلہ	۱۶۸	خواجہ حسن نظامی
۲۷۵	تاریخی یادداشت قبل ہجرت و بعد ہجرت	۱۲۵	انجمن فیض مام	۳۰۶	چیف کشنہ ہی	۱۶۹	"
۲۷۶	بچوں کی تعلیمی تصاویر	۱۲۶	دارو منامی	۳۰۷	ڈپٹی کشنہ ہی	۱۶۹	"
۲۷۷	دریائی جانور	۱۲۶	"	۳۰۸	مسٹ پول	۱۶۹	"
۲۷۸	خشکی کے جانور	۱۳۰	"	۳۰۹	مسٹ ایس	۱۶۹	"
۲۷۹	زمین پر پکے والے جانور	۱۴۰	"	۳۱۰	شیخ محمد رشید	۱۶۹	"
۲۸۰	بندہ	۱۴۵	"	۳۱۱	مرطۃ اللہ خاں	۱۶۹	"
۲۸۱	دیباہ انسان کی سداست پہنچے	۱۵۲	"	۳۱۲	سرمیل بین	۱۷۰	"
۲۸۲	فدوی نامہ کے جانور جو آج کل نابید ہیں	۱۵۴	"	۳۱۳	سید جعفری	۱۷۰	"
۲۸۳	حیاتی جانور جو بھی موجود نہیں تھے	۱۵۵	"	۳۱۴	آل کے جیدر	۱۷۰	"
۲۸۴	دین اور دنیا میں حساب کی ضرورت	۱۵۶	خواجہ حسن نظامی	۳۱۵	اعظم حضرت حضور نظام	۱۷۱	"
۲۸۵	حساب کیا چیز ہے	۱۵۷	"	۳۱۶	اعظم جاہ بہادر	۱۷۱	"
۲۸۶	دین میں حساب کی تفصیل	۱۵۷	"	۳۱۷	شہزادی شہنشاہ	۱۷۱	"
۲۸۷	دینی معاملات میں محاسبہ کی تفصیل	۱۵۸	"	۳۱۸	شہزادی نیکو نظر	۱۷۲	"
۲۸۸	امور دنیا میں حساب کی ضرورت	۱۵۹	"	۳۱۹	مبارک شہنشاہ پرشاد	۱۷۲	"
۲۸۹	حساب کے اعمال درائے طریقی	۱۶۰	"	۳۲۰	سید محمد علی	۱۷۲	"
۲۹۰	"	۱۶۱	"	۳۲۱	سید محمد امجدی	۱۷۲	"
۲۹۱	انسان اور پوسل پر لکھا ہوا	۱۶۲	شعبہ	۳۲۲	سید محمد راجہ سید	۱۷۳	"
۲۹۲	سید محمد راجہ سید	۱۶۳	"	۳۲۳	سید محمد علی	۱۷۴	"
۲۹۳	شہنشاہ و شہنشاہی	۱۶۴	"	۳۲۴	سید محمد علی	۱۷۴	"
۲۹۴	تعلیمی چارے	۱۶۵	خواجہ حسن نظامی	۳۲۵	سید محمد علی	۱۷۵	"
۲۹۵	انتمیایاں	۱۶۵	"	۳۲۶	ناصر سرور نیا دین احمد	۱۷۵	"
۲۹۶	محمد رسول اللہ	۱۶۵	"	۳۲۷	سید محمد علی	۱۷۶	"
۲۹۷	حضرت عیسیٰ	۱۶۶	"	۳۲۸	سید محمد علی	۱۷۶	"
۲۹۸	گرتن جی	۱۶۶	"	۳۲۹	سید محمد علی	۱۷۷	"
۲۹۹	کردنا ملک صاحب	۱۶۶	"	۳۳۰	سید محمد علی	۱۷۷	"
۳۰۰	مولانا کفایت اللہ	۱۶۷	"	۳۳۱	سید محمد علی	۱۷۸	"
۳۰۱	مولانا احمد سعید	۱۶۷	"	۳۳۲	سید محمد علی	۱۷۸	"
۳۰۲	مولانا طغر علی خاں	۱۶۷	"	۳۳۳	سید محمد علی	۱۷۹	"
۳۰۳	جارج پنجم	۱۶۸	"	۳۳۴	سید محمد علی	۱۸۰	"
۳۰۴	وائسرائے ہند	۱۶۸	"	۳۳۵	سید محمد علی	۱۸۰	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۳۳۶	ایک تصف علی و مسٹر آصف علی	۱۸۱	خواجہ حسن نظامی	۳۶۷	مصور نظام کے دستخط - لاڈلارون	۱۹۳	میں کردہ ادارہ شاہی
۳۳۷	سر عبد اللہ مہر وردی	۱۸۱	"	۳۶۸	کے دستخط - سر ہندی کریک کے	۱۹۳	"
۳۳۸	میرن اسمی و کوشل آف سیٹ	۱۸۲	"	۳۶۹	دستخط - ایک انگریز کا فارسی خط	۱۹۳	"
۳۳۹	سر عبد الرحیم و سر محمد یعقوب	۱۸۲	"	۳۷۰	لاڈلارون کے دستخط - لاڈلارون کے	۱۹۴	"
۳۴۰	نمود سر وردی و عبد بنین جودہری	۱۸۲	"	۳۷۱	کے دستخط - بندہ کے دستخط	۱۹۴	"
۳۴۱	سین امام - ڈاکٹر ضبا الدین	۱۸۲	"	۳۷۲	البندی پہلی کے رد و دستخط - مسٹر	۱۹۴	"
۳۴۲	محمد نعمان و نواب صدیق عینی	۱۸۳	"	۳۷۳	اگلائی کے دستخط - مولانا الیس	۱۹۴	"
۳۴۳	حاجی نور احمد خان و نواب سر سید	۱۸۳	"	۳۷۴	برنی کے دستخط -	۱۹۴	"
۳۴۴	مہر تہ و راجہ نصر علی خاں	۱۸۳	"	۳۷۵	سو برس پہلے کے ایک ہندو کا فارسی خط	۱۹۵	"
۳۴۵	راجہ چرخ بستہ و نواب سر محمد کر	۱۸۳	"	۳۷۶	ایرین انسپکٹر جنرل پولیس حضور	۱۹۶	"
۳۴۶	خان و سر د شہر محمد خاں اوجہی	۱۸۳	"	۳۷۷	نظام کے ہتھکارہ دستخط -	۱۹۶	"
۳۴۷	عبد اللہ باری و محمد یامین خاں	۱۸۳	"	۳۷۸	تصویر خصال	۱۹۷	خواجہ حسن نظامی
۳۴۸	مشتی خاں علی و میر الدین	۱۸۳	"	۳۷۹	نور کے خصلت - ہندو کے خصلت	۱۹۷	"
۳۴۹	حاجی و محمد بن و میر عبد الغنی	۱۸۴	"	۳۸۰	سکھ کے خصلت	۱۹۷	"
۳۵۰	مولانا تصدق و ودی	۱۸۴	"	۳۸۱	مسلمان کے خصلت - دہلی واپس	۱۹۸	"
۳۵۱	الجب	۱۸۵	"	۳۸۲	کے خصلت - پیر پی و تھک	۱۹۸	"
۳۵۲	سید بابا صاحب و حکیم علی رضا	۱۸۵	"	۳۸۳	پنجاب و تھک خصلت	۱۹۸	"
۳۵۳	خان صاحب سید محمد و حکیم محمد	۱۸۵	"	۳۸۴	ڈاکٹر کے خصلت - حکیم کے خصلت	۱۹۹	"
۳۵۴	خان و حکیم غلام غفر	۱۸۵	"	۳۸۵	میر کے خصلت	۱۹۹	"
۳۵۵	ادیب اور شاعر	۱۸۶	"	۳۸۶	بازارن عشق کے خصلت	۲۰۰	"
۳۵۶	آغا خاں و مفتی فی و سید ہانی	۱۸۶	"	۳۸۷	مفسر اور دیوانہ کے خصلت	۲۰۰	"
۳۵۷	سید سید و سید سید	۱۸۷	"	۳۸۸	نام کے نام کو کوئی خط نہیں لکھتا	۲۰۱	"
۳۵۸	میر و ملاوی	۱۸۷	"	۳۸۹	نام کے نام و نیز کے نام	۲۰۱	"
۳۵۹	تاج و رونیل اور ڈاکٹر	۱۸۸	"	۳۹۰	کبھی کے نام	۲۰۱	"
۳۶۰	محمد دریں ہاشمی و بابا شیب چندر	۱۸۸	"	۳۹۱	چیمبر کے نام - پیر کے نام	۲۰۲	"
۳۶۱	سید رضامزاد و سید سجاد	۱۸۸	"	۳۹۲	نعت کے نام - ہندو کے نام	۲۰۲	"
۳۶۲	گنہ گاروں کے لیڈر	۱۸۹	"	۳۹۳	سور کے نام - پتو کے نام	۲۰۳	"
۳۶۳	شیطان کا علیہ و کچن	۱۸۹	"	۳۹۴	کھجور کے نام	۲۰۳	"
۳۶۴	سلاجی و نئی روشنی کا فرعون	۱۹۰	"	۳۹۵	آپ کے نام - سیریل کے نام	۲۰۴	"
۳۶۵	ناگہ رندی	۱۹۱	"	۳۹۶	انگور کے نام	۲۰۴	"
۳۶۶	دکبل درڈاکٹر	۱۹۲	"	۳۹۷	پانچ سوالوں کے جوابات	۲۰۵ تا ۲۱۹	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ
۳۹۸	ان جوابوں پر حسن نظامی کی تنقید۔	۲۲۰	خواجہ حسن نظامی	۲۲۷	نئی روشنی کے مباحث۔۔۔۔۔	۲۳۴
۳۹۹	کار آمد کلمات۔۔۔۔۔	۲۲۰	قادر بخش صاحب مکتوب	۲۲۸	خدمتکاری کی تعلیم	۲۳۴
۴۰۰	اتالیق اشتہار نویسی	۲۲۱	خواجہ حسن نظامی	۲۲۹	انگریزوں کی خدمتکاری۔۔۔۔۔	۲۳۴
۴۰۱	امیری۔ ربار کا حکم۔ حضرت زینب کی تعزیر	۲۲۱	خواجہ حسن نظامی	۲۳۰	تعلیم خدمتکاری کے اصول۔۔۔۔۔	۲۳۴
۴۰۲	علی اکبر برہمچھی کھا کر گئے۔ دیوانہ علی	۲۲۲	"	۲۳۱	آقاؤں کا فرق۔۔۔۔۔	۲۳۵
۴۰۳	اصغر کو گود میں لو۔۔۔۔۔	۲۲۲	"	۲۳۲	حیدر آباد کے خدمت کار۔ مصری	۲۳۶
۴۰۴	جب سکینہ کے ہاتھ رسی سے بندھے	۲۲۳	"	۲۳۳	بول کے خدمت کار۔ ایک	۲۳۶
۴۰۵	مسلمان بنانا اچھا یا کافر بنانا۔ اسلامی	۲۲۴	"	۲۳۴	مسلمان خدمت کار کا صیغہ سے	۲۳۶
۴۰۵	بیٹھک۔ ٹوٹی دار بولنے کی جے	۲۲۴	"	۲۳۵	رات تک کا پروگرام۔۔۔۔۔	۲۳۶
۴۰۶	تین دن سے زیادہ کی دشمنی چارم ہے	۲۲۴	"	۲۳۶	ڈاکٹر گنیش داس مد حب سجدیو کا	۲۳۷
۴۰۷	مہمان ناسد کے بیٹے مینا کا بول	۲۲۵	"	۲۳۷	اشتہار۔ غلام دستگیر صاحب تاجر	۲۳۷
۴۰۸	اسلام۔ وہ خود اپنی ناو میں سوار	۲۲۵	"	۲۳۷	کتب کا اشتہار۔۔۔۔۔	۲۳۷
۴۰۹	کرتے ہیں۔ آریہ تاریخ فرعون سے	۲۲۵	"	۲۳۸	ہندوستان کی فہم کمپنیاں۔۔۔۔۔	۲۳۸
۴۱۰	ملتی ہے۔۔۔۔۔	۲۲۵	"	۲۳۹	پر بھارت۔ نیو تھیرس۔ امپریل	۲۳۸
۴۱۱	پا حاتم میں ہاتھ ڈال کر باہر نہ نکلو۔	۲۲۶	"	۲۴۰	رجنیت ساگر۔ سرودج۔ ایسٹرن	۲۳۸
۴۱۲	بیوقوف کھلاتے ہیں عقلمند کھاتے	۲۲۶	"	۲۴۱	آرٹ۔۔۔۔۔	۲۳۹
۴۱۳	ہیں یا موری ان کا خوف ہے۔	۲۲۶	"	۲۴۲	اکھامووی۔ ایجنٹا۔ دادیا۔	۲۳۹
۴۱۴	گیا آپ بے روزگار ہیں۔۔۔۔۔	۲۲۶	"	۲۴۳	ایسٹ انڈیا میڈن۔ کانی۔	۲۳۹
۴۱۵	بینک کا سود۔ میز کرسی کا عجیب	۲۲۷	"	۲۴۴	نیو انڈیا سنگیت۔ کنول۔	۲۳۹
۴۱۶	خریدار۔ یہ لڑکا دوڑا ہو کہاں گیا۔	۲۲۷	"	۲۴۵	بہدانی۔ سری کرشنا جانت	۲۳۹
۴۱۷	ضرورت پڑے تو بازار جاؤ۔ بازار	۲۲۷	"	۲۴۶	حسن نظامی کی رائے۔۔۔۔۔	۲۳۹
۴۱۸	میں جا کر ضرورت پیدا نہ کرو۔۔۔۔۔	۲۲۷	"	۲۴۷	فلمی ستارے	۲۴۰
۴۱۹	ڈاک خانہ کتنی دیر ہے مسجد کے	۲۲۸	"	۲۴۸	نواب کاشمیری۔ علی الطہر۔۔۔۔۔	۲۴۰
۴۲۰	روپیہ سے گر جا بنایا گیا۔ بینک کا	۲۲۸	"	۲۴۹	حیدر شاہ نظامی۔ گوہر۔۔۔۔۔	۲۴۰
۴۲۱	سود۔ سود نہیں ہے۔ آبا جان	۲۲۸	"	۲۵۰	سلوچنا۔ شاننا۔ اوما۔	۲۴۰
۴۲۲	اداس بیٹی ہیں عیسائی تبلیغ	۲۲۸	"	۲۵۱	کمار۔ سہگل۔ غلام محمد۔ زبیدہ۔	۲۴۱
۴۲۳	کا خرچ۔۔۔۔۔	۲۲۸	"	۲۵۲	رتن بائی۔ تریکھٹ۔ خلیل۔۔۔۔۔	۲۴۱
۴۲۴	اصلاح معاشرت	۲۲۹	"	۲۵۳	منظہر خان عبدالرسیم۔ بلیوریہ۔	۲۴۱
۴۲۵	ناک۔۔۔۔۔	۲۲۹	"	۲۵۴	لیلا۔ سبیتا۔ جھنا۔ چارلی۔	۲۴۲
۴۲۶	انگریز بیوی۔۔۔۔۔	۲۳۰	"	۲۵۵	راجہ جیٹا۔ راجا بائی۔۔۔۔۔	۲۴۲
۴۲۷	مسلمان بیوی۔۔۔۔۔	۲۳۱	"	۲۵۶	الوزی۔ نثار۔ اسماعیل۔ ہریداس	۲۴۳
۴۲۸	ہندو بیوی۔ میاں۔ ولایتی میاں	۲۳۲	"			
۴۲۹	ویسی میاں۔ کڑوے میاں۔۔۔۔۔	۲۳۳	"			

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۲۵۷	ذکرہ لفظانہ - زمینہ جہانگیری کی رائے	۲۴۳	نظم تہذیب نری	۲۸۷	ڈپٹی کمشنر روشنائی - مختلف قسم	۲۸۰	حسین بن حسن نظامی
۲۵۸	اشتراک کتاب تمدن عرب	۲۴۴	مستہ	۲۸۸	کی روشنائیاں	۲۸۰	"
۲۵۹	سید عرب - القادر صاحب	۲۴۴	"	۲۸۹	وارنش - کیرٹے دھوئے کا مابو	۲۸۱	"
۲۶۰	سبشر - چارمینار حیدر آباد دکن	۲۴۴	"	۲۹۰	چہرے کے داغ و درگزر کا صابن	۲۸۲	"
۲۶۱	فہرست مطبوعات باسٹنٹ مانیٹر	۲۵۶ تا ۲۵۷	"	۲۹۱	بھلیوں کو محفوظ کرنا	۲۸۲	"
۲۶۲	دکن اور تہذیب دکن	۲۵۶ تا ۲۵۷	مروی خدم علی صاحب	۲۹۲	دانت صاف کرنے کا عرق	۲۸۳	"
۲۶۳	رد و خبر اور رسائل	۲۵۶ تا ۲۵۷	ادارہ منادی	۲۹۳	فیس پونڈر - لکڑی کی عمدہ وارنش	۲۸۴	"
۲۶۴	ایک بھائی کی ضرورت اور پچپن	۲۵۶ تا ۲۵۷	انند سرور	۲۹۴	اشتراک ٹیڈ مارک رجسٹری سنٹرل	۲۸۴	شہر
۲۶۵	سہرے شہر لوگ	۲۵۶ تا ۲۵۷	صاحب جی ہاشم	۲۹۵	نریڈنگ کمپنی دہلی	۲۸۴	"
۲۶۶	ادب سوامی مت - خدائے برحق	۲۶۶	"	۲۹۶	دکن مسلم شہر کی فروش کا اشتہار	۲۸۵	"
۲۶۷	اور وصل حق	۲۶۶ تا ۲۶۷	"	۲۹۷	حلوئی کی تعلیم	۲۸۵	خواجہ حسن نظامی
۲۶۸	وصیت نامہ اور ٹک زیم - حکومت	۲۶۸	ادارہ منادی	۲۹۸	پہری کے ذریعہ بکری - دکان کس	۲۸۶	"
۲۶۹	اور ٹک زیم کی تاریخ کا اشتہار	۲۶۸	مستہ	۲۹۹	موقعہ پر جو	۲۸۶	"
۲۷۰	مولانا شاہ حسین میاں	۲۶۹	ادارہ منادی	۵۰۰	حلوئی کی دکان کا سامان	۲۸۷	"
۲۷۱	درویش کمپنی کی ایک اشتہار	۲۶۹	مستہ	۵۰۱	چاشنیاں	۲۸۸	"
۲۷۲	شہید فرخ کے صول	۲۷۰	مولانا غلام حسین صاحب	۵۰۲	مٹھائیاں	۲۸۹	"
۲۷۳	جب آپ کسی کی دعوت کریں - اشتہار	۲۷۱	مستہ	۵۰۳	مٹھائیوں میں رنگ اور خوشبو دینے	۲۹۰	"
۲۷۴	نظامیہ ریسٹورنٹ حیدر آباد	۲۷۱	مستہ	۵۰۴	کی ٹریب	۲۹۰	"
۲۷۵	کتاب خانہ رام پور کی چار نوادہ جرنیل	۲۷۱ تا ۲۷۲	بہتر کتاب خانہ	۵۰۵	اشہار - ادھونی کی بائیں دستخط	۲۹۱	شہر
۲۷۶	حجازی روزنامہ - اخبار دیپنچور	۲۷۲	مستہ	۵۰۶	ابن یحییٰ اللہ نظامی	۲۹۱	"
۲۷۷	کا اشتہار - ہر قسم کے مضامین	۲۷۲	"	۵۰۷	لاکھ روپیہ کی شادی ہو یا سواری	۲۹۱	"
۲۷۸	رام نگر بارس - رعایت سرور	۲۷۲	"	۵۰۸	کی آواز چون لعل حیدر آباد	۲۹۱	"
۲۷۹	منادی کا اشتہار	۲۷۲	"	۵۰۹	اشہار سبل صاحب - راجستان	۲۹۲	"
۲۸۰	اصلاحات اردو	۲۷۵	عشرت مانی صاحب	۵۱۰	بک ڈیو جے پور دوسرا اشتہار	۲۹۲	"
۲۸۱	اشہار مذہبی معلومات رسالہ پیشوا	۲۷۶	مستہ	۵۱۱	پانچ آئینہ کمپنی	۲۹۲	"
۲۸۲	اشہار میر حسن امین سنہر جرنل	۲۷۶	"	۵۱۲	کیا بک	۲۹۳	حکیم محمود علی خاں
۲۸۳	حیدر آباد	۲۷۶	"	۵۱۳	مقوی داغ، ظریف، مقوی داغ	۲۹۳	صاحب ماسر
۲۸۴	روزی کے ہنر - خضاب	۲۷۷	حسین بن حسن نظامی	۵۱۴	جوارش - داغ زکام گولیاں	۲۹۳	"
۲۸۵	بنائے کانسٹی - خوشبو دار تیل کا نسخہ	۲۷۷	"	۵۱۵	مرگی کی گولیاں - مقوی عصا	۲۹۳	"
۲۸۶	نیم کا صابن - پین بام - سہر زنگ	۲۷۸	"	۵۱۶	گولیاں	۲۹۳	"
۲۸۷	خوشبو دار سنگار	۲۷۸	"	۵۱۷	ایسی کے خلی کی گولیاں - مقوی	۲۹۴	"
۲۸۸	کوئلہ کیم - نفی سنگ مرمر کے کھونٹے	۲۷۹	"	۵۱۸	داغ خیرہ - مقوی حافظہ حریرہ	۲۹۴	"
۲۸۹	سائیکو اسٹائٹس کی روشنائی	۲۷۹	"		مقوی داغ خمیرہ - مقوی قلب	۲۹۴	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۵۱۹	غیرہرہرہ کی دوا۔ آدھے سر	۲۹۴	ملک محمد علی خاں	۵۲۰	کے درد کی دوا۔	۲۹۴	ملک محمد علی خاں
۵۲۱	سر سام کی دوا۔ آٹکھ کی دوا۔	۲۹۵	صاحب امیر	۵۲۲	بلاس۔	۲۹۵	"
۵۲۳	موتیا بند کا سر۔ شیان لبیب	۲۹۶	"	۵۲۴	لکنت کی گولیاں۔ جناق کی دوا۔	۲۹۶	"
۵۲۵	غزارت۔ بجن۔ عرق سی بسل کی	۲۹۷	"	۵۲۶	گولیاں۔	۲۹۷	"
۵۲۷	کالی کھانسی کی گولیاں۔ مقوی	۲۹۸	"	۵۲۸	قلب تہرب۔	۲۹۸	"
۵۲۹	تلی کی گولیاں۔ دافع ہیضہ عرق۔	۲۹۹	"	۵۳۰	ذیابیطس کی گولیاں۔	۲۹۹	"
۵۳۱	درد گردہ کی گولیاں۔ سوزاک	۳۰۰	"	۵۳۲	کی گولیاں۔ جریان کا سفوف۔	۳۰۰	"
۵۳۳	یواسیر کی دوسری پچش کی گولیاں۔	۳۰۰	"	۵۳۴	قبض کشا گولیاں۔ باہ کی	۳۰۰	"
۵۳۵	گولیاں۔ بساک کی گولیاں۔	۳۰۰	"	۵۳۶	سینک۔ ابلنا۔ داد کی دوا	۳۰۱	"
۵۳۷	کھجلی کی دوا۔ بال بڑھانے کی	۳۰۱	"	۵۳۸	دوا۔ دق کی گولیاں۔ طاعون	۳۰۱	"
۵۳۹	کی گولیاں۔ کایا پلٹ گولیاں	۳۰۱	"	۵۴۰	کشتہ بنانے کے طریقے۔	۳۰۱	"
۵۴۱	کشتوں کے متعلق ضروری معلومات	۳۰۲	"	۵۴۲	کشتہ کھانیکا طریقہ۔ کشتہ زندہ	۳۰۳	"
۵۴۳	کرنے کی ترکیب۔ کامل اور ناقص	۳۰۳	"	۵۴۴	کشتوں کی شناخت ناقص	۳۰۳	"
۵۴۵	کشتوں کے استعمال کی خرابی	۳۰۳	"	۵۴۶	دور کرنا۔	۳۰۳	"
۵۴۷	سفید ابرک کا کشتہ۔ سیاہ ابرک	۳۰۴	"	۵۴۸	کاکشتہ۔ اندھے کے چہلوں	۳۰۴	"
۵۴۹	کاکشتہ۔	۳۰۴	"	۵۵۰	کاکشتہ۔	۳۰۴	"
۵۵۱	کاکشتہ۔	۳۰۵	"	۵۵۲	چٹکری کاکشتہ۔ جبت کاکشتہ	۳۰۵	"
۵۵۳	چاندی کاکشتہ۔ خبث الحدید کا	۳۰۵	"				
۵۵۱	کشتہ۔ روپیہ کاکشتہ۔ زمرہ کا	۳۰۵	ملک محمد علی خاں	۵۵۲	کشتہ۔ سونے کا کشتہ۔ سیسہ	۳۰۵	صاحب امیر
۵۵۳	کاکشتہ۔ سیب کاکشتہ۔	۳۰۵	"	۵۵۴	سیکھری کاکشتہ۔ عقیق کا	۳۰۶	"
۵۵۵	کشتہ۔ فولاد کا کشتہ۔ گوندنی	۳۰۶	"	۵۵۶	بہر تال کاکشتہ۔ بوقی کاکشتہ	۳۰۶	"
۵۵۸	یا قوت کاکشتہ۔ ادویات کے	۳۰۶	"	۵۵۹	جوہر نکالنے کے طریقہ۔	۳۰۶	"
۵۶۰	جوہر تیار کرنے کی ترکیب۔	۳۰۷	"	۵۶۱	پیشکری کا مرکب جوہر۔ نیا کو	۳۰۸	"
۵۶۲	کا جوہر۔ تہندی کا مرکب جوہر	۳۰۸	"	۵۶۳	گندک کا جوہر۔ ادیان کا جوہر	۳۰۸	"
۵۶۴	نیشادر کا جوہر۔ حکیم باہر	۳۰۸	"	۵۶۵	صاحب کی کتابوں کا تذکرہ۔	۳۰۸	"
۵۶۶	دارہ شمسی۔	۳۰۹	مولوی عبدالحق صاحب	۵۶۷	بارہ برجوں کا نقشہ۔	۳۱۰	"
۵۶۸	ادبی تقریحات۔ ال کھیری۔	۳۱۱	خواجہ حسن نظامی	۵۶۹	مس چڑھائی کہانی۔	۳۱۲	"
۵۷۰	جہینگر کا جنازہ۔	۳۱۳	"	۵۷۱	مہدوی فرقہ کے اصول۔	۳۱۵	خواجہ بادشاہ جنگ
۵۷۲	آپ محمد بن علی بن ابی طالب کے	۳۱۶	مشتہر	۵۷۳	ہیں۔ پروفسر ایم۔ ذبیحی	۳۱۶	"
۵۷۴	لاہور۔	۳۱۶	"	۵۷۵	روزنامہ محمد حسن نظامی کی شرح۔	۳۱۷	خواجہ حسن نظامی
۵۷۶	دہلی میں مہنوں کی حکومت۔	۳۱۷	"	۵۷۸	چرن سنگھ صاحب شہید۔	۳۱۷	"
۵۷۹	سینہ کمپنیوں کے اشتہار۔	۳۱۷	"	۵۸۰	سلوچنا اور رجب کے حلیے۔	۳۱۷	"
۵۸۱	ٹیلڈیفون میں بات کرنا۔	۳۱۸	"	۵۸۲	لاکھوں۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔	۳۱۹	"
۵۸۳	قر کا پٹاؤ۔ قرول باغ کی گلیوں	۳۱۹	"	۵۸۴	کے نام۔	۳۱۹	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۵۸۲	جنگ یورپ کی قرآن مجید میں خبر	۳۲۰	خواجہ حسن نظامی	۶۱۴	میاں فضل حسین کا خط	۳۳۲	.
۵۸۳	مسیحی شہید گنج کی تاریخ میر القادری	۳۲۰	"	۶۱۵	چودھری ظفر اللہ خاں کا خط	۳۳۲	.
۵۸۴	بادر جی خان کی اصلاح بہت	۳۲۱	"	۶۱۶	اقوام ہند کی معلومات	۳۳۳	خواجہ حسن نظامی
۵۸۵	نستے نوکر فضیل ہیں۔ بے جان	۳۲۱	"	۶۱۷	ہندو مذہب	۳۳۳	"
۵۸۶	کانکراج۔ حضرت عائشہ کی مگر	۳۲۱	"	۶۱۸	ہندوؤں کی چار ذاتیں	۳۳۵	"
۵۸۷	پینے کے پانی کی خرابی	۳۲۱	"	۶۱۹	ہندو فقیروں کی شاخیں	۳۳۶ تا ۳۳۸	"
۵۸۸	کونسی تجارت کی جائے۔ ایک ہزار	۳۲۲	"	۶۲۰	ہندوؤں کے عقائد	۳۳۹	"
۵۸۹	ہندو بیکار چیز کو کام میں لانا	۳۲۲	"	۶۲۱	ہندو مذہب کی مشہور اصطلاحیں	۳۳۹ تا ۳۴۰	"
۵۹۰	نوجوان کی ضرورت ہے۔ اینڈی	۳۲۲	"	۶۲۲	سکھ	۳۴۱	"
۵۹۱	سائنس کا علاج۔ کھانے سے	۳۲۲	"	۶۲۳	ہندوؤں کے پانچ مذاہب کے چودہ نکات	۳۴۲	مولوی محمد نظام الدین صاحب
.	بعد کلی	۳۲۲	"	۶۲۴	خواجہ حسن نظامی صاحب کے تجربے	۳۴۲ تا ۳۴۸	خواجہ حسن نظامی
۵۹۲	خالد میاں کی بسم اللہ	۳۲۳	"	۶۲۵	دہلی میں جوتوں کی مشہور تجارت گاہ	۳۴۶	"
۵۹۳	کیمیا کا خاص نسخہ۔ سچے موتی	۳۲۴	"	۶۲۶	اخوان طریقت اور احباب	۳۴۶ تا ۳۴۹	"
۵۹۴	بنانے کا نسخہ	۳۲۴	"	۶۲۷	ہندوستان کی مادری زبان	۳۴۶	"
۵۹۵	دھندلاری کیا چیز ہے	۳۲۵	"	۶۲۸	اردو کے غلط اور علی مدوکار	۳۴۶	"
۵۹۶	ایکشن کا ضمیمہ۔ لالہ چند وال	۳۲۶	"	۶۲۹	دستخط و مونوگرام	۳۴۷	"
۵۹۷	جاول وک۔ لوح مر ارمیاں	۳۲۶	"	۶۳۰	سابق وزیر ہند مشہور ٹیکوکار روزنامہ	۳۴۸	"
۵۹۸	نعمیم	۳۲۶	"	۶۳۱	سفر ہندوستان	۳۵۰	"
۵۹۹	جماعت احمدیہ کے امام	۳۲۷	"	۶۳۲	تیسرا آباد سب کی مگر کتاب	۳۵۳	"
۶۰۰	حسن نظامی کے اقوال	۳۲۷	"	۶۳۳	نیکو سلطان شہید بھی نظامی تھے	۳۵۴	"
۶۰۱	۱۹۳۱ء کی مردم شماری کا	۳۲۷	"	۶۳۴	مذکورہ سید قاسم حسینی صاحب	"	"
۶۰۲	نتیجہ۔ قصر ہزار ستون	۳۲۷	"	۶۳۵	انتخاب کلام اکبر و غزل	۳۵۵	"
۶۰۳	مصری حروف کا کتبہ	۳۲۷	"	.	مولوی امین الحسن	.	"
۶۰۴	ادبیر الفضل۔ زید کی دعا	۳۲۸	"	۶۳۶	آخری بات	۳۵۶	"
۶۰۵	کیا تم ملاحظہ ہو	۳۲۸	"	۶۳۷	معلومات عامہ	۳۵۶ تا ۳۸۰	"
۶۰۶	ہندوستان کے چہ شاعر	۳۲۹	"				
۶۰۷	اردو کے لطافت و نثر	۳۲۹	"				
۶۰۸	سورہ فاتحہ کا عمل	۳۲۹	"				
۶۰۹	ہندو کا عمل	۳۲۹	"				
۶۱۰	ہندوستانی کیوں کمزور ہوئے جاتے ہیں	۳۳۰	"				
۶۱۱	قوام کی گوبیاں	۳۳۰	"				
۶۱۲	داند و رہتا کو	۳۳۰	"				
۶۱۳	بیمہ اور مسلمان	۳۳۱	"				

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ	نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۱	کعبہ شریف میں نماز پورہی ہے	۱	۲۳	روضہ مبارک حضرت پیر سید قید شاہ صاحب جلالہ پورہ میں	۱۳
۲	مدینہ منورہ کا مکمل نظارہ	۱	۲۴	سلفیت آصف جہاں کے بدشاہوں اور ان کے	۱۴
۳	ریاست کپور تھلہ پنجاب میں جہاں جہاں کی بنائی	۲	۰	خاندان کے خاص مولو گرام	۰
۴	ہونی فاطمی طرز تعمیر کی مسجد	۰	۲۵	حیدر آبادی امراء کے مولو گرام	۱۵
۵	احمد آباد کی قدیمی خوبصورت مسجد	۳	۲۶	حیدر آبادی امراء اور عہدہ داروں کے مولو گرام	۱۶
۶	احمد آباد کی ملہ میاں والی شاہی زمانہ کی مسجد	۳	۲۷	حیدر آبادی امراء اور عہدہ داروں کے اور تاجروں	۱۷
۷	دہلی کے پرانے قلعے میں تہنشاہ شیر شاہ کی بنائی ہوئی مسجد	۴	۰	کے مولو گرام	۰
۸	سری کرشن جی اور پانڈو کے بنائے ہوئے مشہور	۴	۲۸	حیدر آبادی انجمن اور جواروں وغیرہ کے مولو گرام	۱۸
۹	مقام اندر پرست پر تعمیر کردہ دین پناہ قلعہ	۵	۲۹	جی زک بل فلسطین حیدر آباد اور افریقہ وغیرہ کے ملک	۱۹
۱۰	پناہ گ (ملایا) کی نہایت خوبصورت مسجد	۵	۳۰	شہنشاہ ہندوستان غازی محمد الدین اور ملک بک کے دستخط	۲۰
۱۱	بیت المقدس میں حضرت عمر کے نام سے منسوب قبر	۵	۳۱	حضرت یوسف علی پرائی تصویر جو مصر کے عجائب خانہ	۲۱
۱۲	فلسطین میں حضرت موسیٰ کے مزار کا بیرونی منظر	۶	۰	میں موجود ہے	۰
۱۳	فلسطین میں حضرت ابراہیمؑ کے مزار مبارک	۶	۳۲	یہودیوں کے مذہبی مشہور الواح تورات کو لکھتے ہیں	۲۱
۱۴	فلسطین میں حضرت موسیٰ کے مزار کا اندرونی رخ	۷	۳۳	سلطان المشرق حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الہی	۲۲
۱۵	دشک کی اموی مسجد میں وہ مینارہ جس کی نسبت کہا	۷	۳۴	کی برنی تصویر	۰
۱۶	جاتا ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰ اس پر اتریں گے	۸	۳۵	حضرت مولانا سید غیاث الدین احمد میاں قادری بکاوٹین	۲۳
۱۷	وہ مقام جہاں سے حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھائے گئے	۸	۰	خانقاہ متاوریہ احمد آباد	۰
۱۸	صلیبی رہائشیوں کے مجاہد اعظم سلطان صلاح الدین	۸	۳۶	حضرت مولانا سید حسین میاں صاحب سجادہ نشین حضرت	۲۳
۱۹	ایوبی کا مزار دشک میں جس کے سر پہ سونے کا	۹	۳۷	مولانا سید سلیمان صاحب پھلواری	۰
۲۰	عمامہ اور تسبیح بھی موجود ہے	۹	۳۸	حافظ سید عبداللہ صاحب خلیفہ امام صاحب جامعہ مدنیہ	۲۳
۲۱	مغل شہنشاہ شاہ جہاں اور اس کی بیوی کا	۹	۳۹	شہنوی شریف کے مصنف حضرت مولانا روم	۲۴
۲۲	مشہور مغرہ تاج محل آگرہ میں	۱۰	۴۰	حضرت مولانا روم کے سلسلہ ولویہ کے درویش	۲۴
۲۳	ایک سید بزرگ کا نہایت خوبصورت روضہ ملتان میں	۱۰	۴۱	حال قال میں مصروف ہیں	۲۵
۲۴	بہاولپور کوٹنگست دینے والے افغان شہنشاہ	۱۱	۴۲	قسطین کے ایک مشہور ترک درویش تلوٹ میں	۲۵
۲۵	شیر شاہ کا مقبرہ سہسرام دیہار میں	۱۱	۴۳	روستان کے ایک مشہور صوفی بزرگ	۲۵
۲۶	پناہ گ (ملایا) کی ایک اور خوبصورت مسجد	۱۱	۴۴	یورپ میں تعویذ کی تبلیغ کرتے ہوئے صوفی عنایت خاں	۲۶
۲۷	سلطان مخدوم سیاح اعظم مرزا سید احمد خاں	۱۱	۴۵	صوفی عنایت خاں کے بھائی صوفی مشرف خاں	۲۶
۲۸	کے ہاتھ کا لکھا ہوا دستخط اور ہر کے ساتھ نمونہ	۱۱	۴۶	یورپ میں تبلیغ تصوف کا کام کر رہے ہیں	۰
۲۹	استاد شاہ و موصوفی دہلوی کے دینی نکتہ کی تصویر	۱۲	۴۷	صوفی مشرف خاں کی یورپ میں تبلیغ تصوف	۲۶
۳۰	خلافت کے زمانہ کی ترکی حکومت کے سکے اور جھنڈا	۱۲	۴۸	کا کام کرتی ہیں	۰
۳۱	گذشتہ زمانہ کی مہری حکومت کے سکے اور جھنڈا	۱۲	۴۹	حضرت خواجہ حسین علی شاہ صاحب امجدی خواجہ حسن نظامی	۲۷

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ	نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۴۵	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مذاہب	۲۸	۶۲	بہادر شاہ کے بیٹے مرزا نعل جوبانی فوج کے سپہ سالار تھے اور غدر میں مارے گئے	۳۵
۴۶	سید محمد اشرف کشتی شاہ نظامی برپاس خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۲۹	۶۳	بہادر شاہ کے پوتے شہزادہ جمشید بخت جہوں نے رنگون میں بغاوت قید و فوات پائی	۳۵
۴۷	مولانا نیکو شاہ نظامی صوبہ بہار میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۲۹	۶۴	غازی محمد نادر شاہ شہید اپنے بھائیوں کے ساتھ المیتکل علی اللہ سلطان ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان	۳۶
۴۸	مولانا ثقلیدین ترقی شاہ نظامی احمد آباد میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰	۶۵	اعلیٰ حضرت حضور نظام	۳۷
۴۹	حافظ دادامیاں نظامی ادبونی میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰	۶۶	شاہزادہ اعظم جاہ بہادر ولیعہد حضور نظام اور ان کی بیگم صاحبہ اور ان کے فرزند مکرم جاہ بہادر ہرنائی نس نواب ضالعلی خان بہادر فرما نروا رامپور	۳۹
۵۰	مولانا حاجی علی میاں قریبی شاہ نظامی مرحوم سابق خلیفہ احمد آباد	۳۰	۶۷	نواب صدیق الزماں بہادر فرما نروا ریاست ٹانڈوں اور ان کے ولیعہد	۴۰
۵۱	سید شاہ قاسم حسینی نظامی صوبہ مدراس میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰	۶۸	آزیز نواب بہادر مرزا محمد مرزا مل الدخان مرزا بیک پور	۴۱
۵۲	توحیدی شاہ نظامی رنگون میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۱	۶۹	ہرنائی نس مر سلطان شجاع الملک بہادر فرما نروا ریاست جیرال اپنے علما و ادرامار کے ساتھ دہلی میں	۴۲
۵۳	سید فخر الدین شاہ نظامی حیدر آباد میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۱	۷۰	نواب غلام معین الدین خاں بہادر فرما نروا ریاست مانا دور دکا بھٹا وارا	۴۳
۵۴	حکیم خسرو شاہ نظامی حلف حکیم نابینا صاحب خلیفہ خواجہ حسن نظامی	۳۱	۷۱	مہارانا مہار سنگھ البشور سنگھ (نظر الدین)	۴۴
۵۵	حاجی قاضی میراں بخش صاحب صدر جماعت نظامیہ صوبہ سرحد	۳۱	۷۲	مسٹر ولی محمد مبین چیف سکریٹری ریاست مانا دور	۴۴
۵۶	توحیدی شاہ نظامی اور سبیل شاہ نظامی رنگون (برما)	۳۲	۷۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد اور ان کے بچے خواجہ حسن نظامی کے مکان میں	۴۵
۵۷	ڈاکٹر محمد قمر الدین ہلالی شاہ نظامی خلیفہ خواجہ حسن نظامی	۳۲	۷۴	مولوی محمد بشیر حسین زیدی پولیسک مسٹر ریاست رامپور	۴۶
۵۸	مجاہد اعظم سلطان محمود غزنوی	۳۳	۷۵	مولانا سید نجم الدین احمد عفری ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل پبلک انفارمیشن بیورو گورنمنٹ ہند	۴۶
۵۹	غازی محمد بن قاسم جہوں نے سندھ بھری میں سندھ کو فتح کیا	۳۳	۷۶	نواب دوست محمد خاں صاحب جاگیر دار حیدر آباد	۴۷
۶۰	سلطان شہاب الدین غوری ہندوستان میں اسلامی حکومت شروع کرنے والے	۳۴	۷۷	راجہ خواجہ پرشاد بہادر ولی عہد مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۴۸
۶۱	سراج الدین بہادر شاہ ہندوستان میں اسلامی حکومت ختم کرنے والے	۳۴	۷۸	نواب سرسارین جنگ بہادر	۴۸
			۷۹	نواب ظفر نواز جنگ بہادر - نواب باغی خاں بہادر اور نرائن پرشاد صاحب حیدر آباد وکن	۴۹
			۸۰	نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدر آباد دہلی گورنمنٹ	۵۰
			۸۱	نواب ذوالقدر جنگ بہادر مہم سکریٹری حضور نظام	۵۰

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ	نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۸۴	نواب کاکم یار جنگ بہادر وزیر داخلہ افغانستان	۵۱	۱۱۶	فصاحب علی صاحب دہلی	۶۷
۸۵	ڈاکٹر لطیف سعید صاحب حیدر آباد	۵۲	۱۱۷	محمد یوسف خوش اقبال نظامی حیدر آباد	۶۸
۸۶	مولوی عنایت الرحمن خاں صاحب افسر خزانہ	۵۲	۱۱۸	صادق الیقین نظامی حیدر آباد	۶۸
۸۷	نواب صاحب جنگ بہادر راجہ ہائیکورٹ حیدر آباد	۵۲	۱۱۹	کامل الیقین نظامی حیدر آباد	۶۸
۸۸	نواب بہادر یار جنگ بہادر حیدر آباد	۵۲	۱۲۰	مولوی محمد یعقوب قریشی ناسوتی نظامی حیدر آباد	۶۸
۸۹	راجہ صاحب جہانگیر آباد - اودھ	۵۳	۱۲۱	مولانا عشقی نظامی رنگون	۶۹
۹۰	شہزادہ معظم جاہ بہادر حیدر آباد	۵۴	۱۲۲	راجہ ہمسار بیڈی نظامی حیدر آباد	۶۹
۹۱	مولانا سر محمد یعقوب صاحب	۵۵	۱۲۳	محمد اسرار خاں سیوت نظامی آدرہ بنگال	۶۹
۹۲	ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب - وائس چانسلر	۵۶	۱۲۴	حکیم محمد دین ملنسار نظامی دہلی	۶۹
۹۳	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	۵۶	۱۲۵	حکیم مرزا اسحاق بیگ ترکی شاہ نظامی رامپور	۷۰
۹۴	سر محمد شفیع مرحوم	۵۶	۱۲۶	سید محمد نذیر پلائی شاہ نظامی حیدر آباد	۷۰
۹۵	احمد آباد کے قومی کارکن	۵۷	۱۲۷	سراج الدین قریشی نظامی احمد آباد	۷۰
۹۶	دہلی کے اخبار نویس	۵۸	۱۲۸	اندر سنگھ صاحب نظامی - فرید کوٹ	۷۰
۹۷	جایانی اخبار نویس دہلی میں	۵۹	۱۲۹	پونہ کے دوپارسی نظامی	۷۱
۹۸	حکیم مومن دہلوی	۶۰	۱۳۰	لالہ منو لال اور ان کے لڑکے گیان چند اپنے	۷۱
۹۹	ساغر نظامی	۶۰	۱۳۱	پیر کوٹ کے نذر کر رہے ہیں	۷۱
۱۰۰	ملا واحدی صاحب - بھیا فقیر عشقی صاحب وغیرہ	۶۱	۱۳۲	سکندر آباد میں شاہ عیسٰی سیٹھ بھٹی وغیرہ	۷۲
۱۰۱	بقتائی صاحب ایڈیٹر پیشوا دہلی	۶۱	۱۳۳	سلطان علی نظامی مرحوم رنگون	۷۲
۱۰۲	بیڈت برج مومن صاحب وٹا کر یہ کیفی	۶۲	۱۳۴	نظام الحق عباسی نظامی مرحوم احمد آباد	۷۳
۱۰۳	عابد اللہ صاحب افسر میرٹھی	۶۲	۱۳۵	غلام نظام الدین برہی نظامی اور ان کے بچے	۷۳
۱۰۴	مرزا عظیم بیگ صاحب جغتائی	۶۳	۱۳۶	سردار حبیب گویاں لار شاہ نظامی بڑودہ	۷۴
۱۰۵	فخر سعید صاحب نیازی ایڈیٹر رسالہ کامیاب	۶۴	۱۳۷	لنگری شاہ وغیرہ حیرت	۷۵
۱۰۶	مولوی مقبول احمد نظامی	۶۴	۱۳۸	سردار شہریار نظامی وغیرہ احمد آباد	۷۶
۱۰۷	غلام نظام الدین برہی نظامی ایڈیٹر دین نظامی	۶۴	۱۳۹	حمید آباد کی ایک جماعت	۷۷
۱۰۸	ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب متقی	۶۵	۱۴۰	رنگون برما کی ایک جماعت	۷۸
۱۰۹	حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر دہلی	۶۶	۱۴۱	دہلی میں سرحد کے نظامی	۷۹
۱۱۰	حکیم علی رضا خاں صاحب دہلی	۶۶	۱۴۲	مولانا حسن الدین خاموش ایڈیٹر دلچسپ فتح پور	۸۰
۱۱۱	حکیم اکبر علی صاحب حیدر آباد	۶۶	۱۴۳	شہزادہ فیصل ابن سعود کے لڑکے ست لکھنوی	۸۰
۱۱۲	حکیم احمد حسن خاں نظامی دہلی	۶۷	۱۴۴	بیت المقدس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام	۸۰
۱۱۳	حکیم عبد المجید صاحب مرحوم دہلی	۶۷	۱۴۵	بیت المقدس میں ہندی نیکی کی نئی عمارت عثمانی	۸۱
۱۱۴	حکیم مصطفیٰ حسین نظامی حیدر آباد	۶۷	۱۴۶	کوہے جاپان کی ایک مسجد	۸۱
۱۱۵	حکیم الطاف حسین مرحوم حیدر آباد	۶۷	۱۴۷	کوہے جاپان کی مسجد کا مینار	۸۱
	ڈاکٹر محمد علی صاحب دہلی	۶۷	۱۴۸	مولویہ خاندان کے قرآن	۸۲

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ	نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۱۴۸	برائے ایک بدھ درویش	۸۲	۱۴۹	زید بن حسن نظامی عمر ۴۰ سال	۹۷
۱۴۹	برائے ایک دوسرے بدھ درویش	۸۲	۱۸۰	سٹرڈیوڈ یہودی اور ان کے بچے ...	۹۸
۱۵۰	سلطان صلاح الدین ایوبی کے مباد کا جلوہ ...	۸۳	۱۸۱	مہی بن حسن نظامی	۹۸
۱۵۱	بیت المقدس کا تاریخی دروازہ جس سے نجات لے	۸۳	۱۸۲	ایڈیٹر صاحب رہبر دکن حیدر آباد ..	۹۹
۰	بادشاہ داخل ہوا	۸۳	۱۸۳	بابر کی شہنشاہی چادر صاحب وکیل دہلی ...	۹۹
۱۵۲	رنگون برائے مین ایسوسی ایشن کے اراکین ..	۸۳	۱۸۴	شیخ احمد صاحب پیش امام - اکوہ برار ..	۹۹
۱۵۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر اپنے بچوں کی خدمت میں	۸۴	۱۸۵	علیم والہ جاجی صاحب سید آباد	۹۹
۱۵۴	راؤ جے چندر صاحب دار سرکار نظام	۸۴	۱۸۶	پرنس بدرالدین نظامی کی شادی دہلی ...	۱۰۰
۱۵۵	راؤ جے چندر صاحب دار سرکار نظام ..	۸۴	۱۸۷	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر سید درویش خان دہلی	۱۰۱
۱۵۶	جاپان میں عید میلاد کا جلسہ	۸۵	۱۸۸	حسین عمر ۴۰ ماہ	۱۰۲
۱۵۷	ملک فخریہ مسلم بہ سٹرڈیوڈ لاہور	۸۶	۱۸۹	حسین عمر ۴۰ سال	۱۰۲
۱۵۸	معقول احمد صاحب بی۔ اے ایفٹر حکمہ طلاء	۸۶	۱۹۰	حسین عمر ۴۰ سال	۱۰۳
۰	رباست رام پور	۰	۱۹۱	نواب سالار جنگ بہادر	۱۰۴
۱۵۹	آر محمد غوث صاحب رنگون	۸۷	۱۹۲	حیدر آباد کی یب نظامیہ جماعت	۱۰۵
۱۶۰	ایس عبد الرحیم صاحب رنگون	۸۷	۱۹۳	حیدر آباد کے شہر ڈاکٹر	۱۰۶
۱۶۱	مرزا محمد بیگ صاحب رنگون	۸۷	۱۹۴	اہل بیت خواجہ حسن نظامی	۱۰۷
۱۶۲	ام زید النصاری صاحب رنگون	۸۷	۱۹۵	گاندھی جی	۱۰۸
۱۶۳	سید یوسف صاحب بخاری دہلی	۸۸	۱۹۶	جواہر لال نہرو	۱۰۸
۱۶۴	نبیہ الحسن خاں دہلی	۸۸	۱۹۷	بابو راجندر پرشاد جی	۱۰۸
۱۶۵	عبدالرزاق خاں نظامی رنگون	۸۸	۱۹۸	مالوی جی	۱۰۸
۱۶۶	شہاب الدین خاں موٹر ڈرائیور دہلی ..	۸۸	۱۹۹	سرنما میڈو	۱۰۸
۱۶۷	طبیہ کالج دہلی میں یوم اجمل	۸۹	۲۰۰	ڈاکٹر امید کر	۱۰۸
۱۶۸	سر میرزا اسماعیل وزیر اعظم میسور	۹۰	۲۰۱	سٹر محمد علی جناح	۱۰۹
۱۶۹	سفیر صاحب افغانستان	۹۱	۲۰۲	سر عبد الرحیم	۱۰۹
۱۷۰	نواب صاحب تارن وغیرہ	۹۲	۲۰۳	ڈاکٹر انصاری	۱۰۹
۱۷۱	لیڈی فرینک نانس کوچ	۹۳	۲۰۴	مولانا حالی	۱۰۹
۱۷۲	تمام ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ ..	۹۴	۲۰۵	نواب صاحب پھاری	۱۰۹
۱۷۳	سٹر ہمبری سرکری اور نیٹس سیمینٹی دہلی ..	۹۴	۲۰۶	مسو لینی	۱۰۹
۱۷۴	زید بن حسن نظامی	۹۴	۲۰۷	مولوی عبد الغفور صاحب نامی	۰
۱۷۵	راجوٹ میں بخت نگر	۹۵	۱۵۶	بھائی ام سنگھ ست سنگی اور ستری حبیب خان نظامی	۸۵
۱۷۶	۱۹۱۱ء میں بیت المقدس کا ٹوریز	۹۶			
۱۷۷	۱۹۱۵ء میں سیرہ دہلی میں ایک گروپ ..	۹۷			
۱۷۸	جب حسین کا باپ فوت ہوا	۹۷			

لقمان الملك حكيم نابينا صاحب



حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالوہاب صاحب انصاری
مؤلف، برگزیدہ آثار انصاری صاحب و طبعات خاصہ
مرحوم اعلیٰ حضرت حضور نظام
یہ تصویر حکوم صاحب کی احاطت، علم کے بعد،
لی گئی ہے کیونکہ حکیم صاحب تصویر کشی
کے خلاف تھے

عکس مبارک مکتوب قلمی متوکل علی اللہ اعلیٰ حضرت سلطان محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان بکال شہزادگی

۲ عقرب ۱۳۰۹ ہجری قمری ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء
مکتوب حسن نظامی

روزنامہ پنجشنبہ وار مروی اور میری سکون نمود حقیقت محبت لکھنا
ان دوست میری راہ روزنامہ پنجشنبہ وار خود مطالعہ نمود زہدہ نمودند
خداوند کریم من را ویدہ تاجدارم را با جہد ہر خواہم رسد ہر وقت ہر
درین فرضیہ - آمین
خدا کا

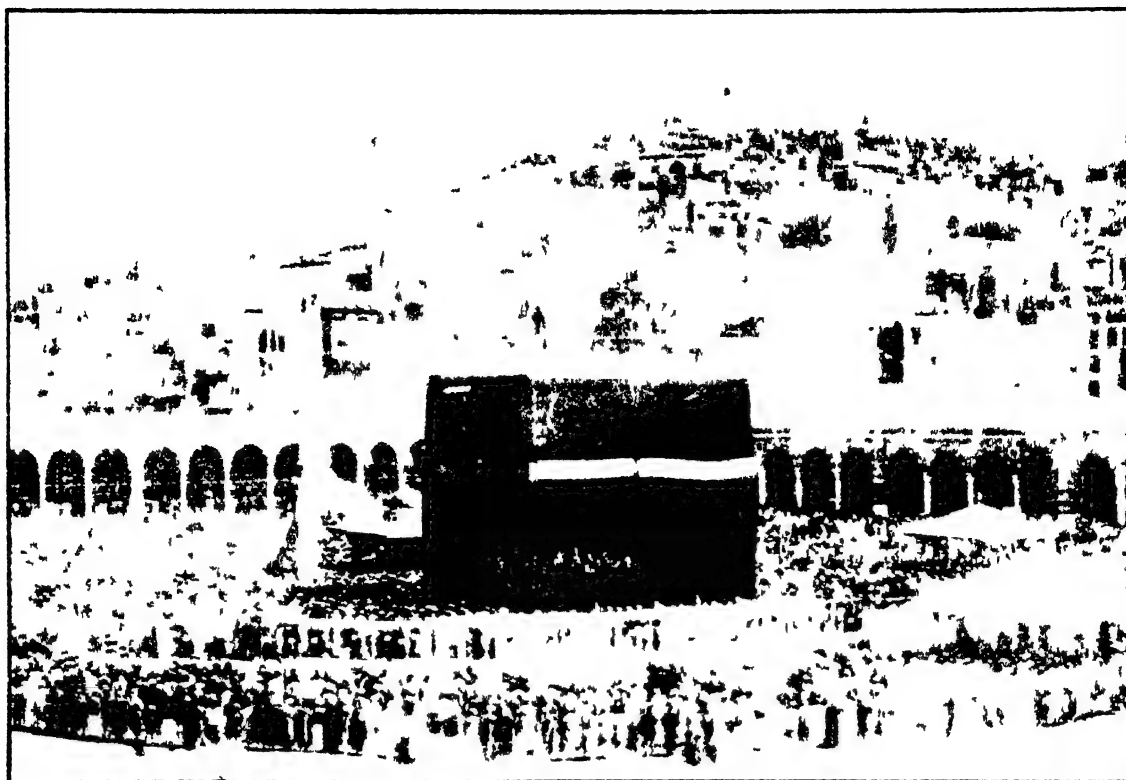
یہ خط اعلیٰ حضرت متوکل علی اللہ محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان کے خاص قلم مبارک کا لکھا ہوا ہے جبکہ وہ بکالت شہزادگی یورپ سے واپسی میں دہلی سے گذر کر کابل گئے تھے۔ اور میں اُن سے دہلی اسٹیشن پر ملا تھا۔ اور میں نے روزنامہ میں لکھا تھا کہ اس اڑنے کے چہرہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلدی بادشاہ ہو جائے گا۔ وہ روزنامہ دیکھنے کے بعد شہزادہ نے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھ کر مجھے بھیجا تھا۔ حسن نظامی

خط کا ترجمہ

مطابق ۱۳۰۹ھ

۲ عقرب ۱۳۰۹ھ

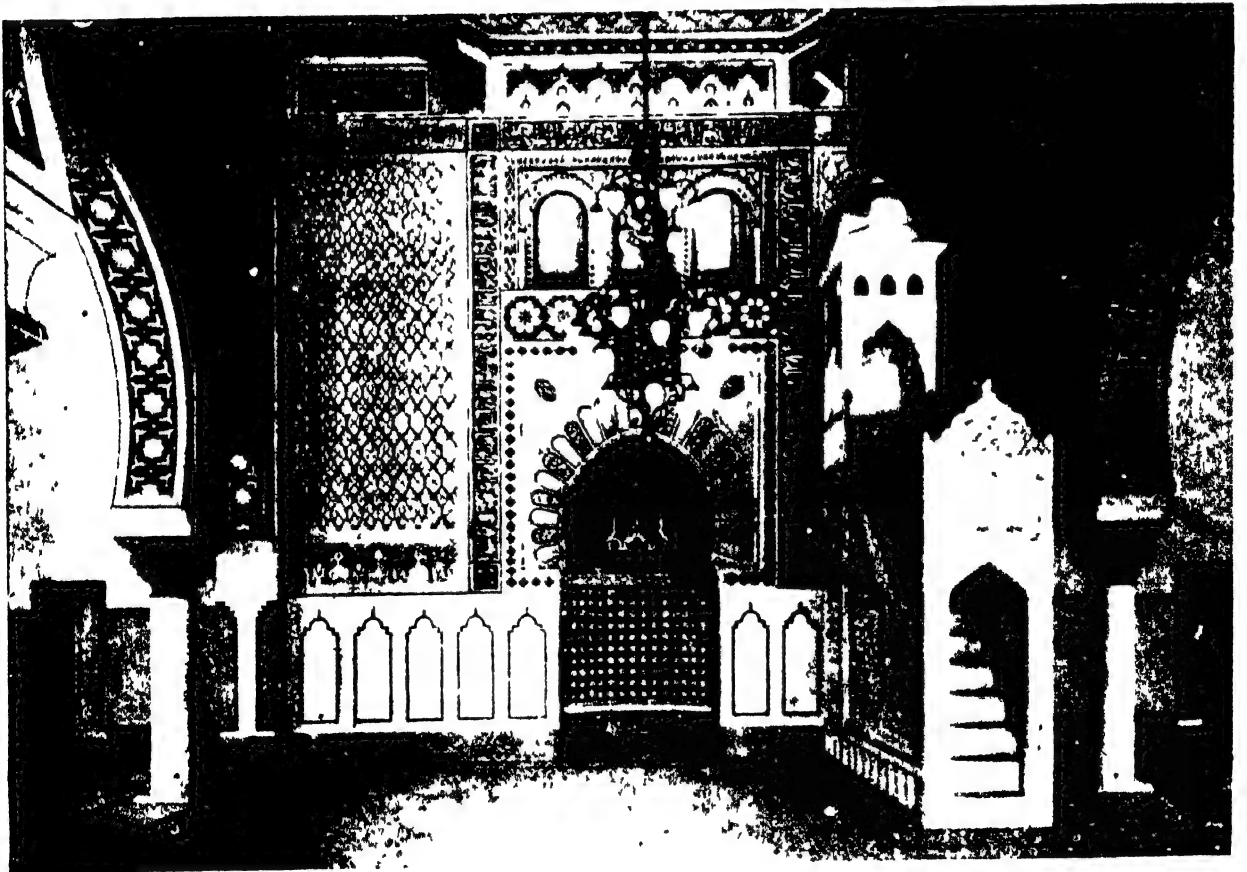
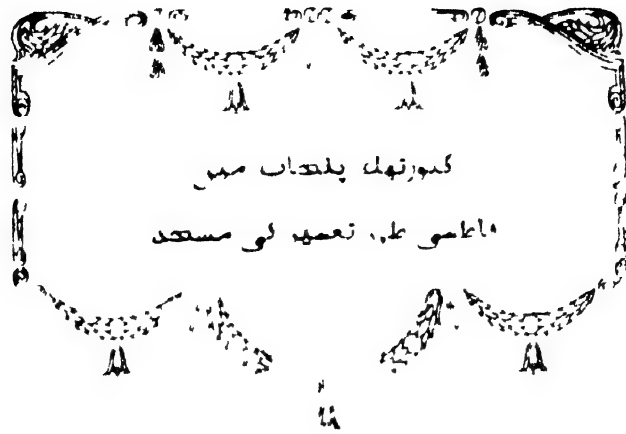
آپ کا بھیجا ہوا ہفتہ وار روزنامہ پنجشنبہ - مجھ کو مشکور کیا۔ آپ جیسے مہربان دوست کے جذبات محبت آمیز جو روزنامہ میں آپ نے میری نسبت ظاہر کئے ہیں مطالعہ کر کے اور زیادہ ممنون ہوا۔ خداوند کریم مجھ کو اور میرے تاجدار باپ کو تمام خیر خواہان اسلام کے ساتھ اسلام کی اور افغانستان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا دوست محمد ظاہر۔



مكة مكة



مدينة مدونة





احمد اراد

بی

شاهی مستعد



احمد آباد

کی

شاهی مستعد



پادشہ قلعہ دہلی
مسجد شہر شاہ



دہلی کا پادشہ قلعہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میلادی جنتری کا دیباچہ - ۷۷۹ -

باپ بیٹے کی باتیں

باپ - بیٹا تم نے حکیم لقمانؑ کا نام بھی سنا ہے ؟

بیٹا - ہاں باوا جان ان کی نام کی تو قرآن مجید میں ایک سورت ہے۔ کہتے ہیں وہ پیغمبر تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پیغمبر نہیں مگر ایک بڑے حکیم اور بزرگ آدمی تھے۔ اور خدا نے قرآن مجید میں اس نصیحت کا ذکر کیا ہے جو اُفصاں نے اپنے بیٹے کو کی تھی۔ جس میں یہ بھی کہا تھا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یعنی خدا کی طرح کسی اور کو خالق مالک اور معبود نہ سمجھنا۔ مگر باوا جان۔ یہ تو بتا ہے کہ اسلام میں شرک کی اتنی زیادہ مذمت کیوں ہے ؟ اور خدا کو شرک سے اتنی زیادہ چڑکیوں ہے ؟ کہ اُس نے قرآن مجید میں کہا کہ میں سب گناہ اور سب خطائیں معاف کر سکتا ہوں اور معاف کر دوں گا مگر شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سے خدا کو بہت ہی زیادہ نفرت ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس دنیا میں بے شمار گناہ ہیں جن میں خدا کے بھی ہیں اور بندوں کے بھی ہیں مگر شرک کو اتنا بڑا سمجھا گیا کہ وہ کبھی اور کسی صورت معاف نہیں ہوگا۔ آخر یہ کیا بات ہے ؟

باپ - سنو میاں ! اس بات کے اندر ایک بڑا راز ہے۔ اگرچہ اُس کو راز نہ کہنا چاہئے کیونکہ ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے مگر کوئی شخص اس پر غور نہیں کرتا اس واسطے وہ بات ایک راز معلوم ہونے لگی ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ راز نہیں ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ خدا اپنے اقتدار اور اپنی برتری کو مخصوص رکھنا چاہتا ہے اس لئے شرک کے خلاف ہے کیونکہ شرک کرنے سے اُس کے یکتا اور برتر اقتدار میں فرق آجاتا ہے۔

بیٹا - کسی چیز کا خواہش مند ہونا تو خدا کی شان کے خلاف ہے۔ یہ فود پسندی تو ہم بندوں کا ایک عیب ہے۔ خدا کو اس سے کیا سروکار ؟

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ خدا اقتدار پسند ہے اور اپنی برتری چاہتا ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی کی شرکت کو گوارا نہیں کرتا تو بہہ ایک بے ادبی اور گستاخی اس کی جناب میں ہوگی۔ پھر میں کیونکر مانوں کہ خدا شرک کو اس واسطے سب سے بڑا گنہ سمجھتا ہے کہ اس سے اس کے اقتدار پر ضرب لگتی ہے۔ یہ اخیال ہے کہ شرک سے خدا کے ناراض ہونے کی کوئی دوسری وجہ ہوگی۔

باپ۔ نہیں بیٹا میں نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک ہے اور شرک خدا کو اسی لئے ناپسند ہے کہ اُس کی خدائی کے اقتدار اور برتری کو شرک سے عدم پہنچتا ہے۔ دوسرے دعوے کی دلیل یہ ہے کہ خدا کے بندے بھی سب کے سب اپنے آپ کے شرک کو سب سے بڑا گنہ سمجھتے ہیں وہ بھی ہر گنہ کو معاف کر سکتے ہیں لیکن شرک کو معاف نہیں کرتے۔ اگر تم غور کرنا چاہو تو میں تم کو بتاؤں۔ سناؤ شاعر اپنے رقیب کو کیوں بڑا کہتا ہے حالانکہ رقیب تو اس کے محبوب کا قدر دان ہوتا ہے اور انسان کی خصلت ہے کہ جس چیز کو وہ پسند کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اس پسندیدہ چیز کو پسند کریں اور اپنا کہیں۔ پھر جب شاعر کا رقیب شاعر کے محبوب سے محبت کرتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے تو شاعر ناراض کیوں ہوتا ہے۔ اور رقیب کی جو کیوں کرتا ہے؟ اس کی وجہ بس یہی ہے کہ شاعر کو اپنے محبوب کا دوسرا عاشق اپنے اُس اقتدار کا حریف معلوم ہوتا ہے جو شاعر خود محبوب پر قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور شاعر گوارا نہیں کر سکتا کہ اُس کے محبوب پر کسی غیہ کا اقتدار ہو۔ اور اُس کا محبوب کسی دوسرے کی محبت کی بھی قدر کرے۔ اور شاعر کی محبت کے برابر غیر کی محبت کو سمجھے۔

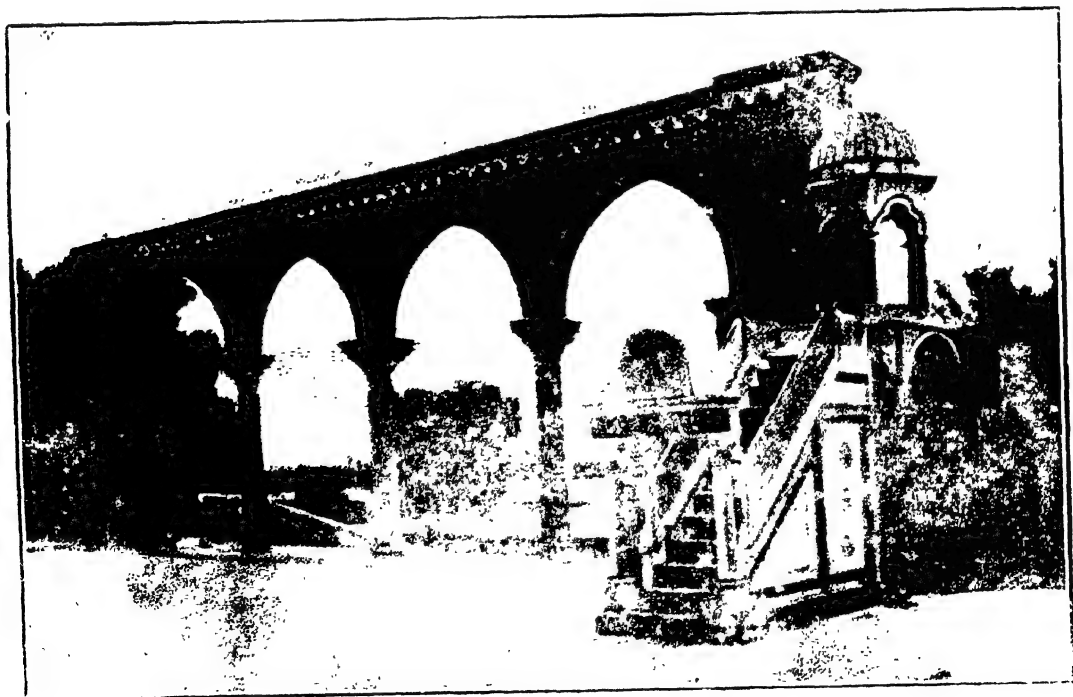
جھوٹا بچہ جو گود میں ہوتا ہے اور کسی بات کی سبب نہیں رکھتا جب اُس کی ماں کسی دوسرے بچے کو گود میں لے لیتی ہے تو جگر مٹتا ہے۔ روتا ہے اور اپنی بچہ کو اپنی ماں کی گود میں نہیں دیکھ سکتا۔ اور یا ہوتا ہے کہ ماں اُس کے سوا اور کسی غیر بچے کو گود میں نہ لے۔ یہ کیا ہے؟ یہی کہ بچہ کی فہمت میں بھی شخصی افتدار کی قدرتی اور فطرتی خواہش ہے اور وہ بھی شرک کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ماں باپ اپنی اولاد کے عاشق ہوتے ہیں۔ اولاد کے ہر عیب کی پردہ پوشی کرتے ہیں لیکن اگر اولاد ماں باپ کے اقتدار سے آزاد ہو کر کسی غیر کے اقتدار میں جانا چاہے یا چلی جائے تو ماں باپ اولاد کے دشمن بن جاتے ہیں یا اولاد سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور اولاد کے اس عیب کی پردہ پوشی نہیں کر سکتے۔ اور ہر جگہ اولاد کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی شرک کو ناقابل معافی خطا تصور کرتے ہیں۔

ہن بھائی آپ میں بہت محبت رکھتے ہیں لیکن وہ بھی آپس کی محبت میں شخصی التفات



بیت السلام (ملاہ) کی ایک مسجد



بیت المقدس میں حضرت عمر کا مہم



حضرت موسیٰ کے مزار کا بیرونی منظر،



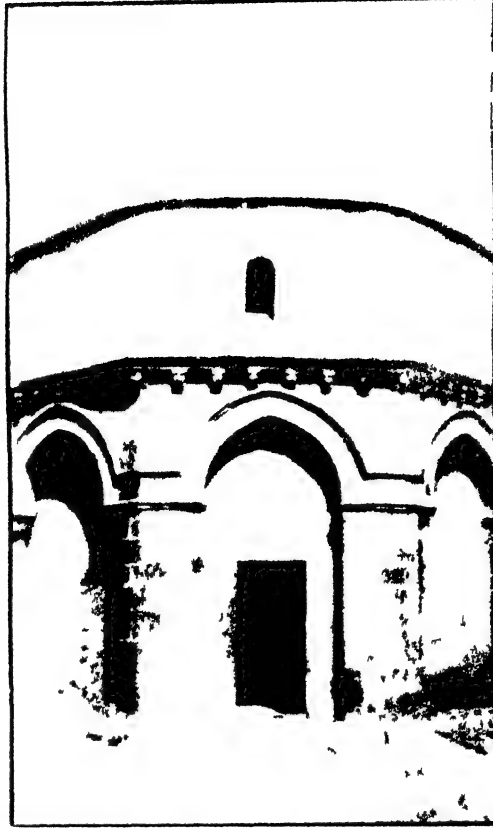
فلسطینی میں حضرت ابراہیم کا مزار مبارک



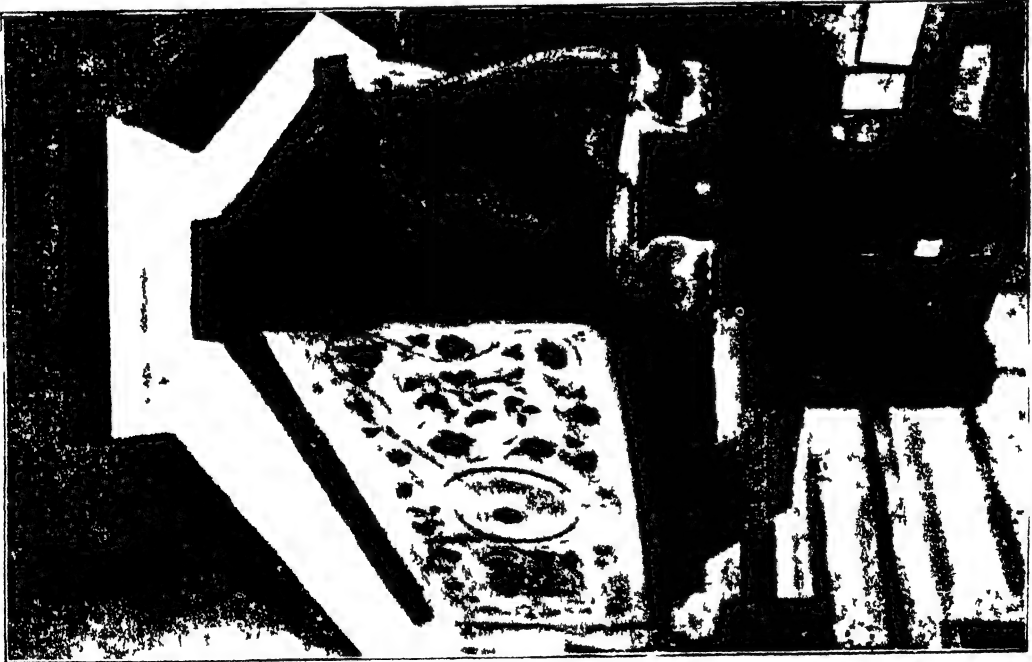
مسطوح میں حضرت موسیٰ دہا، شریف
۱ مدرسی خ



دمشق کی جامع اموی کا
یہ منارہ جس پر قیامت کے قریب حضرت موسیٰ انریلی



—
 یہاں سے
 حضرت عیسیٰ
 اسمان پر گئے



مزار مہتاجان احمدہ حفہ - سلطان صلاح الدین اہودی.

چاہتے ہیں یعنی ہر بھائی چاہتا ہے کہ ہر بہن اُس سے زیادہ مانوس ہو دوسرے بہنوں سے اس کی برابر محبت نہ کرے۔ اور ہر بہن بھی یہی چاہتی ہے کہ ہر بھائی اسی سے محبت کرے دوسری بہن کی طرف زیادہ مہمت نہ ہو۔

سو کن کا جلا پاکوں ہوتا ہے؟ خاوند جیوی کو برا بھلا کچھ ۱۔ برابر کی روٹی۔ برابر کا زیور دے اور انصاف کے ساتھ باری باری ہر جوی کے ہاں رہے مگر ہر جوی یہی چاہے گی کہ اُس کا شوہر ہر محبہ اکیلی کا ہو کر رہے۔ دوسری جوی سے اُس کا دل ہٹ جائے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہر عورت کے دل میں ذاتی اقتدار کی خواہش ہے۔ اور وہ شرک کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور شرک کے تصور کے سوا ہر تصور کو معاف کر سکتی ہے۔

بیٹا۔ میں ان سب مثالوں کو درست تسلیم کر لیتا ہوں کیونکہ خور کرنے سے یہ جذبہ انسان ہی میں نہیں جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کہ کوئی مرغ دوسرے مرغ کی شہرت کو برا نہیں کرتا اور غیر مرغ سے لڑتا ہے۔ اور کوئی شیر اور کوئی بجاہ (سانڈ) یہاں تک کہ کوئی نر دوسرے نر کا شہرہ کو برا نہیں کرتا۔ اور دوسرے نر سے لڑتا ہے۔ مگر میرا وہ سوال ابھی تک صاف نہیں ہوا کہ مخلوق کے ان جذبات و حالات سے خالق کی شان اعلیٰ اور برتری ہے اس میں یہہ اقتدار پسندی کیوں ہے؟ اور وہ کیوں اپنے خدائی اقتدار میں دوسرے کا شرک برداشت نہیں کرتا؟

باب۔ اس لئے کہ خدا اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں وحدت کا جذبہ لازمی ہے۔ یعنی محبت کے جذبات جن تعلقات میں ہوں گے وہاں شرک کی مداخلت ناپسندیدہ ہوگی۔ گئے اور سورا در بے غیرت ان لوگوں میں یہ جذبہ نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باہمی اُلفت کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔

بیٹا سنا: اس سے خدا کی شان میں بڑھ نہیں لگتا بلکہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا اپنی مخلوق کا عاشق ہے اور اس لئے وہ شرک کو گوارا نہیں کرتا۔ کہ اُس کی محبوب مخلوق کسی غیرت دینی محبت کرے جیسی کہ اصلی خالق سے کرنی چاہئے۔ لہذا اس سے خدا کی شان بڑھتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کا عاشق ہے۔

بیٹا۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہونا مگر اس میں کیا حکمت ہے کہ اس نے اپنی مخلوق میں اپنے جذبہ وحدت اور اقتدار پسندی کو داخل کر دیا ہے؟

باب۔ تمہارے اس سوال میں بہت خوش ہوا کیونکہ اس کے ذریعہ تم خدا اور مخلوق کے باہمی تعلق کی پہچان کے قریب آ جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تم اپنے آپ کو پہچان لو گے اور اپنی پہچان کے بعد تم خدا کو بھی پہچان لو گے کیونکہ کہا گیا ہے کہ **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ**

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ حدیث شریف کی کتابوں میں ایک صحیح حدیث آئی ہے کہ **إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ**۔ خدا نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی اگرچہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے لیکن تصور کے لئے صورت کا ہونا ضروری ہے۔ مخلوق خدا کا تصور کرے گی تو اپنے خیال میں اُس کی ایک صورت ضرور قائم ہوگی۔ اس لئے خدا نے انسان کے تصور کو درست رکھنے کے لئے خود اُسی کو اپنی صورت کا بنا دیا تاکہ وہ تصور کے وقت اپنی صورت کے ذریعہ خدا کی صورت تک پہنچ سکے۔ پس جب اُس نے اپنی صورت اور آدمی کی صورت کو ایک فرما دیا تو اپنی سیرت خاص یعنی وحدت اور اقتدار پسندی کو بھی انسانی سہشت میں داخل کر دیا تاکہ آدمی اپنی صورت و سیرت کے آئینہ میں خدا کی صورت و سیرت دیکھ سکے۔ اور پھر خدا کا رحم۔ خدا کی رزاقی۔ خدا کی درگزر۔ خدا کی پردہ پوشی وغیرہ صفات بھی آدمی اختیار کر لے۔

بیٹا۔ سُنو بیٹا! غور سے سُنو۔ یہ دُنیا خدا نے اپنی بے شمار صفات و رانگنت قدرتوں کی دید کے لئے بنائی ہے۔ اور تمام مخلوق سے آدمی کو اپنی دید کے لئے آئینہ بنا کر چُن لیا ہے۔ اس واسطے آدمی میں وہ سب صفات موجود ہیں جو خدا میں ہیں مگر آدمی کی صفات محدود ہیں کیونکہ آدمی بھی محدود ہے اور خدا کی صفات غیر محدود ہیں اور وہ خود بھی غیر محدود ہے۔

بیٹا۔ باوا جان اچھا یہ بتائیے کہ اقتدار پسندی عیب ہے یا نہر۔ اگر عیب ہے تو خدا کو اقتدار پسند کہنا بہت بڑی گستاخی ہوگی۔ اور اگر نہر ہے تو بندوں میں جو لوگ خود پسند اور اقتدار پسند ہیں اُن کو بُرا نہ کہنا چاہئے۔

باپ۔ یہ تو بہت اُسوئے اور پیتل کی صورت اور قیمت میں کیا فرق ہے؟ اور ہیرے اور بلور کی شکل اور قیمت میں کیا تفاوت ہے؟ اور نکاح اور زنا میں کیا فرق ہے؟

بیٹا۔ سونا بھی زرد ہے اور پیتل بھی زرد ہے۔ مگر سونا بہت قیمتی ہے اور پیتل کم قیمت کا ہوتا ہے۔ ہیرہ اور بلور بھی سفید چمک دار اور ہم شکل ہیں مگر قیمت میں دونوں کے زمین آسمان کا فرق ہے۔ نکاح شرعی حیثیت میں عورت مرد کی باہمی رضامندی سے آپس میں ملنا ہے۔ اور زنا اس کے برعکس ہے یعنی اس میں شرعی شان نہیں ہے اگرچہ عورت مرد کی رضامندی و ہاں بھی ہے مگر نکاح حلال ہے اور زنا حرام ہے۔

باپ۔ تو بس خدا کی اقتدار پسندی سرتاب ہیہ ہے۔ اور نکاح کی مثال اس پر صادق آتی ہے۔ اگرچہ وہ مینوب اقتدار پسندی کی ہم شکل ہے لیکن اس میں اور مینوب اقتدار پسندی میں بہت فرق ہے۔ یاد رکھو میرے محقق سرزنش! کہ ساری کائنات میں نیکی و بدی ہم شکل نظر آتے

ہیں مگر دونوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا نور و ظلمت میں فرق ہے۔
خدا ایک ہے اور اُس نے اپنی مخلوق کو بھی ایسے طریقہ سے پیدا کیا ہے کہ ہر مخلوق کا وجود یکتا ہو گیا ہے۔ دیکھو کروڑوں آدمی پیدا ہوئے اور پیدا ہوئے اور پیدا ہوئے مگر کسی آدمی کی شکل دوسرے آدمی سے نہیں ملتی۔ کسی کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی۔ جنس و نباتات اور حیوان بھی سب اپنے اپنے وجود اور شکل و صورت میں یکتا ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ بندے یقین کریں کہ خدا ہے۔ اور وہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ اُس کی مخلوق بھی یکتا ہے۔ جب اُس نے ظاہری شکل میں یکتائی رکھی تو اندرونی شکل یعنی جذبات و خیالات میں بھی وحدت رکھ دی۔ اقتدار پسندی بھی اسی جذبہ توحید اور جذبہ وحدت کا ایک نمونہ ہے۔ اور جب تک وہ اقتدار پسندی جذبہ وحدت سے ہے جائز ہے اور عمدہ ہے۔ اور جب اُس میں شیطنت اور نفانیت شریک ہو جاتی ہے تو وہ اقتدار پسندی ناجائز ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی اقتدار پسندی ہر قسم کی بُرائی سے پاک ہے اس لئے وہ عجیب نہیں ہے بلکہ ایک بڑی صفت ہے اور اچھی چیز ہے۔

بیٹا۔ اب میں سمجھ گیا۔ اور مجھے اس بیان سے تسکین ہو گئی کہ خدا کو شرک سے نفرت اپنے اقتدار وحدت کاملہ کے تحفظ کے لئے ہے۔ اور اپنی مخلوق سے محبت کے سبب وہ نہیں چاہتا کہ اُس کی مخلوق کسی غیر خدا سے محبت رکھے اور اُس کے اقتدار میں آئے۔ مگر مجھے جائز اور ناجائز اقتدار پسندی کا مثالوں کو سمجھا دیئے۔

باپ۔ تم اپنی عقل اور ذہن اور دماغ کو میری طرف متوجہ کرو۔ اور سُنو۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی وحدت کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے خدا کی طرف سے پیغمبر بنائے گئے تھے۔ اُن کے مقابلہ میں ابو جہل جُتوں کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ دونوں آدمی اقتدارِ معبود کے خواہش مند تھے۔ مگر ایک حق پر تھا اور دوسرا باطل پر تھا۔ اور سُنو امام حسین حق کے اقتدار کے لئے کھڑے ہوئے اور یزید اپنی ذات اور اپنی حکومت کے اقتدار کے لئے مقابلہ میں آیا۔ ایک حق پر قربان ہو گئے اور دوسرا غالب آیا۔ مگر اُس کا غلبہ خود اُس کے دل میں بھی ناحق کا غلبہ تھا۔ اور ساری دُنیا کی نظر میں بھی یزید کا غلبہ ناجائز تھا۔ جنگِ یورپ میں ہر قوم اپنے اپنے اقتدار کے لئے ہر سرِ جنگ تھی کوئی حق پر تھا کوئی ناحق پر تھا۔ کہیں حق غالب آیا۔ کہیں باطل غالب آیا۔ اب اٹلی اور حبش کا مقابلہ ہونے والا ہے۔ اٹلی اپنا اقتدار بڑھا نا چاہتا ہے۔ اور حبش اپنا اقتدار چاہتا ہے۔ اٹلی کی خواہش اقتدار ناجائز ہے اور حبش کی خواہش اقتدار جائز ہے۔

بیٹا۔ میں ان مثالوں سے اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ گیا۔ اور اب مجھے اطمینان ہو گیا۔
باپ۔ تم سمجھ گئے۔ تم کو اطمینان ہو گیا۔ مجھے اس سے خوشی ہوئی۔ مگر اس کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اپنے ہم جنس انسانوں کو اس تحقیقات میں شریک کرو تاکہ وہ بھی اس سے اطمینان حاصل کر سکیں۔

بیٹا۔ یہ کیونکر ہو؟ مجھے بتائیے۔ اگر میں ایسا کر سکتا ہوں تو ضرور کروں گا۔
باپ۔ خدا نے فرمایا ہے کہ وقت کو بڑا نہ کہو کیونکہ میں خود وقت ہوں۔ پس تم وقت کی تبلیغ کرو اسی تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے ہم جنس انسانوں کو اس اطمینان اور تسکین تک پہنچا سکو گے جو تم کو تمہارے بیان کی موافق حاصل ہوئی ہے۔

بیٹا۔ یہ آپ نے کیا کہا؟ وقت کی تبلیغ کیونکر ہوتی ہے؟ میں اس کو نہیں سمجھا۔
باپ۔ تم ایک جنتری شائع کرو جس سے آدمی ایک سال تک اپنے اوقات کا حساب کرتے ہیں اور وقت کے حساب کے لئے بار بار اُس کو پُرساتے ہیں۔ اور اس جنتری میں اپنے خدا کے اقتدار یعنی وحدت کو انسانوں کی ضرورتوں کی موافق درج کرو تاکہ اُس اقتدار کو شکست ہو جو خدا کے اصلی اور جائز اقتدار کے مقابلہ میں بصورت انکار چڑھا چلا آ رہا ہے۔ اور سائنس کی نئی نئی ایجادیں عقلموں کو حیران کرنے والی بطور ہتھیار کے اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ ایسے زہریلے ہتھیار ہیں کہ بغیر زخم لگے آدمی اُن سے زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے زہر سے اپنے یقین و تسکین کی زندگی سے محروم ہو کر مر جاتے ہیں۔

تم وقت کے ساتھ چلو۔ اور وقت کو سنبھالو۔ اور وقت کے اقتدار کو بڑھاؤ اور قائم کرو۔ تم میں حیثیت تہید کرنا کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی نسل میں ہو۔ تم میں علی کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی اولاد ہو۔ تم میں محمد رسول اللہ علیہ السلام کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی آل ہو۔ ان سب نے خدا کے اقتدار یعنی وحدت کا ملکہ کو نمایاں کرنے کے لئے زندگیاں خرچ کی تھیں اور دُنیا کو غلط اور ناجائز اور شہر کا نہ اقتدار سے بچا یا تھا۔ تم بھی اُن کی پیروی کرو۔ تم کو اس کے ذریعہ خدا رزق دیگا۔ عزت دیگا۔ اور تمہارا اقتدار بڑھائے گا۔ جیسا کہ خدا نے تمہارے نانا محمد رسول اللہ اور تمہارے دادا علی اور حیثیت کی خدمات تبلیغ کے سبب اُن کا اقتدار تمام دُنیا کے دلوں پر قائم کر دیا۔

بیٹا۔ میں جنتری جیسی بازاری چیز کے ذریعہ ایسا مقدس اور اصل الماصول کام کیونکر کر سکتا ہوں؟
 جنتری تو بہت ہی بے وقعت چیز ہوتی ہے۔

باپ۔ تمہارے باپ کو خدا نے بے وقعتوں کو بادِ وقعت بنانے کا کام دیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے کائنات کی بے شمار بے وقعت اور بدنام چیزوں کو بادِ وقعت

اور نیک نام بنا دیا۔ تم بھی اپنی زندگی میرے نقش قدم پر شروع کرو۔

جنتری فضول چیز نہیں ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر پہچانتے ہیں۔ خدا اُن کو دنیا کا بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اور جو وقت کی قدر نہیں کرتے اور وقت کی قیمت نہیں جانتے وہ دنیا میں محکوم اور غلام بنا دیئے جاتے ہیں۔ میں نے وقت کی قدر پہچانی۔ آٹھ برس کی عمر سے جبکہ میرے ماں باپ ہم کو اکیلا چھوڑ کر مر گئے تھے۔ آج ساٹھ برس کی عمر تک وقت کے ایک سیکنڈ کی بھی بے حرمتی نہیں ہونے دی۔ اس لئے خدا نے مجھے مفلسی میں دولت اور ذلت میں عزت اور بے کسی میں نعمت عطا فرمائی اور میرے دل کو اتنا مضبوط کر دیا کہ میں خدا کے سوا کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتا اور یہی میری ہر ترقی کا راز ہے۔

تم بھی جنتری کو اوقات کی ایک لڑی سمجھ کر تیار کرو۔ اور اُسکی تبلیغ کو خدا کی اقتدار کی اور خدا کی وحدت کے اقتدار کی تبلیغ سمجھو۔ میں تم کو انسانوں کے بنائے ہوئے فلم دکھاتا رہتا ہوں۔ اُن کی مثال کو سامنے رکھ کر تم بھی اپنے فلم سے وقت کا ایک فلم بناؤ۔ جب فلم ساز لوگ فلم بناتے ہیں تو اُس کا ایک ایک ٹکڑا تیار کرتے ہیں۔ یعنی فلم میں کام کرنے والے عورت مرد ایک جگہ کھڑے ہوتے ہیں اور اُن کی تصویر کھینچ جاتی ہے۔ چند قدم چلتے ہیں اور اُن کی تصویر اتار لی جاتی ہے۔ ڈوباتیں کرتے ہیں اور اُن کی آواز جذب کر لی جاتی ہے۔ کئی کئی ہفتے اور کئی کئی مہینے کے بعد کسی دن تھوڑی دیر کے لئے وہ لوگ تھوڑا سا کام کرتے ہیں مگر جب ان ٹکڑوں کو جوڑ کر اسٹیج پر تماشا یوں کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ ایک سلسل قعدہ اور سرگزشت بن جاتا ہے۔ اور کوئی تماشا فی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ جو تماشا ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیونکر تیار ہوا۔ پس اسی طرح تم بھی جنتری کے فلم کو جوڑو۔ کہ ایک مکمل تصویر بنا دو۔ جو ایسا فلم بن جائے جس سے خدا وانی اور خدا پرستی کے نتائج ظاہر ہوں اور خدا کا اقتدار دلوں میں بڑھے اور انکار دور ہو۔ اور خدا کے بندوں کی پیٹھی اور قوموں کو آپس میں ایک خیال اور ایک دل بنانے والی اُردو زبان بھی ترقی کرے۔ اور دنیا کے بے کار اور بے روزگار باشندے اُن پیشوں اور ہنرمندیوں سے واقف ہو جائیں جن سے اُن کی بے روزگاری و بے کاری دور ہو۔ اور روزی کے اطمینان سے اُن کو وہ طمانیت حاصل ہو جس کی تمام دنیا میں ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

اب تم اُن تیس برس کے ہوئے۔ خدا نے تمہیں علم بھی دیا اور عقل بھی دی اور قبول کرنے کا مادہ بھی دیا۔ اور محنت کرنے کی ہمت بھی دی۔ میں تم کو اس بڑے کام کی تیاری میں اتنی مدد دوں گا کہ تم کو زیادہ تر دہنیں کرنا پڑے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم ابھی نا تجربہ کار ہو۔ اور اس میدانِ تحریر کی تم کو بہت ہی کم واقفیت ہے۔ اس لئے میں خود اور میرے سب دوست جنتری کی ترتیب

میں تم کو امداد دیں گے۔

بیٹا۔ بہت اچھا۔ میں اس ندرت کی تکمیل اور تمیل کے لئے حاضر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری نیت اور میرے ارادہ کو درست رکھے۔ اور میں اُنہی مقاصد کے ماتحت یہ جنتری تیار کروں۔ جن کا ذکر آپ نے کیا۔ اور اس جنتری میں ایسے متبرک اور مفید عام سفایں جمع کروں جن کے سبب جنتری لوگوں کی نظروں میں باوقعت ہو جائے۔

باپ۔ خدا تمہاری مدد کرے۔ مگر اس خدمت کے وقت یہ خوف دل میں نہ آنے دینا کہ فلاں چیز عوام کو پسند نہیں آئے گی اور فلاں چیز کے لکھنے سے لوگ تمہاری ہنسی اڑائیں گے۔ بلکہ اپنی نیت اور مقصد کو سامنے رکھ کر جو چیز تم کو عوام کے لئے مفید معلوم ہو۔ اُس کو لکھ دینا۔ کیونکہ مجھے اس پچاس برس کے عرصہ میں اچھی طرح تجربہ ہو گیا ہے کہ میں نے کیسا ہی مفید کام کیا ہو۔ ایک جماعت مجھے بُرا کہنے والی اور میری ہنسی اڑانے والی اور مجھے میرے اقتدار سے گرانے کی کوشش کرنے والی ہمیشہ مصروف عمل رہتی ہے۔ اور یہ جماعت دُنیا کے شروع سے ہے اور آخر تک رہے گی۔ لہذا تم اس کی پروا نہ کرنا۔ اور اپنا کام مستعدی سے کئے جانا۔ ہنسنے والے ہنستے رہیں گے۔ رونے والے روتے رہیں گے۔ حاسد حسد کی آگ پر لوٹتے رہیں گے۔ اور کوئی بھی تم کو زندگی کی رفتار سے نہ روک سکے گا۔ اور تم خدا کی مدد سے ایک دن منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔ اور مجھ سے زیادہ تم کو کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ چلو۔ اٹھو۔ باتیں ختم ہوئیں۔ کاغذ قلم و دوات ہاتھ میں لو۔ اور جنتری کا فلم بنانا شروع کرو۔

باپ حسن نظامی۔ بیٹا حسین نظامی۔ مقامِ ہلی

تاریخ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

درگاہِ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیا، محبوبِ الہی رضی

اس دیباچہ کو اچھی طرح غور کر کے پڑھنا چاہئے تاکہ جنتری ہذا کے

مقاصد اشاعت سمجھ میں آجائیں۔

خدا کا انکار

خدا موجود نہیں ہے کہ وہ خدا موجود ہی نہیں ہے۔ جس کا نام ہر کام برکت کے واسطے لیا جاتا ہے۔ اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جب وہ سوچا نہیں ہے تو اس کو کون دیکھ سکتا ہے؟ ایک خیالی اور دھیمی چیز کا نام لینا اور اپنی کتابوں کے شروع میں اس کا ذکر کرنا بے عقلی ہے۔ اس کی عبادت کے لئے مسجدیں اور تندر اور گرجا بنانا فضول خرچی ہے۔ جب وہ خود موجود نہیں ہے تو جو لوگ اس کے پیغمبر ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ ان کا مانتا بھی فضول ہے۔ اُن کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ ہم کو خدا نے بھیجا ہے۔

دُنیا کس نے بنائی؟

بے عقل کہتے ہیں دُنیا خدا نے بنائی۔ اب لفظ گنّ کہا اور اتنی بڑی دُنیا توڑا بن گئی۔ کیا یہ بات عقل میں آ سکتی ہے؟ اتنی بڑی چیز اتنی جلدی محض ایک لفظ سے بن جائے؟ یہ دُنیا تو ہزاروں لاکھوں برس میں رفتہ رفتہ بنی ہے اور اس کا نام اِمْرَاقُٹا ہے جس کی کیفیت فلسفہ پر سننے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

یہ بھی درست نہیں ہے۔ کہ خدا مینہ برساتا ہے۔ کیونکہ مینہ تو خود بخود برساتا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا پھل پھول اور غذائیں پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں سورج۔ ہوا۔ اور مٹی اور زمین کی طاقتوں سے مل کر پیدا ہوتی ہیں۔ یہی غلط ہے کہ سب چیزوں کی پیدائش اور ہلاکت خدا کے اختیار میں ہے۔ کیونکہ ہر چیز مادی خواص سے پیدا ہوتی ہے۔ اور مادی وجہ سے مرجاتی ہے۔ پس نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ نہ پرورش کرنے والا ہے۔ اور نہ مارنے والا ہے۔

خدا کے ماننے کا نقصان

ہزاروں برس سے دُنیا کے آدمی خدا کو مان رہے ہیں۔ اور خدا کو ماننے کے سبب اُن میں جھگڑے فساد ہو رہے ہیں۔ ہر قوم دوسری قوم سے اس بات پر لڑتی ہے کہ جس طرح وہ خدا کو مانتی ہے بالکل اُسی طریقہ سے دوسرے بھی خدا کو مانیں۔ اور اس بے عقلی اور نادانی کی

بحث میں ایک دوسرے کو مستانہ اور دھوکہ پہنچانا یہاں تک کہ ماننا چھوڑنا چاہتے ہیں۔ دُنیا میں امن جب ہی ہو چکا کہ سب لوگ اپنی عقل سے کام لیں اور خدا کا ماننا چھوڑ دیں جب تک وہ خدا کو مانتے رہیں گے۔ اُن میں عقل پیدا نہ ہوگی۔ خدا کو ماننا اور خدا کی عبادت کرنا اور ہر کام میں خدا کے نام کو داخل کرنا دُنیا کی مصیبت کا باعث ہو رہا ہے۔ اور دُنیا جہنم بن گئی ہے۔ لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ خدا ہے۔ نہ وقت ہے۔ نہ دن رات ہے۔ نہ قیامت ہے۔ جو کچھ بت سو دُنیا ہے۔ جو لوگ خدا کے منکر ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں وہ زندگی کی جنت میں ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو مانتے ہیں اور خدا پرستی کرتے ہیں وہ جیتے ہی دوزخ میں ہیں۔

دوس نے اس بات کو سمجھ لیا ہے اور خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ جرنی کے ڈکٹیٹر جرنی نے اس بات کو سمجھ لیا ہے اور خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ اٹلی کے ڈکٹیٹر مسٹر ولینی نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ ترکی کے ڈکٹیٹر مصطفیٰ کمال پاشا نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور دُنیا کے سب بڑے بڑے آدمی بھی خدا اور خدا پرستی کو چھوڑتے جاتے ہیں اور وہ اس سے دُنیا میں امن اور خوشی کی لہریں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ فعلی خیریاں جو خدا کے نام پر اور خدا پرستی کے عقیدہ سے دُنیا میں ہو رہی تھیں وہ سب ختم ہو رہی ہیں۔ اور وہ دھوکے اور فریب جو خدا پرستی کے پیٹروں کو دے رہے تھے اُن کا حاتمہ بھی ہو رہا ہے۔ ایران کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے گولیاں مارا کہ خدا والوں کو عقل پرست بنادیا۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے بھی ایسے لوگوں کو چھانسیوں پر لٹا دیا اور جاپان نے بھی کہہ دیا کہ خدا یہاں کہی نہیں آیا اور اُس نے یہاں آئے کا ارادہ کیا تو ہم اُس کو جاپان کے ملک میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ چاہے کیسا بھی معتبر پاسپورٹ اُس کے پاس ہو۔

پس انسانوں کو چاہئے کہ وہ عقل سے کام لیں اور اس بات کو سمجھیں کہ خدا اور روت کے ماننے کے گزشتہ زمانہ کے آدمی بھی تکلیفیں اٹھا اٹھا کر مر گئے۔ اور موجودہ زمانہ دلے بھی خدا کے ماننے اور خدا پرستی کرنے کے سبب تکلیفوں میں مبتلا ہیں۔ اور یہ تکلیف جب ہی دور ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ خدا کا اعتقاد دل سے دور کر دیں اور سچے عقل پرست بن جائیں +

ایک منکر خدا کے دلی خیالات کو حسن نظامی نے لکھا

بچوں کی ٹانگیں کمزور ہوں اور وہ چل نہ سکتے ہوں تو ٹانگوں پر فاسفورس کا تیل ملے۔

خدا کا اقرار

کلمہ توحید کے وقت پہلے کا اَلّہ کا لفظ آتا ہے
یعنی پہلے خدا کی نفی کی جاتی ہے۔ اور خدا کے وجود
سے انکار کیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد اَلّہ کہا جاتا ہے یعنی انکار
کے بعد اقرار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنے باطل اور بے اصل اور
بے حقیقت معبود اور خدا لوگوں نے بنا رکھے ہیں اُن سب کا انکار اور
ان سب کی نفی اَلّہ کہہ کر کی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک اصلی
اور حقیقی اور سچے خدا کے موجود ہونے کا اَلّہ کہہ کر اقرار کیا جاتا ہے

ایک پرانیت

دنیا میں ہمیشہ سے بشیما رُبت پوجے جا رہے ہیں اور پھر بت شکن قوموں
کے ہاتھوں سے وہ توڑے بھی جاتے ہیں مگر ایک رُبت ایسا ہے جو سب قوموں
پرانا ہے اور جو نہ انہوں کو دکھائی دیتا ہے۔ نہ ہاتھ اسکو چھو سکتے ہیں اور نہ اسکی
آواز کے ذریعہ اسکو محسوس کیا جاسکتا ہے اور اُس رُبت کا نام عقل ہے۔

آجکل عقل کے دیوتا کی مانت بہت بڑھ رہی ہے۔ اور اس بت کے پوجنے والے
خدا کے وجود سے اس بنا پر انکار کر رہے ہیں کہ وہ نظر نہیں آتا اور اُسے کیونکہ کون کبکھر
اتنی بڑی دنیا کو فوراً پیدا کر دیا۔ اُسے ماننے کی وجہ سے ساری دنیا میں
خونریزی ہو رہی ہے اور دنیا دہنخ بنی ہوئی ہے۔

مگر عقل دیوتا کے پجاری جو شبہ خدا کے وجود کی نسبت پیش کرتے ہیں وہی شبہ
انکے جو دینی عقل کی نسبت بھی پیدا ہوتا ہے۔ عقل کو کسے دیکھا ہے؟ اور عقل کو کون
طرح طرح کی چیزیں بنا کر دکھائی ہے جسکے یہ لوگ مدعی ہیں کیونکہ عقل دکھائی نہیں دیتی
اور جو چیز دکھائی نہ دے وہ کارساز اور کارفرما کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب دنیا میں ہر
چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتی تو انسان بڑا
سو توجہ اور ایسا چمکنا ہوا چاند اور ایسے جگمگاتے ہوئے تارے اور ایسی ہوا جو تمام
کائنات کو گھیرے ہوئے ہے اور اتنا بڑا سمندر جو زمین سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اور
زمین کے پہاڑ اور دریا اور درخت اور حیوان اور انسان خود بخود طرح طرح کی شکلوں
میں کیمر پیدا ہو گئے اور جب انسان موجود نہ تھا اور اسکی عقل وجود نہ تھی تو کس کی
عقل نے کائنات کی انشیا کو ارتقا کی منزلوں تک پہنچایا، اور کیونکر بشیما صورتوں کی شکلوں
کی حرکت کرنے والی اور پیچیدہ چیزیں پیدا ہو گئیں اور کشت آفت ابد ایک حق قسم کی شہر کی بنائی
اور کشتہ ایک ہو کر دوبارہ اپنی حفاظت اپنی پوش اور بقا کے نسل کی سوچ دی۔ اور وہ کس کی
عقل سے جراتے ہوئے کہ خدا کو بغیر ہوا کے اور بغیر کسی تبدیلی کے پیدا کر رہی ہے
کیا باغوں میں ایک ہی جگہ ساغر و دار و آرم اور تارا و زاشانی اور صیبا اور کینے اور ناز و

۱۴

کھجور کے درخت ہیں ہوتے؟ تو پھر یہ کس کی عقل ہے اور یہ کس کا حفظ ہے اور یہ کس کی کارسازی
جو سورج کی حرارت اور چاند کی شامیں اور فضا کی نمی اور زمین کی توت نمونے ذرات
جمع کر کے ایک حکمت اور ایک اندازہ اور ایک قیاس اور ایک سلیقہ کے ساتھ سب ذرات کو
بانتا رہی ہے۔ اور وہ کونسی عقل ہے اور کس کی عقل ہے جو ان سب رشتوں میں
الگ الگ رنگ کے پھول اور الگ الگ قسم کے پھل پیدا کر رہی ہے۔ اگر خدا کے سوا کون
کی خاصیت سے یہ سب چیزیں ہیں تو مادہ کو عقل کہاں سے ملی اور یہ قابلیت کس نے دی اور
یادداشت اور یہ اضیاط اسکو کیونکر سنائی کہ آسم کے بلورانہ کار درخت ہوتے ہیں مگر
آسم میں انار پیدا نہیں ہوتا اور انار میں آسم کا پھل نہیں لگتا۔ اور اسی کے پاس شاخوں سے
شاخیں لے ہوئے پھل بنادیتے ہوتے ہیں کونسی عقل کے پھل اور پھول میں فرتن نہیں ہوتا
کیا بیات انسانی عقل الوں کی دنیا کو معلوم نہیں کرتا؟ انکی عقل ہر وقت غلطیاں کرتی رہتی
ہے۔ تیسرا پس میں پوچھتا ہوں کہ عقل ہر قسم کے انتظام کرتی ہے۔ ہوائی جہاز
گریختے ہیں۔ عدالتوں میں مقامات کے کاغذات اول بدل ہو جاتے ہیں اور برے
سے بڑا عقلمند روزانہ صحت شام تک کئی کئی عقلی غلطیاں کا شکار ہو جاتا ہے مگر کیا وہ ہے
کہ آجکل درختوں کے پھلوں اور پھولوں میں کارساز عقل نے غلطی نہیں کی کہ پھل تو ایسا ہوتا
کہ کارساز عقل سوچے اور چاند اور سورج کی قوتوں سے ذرات لینے وقت جاتیں کے
ذراتے کینے میں ڈال دیتی اور کینے کے ذریعہ امر و میں بدلتی۔ اور ناشانی کے ذریعے
کھجور میں پٹ جاتے اور سب ذراتوں میں علوں کی پیدائش بدل جاتی۔ اس میں معلوم ہوا کہ
ایک اور بہت بڑی عقل اس کے کائنات میں ہر قسم سے امر و میں نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے اور وہی
پیدائش پرورش اور طاعت کی ایک ہے اور اسی کا نام خدا ہے۔

دنیا میں خدا کے ماننے اور خدا کے پوجنے سے خونریزی اور بگڑے نہیں
ہوتے بلکہ وہی رستی اور نو پسندی کرنے والے مذہبوں کا نام لیکر اور مذہبوں کی
آرمیں تو نریزیاں کرنے ہیں۔ روس اور مصطفیٰ کمال پاشا اور جیوینی اور
رخصاشاد اور تہمیل بھی اپنے ذاتی اقتدار کے لئے مذہب کا اقتدار
منا چاہتے ہیں اور اُن کے ملکوں میں اتنی زیادہ بے حیائی۔ بدعتی خود غرضی
اور بے مروتی اور تکلیف پھیلی ہوئی ہے کہ اُن کے ملک خدا پرستوں کی
نظر میں دوزخ سے بھی زیادہ بدتر دوزخ بنے ہوئے ہیں۔

اسے انسان تو بہ عقل اس واسطے دی گئی ہے کہ اس دنیا کو اور اس کے عیب
غیب تماثلوں کو اور اسکی جہت میں ڈالنے والی کارسازوں کو دیکھ کر خدا کے
وجود کا اور خدا کے ایک ہونے کا اور خدا کے امر و روح اور روح والوں کا اقرار
کر کہ اس اقرار ہی سے تمہارے دلوں کو اس دنیا میں بھی راحت اور
اطمینان حاصل ہوگا۔ اور مرنے کے بعد بھی۔ یاد رکھو۔ کہ قیامت برحق ہے
اور جنت و دوزخ بھی برحق ہیں اور ہم سب کو اپنے اعمال کا حساب
دینا ہے + حسن نظامی

لقوہ کے مریض فاسفورس کا تیل ماش کریں ایک ہفتہ میں اچھے ہو جائیں گے۔

خدا کے نام سے شروع

یا اللہ تو اس جہان کے
کسی زمانہ میں اتنا مکمل تھا

اپنے بندوں کے سامنے نہیں آیا جتنا آج کل ہر شے میں سرانگہ کو
نظر آنا چاہتا ہے۔ میں تیری حمد و تیری تعریف کس کس موقع پر
کروں۔ جہدہ نظر اٹھاتا ہوں تجھ ہی کو یا تہوں +

جب تو نے قرآن نازل فرمایا تھا تو شروع کی بسم اللہ ہی
میں تجھ کو اس قدر پروردہ داری منظور تھی کہ اپنی ذات کی نشانی
حرف الف کو حرف ج اور حرف س کے درمیان بالکل
چھپا دیا تھا۔ بڑھنے والے مجبور تھے کہ یا مسمی اللہ نہ پڑھیں
بلکہ الف کو مخفی رکھ کر صرف بسم اللہ ہی زبان سے ادا ہو۔
میرے دجہ کے سجدہ گو میرے جسم کے تمام اعضاء نے دیکھا
تھا جبکہ میں آگست ۱۹۴۷ء سے خلافتِ عمر تک جرمن کے قیصر ولیم
کی ذہبت خور کرتا رہا کہ وہ کیا میر ہے۔ یکایک میں نے تجھ کو بت کم کتاب
اپنے اسمائے صفائی کے حجاب میں وہاں دیکھا۔ ایک طرف ام
تھامس و جبار کی چادر تھی۔ دوسری طرف انتقام و انقلاب
کی نقاب تھی پنج میں بیچارہ خاک کا پتلا۔ رسوائی کا فرد ساختہ
کھلونا قیصر ولیم بیٹھا تھا۔ جب میں نے تجھ کو اچھی طرح پہچان
لیا تو میرے اعصاب اے اختیار نہ حالت میں رقص کرتے پھٹے
تیرے سامنے سجدے میں گر پڑے اور یہ تیرے عرفان کی فہمیدہ
حمد و ثنا تھی۔

میں سفید سیاہ۔ سرخ و زرد و اوقام کی باہمی جنگ و فساد اور
عداوت و کین و درزی کو گلا گھونٹنے والی تکلیف سے دیکھ رہا تھا کہ
ایکا ایک تیری انگشت متحرک صفت جلال کی شعاعیں چمکاتی تھیں
کے اندر چمکاتی دکھائی دی اور میرا ادراک خوف و بیم سے جوں
بانتہ ہو کر تیری پناہ مانگنے کو تیرے آگے سر بسجود گر پڑا اور میں نے
سمجھا کہ آج کل تجھ کو اسی قسم کی حمد و ثنا غیر ہو گئی ہے۔

بچہ لائڈ جارج کی خود میری انتہائی نظر آئی۔ میں نے نین
کے خیالات انقلاب کو گھبراہٹ کر سوچا۔ مجھ کو مسلمانوں کے
زوال اور ٹرکوں کے خاتمہ کا اندیشہ سانس لگا تو پھر تیری ایک
جھلک جلوہ کی بجلیاں تر پاتی نگاہ کے اندر آتی معلوم ہوئی
اور میں نے بغیر کسی ہیم و تامل کے تجھ کو شناخت کر لیا اور یہ وہی
وقت تھا جبکہ میری بصیرت کے ہاتھ تیرے رخسار کے قدموں کو
پکڑے سوئے تھے اور میری بندگی کے ہونٹ بیتابانہ اُن کو جو ہم چوم کر

مست ہو رہے تھے اور یہی عہد حمد و ثنا تھا۔

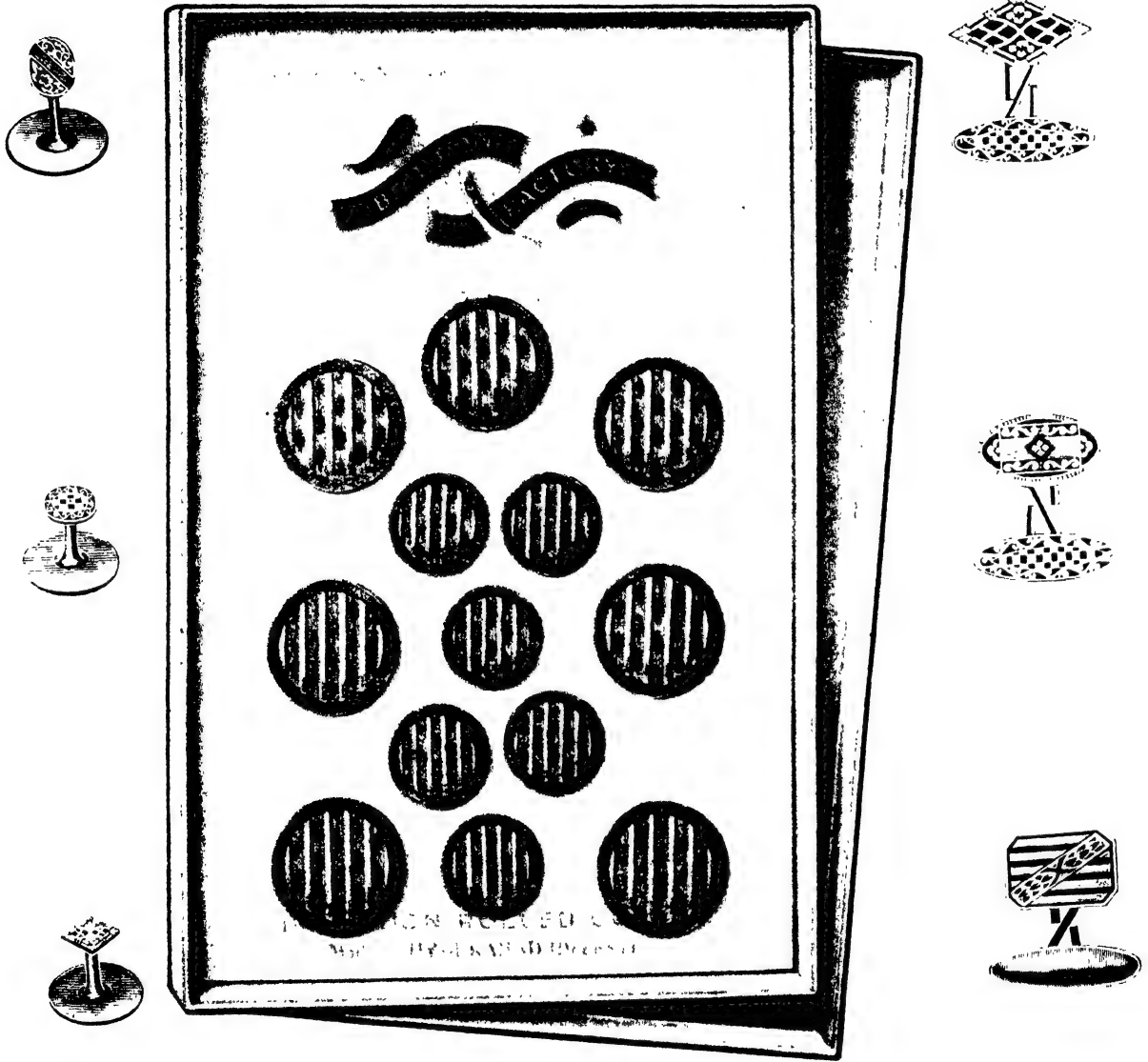
میں جنگ وریب کے زخموں کی چیخ بکا۔ میں تیری جباری کو پہچانتا
تھا۔ میں لڑائی کے شستوں میں تیرے اسم فائق کا جلوہ پاتا تھا۔ میں
ہتھیاروں کی ہرزب اور مضروب کی ہرجوٹ کو گنتا تھا۔ اور ان کے
احساس اذیت کو اپنے اوپر طاری کرتا تھا۔ مگر آخر میں ہمیشہ توجہ
کا سہرا سر کا کر اور مجھ کو اپنا تھوڑا سا جلوہ دکھا کر احساس کی اذیت
کو نابود کر دیتا تھا اور میں اپنے اندر تسکین احساس کی کیفیت
محسوس کر کے ہلڈا اچھٹ کرتی۔ ہلڈا اچھٹ شریعتی کا
نعرہ لگا کر جھوم جاتا تھا۔

لڑائی کے ایام میں اور اُس کے بعد نوع انسان نے
بھوک اور فساد و بیات زندگی کی گرائی سے دم توڑنا شروع کیا اور
زندگی آدمی کو دباں معلوم ہونے لگی تو میرے حواس رزق نے کیا
سزا ڈالت، یا فساد کی صدائیں لگانی شروع کیں۔ مگر میری بھلا
نے تیری عطا کی کسی دروازہ کو کھلتا ہوا نہ دیکھا اور مجھ پر یاس نے
ایک ہر اس طاری کر دی۔ یکایک قرآن کی زبان میں تیری آواز
مجھ کو سنائی دی کہ ہم بھوک اور نقصان جان و مال سے اپنے
بندوں کو آزما کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر آزمائش کی کوئی حد
بھی ہونی چاہیے تو نے کسی سے کہا یا۔ ہاں یہی مد ہے کہ تجھ کو اس کا
حس دیا۔ جب بندے اس حس کے ذریعے خدا کے اقتدار رتناقی کو
پہچان جائیں گے تو اُن کو بھوک پیاس اور کسب معیشت کی بے
قراری سے آزاد کر کے تسکین احساس کی نعمت دیدی جائیگی
یہ سننے ہی میں نے اللہ سر پٹا اللہ ربنا فی ھو خیر
الشر اشر قتلین کا نعرہ لگایا جس کو سن کر دل بولا یہی ہے پتی
و اصلی حمد و ثنا۔

ہندوستان میں حاکم و محکوم ایک دوسرے پر بگڑتے تھے۔
نہتوں پر غیظ و غضب کے ہتھیار بستے تھے۔ ڈاکو اور ڈاکو کی مورچیں
پنجاب کے چہرے پر رقص کرتی تھیں۔ گاندھی اس رقص سے بیجا پرکاشت
کرتے تھے گھم گھم اضطراب حواس کی قیامت آتی تھی۔ میں نے دل کا
دروازہ کھول کر جو روبرو دیکھے اور صبر و ضبط کی آہ و زاری
سنی تو بیتاب ہو گیا اور کہا کہ اہی یہ آفت کہاں سے آگئی۔ اور
کیونکر جائے گی۔ مگر مجھے کوئی جواب نہ ملا سوائے اس کے کہ فرشتے
عزت تک اضطراب و انقلاب کی یہ تیرہ دتار یک آندھی نظر آتی
رہی میرا سانس رکنے لگا اور زیست سے بیزار ہو کر میں نے پھر

فانج کے بیمار فاسفورس کے تیل کی مالش سے بہت جلد اچھے ہو سکتے ہیں۔

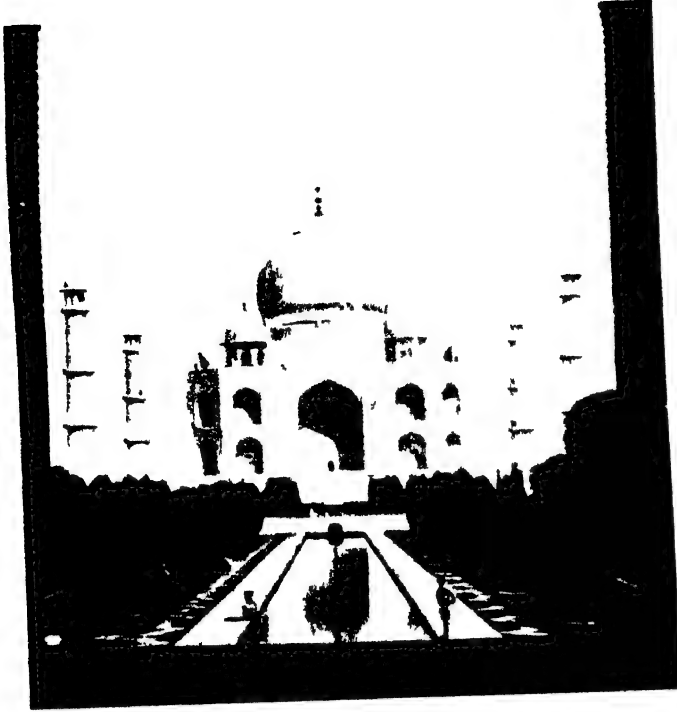
ملکست دکن کا عظیم الشان و بے مثل واحد کارخانہ
دکن ٹن فیکٹری کے ٹن ہندوستان بھر میں عام مقبولیت حاصل کر چکے ہیں



دکن ٹن فیکٹری کے ٹن (کنٹینر) خوبصورتی اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ جدید ڈیزائن کے خوشنماں اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ غرض ہر طبقہ کے مذاق اور خواہش کے مطابق نہایت اہتمام کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ خریدنے کے وقت ہمارے کارخانہ کا ٹریڈ مارک ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

ٹریڈ مارک

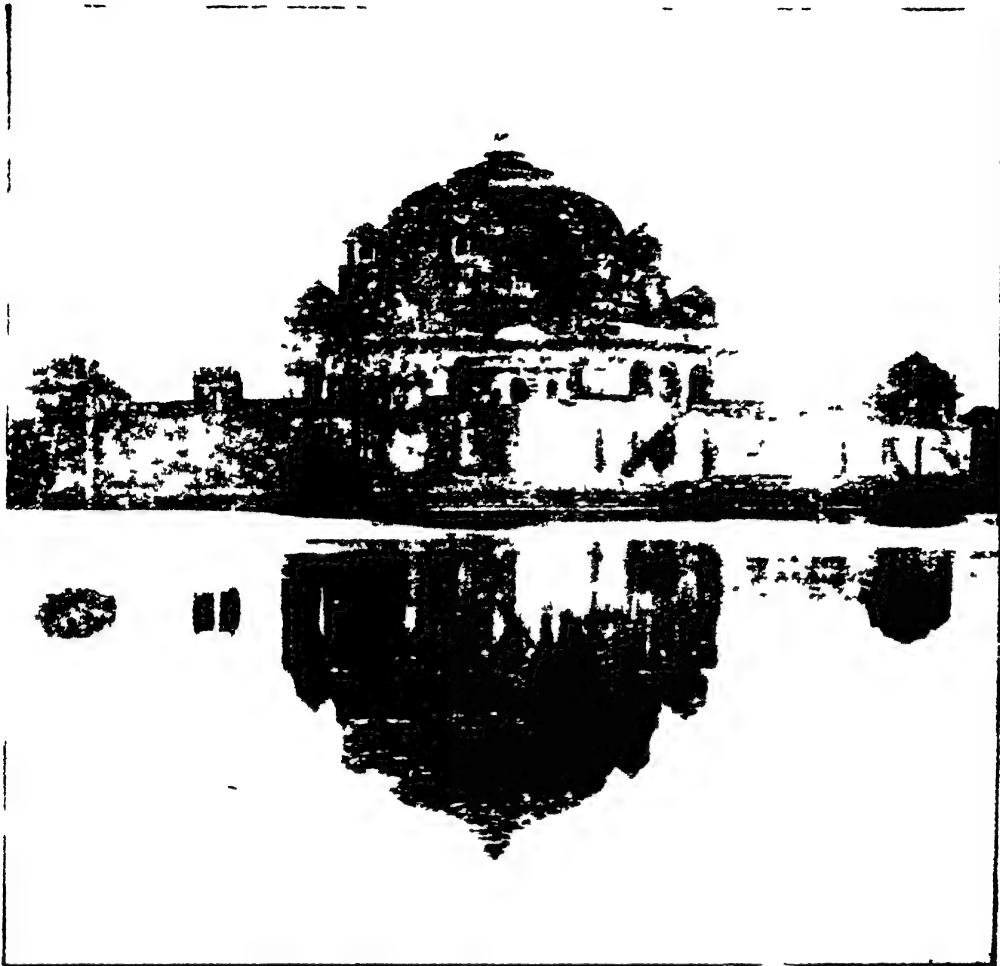
محمد غوث الدین پروپر ایسٹر دکن ٹن فیکٹری حسینی علم حیدر آباد دکن



— ۱۲ —
روضہ، راج - محل ادرہ



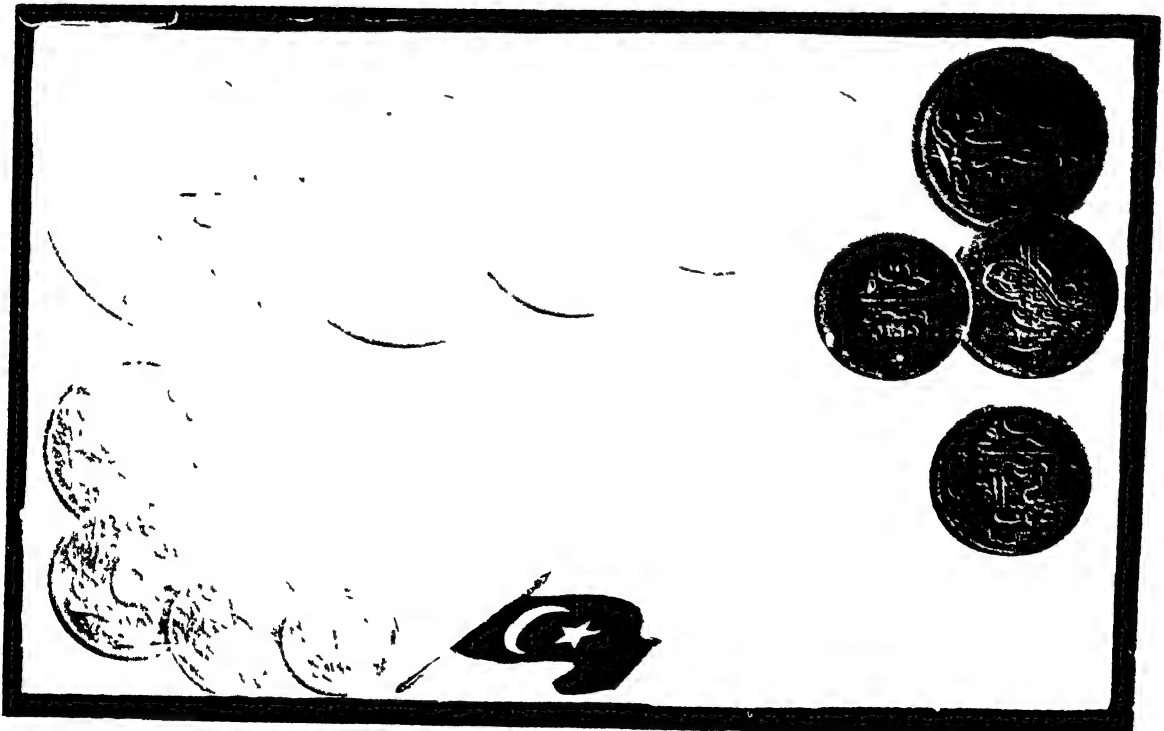
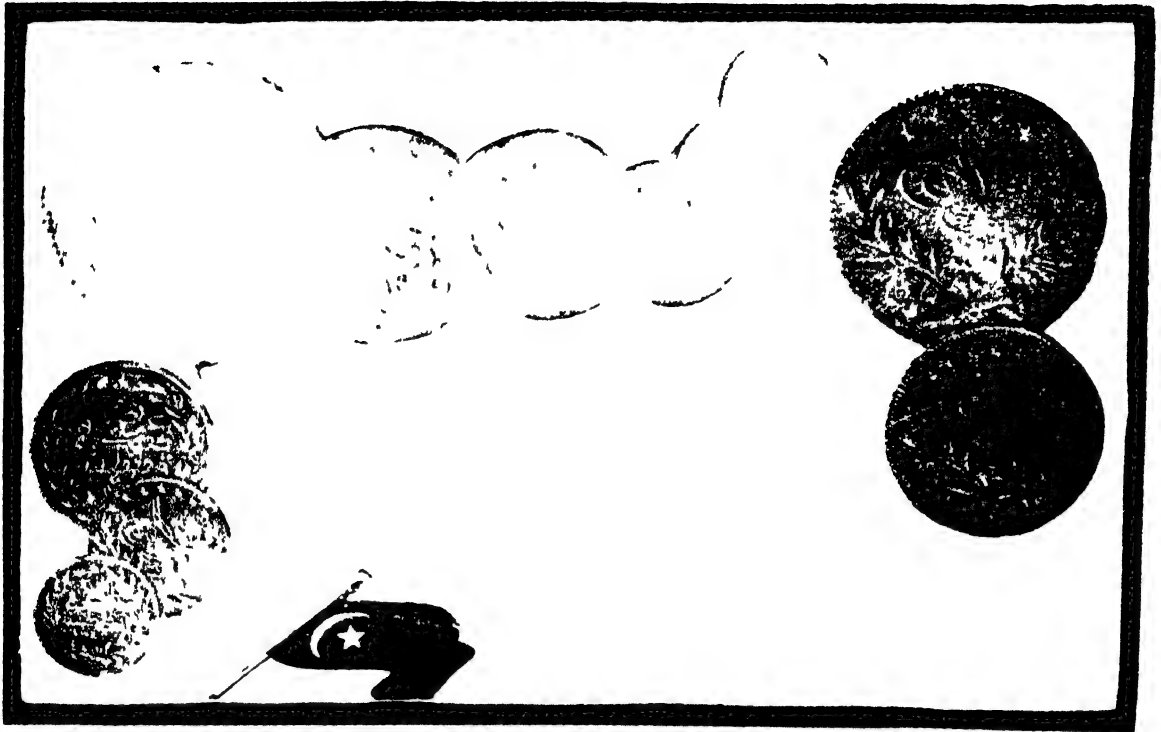
— ۱۳ —
- ملتان کے ایک سعید ہوٹل کا روضہ



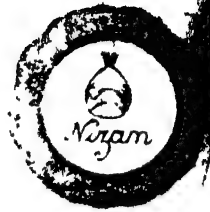
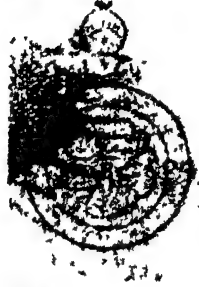
مقدورہ شہلشاہ شہر شاہ (سہسوام مہر)



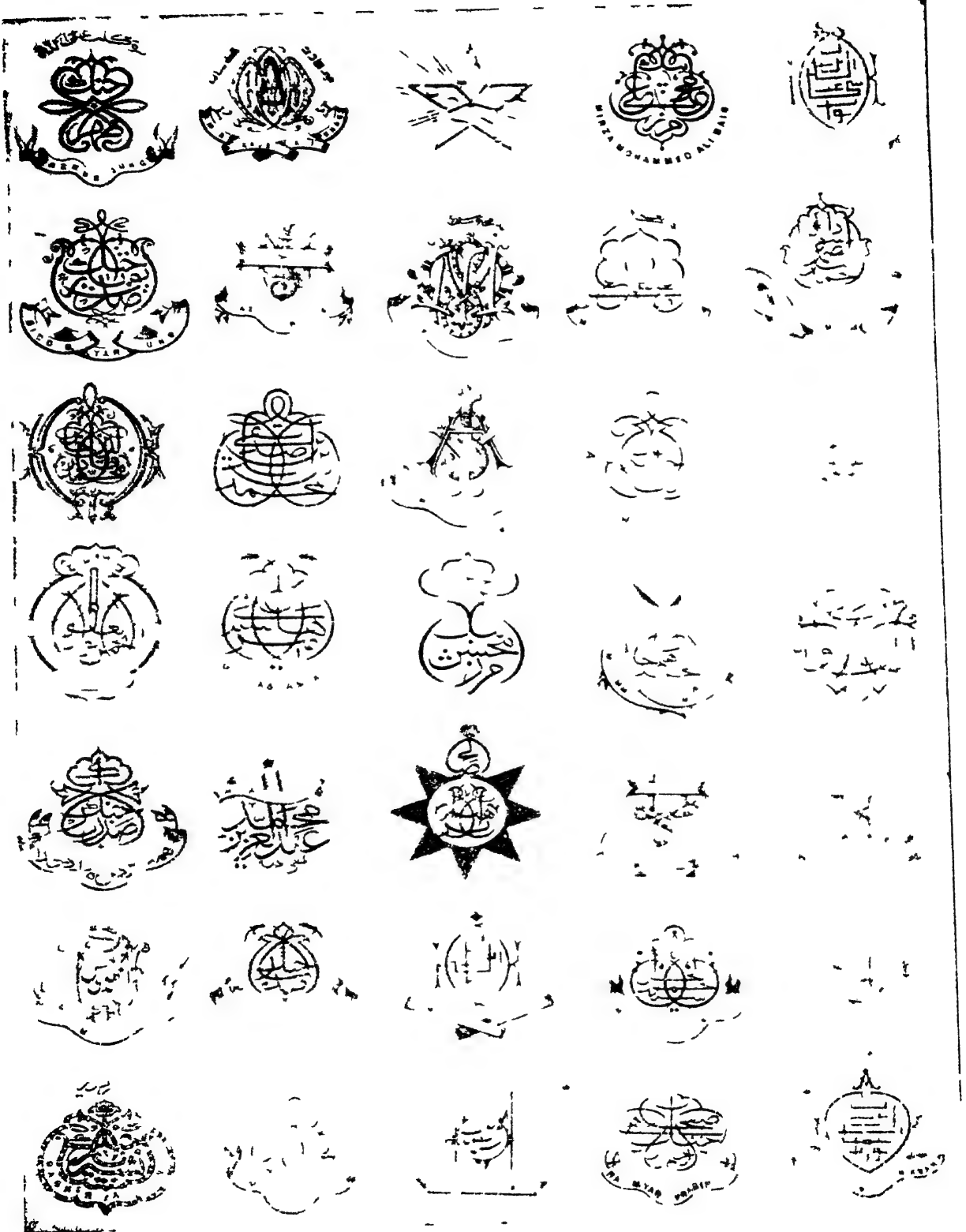
بڈاگ (ملا) کی ایک مسجد



جملہ جہان پر حاکم و شایع ہو کر
ملا کر ملکات و ملکوت ہو کر



کمیٹی صرف خاص
 Highness The Nizams
 Sarf-i-Mas Committee.





موبہت دیکھی اور لاموت و جبروت و ملکوت و ناسوت کے تمام
لئے موت سردی میں سنے اور میری وہ قوت منفرکہ جو الیشیا
وافرنہ عرت و عجم کے انقلابات غم افزا پر شب و روز ماتم کی کرتی
تھی اور جس کے نوحہ بکا نے میرے وجود کی تمام کیفیات رات طلب
کو بیکل کر رکھا تھا۔ ان نغمہا نے روح افزا سے لیکو و مطمئن ہو گئی
اور میں نے صاف صاف زبان ناسوتی میں اپنے ذہن کی یہاں
باتیں سنیں۔

محمدؐ جو ہم دستی کرم۔ دیکھو دیکھو اعصاب امت میں برق
محمدؐ کی بولانی دیکھو۔ امت تو کہتی تھی سرکار ہم کو بھول گئے۔
باب ۷ مینی کو اکیلا چھوڑ دیا۔ مگر یہاں تو وہ ہر رنگ میں اور خون
کے ہر قطرہ میں اور نیچے کے ہزار میں اور ہڈی کے ہر جوف میں
امت امتی کی صدا لگا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔
”بچے نہ گھبراہیں ہم انکے پاس جو جودیں“

ہاں آپ تو آج محمدؐ کو بھی نظر آتے ہیں۔ مجھے اپنا طواف کرنے
دیکھتے ہیں آپ پر قربان ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کی مینی چادر کا
دامن اپنے سر پر لیسنا چاہتا ہوں۔ اپنی فریادوں کو اسے ذات
اندیت کے آئینہ صفاقی آپ کے قدموں میں ڈالنا چاہتا
ہوں۔

ایک فریاد تاج و تخت کے برباد ہونے کی ہے۔ ایک ناشاد
و نامراد بن جانے کی ہے۔ ایک اس کی ہے کہ برکات توحید پرستی
ہم سے چھین رہی ہیں۔ تو اسے ایمان ہم سے سبب ہوتے جلتے
ہیں۔ رہبروں اور پیشواؤں سے آپ کی تعجبی عنونیت اور لدقی
سیفیت نابود ہوتی جاتی ہے۔ ایک یہ ہے کہ دنیا کے ہر مرکز
پر اقوام غیرتیں ہم ذلیل و رسوا اور بدنام ہو رہے ہیں۔

عمامہ والے محمدؐ گیسو لٹکانے والے محمدؐ چشم غمور کے
دست نگاہ سے جام سرشار پلانے والے محمدؐ زیر لب مشکونے
والے محمدؐ اپنے شیفیت کو سنن و نواز سے سمجھانے والے محمدؐ
بے سہاروں کا سہارا بننے والے محمدؐ ہم ڈوبے جاتے ہیں۔ طوفان
حوادث ایام ہم کو غرقاب کئے ڈالتا ہے۔ ہمارے پاس عزت
نہیں رہی دولت نہیں رہی اور اب روٹی بھی ملا حقوں سے ملتی جاتی ہے۔
ہم کو لادارت سمجھ کر اغیار ٹھکانا چاہتے ہیں۔

آج کی اس نعت کو قبول فرمایا۔ جمال جہان آرا دکھایا۔
حواس مضطرب کے دم میں دم آیا۔ بیشک ایمان ہے کہ آپ ہر امتی

کے ساتھ ہیں اگر وہ بھی آپ کے ساتھ ہو۔ آپ ہر پائوس دے کس کے
مونس ہیں اگر وہ آپ کی مونس اور معیت کو بھول نہ جائے۔
آجے امت کے احساس مضطرب کے تاروں کو بھی مضطرب
نکلیں سے نوازے تاکہ وہ اپنے نغمہ قدم کو سن کر موجودہ وقت کے
افسردہ کن بے وقتی راگ کو بھول جائے اور **فَاحْشَیْہُ** کا
ہُوَ سَیِّدٌ فَاہُوَ سَیِّدٌ فَاہُوَ سَیِّدٌ کا لیت متانہ
دار جوم جوم کر۔ اذ کیجیو تمام تمام کر گائے۔ جس سے اس کے عمہ آلام
دور ہوں اور اس کے ادراک و احساس میں جمعیت تامل اور تسکین
کامل نازل ہو۔ آمین۔

اضطراب

آج سال گزر رہا ہے اور جس طرف نظر اٹھاؤ
اضطراب و بے چینی کے سوا امن و اطمینان
کی صورت کہیں نظر نہیں آتی۔ درحقیقت ان دنوں دنیا میں
اضطراب کی قیامت آتی ہوئی ہے جس میں ہر اقلیم ہر ملک ہر جوت
ہر شہر ہر بستی اور ہر آدمی بلکہ ہر جود مبتلا اور آلودہ ہے۔

یہ دنیا اگرچہ کبھی اضطراب سے غالی نہیں رہی اور ہر زمانہ میں
طرح طرح کے اضطراب تو مومن اور انساؤں میں پائے جاتے تھے۔
مگر آج کل کے زمانہ میں ساری دنیا پر ایک ہی قسم کا اضطراب مسلط
ہے۔ ہر قوم حاکم ہو یا محکوم۔ اور ہر انسان ادا نے ہو یا اعلیٰ ایک خاص
قسم کے اضطراب میں اسیر اور مقید نظر آتا ہے۔ اور باوجود ہاتھ پاؤں
مارنے اور بے انتہا کوشش کرنے کے اس اضطراب کے جال
سے کسی کو چھٹکارا نہیں ملتا۔ انساؤں ہی پر سنہر نہیں ہے بلکہ
اضطراب کی اس قیامت نے غنائم کو بھی متاثر کیا ہے۔ امت
پانی۔ ہوا۔ بجلی بھی اضطراب میں مبتلا ہیں۔ بجلی سے گاڑیاں کچرائی
جاتی ہیں۔ پنکھے جھوٹے جاتے ہیں۔ کارخانے بند ہوتے جاتے ہیں۔
اندھیرے سے مقابلہ کرنے کو یہ بد نصیب۔ ات بھرا سیر ملازمت
رہتی ہے۔ پانی کا بھی یہی حال ہے۔ دن رات آگ میں جلتا
ہے۔ بھاپ بن کر۔ یلوں اور جہازوں کی کھینچا ہے۔ جہاز اس کے
سر پر آسے چلاتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ آگ سے بھی اسی قسم
کی خدمات لی جاتی ہیں۔ ہوا کے سکون کو بھی ہوائی جہاز پر لگنا
اور مضطرب کرتے ہیں۔

غرض ایک اندوہناک اضطراب جد ہر دیکھو اوپر نیچے دائیں
بائیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے اور ہر جود کو اس اضطراب سے تسکین
و ملائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

سو کہا مسان! بچوں کو ہو تو ان کے سارے بدن پر فاسفورس کا تیل ملا کیجے۔

احسان

ایک عام فہم میر ہے۔ نا سبھہ تجہ ماں باپ کو
دیکھ کر جب شکستہ ہوتا ہے تو احساس کے
ذریعہ۔ اور بھوک سے روتا ہے تو احساس کے طفیل۔ جو ان عشق
باز می کرتا ہے۔ نیک دید کو سمجھتا ہے۔ رنج و راحت سے متاثر
ہوتا ہے عرب اس احساس کی وجہ سے۔ جب اس احساس یا حس کے
اد پر کوئی ایسی مضطرب کمدہ کیفیت جی۔ می ہوتی ہے براہ کرم
کو کسی وقت عین نہ بھینے دے ورنہ ان کے جسم و روح کو اس تکلیف
احساس نے سبب سی آن جین نہیں آتا اور وہ دونوں مل کر
تسکین احساس کی تلاش کرنے لگتے ہیں۔

قرآن شریف میں اس تسکین احساس کا ایک عام فہم نسخہ
خدا تعالیٰ نے کئے اور اعلان شد کف فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔
اَلَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَكْمَلُ مِنَ الْعُلُوِّ بِ آگاہ ہوا جاؤ
خدا نے ذکر کرنے سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس نسخہ
کو خدا نے تینی اور سچے کلام میں پڑھنے کے بعد ہر نفس سوال کر سکتا ہے
کہ سلمان تو خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں پھر کی وجہ ہے کہ وہ اضطراب
تسویب اور بے چینی و سر میں مبتلا ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ذکر
آہی کا ذوق انسانوں کے حافظہ سے اُتر گیا ہے۔ وہ خدا کا یاد
کرنا بھول گئے ہیں۔ ان کی نماز و معراج المومنین خطاب رکھتی
تھی۔ معراج تمت کرات و ثنی ہو گئی تہ کہ جب وہ نماز کو کھڑے
ہوتے ہیں تو تمام امورات دنیا کے تخیل اور فیصد کو نظر تحیل
کے سامنے لے آتے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں کہ ہم ایک بے
شہد شاہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور دربار کے آداب و وقار
کے خلاف ہم تہ یہ حرکتیں ہو رہی ہیں۔

اُن سے اگر کہو کہ حدیث صحیح ہے لا صلوٰۃ الا
بحضور رسول القلیت (نماز نہیں ہوتی مگر حضور قلب سے) تو وہ سچے
ہیں کیا کریں دل حاضر نہیں ہوتا۔ اس پر افکار دنیا اور تعلقات دنیا
داری کا اس قدر جوہم ہے کہ باوجود دنیا لات کو جانے اور یکہ کرنے
کے وہ یکسو نہیں ہوتے اور جب نماز شروع کرتے ہیں اس وقت
خبر نہیں کہاں کہاں کے جنگزدے تصور میں اُمتہ کی چلے آتے ہیں۔
پس جب تک ذکر آہی خاص ذکر و فکر کی شان سے نہ ہو۔
قرآن شریف کے اعلان کا اثر کوئی بخفاہر ہو سکتا ہے۔ اُس نے
ذہابا ہے کہ خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے مگر جب فرض
نماز کی دینیگی جو ذکر خدا کا ایک مقررہ طریقہ ہے ذکر و فکر کی اصلی شان

سے نہ ہو تو اطمینان قلب کیونکر میسر آئے۔

علاج

خطرات قلب کا مذکورہ توجہ کوئی نئی چیز نہیں ہے
ہر زمانہ میں انسانوں کے دل ایسے ہی ہوتے
آئے ہیں اور ان کو ذکر آہی کے صحیح راستہ پر لگانے اور اطمینان
کی اصلی شان ان میں پیدا کرنے ہی کے لئے توفیق اور روشنی
کا مشرب عالم و مودیا آیا ہے جس کا منتہا ہے مقصود قلبی
و تسکین احساس تھا۔

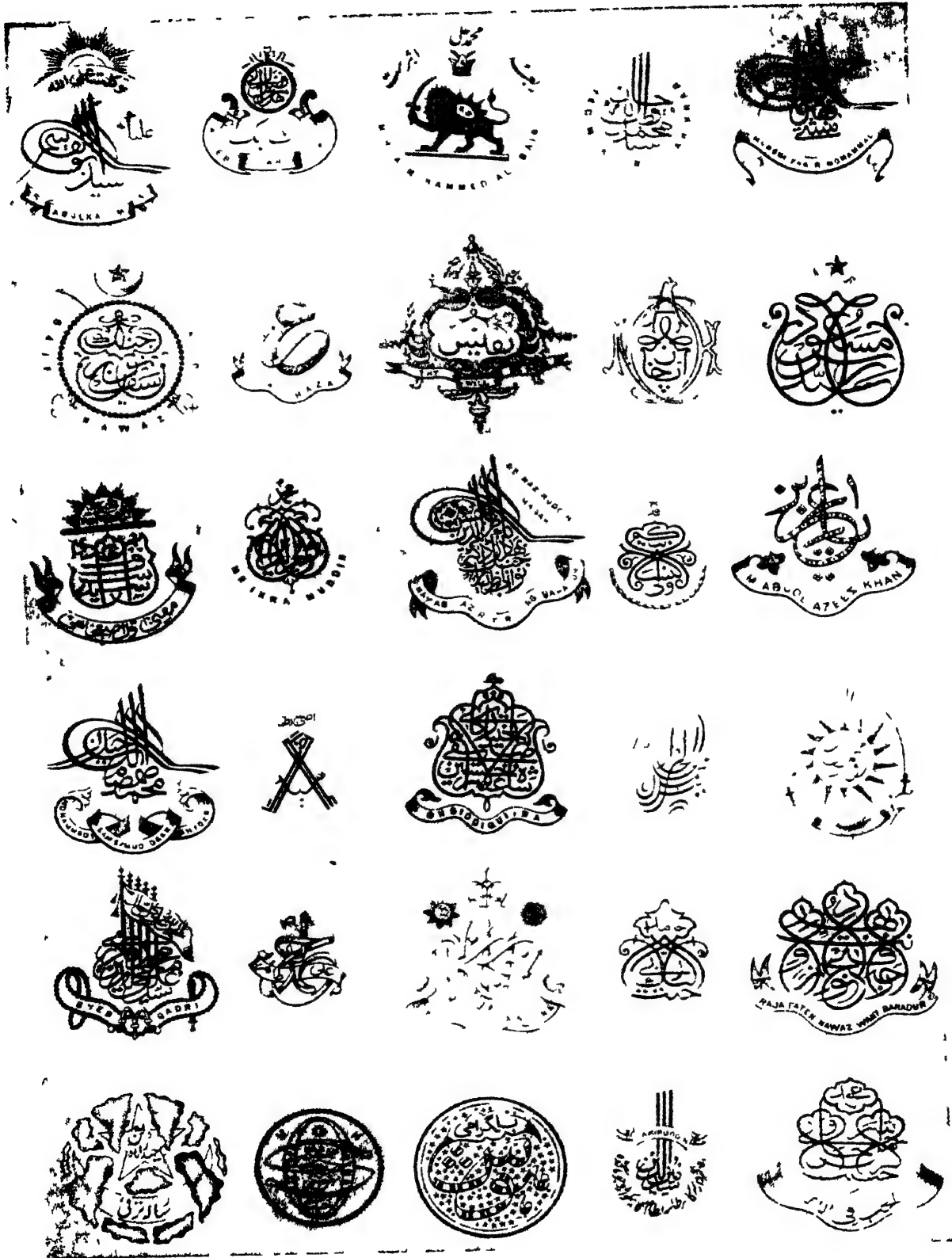
کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ذکر آہی کے یہ طریقے نہیں بتائے نہ قرآن میں ان کا کہیں ذکر ہے
یور و دیشوں نے ایجاد کئے ہیں۔

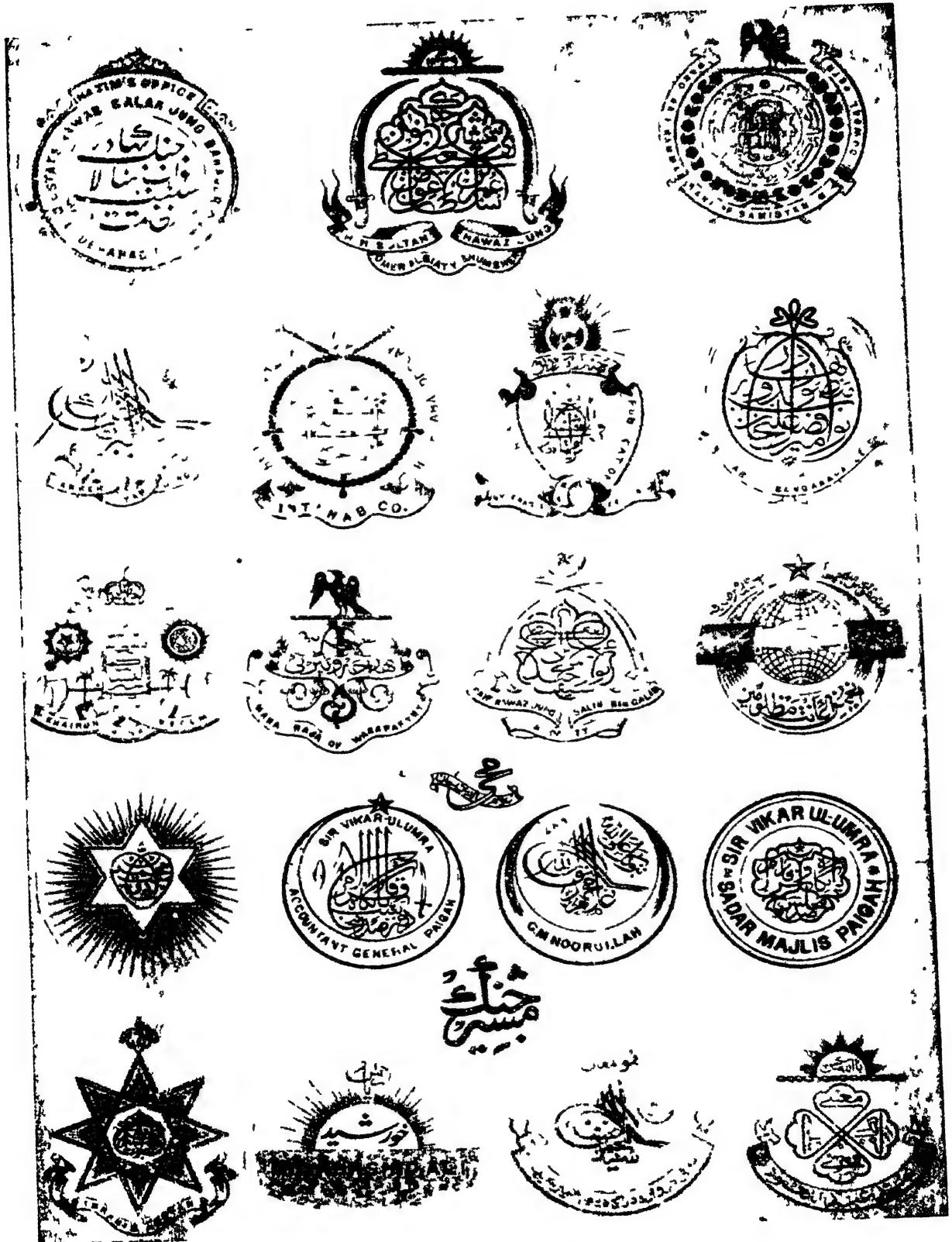
اُن کو جواب دینا چاہئے کہ قرآن نے تو اصولی احکام دیئے
ہیں۔ فردعات کی تفصیل تو نماز کی بھی اس میں نہیں ہے بواسطہ
کاسب سے بڑا رکن ہے اور حدیثوں میں ان طریقوں کے
مذکور نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کے وقت ذات محمدیہ کی
تجلیات ہر قلب میں پر جود تھیں اور کسی شخص کو ان طریقوں
سے ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی واسطے ان احادیث میں
جو تہ دین ستم بیعت کے لئے کتابوں میں جمع کی گئیں ان کا
تفصیلی ذکر نہیں کیا گیا بلکہ یہ ہم سینہ سینہ کی تعلیم میں جاریہ
سیدنا حضرت علی اُمت کے چلے ہو اور اس کو درس تحریر
کی صورت اس وقت تک نہ دی گئی جب تک کہ قلوب میں تحریر
و اعتبار کے بغیر ذکر آہی کا اثر اصلی برقرار رہا۔ اور جب اس اثر میں
کمی آنے لگی تو مریدان سیدنا علی نے اس تعلیم و تلقین کو کتابوں
میں لکھنا اور خالقانوں میں بطور درس عام جاری کرنا امر درہی سمجھا۔
درویشوں نے ذکر آہی کے طریقے انسان کی سبانی حالت کو
بغور مطالعہ کرنے کے بعد قائم کئے تھے تاکہ جو اس قلبی و دماغی کو ایک
تقریب خاص سے ترتیب دے کر ان میں ذکر آہی سے اثر فیض حاصل
کرنے کی صلاحیت پیدا کریں +

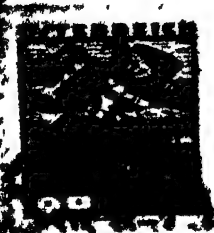
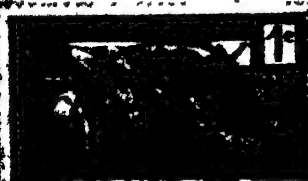
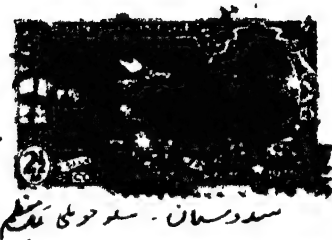
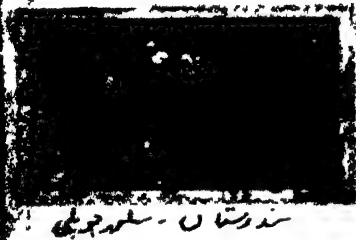
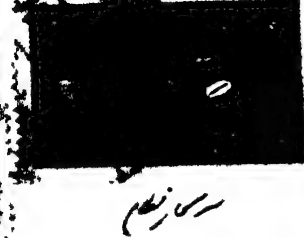
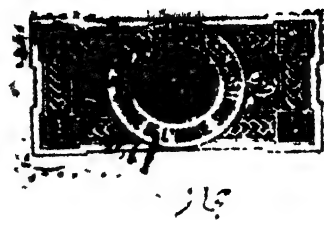
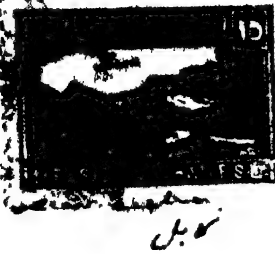
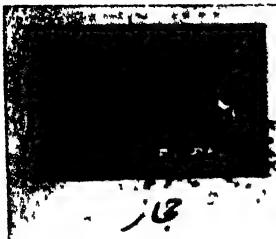
ذکر آہی کے صحیح طریقے

جن سے اس نئی روشنی کے زمانہ میں بھی طاعت
قلب و تسکین احساس کی دولت حاصل
ہو سکتی ہے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قندہ مدظلہ نے اپنی مشہور مرقعہ
کتاب تسکین احساس میں تحریر فرمادئے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت
صلنے کا پتہ: کتب خانہ چمن اردو۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۷۔ دہلی

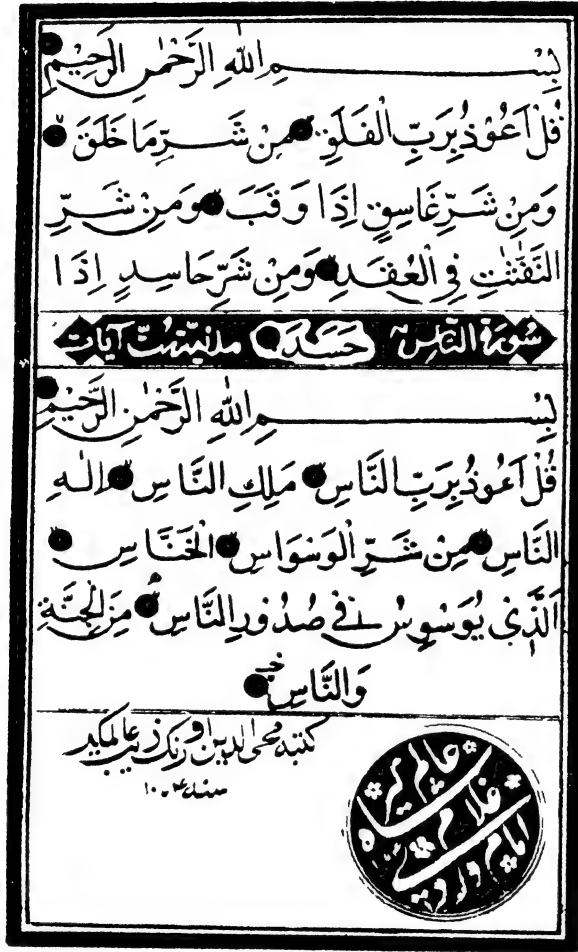
نمونہ یہ ہو گیا ہو تو سینہ اور کمر اور پشت اور گردوں پر فاسفورس کا تیل ملیے۔







شہنشاہ ہندوستان غازی اورنگ زیب کے خاص دستخط کا نمونہ



یہ اس حمدائل کا آخری صفحہ ہے جو دفتر حلقہ مشائخ
 بک دہلی نے بذریعہ فوٹو تیار کیا، شائع کی ہے
 اور سارا قرآن مجید غازی عالمکبر کے ہاتھ کا
 لکھا ہوا ہے

شیخ سعدی کے چننا قال

جن سجدوں تک ایشاکے کرو روں باشندیں اپنی زندگی کو آراستہ کہا اور جنکو فراموش کر نیسے ایشیائی یورپ کے غلام بن گئے

جو دیکھنے میں حقیر ہے قیمت میں اعلیٰ ہے ۔
ہر جھل کو خالی نہ سمجھ لو ۔

شاید وہاں کوئی درندہ سوتا ہو ۔
مردانہ کوشش کرو عورت نہ بنو ۔

ناممکن ہے کہ ہنرمند مہربان کی جگہ بے ہنروں کو مل جائے ۔
اتو کے سایہ میں آنا کوئی بھی قبول نہ کرے گا ۔ چاہے ہمارا سایہ دنیا سے
معدوم ہی ہو جائے ۔

دس درویش ایک کمبل میں سو سکتے ہیں
مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما سکتے

درویش آدمی روٹی کھاتا ہے اور آدمی دوسروں کو
بانٹ دیتا ہے مگر بادشاہ ایک ملک پر قبضہ کرنے کے بعد دوسرے
ملک کی حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔

شرع میں پانی کا ابال ایک سلامتی سے رک سکتا ہے مگر غفلت
کے سبب اس کا زور بڑھ جائے تو باقی سے بھی نہیں رک سکتا ۔
جس کی بنیادیں بدی ہے اس پر نیکیوں کا اثر نہیں ہوتا
جیسے اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا ۔

آگ بجھانا اور جنگاری کو چھوڑ دینا ۔ سانپ کو مارنا اور اس
کے بچہ کو باقی رکھنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے ۔

نوح پیغمبر کا بیٹا بڑی صحبت میں بیٹھا ۔ اس کے خاندان سے
نبوت جاتی رہی اور اصحاب ہف کا کتا اپنی صحبت میں بیٹھا
تو آدمی بن گیا ۔

دشمن کو حقیر و کمزور نہ سمجھنا چاہئے ۔

بھیڑ یا کاجھ آخر کار بھڑیا ہی بن جاتا ہے چاہے آدمی کے
ساتھ رہ کر بڑا ہوا ہو ۔

بڑوں کے ساتھ نیکی کرنی ایسی ہے

گویا نیکیوں کے ساتھ برائی کی

دشمن کیا کر سکتا ہے اگر دوست مہربان ہو ۔

ہر چہ بے قیمت کہتر بقیہ بہتر ۔

ہر بیشہ کہاں مہر کہ خالی است
شاید کہ بلینگ خفتہ باشد

اے مردان بکوشید تا جامہ زمان نہ پوشید ۔

محال است کہ ہنرمندان بہر بندہ بے ہنراں جائے ایشاں گیرند
کس نیاید بزر سایہ بوم + و رہما از جہاں معدوم +

دہ درویش در گلیم بخیند
و دو بادشاہ در اقلیم ننگیند

قطعہ

نیم نالے گر خور و مر و خدا + بدل درویشاں کند نیمے دگر
ملک اقلیمی بگیرد بادشاہ + بچناں در بند اقلیمے دگر

سر حشمہ شاید گر فتن میں
جو بڑ شد نشاید گذشتن پیش

پر تو نیکیاں نگیر و ہر کہ بنیادش بد است
تیر بیت نا اہل را چوں گرد گاہ بر گنبد است

آتش کشتن و آخگر گذشتن
افعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن

قطعہ

پسر نوح با بدران نشست + خاندان نبوتش گم شد
سبک اصحاب کہن روزے چند بے نیکیاں گرفت مردم شد

دشمن نتوان حقیر و بچارہ شمر د

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

گرچہ با آدمی بزرگ شود

نکوئی ببا بدران کردن چہاں است

کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

گر نہ بیند بروز شیر چشم {
چشمہ آفتاب را چہ گشاہ {
لطف کن لطف کہ بیگانه شود حلقہ بگوش
نکند چو همیشه سلطان
کہ نیاید ز گرگ چو پانی
قد عافیت کسے داند کہ بہ مصیبت گرفتار آید
من نکردم شما حذر بنفید
نہ بینی کہ جوں گر بہ عاجز شود {
بر آرد بچنگال چشم پلنگ {
آنانکہ غنی ترند تخت تاج تراند
دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم
قرار بر کف آزادگان نگیرد مال {
نہ صبر در دل عاشق نہ آب غزال {
ہر کجا چشمہ بود شیریں {
مروم و مرغ و مور گرد آیند {
راستی موجب رضاے خداست {
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست {
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ پاک
تا تریاق از عراق آورده شود {
مار گزیدہ مردہ شود {
بدربار و منافع بیشمار است {
اگر خواہی سلامت بر کنار است {
دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست {
در پریشان حالی و در ماندگی {
صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد
ہر کس نزد برد رخت بے بر تنگ
ہر کافولاد بازو بچہ کرد + ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد
دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند -
کس نیا موقت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
اگر شہ روز را گوید شب است این {
بہاید گفتن اینک ماہ و پردیں {
جہان دیدہ بسیار گوید در فرغ
کار درویش مستمند بر آرد کہ ترانہ کار با باشد

چمگاؤر کو دن کے وقت دکھائی نہ دے
نہ سورج کا اس میں کیا قصور ہے
مہربانی کر مہربانی کہ اس سے دشمن بھی اپنے ہو جاتے ہیں -
چور سے بادشاہی نہوسکیگی -
کہیں بھڑیا بھی بکریوں کا محافظ ہو ہے -
آرام کی قدر وہ جانے جو کبھی مصیبت میں مبتلا ہوا ہو
میں نہ بچا مگر تم تو بیخ جاؤ
بلی بھی بے بس ہو جاتی ہے تو بچہ مار کر
تیندوے کی آنکھیں نکال لیتی ہے
جو خوش حال دکھائی دیتے ہیں سب سے زیادہ محتاج ہوتے ہیں
دامن کہاں سے لائیں جسم پر کپڑہ ہی کہاں ہے -
آزاد لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ملتا -
جیسے عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں بانی نہیں پڑتا
جہاں میٹھا پانی ہوتا ہے وہاں -
آدمی اور جانور اور چیزیں جمع ہو جاتی ہیں
سجائی خدا کی خوشنودی کا باعث ہوتی ہے -
میتنے کسی کو نہیں دیکھا جو سجائی پر حل کر راستہ بھولا ہو -
جس کا حساب پاک ہے ان کو نجاست کا کب ڈر ہے -
جب تک تریاق (دافع زہر) ملک عراق سے آئیگا
سانپ کے کاٹے ہوئے کا خاتمہ ہو جائیگا -
دریا میں اگر چہ بہت سے فائدے ہیں -
مگر سلامتی چاہو تو کنارہ ہی پر ہے -
دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشانی اور
مصیبت میں تمام لے -
صبر کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہے -
بے پھل درخت پر کوئی بھی پتھر نہیں مارتا -
جس نے فولاد سے پتھر کیا اپنی نازک کلائی کو نقصان پہنچایا -
دوست کو اتنا قوی نہ ہونے دو کہ اگر دشمن بجائے تو نقصان پہنچا سکے
مجھ سے جس نے نشانہ بازی سیکھی آخر کار اس نے مجھی کو نشانہ بنایا
اگر بادشاہ دن کے وقت کہے کہ ابورات ہے تو فوراً کہو
کہ جی ہاں حضور وہ تارے دکھائی دیتے ہیں -
جہاں دیدہ آدمی زیادہ جھوٹ بولا کرتے ہیں -
ضرورت مندوں کے کام کر دیا کرو۔ تمہارے بھی دوسروں کے کام ٹپتے ہیں

یادداشت

میلادی	هجری	شمسی سیلادی	قری هجری	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی
یوم	روز	علی	شوال	جنوری	پلو	بهمن	جدی	شمسی	شمسی
محمد	چهارشنبه	۱	۵	۱	۱۸	۲۸	۱۰	۱۳۴۵	۱۳۴۵
فاطمه	پنجشنبه	۲	۶	۲	۱۹	۲۹	۱۱	۱۳۴۶	۱۳۴۶
جمعه	جمعه	۳	۷	۳	۲۰	۳۰	۱۲	۱۳۴۷	۱۳۴۷
عبداللہ	شنبه	۴	۸	۴	۲۱	یکم اسفند	۱۳	۱۳۴۸	۱۳۴۸
آمنہ	یکشنبه	۵	۹	۵	۲۲	۲	۱۴	۱۳۴۹	۱۳۴۹
ابوطالب	دوشنبه	۶	۱۰	۶	۲۳	۳	۱۵	۱۳۵۰	۱۳۵۰
علیمہ	سہ شنبه	۷	۱۱	۷	۲۴	۴	۱۶	۱۳۵۱	۱۳۵۱
خدیکہ	چهارشنبه	۸	۱۲	۸	۲۵	۵	۱۷	۱۳۵۲	۱۳۵۲
فاطمہ	پنجشنبه	۹	۱۳	۹	۲۶	۶	۱۸	۱۳۵۳	۱۳۵۳
جمعه	جمعه	۱۰	۱۴	۱۰	۲۷	۷	۱۹	۱۳۵۴	۱۳۵۴
عبداللہ	شنبه	۱۱	۱۵	۱۱	۲۸	۸	۲۰	۱۳۵۵	۱۳۵۵
آمنہ	یکشنبه	۱۲	۱۶	۱۲	۲۹	۹	۲۱	۱۳۵۶	۱۳۵۶
ابوطالب	دوشنبه	۱۳	۱۷	۱۳	۳۰	۱۰	۲۲	۱۳۵۷	۱۳۵۷
علیمہ	سہ شنبه	۱۴	۱۸	۱۴	یکم آگست	۱۱	۲۳	۱۳۵۸	۱۳۵۸
خدیکہ	چهارشنبه	۱۵	۱۹	۱۵	۲	۱۲	۲۴	۱۳۵۹	۱۳۵۹
فاطمہ	پنجشنبه	۱۶	۲۰	۱۶	۳	۱۳	۲۵	۱۳۶۰	۱۳۶۰
جمعه	جمعه	۱۷	۲۱	۱۷	۴	۱۴	۲۶	۱۳۶۱	۱۳۶۱
عبداللہ	شنبه	۱۸	۲۲	۱۸	۵	۱۵	۲۷	۱۳۶۲	۱۳۶۲
آمنہ	یکشنبه	۱۹	۲۳	۱۹	۶	۱۶	۲۸	۱۳۶۳	۱۳۶۳
ابوطالب	دوشنبه	۲۰	۲۴	۲۰	۷	۱۷	۲۹	۱۳۶۴	۱۳۶۴
علیمہ	سہ شنبه	۲۱	۲۵	۲۱	۸	یکم ماہ دلو	۳۰	۱۳۶۵	۱۳۶۵
خدیکہ	چهارشنبه	۲۲	۲۶	۲۲	۹	۱۸	۱	۱۳۶۶	۱۳۶۶
فاطمہ	پنجشنبه	۲۳	۲۷	۲۳	۱۰	۲۰	۲	۱۳۶۷	۱۳۶۷
جمعه	جمعه	۲۴	۲۸	۲۴	۱۱	۲۱	۳	۱۳۶۸	۱۳۶۸
عبداللہ	شنبه	۲۵	۲۹	۲۵	۱۲	۲۲	۴	۱۳۶۹	۱۳۶۹
آمنہ	یکشنبه	۲۶	یکم ذیقعدہ	۲۶	۱۳	۲۳	۵	۱۳۷۰	۱۳۷۰
ابوطالب	دوشنبه	۲۷	۲	۲۷	۱۴	۲۴	۶	۱۳۷۱	۱۳۷۱
علیمہ	سہ شنبه	۲۸	۳	۲۸	۱۵	۲۵	۷	۱۳۷۲	۱۳۷۲
خدیکہ	چهارشنبه	۲۹	۴	۲۹	۱۶	۲۶	۸	۱۳۷۳	۱۳۷۳
فاطمہ	پنجشنبه	۳۰	۵	۳۰	۱۷	۲۷	۹	۱۳۷۴	۱۳۷۴
جمعه	جمعه	۳۱	۶	۳۱	۱۸	۲۸	۱۰	۱۳۷۵	۱۳۷۵

میلادی ن	هجری ن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قری هجری ۱۳۵۴	شمسی یوسی ۱۹۳۷	شمسی فصلی ۱۹۹۲	شمسی حیدرآبادی ۱۳۲۵	شمسی انصافی ۱۳۱۲	یادداشت
یوم	روز	حسن	ذیقعد	فروردی	ماگھ	اسفندار	دلو	
عبداللہ	شنبه	۱	۷	۱	۱۹	۲۹	۱۲	
۳ منہ	یکشنبہ	۲	۸	۲	۲۰	۳۰	۱۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۳	۹	۳	۲۱	یکم فروردی	۱۴	
علیمہ	سہ شنبہ	۴	۱۰	۴	۲۲	۲	۱۵	
خدیجہ	چهار شنبہ	۵	۱۱	۵	۲۳	۳	۱۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۶	۱۲	۶	۲۴	۴	۱۷	
جمعہ	جمعہ	۷	۱۳	۷	۲۵	۵	۱۸	
عبداللہ	شنبه	۸	۱۴	۸	۲۶	۶	۱۹	
۳ منہ	یکشنبہ	۹	۱۵	۹	۲۷	۷	۲۰	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۰	۱۶	۱۰	۲۸	۸	۲۱	
علیمہ	سہ شنبہ	۱۱	۱۷	۱۱	۲۹	۹	۲۲	
خدیجہ	چهار شنبہ	۱۲	۱۸	۱۲	یکم چاگن	۱۰	۲۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۳	۱۹	۱۳	۲	۱۱	۲۴	
جمعہ	جمعہ	۱۴	۲۰	۱۴	۳	۱۲	۲۵	
عبداللہ	شنبه	۱۵	۲۱	۱۵	۴	۱۳	۲۶	
۳ منہ	یکشنبہ	۱۶	۲۲	۱۶	۵	۱۴	۲۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۷	۲۳	۱۷	۶	۱۵	۲۸	
علیمہ	سہ شنبہ	۱۸	۲۴	۱۸	۷	۱۶	۲۹	
خدیجہ	چهار شنبہ	۱۹	۲۵	۱۹	۸	۱۷	۳۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۰	۲۶	۲۰	۹	یکم ماہ صحت	یکم ماہ صحت	
جمعہ	جمعہ	۲۱	۲۷	۲۱	۱۰	۱۹	۲	
عبداللہ	شنبه	۲۲	۲۸	۲۲	۱۱	۲۰	۳	
۳ منہ	یکشنبہ	۲۳	۲۹	۲۳	۱۲	۲۱	۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۴	۳۰	۲۴	۱۳	۲۲	۵	
علیمہ	سہ شنبہ	۲۵	یکم ذی الحجہ	۲۵	۱۴	۲۳	۶	
خدیجہ	چهار شنبہ	۲۶	۲	۲۶	۱۵	۲۴	۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۷	۳	۲۷	۱۶	۲۵	۸	
جمعہ	جمعہ	۲۸	۴	۲۸	۱۷	۲۶	۹	
عبداللہ	شنبه	۲۹	۵	۲۹	۱۸	۲۷	۱۰	

یادداشت	۱۳۱۵ شمسی	۱۳۱۶ شمسی	۱۳۱۷ شمسی	۱۳۱۸ شمسی	۱۳۱۹ شمسی	۱۳۲۰ شمسی	هجری قمری	یوم
	خوت	فروردی	بهارن	مارچ	دی الحج	حسین	روز	
	۱۱	۲۸	۱۹	۱	۶	۱	یکشنبه	آمنه
	۱۲	۲۹	۲۰	۲	۷	۲	دوشنبه	ابوطالب
	۱۳	۳۰	۲۱	۳	۸	۳	سه شنبه	علیه
	۱۴	۳۱	۲۲	۴	۹	۴	چهارشنبه	خدیکه
	۱۵	یکم ذی حجه	۲۳	۵	۱۰	۵	پنجشنبه	فاطمه
	۱۶	۲	۲۴	۶	۱۱	۶	جمعه	جمعه
	۱۷	۳	۲۵	۷	۱۲	۷	شنبه	عبداللہ
	۱۸	۴	۲۶	۸	۱۳	۸	یکشنبه	آمنه
	۱۹	۵	۲۷	۹	۱۴	۹	دوشنبه	ابوطالب
	۲۰	۶	۲۸	۱۰	۱۵	۱۰	سه شنبه	علیه
	۲۱	۷	۲۹	۱۱	۱۶	۱۱	چهارشنبه	خدیکه
	۲۲	۸	۳۰	۱۲	۱۷	۱۲	پنجشنبه	فاطمه
	۲۳	۹	یکم چیت	۱۳	۱۸	۱۳	جمعه	جمعه
	۲۴	۱۰	۲	۱۴	۱۹	۱۴	شنبه	عبداللہ
	۲۵	۱۱	۳	۱۵	۲۰	۱۵	یکشنبه	آمنه
	۲۶	۱۲	۴	۱۶	۲۱	۱۶	دوشنبه	ابوطالب
	۲۷	۱۳	۵	۱۷	۲۲	۱۷	سه شنبه	علیه
	۲۸	۱۴	۶	۱۸	۲۳	۱۸	چهارشنبه	خدیکه
	۲۹	۱۵	۷	۱۹	۲۴	۱۹	پنجشنبه	فاطمه
	۳۰	۱۶	۸	۲۰	۲۵	۲۰	جمعه	جمعه
	یکم ماه حمل	۱۷	۹	۲۱	۲۶	۲۱	شنبه	عبداللہ
	۲	۱۸	۱۰	۲۲	۲۷	۲۲	یکشنبه	آمنه
	۳	۱۹	۱۱	۲۳	۲۸	۲۳	دوشنبه	ابوطالب
	۴	۲۰	۱۲	۲۴	۲۹	۲۴	سه شنبه	علیه
	۵	۲۱	۱۳	۲۵	یکم محرم ۱۳۵۵	۲۵	چهارشنبه	خدیکه
	۶	۲۲	۱۴	۲۶	۲	۲۶	پنجشنبه	فاطمه
	۷	۲۳	۱۵	۲۷	۳	۲۷	جمعه	جمعه
	۸	۲۴	۱۶	۲۸	۴	۲۸	شنبه	عبداللہ
	۹	۲۵	۱۷	۲۹	۵	۲۹	یکشنبه	آمنه
	۱۰	۲۶	۱۸	۳۰	۶	۳۰	دوشنبه	ابوطالب
	۱۱	۲۷	۱۹	۳۱	۷	۳۱	سه شنبه	علیه

میلادی دن	هجری دس	۱۳۶۵ شمسی همدادی	۱۳۵۵ قمری بگری	۱۳۳۶ شمسی عیسوی	۱۳۱۲ شمسی نصلی	۱۲۹۲ شمسی جلیلی	۱۲۷۲ شمسی انجلی	یادداشت
روز	روز	۴	مهرم	اپریل	حیت	اردی بهشت	حمل	
خدیجه	چهارشنبه	۱	۸	۱	۲۰	۲۸	۱۴	
فاطمه	پنجشنبه	۲	۹	۲	۲۱	۲۹	۱۳	
جمعه	جمعه	۳	۱۰	۳	۲۲	۳۰	۱۲	
عبدالله	شنبه	۴	۱۱	۴	۲۳	۳۱	۱۵	
آمنه	یکشنبه	۵	۱۲	۵	۲۴	یکم خرداد	۱۶	
ابوطالب	دوشنبه	۶	۱۳	۶	۲۵	۲	۱۷	
صیغه	سه شنبه	۷	۱۴	۷	۲۶	۳	۱۸	
خدیجه	چهارشنبه	۸	۱۵	۸	۲۷	۴	۱۹	
نصیر	پنجشنبه	۹	۱۶	۹	۲۸	۵	۲۰	
جمعه	جمعه	۱۰	۱۷	۱۰	۲۹	۶	۲۱	
عبدالله	شنبه	۱۱	۱۸	۱۱	۳۰	۷	۲۲	
آمنه	یکشنبه	۱۲	۱۹	۱۲	یکم بیابان	۸	۲۳	
ابوطالب	دوشنبه	۱۳	۲۰	۱۳	۲	۹	۲۴	
علیه	سه شنبه	۱۴	۲۱	۱۴	۳	۱۰	۲۵	
خدیجه	چهارشنبه	۱۵	۲۲	۱۵	۴	۱۱	۲۶	
فاطمه	پنجشنبه	۱۶	۲۳	۱۶	۵	۱۲	۲۷	
جمعه	جمعه	۱۷	۲۴	۱۷	۶	۱۳	۲۸	
عبدالله	شنبه	۱۸	۲۵	۱۸	۷	۱۴	۲۹	
آمنه	یکشنبه	۱۹	۲۶	۱۹	۸	۱۵	۳۰	
ابوطالب	دوشنبه	۲۰	۲۷	۲۰	۹	۱۶	۳۱	
علیه	سه شنبه	۲۱	۲۸	۲۱	۱۰	یکم ماه ثور	۱۷	
خدیجه	چهارشنبه	۲۲	۲۹	۲۲	۱۱	۱۷	۲	
فاطمه	پنجشنبه	۲۳	۳۰	۲۳	۱۲	۱۸	۳	
جمعه	جمعه	۲۴	یکم صفر	۲۴	۱۳	۲۰	۴	
عبدالله	شنبه	۲۵	۲	۲۵	۱۴	۲۱	۵	
آمنه	یکشنبه	۲۶	۳	۲۶	۱۵	۲۲	۶	
ابوطالب	دوشنبه	۲۷	۴	۲۷	۱۶	۲۳	۷	
علیه	سه شنبه	۲۸	۵	۲۸	۱۷	۲۴	۸	
خدیجه	چهارشنبه	۲۹	۶	۲۹	۱۸	۲۵	۹	
فاطمه	پنجشنبه	۳۰	۷	۳۰	۱۹	۲۶	۱۰	

یادداشت	شماره ۱۳۴۱ شمسی	شماره ۱۳۴۵ شمسی	شماره ۱۳۴۲ شمسی	شماره ۱۳۳۶ شمسی	شماره ۱۳۵۵ قمری	شماره ۱۳۶۵ شمسی	هجری دن	میلادی دن
	جزا	تیر	جیله	جون	رج الاول	جفر	روز	یوم
	۱۱	۲۷	۲۰	۱	۱۰	۱	دوشنبه	ابوطالب
	۱۲	۲۸	۲۱	۲	۱۱	۲	سه شنبه	علیه
	۱۳	۲۹	۲۲	۳	۱۲	۳	چهارشنبه	خدیجه
	۱۴	۳۰	۲۳	۴	۱۳	۴	پنجشنبه	فاطمه
	۱۵	۳۱	۲۴	۵	۱۴	۵	جمعه	جمعه
	۱۶	یکم امرداد	۲۵	۶	۱۵	۶	شنبه	عبداللہ
	۱۷	۲	۲۶	۷	۱۶	۷	یکشنبه	آمنہ
	۱۸	۳	۲۷	۸	۱۷	۸	دوشنبه	ابوطالب
	۱۹	۴	۲۸	۹	۱۸	۹	سه شنبه	علیه
	۲۰	۵	۲۹	۱۰	۱۹	۱۰	چهارشنبه	خدیجه
	۲۱	۶	۳۰	۱۱	۲۰	۱۱	پنجشنبه	فاطمه
	۲۲	۷	۳۱	۱۲	۲۱	۱۲	جمعه	جمعه
	۲۳	۸	۳۲	۱۳	۲۲	۱۳	شنبه	عبداللہ
	۲۴	۹	یکم اسفند	۱۴	۲۳	۱۴	یکشنبه	آمنہ
	۲۵	۱۰	۲	۱۵	۲۴	۱۵	دوشنبه	ابوطالب
	۲۶	۱۱	۳	۱۶	۲۵	۱۶	سه شنبه	علیه
	۲۷	۱۲	۴	۱۷	۲۶	۱۷	چهارشنبه	خدیجه
	۲۸	۱۳	۵	۱۸	۲۷	۱۸	پنجشنبه	فاطمه
	۲۹	۱۴	۶	۱۹	۲۸	۱۹	جمعه	جمعه
	۳۰	۱۵	۷	۲۰	۲۹	۲۰	شنبه	عبداللہ
	۳۱	۱۶	۸	۲۱	۳۰	۲۱	یکشنبه	آمنہ
	یکم بهمن	۱۷	۹	۲۲	یکم بهمن	۲۲	دوشنبه	ابوطالب
	۲	۱۸	۱۰	۲۳	۲	۲۳	سه شنبه	علیه
	۳	۱۹	۱۱	۲۴	۳	۲۴	چهارشنبه	خدیجه
	۴	۲۰	۱۲	۲۵	۴	۲۵	پنجشنبه	فاطمه
	۵	۲۱	۱۳	۲۶	۵	۲۶	جمعه	جمعه
	۶	۲۲	۱۴	۲۷	۶	۲۷	شنبه	عبداللہ
	۷	۲۳	۱۵	۲۸	۷	۲۸	یکشنبه	آمنہ
	۸	۲۴	۱۶	۲۹	۸	۲۹	دوشنبه	ابوطالب
	۹	۲۵	۱۷	۳۰	۹	۳۰	سه شنبه	علیه

یادداشت	شماره ۱۳۱۴	شماره ۱۳۱۵	شماره ۱۳۱۶	شماره ۱۳۱۷	شماره ۱۳۱۸	شماره ۱۳۱۹	شماره ۱۳۲۰
	شماره ۱۳۱۴	شماره ۱۳۱۵	شماره ۱۳۱۶	شماره ۱۳۱۷	شماره ۱۳۱۸	شماره ۱۳۱۹	شماره ۱۳۲۰
	۹	۲۶	۱۰	۱	۱۲	۱	۱
	۱۰	۲۷	۱۹	۲	۱۳	۲	۲
	۱۱	۲۸	۲۰	۳	۱۴	۳	۳
	۱۲	۲۹	۲۱	۴	۱۵	۴	۴
	۱۳	۳۰	۲۲	۵	۱۶	۵	۵
	۲	۳۱	۲۳	۶	۱۷	۶	۶
	۱۵	یکم بهر	۲۴	۷	۱۸	۷	۷
	۱۶	۲	۲۵	۸	۱۹	۸	۸
	۱۷	۳	۲۶	۹	۲۰	۹	۹
	۱۸	۴	۲۷	۱۰	۲۱	۱۰	۱۰
	۱۹	۵	۲۸		۲۲	۱۱	۱۱
	۲۰	۶	۲۹	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲
	۲۱	۷	۳۰	۱۳	۲۴	۱۳	۱۳
	۲۲	۸	۳۱	۱۴	۲۵	۱۴	۱۴
	۲۳	۹	۳۲	۱۵	۲۶	۱۵	۱۵
	۲۴	۱۰	یکم بهادوس	۱۶	۲۷	۱۶	۱۶
	۲۵	۱۱		۱۷	۲۸	۱۷	۱۷
	۲۶	۱۲		۱۸	۲۹	۱۸	۱۸
	۲۷	۱۳		۱۹	جادی ثانی	۱۹	۱۹
	۲۸	۱۴		۲۰		۲۰	۲۰
	۲۹	۱۵		۲۱		۲۱	۲۱
	۳۰	۱۶		۲۲		۲۲	۲۲
	۳۱	۱۷		۲۳		۲۳	۲۳
	یکم بهادوس	۱۸	۹	۲۴	۶	۲۴	۲۴
	۲	۱۹	۱۰	۲۵	۷	۲۵	۲۵
	۳	۲۰	۱۱	۲۶	۸	۲۶	۲۶
	۴	۲۱	۱۲	۲۷	۹	۲۷	۲۷
	۵	۲۲	۱۳	۲۸	۱۰	۲۸	۲۸
	۶	۲۳	۱۴	۲۹	۱۱	۲۹	۲۹
	۷	۲۴	۱۵	۳۰	۱۲	۳۰	۳۰
	۸	۲۵	۱۶	۳۱	۱۳	۳۱	۳۱

سیدای دن	هجری دن	شمسی میلادی	۱۳۵۵ قمری	۱۳۵۶ شمسی	۱۳۵۷ شمسی	۱۳۵۸ شمسی	۱۳۵۹ شمسی	یادداشت
یوم	روز	تقی	جمادی الثانی	سبتمبر	بهادون	مهر	سنبله	
حلیه	شنبه	۱	۱۴	۱	۱۷	۲۶	۹	
خدیجه	چهارشنبه	۲	۱۵	۲	۱۸	۲۷	۱۰	
فاطمه	پنجشنبه	۳	۱۶	۳	۱۹	۲۸	۱۱	
جمعه	جمعه	۴	۱۷	۴	۲۰	۲۹	۱۲	
عبداللہ	شنبه	۵	۱۸	۵	۲۱	۳۰	۱۳	
آمنہ	یکشنبه	۶	۱۹	۶	۲۲	یکم آبان	۱۴	
ابوطالب	دوشنبه	۷	۲۰	۷	۲۳	۲	۱۵	
حلیه	سه‌شنبه	۸	۲۱	۸	۲۴	۳	۱۶	
خدیجه	چهارشنبه	۹	۲۲	۹	۲۵	۴	۱۷	
فاطمه	پنجشنبه	۱۰	۲۳	۱۰	۲۶	۵	۱۸	
جمعه	جمعه	۱۱	۲۴	۱۱	۲۷	۶	۱۹	
عبداللہ	شنبه	۱۲	۲۵	۱۲	۲۸	۷	۲۰	
آمنہ	یکشنبه	۱۳	۲۶	۱۳	۲۹	۸	۲۱	
ابوطالب	دوشنبه	۱۴	۲۷	۱۴	۳۰	۹	۲۲	
حلیه	سه‌شنبه	۱۵	۲۸	۱۵	۳۱	۱۰	۲۳	
خدیجه	چهارشنبه	۱۶	۲۹	۱۶	یکم اسفند	۱۱	۲۴	
فاطمه	پنجشنبه	۱۷	۳۰	۱۷	۲	۱۲	۲۵	
جمعه	جمعه	۱۸	یکم رجب	۱۸	۳	۱۳	۲۶	
عبداللہ	شنبه	۱۹	۲	۱۹	۴	۱۴	۲۷	
آمنہ	یکشنبه	۲۰	۳	۲۰	۵	۱۵	۲۸	
ابوطالب	دوشنبه	۲۱	۴	۲۱	۶	۱۶	۲۹	
حلیه	سه‌شنبه	۲۲	۵	۲۲	۷	۱۷	۳۰	
خدیجه	چهارشنبه	۲۳	۶	۲۳	۸	۱۸	۳۱	
فاطمه	پنجشنبه	۲۴	۷	۲۴	۹	۱۹	یکم ماهیروزان	
جمعه	جمعه	۲۵	۸	۲۵	۱۰	۲۰	۲	
عبداللہ	شنبه	۲۶	۹	۲۶	۱۱	۲۱	۳	
آمنہ	یکشنبه	۲۷	۱۰	۲۷	۱۲	۲۲	۴	
ابوطالب	دوشنبه	۲۸	۱۱	۲۸	۱۳	۲۳	۵	
حلیه	سه‌شنبه	۲۹	۱۲	۲۹	۱۴	۲۴	۶	
خدیجه	چهارشنبه	۳۰	۱۳	۳۰	۱۵	۲۵	۷	

میلادی سن	هجری دن	شمسی ۱۳۶۵	قمری ۱۳۶۵	شمسی ۱۳۶۴	شمسی ۱۳۶۳	شمسی ۱۳۶۲	یادداشت
روز	نقی	رجب	اکتوبر	اسوج	آبان	مهرمان	
۱	۱	۱۲	۱	۱۶	۲۶	۸	فاطمه
۲	۲	۱۵	۲	۱۷	۲۷	۹	جمعه
۳	۳	۱۶	۳	۱۸	۲۸	۱۰	عبداللہ
۴	۴	۱۷	۴	۱۹	۲۹	۱۱	آمنہ
۵	۵	۱۸	۵	۲۰	۳۰	۱۲	ابوطالب
۶	۶	۱۹	۶	۲۱		۱۳	حلیہ
۷	۷	۲۰	۷	۲۲		۱۴	خدیجہ
۸	۸	۲۱	۸	۲۳		۱۵	فاطمہ
۹	۹	۲۲	۹	۲۴		۱۶	جمعه
۱۰	۱۰	۲۳	۱۰	۲۵		۱۷	عبداللہ
۱۱	۱۱	۲۴	۱۱	۲۶		۱۸	آمنہ
۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۲۷		۱۹	ابوطالب
۱۳	۱۳	۲۶	۱۳	۲۸		۲۰	حلیہ
۱۴	۱۴	۲۷	۱۴	۲۹		۲۱	خدیجہ
۱۵	۱۵	۲۸	۱۵	۳۰		۲۲	فاطمہ
۱۶	۱۶	۲۹	۱۶	یکم کاتب		۲۳	جمعه
۱۷	۱۷	۳۰	۱۷	۲		۲۴	عبداللہ
۱۸	۱۸	یکم شعبان	۱۸	۳		۲۵	آمنہ
۱۹	۱۹	۲	۱۹	۴		۲۶	ابوطالب
۲۰	۲۰	۳	۲۰	۵		۲۷	حلیہ
۲۱	۲۱	۴	۲۱	۶		۲۸	خدیجہ
۲۲	۲۲	۵	۲۲	۷		۲۹	فاطمہ
۲۳	۲۳	۶	۲۳	۸		۳۰	جمعه
۲۴	۲۴	۷	۲۴	۹	یکم رجب		عبداللہ
۲۵	۲۵	۸	۲۵	۱۰		۲	آمنہ
۲۶	۲۶	۹	۲۶	۱۱		۳	ابوطالب
۲۷	۲۷	۱۰	۲۷	۱۲		۴	حلیہ
۲۸	۲۸	۱۱	۲۸	۱۳		۵	خدیجہ
۲۹	۲۹	۱۲	۲۹	۱۴		۶	فاطمہ
۳۰	۳۰	۱۳	۳۰	۱۵		۷	جمعه
۳۱	۳۱	۱۴	۳۱	۱۶		۸	عبداللہ

میلادی	هجری	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی	شمسی
روز	عکری	شعبان	نومبر	کاتک	عقرب	یادداشت	یادداشت
یکشنبه	۱	۱۵	۱	۱۶	۹		
دوشنبه	۲	۱۶	۲	۱۸	۱۰		
سه‌شنبه	۳	۱۷	۳	۱۹	۱۱		
چهارشنبه	۴	۱۸	۴	۲۰	۱۲		
پنجشنبه	۵	۱۹	۵	۲۱	۱۳		
جمعه	۶	۲۰	۶	۲۲	۱۴		
شنبه	۷	۲۱	۷	۲۳	۱۵		
یکشنبه	۸	۲۲	۸	۲۴	۱۶		
دوشنبه	۹	۲۳	۹	۲۵	۱۷		
سه‌شنبه	۱۰	۲۴	۱۰	۲۶	۱۸		
چهارشنبه	۱۱	۲۵	۱۱	۲۷	۱۹		
پنجشنبه	۱۲	۲۶	۱۲	۲۸	۲۰		
جمعه	۱۳	۲۷	۱۳	۲۹	۲۱		
شنبه	۱۴	۲۸	۱۴	۳۰	۲۲		
یکشنبه	۱۵	۲۹	۱۵	یکم	۲۳		
دوشنبه	۱۶	یکم	۱۶	۲	۲۴		
سه‌شنبه	۱۷	۲	۱۷	۳	۲۵		
چهارشنبه	۱۸	۳	۱۸	۴	۲۶		
پنجشنبه	۱۹	۴	۱۹	۵	۲۷		
جمعه	۲۰	۵	۲۰	۶	۲۸		
شنبه	۲۱	۶	۲۱	۷	۲۹		
یکشنبه	۲۲	۷	۲۲	۸	یکم	توس	
دوشنبه	۲۳	۸	۲۳	۹	۲		
سه‌شنبه	۲۴	۹	۲۴	۱۰	۳		
چهارشنبه	۲۵	۱۰	۲۵	۱۱	۴		
پنجشنبه	۲۶	۱۱	۲۶	۱۲	۵		
جمعه	۲۷	۱۲	۲۷	۱۳	۶		
شنبه	۲۸	۱۳	۲۸	۱۴	۷		
یکشنبه	۲۹	۱۴	۲۹	۱۵	۸		
دوشنبه	۳۰	۱۵	۳۰	۱۶	۹		

میلادی دُن	هجری دُن	شمسی میلادی	قری: هجری	شمسی عیسوی	شمسی فصلی	شمسی هجری	شمسی انقانی
یوم	روز	مهدی	رمضان	دسمبر	مگھ	قوس	یادداشت
حلیہ	سہشنبہ	۱	۱۶	۱	۱۷	۱۰	
خدیجہ	چارشنبہ	۲	۱۷	۲	۱۸	۱۱	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳	۱۸	۳	۱۹	۱۲	
جمعہ	جمعہ	۴	۱۹	۴	۲۰	۱۳	
عبداللہ	شنبہ	۵	۲۰	۵	۲۱	۱۴	
آمنہ	یکشنبہ	۶	۲۱	۶	۲۲	۱۵	
ابوطالب	دو شنبہ	۷	۲۲	۷	۲۳	۱۶	
حلیہ	سہ شنبہ	۸	۲۳	۸	۲۴	۱۷	
خدیجہ	چارشنبہ	۹	۲۴	۹	۲۵	۱۸	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۰	۲۵	۱۰	۲۶	۱۹	
جمعہ	جمعہ	۱۱	۲۶	۱۱	۲۷	۲۰	
عبداللہ	شنبہ	۱۲	۲۷	۱۲	۲۸	۲۱	
آمنہ	یکشنبہ	۱۳	۲۸	۱۳	۲۹	۲۲	
ابوطالب	دو شنبہ	۱۴	۲۹	۱۴	۳۰	۲۳	
حلیہ	سہ شنبہ	۱۵	۳۰	۱۵	یکم پوہ	۲۴	
خدیجہ	چارشنبہ	۱۶	یکم شوال	۱۶	۲	۲۵	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۷	۲	۱۷	۳	۲۶	
جمعہ	جمعہ	۱۸	۳	۱۸	۴	۲۷	
عبداللہ	شنبہ	۱۹	۴	۱۹	۵	۲۸	
آمنہ	یکشنبہ	۲۰	۵	۲۰	۶	۲۹	
ابوطالب	دو شنبہ	۲۱	۶	۲۱	۷	۳۰	
حلیہ	سہ شنبہ	۲۲	۷	۲۲	۸	یکم ماہ جدی	
خدیجہ	چارشنبہ	۲۳	۸	۲۳	۹	۲	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۴	۹	۲۴	۱۰	۳	
جمعہ	جمعہ	۲۵	۱۰	۲۵	۱۱	۴	
عبداللہ	شنبہ	۲۶	۱۱	۲۶	۱۲	۵	
آمنہ	یکشنبہ	۲۷	۱۲	۲۷	۱۳	۶	
ابوطالب	دو شنبہ	۲۸	۱۳	۲۸	۱۴	۷	
حلیہ	سہ شنبہ	۲۹	۱۴	۲۹	۱۵	۸	
خدیجہ	چارشنبہ	۳۰	۱۵	۳۰	۱۶	۹	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳۱	۱۶	۳۱	۱۷	۱۰	

فہرست اہل اس و بزرگان بن قباخ حلت و ولایت بماء صفر

نام بزرگ بن لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام	کیفیت
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
سلطان دلاشکوار	.	.	بغداد	.
حضرت معروف کفی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	پاکستان	.
حضرت خواجہ شاد وینوری	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت امام مہدی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت بنی امام حسن	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت نقیض بن عیاض	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت امام حسین	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت علی مرتضیٰ	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت بشر حافی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت شہید	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت شیخ صفی الموسیوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت شاہ ابوالرضا محمد	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت امام زین العابدین	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
مولانا محمد رؤف	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.

نام بزرگ بن لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام	کیفیت
حضرت امام حسن عسکری	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت محمد نقشبند	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت مولانا شرف الدین شہید	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.

فہرست اہل اس و بزرگان بن قباخ حلت و ولایت بماء صفر

نام بزرگ بن لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام	کیفیت
حضرت پیر قباخی المدعو بہ علیم الثانی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت حافظ جمال الدین صاحب	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت خواجہ میر درد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت مولانا یعقوب حرمی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت مولانا نعیم اللہ بیڑاچی	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت امام علی موسی رضا	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.
حضرت امیر ابو العلاء	۱۱۱۹ھ	۱۱۹۹ھ	بغداد	.

رعشہ ہو تو رعشہ زدہ اعضا پر فاسفورس کے تیل کی ماس کرائیے۔

نام بزرگ لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام تدفین	کیفیت
حضرت وکیل الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	بیسرون حکمران دہلوی
حضرت میان کمال صاحب دہلوی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت مولوی شاہ میراد اللہ صاحب	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	کھنؤ	قندیل بانار حجرہ مسجد
حضرت میان عثمان اکبر آبادی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	اکبر آباد	۰
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت شاہ غلام علی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	خانقاہ خواجہ جان صاحب
حضرت خواجہ شیخ محمد عرفان چشتی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت ابوالقاسم مگرگانی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	گرگان	یہ ایک دفعہ ہے مضافات شہید
حضرت خواجہ علی محمد بافر	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	مدینہ منورہ	۰
حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	کھنؤ	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق بکلی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت شاہ بلالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت خواجہ کبیر چشتی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	مدینہ منورہ	۰
حضرت امام ربانی مخدوم الف تانی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت امام موسیٰ رضا	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰

نام بزرگ لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام تدفین	کیفیت
حضرت وکیل الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	بیسرون حکمران دہلوی
حضرت میان کمال صاحب دہلوی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت مولوی شاہ میراد اللہ صاحب	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	کھنؤ	قندیل بانار حجرہ مسجد
حضرت میان عثمان اکبر آبادی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	اکبر آباد	۰
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت شاہ غلام علی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	خانقاہ خواجہ جان صاحب
حضرت خواجہ شیخ محمد عرفان چشتی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت ابوالقاسم مگرگانی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	گرگان	یہ ایک دفعہ ہے مضافات شہید
حضرت خواجہ علی محمد بافر	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	مدینہ منورہ	۰
حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	کھنؤ	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق بکلی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت شاہ بلالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	یادہ کھنؤ سیدہ مائیمہ
حضرت خواجہ کبیر چشتی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	مدینہ منورہ	۰
حضرت امام ربانی مخدوم الف تانی	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰
حضرت امام موسیٰ رضا	۱۰۵۲ھ	۱۱۳۱ھ	دہلی	۰

بڑا ہاپے اور کمزوری اعصاب میں سوئے وقت تمام جسم پر فاسفورس کا تیل مل لیا کیجئے۔

[illegible]

فہرست بزرگان دین مع تاریخ طوٹ لکھنؤ جمادی الاول

حضرت خواجہ سراج الدین حسینی	۰	۰	۰	جہادوی لاہور	پاک پٹن	۰
حضرت شیخ علی مستفی گجراتی	۰	۰	۰	ہر جہادوی لاہور ۱۹۷۵ء	مکہ معظمہ	۰
حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۰	۱۰ جہادوی لاہور ۱۹۷۵ء یکم محرم سنہ	شہر خوارزم	۰
حضرت شیخ ناظم قدس سرہ	۰	۰	۰	۱۲ جہادوی لاہور ۱۹۷۵ء	اکبر آباد	۰
حضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدارج	۱۳۰۹ھ	۱۲۰۷ھ	۰	۱۸ جہادوی لاہور ۱۹۷۵ء شب جمعہ	کمن پور	۰
حضرت کشف سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۰۹ھ	۱۲۰۷ھ	۱۴	۲۰ جہادوی لاہور ۱۹۷۶ء	روضہ مقصد شہر سرسند ملک پنجاب	۰

نہر اسمائے بزرگانِ معین تاریخِ صلّت و بہارِ معنی الثانی

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	جلد چہارم ۹۵	بیچاں ۹۵	.	.
حضرت میر شریف علامہ ۶۱	.	چہار شریف ۹۶	.	.
حضرت پیر دستگیر سلید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	یکم رمضان شعبان ۱۰۱	۹۷ ۹۸ ۹۹	۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲	مرفع خلیفہ مسلم جہند سی قیام عس برہنہ کی نہایت پامانہ

لے گیانہ ناخ و حضرت عرفی پارسنی احمدی کہنا فاکہ بہت ادب سے دلائے ہوئے
اکا پر صلحا کہہ سکی محول ہے اور اگر کبھی ناخود دلائے۔

ہڑ باپے { کے زمانہ میں سوائے فیلن سٹ کے کوئی چیز جوانی پیدا نہیں کر سکتی۔

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام	نسب	کیفیت
حضرت شیخ سید احمد محمد بن حضرت ابو بکر	۱۳۳۰ھ	۱۳۶۵ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت سلطان ابراہیم پوریم	۱۱۰۰ھ	۱۱۵۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت شاہ غلام امام صاحب	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت مولانا جمال الدین صاحب	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت

فہرست بزرگان دین و صلواتی بھاجا و اشرافی

حضرت خواجہ ابوبکر ابدال چشتی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت مولانا جلال الدین دہلوی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت مولانا نیاز محمد صاحب دہلی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت خواجہ علی بن حکیم پانی پتی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت خواجہ محمد بابا سماعی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت سید محمد عادل رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت مولوی وکیل خان حاجی پور محمد علی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت شاہ گلابی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت مخدوم شاہ عبدالحق	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت

فہرست بزرگان دین و صلواتی بھاجا و اشرافی

حضرت خواجہ قطب الدین سودا و چشتی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت خواجہ محمد الدین ابن ابوالحسن	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت قاضی شنا علیہ پانی پتی	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۰ھ	۱۳۰۰ھ	دہلی	سودا	کمال بشارت

سات دن کے اندر آپ کو فیلین سٹ کا فائدہ معلوم ہو جائے گا۔

[illegible]

اسماءؓ کے دو معنی ہیں اولاد و جنت

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت	سال وفات	تعداد در شمار	تاریخ ولادت	سال وفات	کیفیت
حضرت بی بی فاطمه زهره اموی الله عنها	۳۰ رمضان	۱۰۰	۰	۳۰ رمضان	۱۰۰	دشمنه بنت ابی طالب
حضرت سمری سقیمی	۳۰ رمضان	۱۰۰	۰	۳۰ رمضان	۱۰۰	نعمه
حضرت خواجہ مصیب علی رحمۃ اللہ علیہ	۹ رمضان	۱۰۰	۰	۹ رمضان	۱۰۰	سخت
حضرت قاضی علی الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ رمضان	۱۰۰	۰	۱۰ رمضان	۱۰۰	۰
حضرت بر علی شاہ قسمدار رزم	۹ رمضان	۱۰۰	۰	۹ رمضان	۱۰۰	پانی پت
حضرت سید محمد غوث	۱۱ رمضان	۱۰۰	۰	۱۱ رمضان	۱۰۰	گوالیار
حضرت بی بی بان سجادہ	۱۱ رمضان	۱۰۰	۰	۱۱ رمضان	۱۰۰	۰
حضرت شیخ فیض الدین خوارزم و جلوی رہ	۱۸ رمضان	۱۰۰	۰	۱۸ رمضان	۱۰۰	وہلی
حضرت علی شیر خدا کریم اللہ وجہہ	۱۳ رمضان	۱۰۰	۶۳	۱۳ رمضان	۱۰۰	نخج
حضرت خواجہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ	۴ رمضان	۱۰۰	۰	۴ رمضان	۱۰۰	خوارزم

فہرست بزرگان دین تاریخچہ ولادت و حیات

حضرت امام محمد الدین	غره شوال	۱۰	۱۰	۱۰
رازی ۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
حضرت خدیو عارف	غره شوال	۱۰	۱۰	۱۰
دیوگری رحمت علیہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
حضرت شاہ ابوسعید	بیم شوال	۱۰	۱۰	۱۰
رحمتہ اللہ علیہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
حضرت ابراہیم دیوبند	بیم شوال	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
حضرت شیخ حسین	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
بن نصرانہ ۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

۱۲۔ اس وقت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہما نے بی بی خاتونہؓ کی خدمت میں قرآنی علوم پر ناخاکہ کرے۔ نیز تمام بزرگان دین و مہرگان تہذیبی کے بجز ناخاکہ کرے اور عوام متبعین کو بھی شامل کر لے۔ اور اس شہر کے فاضل پڑھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ دوسری بات کی کثرت کا موجب ثواب عظیم ہے۔ اور شب بیداری کی کتابچے کو شب قدر بھی ہے اور اس شب کی عبادت میں بہت ہی ثواب ہے۔ ۱۲۔

داکٹر حیران { ہیں کہ فیلن سٹ میں یہ عجیب تاثیر کیوں ہے۔

[illegible]

اگر بچوں کیلئے اطلاق کی ضرورت ہو تو ایک سید مسلمان ایم اے بی بی کی خدمات حاصل کرنے کیلئے دفتر منادی دہلی کو کہئے۔

صدی کے
درمیانی سال

[illegible]

ڈاک اور تار کے ضروری قواعد اندرونی ملکی ڈاک کے محصول

[illegible]

فیس رجسٹری

معمولی جہٹری کی فیس ۳۰ روپے اور جہٹری پر پانی جب مرسل الیہ کی دستخطی رسید خود بھی منگواتی ہو، ایک آنہ زائد لگتا ہے۔

محمود
بیمہ کی فیس

سور و پے تک کی رقم کے لئے ۱۳
 سور و پے سے زائد ڈیڑھ سور و پے تک کے لئے ۱۴
 ڈیڑھ سور و پے سے زائد دو سور و پے تک کے لئے ۱۵
 دو سور و پے سے زائد ہر مزید سور و پے یا اس کی کسر کے لئے (ایک ہزار روپیہ تک) ۱۶
 ایک ہزار روپیہ سے زائد ہر مزید سور و پے یا اس کی کسر کے لئے ۱۷

علاوہ فیس رجسٹری جوائی

معمولی مٹی آمڈروں کی فیس

دس روپے تک کی رقم کے لئے ۱۴

دس روپے سے زائد چھپیں روپے تک کے لئے ۱۴۰

تار کے مسنی آرڈروں کی فیس

روئی-ہپی، بھینچنے کی فیس

ہوائی جہاز کی ڈاک

پوسٹ کارڈ تین پیسے رہی ہوائی جہاز سے بھیجنے کے لئے کارڈ پرچہ پیسے کے ٹکٹ لگانے چاہیئے
 نفاذ ریاست نصف تولہ تک ایک آدھ نصف تولہ سے زائد ایک تولہ تک دو آدھ ہر مزید ایک تولہ یا اس کی گھر
 کے لئے ایک آدھ

غیر ملکی لوگوں کے محصول

غیر ملکی ڈاک کے محصلوں کے متعلق تفصیل معلومات حاصل کرنے کے لئے پوسٹل گائیڈ کی نارن پوسٹ ڈائریکٹری دیکھنی چاہیے۔

ملکی تاروں کا محصول

[illegible]

نوٹ: لا سا دجبت، واسطے والے اکسپریس تاروں پر بارہ لفظوں کے لئے عجم اور بارہ سے زائد لفظوں کے لئے فی لفظ دو آتے اور معمولی تاروں پر بارہ لفظوں کے لئے بارہ آتے اور مزید لفظوں کے لئے فی لفظ ایک آتا لیا جاتا ہے جلال آباد، کابل، قلعہ جدید، قندھار اور تورخان (واقع افغانستان) کو ہانے والے تاروں کا محصول صریحی لفظ ہے۔

مبارکباد کے تاروں کا رعایتی محصول

عیسائیوں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے چند مشہور تہواروں اور بعض خوشی کی تقریبات پر مبارک باد کے تار رعایتی محصول میں خاص طور پر چھپے ہوئے خوشنما فارموں پر بھیجے جاتے ہیں۔ ان تاروں کے لئے یہ شرط ہے کہ مبارک باد کے جو مخصوص فقرے ڈاک خانہ نے مختلف مرقعوں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں، اپنی میں سے کوئی فقرہ انتخاب کر کے اس کا نمبر بجائے الفاظ کے تار پر لکھ دیا جاتا ہے اور پورا فقرہ ایک لفظ شمار کیا جاتا ہے۔ مبارکباد کے رعایتی تاروں کا محصول حسب ذیل ہے:-

معمولی	اکسپریس	تعداد الفاظ	رالف، مکتوب الیہ کا نام اور پتہ رب، فقرہ مبارکباد کا نمبر رج، بھیجنے والے کا نام
۲	۱	۴ لفظ	
۱	۱	۱ لفظ	
۶	۱۲	۶ لفظ	
۱	۲	۲ لفظ	

چار لفظ سے زائد اگر مکتوب ہمہ کے تہہ میں ہوں یا ایک لفظ سے زائد بھیجنے والے کے نام اور تہہ میں ہوں تو ہر مزید لفظ کے لئے

غیر ملکی تاروں کا محصول

۴۵

ہندوستان سے بھیجا جانے یا برائے					نام مالک جہاں تار بھیجا جائے
ڈیڑی لٹر (سب سے دیر میں پہنچنے والا تار)	فی لفظ	ڈیڑی لٹر	آرڈینیری	ارجنٹ	
۲۵ لفظوں یا اس سے کم کیلئے بشمول علامت کہ ۵۷ جوابیے تاروں پر فروری ہوتی ہے	ڈیڑی لٹر (موجود)	آرڈینیری (معمولی)	ارجنٹ (فروری)	ڈیڑی لٹر	
۷/۱۳/-	۱/۷/۶	۱/۱۵/-	۱/۱۴/-	۱/۵/-	برطانیہ عظمیٰ اور شمالی آئرلینڈ براہ آئی۔ آری
۸/۹/۶	۱/۸/-	۱/۱/-	۲/۱/-	۱/۵/۶	آئرلینڈ فری سیٹ " " " "
۱۸/۱۲/-	۱/۲/-	۲/۴/-	۴/۸/-	۱/۱۲/-	آسٹریلیا براہ آئی۔ آری۔ داس
۱۱/۱۱/۶	۱/۱/-	۱/۶/-	۲/۱۲/-	۱/۱۰/۶	پاکستان " " " "
۱۸/۱۲/-	۱/۱/۶	۲/۳/-	۴/۶/-	۱/۱۰/۶	جاپان " " " "
۱۶/۵/۶	۱/۱۵/۶	۳/۱۴/-	۱/۱۵/-	۱/۱۰/۶	جنوبی افریقہ براہ آئی۔ آری۔ زیمبار

غیر ملکی تاروں کے متصل قواعد کے لئے پوسٹل گائڈ کے باب ۱۴۵ و ۲۲ دیکھئے چاہئیں۔

ڈاک خانے کے ضروری قواعد کا خلاصہ

پہلا باب عام معلومات

کاروباری اوقات ہر ایک ڈاک خانہ میں نمایاں طور پر لکھ کر لگا دیا جاتا ہے کہ کن کن اوقات میں کیا کیا کام ہوں گے اور ڈاک کس وقت تک تقسیم ہوگی اور کس وقت بند کر دی جائے گی جس کام کے ختم کر دینے کے لئے جو وقت مختص ہو رہا ہے وہ کام ٹھیک اسی وقت ختم کر دیا جاتا ہے۔ بڑے ڈاک خانوں میں عموماً صبح آٹھ بجے سے شام کے چھ بجے تک کام ہوتا ہے مگر مختلف قسم کے کاموں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہوتے ہیں جن کا علم مقامی ڈاک خانوں سے ہو سکتا ہے۔

ڈاک خانہ کی تعطیلات ہر ایک اتوار، نیو ایڈس ڈسٹرکٹ، کیم جنوری، گلا فریڈس، کرس ڈسٹرکٹ (ڈاون)، ساگر، مہنڈا، منظم۔ یہ ڈاک خانوں کی عام تعطیلات کے دن ہیں جن میں ہندوستان کے تمام ڈاک خانوں میں سوائے چند ضروری کاموں کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ ان عام تعطیلات کے علاوہ عید الفطر، بقرعید، جونی، جنم اشٹی، دسہرہ اور دیوالی کی تعطیلات بھی ہندوستان کے اکثر ڈاک خانوں میں ہوتی ہیں اور ہر صوبہ کے لئے کچھ مخصوص تعطیلات ان کے علاوہ بھی ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے تہواروں کی تعطیلات میں صرف ڈاک خانہ بند ہوتا ہے، تار گھر بند نہیں ہوتا یعنی تار ان تعطیلات کے دنوں میں بھی حسب معمول آتے جاتے ہیں۔ ڈاک خانہ کی عام تعطیلات کے دنوں میں سوائے مندرجہ ذیل کاروبار کے اور کوئی کاروبار رپبلک سے نہیں کیا جاتا۔

(۱) دلائی ڈاک کی روانگی کے دن ڈاک کے ٹکٹ اور لفافے وغیرہ حسب معمول ملتے ہیں۔
(۲) اکپریس تار اور اکپریس تار کے نئی آرڈر ہر روز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور
(۳) لیٹ فیس ادا کرنے پر اکپریس تار اور اکپریس تار کے نئی آرڈر روانگی کے لئے بھی لے لئے جاتے ہیں۔ دفعہ ۱۰ پوسٹل گائیڈ
کسی ڈاک کے بند ہونے کے مقررہ وقت کے بعد بھی (صرف ان ڈاک خانوں سے جن کو ایسا کرنا اختیار ہے) اس ڈاک سے خط و دیگر بھیجے جاسکتے ہیں بشرطیکہ دیریں جانے والے خطوط کے لئے جوت وقت مقرر ہے اس کے اندر پہنچ جائیں امدان پہنچنے کی صورت میں اس کے علاوہ لیٹ فیس کا محصول بھی ادا کر دیا جائے۔ لیٹ فیس کا محصول غیر جبری شدہ اشیاء کے لئے عام طور پر دو پیسہ فی عدد اور جبری شدہ اشیاء کے لئے دو آنے فی عدد لیا جاتا ہے۔ پارسل بعد از وقت نہیں لئے جاسکتے۔ دفعہ ۱۱ پوسٹل گائیڈ

ڈاک گاڑی کا لیٹر بکس ریل کی ڈاک گاڑیوں میں جو لیٹر بکس لگے رہتے ہیں ان میں بھی لفافے، پوسٹ کارڈ اور چھوٹے پیکٹ شراٹھا ذیل کی پابندی کے ساتھ ڈالے جاسکتے ہیں۔

(الف) ٹکٹ، تہی اور مدار اس کے ریلوے اسٹیشنوں پر کوئی چیز ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالی جاسکتی۔
(ب) دوسرے اسٹیشنوں پر ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں ڈاک ڈالنے کیلئے دو پیسہ فی عدد لیٹ فیس کا محصول زائد لگتا ہے لیکن اگر اسٹیشن پر اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ تک کوئی لیٹر بکس نہ ہو تو ایسی صورت میں ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں بغیر لیٹ فیس کے بھی ڈاک ڈالی جاسکتی ہے۔

دیر تک خطوط ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالنے چاہئیں۔ دفعہ ۱۲ پوسٹل گائیڈ

جبری اور پی وغیرہ ڈاک خانہ کب پہنچنے چاہئیں جن چیزوں کے متعلق اہلکاران ڈاک خانہ کو خاص طور سے اندراجات وغیرہ کرنے پڑتے ہیں مثلاً جبری، بیمہ یا دی پی وغیرہ ان کو جس ڈاک سے پہنچنا مقصود ہو اس ڈاک کے بند ہونے سے کم سے کم آدھ گھنٹہ قبل ڈاک خانہ میں بھیج دینا چاہئے۔ دفعہ ۱۳ پوسٹل گائیڈ

تار اور تار کے منی آرڈر

بڑے ڈاک خانوں میں جن کے ساتھ تار گھر بھی ہوتا ہے، تار امداد کے منی آرڈر عام طور پر جمع کیے شام کے چھ بجے تک لئے اور دیئے جاتے ہیں اور اگر پس رجمل، تار اور اگر پس تار کے منی آرڈر لیٹ فیس ادا کرنے پر تار گھر بند ہونے کے بعد تعطیل کے دنوں میں بھی لئے جاسکتے ہیں۔ لیٹ فیس کم سے کم ایک روپہ ہوتی ہے اور بعض اوقات اس سے زائد بھی۔

(دیکھئے دفعہ ۱۰۱-۲) پوسٹل گائڈ

ڈاک خانہ کے ٹکٹ اور لفافے

ڈاک خانہ کے ٹکٹ ایک پیسے سے لیکر چند روپے تک کے ہوتے ہیں۔ ٹکٹوں کے علاوہ ٹکٹوں کے لفافے جو اپنی پوسٹ کارڈ، ٹکٹ، لفافے، رجسٹری کے لفافے، اخباروں اور کتابوں کے پیسہ، ہوائی تہانے کے ٹکٹ اور لفافے، ایک آن اور پانچ پیسہ والے ٹکٹوں کی کتابیں بھی خریدی جاسکتی ہیں۔ منی آرڈر فارم، وی۔ پی۔ فارم۔ جو اپنی رجسٹری کے ختم پوسٹنگ سرٹیفکیٹ کے فارم، تار کے فارم حسب ضرورت ڈاک خانہ سے مفت ملتے ہیں اور پچاس پچاس فارموں کی کتابیں دو دو آنے میں فروخت بھی کی جاتی ہیں۔

دفعہ ۳۔ پوسٹل گائڈ

ٹکٹ چھاپنے کی مشین

ٹکٹ چھاپنے کی ایسی مشینیں بھی جلی ہیں جن کے ذریعہ سے ڈاک خانہ کا محصول پیش ادا کیا جاسکتا ہے ان مشینوں کے لئے پوسٹ مارٹر جنرل سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔ (دفعہ ۷۰۱-۷۰۲) پوسٹل گائڈ

بیرونی ملکوں کیلئے جو اپنی کوہن

بیرونی ملک کے خطوط میں جواب کئے کوہن بھی رکھی جاسکتی ہیں جن کے تبادلہ میں مکتوب الیہ اپنے ملک کے ڈاک خانہ سے اتنی قیمت کے ٹکٹ حاصل کر سکتا ہے جو جواب کے لئے کافی ہوں۔ (مفصل کیفیت کے لئے دیکھو دفعہ ۱۰۱-۱۰۲) پوسٹل گائڈ

پوسٹنگ سارٹیفکیٹ

ڈاک خانہ سے غیر رجسٹری شدہ خطوط اور ٹیکٹ وغیرہ کے ڈاک میں ڈالنے کی سہولت مل سکتی ہے جو حکومت سارٹیفکیٹ آف پوسٹنگ کہتے ہیں۔ مقصد اس سند کا صرف یہ ہوتا ہے کہ فریسنڈ کو اس کا اطمینان ہو جائے کہ اس کی بھیجی ہوئی چیز ڈاک خانہ میں پہنچ گئی ہے۔

۴۷

سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریقہ

ہر اُس چیز کا جس کی ڈاک خانہ سے باضابطہ رسیدیں دی جاتی۔ پوسٹنگ سارٹیفکیٹ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ باہنڈی شرائط مندرجہ ذیل:-
(الف) ڈاک خانہ کے مطبوعہ فارم پر یا کسی سادے کاغذ پر سارٹیفکیٹ روشنائی سے لکھ کر اشیاء مرسلہ کے ساتھ ان اوقات میں جو سارٹیفکیٹ مذکور ہوئے کے لئے مقرر ہوں، ڈاک خانہ کے اہلکار کے سامنے پیش کر دینا چاہیئے۔
(ب) سارٹیفکیٹ میں ان چیزوں کو بکنہ نقل کرنا چاہیئے جو اشیاء مرسلہ پر مرسل الیہم کے درج ہوں اور بہترین چیزوں یا تین سے کم کے لئے سارٹیفکیٹ پر دو دو پیسہ کا ٹکٹ لگانا چاہیئے۔
(ج) جن چیزوں کی بابت سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہو ان کی صحیح تعداد سارٹیفکیٹ کے آخر میں لفظوں میں درج کر دینی چاہیئے اور ہر ایک سارٹیفکیٹ میں تین چیزوں سے زیادہ درج نہ کرتی چاہیئے اور ہر سارٹیفکیٹ کے ساتھ وہی چیزیں پیش کرنی چاہیئے جو اس میں درج ہوں۔

دفعہ ۱۰۱-۱۰۲۔ پوسٹل گائڈ

ڈاک میں ڈالی ہوئی چیز کا واپس لینا

بھی ڈاک کے لفافے، پوسٹ کارڈ، رجسٹریڈ، اخبارات، کتابوں اور غلوں کے ٹکٹ اور پارسل اور غیر ملکی ڈاک کے خطوط اور غیر ملک کے وہ پارسل بھی جو ہندوستان سے روانہ ہوئے ہوں بغیر مرسل الیہ کی اجازت کے باہنڈی شرائط مندرجہ ذیل راستے سے واپس منگائے جاسکتے ہیں۔

(الف) کوئی مرسلہ چیز بغیر اضران مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کی اجازت کے فریسنڈ کو واپس نہیں کی جائے گی۔

(۱) فرسٹ کلاس پوسٹ مارٹر صاحبان یا پرنٹڈ صاحبان ڈاک خانہ جات۔

(۲) کسی علاقہ ڈاک کا بڑا افسر ڈاک خانہ۔

(۳) ڈاک رجسٹریڈ ڈاک خانہ جات ہند۔

(۱۳) مکمل گرفت یا گورنر جنرل ان کو تسلیم (خود یا بذریعہ اپنے سیکریٹریوں کے)

(ب) ہر مسئلہ جرح کے واپس لینے کے لئے درخواست کے ساتھ ایک رہنمائی کی فیس بھی داخل کرنی ہوگی جو کسی حالت میں واپس نہیں کی جائے گی۔

(ج) واپسی شدہ مسئلہ کی درخواست تحریری افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کو براہ راست بھیجی جاسکتی ہے اور مقامی ڈاک خانہ کے کسی دوسرے ادارہ کے ذریعہ سے بھی۔

(د) شدہ مسئلہ کی واپسی کی درخواست خود ذریعہ دستی مذکور کی طرف سے قبل کی جائے گی یا اس کے کسی مختار مجاز کی طرف سے۔

(۱۴) ہر درخواست کے ساتھ ایک تحریری بیان بھی ہوگا جس کو سربراہ لگانے میں بند کر کے درخواست کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے جس میں شدہ مسئلہ کے واپس لینے کی وجوہات تحریری کی جائیں گی۔ اس سربراہ بیان کو صرف وہی افسر کوٹے گا جس کے نام درخواست بھیجی جائے گی۔

(و) شدہ مسئلہ کے دائرہ میں دو کئے اور مسئلہ الیہ کے حوالہ نہ کرنے میں تاخیر وغیرہ کے جو معصرت ہوں گے وہ سب شدہ مسئلہ کے فرسندہ کو برداشت کرنے ہوں گے۔

(ز) درخواست واپسی شدہ مسئلہ جرح افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کے پاس پہنچ جائے گی تو فرسندہ مذکور اس کا اطمینان کرنے کے بعد کہ درخواست مقامی فرسندہ شدہ مسئلہ کی طرف سے بھیجی ہے اور وجوہات واپسی کی مکمل گئی ہیں، حکم دے دیگا کہ شدہ مسئلہ فرسندہ کو واپس دیدی جائے۔ ورنہ شدہ مسئلہ فوراً اس کے مسئلہ الیہ کو بھیجی جائے گی۔ (دفعہ ۱۸۔ پوسٹل گائیڈ)

سکول وغیرہ کی وانگی

۴۸ سکول، سونا چاندی، قیمتی جواہرات، زیورات اور سونے چاندی کی دوسری چیزیں ملکی ڈاک میں صرف بیم شدہ جاسکتی ہیں اور غیر ملکی ڈاک میں جہزی شدہ لفافوں یا بیم شدہ کبوسوں میں بند کر کے ان ملک کو جہاں ایسے کس جاسکتے ہیں۔ کرنسی نوٹ یا ان کے ادھے صرف بیم شدہ ہی جاسکتے ہیں۔ جو لوگ قیمتی چیزوں کو غیر جہزی شدہ خط یا غیر جہزی شدہ پادرسوں میں رکھ کر بھیجتے ہیں وہ نہ صرف اپنے مل کو خطرے میں ڈالتے ہیں بلکہ ہر اس شخص کو جس کے ہاتھ سے وہ چیز گزرتی ہے، بے یقینی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (دفعہ ۲۰۔ پوسٹل گائیڈ)

پکینگ اچھا ہونا چاہیے

جو جگہ ڈاک خانہ ایسی چیزوں کے احتیاط سے پہنچانے کی کوئی ذمہ داری نہیں کرتا جن کے راستے میں ٹوٹنے پھوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کو نہایت حفاظت کے ساتھ بند کر کے ڈاک میں بھیجنا چاہیے۔ تاکہ ٹہرنے کی ضرب اور بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے شدہ مسئلہ کو نقصان نہ پہنچے (دفعہ ۲۱۔ پوسٹل گائیڈ)

بھیجنے والے کو اپنا پتہ بھی لکھنا چاہیے

شدہ مسئلہ کے پتہ کی طرف بائیں جانب کے گوشہ پر بھیجنے والے کو اپنا نام اور پتہ بھی لکھ دینا چاہیے۔ تاکہ اگر شدہ مسئلہ کو توبہ الیہ کو تقسیم نہ کی جاسکے تو اس کے فرسندہ کو واپس بھیجنے کے لئے کھول کر دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ ڈاک خانہ کے "لاپتہ خطوط کے دفتر" میں ہر سال ہزاروں چیزیں ایسی ضائع کرنی پڑتی ہیں جن پر باہری نہیں بلکہ اند بھی فرسندہ کا پتہ نہیں ہوتا۔ (دفعہ ۲۳۔ پوسٹل گائیڈ)

ڈاک خانہ کے خلاف شکایات

(۱) ڈاک خانہ کے خلاف جو شکایتی خطوط تحریر کئے جائیں ان کے کل محصول کا پیشگی ادا کرنا ضروری ہے ورنہ خط یرنگ کر دیئے جائیں گے اور ان کا محصول فرسندہ سے وصول کیا جائے گا۔ (۲) شکایتیں پہلے ڈاک خانہ متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر کو بھیجی جائیں لیکن اگر معاملہ کی اہمیت آزادانہ تحقیقات کی متقاضی ہو یا پوسٹ ماسٹر متعلقہ کی کارروائی سے شکایت کنندہ مطمئن نہ ہو تو ایسی صورتوں میں سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات یا اپنے متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھنا چاہیے۔

خاص اہمیت رکھنے والی شکایتیں ہمیشہ پوسٹ ماسٹر جنرل کو بھیجی جائیں۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کے نام خط لکھنے کے لئے یہ پتہ کافی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات
مقامی

(۳) سنی آٹھوں کی عدم ادائیگی یا غلط ادائیگی کی شکایات تاریخ روایتی تاریخ سے بارہ مہینہ کے اندر اندر بھیج دینی چاہیے ورنہ ان کی سماعت نہیں ہوگی۔ دیگر امور کے متعلق شکایات وجہ شکایت واقع ہونے کی تاریخ سے ۶ ماہ کے اندر پہنچانی چاہئیں اور غیر ملکی اشیاء کے متعلق اشیاء مذکور کی رعایت سے ایک سال کے اندر اور اگر شکایت مذکور میں کسی شخص کی گمشدگی یا نقصان کا مطالبہ بھی شامل ہو تو روایتی شے مذکور سے ۳ ماہ کے اندر بصورت گمشدگی اور تاریخ تقسیم شے مذکور سے ایک ماہ کے اندر بصورت نہ ملنے یا خراب ہو جانے کسی شخصے مرسلہ کے۔

تاریخی آرڈروں کے حصول کی بابت کوئی مطالبہ جو روایتی تاریخ روایتی تاریخ سے دو مہینہ کے بعد پیش کیا جائے گا، قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) ملکی تامل کے متعلق ایسی شکایتیں جن میں واپسی محصول وغیرہ کا بھی مطالبہ ہو، پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ متعلقہ کے نام جانی چاہئیں اس قسم کی شکایات اس وقت قابل سماعت ہوں گی جب وہ روایتی تاریخ سے دو مہینہ کے اندر اس افسر کے پاس پہنچ جائیں گی جس کے نام جانی چاہئیں۔ اور غیر ملکی تامل کی بابت شکایتی مطالبات تاریخ روایتی تاریخ سے ۶ ماہ کے اندر بھیج دینی چاہئیں۔ پھر اس صورت کے جس میں کسی غیر استعمال شدہ غیر ملکی جوابی تامل کے حصول کی واپسی کا مطالبہ ہو۔ ایسے مطالبہ کی درخواست صحیح افسر متعلقہ کو تاریخ روایتی تاریخ سے تین مہینہ کے اندر پہنچانی چاہئے۔ (مزید تفصیلات کیلئے دیکھو دفعہ ۲۶ و ۲۷ پوسٹل گائیڈ)

ہندوستانی ڈاکخانوں کے مختلف حلقے اور ان کے بڑے افسران کے پتے

افسر اور اس کا پورا پتہ

صوبہ

- ۱۔ پنجاب اور صوبہ سرحد پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ پنجاب و صوبہ سرحد لاہور
- ۲۔ صوبہ بنگال اور آسام پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بنگال و آسام کلکتہ
- ۳۔ صوبہ بمبئی پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بمبئی بمبئی
- ۴۔ صوبہات متوسط پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ صوبہات متوسط ناگپور
- ۵۔ مدراس پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ مدراس مدراس
- ۶۔ صوبہات متحدہ آگرہ و اودھ پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ صوبہات متحدہ لکھنؤ
- ۷۔ سندھ و بلوچستان ڈاک خانہ و تار گھر حلقہ سندھ و بلوچستان کراچی
- ۸۔ بہار و اڑیسہ پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بہار و اڑیسہ پٹنہ

ڈاک کی تقسیم یا مکتوب الیہ کو حوالگی

حوالگی کی تعریف | شے معمولہ بذریعہ ڈاک اگر مکتوب الیہ کے مکان پر یا دفتر میں خود مکتوب الیہ کو یا اس کے کسی ملازم یا گماشتہ کو یا کسی اور شخص کو مکتوب الیہ کی ڈاک وصول کرنے کا مجاز خیال کیا جاتا ہے، اگر اسی طریقہ پر حوالہ کر دی جائے جس طریقہ پر عام طور سے مکتوب الیہ کو ڈاک حوالہ کی جاتی ہے تو ایکٹ ڈاک خانات کی رو سے اس کو حوالگی ڈاک سے تعبیر کیا جاسکتا ہے (دفعہ ۱۹ پوسٹل گائیڈ)

بی، وی پی اور جی کی چیزوں کی حوالگی | دو سو پچاس روپے سے زائد کے بیسے اور پچاس روپے سے زائد کے دی بی (اشیاء قیمت غلب) صرف ڈاک خانہ میں مکتوب الیہ کو حوالہ کئے جاتے ہیں۔ ایسے ہی وہ

چیزیں بھی جن پر پچاس روپے سے زیادہ محصول چسپی واجب الادا ہوتا ہے، عموماً ڈاک خانہ ہی میں حوالہ کی جاتی ہیں۔ (دفعہ ۲۰ پوسٹل گائیڈ)

ڈاک کیوں کے فرائض | ڈاک کیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز جو کوئی رقم واجب الادا ہو، بغیر کل رقم وصول کئے ہوئے مکتوب الیہ کو نہ دیں۔ ایسے ہی ان کو یہ بھی حکم ہے کہ جن چیزوں کی مکتوب الیہ سے یہ لینا ہے وہ بغیر رسید پر دستخط کرانے ہوئے مکتوب الیہ کے حوالہ نہ کریں۔ (دفعہ ۲۱ پوسٹل گائیڈ)

لینے سے انکار | مرسل الیہ اگر کسی چیز کو بغیر کھولے ہوئے فوراً ڈاک کو واپس کر دیا تو وہ شے مذکور کی بابت کسی واجب الادا رقم کی حوالگی کا ذمہ دار ہوگا لیکن ایسی صورت میں اس کو شے مذکور کے کھانڈ پر گھبراہٹ یا کچھ لینے سے انکار ہے۔ (دفعہ ۲۲ پوسٹل گائیڈ)

چیزوں کا وصول کر لینا

اگر کوئی شخص کوئی ایسی چیز جو چہر ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے، ڈاک کے وصول کر لیتا تو اس پر رقم واجب ہوگا اور اگر نا لازم ہو جائے گا۔ اگر واجب الادا مطالبہ سے نا امداد سے کچھ وصول کر لیا گیا ہو تو وہ بعد میں اس کی شکایت تقسیم کرنے والے ڈاک خانے پوسٹ ماسٹر سے کر سکتا ہے۔ (دفعہ ۲۳۔ پوسٹل گائیڈ)

ڈاک خانہ اپنا مطالبہ کن طریقوں سے وصول کر سکتا ہے

اگر کوئی شخص جس کے ذمہ ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے مطالبہ مذکور کی دانگی سے انکار کرے تو اس سے مطالبہ مذکور کی طریقہ سے وصول کیا جائے گا جس طریقہ سے ایکٹ ڈاک خانہ جات کے ماتحت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے ڈاک خانہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ جب تک واجب وصول نہ ہو وہ شخص مذکور کی ڈاک کو روک لے۔ (دفعہ ۲۴۔ پوسٹل گائیڈ)

ڈاک خانے سے براہ راست ڈاک منگانی کے طریقے

ڈاک کی براہ راست تقسیم

(۱) کلکتہ، بمبئی، مدراس اور ان شہروں کے علاقہ جہاں پوسٹ بکس دیئے کا طریقہ جاری ہے اور سب مقامات میں کسی شخص کی طرف سے اس مضمون کی تحریری درخواست جانے پر کہ اس کی ڈاک ڈاکوں کو دی جائے بلکہ ڈاک خانہ سے محفوظ رکھی جائے تاکہ وہ خود آ کر اپنا آدمی بھیج کر براہ راست ڈاک مذکور منگالیا کرے۔ ڈاک خانہ بلا کسی معاوضہ کے شخص مذکور کی ہدایت پر عمل کرے گا اور کاروباری اوقات کے اندر شخص مذکور کی ڈاک خود اس شخص کو یا اس کے کسی فرستادہ کو دیدی جائے گی۔ لیکن یہ ڈاک کسی تھیلے وغیرہ میں بند کر کے نہیں بلکہ کھلی ہوئی دی جائے گی۔

(۲) ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگوانے والے اگر اپنے خرچ سے ایسے تھیلے خریدیں گے جن کی دکنجیاں ہوں، ایک ڈاک خانہ میں رہے اور ایک ڈاک منگانی والے کے پاس، تو ہلکا ران ڈاک خانہ ان تھیلوں میں تمام ڈاک جو پیشی ادا شدہ ہو اور جبری شدہ نہ ہو موقوف کر کے ڈاک منگوانے والے کے فرستادہ کو دیدیا کریں گے۔ ڈاک روانہ کرنے کے لئے بھی اپنی تھیلوں سے کام لیا جاسکتا ہے لیکن بند تھیلوں کے ذریعہ براہ راست ڈاک منگوانے اور ڈاک روانہ کرنے کا انتظام صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اس ہتھیار جس میں تھیلہ لیا جائے آئندہ مارچ تک (دونوں مہینوں کو شامل کر کے) ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے فیس پیشی ادا کر دی جائے مثلاً اگر اپریل میں تھیلہ لیا جائے تو بارہ روپے اور دسمبر میں لیا جائے تو چار روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔ ۳۱ مارچ کے بعد بارہ روپے پیشی ادا کرنے پر پھر گٹھ کی تجدید کرائی جاسکتی ہے۔ ان فیسوں کی کسی صورت میں واپسی نہیں ہوگی۔ (دفعہ ۲۸۔ پوسٹل گائیڈ)

خصوصی نمبر کے پوسٹ بکس اور تھیلے

(۱) کلکتہ، بمبئی، مدراس، ممبئی اور ان تمام بڑے شہروں میں جہاں پوسٹ بکس کا طریقہ جاری ہے، براہ راست ڈاک منگوانے کے لئے پوسٹ بکس کرایہ پر لئے جاسکتے ہیں۔ ان بکس میں تمام پیشی ادا شدہ اور غیر جبری خطوط و پکیٹ وغیرہ جو پوسٹ بکس کے کرایہ دار کے نام وصول ہوتے ہیں، جمع ہوتے رہتے ہیں اور کرایہ دار خود ڈاک خانہ آ کر اپنا آدمی بھیج کر ڈاک خانہ کے کاروباری اوقات کے اندر جس وقت اس کو آسانی ہو، پوسٹ بکس میں سے اپنی ڈاک نکال سکتا ہے۔ ہر پوسٹ بکس کا ایک مخصوص نمبر ہوتا ہے جس کو پوسٹ بکس کا کرایہ دار اپنے پتہ میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ پوسٹ بکس کی ایک کپی کرایہ دار کے پاس اور ایک ڈاک خانہ میں رہتی ہے۔ پوسٹ بکس کا کرایہ سال بھر کے لئے پیشی چندرہ روپے لیا جاتا ہے اور سال سے کم کے لئے پانچ روپے ماہی کے حساب سے۔ پوسٹ بکس کے قفل اور کئیوں کی قیمت بھی کرایہ دار ہی سے وصول کی جاتی ہے لیکن پوسٹ بکس چھوڑنے پر اگر قفل اور کئیوں اچھی حالت میں ڈاک خانہ کو واپس کر دی جائیں تو ان کی قیمت واپس مل جاتی ہے۔ (۲) پوسٹ بکس کے بجائے یا پوسٹ بکس کے ساتھ مخصوص نمبر کا ایک پرائیویٹ تھیلہ بھی ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگوانے اور پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پوسٹ بکس کی طرح اس تھیلہ کا بھی خاص نمبر ہوتا ہے اور ڈاک منگوانے والے کو یہ تھیلہ مع ایک قفل اور دو کئیوں کے خود خرید کر دینا پڑتا ہے مخصوص نمبر کے اس تھیلہ کا کرایہ سال بھر کیلئے چوبیس روپے اور سال بھر سے کم کے لئے آٹھ روپے ماہی کے حساب سے لیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۲۸۔ اے۔ پوسٹل گائیڈ)

ایسے مقام پر ڈاک کی قسم جہاں ڈاکے روزانہ نہیں جاتے

(۱) شخص کسی ایسی جگہ رہتا ہو جہاں ڈاکے روزانہ نہیں جاتے وہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی تمام غیر جبری شدہ ڈاک اپنا آدمی روزانہ باقاعدہ ڈاک خانہ بیکر منگا سکتا ہے۔ بشرطیکہ شخص مذکورہ فرستادہ سیرنگ اشیا کا محصول ادا کر دے یا سیرنگ اشیا کے محصول کی ادائیگی کے لئے ایک مناسب رقم ڈاک خانہ میں پیش کرادی جائے۔ اس صورت میں ڈاک خانہ شخص مذکور کا حساب کھول دیکھ اور اس حساب کا نصف معین وقتوں کے بعد باقاعدہ ہوا کرے گا۔

(۲) ڈاک منگانے والے کے فرستادہ کو جبرطریاں، یہی ارضی آرڈر کی رقومات بھی دی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ڈاک منگانے والا ایک تحریر اس مضمون کی اپنی دستخطی ڈاک خانہ کو بھیجے۔

”میں ڈاک خانہ..... کے پوسٹ ماسٹر صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ میرے فرستادہ سیرنگ... کو تمام جبرطریاں، یہیے پارسل اور مٹی آرڈر کی رقومات حوالہ کر دیا کریں جو میرے یا میرے عزیزوں کے نام موصول ہوں اور فرستادہ مذکور سے رسید حاصل کر کے اس کو اشیا اور رقومات مندرجہ بالا حوالہ کر دینے کی صورت میں ڈاک خانہ کو اشیا اور رقومات حوالہ کردہ کی نسبت تمام ذمہ داریوں سے بری الذمہ کرتا ہوں۔ لیکن قیمت طلب (وی پی) اشیا کسی شخص کے فرستادہ کو بغیر رقم واجب الادا وٹنگی وصول ہوئے نہیں دی جائیں گی۔

(۳) اگر ڈاک منگانے والا اپنے فرستادہ کو اپنی طرف سے دستخط کرنے کی اجازت نہ دے تو جبرطریوں اور سیرنگ کی رسیدات اور مٹی آرڈر کی کو نہیں فرستادہ کو ہاؤسریڈ ویسٹی جائیں گی تاکہ وہ انہیں مکتوب الیہ کو پہنچا دے اور جب رسیدوں اور کوپنوں وغیرہ کو مکتوب الیہ دستخط کر کے واپس کر دے گا تو اشیا اور رقومات متعلقہ فرستادہ کے حوالہ کر دی جائیں گی۔

(۴) یہ ضروری نہیں ہے کہ پوسٹ ماسٹر کے نام جو اجازت نامہ بھیجا جائے اس میں سب ہی چیزوں کے فرستادہ کو حوالہ کرنے کا اختیار دیا جائے بلکہ صرف غیر جبر شدہ جبرطریوں کی نسبت بھی یہ اختیار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں سیرنگ اور مٹی آرڈر کے متعلق وہی عمل کیا جائے گا جس کا اوپر ذکر ہوا۔

(۵) ڈاک منگانے والے کی خواہش پر اور اسی کے خرچ سے ڈاک خانہ اس کو ایک تحیلہ بھیجیا کر دیکھ جس کے ساتھ ایک قتل اور دو تحیلے ہوں گی۔ اس تحیلے میں جہاندی شرائط مذکورہ بالا تمام ڈاک بشمول رقم نقد، رسیدات و اطلاعات مجاہد وغیرہ احتیاط سے رکھ دیتے ہیں جائیں گے اور ان کے ساتھ ان کی ایک فہرست بھی ہوگی۔ تحیلہ کی ایک کچی پوسٹ ماسٹر کے پاس بھیجی اور ایک مکتوب الیہ کے پاس۔ یہی تحیلہ ڈاک کے ڈاک خانہ بھیجنے کے لئے بھی کام میں لایا جاسکتا ہے لیکن کسی حالت میں کوئی رقم نقد اس تحیلہ میں بند کر کے ڈاک خانہ نہیں بھیجی جائے گی۔ اس تحیلہ کے ذریعہ سے ڈاک منگانے اور ڈاک مدائنہ کرنے کی کوئی نہیں نہیں لی جاتی۔ (دفعہ ۳۰۲۹۔ پوسٹل گائڈ)

مسافروں کیلئے سہولتیں

(۱) صرف مسافروں اور اجنبی لوگوں کے لئے یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ وہ کسی ڈاک خانہ کی معرفت اپنی ڈاک ڈاک خانہ کی معرفت ڈاک منگوانا۔ منگوائیں اور جب وہ اس ڈاک خانہ کے مقام پر پہنچیں تو ڈاک خانہ سے اپنی ڈاک لے لیں۔ ایسی ڈاک ہر علاقہ مکتوب الیہ کے مفصل نام وغیرہ کے معرفت ڈاک خانہ..... لکھا ہونا چاہیئے اور اگر ضرورت ہو تو یہ الفاظ بھی کہ ”جب تک مکتوب الیہ نہ پہنچے ڈاک امانت رہے۔“

(۲) ”ڈاک خانہ کی معرفت“ وصول ہونے والی ڈاک، علاقہ قیمت طلب اشیا کے مندرجہ ذیل شہروں میں تاریخ وصول سے تین ہفتہ تک امانت رہ سکتی ہے۔

بمبئی، کلکتہ، مداکس، کراچی، رنگون، چانگام۔ اور دوسرے مقامات پر صرف ایک ہفتہ تک۔

(۳) قیمت طلب اشیا یعنی وی۔ پی۔ صرف سات دن تک امانت رہ سکتا ہے۔ (پوسٹل گائڈ و دفعات ۳۵ و ۳۶ و ۳۷)

(۴) جن لوگوں کو اکثر دوروں پر جانے اور سفر میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے ان کی آسانی کے لئے

شناخت کے ٹکٹ

ڈاک خانے وقت کے ٹکٹوں کا طریقہ جاری کیا ہے تاکہ ان کو مسافرت اور پرویں میں شناخت کے گواہ پیش کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ یہ کارڈ بائکٹ ہر بڑے ڈاک خانے سے ایسے تمام پڑے ٹکے لوگوں کو مل سکتے ہیں جو اپنے مقام سکونت میں کافی معروف ہیں یا جن کو مقام مذکور کے ایسے ذی حیثیت متعلق باشندے جانتے ہوں جن سے پوسٹ ماسٹر بھی واقف ہو۔

(۲) ایک کارڈ کی فیس جس میں کارڈ حاصل کرنے والے کا پورا حال اور اس کے دستخط اور اس کا نوٹ ہوتا ہے، ایک روپیہ لی جاتی ہے اور یہ کارڈ تاریخ حصول سے تین سال تک کارآمد رہتا ہے۔ تین سال کے بعد کارڈ کی تجدید کرائی جاتی ہے۔ شناخت کے کارڈ پر جو نوٹ یعنی عکسی تصویر چسپاں کرنی پڑتی ہے، وہ کارڈ حاصل کرنے والے کو خود فراہم کرنی پڑتی ہے۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۳۱۔ الف)

غیر تقسیم شدہ اشیاء

جن اشیاء کے متعلق یہ امید ہوتی ہے کہ شاید ان کے مکتوب الیہ کا پتہ چل جائے، ان کو سات دن تک ڈاک خانے میں رکھا جاتا ہے، اور جہاں اشیاء کسی طرح مکتوب الیہ کو تقسیم نہیں کی جاسکتیں اور ان کے لفافوں کی سیدھے والے کا نام اور پتہ واضح طور پر لکھا ہوتا ہے، ان کو فوراً مکتوب الیہ کو واپس کر دیا جاتا ہے اور جن پر کیجئے والے کا نام نہیں ہوتا ان کو فوراً یا بشرط ضرورت سات دن انتظار کر کے لاپتہ خطوط کے دفتر میں بھیج دیا جاتا ہے

لاپتہ خطوط کے دفتر میں لاپتہ خطوط کے دفتر میں مکتوب الیہ کا پتہ نکالنے کی مزید کوشش کی جاتی ہے اور جب کچھ پتہ نہیں چلتا تو شے مرسد کو کھول کر فرسینہ کا پتہ معلوم کیا جاتا ہے اور پھر شے، مذکور فرسینہ کو واپس کر دی جاتی ہے اور جب فرسینہ کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا تو کچھ روز انتظار کر کے ان کو لاپتہ قرار دیا جاتا ہے۔ (پوسٹل گائڈ۔ دفعہ ۳۲ و ۳۳)

صادق ایمن اینڈ برادرز

جنرل ایڈووکیٹس فضل گنج حیدر آباد کن

لوہے کا ہر قسم کا اسٹاک۔ عمارتی سامان، فرنیچر کا سامان

گاڑی اور رنگ سازی کا سامان فروخت کرنیوالے

دوسرا باب ملکی خطوط و پوسٹ کارڈ وغیرہ

ملکی ڈاک کی تعریف

ملکی ڈاک سے وہ ڈاک مراد ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا کے خراج سے چلنے والے ڈاکخانوں کے ذریعہ سے محکمہ پوسٹ یا سسٹم میں آتی جاتی ہے خواہ وہ ڈاکخانے ہندوستان میں ہوں یا ہندوستان سے باہر (پوسٹل گارنٹی) ملک کی اندرونی ڈاک میں اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

لفظ پوسٹل گارنٹی کا مطلب ہے کہ پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

لفظ پوسٹل گارنٹی کا معنی

محصول (۱) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔ (۲) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

محصول (۳) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

پوسٹ کارڈ

غیر سرکاری پوسٹ کارڈ (۱) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔ (۲) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

خاص قواعد (۱) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

کارڈوں کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور غیر سرکاری جوابی پوسٹ کارڈ کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جو کارڈ جواب کیلئے مخصوص ہو اس پر لفظ پوسٹ کارڈ کے علاوہ لفظ جواب بھی لکھا ہونا چاہئے۔

(۲) سرکاری کارڈوں کی طرح غیر سرکاری کارڈوں میں بھی پتہ کی جانب کارڈ کی دائیں طرف کا نصف حصہ پتہ، ٹکٹ یا ہدایات متعلقہ ڈاکخانہ کے لئے مخصوص رہنا چاہئے یعنی دائیں طرف کے نصف حصہ میں مکتوب الیہ کیلئے کوئی مضمون وغیرہ نہ لکھنا چاہئے۔ البتہ بائیں طرف کا نصف حصہ مضمون وغیرہ لکھنے کیلئے کام میں لایا جاسکتا ہے۔

(۳) پوسٹ کارڈ کیساتھ سوائے حسب ذیل طریقہ کے اور کوئی چیز نہیں لگائی جاسکتی۔ (الف) ٹکٹ ڈاک۔

اب مکتوب الیہ کے پتہ کی چٹ جو بالکل کارڈ سے چمکی ہوئی ہو اور کارڈ سے باہر نکلی ہوئی نہ ہو۔

(ج) فرسیندہ کے نام اور پتہ کی چٹ جو لبانی میں ہو یا پتہ اور چٹانی میں ہوں انچہ سے زیادہ نہ ہو اور کارڈ پر اچھی طرح چمکی ہوئی ہو اور کارڈ سے باہر نکلی ہوئی نہ ہو۔

(د) لٹنے اور تصویریں وغیرہ جو بہت باریک کاغذ پر چسپے ہوئے ہوں اور جن کا ہر حصہ کارڈ پر چمکا ہوا ہو۔

ٹکٹ ہمیشہ پتہ کی طرف لٹنے چاہئیں اور مکتوب الیہ کے پتہ کی چٹ بھی اسی طرف۔ باقی چیزیں دائیں طرف کے نصف حصہ میں یا مضمون کے حصہ کی طرف چسپاں کی جاسکتی ہیں۔ (پوسٹل گارڈ دفعہ ۵۴)

خلاف ورزی قواعد کی سزا (۱) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔ (۲) ہندوستان کے پوسٹل گارنٹی کے تحت اشیا کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے حصول کی شرحیں جدا گانہ ہیں۔

طبی کہنی دہی اپنے خریداروں کو دی گئی ہے لیکن دو اٹریج دیتی ہے تاکہ ان کو زیادہ محصول کی زیریاری نہ ہو۔

(ب) مل دز کے پیکل اور پلوں اور رسیدوں پر جو مطبوعہ فارموں پر ہوں ضروری قلمی اندراجات۔

(ج) مطبوعہ اطلاعات۔ مطبوعہ شتی خطوط اور مطبوعہ دعوت ناموں کی صورت میں۔ تاریخ اور وقت اس تقریب کا جس سے وہ تعلق رکھتے ہوں۔ مکتوب الیکٹرانک اور پتہ فرسند کا نام اور کسی جلسہ کی اطلاع کی صورت میں اس جلسہ کے انعقاد کا مقصد۔

(د) چھپنے والی کتابوں اور پروفوں اور دیگر مطبوعات میں غلطیوں کی تصحیح (۲) تصدیق غلطی کے اور نقشے خواہ ہا سے بنائے ہوئے ہوں یا کسی مشین سے بشرطیکہ ان پر سوائے خط و تارخ یا ایسے پانچ الفاظ کے جن میں ان کی تشریح ہو یا جن کے ذریعے سے انکو تحفہ پیش کرنا مقصود ہو۔ اور کوئی قلمی تحریر نہ ہو۔ (۳) کاروباری۔ تجارتی یا قانونی کاغذات خواہ تمام و کمال ہا سے سے لکھے ہوئے ہوں مثلاً دستاویزات۔ حسابات۔ مختارنامے۔ بیہ کی پالیسیا نوٹ۔ حالت ہائے دیوانی و فوجداری کے سن اور نوش اور پوس کے معذرت نامے کتابی پیکٹ کے معافی محمول میں نہیں جاسکتے۔

(۵) پرانی تاریخوں کے دستی لکھے ہوئے خطوط جو پہلے ڈاک میں سے گزر چکے ہوں اور اپنا اصل مقصد پورا کر چکے ہوں۔

(۶) ایسے کاغذات جو ٹائپ رائٹنگ کی شکل کے ٹائپ میں چھاپے گئے ہوں یا کسی قلمی یا ٹائپ رائٹر کے لکھے ہوئے مسودوں سے بذریعہ کسی نقل جھاپنے والی مشین یا پریس یا مصالح کے نقل کئے گئے ہوں۔ بشرطیکہ (۱) ان کو ڈاک خانہ کی کمر کی میں سے ہا کر پیش کیا جائے۔ (۲) ڈاک باجو کو مطلع کر دیا جائے کہ وہ کاغذات اس قسم کے ہیں جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اور (۳) ان کاغذات کی کم از کم میں مجسمہ نقلیں بیک وقت ڈاک میں ڈالی جائیں۔ قشعر بیج۔ لفظ تحریر میں ٹائپ رائٹنگ اور وہ تمام ذرائع تحریر شامل ہیں جو عام طور پر صرف ایک کاغذ لکھنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۷) ان چیزوں کے ساتھ جو مندرجہ بالا دفعات کے بموجب کتابی پیکٹ میں جاسکتی ہیں۔ ایسی چیزیں بھی جاسکتی ہیں جن کا بیجا ذکر وہ اشیاء کی حفاظت کیلئے ضروری ہو اور ایسی چیزیں بھی جو مذکورہ اشیاء سے ملحق یا ان کا جزو ہوتی ہیں مثلاً کاغذ وغیرہ لپیٹنے کیلئے رول کتابوں کی جلدیں خواہ کتاب کے ساتھ جڑی ہوئی ہوں یا پلیمبر۔ پکٹ بکوں کیساتھ سٹپلین یا ملاقاتی کارڈوں کیساتھ کارڈ کی پلیٹیں۔ (پوسٹل ٹائڈ دفعہ ۵۸۵)۔

کتابی پیکٹ میں کن چیزوں کے رکھنے کی ممانعت ہے
(الف) خط و ذاتی خط و کتابت کی قسم کی کوئی چیز نہ تو کتابی پیکٹ کے اندر

رکھی جاسکتی ہے اور نہ اس پر کوئی جاسکتی ہے بجز اس کے جس کی تشریح اوپر ہو چکی ہے (ب) کوئی کارڈ جس پر پوسٹ کارڈ کا لفظ لکھا ہو کھلا ہو کتابی پیکٹ شتی حیثیت سے نہیں جاسکتا۔

(ج) کسی کتابی پیکٹ میں زر کاغذی نہیں رکھا جاسکتا نہ زر کاغذی نہ یہاں غیر استعمال شدہ ڈاک خانہ کے ٹکٹ اور ملاقاتی اسٹامپ مکرئی نوٹ۔ ہنڈیاں۔ بچک۔ پوسٹل آرڈر بینک نوٹ اور لاڈ ایگلی زر کے تمام ٹکٹانے اور امانت نامے ملا دیں۔ لیکن ایک ایسا ٹکٹ ملافتہ یا ٹکٹ ڈاک کارڈ یا دیگر کتابی پیکٹ میں رکھنے کی ممانعت ہے جس پر پیکٹ پیچنے والے کا پتہ لکھا ہوا ہو۔ (پوسٹل ٹائڈ دفعہ ۵۹)

کتابی پیکٹ کتابی لکھنا جاسکتا ہے (۱) کتابی پیکٹ غولہ میں ۲ فٹ۔ چوڑائی میں ایک فٹ اور مٹائی میں ایک فٹ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر پیکٹ گول پٹا ہو تو اس کی لمبائی زیادہ سے زیادہ تین انچ ہو سکتی ہے بشرطیکہ ۲ فٹ سے زیادہ لمبائی ہونے کی صورت میں اس کا قطر (یعنی مٹائی) ۴ انچ سے زیادہ نہ ہو۔

(۲) مطبوعہ کاغذات جو کارڈوں کی شکل میں کھلے ہوئے پیچے جائیں خواہ وہ مڑے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پوسٹ کارڈوں کی کم از کم ناپ سے چوتھے اور پیکٹوں کی زیادہ سے زیادہ ناپ سے بڑے نہ ہونے چاہئیں (دفعہ ۶۰)

کتابی پیکٹ کی بندش (۱) کتابی پیکٹ کسی لغانہ میں نہ جاتا یا اس کو اس طریقہ سے لپیٹ کر بھیجا جلتے کہ اگر اس کے اندر کی چیزیں دیکھنے کی ضرورت ہو تو بغیر کسی مہر کے توڑے ہوئے یا کسی کاغذ کے پھاٹے ہوئے یا کسی چٹکے ہوئے کاغذ کے چھٹائے ہوئے آسانی سے دیکھی جاسکیں۔ بغیر لغانہ کے پیکٹ کو بھی اس طریقہ سے بند کرنا چاہئے کہ اس کا آسانی سے استحقاق نہ ہو سکے۔ (دفعہ ۶۱)

خلاف زری قواعد کی سزا اگر کسی کتابی پیکٹ میں کوئی یا ناپ میں سائنس و معاشیاتی امور سے بڑا ہو گیا یا اس کی بندش خلاف قاعدہ ہوگی تو مکتوب الیکٹرونک کے ذریعے اس پر جرم خط یا پراسل کا حصول لیا جائیگا جو کسی ان دوسرے سے کم ہوگا۔ لیکن مذکورہ محمول میں سے ان چیزوں کی قیمت کم کر دی جائیگی جو پیکٹ پر لگائے گئے ہوں گے (دفعہ ۶۲) طبی کینی دینی کی دوائیں دینی کے ذریعہ منکے میں آپ کو تین آنے محمول رجسٹری کے کسی دینے پڑنے کے بعد زانی اور پیکٹ لکھا جائیگا۔

نمونوں کے پکیٹ

محصول { نمونہ کے پکیٹوں کا محصول بھی دہی ہے جو کتابی پکیٹوں کا ہے۔

نمونوں کے پکیٹ میں کیا کیا جاسکتا ہے { (۱) نمونوں

پکیٹوں میں ایسی چیزیں بھی جاسکتی ہیں جو واقعی تجارتی اور سوداگری کی چیزوں کا نمونہ دکھانے کی غرض سے بھیجی جائیں اور جو بازار میں اصل چیز کی قیمت پر فروخت نہ ہو سکیں۔ ان کے ساتھ ایسی چیزیں بھی رکھی جاسکتی ہیں جو کتابی پکیٹ میں جاسکتی ہیں کسی نمونہ کے پکیٹ کے اوپر یا اس کے اندر کوئی تحریر نہ ہونی چاہئے جو غیر سیدھا اور مرسل الیہ کے نام اور پتہ کے یا ٹریڈ مارک کے یا نمبروں کے یا قیمتوں کے یا ایسی علامتوں کے جن سے نمونہ والی اشیاء کا وزن و مقدار یا ناپ ظاہر ہوتی ہو۔

(۲) قدرتی چیزیں۔ خشک یا محفوظ کئے ہوئے حیوانات اور پودے نباتاتی نمونے اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نمونوں کے پکیٹ کے محصول میں جا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ تجارتی اغراض کیلئے نہ بھیجی جائیں اور ان کو اسی طریقہ سے بھیجا جائے جس طریقہ سے نمونوں کے پکیٹ بھیجے جاسکتے ہیں۔ (دفعہ ۶۶)

نمونہ کے پکیٹ کی لمبائی ۲ فٹ سے اور چوڑائی ۱ فٹ سے زیادہ نہ ہونی چاہئے اور اونچائی ایک ایک فٹ سے زیادہ نہ ہونی چاہئے اور وزن دو سو تولہ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ (دفعہ ۶۷)

بندش { (۱) نمونوں کا پکیٹ کھلا ہوا یا اس طریقہ سے بند ہوا ہونا چاہئے کہ اس کے اندر کی چیزوں کا پکاسانی امتحان کیا جاسکے۔

(۲) بجوں۔ دواؤں یا اسی قسم کی دوسری چیزوں کے نمونے جو کھلے ہوئے نہیں جا سکتے ان کو کسوں یا تھیلیوں میں بھیجا جاسکتا ہے بشرطیکہ کپول یا تھیلیوں کو اس طریقہ سے بند کیا جائے کہ ان کو آسانی سے کھولا جاسکے اگر ضرورت ہو تو ہوا بند ڈبے بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں لیکن ان پر فریڈہ کو یہ لکھ کر کہ ان کے اندر کیا ہے اپنے دستخط کر دینے یا اپنے کاروبار کی ہر لگانہ لکھنی چاہئے۔

(۳) شیشہ آلات۔ رفیق یا رقیق ہو جانے والے تیل وغیرہ۔ رنگ وغیرہ کے سفوف۔ زندہ شہد کی کہیاں اور اسی قسم کی دوسری نازک یا نقصان رساں چیزوں کو ایسی حفاظت سے بھیجا جائے کہ وہ بھی محفوظ رہیں اور انکی وجہ سے دوسری چیزوں کو بھی نقصان نہ پہنچے۔ (دفعہ ۶۸)

خلاف زندگی قواعد کی سزا { (۱) اگر نمونہ کے پکیٹ میں کوئی ایسی چیز ملیگی جو اس میں نہ ہونی

چاہئے یا پکیٹ کا وزن یا ناپ تاجہ سے زیادہ ہوگی تو حوالگی کے وقت پھر خط یا مارسل کا محصول لیا جائیگا جو بھی ان میں سے کم ہوگا لیکن اس محصول میں ان پکیٹوں کے دام کم کر دئے جائیں گے جو پکیٹ پر لگے ہوں گے۔

(۲) اگر نازک یا نقصان رساں چیزوں کو حفاظت سے بند نہیں کیا جائیگا تو ایسے پکیٹ ڈاک سے روانہ نہیں کئے جائیں گے۔

نابیناؤں کے طریقہ پکیٹ

محصول { اخبارات اور کتابیں وغیرہ جو نابیناؤں کے استعمال کیلئے

اچھے ہوئے ہوتے حروف میں چھپی ہوگی ان شرائط کے ماتحت جو پوسٹل گائیڈ سے معلوم ہو سکتی ہیں حسب ذیل رعایتی محصول پر جاسکتے ہیں ایسی تولہ دو پیسہ میں۔ ایسی تولہ سے زائد دو تولہ تک۔ ایک آنہ میں دو تولہ سے زائد تین سو تولہ تک۔ دو تولہ تین سو تولہ سے زائد چار سو تولہ تک۔ دے آئے

رجسٹر اخبارات یعنی اخبار اجکانا رعایتی محصول کے حشر ڈ میں درج ہے

تعریف { جو اخبارات ڈاک میں "رجسٹرڈ اخبارات" کی حیثیت سے رعایتی محصول میں جاسکتے ہیں ان کی تعریف ایکٹ ڈاک خانہ جات میں حسب ذیل لکھی ہے:-

ہر شائع ہونے والی چیز جس میں تمام تریا زیادہ تر سیاسی یا غیر سیاسی خبریں ہوں یا ایسی خبریں یا دوسرے وقتی مسائل کے متعلق مضامین ہوں بشمول یا بلا بشمول اشتہارات کے اخبارات بھی جائیگی بشرطیکہ

(۱) اس کی خبر وار اشاعتیں ۳۱ دن سے زیادہ کے وقفوں میں ہوں

اور (۲) اس کے چندہ دینے والوں کی ایک صفحہ اور واقعی فہرست موجود ہو

ہو اخبار کا کوئی نمبر جس پر وہی تاریخ پڑی ہو جو اخبار پر ہو اور جو اخبار کے ساتھ رول نہ کیا جائے۔ اخبار کا جزیہ تصور کیا جائیگا بشرطیکہ اس میں

تمام تریا زیادہ تر دیس ہی مضامین ہوں جسے کہ اخبارات میں ہونے چاہئیں اور اس کے ہر صفحہ پر اخبار کا نام اور اس کی تاریخ اشاعت چھپی ہوگی

نوٹ { جس رجسٹرڈ اخبار کے ساتھ اشاعت ذیل میں سے کسی قسم کا کاغذ بطور نمبر شامل ہوگا اس کو کتابی پکیٹ تصور کیا جائیگا۔

(۲) اشتہارات و وقتی جو کسی مشترکہ پبلیکیشن ہو اور جو اخبار کے ساتھ شائع ہونے کیلئے بھیجا گیا ہو۔

(۳) اشتہارات و وقتی جس کے ساتھ آڈر فارم بھی منسلک ہو یا کسی کمپنی وغیرہ کا پراسپیکٹ جس کے ساتھ درخواست کا فارم منسلک ہو یا کسی تحریک یا

تحقیقات کا نام۔
(۲) کوئی ایسا کاغذ جو اس کے وصول کنندہ کے نام پر براہ راست ذاتی تھا۔
کی شکل میں تحریر کیا گیا ہو مثلاً ایک گشتی چٹھی اخبار کے ساتھ کسی ایسے شخص
کو جو مطلب کو کہہ بھی جائے جس کے پاس وہ اخبار پہنچے۔ (دفعہ ۷۴)

موصول ۲ ممدون ملک اور سیلون (لنکا) کی ڈاک سے بھیجے جانے والے
رجسٹر اخبارات کیلئے پابندی شدہ شرائط مندرجہ ذیل موصول منتخب کیا جائے
آئندہ تو لنک۔ ایک پیسہ۔ آئندہ تو لہ سے زائد میں تو لہ تک۔ دو پیسہ ہر
مزید میں تو لہ یا اس کے جزو پر۔ دو پیسے

شرائط

(الف) جس حلقہ ڈاک میں اخبار شائع ہوتا ہو اس کے پوسٹ ماسٹر
جنرل کے دفتر میں اخبار رجسٹرڈ کر لیا جائے اور جس عرصہ تک رجسٹریشن یا اسکی
سبب بعد کی تجدید نافذ الاثر رہ سکتی ہے اس کی ميعاد ختم نہ ہونی ہو کسی اخبار
کے رجسٹرڈ کرانے کیلئے پہلی مرتبہ جو درخواست دی جائے اس کے ساتھ ایکٹ
تو ڈسٹرکٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا سٹامپٹکٹ ہونا چاہئے کہ پریس ایکٹ کے
ماتحت جن اقرارناموں کے داخل کرنے کی ضرورت ہے وہ داخل کر دئے گئے
ہیں (اگر اخبار کسی دیہی ریاست سے شائع ہو تو درخواست کیساتھ اسکی تائید
میں پولیٹیکل انسپکٹر سفارتی تحریر ہونی چاہئے) اور دوسرے کم از کم پچاس چندہ
دہندگان کاموں اور پتوں کی فہرست۔
(ب) پورا محصول بونگی ادا کرنا چاہئے۔

(ج) اخبار کے پہلے یا آخری صفحہ پر جہاں آسانی سے ممکن ہو لفظ "رجسٹرڈ"
اور اس کے بعد وہ نمبر جو پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے اخبار کیلئے دیا گیا ہو
چھپا ہوا ہونا چاہئے۔

(د) اخبار جہاں شائع ہوتا ہو اس کے ڈاکخانہ میں اخبار کے مالک۔ منیجر
یا پبلشر کو اخبار ڈاک میں ڈالنا چاہئے۔

(ر) اخبار کی ایک یا متعدد کاپیوں کے بندلوں کو یا تو بغیر کسی نفاذ کے
بھیجا جائے یا کھلے ہوئے نفاذ میں یا ایسے نفاذ میں جس کے دونوں
کنارے کھلے ہوئے ہوں تاکہ راستہ میں اخبار آسانی سے نکال کر دیکھا جاسکے۔
(و) اخبار شائع ہوجانے کے بعد اس کے اندر یا اس کے نفاذ پر کوئی
نفظ نہیں چھپ سکیگا اور نہ اخبار کے اندر اس کے نفاذ پر کوئی تحریر بھی
یا نشان بنایا جاسکیگا بجز کتابت الیہ کے نام۔ پتہ اور نمبر خریداری کے یا اخبار اور
اس کے بھیجے والے کے نام اور پتہ کے ریوے بک مشالوں اور ایسے اجیڑوں
کے نام جنہوں نے یا غلط اجازت حاصل کر لی ہو جو اخباری پبلکٹ جائینگے
ان پر یہ پابیت بھی لگھی جاسکتی ہے "ڈاک کی گاڑی سے براہ راست

تقسیم کر دئے جائیں

(ا) سوائے باقاعدہ فیصد کے جبکہ تشریح اور پکر دی گئی ہے اور کوئی کاغذ
کسی اخبار کے ساتھ نہیں جاسکیگا۔

(ج) رجسٹرڈ نمبر پر میجر کو نہیں چھپا یا جائے گا۔

(۲) یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے پہلے جو اخبار درج رجسٹرڈ ہوگا اسکی رجسٹری
۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء تک قائم رہیگی اور اس کی پہلی تجدید ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء تک یکم
اپریل ۱۹۳۷ء کو یا اس کے بعد جو اخبار پہلی مرتبہ درج رجسٹر ہوگا اسکی رجسٹری
سال آئندہ کے دسمبر کی ۱۴ تاریخ تک قائم رہیگی۔ بجز اس صورت کے جس کی
تشریح دفعہ مندرجہ ذیل میں کی گئی ہے ہر پہلے رجسٹریشن کی تجدید یا اسکی تجدید
کی تجدید ایک سال تک قائم رہے گی

(۳) جس وقت ڈسٹرکٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا وہ سٹامپٹکٹ جو پہلے رجسٹر
کی درخواست کیساتھ بھیجا جاتا ہے انفرن متعلقہ کی طرف سے منسوخ کر دیا
جائے گا اسی وقت اخبار کا نام رعایتی محصول کے رجسٹرڈ اک میں سے بھی خارج
کر دیا جائے گا یعنی رجسٹریشن منسوخ کر دیا جائے گا۔

تشریح (۱) جس پبلکٹ میں ایک ہی رجسٹرڈ اخبار کی دو یا دو سے زیادہ کاپیاں
ہوں مالک و منیجر اخبار کو اختیار ہے خواہ اسکا محصول اخبار کی رعایتی شرح سے
ادا کرے۔ ہر ایک اخبار کے علیحدہ علیحدہ وزن کے حساب سے۔ یا گتائی پبلکٹ
کے محصول کی شرح سے بشرطیکہ کتابی پبلکٹ کے قواعد کی پوری پابندی کی جائے۔

تشریح (۲) اخبار کی روانگی کیلئے جو ڈاکخانہ تجویز کیا جائے وہاں اخبار
کے کسی ذمہ دار شخص کو اخبار خود لپکا کر دینا چاہئے۔ ایک رجسٹرڈ اخبار کیلئے صرف
ایک ہی ڈاکخانہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ڈاکخانے سے بلا اجازت پوسٹ
ماسٹر جنرل کسی اخبار کو رعایتی محصول میں نہیں بھیجیں گے۔ جو اخبارات یا پبلکٹ
میں ڈالے جائینگے وہ رعایتی محصول میں نہیں جاسکیں گے۔ (دفعہ ۷۵)

اخبار کے رجسٹرڈ کرانے کا طریقہ (۱) جہاں سے اخبار شائع کرنا ہو

جنرل سے اخبار کے مالک منیجر یا پبلشر کو اخبار کے رجسٹرڈ کرانے کی درخواست کا
مطبوعہ فارم منگانا چاہئے اور فارم موصول ہونے پر اسکی خانہ پری کر کے واپس
کر دینا چاہئے اور اس کے ساتھ اخبار کی ایک کاپی بھی بھیجی جائے۔ درخواست
اور اخبار کی کاپی موصول ہونے پر پوسٹ ماسٹر جنرل اسکا اطمینان کرے گا کہ آیا
اخبار قواعد کے بموجب درج رجسٹرڈ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ درخواست منظور ہونے
پر پوسٹ ماسٹر جنرل اخبار کیلئے ایک نمبر مقرر کر دے گا جس کے شروع میں حلقہ
ڈاک کا پہلا حرف بھی شامل ہوگا اور اس نمبر کی اطلاع اخبار کے مالک۔ منیجر
یا پبلشر کو دیدی جائے گی اور اس ڈاکخانہ کو بھی جہاں سے اخبار روانہ کیا جائے گا

(۲) رجسٹریشن کی تجدید کیلئے ختم معاوضہ ایک ہینڈ قبل پوسٹ ماسٹر جنرل کے نام تحریری درخواست بھیجی جاتی ہے اور تجدید رجسٹریشن کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

نوٹ:- رجسٹریشن کے منسوخ ہو جانے یا بروقت اسکی تجدید نہ ہونے سے اخبار رعایتی محصول میں نہیں جاسکتا اور اس پر وہی محصول دینا پڑتا ہے جو کتابی پبلیکیشن کا ہے۔ (دفعہ ۷۶)

پارسل

محصول { پارسلوں کیلئے پیشگی محصول ادا کرنا ضروری ہے اور محصول کی شرح حسب ذیل ہے:-

(الف) جب پارسل کا وزن ۴۴۰ گرام سے زیادہ نہ ہو:-
۲۰ تولہ تک ۲- ۲۱ تولہ سے ۴۰ تولہ تک ۴- ۴۰ تولہ سے زائد ہونے کی صورت میں ہر مزید ۴۰ تولہ یا اس کی سرپر ۴-

(ب) جب پارسل کا وزن ۴۴۰ گرام سے زیادہ ہو:-
۴۴۱ تولہ سے ۸۰۰ تولہ تک ۲- ہر مزید چالیس تولہ یا اس کے جزو پر ۸۰۰ تولہ تک ۴- ۴۴۰ تولہ سے زائد وزن کے پارسلوں کا رجسٹری کرنا بھی ضروری ہے جس کی فیس ۳ معمولی محصول کے علاوہ لی جاتی ہے (دفعہ ۷۸)

پارسل میں کیا کیا جاسکتا ہے { سوائے ان چیزوں کے منسوخ ہے ہر چیز پارسل میں جاسکتی ہے۔ پارسل میں صرف پارسل کے مرسل الیہ کے نام ایک ذاتی خط بھی رکھا جاسکتا ہے مگر ایک سے زیادہ خطوط رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ (دفعہ ۷۹)

وزن اور ناپ { غیر رجسٹری شدہ پارسل ۴۴۰ گرام سے اور رجسٹری شدہ ۸۰۰ گرام یعنی ۱۰ سیر سے زیادہ وزن کا نہیں جاسکتا۔ پارسل اس طرح کا نہ ہونا چاہئے جو اپنی ناپ شکل پکینگ یا کسی اور وجہ سے ڈاک میں آسانی سے نہ جاسکتا ہو یا جس سے کچھ نقصان پہنچے گا اندیشہ ہو۔ (دفعہ ۸۰)

پکینگ { پارسل کا پکینگ کافی مضبوط اور محفوظ ہونا چاہئے تاکہ اس کے اندر کی چیزوں کی بھی حفاظت رہے اور کسی اندر کی چیز کے ٹوٹ جانے سے ڈاک کی دوسری چیزوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(۳) رقیق یا آسانی سے رقیق ہو جانے والی چیزوں کو دوسرے ظروف میں بھیجا جائے اور دونوں ظروف کے درمیان کچھ جگہ خالی رہنی چاہئے

۵۸

جس کو لکڑی کے برادے بھوسی یا اسی قسم کی کوئی دوسری جذب کن مٹی چڑ سے بھر دینا چاہئے تاکہ وہ اندر کا ظرف ٹوٹنے پر رقیق چیز کو جذب کر سکے اور باہر نہ پہنچے۔

(۳) زندہ شہد کی کبھیوں کو اس طریقہ سے بند کر کے بھیجا جائے کہ انہیں ڈاک خانہ کی دوسری چیزوں اور کارکنوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(۴) نہایت تیز یا بدبو رکھنے والی چیزوں، سلا یا ٹکڑی مٹی جیٹھی، اشیا، متعدد سیاروں کے کیڑوں اور دوسری قابل حفاظت مضر خطرناک چیزوں کے پکینگ کیلئے پوسٹل گائیڈ کے قواعد میں نام نہ نہ پڑنے چاہئیں۔

محصول پکینگ { ڈاک کرنا ایک طریقہ { ٹکٹ لگانے کی سخت ممانعت ہے

لہذا فرسندہ کو خود ہی پارسل پر ٹکٹ لگا دینے چاہئیں اور لکڑی پارسل کے اوپر کسی وجہ سے ٹکٹ وغیرہ نہ لگ سکیں تو پارسلوں کا جو سرکاری لیبل ڈاک خانوں سے مفت ملتا ہے اس پر ٹکٹ لگائے جائیں اور لیبل پارسل پر چسکا دینا چاہئے۔ (دفعہ ۸۱)

ڈاک میں روانہ کرنا ایک طریقہ { اس کو ڈاک خانہ ہی کی کھڑکی میں دینا چاہئے۔ لیٹر بکسوں میں جو پارسل دستیاب ہوگا اس پر رجسٹری شدہ پارسل کا محصول لیا جائیگا۔

(۲) جس پارسل کا پکینگ قواعد کے خلاف ہو گا وہ روانگی سے روک دیا جائے گا۔ (دفعہ ۸۷)

بعض حالتوں کیلئے خاص شرائط { مدن-بحرین-مسقط واسے اور وہاں سے آنے والے پارسلوں کے ساتھ (غیر ملکی پارسلوں کی طرح) ایک سٹم ڈیکلیریشن، یعنی چٹکی کا اقرار نامہ بھی بھیجا پڑتا ہے لیکن اس اقرار نامہ میں مالیت سکڑے رائج الہند میں درج کی جاتی ہے۔ اور کچھ اور کاٹھیاواڑ سے جس قدر پارسل علاوہ ان مقامات کے جو کچھ کو کاٹھیاواڑ ہی میں ہیں دوسرے مقامات کو بھیجے جائیں تو ان کے ساتھ بھی چٹکی کا اقرار نامہ بھیجا پڑتا ہے۔

اشیا ممنوعہ

عام ممنوعات { اشیا و مندرجہ ذیل کا ملکی ڈاک سے بھیجا منسوخ ہے (۱) کوئی ایسی چیز جو کسی قانون مجریہ وقت کی رو سے نہیں بھیجی جاسکتی۔ (۲) مخمس مطبوعات اور تصاویر وغیرہ۔

رجسٹری

ڈاکخانہ کی ذمہ داری کسی رجسٹری شدہ چیز کے گم ہو جانے یا نقصان پہنچ جانے کی وجہ سے کوئی قانونی ذمہ داری ڈاکخانہ پر عائد نہیں ہوتی۔ لیکن پوسٹ ماسٹر جنرل محض ازراہ مہربانی۔ رجسٹری کے فہرستہ کو یا اسکی درخواست پر مکتوب الیکٹرونک زیادہ سے زیادہ مبلغ پچیس روپے تلافی نقصان کیلئے دے سکتا ہے۔ یہابندی شرائط ذیل :-

(۱) رجسٹری کی گم شدگی کی صورت میں تاریخ روانگی رجسٹری سے تین ماہ کے اندر درخواست رجسٹری کو نقصان پہنچنے کی صورت میں تاریخ تقسیم رجسٹری سے ایک ماہ کے اندر معاوضہ کی درخواست پیش کر دی جائے (۲) معاوضہ کی رقم اس نقصان کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی جو حقیقت پہنچے گا اور جس کو ثابت کرنا پڑیگا۔

(۳) اگر رجسٹری کو نقصان خود فہرستہ کی غفلت دلاہر دہائی کی وجہ سے پہنچے گا یا رجسٹری میں کوئی ایسی چیز بیجی جائیگی جس کے ملکی ڈاک سے پہنچنے یا غیر صحیح شدہ پیسے کی اجازت نہیں ہے یا جو رقیب اور ملصاح ہو جائیگا ہے تو ایسی صورتوں میں کوئی معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔

دیکھو دفعات ۱۰۷ و ۱۱۶

کن چیزوں کی رجسٹری لازمی ہے حسب ذیل چیزوں کی رجسٹری لازمی ہے

(۱) ۴۴۰ تولہ سے زائد وزن کا پارسل (۲) کوئی مہر شدہ چیز (۳) قیمت طلب چیز (وی۔ پی۔) (۴) پارسل جو کسی ایسی جگہ پہنچا جائے جہاں اس کے ساتھ چنگی کا اقرار نامہ بھی پہنچنا ضروری ہو (۵) کوئی ایسی چیز جس میں ڈاکخانہ کے ٹکٹ یا دوسرے شامپ یا چک یا ہنڈی یا نوٹ وغیرہ ہوں اور وہ اس طریقہ سے بند کئے گئے ہوں کہ اہلکاران ڈاکخانہ کو ان کی موجودگی کا پتہ چل سکے۔ (۶) کوئی ایسی چیز لفظ رجسٹرڈ یا اسی مفہوم کا کوئی اور لفظ لکھا یا چھاپا ہوا ہو۔ (دفعہ ۱۳۷)

محصول اور فیس (۱) ڈاک کی ہر چیز کیلئے رجسٹری کی فیس۔ علاوہ محصول اور فیس محصول کے تین آئے لی جاتی ہے۔ رجسٹری شدہ اشیا کیلئے نہ صرف فیس رجسٹری کا بلکہ محصول کا بھی پیشگی ادا کرنا لازمی ہے۔

(۲) جن چیزوں کا رجسٹری کرنا لازمی ہے اگر ان کی رجسٹری کی فیس پیشگی نہیں ادا کی گئی ہوگی تو ان کی حوالگی کے وقت مکتوب الیہ سے دینی فیس وصول کی جائے گی۔ (دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۷)

(۳) کوئی ایسا گنڈ جس میں شہر تک نقش یا دیگر نمائندگی کے علاوہ اطلاعات ہوں (۴) کوئی ٹیکٹ سے اڑا ہوا مالی یا سخت خطرناک چیز (۵) کوئی تیز رفتاری سے گزرنے والی چیز (۶) کوئی زندہ چیز یا ایسی چیز جس سے دیگر اشیا ہلاک یا کارکنان ڈاکخانہ کو نقصان پہنچے گا اندیشہ ہو۔ (۷) جو برائے مستحیات کے جن کی تشریح پوسٹل گائیڈ میں کر دی گئی ہے (۸) لاٹری کے اشتہارات یا گشتی خطوط۔ (۹) اخبارات جو پریس ایکٹ کے خلاف شائع کئے گئے ہوں (۱۰) سات مہرے سے زیادہ مالیت کا سونا یا سونے کے سکے۔ (مفصل معلومات کیلئے دیکھو پوسٹل گائیڈ کی دفعات ۹۷ تا ۱۰۰)

دوبارہ روانگی

شہر (ریجنل) ڈاک کی ہر چیز سوائے پارسل کے مکتوب الیہ کے اس مقام پر موجود نہ ہو سکی وجہ سے جہاں وہ پہنچی گئی ہے کسی دوسرے مقام پر جہاں مکتوب الیہ ہو بغیر کسی فیس کے دوبارہ بھیجی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس کو بغیر کھولے ہوئے ڈاک کی روپاں دیدیا جائے یا ڈاک میں ڈال دیا جائے۔ جو چیز یا جس چیز کا نوٹس ایک مرتبہ مکتوب الیہ کو پیش کر دیا جائے گا وہ دوبارہ مکتوب الیہ کے کسی اور پتہ پر نہیں بھیجی جائیگی۔

پارسلوں کی دوبارہ روانگی کی فیس ایسے مقام پر

جو کسی ملکی ڈاکخانہ کو دوبارہ بھیجئے جائینگے پھر اس پارسل کے جس کے مکتوب الیہ کا اصلی اور تبدیل شدہ پتہ دونوں ایک ہی ڈاکخانہ یا ایک ہی شہر کے علاقہ تقسیم کی حدود میں ہوں۔ ہر دوبارہ روانگی پر پیشگی ادا ہونے والے محصول سے نصف محصول لیا جائیگا۔ لیکن ایسی دوبارہ روانگی بغیر مکتوب الیہ یا اس کے مختار مجاز کی تحریری اجازت کے نہیں ہوگی۔

نوٹ کوئی دوبارہ روانہ کیا ہوا پارسل جو انکاری یا لاپتہ ہو کر واپس آئیگا اس کی دوبارہ روانگی کی فیس فہرستہ سے نہیں وصول کی جائیگی (دیکھو دفعہ ۱۱۷)

تبدیل پتہ کی اطلاع جن لوگوں کو اپنا پتہ تبدیل کرنا مقصود

ہے پتہ کی اطلاع کرنی چاہئے جہاں سے وہ جا رہے ہوں اور اس ڈاکخانہ کو بھی جہاں انہیں جانا ہو۔ اور اطلاع میں یہ بھی لکھنا چاہئے کہ تبدیل پتہ عارضی ہوگا یا مستقل اور عارضی ہوگا تو کتنے عرصہ کیلئے تین مہینے سے زائد کیلئے اگر پتہ تبدیل کرنا ہو تو اس کیلئے ہر تین مہینہ کے بعد نئی اطلاع بھیجی جائے (دیکھو دفعہ ۱۰۵ و ۱۰۶)

رجسٹری کرانے کا طریقہ جس چیز کی رجسٹری کرانی مقصود ہو اسکو ڈاکخانہ کی محکمہ کی پیش کرنا چاہیے کسی ایسی چیز کی رجسٹری نہیں کیا جائیگی جسکے پتہ کی طرف تحریر یا مہر ہوں کی زیادتی یا کسی لکھو جہ سے ڈاکخانہ کے سرکاری اہلکاروں کا لگانا ناممکن ہو۔

بہتر یہ ہے کہ تمام اشیاء ڈاک اور مخصوص رجسٹریوں پر درج شدہ بھی اپنا نام اور پتہ بایں گوشہ میں تحریر کر دیا کریں تاکہ مکتوب الیہم کو توالہ نہ کئے جانے کی صورت میں ان چیزوں کو بغیر کھولے ہوئے ذریعہ کو واپس کر لیا جاسکے (دفعہ ۱۱۱)

ڈاکخانہ کی رسید جو چیز ڈاکخانہ میں رجسٹری کے معینہ اوقات کے رسید ڈاکخانہ پیش کرنے والے کو دی جائیگی۔ (دفعہ ۱۱۲)

رجسٹری شدہ اشیاء کی تقسیم مکتوب الیہم کو کوئی رجسٹری شدہ کیونجائی جن تک کہ وہ یا اسکا مخیر یا رجسٹری کی رسید پر دستخط کر کے ڈاک کو واپس نہیں کر دینگا۔ (دفعہ ۱۱۳)

خاص رسید اگر کسی رجسٹری شدہ چیز کا پیچہ والا شئی مذکور کے روانہ زمانہ اور کرنگا تو شئی مذکور کی حوالگی کے وقت مکتوب الیہم سے ایک رسید کے ذریعہ پر دستخط کر کے رسید کا فارم ذریعہ کو بھیج دیا جائیگا۔ اور اگر مکتوب الیہم فارم مذکور پر دستخط کرنے سے انکار کر دینگا تو فارم مذکور کے ساتھ ڈاکخانہ کی طرف سے یہ بیان تحریر بھیج دیا جائیگا کہ مکتوب الیہم نے دستخط کرنے سے انکار کیا۔ (دفعہ ۱۱۴)

رسیدات کی مصدقہ نقلیں کسی رجسٹری شدہ چیز کے پیچہ والے کرنے پر مکتوب الیہم کی دستخطی اصلی رسید کی ایک مصدقہ نقل ڈاکخانہ سے مل سکتی ہے بشرطیکہ نقل کی درخواست مکتوب الیہم کے اصلی رسید پر دستخط کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر بھیج دی جائے۔ (دفعہ ۱۱۵)

بیمہ

کن کن چیزوں کا بیمہ ہو سکتا ہے رجسٹری شدہ خطوط رجسٹری شدہ پارسل

اور رجسٹری شدہ قیمت طلب پارسل چھ سو روپے تک کی مالیت کے ان شائع ہونے والے ڈاکخانہ میں اور تین ہزار روپے تک کی مالیت کے ان ڈاکخانوں میں بیمہ کئے جاسکتے ہیں جن کو ان کے بیمہ کرنے کا اختیار ہے بشرطیکہ (۱) ان ڈاکخانوں کے نام جیسے جیسے جائیں ان کو بھی بیمہ کے تقسیم کرنے کا اختیار ہو (۲) بیمہ کی قرارداد مالیت کسی حالت میں ان چیزوں کی واقعی مالیت سے زیادہ نہ ہو چکا بیمہ کرا یا گیا ہے۔ (۳) مہر کے سکوں اور سونے کا بیمہ انکی بالکل صحیح قیمت کے مطابق کر لیا جاسکے۔ اس قاعدہ کے ماتحت قیمتی کاغذات جیسے قانونی دستاویزات۔ اور ضمانت نامے وغیرہ واقعی مالیت رکھنے والی چیزوں کی تعریف میں آسکتے ہیں۔ (دفعہ ۱۱۸)

بیمہ کی فیس معمولی محصول اور رجسٹری کی فیس کے علاوہ بیمہ کیلئے مندرجہ ذیل مزید فیس لی جاتی ہے۔

۱۔ سو روپے تک کی مالیت کے بیمہ کیلئے ۳۔ سو روپے سے زائد بیمہ روپے تک کیلئے ۴۔ ڈیڑھ سو روپے سے زائد سو روپے تک کیلئے ۵۔ دو سو روپے سے زائد ایک سو روپے تک کیلئے ہر مزید سو روپے یا اس کے جزو کیلئے ۲۔ ایک ہزار روپے سے زائد ہر مزید سو روپے یا اس کے جزو کیلئے ۲۔ اس قاعدہ کے ماتحت کرنسی نوٹ کے ادبہ کی مالیت بھی دی لی جاتی ہے جو پورے نوٹ کی مالیت ہوتی ہے۔ (دفعہ ۱۲۱)

پیشگی ادائیگی ضروری بیمہ شدہ چیزوں کے محصول فیس رجسٹری اور فیس بیمہ نیوں کی پیشگی ادائیگی ضروری ہے۔ بیمہ شدہ چیزوں پر ٹکٹ ایک دوسرے سے بالکل متصل نہ لگانے چاہئیں تاکہ اگر نفاذ کو کوئی نقصان پہنچے تو وہ ٹکٹوں کی وجہ سے چھاپا ہوا نہ ہے (دفعہ ۱۲۲)

چمکنگ (۱) خط یا پارسل وغیرہ جکا بیمہ کرنا ہو اس کو احتیاط کیساتھ کسی مضبوط لفافے میں یا بکس وغیرہ پر کوئی مضبوط چیز لپیٹ کر بھیجنا چاہئے اور عمدہ لاکھ کی مہر بن جن پر نشانات صحت نظر آتے ہوں مہر ایسی جگہ لگا دینی چاہئیں کہ بغیر مہروں کے توڑے یا نقصان پہنچائے ہوئے بیمہ شدہ چیز کا کھولنا ناممکن ہو۔ اگر مکن ہو تو ایک مضبوط ڈو با بیمہ کے نفاذ اور بیمہ شدہ چیز کے وسط میں سے گزرنے کو اس کی بیرونی گرہ پر لاکھ لگا دینی چاہئے۔ (۲) تمام مہر یا ایک ہی قسم کی لاکھ سے لگانی چاہئیں اور سب پر ایک ہی قسم کا پرائیویٹ نشان ہونا چاہئے کسی سکہ رائج الوقت یا محض میٹری سیدھی لکیروں کا نشان کافی نہیں ہے۔ (دفعہ ۱۲۳)

بیمہ پیچھے کا طریقہ جس چیز کا بیمہ کرنا مقصود ہو اس کے

ڈاک خانہ کے بن واعدہ کے بغیر ۴ مہینے رجسٹری ہذا کے اخیر میں ہی لکینی کی مہر سے پیچھے دینے چاہئے۔ (دفعہ ۱۲۴)

اور اسی بات کو وحی کا نازل ہونا اور قرآنی کہتے ہیں اور یہی خدا کی بات اور وحی تھی جنت محمد رسول اللہ پر پہلی دفعہ نازل ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔

پڑھ خدا کا نام پہلی وحی کا ترجمہ جو عربی زبان میں تھی۔ اے محمد! پڑھ اس خدا کا نام جس نے ہر چیز پیدا کی۔ جس نے آدمی کو گوشت کے ٹکڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ جو خدا بڑا ہے۔ وہ جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ وہ جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اس کو معلوم نہ تھیں۔

عربی وحی عربی حفاظ اس وحی کے یہ تھے۔ اے محمد! یا محمد! رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ وَإِنَّا لَنَرَاهُ لَدُنَّكَ إِذَا كَرِهَ لَنَا شَيْئًا ۖ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ لَئِنْ شَاءَ مَا لَكُم بِعِلْمٍ ۚ سُبْحَانَ أَفْكِرَ آئِينَ موجود ہے۔

بدن میں عشر رسول اللہ پر جب وحی نازل ہوئی اللہ بھی عجائبات بھی نظر سے گزرے تو آپ کے بدن میں خدا کی سبب سے عشر اور یکپاٹ پیدا ہو گئی۔ اور اسی حال میں آپ قدرے اپنے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت بھی آپ کے بدن میں عشر تھا۔

قرآن مجید کو کیونکر محفوظ رکھا جاتا تھا؟

جب رسول اللہ پر قرآن نازل ہوتا تھا تو وہ مسلمانوں کے سامنے پڑھتے تھے۔ اور بعض مسلمان اس کو حفظ کر لیتے تھے۔ اور بعض جو کہ پڑھتے تھے جملی پڑھا کاغذ پر یا لکڑی یا ٹھیکرہ پر لکھ لیتے تھے تب خود رسول اللہ بھی اس کو یاد کر لیتے تھے؟

قرآن کا امتیاز دوسری آسمانی کتابوں سے قرآن مجید کو یہ امتیاز ہے کہ اس کا طرز بیان اس کے

گو یا خدا اپنی مخلوق سے باتیں کر رہا ہے۔ عربی زبان کے چوتھے فقرے میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سمجھا رہا اور کم سمجھ سب اس کے مطلب کو سمجھ لیتے ہیں اللہ جلدی یاد ہو جائیگا

قرآن مجید کے مضامین قرآن مجید میں خدا کی وحی کا بیان ہے۔ گزشتہ پیچوں

کا بیان ہے۔ احسان کے قصے ہیں۔ احکام ہیں۔ منامی ہیں اور حکمت کا بیان بھی ہے۔ اور ہر چیز سے نتیجہ نکال کر بتایا ہے۔

قرآن مجید کی ترتیب ایسی ہے کہ انسانی کلام کی شان نہیں

میں وہی طرت بنا۔ جو صرف ایک ہے اس کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔ طرت اور ہر جگہ بس وہی ایک ہے۔

تجھ پر بوجھ رکھا جائیگا پھر اسی مٹی اور سولی آواز میں سنا محمد! تجھ پر بوجھ رکھا جائیگا۔ اور تیری کمر جھک جائیگی۔ پھر اس بوجھ کو اٹھالیا جائیگا۔ اور تیرے نام کا چرچا ہوگا ہر طرف تکلیس ہوگی۔ اور مشکلوں کے بعد پھر ہر گھ آسانی ہوگی۔ نہ گھبرا اور سولوں کی طرح ہمت نہ کھند رکھ۔

تو آزمایا جائیگا سولی اور مٹی آواز میں یہ بھی سنا کہ تو آزمایا جائیگا اور سب ہی رسولوں کو آزمایا گیا تھا جہن کے دکھ سے اور دل اور صبر کے دکھ سے۔ اور اولاد اور مال اور بچوں اور جانوں کے دکھ سے۔ سن! سن! اور آدم اور عبد اللہ کے بیٹے۔ خدا کی بات سن!!!

اچھ کھل گئی ایک ایک رسول اللہ کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے دیکھی کہ گھرا میں کوئی چیز بھی موجود نہیں ہے اور شکوئی آواز ہے اور آپ کے بدن میں ایک عشر سا ہورہا ہے۔ یہ ایک آپ نے زمین کی سطح میں پھر ایک نذرانی آدمی کو کھڑا ہوا دیکھا جو ہاتھ یا ذمے ہوئے ادب سے کہہ رہا ہے۔ میں جبرئیل ہوں۔ خدا کا پیغام لانے والا فرشتہ۔

جبرئیل کی باتیں فرشتے نے یہ بھی کہا۔ میں آدم سے لیکر اور تمہارے پاس بھی آتا ہوں۔ جب تک کہ مجھے علم نہ۔ بشارت ہو کہ تم اپنی قوم کے اور دنیا کی سب قوموں کے پیغمبر ہو۔ خدا نے تم کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مقرر کیا۔ تم آخری پیغمبر ہو۔ اور تم کو ہر حکمت دی جائیگی۔

تکلیف جبرئیل فرشتہ کی باتیں سن کر رسول اللہ کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ یعنی میں حاضر ہوں حاضر ہوں۔ فرشتے نے کہا۔ اب تم سب کو وہ جو موسیٰ نے طور پر سنا تھا۔ اور جو رسول اور پیغمبر کو سنا یا جاتا تھا۔ اور وہ آواز میری نہیں تھی کہ میں تو فقط ایک بشارت دیتے نکلا ہوں۔

پہلی وحی فرشتہ کی یہ باتیں سن کر کچھ دیر رسول اللہ پر ایک محویت ایسی طاری رہی۔ اور وہ آنکھیں بند کئے ہوئے کچھ سوچتے رہے۔ یہ ایک آنکھ کھل گئی اور آپ نے بیداری کی حالت میں وحی کو اپنے دل اور صباغ اور اپنی زبان پر نازل ہوتا ہوا دیکھا اور محسوس کیا۔ جو عربی زبان میں تھی۔

خدا کی بات وحی خدا کی بات کو کہتے ہیں جو سولوں اور پیغمبروں اور انبیوں کے دل اور صباغ اور زبان پر نازل ہوتی ہے۔

معلوم ہوتی تھیں کہ جسطرح آسمان پر ستارے بکھرے ہوئے ہیں یا زمین پر پہاڑ اور دریاں چھڑی ہوئی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے معنی میں ہیں اور چونکہ وہ مخلوق انھوں نے نازل ہوا ہے اور رسول اللہ کے بعد اصحاب رسول نے اسکو ایک جگہ جمع کیا ہے اسلئے نزول کی ترتیب اس میں نہیں ہے۔

قرآن مجید کا طرز بیان

بجائے خدا ایک معجزہ ہے کہ کلمہ اس میں ایک خاص جلت اور شدت اور عظمت پائی جاتی ہے۔ کہیں وہ شامانہ وقار اور دیوتا سے مخاطب ہوتا ہے کہیں مددشاہانہ انکسار اور دعا امت سے بات کرتا ہے۔

قرآن مجید کتنا بڑا ہے؟

تقریباً ۳۰ جلدوں اور ۲۳ جلدوں سے وہ جن کو بارہ کہا جاتا ہے۔ اور ہر پارہ میں کئی کئی فصلیں ہیں جن کو سورت کہا جاتا ہے۔

اسکو کتنے آدمیوں نے زبانی یاد کیا؟

زیادہ تر قرآن ہی ایسی کتاب ہے جس کو رسول اللہ کے زمانہ سے لیکر آج تک تیرہ سو چوبیس برس ہو چکے ہیں ہر زمانہ میں لاکھوں آدمیوں نے حفظ کیا۔ اور آج کل دنیا کے آٹھ کروڑ مسلمانوں میں بلا مبالغہ

پانچ کروڑ حافظ قرآن موجود ہیں

اور دو کروڑ سے زیادہ قرآن پائے جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا معجزہ ہے یعنی عقل انسانی کو عاجز کرنے والی بات ہے کہ دنیا کا کوئی عقل مند اور سائنس دان اس کا راز نہیں بتا سکتا کہ اس جنتری کے ساز کی سات سو صدی کی کتاب تو کبھی کو زبانی یاد ہو جائے اور وہ اس کو ہمیشہ یاد رکھ سکے۔ اور چار پانچ برس کی عمر کے بچے بھی یاد کر لیں۔ کیونکہ ہندوستان ہی میں ایسے ہزاروں بچے موجود ہیں جو قرآن کے حافظ ہیں اور ان کی عمر چار برس سے دس برس تک ہے۔ آٹھ سے دس برس کی عمر کے حافظ قرآن ہندوستان میں کئی لاکھ بچے موجود ہیں۔

اصلاح دینی۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ بجنور۔ مراد آباد۔ کرنال۔ ریتھک میں ایسے بچے بکثرت موجود ہیں۔

لڑکیاں بھی حافظ ہیں

عند میں بھی حافظ ہوتی ہیں اور چھوٹی عمر کی لڑکیاں بھی قرآن مجید حفظ کرتی ہیں۔ مگر ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عمر میں رمضان میں قرآن مجید تراویح میں سنا نہیں سکتیں اور مرد چونکہ

میں نے یہ اسلئے ان کو یاد کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔

وہ کیونکر یاد کیا جاتا ہے؟

بچے چھترہن عید کا آخری روز ۲۳ جنوری کو پانچ سو گنا عم کہتے ہیں اور کرتے ہیں کیونکہ اس میں حضور میں ہے رسول اللہ پر کلمہ میں سب سے پہلے دل چھٹی تھیں اور ان کے غم بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اور سورتیں بھی بہت چھوٹی چھوٹی ہیں۔ استاد لوگ ان سورتوں کو پختہ پختہ یاد کرتے ہیں اور بچے ان کو کئی بار پڑھ کر حفظ کر لیتے ہیں۔

وہ کیونکر یاد کیا جاتا ہے؟

قرآن مجید کے یاد رکھنے اور یاد رکھانے میں سات کے وقت مسجد میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور وہ دو رکعت کی نماز پڑھتے ہیں اور اس طرح میں رکعت نماز پڑھتے ہیں اور ہر رکعت میں قرآن کا حافظ نمازیوں کے لئے تمام جگہ قرآن بلند آواز سے پڑھتا ہے اور چند ماٹوں میں سارا قرآن سنا دیتا ہے۔ اس نماز کو تلاوت کہتے ہیں اور اسکا رواج رسول اللہ کے دوسرے خلیفہ حضرت عثمان کے زمانہ سے ہوا ہے۔ اور تمام دنیا کے سنی مسلمانوں میں جاری ہے۔

جب کسی کا بچہ قرآن مجید یاد کر لیتا ہے اور پہلی بار تلاوت کی نماز میں قرآن مجید سنا دیتا ہے تو اس بچہ کے وارث ٹھکانے قائم کرتے ہیں اور شادی کی ہی تقریب اسکی کی جاتی ہے اور استاد کو حسب حیثیت انعام دیتے ہیں ۱۳۳ مسجد میں خوب روشنی کی جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے دوسرے بچوں میں قرآن یاد کرنے اور حافظ بننے کا شوق ہو جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قرآن یاد کر لینے کے بعد سب لوگ بچہ کو حافظ صاحب یا حافظہ جی کہنے لگتے ہیں اور اس لقب کی مسلمانوں میں بڑی عزت کی جاتی ہے جاسلئے ہر شخص کو حافظ بننے کا شوق ہو جاتا ہے۔ ایک وجہ اور بھی ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حافظ قرآن لوگ اپنے ماں باپ کو قیامت کے روز عذاب سے نجات دلائے گئے۔ اسلئے ماں باپ اولاد کو قرآن یاد کرتے ہیں۔

مکی مدنی آیتوں کا فرق

مکہ میں جبکہ قرآن نازل ہوا وہ عربی علم ادب کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ ہے اور اس میں فلسفہ حیات اور فلسفہ حیات کی مثیل تصویریں ہیں مگر مدینہ میں جو آیات نازل ہوئیں ان میں حکم احکام ہیں اور قوانین ہیں۔ اسلئے ان کا طرز بیان جدا گانہ ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ جب مکہ سے مدینہ میں ہجرت کر کے گئے اور اسلام کو ترقی ہوتی تو مدینے ان پر مسلمانوں کے لئے احکام اور قوانین نازل کئے اور احکام اور قوانین کی زبان اور طرز ادب جدا گانہ ہوا ہی کرتا ہے۔

قرآن مجید کا رسم الخط پہلے جب قرآن نازل ہوا تو مکہ مدینہ میں کوئی رسم الخط تھا جس میں تیر زبر لاواں اور نقطے نہیں ہوتے تھے۔ اس کے بعد قرآن مجید پر اعراب لکھنے لگے اور خط نسخ یعنی صاف عربی طرز تحریر میں لکھا جانے لگا۔ اور اب دنیا میں ہر جگہ ایک رسم الخط مرتب ہے۔ قدیمی رسم الخط یعنی کوئی خط کہیں نہیں پایا جاتا۔

قرآن مجید کے رموز اوقات قرآن مجید میں جہاں فقرہ ختم ہوتا ہے وہاں ایک گول نشان بنا دیتے ہیں اس کو آیت کہتے ہیں۔ ایسے ہی ادبی بہت سی علامات مقرر ہیں جن کو رموز اوقات کہتے ہیں اور جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں،

(۱) اگر گول نشان بر لفظ ق بھی لکھا ہو تو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ٹھہر اور بعض کہتے ہیں نہ ٹھہرے مطلب دونوں صورتوں میں سمجھا جاتا ہے لاسے معنی عربی میں نہیں کے ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ یہاں ویسا ٹھہرنا نہیں ہے جیسا کہ پیکر اختیار ی بات ہے۔
(۲) لفظ لازم کا مختصر ہے جہاں ایسا نشان ہو وہاں ٹھہرنا ضروری ہے ورنہ مطلب بگڑتا ہے

(۳) لفظ مطلق کا مختصر ہے اور مراد یہ ہے کہ بات تو پوری ہے مگر مطلب تمام نہیں ہے۔ مثال کو اچھی کچھ اور بھی کہتا ہے۔
(۴) علامت جائزگی ہے یعنی ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
(۵) لفظ تجاوزه سے لیا گیا۔ ہے یعنی یہاں گزر جانا چاہئے۔
(۶) علامت دقت مرخص کی ہے۔ یعنی چاہئے تو لاکر پڑھنا یا اگر رکھ کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ اور نہ ٹھہرے تو زیادہ اچھا ہے۔
(۷) اوصل اولی کا خلاصہ ہے یعنی اگر پڑھنا بہتر ہے۔
(۸) علامت قیل علیہ الوقت کی ہے۔ یعنی ضعیف توں یہ بھی ہے کہ یہاں ٹھہر جائے یہ بھی ٹھہرنا نہ چاہئے۔
(۹) علامت تدبیر کی ہے۔ یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہرنا بھی ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرنا۔ یہاں ٹھہرنا اولیٰ ہے۔

(۱۰) صیغہ امر ہے یعنی ٹھہرنا لیکن اگر نہ ٹھہرے تو مطلب نہیں بگڑتا۔
(۱۱) علامت کنزالک کی ہے یعنی جو ترجمہ ہے وہی یہاں بھی سمجھو۔
(۱۲) علامت سکنت کی ہے۔ یہاں ٹھہرنا ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔
(۱۳) وقف علامت سکنت طریقہ کی ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہو اس سے کم ٹھہرے۔
صرف قاعدہ گول نشان کے اس ذات کا شاہ ہے کہ یہاں غیر ناجائز نہیں جہاں دو علامتیں لکھی ہوں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے۔

تفسیر کس کو کہتے ہیں؟ قرآن مجید کی شرح کو تفسیر کہتے ہیں یعنی اس کے مقاصد اور مطالب کو دوسروں کو تفصیل اور وضاحت سے سمجھانے کے لئے جو عبارت لکھی جاتی ہے اس کا نام تفسیر ہے۔

کتنی تفسیریں لکھی گئیں؟ شروع میں بہت سی تفسیریں عربی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ بعد میں فارسی زبان میں بہت زیادہ تفسیریں لکھی گئیں۔ اور پھر تمام دنیا کی زبانوں میں تفسیریں تیار ہو گئیں۔
اُردو زبان میں بھی کئی سو تفسیریں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ابھی حال میں میں نے (حسن نظامی) نے بھی ایک تفسیر لکھی اور شائع کی ہے جس کا نام عام فہم تفسیر ہے۔

قرآن مجید کے ترجمے دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کے ترجمے موجود ہیں۔ فارسی میں شیخ سعدی کا ترجمہ اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ بہت مشہور ہوا اور یورپ کی زبانوں میں بھی کثرت قرآن مجید کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں اور زبان میں سولہ ترجمے شائع ہو چکے ہیں جن میں بعض اردو ترجمے بہت مقبول ہیں ان میں میرا ترجمہ بھی ہے۔

قرآن مجید کی نسبت غیر مسلم اہل علم کے خیالات

قرآن کی بے عیب زبان بہت متعصب مترجم قرآن ہیں: "قرآن کریم بے شبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور سب سے مستند کتاب ہے۔ کسی انسان کا علم ایسی معجزانہ کتاب نہیں کہہ سکتا۔ اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔"

قرآن کا معجزہ مشہور متعصب پادری ریونڈ جی۔ ایم براؤن صاحب کہتے ہیں: "قرآن کی تعلیم تین بت پرستی مثانی جنات اور مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے دل کی رسم نیٹے نابود کر دی۔"

قرآن کی تعلیم پروفیسر ایڈورڈ موٹی اپنی کتاب میں کہتے ہیں: "عقیدہ اسلام کو چھٹاویں بیان کیا جاسکتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ اور خداوند آخرت پر ایمان یہی دونوں

مسلو اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہیں۔

اسلام کو عیسائیت پر کیوں فوقیت ہے ؟

ریوٹر آرمیکسویل کننگھم اپنی تقریر میں اسلام میں کہتے ہیں :-
"قرآن الہامات کا مجموعہ ہے۔ اس میں اسلام کے اصول و قوانین اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت ہدایات ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اس کی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔"

قرآن میں ملکی اور تمدنی نظام

امویو وادھین کلافل نامور فرانسیسی کہتے ہیں :-
"قرآن مذہبی قواعد اور احکام کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اجتماعی روشنی، احکام بھی ہیں۔ جو انسان کی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں۔"

قرآن میں بر دست تحریک عمل
"محمد اور قرآن" میں کہتے ہیں :- "قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے معاشری، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی، تفریحی سب معاملات اس میں ہیں۔ پھر بھی یہ ایک مذہبی کتاب ہے۔ اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنادیا ہے۔"

قرآن کی سچائی
"میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا دھت ہر پہلو سے موجود ہے۔ اور سچ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اسی سے ہو سکتی ہے۔"

قرآن دیکھ کر عقل کو حیرت ہوتی ہے
اپنی کتاب الاسلام میں کہتے ہیں :- قرآن کو دیکھ کر عقل حیرت میں ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر نکل سکتا تھا؟

قرآن بے مثل ہے
نامور مؤرخ ڈاکٹر ٹین کہتے ہیں :- قرآن وصالیت کا بڑا گواہ ہے۔ ایک جملہ فاسی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ غرض سارے جہان میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی۔

خدا اور بندوں کے حقوق
میں :- قرآن ہی کے قوانین اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق پورے طور سے بتاتے ہیں اور اس کو بندوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔

قرآن حکمت پر ہے
ایکس مورزوں فرانسیسی ملائکتا ہے :- "قرآن روشن اور پر حکمت کتاب ہے۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچائی کا علم و خدا نے اس کو بھیجا تھا

قرآن کی کاپی لٹ تاثیر
موسیو ویدلوف فرانسیسی کہتے ہیں :- "اسلام کو جو لوگ دیکھا ہے وہ سب کہتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کی تعلیم کو نہیں دیکھا جس کے اثر سے عربوں کی تمام بُری اور عیوب عادتوں کی کاپی لٹ ہو گئی۔"

قرآن امن کا ضامن ہے
موسیو کاسٹن کار نے اخبار انگلہ میں لکھا ہے :- "زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے تو دنیا کا امن امان سب قائم رہ سکتا۔"

قرآن تندرست بنا سکتا ہے
ایم وی بولف صاحب نامور جرمن ناول لکھتے ہیں :- "قرآن نے صفائی، جہارت و پاکبازی کی ایسی تعلیم دی کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو بیمار یوں کے کڑے سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔"

قرآن کی خوبیاں
چیمبرس انسانی کلو پیڈیا میں لکھتا ہے :- "قرآن نے ظلم، جھوٹ، غرور، انتقام، غیبت، طع، نمونل جی حرام کاری، خیانت اور بدگمانی کی بہت سخت برائی کی ہے۔ اور یہی اس کی بڑی خوبی ہے۔"

قرآن پر جوش میان پیدا کرتا ہے
ڈاکٹر گشادلی بان فرانسیسی لکھتا ہے :- "قرآن دلوں میں ایسا زندہ اور پرجوش پیدا کرتا ہے کہ پھر کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔"

قرآن کا مشن
سرولیم پیور صاحب جیسے تعصب انگیز نے لکھا ہے :- "قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکر گزاری پر تھکا دیا۔"

مردہ عقل کی زندگی
مسٹر عما نویل ڈی اش کہتے ہیں :- "قرآن کی روشنی میں جو مردہ عقل اور علم کو زندگی مل گئی۔"

قرآن بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کی بے تعصبی سکھاتا ہے
مسنر سرجی نامیڈو نے لندن میں تقریر کی :- "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کے اصول کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

قرآن کو دل قبول کرتا ہے | ڈاکٹر جانشن کہتے ہیں
”قرآن کے مطالبات
مناسب وقت اور عام فہم ہیں کہ تمام دنیا ان کو آسانی سے
قبول کر سکتی ہے“

قرآن میں اثر اصلاح | پروفیسر زملڈاے مگلن
کہتے ہیں: ”قرآن کے اثر سے
عربی زبان تمام اسلامی دنیا کی سترک زبان بن گئی اور قرآن نے
دختر کچی کا خانہ کھلایا“

قرآن کا فلسفہ | مسٹر ایچ ایس لیڈر نے اپنے لکچر میں
کہا: ”تعلیم قرآن سے فلسفہ و حکمت کا نظریہ
ہوا۔ اور ایسی ترقی کی کہ اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت
کی تعلیم حکمت سے بڑھ گیا۔“

اسلام کی قوت قرآن میں | مسٹری ماڈی، مایل
کی قوت، طاقت قرآن میں ہے، قرآن قانونِ ہاسی ہے، اور حقوق
کی دستاویز ہے۔“

قرآن کا برقی اثر | شہر جرمن خلا سفر جان جاکے لیک
نکستے تھے تو بے تاب ہو کر سجدہ میں گر پڑتے تھے۔ اور
مسلمان ہو جاتے تھے۔“

قرآن کا کام | تھیوڈور ونون لڈیکے کہتے ہیں: ”قرآن
لوگوں کو ترغیب و تحریک کے ذریعہ معبودان
باطل سے پھیر کر ایک خدا کی طرف لاتا ہے۔“

قرآن کا اعلیٰ مذہب | مسٹر شین لی لین لول
موجود ہے جو ایک نئے مذہب میں ہونا چاہئے۔ اور جو ایک بزرگ
الشان (نہایت خدا) میں خالص طور سے موجود تھا۔“

چال چلن پر اثر | مسٹر جے۔ پی۔ جانی کہتے ہیں:۔
”چال چلن پر قرآن نے بعد و شمار انسانوں کے اعتقاد
اور چال چلن پر نمایاں اثر ڈالا ہے۔“

قرآن کا بھائی چارہ | مشہور فاضل نویس اے۔ جی
کوہنات کہتے ہیں: ”قرآن نے بعد و شمار انسانوں کے اعتقاد
اور چال چلن پر نمایاں اثر ڈالا ہے۔“

قرآن کی قبولیت | ڈاکٹر جانشن کہتے ہیں
”قرآن کے مطالبات
مناسب وقت اور عام فہم ہیں کہ تمام دنیا ان کو آسانی سے
قبول کر سکتی ہے“

قرآن واقعی ایک معجزہ ہے | مسٹر لوبورٹ سمیت
ماہرین کہتے ہیں:۔
”محمد کا دعویٰ ہے کہ قرآن ان کا مستقل اور دائمی معجزہ ہے
اور میں مانتا ہوں کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔“

قرآن غریبوں کا غمخوار ہے | گاڈ فرے بیکن سٹیج
کا دوست اور غمخوار ہے۔ بڑے آدمیوں کی نالافتادگی کی ہر جگہ
ذمت کرتا ہے۔“

قرآن انسانی دماغوں پر نقش | میجر لیونارڈ صاحب
کہتے ہیں: ”قرآن کی
تعلیم بہترین ہے اور انسانی دماغوں پر نقش ہو جاتی ہے۔“

قرآن کے منکر بے عقل ہیں | لندن کا اخبار فیڈلیٹ
قرآن کی خلعت اور فضیلت اور حسن و خوبی سے انکار کریں تو ہم
عقل و دانش سے بیگانہ ہوں گے۔“

قرآن کو یورپ میں پھیلاؤ | سرائیڈ ورڈینس
ای کہتے ہیں:۔ ”قرآن شریف اس بات کا سختی سے کہ یورپ
کے گوشہ گوشہ میں پڑ جائے۔“

قرآن کا طرز تحریر | ڈاکٹر جانشن صاحب کہتے ہیں:۔
”قرآن کا طرز تحریر اور وہ عجیب و غریب ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والے
ہر شخص اور جامع ہے۔ خدا کا ذکریت شانہ طرہ سے کرتا ہے۔“

قرآن میں رزم و بزم | مسٹر اٹلڈ ومانٹ کہتے ہیں:۔
”قرآن نے مسلمانوں کو جنگ
میں کھائی اور ہمدردی اور خیرات اور خیراتی بھی۔“

قابل قبول قرآن ہے | بابا نانک صاحب جنم ساکھی
کہتے ہیں:۔ ”قرآن کا طرز تحریر اور وہ عجیب و غریب ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والے
ہر شخص اور جامع ہے۔ خدا کا ذکریت شانہ طرہ سے کرتا ہے۔“

قرآن ایمان کی کتاب | پیر بابا نانک صاحب کا
ارشاد ہوتا ہے۔ اگرچہ پوچھو
تو سچا اور ایمان کی کتاب جسکی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے

قرآن شریف ہی ہے۔

قرآنی مساوات مشہور ہندو رانا تھاکر ماسو کہتے ہیں

یہ اثر موجود ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے سے بڑے مخالف مسلمان کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

قرآن میں بات بات کا امتیاز نہیں ہے مشہور بابو

چند سال پہلے ہیں: قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرف ذات بات کا امتیاز موجود نہیں ہے نہ کسی کو محض فاطمی اور مالی عظمت کی بنا پر برا سمجھا جاتا ہے۔

قرآن الہامی کتاب ہے مہاتما گاندھی نے نیلگنڈیا

الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذہن مایوس نہیں ہے۔

قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں سے بہتر ہے فرانس کا ڈاکٹر

کہتا ہے: قرآن کی سب سے بڑی حریف اسکی فصاحت و بلاغت ہے مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت ہے۔

قرآن میں سب کچھ ہے مشہور لطف کرمل صاحب

کہتے ہیں: "قرآن میں تمام اخلاق کا مکمل ضابطہ و قانون موجود ہے۔ وسیع جہودیت، رشد و ہدایت، انصاف و عدالت، فوجی تنظیم و تربیت اور مالیات اور غرضاً ہر کی حمایت و ترغیب کے اعلیٰ آئین موجود ہیں اور ان سب باتوں کی بنیاد ذات باری کے ہتھ پڑ گئی ہے۔"

قرآن مجید کے الفاظ کا اثر

اگرچہ ہندوستان کے مسلمان عربی زبان نہیں جانتے لیکن قرآن مجید کے الفاظ کا یہ اثر ہے کہ وہ اسکو یاد کر لیتے ہیں اور اسوقت دو کروڑ حافظ ہندوستان میں موجود ہیں۔

دوسرا اثر قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہے کہ جو لوگ اسکو نہیں سمجھتے یعنی عربی زبان نہ جاننے کے سبب اسکا مطلب نہیں سمجھتے وہ بھی جب اسکو پڑھتے ہیں تو ان کے دل پر اثر ہوتا ہے اور ان کے دلوں کو ایک راحت حاصل ہوتی ہے۔

گراموفون کے ریکارڈ اگر گراموفون کے ریکارڈ میں جب قرآن مجید سنایا جاتا ہے تو

غیر مسلم سننے والے دم بخود رہ جاتے ہیں اور ان پر ایک عجیب اثر ہوتا ہے جسکو وہ لوگ خود بیان نہیں کر سکتے کہ یہ اثر کیوں ہوا۔

اگرچہ آج کل بعض مسلمان قرآن مجید کو گراموفون میں بھرنے کے خلاف ہیں لیکن بیشتر مسلمان اس کے حامی ہیں کیونکہ قرآن مجید کو تمام دنیا کے لئے مانتے ہیں کہ قرآن مجید کو خدا نے تمام دنیا کے لئے نازل کیا ہے بعض مسلمانوں کے لئے نازل نہیں کیا اسلئے اس کی تبلیغ تمام دنیا میں ہر ذریعہ تبلیغ سے ہونی چاہیے اور جب وہ یہ فرد دیکھتے ہیں کہ گراموفون میں قرآن مجید شکر سب غیر مسلم متاثر ہوتے ہیں اور ان میں قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کا شوق اسکے ذریعہ ہوتا ہے تو وہ قرآن مجید کو گراموفون وغیرہ کے ذریعہ پھیلا کر ثواب سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیمات

اللَّهُ مَعَكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

لَا تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

وَلَا تَكُنُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ

خود کو بھول جاتے ہیں دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
أَنفُسَكُمْ
کیا تم دوسروں کو نیکی کرنے کا حکم
دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو
بھول جاتے ہو۔

نیک کام کے ساتھ ہو جاؤ
تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ
وَالْتَّقْوَى
نیکی اور پرہیزگاری کے کام
میں تعاون کرو۔

عدل احسان کا حکم
إِنِ اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ
اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے انصاف
اور احسان کرنے کا۔

محش کے قریب بھی نہ جاؤ
لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطُنَ
نفس باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ
جس سے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

گناہ گاروں سے جھگڑا نہ کرو
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ
يَخْتَلُونَ أَنفُسَهُمْ
گناہ کرنے والوں سے جھگڑا
نہ کرو۔

جھوٹ سچ میں نہ ملاؤ
لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
سچ کو جھوٹ میں نہ ملایا کرو۔

مسلمان کو حکم
خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
درگزر شیوہ بنائیکی کی تبلیغ کرو۔
جاہلوں سے چشم پوشی کرو۔

حیوانات کی قومیت
وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ عَنْ جُنَاحَيْهِ
إِلَّا أُمَّةٌ أَمَّتْ كُمْ
زمین پر سب حرکت کرنے والے
جانور اور پروں سے اڑنے
والے پرندہ سب تمہاری طرح
قومیں ہیں

وَأَخْتَصِمُوا حَبْلَ اللَّهِ مَخِيفًا
وَلَا تَقْرَبُوا
اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوط
پکڑ لو اور فرقہ بندی ترک کرو۔

الْإِنِّ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ تَخَوَّنَ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْشَوْنَ
آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء
پر نہ خوف طاری ہوتا ہے نہ غم۔

إِنَّا أَلَوْ مُؤْمِنُونَ إِيَّاهُ
سب ایمان والے مسلمان ہیں
میں بھائی بھائی ہیں۔

عدل کا حکم
لَا يَجْرِمُكُمْ شَتَانُ قَوْمٍ
عَلَى أَنْ لَا تَعْدِلُوا إِنْ عَدِلْتُمْ
هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى
ایسا کہ کسی قوم کی دشمنی کے سبب
تم اپنے ساتھ انصاف نہ کرو۔
(دوستی دشمنی کے خیال کو چھوڑ کر
سچے دل سے انصاف کیا کرو گے)
انصاف پر ہیزگاری کے قریب تر رہو
اور جب تو حاکم بنایا جائے تو
لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کرو

اقلیت غالب
إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ
صَابِرُونَ يَغْلِبُوا أَمَاطِينَ
وَمَا تَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ
يَغْلِبُوا الْقَوَاتِ الْكَافِرِينَ
كَفَرُوا
كَفَرُوا قَدِ احْتَبَرْنَا
قُدْرَتَ كَيْفِ بَادِنِ اللَّهِ
اگر تم (مسلمانوں میں) بیس صبر
کرنے والے ہوں تو وہ دو ٹوٹا
اکثریت پر غالب رہیں گے۔ اور اگر
تم میں ایک سو ہوں تو وہ ایک ہزار
کفار کی اکثریت پر غالب رہیں گے۔
کتنی ہی اقلیتیں کثرتوں پر غلبہ کی
قدرت سے غالب آ جاتی ہیں۔

ہرنس کو نیکی بدی کا الہام
وَأَنفُسُ وَمَا سَوَّاهَا
فَأَلْبَسَهَا جُورَهَا
وَتَقْوَاهَا وَتَنَزَّلُ
فِي رُكُوعِهَا وَقَدَّ
حَذَّكَ مِنْ دَشَاهَا
نفس کی تم اور اس کے بنانے والے کی
جس نے نفس کو گھبراہٹ کی بدی
اور نیکی سے سکایا ہوا وہ جس نے
اپنے نفس کو پاک کیا اور نامراد ہوا
وہ جس نے اپنے آپ کو بدی
میں دبا دیا۔

قرآن مجید میں فلم اور فوٹو کی خبر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي كُنْتَ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَتَوَسَّلُ فِیْہُمْ سُلٰكًا لِّتَمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ ذَرِیْعًا لِّتَرَ قَبْضَہَا ۚ اَلِیْسَ اَیْنَ قَبْضًا یَّسِیْرًا ۙ

اس آیت قرآن مجید پر غور کرنے سے موجود زمانہ کے فلم اور فوٹو کی جدید حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بھی سایہ اور دھوپ سے تیار ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ریل، موٹر، سائیکل وغیرہ

سواروں کی خبر

وَالْحِیْلُ وَالْغَالِ وَالْحِیْلُ لَیْسَ بِہَا دَرِیْعَتٌ ط وَ یَخْلُجُ مَا لَا یَحْصُوْنَ ۚ

(پہ ۱۱۰ سورہ نمل)

یعنی جو سواریاں قرآن نازل ہونے کے بعد سے قیامت تک ایجاد ہوں وہ سب نکلنے والے معلوم ہوں گے (پہ ۱۱۰ سورہ نمل) سواریاں جن کو تم ابھی جانتے بھی نہیں ہو گے تحت میں آسکتی ہیں۔

ان نویر احسان کرو

وَبِالْوَدَّیْنِ الْحَسَانِیِّ بِنِی الْقُرْبٰی وَالْیَسْمٰئِیِّ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنُبِ وَ اٰثِنِ السَّیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

احسان کرو ماں باپ پر۔ قرابت داروں پر۔ یتیموں پر۔ غریبوں پر۔ قرابت دار بڑوسی پر۔ چھٹی بڑوسی پر۔ پاش پٹھنے والے پر۔ شافریز پر۔ ماحمول پر۔ (پارہ ۵ - سورہ نسا) (رکوع ۶)

سختی کا بدلہ سختی۔ مگر صبر اچھا

وَ اِنْ عَاذَیْکُمْ فَعَاذُوا بِمِثْلِ مَا عَاذَیْکُمْ بِہٖ

اگر دشمن تم پر سختی کریں تو تم بھی ان پر اتنی سختی کرو جتنی انہوں نے کی ہو۔

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوْا فَاُولٰٓئِکُمْ حُمُودٌ ۝

لیکن اگر تم سختی برداشت کرنا شروع کرو گے تو تم کو یہ اچھا ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

سخاوت اور بخیلی میں عدال

وَلَا تَجْعَلْ بَیْنَکُمْ مَّعْلُوْلَةً ۚ اِلٰی عُنُقٍ ۚ وَلَا تَبْسُطْہَا کُلَّ الْبَسِطِ فَتَقْعَلَ مَعْلُوْلًا ۙ نَّحْشُوْرًا

تو بخیلی سے اپنے ہاتھ کو بالکل کھینچ اور نہ خرچ کرنے میں اتنا پھیلا کہ تیرے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے اور تو غفلت نہ کرو گویا کھانا کھا رہا ہو۔

عدل وانصاف

کُوْنُوْا اَقْوَامًا یُّعْصِمُوْنَ اَنۡفُسَہُمْ اَوْ اٰوِلٰدَہُمْ اَوْ اَمْوَالَہُمْ اَوْ اَلۡاَنۡفُسَہُ الْوَالِدٰتِیْنَ

(اسے لوگوں) مضبوطی کے ساتھ انصاف یہ قائم رہو۔ خدا کو حاضر خاطر جانکر چاہے وہ خود تمہارے ماں باپ اور قرابتداروں کے خلاف ہو۔

حکم نماز کی آیات

اَقِیْمُوا الصَّلٰۃَ

نماز پڑھا کرو۔

وَاَسْمِعِیْکُمْ اِلَی الصَّبْرِ وَ الصَّلٰۃَ ط

صبر و نماز سے سہا سارے کر سکین حاصل کرو۔

وَاَقْرِ اَهْلَکَ یَا صٰلِحُوْا وَ اَحْطِطِیْ عَلَیْہَا

اپنے بال بچوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی پابندی کر۔

اِنَّ الصَّلٰۃَ تَشْہِی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ

یقیناً نماز بخشش اور بری باتوں سے بچا دیتی ہے

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوٰتِ

نمازوں کی حفاظت کرو۔ یعنی پابند نماز رہو۔

روزہ کی آیات

کَتَبَ عَلَیْکُمُ الصَّیَامَ

پتھر روزہ رکھنا فرما دیا گیا

فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمْ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہٗ

تم میں سے جس کو رمضان کا مہینہ پتھر آئے چاہے کہ وہ پورا مہینہ روزہ رکھے

<p>ممبر کرنے والے خدا رسول کے فرماں بہدار (خدا کے راستے میں) خرچ کرے بہ بھلی رات کو سبیدار ہو کر توبہ کرنے والے۔</p>	<p>(۴) الصَّابِرِينَ (۵) وَالْمُتَّقِينَ (۶) وَالْمُسْتَغْفِرِينَ (۷) بِالْأَسْحَارِ (۸) وَالْمُكَذِّبِينَ الْكَذِبَ (۹) وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (۱۰) لَا يَخَافُونَ لِقَاءَ رَبِّهِمْ (۱۱) الثَّابِتِينَ</p>	<p>روزہ رکھنا تھا ہے لئے بہت مفید اگر کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو روزہ نہ رکھے اور دوسرے دنوں میں ادا کرے</p>	<p>وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ</p>
<p>غصہ کو پی جانے والے انسانوں کی خطائیں معاف کرے (اچھے کام میں) کسی کی ملامت نہیں ڈرتے۔ (سچے دل سے) گناہوں کی توبہ کرنے والے</p>	<p>(۱۲) الْعَائِدُونَ (۱۳) الْمُحْسِنُونَ (۱۴) الشَّائِحُونَ (۱۵) الْوَالِعُونَ (۱۶) الشَّاحِدُونَ (۱۷) الْوَالِعُونَ</p>	<p>اللہ کے لئے لوگوں پر کعبہ کا حج فرض ہے جن میں سفر کی حیثیت ہو۔</p>	<p>حج کی آیات وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا</p>
<p>(دل کی حضور سے) عبادت کرنے والے۔ (خدا رسول کی) حمد کرنے والے (خدا کی قدرت دیکھنے کے لئے) سیاحت کرنے والے (خدا کے سامنے) جھکنے والے۔ (خدا کے سامنے) سجدہ کرنے والے دوسروں کو اچھے کاموں کا حکم دینے والے۔</p>	<p>(۱۸) الثَّاهِرُونَ عَنِ النَّكَمِ (۱۹) وَالْحَافِظُونَ بِحُلُوفِ اللَّهِ (۲۰) الَّذِينَ يُتَّقُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ (۲۱) وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ (۲۲) يَلْزَمُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ (۲۳) وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِعِذِّ اللَّهِ (۲۴) هُمْ لِعَرْضِ وَجْهِهِ حَافِظُونَ (۲۵) هُمْ لِمَا نَاهَاهُمْ عَنْهُ لِيْلَهُمْ رَاحُونَ ۲۶ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ</p>	<p>اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔ حج کے مقررہ مہینے ہیں جو کبھی معلوم ہیں</p>	<p>فَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ أَجْزَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ فَعَلُوا مَا تَأْمُرُهُمُ بِالْزَّكَاةِ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَتُوا حَقَّ يَتِيمٍ حَصَادَةً أَنْفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ خُنْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَلَاتًا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يَحِبُّونَ وَالَّذِينَ هُمْ يَحِبُّونَ وَالَّذِينَ هُمْ يَحِبُّونَ</p>
<p>جہان سے روکنے والے۔ خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے والے۔ اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے والے جو اپنے اقرار اور وعدہ کو نہیں توڑتے برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفسانی اعضا کی خرافت کرتے ہیں وہ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے خوف سے</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>	<p>اپنی بابت کمائی سے اللہ کی مدد ہیں خبردار کرو۔ ان کے مالوں کی زکوٰۃ لیا کرو۔</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>
<p>اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے والے جو اپنے اقرار اور وعدہ کو نہیں توڑتے برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفسانی اعضا کی خرافت کرتے ہیں وہ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے خوف سے</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>	<p>اپنی بابت کمائی سے اللہ کی مدد ہیں خبردار کرو۔ ان کے مالوں کی زکوٰۃ لیا کرو۔</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>
<p>اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے والے جو اپنے اقرار اور وعدہ کو نہیں توڑتے برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفسانی اعضا کی خرافت کرتے ہیں وہ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے خوف سے</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>	<p>اپنی بابت کمائی سے اللہ کی مدد ہیں خبردار کرو۔ ان کے مالوں کی زکوٰۃ لیا کرو۔</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>
<p>اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے والے جو اپنے اقرار اور وعدہ کو نہیں توڑتے برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفسانی اعضا کی خرافت کرتے ہیں وہ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے خوف سے</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>	<p>اپنی بابت کمائی سے اللہ کی مدد ہیں خبردار کرو۔ ان کے مالوں کی زکوٰۃ لیا کرو۔</p>	<p>سچے مسلمانوں کی چالیس صفات</p>

کدام بنظر اہل ہرجا و مرجا ہا کہ کدقی
قرآن ایک حقیقت ہے۔

يَكْبِلُنْ لَهُمْ اَكْبَهُ الْحَقِّ ط
(خم سجدہ - رخ)

اللہ

اللہ اپنے وعدہ کے خلاف
نہیں کرتا۔

بیشک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت
رکھتا ہے۔

مہارامعبود ایک ہی معبود ہے

ہر طرح کی قوت پوری پوری اللہ
ہی کو ہے۔

سیکن اللہ سچا ہوتا ہے
کرتا ہے۔

وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے
راستہ سوزاں دفنا نہیں کائنات ہستی

کی ہر چیز کا قیام اُسی کی بدولت ہے۔ وہ
اپنے قیام کیلئے کسی اور کا محتاج نہیں۔

اللہ کرتا ہے جو بھی چاہتا ہے۔

اللہ ہی مہارامآں ہے۔ اور وہی
بہترین مددگار ہے

ساری باتیں اللہ ہی کے اختیار
میں ہیں۔

اللہ سینے میں چھپے ہوئے خیالات کو
خوب جانتا ہے۔

اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا
ہے۔

سب قسم کی عزت اور ہر قسم کا غلبہ
اللہ کے لئے ہے۔

یقیناً اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے
حکم دیتا ہے۔

وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔
جو کچھ تم کے طور پر کرتے ہو وہ کچھ جیسا

کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے

لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ
(بقرہ - ع ۹)

اِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(بقرہ - ع ۲)

اَللَّهُمَّ اِلَهَ وَاحِدٌ ط
(بقرہ - ع ۱۹)

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا
(بقرہ - ع ۲۰)

وَلِكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي
هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ ط
(آل عمران - ع ۱)

اَللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ط
(آل عمران - ع ۴)

اَللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ
النَّاصِرِينَ ط (آل عمران - ع ۱۹)

اِنَّ اِلَهَكُمْ كَلٌّ مَعْلُومٌ ط
(آل عمران - ع ۱۹)

اَللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّلُوفِ ط
(آل عمران - ع ۱۹)

اَللَّهُ يَخْبِي وَيُخْفِي ط
(آل عمران - ع ۱۹)

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ط
(النسار - ع ۲۰)

اِنَّا اَللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط
(مائدہ - ع ۱)

اَللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط (مائدہ - ع ۱۳)

اَللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط (مائدہ - ع ۱۳)

اَللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط (مائدہ - ع ۱۳)

اَللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط (مائدہ - ع ۱۳)

ڈوست ہیں۔
نیک کاموں میں ملتی کرتے ہیں انہیں
سب سے آگے رہتے ہیں

زمین پر فروتنی سے چلتے ہیں۔
جب جاہل مان سے جہالت کی باتیں
کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کر کے
الگ ہو جاتے ہیں۔

وہ دانا نہیں کرتے
ساری ساری بات عبادت کے لئے
بیدار رہتے ہیں۔

جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی
نہیں کرتے
خرچ میں کوتاہی نہیں کرتے بلکہ سبائی
لاستہ اختیار کرتے ہیں۔

وہ کسی بے گناہ کی جان نہیں لیتے۔
دھبھوٹی گواہی نہیں دیتے
وہ بڑی باتوں کے پاس سے آگے بڑھ کر
گد جاتے ہیں (ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے)

وہ دنیا میں بڑا بننے کی نیت سے کام
نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔
وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے
بچتے رہتے ہیں۔

وہ لو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
ان کے سب کام آپس کے مشورہ
سے ہوتے ہیں۔

وہ بڑی باتوں کے پاس سے آگے بڑھ کر
گد جاتے ہیں (ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے)

وہ دنیا میں بڑا بننے کی نیت سے کام
نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔
وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے
بچتے رہتے ہیں۔

وہ لو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
ان کے سب کام آپس کے مشورہ
سے ہوتے ہیں۔

وہ بڑی باتوں کے پاس سے آگے بڑھ کر
گد جاتے ہیں (ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے)

وہ دنیا میں بڑا بننے کی نیت سے کام
نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔
وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے
بچتے رہتے ہیں۔

وہ لو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
ان کے سب کام آپس کے مشورہ
سے ہوتے ہیں۔

اقتباس از کتاب البینات

مولانا محمد سلیم صاحب کن امراتی ہمار

قرآن

یقیناً یہ قرآن نہایت سیدھے
راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

ہم اپنی نشانیاں خود اس میں اور
کائنات میں دکھاتے رہیں گے جی

مُتَشَفِّعُونَ ط
(۲۶) لَيْسَ لَكَ عَيْنٌ فِي الْغُيُوتِ
وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ط

(۲۸) يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ كَمَا
(۲۹) إِذْ أَخْلَقَهُمْ أَطْفَالًا ط

فَالْوَأَسِلَ مَا ط

(۳۰) وَلَا يَزْنُونَ ط

(۳۱) يَمْلِكُونَ لِيَوْمِهِمْ أَنْ يَنْجِلُوا
فِيهَا مَا ط

(۳۲) إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا ط

(۳۳) وَلَمْ يَقْنُوا إِذْ كَانُوا
بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْمًا ط

(۳۴) وَلَا يَقْنُونَ أَنْفُسَهُمْ لَكِي
حَوْ مَا لِلَّهِ إِلَّا بِالْحَقِّ ط

(۳۵) لَا يَشْفَعُونَ فِي الْفَاسِقِينَ ط

(۳۶) وَإِذَا مَرُّوا بِالْمَكْحَلِ ط

(۳۷) مَرُّوا كَمَا مَرُّوا ط

(۳۸) لَا يَرْجُونَ عُلُوًّا فِي
الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا ط

(۳۹) يَخْتَلِفُونَ كِبَارًا وَلَا لَدُنْهُمْ
وَالْعُلُوُّ ط

(۴۰) هُمْ عَنِ النَّارِ مُعْرِضُونَ ط

(۴۱) وَأَمْرُهُمْ شُورَى ط

بَيْنَهُمْ ط

اِنَّ هَذَا اَلْهُرُّ اَنْ يَكُنِي
لِلْعَيْنِ جِي اَقْوَمُ ط

سَنَرُ نَحْنُ اِيَّا تَنَا فِي
الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ مَحْتِ

إِنَّا نَحْكُمُ الرَّأْيَ لِلَّهِ ط
إِنَّ اللَّهَ قَائِلُ الْحَقِّ وَالْحَقُّ
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذِكْرُكَ اللَّهُ
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ
(انعام - ۱۲)

قَائِلُ الرَّأْيِ
(انعام - ۱۲)
هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ
رَبَّكُمْ وَإِنَّمَا فِي عِلْمِنَا
الْغَيْبُ وَالْغَيْبُ رَاحِمٌ
لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
يُبْدِيكَ الْآبْصَارَ
(انعام - ۱۳)

اللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ
لَوْ كَانَتْ فِيهَا إِلَهَةٌ إِلَّا
اللَّهُ لَفَسَدَتَا
(زبور - ۳۶)

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ لِيُخْرِجَهُمْ
شَارِبِينَ (زبور - ۲)
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمُ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا
لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ
بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ط
(روم - ۳)

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَكِ
وَالْأَرْضِ وَاسْتِخْلَافُ
الْأَسْمَكِ وَأَكْوَانِكُمْ ط
(روم - ۳)
وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ
فَضْلِهِ (روم - ۳)

علم تو مرت اشہی کا ہے
بیشک اللہ ہی دانے اور کھلی کولاج
زمین میں ڈال دی جاتی ہے شق
کرتا ہے اور زندہ کر دیتا کانا
ہے اور وہی سرگوزندہ سے حکم
ہے۔ ہی تمہارا اللہ ہے چہرہ تم کہاں
جھٹک رہے ہو؟
دہی رات کی سیاہ چادر کو کھل کر صبح
نونا کر کے دلا ہے۔
دہی ہے جس نے تمہارے لئے
شامے بنائے کہ تم ان سے زمین پر
سمندر میں راستہ پاؤ۔
اُس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں
اور وہ سب کی نظر دے کر دیکھ لیتا
ہے۔

اللہ اپنے کام پر اپنی حکومت پر
اور اپنی بات پر ہر طرح قادر ہے
ان زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی
اور بھی خدا ہوتا تو ضرور خرابی، حساد
اور بد امنی و نزولہ پیدا ہو جاتی
زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے
وہ کسی سے سوال کرتا ہے اور وہ ہر
روز ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے
اُس کی ہستی کے دلائل سے ایک ایک
کہ اُس سے تمہارے لئے تم میں ہی سے
جو ہے پیدا کئے تاکہ تم کو ان کے پاس
آرام و سکون ملے اور تمہارے درمیان
محبت و ہم دلی پیدا کی۔

اُسکی ہستی کے دلائل میں زمین پر
آسمان کی پیدائش اور مہربانی
نبانوں کا اور ہندنگ کا اختلاف
ہے۔
اُسکی ہستی کے دلائل میں سے
اور وہ زمین تمہاری نیند اور
معاشر کی تلاش ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ يُمْسِكُ السَّمَاءَ
لَا تَفْطُرُ فِي سَحَابٍ ط
الْمَاءِ مَا وَغَىٰ بِلَدٍ
الَّذِي رَضِيَ عَنْكَ فَرَجًا ط
(روم - ۳۷)
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْمِلُونَ أَأَنْتُمْ
تُرْزَعُونَ أَمْ عَنِ الْأَرْضِ
لَوْ كُنَّا نَحْمِلُهُمَا لَخَطَا مَا
نُظِّلْتُمْ تَعْلَمُونَ ط
(روم - ۱۲)
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ
أَأَنْتُمْ تَنْزِلُهُ أَمْ نَحْنُ
الَّذِينَ نُنْزِلُهُ أَمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا
نُفْثُهُ أَمْ هُوَ مِنْ دُونِ
نَحْنُ نَحْمِلُ الْوِزْرَ ط
(روم - ۲۵)

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ط
(طہ - ۲)
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا قَى
أَكْتُ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ط
(انبیاء - ۶۷)
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
زَوْجًا يَا تَبَارَكُ أَغْنِ وَ
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ أَمَّا ط
(الفرقان - ۶۷)
رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَاجْعَلْنِي
بِالضَّالِّينَ ط وَاجْعَلْ لِي
لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ط
(الشعراء - ۵)

اُسکی ہستی کے دلائل میں سے ایک
یہ ہے کہ وہ تم کو کھلی رکھتا ہے جس
ڈر بھی لگتا ہے اور سیاہی ہوتی ہے
اور وہی ابر سے پانی برساتا ہے اور
اسکے مژدہ زمین میں جان نالہ رہتا ہے
جو کچھ تم زمین میں برتنے ہو اس پر
غور بھی کیا؟ اُسے تم آگاتے ہو یا ہم
آگاتے ہیں؟ اگر تم چاہیں تو اسکو
جدا کر دو اور زمین اور تم اس پر تہ
ہو جاؤ۔
کیا تم نے اس آگ کو دیکھا ہے تم
سنگاتے ہو؟ کیا تم نے اسے رخت
کو پیدا کیا؟ یا ہم پیدا کر کے
دالے ہیں؟

اے تربیت کرنے والے مالک
میرے علم کو بڑھاتا رہ۔
اے میرے پروردگار! مجھے نہانہ
رکھو تو لا دھلا کر جو حارث ہیں تو توب
وار توں سے بہتر ہے (کیونکہ غیر خالق ہے)
اے ہمارے پروردگار! ہماری پیروی
اور ملاوٹی خوشحالی سے ہماری آنکھیں
نہنڈی رکھ اور ہر کوئی ایک اور پروردگار
لوگوں کا سر فادہ بنادے۔
اے میرے پروردگار! مجھ کو عقل و حکمت عطا
فرما اور اپنے نیک بندوں میں مجھے
داخل کر اور میرے بعد کے کئے و نیکوں
میں میرا ذکر خیر جاری رکھ۔

امثال قرآنی

اللہ کے نزدیک علی (علیہ السلام) کی
مثال ایسی ہی ہے جیسے آدم
(علیہ السلام) کی۔
زمین پر چلنے والے حیوان اللہ پر ہیں

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ
كَمَثَلِ آدَمَ ط
(آل عمران - ۶۷)
مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَ

<p>لَا طَائِفَ لَكُمْ فِي دِينِكُمْ وَلَا فِي عَمَلِكُمْ (انعام ۳۴)</p>	<p>بادوں سے اڑنے والے پرندے سے تمہاری ہی طرح اشیاء اور جماعتیں ہیں۔</p>
---	---

<p>إِنَّا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ آبَائِكُمْ هُوَ (آل عمران ۶)</p>	<p>اللہ کے نزدیک سب بہتر طریق یا مذہب اسلام ہے۔</p>
--	---

<p>مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ (ج ۱۰ ع ۱۰)</p>	<p>اسلام تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے ”مسلم“ رکھا۔</p>
---	---

<p>لَا يَخْلُقُونَ تُوْمَةً لَا يُدْرِكُ (زمرہ ۸ ع ۸)</p>	<p>مسلم ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔</p>
---	---

<p>لَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَسَبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام ۱۳)</p>	<p>جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ ان کے معبودوں کو تم دشنام نہ دو کیونکہ وہ بھی خدا سے ٹھکر بے سبب بوجھ اللہ کو برا کہتے لگتے۔</p>
---	--

<p>كُلُّ حَرْبٍ بِسَاءٍ لِّدِينِهِمْ فَوْحُونَ (المومن ۴۴)</p>	<p>ہر فرقہ اپنے مذہب اور اپنے خیالات میں خوش ہے۔</p>
<p>وَمَا كَانَتِ الْكَاثِرَةُ إِلَّا مَجْدًا وَاجِدَةً فَاتَّخَذُوا (یونس ۲۰)</p>	<p>سب لوگ ایک ہی مذہب و طریقہ پر تھے۔ بعد میں اختلاف پیدا کر لیا۔</p>
<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا تَوَهُّمَ مَنْ قَوْمٍ عَصَاكَ يَكُونُوا أَخْبَارَ أَعْيُنِكُمْ وَلَا يَسْمَعُونَ شَيْئًا مِنْ عِنْدِ يَكُنْ خَيْرٌ لَّكُمْ فِي الْبَرِّ نَسَا اللَّهُ قَوْلَ الْكَافِرِ فَاسْتَعِظُوا لَهُمْ (توبہ ۳۰)</p>	<p>اے ایمان والو! کسی قوم پر نہ ہنسو مکن ہے اس میں نیک آدمی ہوں اسی طرح عورتوں پر بھی نہ ہنسو، مکن ہے ان میں بھی نیک ہوں۔ غیر قومیں جب تک تم سے سیدھی رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو۔</p>

<p>مَنْ هَاجَا دَرَمًا بِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مِنْكُمْ كَاسِيكُمْ فَلَا بُدَّ لَكُمْ إِلَّا إِلَهُنَا فَانْصِرْ إِلَى (الحج ۹۴)</p>	<p>طور و طریقہ اور دستور العمل ہم نے بنایا ہم نے ہر امت کے لئے ایک منکب قرار دیا تھا کہ وہ اس پر چلتے تھے لہذا انکو چاہئے کہ وہ اس بارہ میں مجاہدہ نہ کریں (بہر حال تم اپنے پروردگار کی طرف منکب بلائے جاؤ۔</p>
--	---

<p>وَرَسُولًا قَدْ فُضِّلْنَا عَنْكُمْ عَلَيْكُمْ مِنْ قَبْلِ وَرَسُولًا لَمْ نَفْضَحْهُمْ عَلَيْهِمْ (نہار ۳۳ ع ۳۳)</p>	<p>ہر قوم میں پیغمبر آئے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کے حالات ہم نے تجھے پہلے ہی بتا دیے اور کئی رسول ہیں جن کے حالات نہیں سنائے کیونکہ ضرورت نہیں تھی</p>
--	--

<p>وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنْهَهُمْ لِيَأْمُرُوا بِالْعَدْلِ وَيَنْهَوْنَ فِي الْأَسْوَاقِ (الزمر ۲۰)</p>	<p>تجھے پہلے بھی رسول ہم نے بھیجے وہ سب کیا نہ کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے (یعنی وہ بھی انسانی ضروریات رکھتے تھے۔ اور دنیاوی کاروبار کرتے تھے)</p>
---	---

<p>إِنَّا رَاسِخُونَ فِي الْأَخْبَارِ الْعَرَبِيَّانِ كَيْفَ كَلَّمُوا الْعَامِلِينَ بِأَنْبَاءِ طُلُوعِ عَنْ سَيِّدِي اللَّهِ (توبہ ۳۰)</p>	<p>مولویوں اور پیغمبروں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو جھوٹ اور بکری لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور دین الہی میں روڑے سے اٹکاتے ہیں۔</p>
--	---

<p>وَلَكِنَّ مَثَلَكُمْ فِي آيَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَبِأَمْرٍ بِالْعَمْرِ وَبِأَمْرٍ الْمُتَكَبِّرِينَ وَأُولَئِكَ الْمُتَكَبِّرُونَ (آل عمران ۱۱)</p>	<p>تبلیغ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہوئی چاہئے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ پسندیدہ امور کا حکم دے اور ناپسندیدہ امور سے باز رکھے بھی وہ ہیں جو فلاح یا نجات دے</p>
---	---

<p>لَكِنْ جَعَلْنَاكُمْ شُرَاعًا (انعام ۱۱)</p>	<p>طریق عبادت کا اختلاف تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک نام</p>
---	---

<p>لَكِنْ جَعَلْنَاكُمْ شُرَاعًا (انعام ۱۱)</p>	<p>انسانی ذمہ داری ہر شخص پر اسکی وسعت و قوت کے</p>
---	---

(بقرہ - ع ۳۰)
لَا يَكْفُرُ اللَّهُ تَنْفَسًا أَوْ
وَسْطَ حَنَظَلَةٍ (بقرہ - ع ۳۰)
لَا يَكْفُرُ تَنْفَسًا أَوْ وَسْطَ حَنَظَلَةٍ
(اعراف - ع ۱۲)

مطابق ذمہ داری ہے۔
اگر کسی کی جان کو اسکی وسعت و قوت
سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔
ہر شخص کو اسکی وسعت و قوت سے
زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں۔

اختیار انسانی

لَا أَرْأِيهِ فِي الَّذِينَ هُمْ يُبَيِّنُونَ
الرُّسُلَ مِنْ آيَاتِهِ (پ ۳ - ع ۱)
مَنْ أَكْثَرُ فَلْيَنْفَرِ بِهِ وَ مَنْ عَمِيَ
تَعْلَمُهَا (انعام - ع ۱۳)

دین میں جو نہیں ہے کیونکہ ہایت الہی
گروہی مدونہ بھی طرح ظاہر ہو چکی ہیں۔
جو کوئی دیکھے اور سمجھے اس کا فائدہ
اُسی کے لئے ہے۔ اور کلام ہوا ہے
اُس کا وبال اسی پر آئے گا۔

نفع و نقصان - حوادث مصائب

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
لِيُنْزِلَ فِيهِمْ بَعْضُ الَّذِي هُمْ عَمِلُوا
لَعَنَهُمْ يَوْمَ هُمْ يَحْشُرُونَ (الروم - ع ۵)
وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ
إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (لقمان - ع ۲)
عَسَى أَنْ تَكُونَ هُوَ السَّيِّئُ مَا
هُوَ خَيْرٌ لَكَ وَعَسَى أَنْ
تُحِبَّ السَّيِّئَ هُوَ شَرٌّ لَكَ
(پ ۲ - ع ۲۶)
إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ
(الاعتراف - ع ۳)

خشکی اور تری میں انسان کی بد عملی
کے سبب سے خرابی پھیل گئی۔
تاکہ اس کے عمل کا کچھ مزہ چکھائے
مکن ہے لوگ باز آجائیں اور
اپنی اصلاح کر لیں۔
تجسیم و مصیبت اور سختی طے لے
استقلال سے برواخت کر پیشک
یہ جہت کا کام ہے۔
جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے
وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور جس
چیز کو تم چاہتے ہو ممکن ہے تمہارے
لئے بری ثابت ہو۔
ہم نے ہر چیز کو مقررہ انداز سے
پیدا کیا ہے۔

حیرت - تقدیر

لَا تَحِجُّ لِسْتَنْدَلِخُوْا
(بنی اسرائیل - ع ۸)

تو ہمارے قانون میں تبدیلی
نہیں پاس ہو سکتی۔

منت - نذر نیاز

وَلْيُؤْذِكُمْ وَرَهْمٌ (پ ۳ - ع ۱)

وہ اپنی منتیں پوری کریں۔

مذہب میں بحد مباغہ

لَا تَعْلَوْا إِنِّي دُنَيْتُكُمْ
(النسار - ع ۳۴)

اپنے مذہب میں حقیقت و میانہ
روی کی حد سے نہ بڑھ جاؤ۔

خیرات - صدقہ

وَلْيَسْأَلُواكَ مَاذَا
يُفْقَرُونَ - قُلِ الْعَفْوَ
(بقرہ - ع ۲۴)

اور تجھے پوچھتے ہیں کہ کیا اور کتنا خرچ
کریں؟ اور اخراجات کریں؟ کہہ دے جو چیز
عمدہ ہوا ہے پستی اپنی حاجت سے زیادہ ہو۔

عبرت و بصیرت

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (زمر - ع ۱)
فَاتَحَبَّبُوا بِمَا فِي
الْبَصَارِ (حشر - ع ۱)
سَبَّحْنَاهُمْ لِيَاذْكُرُوا
الْآيَاتِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَقِيقٌ
يَذَكِّرُونَ لَهُمْ أَنْهَ الْأُنْحَى ط
(رحم السجدہ - ع ۵)

کیا داننا اور نادان برابر ہو سکتے
ہیں؟
پس اسے آنکھوں والو عبرت
حاصل کرو۔
ہم غریب انکو اپنی نشانیاں دینا لگے
گوشت میں دکھائیے اور خود انکی ذات کے
اند بھی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا
کہ قرآن برحق ہے۔

نیک عملی

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ
(پ ۱ - ع ۶۷)
فَاَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
(بقرہ - ع ۱۸)
أَطِيعُوا أُلْبَابَ شَنِ الْفَقَائِرِ
(پ ۲ - ع ۳)
أَطِيعُوا الْقَائِمَ وَالْمُعَلِّمَ
(پ ۳ - ع ۵)
مَنْ كَذَبَنِي فَإِنَّهُ يَكْفُرُ
بِنَفْسِهِ ط (فاطر - ع ۵)
هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا
الْإِحْسَانُ (الرحمن - ع ۳۴)
مَنْ يَفْعَلْهُ حَسَنَةً نَّزِدْ
لَهُ بِهَا حَسَنًا (الشوری - ع ۲۷)

ہم احسان اور نیک کرنے والوں کو
عنقریب اور زیادہ دینگے۔
پس نیک کاموں کی طرف سبقت
کرو۔
معیبیت زدہ محتاج کو کھانا
کھلاؤ۔
تقاعد والے اور سوال نہ کرنے
والے محتاج کو کھانا کھلاؤ۔
جو کوئی پاک ہو تلے وہ اپنے ہی
ذات کے لئے پاک ہوتا ہے۔
احسان یا نیک کی پادشہ سوائے احسان
کے نہیں ہو سکتا۔
جو نیک کرے ہم اس کے لئے اس میں
حسن و خوبی کو بڑھا دینگے۔

لَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ
(مذکر - ع)

زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر
احسان نہ کرو۔

بد عملی

مَنْ يَكْسِبْ اَنْفَا قَاتَا يَكْسِبْهُ
عَلَى نَفْسِهِ (نساء - ۷۶)
لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَ مَا بَطَنُ
در انعام - ۱۱۹
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ يَمْثِلُهَا
یونس - ۳۷

جو گناہ کا کام کرتا ہے وہ اپنی ہی
جان کے حق میں برا کرتا ہے
بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ
وہ حکم کھلا ہوں یا پوشیدہ
بڑائی کا بدلہ لمسی کے مثل ہے

موت

مَا كَانَ لِلنَّفْسِ اَنْ تَمُوتَ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كَيْتَا بَا
مُرُوْا جِلْدًا (آل عمران ۱۵۷)
كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةٌ اِلَیْهِ
(آل عمران ۱۸۷)

ہر شخص صرت اللہ ہی کے حکم سے
موتا ہے اور اسی وقت جو اس کے لئے
مقرر ہو چکا ہے۔
ہر شخص موت کا مزا چکھنے والا ہے۔

قیامت

اِنَّ الَّذِیْنَ یُکَاۡرِمُوْنَ فِی
السَّاعَةِ لَفِی ضَلٰلٍ یّبِیۡنٍ
(الشوری - ۷)

جو لوگ قیامت کے متعلق ذک
ر کتے ہیں وہ یقیناً بہت دور
بچکے ہوئے ہیں۔

پاداش عمل

لِكُلِّ دَرَجَاتٍ عَمَلُوْا
لَا تُوْرُوْا وَاِذْ رَاَ الْکُفْرٰی
لَیْسَ لِلّٰهِ شَمَانِ الْاَمَّا مَتَعٰی
مِّنْ اَنْفُسٍ کٰذِبَةٍ وَ مِّنْ
عَمٰی قَتَلَتْهَا
(انعام - ۱۶)
(انعام - ۲۰)
(انعام - ۲۱)
(انعام - ۲۲)
(انعام - ۲۳)

سب کے لئے درجے ہیں ان کے
اعمال کے مطابق
کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے
کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔
انسان کو موت دی ملیگا جس کے لئے
وہ جدوجہد کرے
جو سچے اور دیکھے تو اس کا فائدہ
اس کی ذات کے لئے ہے۔ اور جو جادھا
بن جائے (بصیرت سے کام نہ لے
تو اس کا وبال اسی پر ہے۔

صفائی

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰۤیِ
فَاغْسِلُوْا رُؤُوسَکُمْ وَاَیۡدِیَکُمُ
اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوسِکُمُ
وَارِجُلَکُمُ اِلَى الْكَعْبَیۡنِ
(مائدہ - ۶)
اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا
(مائدہ - ۷)
لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ
الطَّیۡبُ (مائدہ - ۸)
لِیَقْضُوْا تَفَتُّہُمُ
(رج - ۳)
مِّنْ کَذٰلِیۡکَ نَتَّٰیۡزُکُمُ
لِنَفْسِہِ (ناطر - ۳۷)

جب نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے
منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔
اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں
پاؤں نچنے تک دھو لو۔
اگر تم (مباشرت وغیرہ سے) نجس ہو
ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ۔
ناپاک اور پاک برا برا نہیں ہو سکتے
ان کو چاہا۔ بٹے کہ اپنے ناخن تراشیں
اور میل دو دگر ہیں۔
جو پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی نام نہ
کے لئے ہوتا ہے۔

کھانا پینا

یَا اَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِنْ
فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا وَّ طَیۡبًا
(بقرہ - ۳۱)
اَحِلَّ لَکُمُ الطَّیۡبٰتُ
(مائدہ - ۱۷)
طَعَامُ الَّذِیۡنَ اٰوَدُوْا لَکُمُ
حِلٌّ مِّکَکُمْ وَطَعَامُ مَکُمُ حِلٌّ
لَّہُمُ (مائدہ - ۱۸)
کُلُوْا وَاَشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیۡنَ
(اعراف - ۳۱)
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَکٰوِلِ کُلِّ شَیْءٍ
حَیۡطًا (انبیاء - ۲۷)
لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا
مِمَّا بَیۡنَکُمُ وَ اَسۡفَاطُکُمُ
(نور - ۸)
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَکۡتَبٰتَ
وَالۡذَکَّۃَ وَ لَحۡمَ الْخِزۡیۡنِ وَ

اے انسانو! زمین میں جو چیزیں
حلال پاک و صاف اور عمدہ ہیں
ان میں سے کھاؤ۔
سب اچھی چیزیں تم پر حلال
کی گئی ہیں۔
جن قوموں کو آسمانی کتاب دی گئی ہے
یعنی جو کسی پیغمبر کی امت ہیں ان کا
کھانا پینا اٹھانے کے لئے حلال
کھاؤ اور پیو اور حد اعتدال سے
نہ بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں
پسند نہیں کرتا۔
اور ہم نے بنیائی سے ہر چیز میں زندگی
پیدا کی۔
تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ سب
اکٹھے مل کر کھاؤ۔ یا الگ
الگ۔
(اللہ نے) تمہارے لئے (۱)
مردار (۲) خون (۳) سور کا گوشت

قرآن مجید کی عام فہم تفسیر

اروزبان میں حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی عام فہم تفسیر سے زیادہ آسان اور عام فہم تفسیر ایک شائع نہیں ہوئی۔ صرف ہی ایک مکمل تفسیر ہے جو نہ ضرورت سے زیادہ مختصر ہے اور نہ ضرورت سے زیادہ مفصل اور جسے عورتیں اور بچے بھی آسانی سے سمجھ لیتے ہیں اور جسکے مطالعہ میں رکھنے سے چند ہی روز میں قرآن مجید کی تمام ضروری تعلیمات پر پورا عبور حاصل ہو جاتا ہے اور غیر ضروری باتوں کی دلچسپیوں میں پڑ کر فرد کی مطالب قرآنی سے محرومی نہیں ہوتی۔

اس تفسیر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن مجید کا پورا متن بھی ہے اور متن کے نیچے حضرت مولانا شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کا نقلی اردو ترجمہ بھی۔ متن اور نقلی ترجمہ کے ساتھ ساتھ حضرت خواجہ صاحب کی عام فہم تفسیر ہے جس کو قرآن مجید کا مشروح اردو ترجمہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اس تفسیر کا ہر پارہ علیحدہ علیحدہ بھی ملتا ہے اور پوری تفسیر تین جلدوں میں جلد بھی۔ ہر پارہ کا ہدیہ آٹھ آنے ہے۔ اور مکمل تفسیر غیر مجلد کا وٹس روپے اور مجلد کا بارہ روپے ہے۔

دفتر نظامیہ چین اردو پوسٹ بکس ۱۳۶ دہلی سے مل سکتا ہے۔

قرآن آسان قاعدہ اور تعلیم القرآن

چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کی قرآنی اور ابتدائی تعلیم میں آسانی پیدا کرنے کے لئے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے یہ دونوں کتابیں جو نہایت مقبول ہوئی ہیں اور جو مملکت حضور نظام میں بچوں کے تعلیمی کورس میں داخل ہیں۔

قرآن آسان قاعدہ کے بعد کتاب تعلیم القرآن پڑھائی جاتی ہے اور ان دونوں کو پڑھ کر قرآن مجید کو سلطان پڑھنے کی بچوں میں کافی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ دفتر نظامیہ چین اردو پوسٹ بکس ۱۳۶ دہلی

مَا أَهْلَ بِغَيْرِ اللَّهِ بَدْعَ
فَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ عَمِلَ
وَلَوْ عَادَ تَوَكَّلْ اللَّهُ غَفُورٌ
كَرِيمٌ

(انحل - ۱۵)

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ
الْأَلْبَابُ وَالْأَزْدَانُ
رَجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَلَا تَجْنِبُوهُ تَعْلَمُونَ

(بقرہ - ۱۲)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهَا إِثْمٌ
كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَظَهَرَ
إِثْمُهُمْ أَكْثَرُ مِمَّنَافِعِهَا

(بقرہ - ۲۰)

(۴) اور چسپاں کے سوا کسی اور
میسور کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے میرے
فحش مجبور ہوں میں سے کسی ایک چیز کے
کھا لینے پر ضرورت سے بغاوت کا ارادہ
ہو اور معمولی مامتیں سکوا استعمال کرنا
از حجاب کرے (اے کے لئے کوئی حرج نہیں)
البرہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے
بیشک شراب، چوہا، جھوٹے
معبودوں کے پاس چڑھاوے
اور پائے شیطانی عمل کی ناپاکی ہے
اس لئے ان سے بچو۔ تاکہ تمہیں
فلاح حاصل ہو۔

جیسے لوگ شراب اور چوہے کے
متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دے
کہ ان دونوں میں نیکیوں کے روکنے کی
بہت بڑی قوت ہے اور انسان کیلئے فائدے
بھی ہیں۔ مگر ان سے نفسانات فائدے
کے مقابل میں بہت زیادہ ہیں اور اسلئے بچنا چاہئے

۱۔ قرآن مجید کے فوجداری قوانین ۲۔ قرآن مجید کے دیوانی قوانین ۳۔ قرآن مجید کے معجزات ۴۔ قرآن مجید کے بارہ موتی !

یہ چاروں کتابیں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلیم دہلی دکن کی تالیف
کردہ ہیں جن کو تبلیغی مقاصد کیلئے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے شائع فرمایا ہے
چاروں کتابیں نہایت مفید ہیں اور ان سے قرآن مجید کی عظمت خان
ظاہر ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ واقعی قرآن مجید آسمانی اور الہامی کتاب ہے۔
فوجداری قوانین کی قیمت ۸ روپے دیوانی قوانین کی قیمت ۴ روپے قرآن کے
معجزات کی قیمت ۴ روپے اور قرآن کے بارہ موتی کی قیمت ۸ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ دفتر نظامیہ چین اردو پوسٹ بکس ۱۳۶ دہلی

سستی عباد اعمال

ذات وصفات الہی

ہر مسلمان کو دل سے اعتقاد رکھنا چاہیے کہ وہ اصل ہر شے کا وجود ہے۔ صرف وہم و خیال ہی نہیں۔ ہر شے حادث ہے۔ یعنی پہلے نہ تھی۔ بنانے سے بنی ہے۔ بنانے والا اللہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اور خود بخود ہے۔ ایک ہے۔ زندہ ہے۔ حاضر و غائب کا جاننے والا ہے۔ کچھ اس سے چھپا نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کے غیر کرنے سے کام نہیں کرتا۔ اس کے مانند ذات و صفات میں کوئی نہیں۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہے۔ نہ تپتا ہے، نہ ٹھنڈا ہے۔ دیکھتا ہے۔ مگر اس کا دل نہ سننا اور دیکھنا مخلوق کی سمجھ سے باہر ہے۔ وہ عرش پر ہے۔ اس کی ذات اور صفات کو بھی فنا اور تغیر نہیں۔ جو اعلیٰ درجہ کی نعمتیں ہیں وہ سب اس میں ہیں۔ ازل سے اب تک اس کی سب نعمتیں بے تفاوت اس میں موجود ہیں۔ لیکن ہماری صفات کی طرح نہیں ہیں، کیونکہ یہ مخلوق اس کی ذات میں جدید پیدا نہیں ہوتی جن صفات میں نقصان ہے یا مٹنے والی ہیں وہ ان سے پاک ہے وہ کسی کا کسی چیز میں محتاج نہیں ہے۔ نہ اس کو کسی چیز کی برادہ ہے۔ نہ اس کا جسم۔ نہ اس کے لئے دنگ ہے نہ بوجہ۔ نہ صورت نہ شکل نہ مکان نہ اس کی عداوت نہ ہایت ہے۔ نہ کسی خاص سمت میں مبنی اور پر یا نیچے یا آگے یا پیچھے یا دائیں بائیں رہتا ہے۔ بلکہ ہر جگہ ہے کھانے پینے صحت و مرض، خوشی اور رنج وغیرہ سے پاک ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ نہ کوئی اس کا شریک و مددگار ہے۔ نہ وہ کسی کا جہنم ہے نہ کسی کے ساتھ ذات اور صفات میں مشابہ ہے۔ نہ کسی کے ساتھ متحد ہے۔ نہ وہ کسی چیز میں حلول کرتا ہے۔ نہ کوئی چیز اس میں حلول کر سکتی ہے، کسی مخلوق کا علم اس کو احاطہ نہیں کر سکتا۔ نہ کسی کی فکر اس کو پہنچ سکتی ہے نہ مجر ہمت کے اور کچھ اس کو پاسکتا ہے

قیامت کے دن مومنوں کو اپنا دیدار دکھا دینا جسکی کیفیت وہی واقع ہے۔ وہی ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔ کسی چیز کا کرنا اس پر لازم نہیں۔ نہ کسی سے اس کو کوئی فرض ہے، نہ کوئی شے اس پر حکم کرنے والی ہے۔ اپنی عقل سے کوئی نیا نام اس کا رکھنا نہیں چاہئے۔ بندہ اور اس کے ہر فعل کا خالق یعنی پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ نیکی اور بدی کا

پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ سب افعال اللہ کے ارادے اور مشیت اور رضا و تقدیر سے ہوتے ہیں۔ بندہ کو بھی اس نے کسی قدر اختیار دیا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے۔ پس اگر نیک کام کر گیا اور یا نیک اور بد کام سے اس کو سزا دی جائیگی۔ جو بندوں کے حق میں بہتر ہو اس کا کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے۔ بندہ کے اچھے کام سے، اللہ تبارک و تعالیٰ راضی ہے اور بد کام سے ناامین ہے۔ اور اس کو دکھانے والا اور گمراہ کرنے والا ہی اللہ ہے۔ عرش، کرسی، لوح، قلم، فرشتے، آسمان، زمین، چاند، سورج، تارے، دریا، پہاڑ وغیرہ تمام مخلوق کا وہی ایک پیدا کرنے والا ہے۔ روح کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ محال نہیں ہے، ہر فعل اس کا عمل ہے۔ اور تعالیٰ نے سات آسمان اور زمین بنائے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کو بلا ستون اور سہارے قائم فرمایا ہے۔ چاند، سورج، تارے، آسمان اس کے حکم سے رات دن گردش میں رہتے ہیں۔ زمین قائم کر رکھی ہے۔

فرشتے

فرشتے جو ہر مجرد و بسیط ہیں۔ اور اللہ کے بند ہیں۔ ان کا جسم لطیف اور نوری ہے جیسی شکل چاہیں بنا سکتے ہیں کبھی ہوا ہو جاتے ہیں، کبھی انسانی جامہ پہن لیتے ہیں۔ کبھی جانوروں کی طرح کثرت سے پرموج جاتے ہیں کبھی چھوٹی صورت بن جاتے ہیں کبھی بہت بڑی۔ ان کی اہلی جگہ آسمان ہے زمین پر بھی اداائے خدمات کے لئے آتے جاتے ہیں۔ بعض مقرب الہی ہیں بعض بندے کے اعمال لکھنے اور اس کو بدی سے بچانے اور اچھے کام کی طرف دعوت دینے یعنی بلانے کے لئے مقرر ہیں۔ انسان کے اعمال لکھنے کیلئے ان کے دو فرشتے ہیں۔ ایک بدی کا لکھنے والا اور ایک نیکی کا لکھنے والا۔ دونوں شانوں پر مقرر ہیں۔ سیدھے کندھے والے نیکی لکھتا ہے۔ بائیں کندھے والا بدی لکھتا ہے۔ ان کے نام کرنا کا تین ہیں۔ جب تک بدی کر نہیں گزرتا ہے فرشتہ بدی اس کو نہیں لکھتا۔ اور جب بندہ سے بُرائی صادر ہو جاتی ہے تو نیکی لکھنے والا فرشتہ بُرائی لکھنے والے فرشتہ کو روکتا ہے کہ ابھی نہ لکھہ۔ شاید توبہ کرے تو توبہ کی نیکی لکھی جائے۔ جب وہ توبہ نہیں کرتا تو کچھ احتیاط کے بعد تاجاروہ ایک بدی لکھ لیتا ہے۔ اور مسلمان بندہ جب نیکی کا خیال دل میں کرتا ہے تو فوراً نیکی کا فرشتہ ایک نیکی اس کے واسطے

کلمہ لیتا ہے۔ اور جب اس سے وہ نیکی و قورع میں آجاتی ہے تو وہیں نیکیاں ان کے واسطے لکھی جاتی ہیں۔

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہ ہکتاتے ہیں نہ تھکتے ہیں۔ خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے جو حکم دیتا ہے وہی کرتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ ان کی غذا کتبہ یعنی اللہ کی اطاعت اور اللہ کا ذکر ہے نہ مرد ہیں نہ عورت۔ ان کی گفتنی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مان سب میں جانشین مرتب ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام جو وحی یعنی کتاب میں اور حکم خدا کی طرف سے پیغمبروں کو بھیجا کرتے تھے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام جو بندوں کو روزی پہنچاتے ہیں۔ اور جبرائیل کی تیاری بھی کرتے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صوفیوں کو نکلیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں

آسمانی کتابیں اور صحیفے قرآن مجید حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

ہر کتاب میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا ہے سب برحق ہے۔ قرآن پہلی کتابوں کا ناخ ہے۔ تورات، زبور، انجیل کو یہود و نصاریٰ نے جابجا سے بدل ڈالا ہے۔ کہیں کچھ بڑا دیا ہے۔ کہیں سے کچھ نکال ڈالا ہے

توریت اول زبان عبرانی میں لکھی ہے۔ اور زبور اور انجیل زبان سریانی میں بعدہ دوسری زبانوں میں ترجمہ کر لی گئیں۔ اور تورات میں بھی تخریص کی گئی۔ یعنی تفسیر تبدیل۔ ان پر عمل نہ ہے اور گناہ۔ لیکن انکی تعلیم لازم ہے کہ آسمانی کتابیں ہیں۔ کچھ کچھ ضامین اہل ان میں باقی ہیں۔ پس جو مفسرین کہ قرآن کے مخالف ہیں وہ غلط ہیں۔ اور جو موافق ہیں ان کی تعلیم کرنی چاہیے۔ کلام مشرک کے ساتھ ہے اور بنی کفر ہے۔ تاقیامت قرآن کے احکام پر عمل رہیگا۔ قرآن کی اصل ترتیب لوح محفوظ کے مطابق اسی طرح ہے جواب تک چلی آتی ہے۔ کلام مجید تخریف سے محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ نے خواہ اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ کا کلام قدیم ہے یعنی غیر مخلوق ہے مصحفوں میں لکھا ہوا ہے۔ سینوں میں لکھا ہوا ہے۔ قرآن شریف کے جو معنی ظاہر عبارت سے سمجھے جاتے ہیں، وہ حق ہیں اس پر اختلاف رکھنا چاہئے۔ قرآن مجید پر یہ اعتقاد کہ خدا کا کلام ہے فرض ہے۔ اور اس پر عمل کرنا بھی فرض ہے۔ اس کی مخالفت کفر ہے۔

مرثیہ مرثیہ ہے اور مرنے سے روح جسم سے باہل علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور جسم جادھن ہو جاتا ہے۔ روح کو فرشتے حضرت قدس کی جانب لے جاتے ہیں

سجین کا حال سجین اروں کی ارحہ کو سجین میں جڑیج کے ساتوں طبقہ کے نیچے ایک مقام ہے، جگہ

متی ہے۔ ساتھ ہی قبر میں جسم سے بھی متعلق رہتی ہے اور سختی قریبی اٹھاتی ہے۔ روح ظاہر و صلا کو بطریق انبساط قبر سے بھی متعلق رہتا ہے اور ساتھ اسکے عقیقین سے بھی اس کا تعلق رہتا ہے۔ ایک مقام ہے ساتوں آسمان کے اوپر عرش کے نیچے بہت وسیع اور خوش گوار۔

عقیقین شہیدوں سے کوئی باز پرس ہوگی سوال قبر

نہیں ہوتا ہے

قیامت قیامت کا آنا برحق ہے۔ قیامت کے آنے سے پہلے قریب زمانہ قیامت کے یہ علائق ظاہر ہو گئی۔

علم اٹھ جائیگا، جہالت زیادہ ہوگی، ادا اور شرانجواہی کی کثرت ہوگی۔ عورتیں بہت مرد کم ہونگے۔ تجوٹوں کی بہت کثرت ہوگی۔ بڑے بڑے کام نااہلوں کے سپرد ہونگے۔ نکالیت دنیا کے سب سے لوگ موت کی آرزو کریں گے۔ امانت دبا بیٹھیں گے۔ زکوٰۃ نہ دیں گے۔ علم دنیا کے لئے بڑھیں گے۔ مرد عورت کا مطیع، ماں باپ کا نافرمان ہوگا۔ مسجد بنیں گی۔ شر کریں گے۔ خاست، قوم کے سوار ہونگے۔ مسرغ رنگ کی آدھی ملکی اور زلولہ اور سخی (مردت بدل جانا) اور ذند (پتھر برشا) ہوگا۔ نصاریٰ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے۔ امام مہدی پیدا ہونگے۔

ظہور امام مہدی علیہ السلام ہدی کے معنی لغت میں ہدایت پانے والے کے ہیں

اس معنی کے لحاظ سے بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور بہت سے تائمانہ موعود اور ہو گئے۔ لیکن جن مہدی کا ذکر احادیث میں کثرت ہے وہ ایک شخص خاص ہیں جو قال موعود کے وقت میں ظاہر ہوں گے

انہیں سے پہلے نصاریٰ سے جنگ کر کے فتحیاب ہوں گے۔ حلیہ ہبائرت ان کا یہ ہے۔۔۔ قدامل، درازی، قوی الجنتہ، رنگ سفید سرخی مائل، چہرہ کشادہ، ناک باریک اور بلند، زبان میں قدرے کثرت کہ جب کلام کرنے میں تنگ ہوں گے تو ذوق پر راتہ ماریں گے۔ اور علم آپ کا نہ دتی ہوگا۔ چالیس برس کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔ بد اس کے سات یا آٹھ برس تک زندہ رہیں گے۔ نام آپ کا محمد والد کا نام عبد اللہ۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ

کی اولاد سے ہونگے۔ مدینہ کے رہنے والے ہونگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اخلاق ہونگے۔ البتہ بالکل صورت آپ کی ہی نہ ہوگا دنیا کو عدل اور انصاف بھر دیں گے تمام زمین کے مالک ہونگے بادل آپ دین سے مگر میں ہونگے۔ لوگ ان کو طاعت کرتے ہوئے پہچان کر گو وہ انکا کرینگے مگر ان سے حرم شریف کے اندر نہ داخل ہونگے درمیان میں بیعت کرینگے اور اپنا بادشاہ بنائیں گے اس وقت غریبے آفاقی ہونگے

ہن اخیلفۃ اللہ المہدی فاسقہ والہ واطیعہ یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ اسکی بات سنا اور طاعت کرو۔ دوسری علامت یہ ہوگی کہ اس سال جو رمضان ہوگا اس میں ہوا چاند اور سورج کا گہن ہوگا۔ میں جب لوگ یہ حال دیکھیں گے ابدال فام سے اور مصائب (جماعتیں) عراق سے اگر ان سے بیعت کریں گے۔ عرب کی بہت سی فوج انکی مدد کو جمع ہوگی اور کعبہ کے دعدادے کے آگے جو خزانہ دفن ہے جسکو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکالیں گے اور مسلمانوں کو تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں پھیل جائیگی تو ایک میر خراسانی جسکی فوج کا سپہ سالار ایک شخص منصور نامی ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدد کو آئیں گے۔ جو شخص راستہ میں بدوں یا انصاری سے ان کا مزاحم ہوگا سب کو صاف کرتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ انہی دنوں میں ایک شخص دشمن اہل بیت اور بڑا ظالم یوسفیان کی اولاد سے جسکی خصال قبیلہ بنی کلب ہونگی۔ اور دشمن کے اطراف میں حاکم ہوگا وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے قتل کے لئے ایک فوج جبار بھیجے گا۔ وہ فوج مکہ اور مدینہ کے درمیان میں مقام بیدار زمین میں دھس جائیگی۔ کل دو شخص باقی رہیں گے

ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اگر خبر ہوگا دوسرا اس سفیان کی کو اطلاع کرے گا۔ وہ بارہ وہ سفیان کی فوج کشی کرے گا سو وہ بھی مغلوب اور معذور ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام سفت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چل کرینگے۔ زمین پر خوب اسلام پھیلے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو آئیں گے۔ پھر وہاں سے ملک شام میں دمشق تک پہنچیں گے نصاریٰ اپنی فسادوں کے ساتھ کہ ہر نفعان کے ساتھ بارہ ہزار فوج ہونگی مقابلہ کرینگے۔ باہم لڑائی ہوگی۔ مسلمانوں کے تین فرقہ ہونگے ایک فرقہ جو معتاد ہے بھاگ جائیں گے۔ انکی تو بہ اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا۔ بے ایمان مریں گے۔ دوسرا فرقہ شہید ہوگا اور عند اللہ افضل اور شہداء کا مرتبہ پائیں گے۔ تیسرا فرقہ قتل پائے گا۔ یہ لڑائی ہر روز صبح سے شام تک چار روز ہوگی۔ چوتھے روز اہل اسلام نصاریٰ پر فتح پائیں گے۔ قتلا اس قدر مارے جائیں گے کہ کھنوں کے پستے لگ جائیں گے یہاں تک

دجال

کہ اگر ان لاشوں پر پیرنا ڈینگا تو اس سر سے اس سر سے کہنے جائیگا باقائدہ نصاریٰ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام بیٹھا مہنام اور مال غنیمت دلا دیا ان اسلام کو عطا اور تقسیم فرمائیں گے۔ اسکے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام بلا واسطہ اور اجتماع لشکر کا احتظام کر کے قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے تاکہ ان نصاریٰ کو جنہوں نے سلطان کو دیاں سے نکالا ہو جو شکست دس اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام کے ستر ہزار مسلمانوں سے قسطنطنیہ کو گھیر لینگے اور اسکی ایک جانب دیا اور دوسری طرف خشکی ہے۔ پس جب وہ اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام آدرا لالہ الا اللہ والا اللہ اکر بلند کریں گے تو دریا کی طرف کی دہر کر پڑیں گے پھر جب دوسری تکیہ کرینگے تو خشکی کی طرف کی دہر کر پڑیں گے۔ پھر جب تیسری بار تجبر لا الہ الا اللہ والا اللہ اکر کھینکے تو وہاں کھل جائے گی اور شہر میں ٹھس آئیں گے۔ اور کھار کو قتل کرینگے اور تلواریں کو درخت زیتون سے لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کوئی بیکار نہ رہا کیابھی ہو دجال تھارے گھروں میں آگیا ہے۔ جب اسکی تحقیق کو پہنچے تو معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹ بلکہ آواز شیطانی تھی۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام باجسکی ملک کا بندوبست کرتے ہوئے شام میں آئیں گے پھر دجال نکلتے گا۔ دجال شتن دجل سے ہے جس کے معنی نفث میں مکر و فریب اور کذب ہے ہیں۔ پس دجال کے معنی مٹھا ماورجھوٹے ٹکے

ہوئے۔ اس اعتبار سے بہت سے دجال ہونگے یعنی جس میں صفت باجگیا وہی دجال ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تین دجال ہونگے نبوت کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دجال موجود ایک خاص شخص ہے قوم یہود سے۔ لقب اسکا مسیح ہوگا۔ وہ اپنی آنکھ کافی ہوگی۔ انگھ کے دانے کی مانند آنکھ میں ناخن نہ ہوگا۔ اور بال اسکے نہایت پیچیدہ و جشیوں کے بالوں کے مانند ہونگے۔ ایک بڑا کدہ اسکی سوا دیں ہوگا۔ اور اس دجال کے ماتھے کے نیچوں بیچ میں کافر یعنی لفظ ک آت رکھا ہوگا جس کو ہر روز شہور پڑھ لینگا۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کے نبی ہیں۔ باب کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نام سے ان کو پیدا کیا ہے۔ وہ شب دوم و دین حق کے پھیلانے میں مصروف تھے اس وقت کے یہودیوں کو انکی حسد آیا۔ ایک مکان میں ان کو قتل کے لئے گھیر لیا۔ خدا کی قدرت سے جنت بچٹ گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلا کما آسمان پر لے گئے اور ان یہودیوں میں سے ایک شخص جو اندھا تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ہو گیا۔ اسکو یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر صلیب

بہر چڑھا دیا۔ پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں۔
وہاں کے قتل کو دنیا میں آئینگے۔ شہر دمشق کے شرقی سفید منارے
پر بلند محلہ پہنچے ہوئے دو فرشتوں کے بانوؤں پر ماتھے رکھے ہوئے
آسمان سے عصر کے وقت اتریں گے۔ پس جب منارے سے سیڑھی
کاگر نیچے آئیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کریں گے۔
امام علیہ السلام بتواضع پوچھیں گے اور کہیں گے کہ اے نبی اللہ آپ امام
ہو کر نماز پڑھائیے۔ وہ مذکر کریں گے۔ پھر بعد عذرات فیما بین حضرت امام
مہدی علیہ السلام کو اس امت کی تنظیم اور سرکیم کی وجہ سے امام بنائیں گے
صبح کو وہاں کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
فرمائیں گے کہ میرے واسطے ایک گھوڑا اور ایک نیزہ لادو کہ میں اس کا خیر
سے مقابلہ کروں۔ تب مسلمان وہاں کی فوج سے چھاؤں کریں گے اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کو آمادہ ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے دم کی ہوا میں یہ تاثیر ہوگی کہ جس کا فرقہ وہاں جاں کی مر جائیگا
اور ہوا ان کی دہان تک جائیگی جہاں تک ان کی نظر فرمائی۔ پس وہ
دجال کا تعاقب کریں گے اور باب لڑکے پاس جواکب پہاڑ یا گاؤں
میں شام کو اپنے گھر لیٹیں گے۔ اور نیزہ سے اسے قتل کر کے اسکا
خون لوگوں کو دکھلائیں گے۔

محشر میں ہر شئی اور بے حساب ہوگا۔

جہاں سے ہر ایک، تلوار سے تیز دوزخ پر رکھی
پل صراط ہوگی سب مخلوق کا گزر اس پر سے ہوگا۔
پسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو لیکر اس سے گزریں گے
اور آگ لگتاں چھ جائیں گی حضرت ابی بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی
صاحبزادی جب پل صراط سے گزریں گی تو فرشتے پکار کر کہیں گے کہ سب
آدمی اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ کسی نامحرم کی نگاہ آپ کی صاحبزادی
صاحبہ پر نہ پڑے

حوض کوثر کے حوض کوثر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی امت کو پانی پلائیں گے پھر ان کو پیاس نہیں لگی۔ بعض کو قبر سے
اٹھتے ہی وہ پانی لے گا۔ اور بعض کو گناہوں کے سبب دیر میں لپکا
پھٹکے گا بعض کو پل صراط پر گزرنے کے بعد بعض کو دوزخ سے خلاصی
پاک جنت میں جانے سے پہلے لے گا

دوزخ جہنم میں کھنڈ اور گنہگار مسلمان داخل ہوں گے۔ وہاں
طرح طرح کے عذاب میں گزرتا رہیں گے۔ کفار ہمیشہ وہاں
رہیں گے اور مؤمنین بقدر گناہ وہاں سے عذاب پاکر نکلیں گے پھر جنت
کی شفاعت سے وہاں سے نجات پائیں گے۔ جہنم کی سختی اور عذاب کا

نقص بیان یہ ہے کہ دوزخ (نہور) کا دشت گناہوں کا کھانا ہے۔ گلے
ہوئے تانبے کے مانند ہوگا۔ پیٹ میں گرم پانی کے مانند جوش ماسے گا
دوزخ کے واسطے حکم ہوگا کہ اسکو پکڑو اور کھینٹ کر بیچ دوزخ میں لجاؤ
پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالو۔ دوزخ وہ ہے کہ اگر ایک قطرہ اس کا دنیا
میں آجے تو اہل دنیا کی زندگی اس سے خاسد ہو جائے۔ گناہ ہے کہ
جہنمی سزگزی دوزخیوں میں جکڑے ہوں گے، وہ زنجیر ایسی گرم ہوگی کہ
اگر پہاڑ پر رکھی جائے تو وہ موم کی طرح پگھل جائے۔ اور گندک
کے جاس پینا کر آگ میں ڈالے جائیں گے۔ گندھک سے اور زیادہ
آگ بھڑکتی ہے۔ نہ تک آگ میں ڈوب جائیں گے۔ اور ان کو
پانی کی جگہ پیپ پلائی جائیگی۔ ایک ایک گھونٹ کر کے پیں گے
مگر وہ گلے سے نہ اتار سکیں گے۔ ان عذابوں سے ان کو موت کا کھاسا
دکھ ہوگا۔ لیکن موت نہ آتی کہ مر کر جھوٹ جائیں۔ لکھا ہے کہ دوزخ
کے خون کی پیپ کا اگر ایک ڈول بھر کر دنیا میں ڈال دیں تو تمام دنیا کے
لوگ اسکی بدبو سے سڑ جائیں۔

دوزخ کے سات طبقے ہیں۔
دوسرے طبقے جہنم۔ نظمی جملہ۔ سیرت

جنت

بعد حساب کتاب کے اپنے لوگوں کے لئے جنت میں ہے
کا حکم ہوگا جو ہمیشہ وہاں رہیں گے اور اپنے مراتب کے
مطابق مقامات پائیں گے۔ لہذا جنت میں شغل اور سرور و ہوا
و خوبصورت حوریں اور غلمان خدمت کو ملیں گے۔ رہنے کو عمدہ عمدہ
مکان، پچھلے کو فرش عنایت ہوں گے۔ کھانے کو طرح طرح کے
میوے ملیں گے۔ جس چیز کی خواہش ہوگی۔ جس قسم کے میوے کو وہ
پسند کریں گے۔ جس پرندے کو شوق ہوگا وہ چاہیں گے فوراً اللہ تعالیٰ جنت
فرمائیں گے۔ تخت پر بیٹھ کر سیر کرتے پھرین گے۔ ایک دوسرے سے ملاقات
کریں گے۔ دکھ اور تکلیف کا وہاں نام و نشان نہ ہوگا۔ یہود اور گناہ کی
بات، گالی گلوچ، رنج، غش کی بات وہاں سننے میں نہ آئے گی۔ بلکہ وہاں
ہر قسم کی راحت اور عیش و آرام ہی ہوگا۔ حسین حوروں کے سماوی دنیا کی
نیکو حوریاں ملیں گی۔ جس عورت کے کسی بھانڈہ ہوں وہ آخری خاوند کے
پاس رہیں گی۔ یا جسکو وہ پسند کرے۔ حوریں ایسی حسین ہوں گی کہ اگر لکیر
زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے زمین تک سب روشن ہو جائے اور
خوشبو سے بھر جائے۔ اور عورت کے سر کی اور بینی دنیا اور مانیہ سے بہتر
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی
کہ ان کو کسی نے دیکھا نہ سنا۔ نہ کسی کے خیال میں گذری ہیں۔ جنت
میں ۷۰۰ کے کوڑا ڈالنے کی جگہ بھی تمام دنیا سے بہتر ہے۔ جنت میں

ان میں سے پہلے - دوزخ اور جنت جن صفات کے ساتھ آیات و احادیث میں وارد ہیں۔ اب بھی موجود ہیں جنت عرض کے نیچے ہے اور دوزخ سب زمیوں کے نیچے۔

اعراف | جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مکان ہے اس کو اعراف کہتے ہیں۔ وہاں لوگ دیوار پر چڑھ کر اہل جنت اور اہل دوزخ کو دیکھتے اور ان سے کلام کریں گے۔ اعراف میں وہ لوگ چھڑاے جائیں گے جن کے اعمال نیک و برابریوں اور کفار کی اذلاء و عقار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت سے وہ سب بعد ایک مدت مناسب کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

چار پیغمبر زندہ ہیں | چار پیغمبر بعض کے نزدیک زندہ ہیں۔ حضرت ادریس، حضرت علیؑ، حضرت خضرؑ، حضرت ایساؑ علیہم السلام۔

معراج شریف

اوپر تالیس سال کی عمر میں ۷۷۰ ہجری میں
 المعراج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو بیداری میں جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی۔ براق پر
 سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جبرئیل علیہ السلام اور گزہ
 ملائکہ کے ساتھ تشریف لیگئے، وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت
 کی، وہاں سے آسمان دنیا پر تشریف لے گئے۔ عجائب و عزاہب صنعت
 ابھی مشاہدہ فرماتے ہوئے ساتوں آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ پھر
 رفعت پر سوار ہو کر عرش اعلیٰ پر تشریف لیگئے اور عجایب کو طے فرما کر قرب
 اسم ابھی میں مقام ذی قنات کی ٹھکان ثابت قوسین اذ اذنی
 میں چشم جہی سے دیدار ابھی کیا۔ اور المشافہ حق تعالیٰ سے باتیں کیں
 اور اور راز و نیاز فیما بین جاری ہوئے۔ کسی بشر کی عقل یا عادت کا
 عرفان بدون ارشاد اور تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز
 اس راز دنیا کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ پانچوں وقت کی نماز بھی اسی
 معراج میں فرض ہوئی، اور جنت و دوزخ کی بھی سیر کی، بعد اس کے
 آپ طرفہ العین میں اپنی جائے استراحت پر حضرت ام ہانی رضی اللہ
 عنہا کے گھر میں واپس پہنچے۔

اُمّت کی مائیں ان کے نام اور تعداد

ایک ایسا درخت ہے کہ اگر سب سے تنگ سوار اسکے سایہ میں چلے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ جنت میں مومن کے لئے ایک مونی کا غیہ آنا جڑا ہو گا۔ اس کا عرض ساتھ میل کے برابر ہو گا اور اس کے ہر گوشہ میں مومن کی بیبیاں ہوں گی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گی۔ پس وہ مومن سب کے پاس جائے گا۔

اسمٹھ جنتوں کے نام | جنتیں آٹھ ہیں۔ جنت الفردوس
جنت المادی۔ دارالسلام۔ دارالقرار۔ دارالمقامہ۔ ان میں دو جنتیں
چاندنی کی ہیں کہ ان کے برتن اور کھل سامان چاندی کا ہے۔ اور دو جنتیں اور
ان کا کھل سامان سونے کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر ایک درجہ میں آسمان اور زمین
کے فاصلہ کی بابر فاصلہ ہے اور فردوس سب کے اوپر ہے۔ آپس سے
جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسکے اوپر عرش ہے پس جب
تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔ اور جو جنت میں جائیگا بڑی
نعمتیں پائیگا۔ فردو فاتہ نہ اٹھائے گا۔ کبھی اسکے کپڑے میلے ہونگے
نہ جواقی جائیں گی۔ جتنے لوگ ہونگے بے ریش ہونگے سب کی آنکھوں میں
قدحی سرسب لگا ہوگا۔ تیس یا تیس برس کی سب کی عمر ہوگی۔ اس سے
مراد یہ ہے کہ جنت کے لوگوں کی عمر جو ان معلوم ہوگی، اسلئے کہ پہلے
زمانہ میں تیس تیس برس کی عمر میں ابتدائی شباب ہوتا تھا جنت
میں ایک بار دار ہے۔ ہر جمعہ کو جنتی لوگ وہاں جایا کریں گے پس شمالی
ہوا چل کر ان کے منہ اور کپڑوں پر مشک اڑا کر ڈال دیگی۔ جس سے
ان کا حسن و جمال اور زیادہ ہو جائیگا۔ جب لوٹ کر اپنے گھر آیا کرے
تو ان کے گھر والے کہیں گے کہ وہ تمہارا حسن و جمال آج بہت بڑھ گیا
ہے۔ وہ کہیں گے کہ بخدا ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بہت بڑھ گیا
ہے۔ جسے بڑی نعمت جنت میں دیدار خدا ہے۔ جو چشم ظاہر پر پیش
کو حسب مراتب نصیب ہوگا بعضوں کو عمر و دنیا کی مدت کے بعد دیدار
ہوا کرے گا۔ بعضوں کو دنیاوی سال بھر کے بعد۔ بعضوں کو ہیبت بھر کی
مقدار کے بعد۔ بعضوں کو ہفتہ بھر کے بعد۔ بعضوں کو قہر شہادت روز
کے فاصلہ کے بعد۔ بعضوں کو بعد اوقات نماز پنجگانہ کے بعد۔
اور عشاق کو برابر دولت دیدار نصیب ہوتی رہے گی۔ سب سے پہلے
دیدار خدا کا ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوگا
قیامت کے دن حساب سے پہلے ہی اللہ کی زیارت ہوگی۔ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق سے سب گنہگار ان امت
بچنے جائیں گے اور کل گنہگار ان امت دوزخ سے بچیں گے، تو اسکے
بعد جنت اور اہل جنت اند دوزخ اور اہل دوزخ کو نشان ہوگی۔ ہمیشہ

سات ہیں۔ حضرت قاسمؓ۔ حضرت ابراہیمؓ۔ حضرت عبداللہؓ۔ جن کا لقب طیب و طاہر تھا۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام کلثومؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت رقیہؓ۔

خلفائے راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین

بعد پیغمبروں کے کل کائنات سے اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ چوتھے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ حسب ظهور ترتیب خلافت رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان کے بعد حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ حضرت سعیدؓ۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان کے بعد وہ جن کے بھتی ہوئے کی خبر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ ان کے بعد عامہ صحابہ رضی اللہ عنہم۔ صحابہ کے بعد سب امت سے بہتر تابعین یعنی وہ لوگ ہیں جو صحبت صحابہ میں رہے۔ پھر تبع تابعین یعنی وہ لوگ جو تابعین کی صحبت میں رہے۔

زمانہ خلافت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تین ماہ دس روز تک خلیفہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ چھ روز تک خلیفہ رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس گیارہ ماہ پندرہ یا بیس دن تک خلیفہ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال نو ماہ آٹھ یا تین دن تک خلیفہ رہے۔ ان کے شہید ہونے کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پانچ چھپن اکیس دن خلافت کر کے موافق ارشاد رسالت آپ میں برس عہد خلافت کے پورے ہو جانے پر ترک خلافت فرمائی اور انتظام ملک کا معاویہ کے سپرد فرمایا۔ چنانچہ تیس سال خلافت کے بعد بادشاہی و امارت ہو گئی۔

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ اسد کل و احب الیہم ہیں۔ انہیں صفات و مثلاً نحل، حسد، محبت دنیا، غرور و غیرہ نہیں ان میں سے جن کی ولایت بالاجماع ثابت ہو چکی ہے انکی نسبت گستاخی، یا دھکار یا ادنیٰ پرگز نہ کرنی چاہیے۔ مرتبہ ولایت قیامت تک بیکرا۔

سے ہیں حضرت امام زین العابدینؓ۔ امام محمد باقرؓ۔ حضرت امام جعفر صادقؓ۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؓ۔ حضرت امام علی موسیٰ رضاؓ۔ حضرت معروف کرمیؓ۔ حضرت سری سقلیؓ۔ حضرت عبید اللہؓ۔ حضرت یونسؓ۔ حضرت حسن بصریؓ۔ حضرت سید محمدؓ۔ حضرت ملا علی قاریؓ۔

اور اولیاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ اولیاء اللہ اسد کی کہ امتیں حالت حیات میں اور بعد حیات حق میں۔ حاضر و غائب حالت حیات میں اور بعد موت اولیاء اللہ سے مدد اور فیض پہنچتا ہے۔ خاصہ زمانہ یعنی ہزار ہا کوس سے یہ مدد اور خشکساری فرما سکتے ہیں۔ حاجت کے وقت ان کو پکارنا درست ہے۔ وہ خود آتے اور مدد فرماتے ہیں۔ انکی محبت، انکی تعظیم، انکی یاد دہین محبت و عظمت و پاؤ خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ اللہ کی یاد اور ذکر کے لئے لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ان کی صحبت سے اصلاح قلب بخوبی ہو جاتی ہے۔ شریعت و طریقت دونوں حاصل ہوتی ہیں، دین و دنیا دونوں درست ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ حصول معرفت و حقائق الہی کا اعلیٰ ذریعہ اور سبب ہیں۔ قَدْ بَكَرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

کوئی دلی درجنی کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور کسی دلی سے شریعت قطع نہیں ہوتی مگر جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں استغراق ہو جاتا ہے اور انکو اپنی سدا بہہ نہیں رہتی وہ تکلیف شرعی سے معاف ہیں جبکہ صالح اور پرہیزگار اور بے طمع پاؤ اسکی تعظیم کرو تا کہ اولیاء اللہ کی بے ادبی کا احتمال نہ رہے۔ اگر کوئی شخص وضع صانعوں کی رکبتا ہوا دلا کے الفاظ خلافت عقائد اہل سنت و جماعت ہوں یا انبیاء یا اولیاء اللہ کی نسبت بے ادبی کے کلمات کہتا ہو تو اسکو ہرگز دلی نہ سمجھنا چاہئے۔ اور اسکی صحبت سے بچنا چاہئے۔ مگر حضرات اسکی بھی نہ کرنی چاہئے۔ دلی وہ ہے جس کے عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق ہوں اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کامل کہتا ہو۔ طمع دنیا اور ہوائے نفس سے بری ہو۔ ظہور کرامت دلی سے لازمی نہیں ہے۔ اور اولیاء اللہ انہما کرامت سے پرہیز کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خود بخود کرامت ظاہر کر دیتا ہے، ان کے قصد سے نہیں ہوتی ہے۔

ہر دلی مرتبہ ولایت حاصل کرنے میں اپنے نبی کا محتاج ہے۔ نحل انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضات روحی کی بدولت مرتبہ نبوت اور ولایت کو پہنچے ہیں۔ پس یہ اولیاء امت محمدی اور انبیاء و اولوں حضور کے فدا میں داخل ہیں۔ فرق اعتقاد ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت عنایت کی اور اولیاء اللہ اور علمائے محمدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نیابت عنایت ہوئی۔

حضرت خواجہ حسین الدینؓ۔ حضرت علی الدینؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت بابا فرید الدینؓ۔ حضرت محمد علی احمد صابزہؓ۔ حضرت خواجہ محمد علی سلطانؓ۔ حضرت خواجہ بہار الدینؓ۔ حضرت عبدالحقؓ۔ حضرت محمد الدیوانیؓ۔ حضرت مجدد الف ثانیؓ۔ حضرت ملا علی قاریؓ۔ حضرت ملا علی قاریؓ۔

تقلید و اجتہاد

دین میں چار چیزیں اصول ہیں۔ اول قرآن مجید۔ دوسرے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے اجماع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے قیاس مجتہدین۔ اہل سنت و جماعت کے چار امام مسند الفضل اور عمدہ اور مقبول ہیں۔ اول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ دوم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ سوم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ چہار امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

ان میں سے ایک کی تقلید کرنا واجب ہے۔ مگر ایک کی تقلید کرنا دوسرے کی تقلید کرنا یا ملتفتین (بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کرنی اور بعض میں دوسرے کی) منع ہے۔

مجتہد وہ شخص ہے جو قواعد اصول صرف و نحو اور زمانہ و محل، محاورات کے جاننے کے ساتھ قرآن کی احکامی آیتوں کا عالم ہو اور مادہ استنباط مسائل رکھتا ہو اور اجماع اور احکامی حدیثیں خوب جانتا ہو اور ان کو اپنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک راوی ہرادی پہنچا سکتا ہو۔ اور راوی کے اپنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے واسطے ہوں ان کے متعلق پیدائش سے وفات کے زمانہ تک کے تقویٰ اور علم کا حال خوب جانتا ہو اور آیات و احادیث میں ناخاند مشورع کو خوب سمجھتا ہو۔ اور قیاس شرعی کی شرطوں سے بھی طرح واقع ہو۔ متقی اور پیر ہر گرامہ۔ تاریخ اہل اسلام کا محقق ہو۔

مجتہد قرآن، حدیث اور اجماع سے مسئلہ نکالنے میں کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب۔ لیکن مجتہد اجتہاد کرنے میں اگر خطا کرے تو اجتہاد کا ایک اجر یا نیگا سا اور اگر صواب کو پہنچا تو وہ اجر یا نیگا ایک اجتہاد کا دوسرا صواب کو پہنچنے کا۔ مجتہد مصیب کے واسطے دس گونہ ثواب کی بھی روایتیں ہیں۔ علماء کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ منہج کے بعد سے مجتہد شہر اطمینان درجہ بالا ہوتا نہیں پایا جاتا پس ماچار ایک امام کی تقلید واجب ہے۔

بیعت اور پیر طریقت کی تعریف

ہے، جب تک آخرت میں نافع اور مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی شیوخ طریقت صحیح الایجازت کی بیعت سے فائدہ کرے۔ اور شیوخ کی مخالفت اور ان کی تکلیف دہی کرنے سے محذور رکھے۔

شیخ یعنی پیر میں چار باتیں ضرور ہونی چاہئیں۔ اول عقائد اہل سنت و جماعت سے واقف ہو اور انہی عقائد کا معتقد ہو۔ دوسرے غلبہ محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے اپنے پیر سے اجازت، بیعت لینے کی پائنا۔ چوتھے ذرا ور نام آوری اور خود

نمائند اور جریح خلعت سے بے نیاز ہونا۔ پس جو شخص ان عقائد مذکورہ اہل سنت اور جماعت سے کسی حقیقہ میں سست یا منکر ہو۔ دوسری بیعت ہرگز درست نہیں۔ اگر عدم واقفیت میں ایسے شخص کا مرید ہو جائیگا تو وہ بیعت باطل ہو جائیگی۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کمی رکھتا ہو اور سست ہو اس سے بھی بیعت کرنا درست نہیں۔ اور باطل ہے۔

غلبہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت یہ ہے کہ آپ کے ذکر کا شائق ہو اور آپ کی تعظیم اس کے ظاہر اور باطن میں رہتی ہو۔ اور سستی محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ کی شان میں کم رنگی کلمات کہنے میں باک نہ رکھتا ہو۔ اور الفاظ سوئے ادب، کمی شان آپ کا سنا اسے گوارا ہو۔ العیاذ باللہ۔ اور جو شخص معاصی یا اولیا راشد یا علمائے باطن کے ساتھ بے ادبی کرنے میں باک نہ رکھتا ہو اس سے بھی بیعت کرنا ناجائز ہے۔ جو شخص سنی تین شرطیں رکھتا ہو اور بے طمع نہ ہو اس کی بیعت بھی درست نہیں۔ طمع کی علامت یہ ہے کہ کچھ دینے والے اور تعریف کرنے والے کو نہ دینے والے پر اور تعریف نہ کرنے والے پر ملاقات میں انخلاص اور محبت میں مقدم رکھے اور اس کی صفات حسنہ اور سنیہ سے قطع نظر کرے۔ اور خوشامد کرنے والے سے ہر چند کہ وہ عقائد اہل سنت کے خلاف ہو خوش ہو کر محبت رکھے۔

۸۳

قوت جاذبہ پیر میں قوی ہونا چاہئے۔ طریقہ تعلیم جانتا ہو۔ یعنی اول مجمل طور پر توبہ کرنا، اوسط درجہ کی عبادت اور عمل کی تعلیم کرنا۔ سنت پر چلنے کی تاکید و خلاف سنت اور منہیات سے بچنے کی ہدایت کرنا۔ جن عملوں کی اجابت ہے ان سے بچنے کی بھی ہدایت کرنا۔ ذکر اسم ذات کی تعلیم کرنا۔ اور پیر کو چاہئے کہ مرید کی نظر میں باوقار رہے۔

پیر مرید کے حق میں دایہ کا حکم رکھتا ہے۔ جس طرح دایہ بدخونی کے وقت جہلا یعنی ہے کہ وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور بدخونی چھوڑ دیتا ہے، اسی طرح پیر کو مرید کے حال کے موافق حکم کرنا چاہئے کبھی ذکر کا حکم کرے، کبھی قرآن شریف پڑھنے کا اور دنیا و دہلی دنیا سے بچنے کی نصیحت فرمادے کہ ان کی صحبت سالک کے حق میں زہر ہے۔ کوئی صحبت امیردن کی صحبت سے بدتر نہیں۔

اور پیر مرید کو یہ بھی نصیحت کرے کہ وہ شہرت اور دولت کا طالب نہ ہو اور بے مطلب بات نہ کہے اور بے ضرورت خانقاہ سے باہر نہ جائے۔

اور سلوک اس طرح قائم رہ سکتا ہے کہ سالک دنیا اور امیروں کی صحبت سے پرہیز رکھے اور ان کی خواہشوں سے باز رہے اور نیکیوں کی صحبت اختیار کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکیوں کی صحبت اہل عالم کے واسطے ایک نور اور رحمت ہے۔

(از ملفوظات خواجگان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین)

زیادہ اس سے اختلاط نہ کرے۔ مرید کی حفاظت رکھے۔

مرشد کامل اگر بظاہر کسی ماضی کو تعلیم طریقت کی اجازت دے تو جائز ہے، اس کا نقص معزز نہیں ہوتا۔ پیر مرشد کی ہمت اس کے ساتھ رہتی ہے، اس سے خصام و دشمنی ہونے لگتی اور پیر کا یہ فعل مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔

بیعت طریق اولیہ (غیبت میں کسی بزرگ سے فیضیاب ہو کر سلوک کا ملے کرنا)

طریق پر اجازت بیعت کی حاصل کرنا اور اس اجازت کے ذریعے دوسرے کو مرید کرنا اور اس کے حقیقت جائز اور درست ہے۔ مگر صوفیائے کرام نے بنظر غنا و فتنہ ایسی اجازت سے صاحب ارشاد ہونے، اور سلسلہ جاری کرنے کو منع فرمایا ہے۔

آداب مرید (مرید کو چاہئے کہ جو پیر و مرشد فرمائے اس کو ان کی خدمت میں رہے، بے ضرورت پیر کی صحبت سے جدا ہو۔ اس کی صحبت اس کا دیدار عبادت ہے۔ اپنے آپ کو باہکل اسکے سپرد کرنے

اپنی سعادت اس کی رضا مندی میں جانے اور بد بختی اس کی مخالفت میں۔ پیر کو اپنی جان و مال و برہم و تعلقات سب سے مقدم اور محبوب و عزیز جانے۔ اس کے روبرو کسی اور طرف مصروف اور مشغول نہ ہو کہ سخت بے ادبی ہے بلکہ باادب بیٹھے شگاہ اور دل اسی کی طرف لٹکائے رہے اسکے روبرو آواز نہ سے باتیں نہ کرے نہ اس کی آواز پر اپنی آواز بلند کرے

اس کی جائزہ پر پیر نہ رکھے جس جگہ وہ دھنوکے وہاں دھنوکے نہ کرے اس کعبہ پر پاؤں نہ پڑے مدد نہ کھانا کھائے، مگر ضرورت کے وقت اور باجائز مدد کھانے کا مضائقہ نہیں۔ جو ظرف خاص اسکے استعمال کے ہوں۔ وہ استعمال نہ کرے۔ اپنے کل حصول فوائد ظاہری و باطنی دینی و دنیاوی کو اس کی طرف سے اور اسکے واسطے سے سب سے بڑی اجازت پیر کوئی شغل، ذکر و طیفہ و زائل وغیرہ اختیار نہ کرے کہ یہ حجاب ہوتا ہے جو کچھ وہ بتائے وہ پڑھے، پیر کے ہر قول و فعل کو اگر وہ خلاف شرع نہ ہو اچھا اور حق سمجھے۔ پیر کی کسی اور حرکت پر بھی اعتراض نہ کرے کہ مجروحی نہ

اس میں ہے۔ پیر محبوب ہے اور محبوب کا ہر فعل محبوب ہوتا ہے۔ پیر و مرشد ظلی رسول ہے اور جامع بیچ صفات محمدی کا ہے۔ لہذا اس کی توقیر میں ذرا بھی کمی نہ کرے۔ اگر وہ سامنے سے گزرے تو کھڑا ہو جائے مرید سنا رہی ہو تو آتر پڑے غیبت میں اس کی جانب پیر نہ پھیلانے نہ ہٹنے کے، تمام کاموں میں پیر کی پیروی کرے کھانے، پینے، سونے طاعت، نماز، عمل وغیرہ میں اس کا شیخ ہو اس کی ہر شے کا ادب کرے۔ اسکے تعلقات کی بھی بہت عظمت کرے پیر سے کرامت کا

ظہور نہ چاہے کہ مؤمن کا کام مجروحہ طلب کرنا نہیں ہے۔ اللہ کا فریب اور سکروں نے مجروحہ پیغمبروں سے چاہا ہے۔ جو خرقہ قلب میں آئے پیر سے ظاہر کرے۔ اپنی کوئی بات پیر سے نہ بھلائے۔ دوسروں کو اپنے پیر پر ترجیح نہ دے کہ مثالی اور اوست ہے۔ جو کچھ اسکو حاصل ہو وہ پیر کے واسطے سے سمجھے۔ اور اگر بظاہر کسی اور بزرگ سے اس کو فیض نیچا ہے تو اسکو بھی اپنے ہی پیر کی جانب سے سمجھے، اور اصل پیر ہی اسکا فائدہ پہنچاتا ہے۔ اپنی کسی استعداد اور خطا غلطی سے وہ اسکو دوسری جانب سے سمجھتا ہے۔ اور طریق بالکل اوست اور کما فیع اس کا اور کار و مشوار ہے۔ اس لئے جہان تک ہو سکے اسکے حصول میں کوشش کرے اور اپنے آپ کو ہر وقت مقصر سمجھے۔ مرید کو چاہئے کہ محبت شیخ میں غالب اور کامل ہو۔ فنا فی شیخ سے مرید فنا فی اللہ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ ادب کے ساتھ محبت شیخ سے تنفیض ہو۔ پیر کی صحبت سے بانہنٹ اور کار اور اراد و وظائف، ریا منہ، جلد کشی وغیرہ کا زیادہ ترافادہ اور مستفاد بظہور انکس کے حاصل ہوتا ہے۔ مرید کا اپنے پیر کی اخلاصیت پر مستعد ہونا اور اسکو دیگر مشائخ سے بہتر اور اچھا اور کامل جانتا اس کے اعتقالات محبت پر مبنی ہے اور جائز بلکہ طریقت میں واجب ہے۔ مستعد مرید کو یہ عقیدت بے اختیار حاصل ہوگی اصابعت حصول کمالات پیر ہوگی۔ اللہ اسقدر ضروری لحاظ رہے کہ جن بزرگوں کی فضیلت شیخ سے ثابت ہے ان پر فضیلت نہ دے کہ خلاف شرع ہے اور اسقدر افراط منع ہے۔ پیر کی فضیلت میں اسکی صورت کا تصور رکھے کہ پیر واسطہ اللہ تعالیٰ کے فیض حاصل ہونے کا ہے، اس کا سب کچھ حصول پیر ہی کے ذریعہ سے ہے۔ مرشد کامل کی توجہ مادامت اشغال و اذکار، انقطاع خلق، دوام توجہ الی اللہ سے بہت جلد راہ سلوک ملے ہوتی ہے۔ بغیر حصول مراتب توبہ۔ انابت۔ زہد۔ قناعت۔ مدح۔ متبر۔ شکر۔ توکل۔ تسکین رشتائے وصول مرتبہ ولایت محال ہے۔ اور اس مرتبہ پر پہنچنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ بعض کو جلد عنایت فرماتا ہے اور بعض کو بدیر ذلیلہ فضل اللہ پہنچنے کے لئے کشتاؤں (یعنی انظرک فضل ہے وہ جسکو جانتا ہے عطا کرتا ہے) ہر جہاں فنا مند حیدر ذیل کا حاصل کرنا گوارہ ولایت پر پہنچنا ہے۔ فنا و خلق یعنی امید و بیم ماسوائے خدا تعالیٰ سے جاتی رہے فنا و خواہش و ہوا یعنی ماسوائے خدا تعالیٰ کے کوئی خواہش دل میں نہ رہے۔ اللہ شہر

بچت سکین دہم دیدہ دل را کہ مدام دل قرامی طلبد دیدہ ترا محی جوید

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فنا و ارادہ یعنی صفات ارادہ دل سے جاتی رہے۔ اپنی ذات مثل مرید نظر آئے۔ فنا و فضل یعنی مصداق فی کینہ مرید کے دیکھتا ہے فی کینہ مرید کے ساتھ میرے سنتا ہے۔ یعنی فی کینہ مرید کے ساتھ میرے بولتا ہے

فی یمن بطش ساتھ میرے گرفت اندھلہ کرتا ہے۔ یعنی یمنی ساتھ میرے چلتا ہے۔ یعنی یمنی ساتھ میرے سمجھتا ہے۔ ہو جائے۔

ہر نماز کے لئے وضو فرض ہے خواہ فرض نماز ہو یا جب

وضو

یا سنت یا نفل۔ طہارت کعبہ اور قرآن شریف چھو لینے

واجب ہے۔ ستر کے واسطے سنت ہے۔ پہلے تین بار ہاتھ پھونکے۔ پھر چھو کر

مسواک کے فوائد

مسواک سوائے موت کے ہر مرض کی شفا

یاد دلانے والی ہے۔ یہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، گندہ دہنی

اس سے دور ہوتی ہے، بصارت کو تیز کرتی ہے، پیری میں تاخیر

ہوتی ہے۔ چل مسراط پر چلنے میں سرعت بخشی ہے۔ عورت کو ہمیشہ

مسواک نہیں کرنی چاہئے۔ کہلے دانت کمزور ہونگے اس لئے

منو برا و رطب کے گوند کا چھانا قائم مقام مسواک کے ہے۔ پھر سید

ہاتھ سے تین دفعہ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرے۔ اس طرح کہ سارے

میں ہر بار پانی پھر جائے۔ قبلہ کی طرف کلی نہ کرے، نہ تھو کے پھر

سیدھے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالے نرم ناک تک پھر

ہاتھ سے ناک کو پاک کرے۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے

کے لئے ہر بار تینا پانی لے۔ پھر تین بار تمام منہ دھوئے۔ سر کے

بالوں سے تھڈی تک اور دونوں کانوں کی نوٹک۔ منہ پر پانی

ادھر کے سر کی طرف سے ڈالے۔ منہ دھوئے وقت آنکھیں بند نہ

کرے وضو کا پانی آنکھوں کے اندر چلائے منہ پر نہ پانی نہ

مارے۔ منہ کا پانی وضو کے پانی میں نہ کرے۔ اگر ڈال دیا تو ہر حال

کو جو دمک ترک کرنے میں کوشش کرے۔ ڈال دیا تو جو دمک کے

اندرونی پیچھے کی ضرورت نہیں۔ صرف بالوں کو ترک کر کے داڑھی

میں خلل کرے۔ خلل سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے اس طرح

کرے کہ انگلیاں ڈال دیا تو بالوں میں ٹھوڑی کے نیچے سے ڈالے

اور اوپر منہ کی طرف لائے اس طرز پر کہ پشت ہاتھ کی وضو کرنے

والے کی طرف رہے اور انگلیوں کی اندرونی جانب ڈال دیا تو

طرف رہے۔ منہ دھوئے وقت دل سے نیت کرے کہ یہ وضو

کے لئے کرتا ہوں اللہ کی رضا سندی کے واسطے۔ اور زبان سے

نیت کرنا مستحب ہے۔ زبان سے اس طرح نیت کرے۔ اَوَيْتُ اَنْ

اَتَّوْحَّشَ لِلصَّلَاةِ وَتَكْرَمَ عَلَيَّ اَللّٰهُ تَعَالٰی۔ پھر تین بار کہنیاں

سمیت اول سیدھے ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کو اس طرح دھوئے کہ

اول دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح ترک کرے۔ پھر تین تین بار پانی انگلیوں

کے سر سے گھٹی کی طرف ڈالے کہ ہر بار کل ہاتھ تر ہو جائے۔ کہنی کی طرف

سے پانی ہاتھ پر نہ بہائے پھر انگلیوں کا خلل کرے اور سیدھے ہاتھ کی

انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے اوپر کی جانب سے پھر بائیں

ہاتھ کی انگلیوں سے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے اوپر کی جانب سے

بعدہ جدید پانی سے ہاتھوں کو ترک کر کے تمام سر کا ایک بار مسح کرے

اگر سر پر بال نہیں ہیں تو مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں

کے بیچ کی اور اسکے پاس والی اور چھنگلیاں کے سروں کو باہم ملا کر بیچ

کے پاس سے اس طرح پشت کی طرف بیچ سر میں ہوتا ہوا اس کے

نیچے ٹھکے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے نہ لگ جائیں۔ ہتھیلیاں

اور دونوں انگوٹھے اور دونوں کلمہ شہادت کی انگلیاں بالکل مل کر

رہیں پھر ان پھوٹ انگلیوں کو چھوڑنے اور دونوں ہتھیلیوں کے

پشت سر کی دونوں جانب کا مسح کرتا ہوا پیشانی کی طرف لائے اور

اگر سارے سر پر بال ہوں تو پھوٹ انگلیوں اور ہتھیلیوں سے اول

ہی مرتبہ شروع سے آخر تک مسح کرنا ہوا چلا جائے۔ پیشانی کی طرف

ہتھیلیوں کے واپس لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر دونوں

شہادت کی انگلیوں کے سرے سے کانوں کے سوراخ کے اندر

اور اسکے پاس کے خلوں میں لمبائی کی جانب آگشت شہادت سے

مسح کرے۔ پھر ہر دو انگوٹھے کی جانب باطن سے کانوں کے

اوپر کی جانب چڑھ کر کانوں کی نوٹکی جانب سے اور انگوٹھوں کی

جانب ظاہر سے کانوں کی نوٹکی جانب نیچے کا مسح کرے کانوں کے

مسح کے لئے دوبارہ جدید پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ بعد مسح سر اور

کانوں کے سیدھے ہاتھ کی پچھلی تین انگلیوں یعنی بیچ کی اسکے پاس

کی اور چھنگلیاں کے جانب پشت سے سیدھی جانب گردن کا اور بائیں

ہاتھ کی تین پچھلی انگلیوں یعنی بیچ کی اسکے پاس والی اور چھنگلیاں کی جانب

پشت سے بائیں جانب گردن کا مسح کرے۔ گلے کا مسح نہیں چاہئے

پھر دونوں پیرفتوں سمیت تین تین بار دھوئے۔ اول سیدھا پیر

پھر بائیں پیر اور انگلیوں کے سرے کی طرف سے دھوئے اور پیر کی

انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے نیچے یعنی تلوے کی جانب سے

انگلیوں کا خلل کرے۔ سیدھے پیر کی چھنگلیاں سے خلل شروع کرے

اور بائیں پیر کی چھنگلیاں پر ختم کرے۔

وضو میں دنیاوی باتیں نہ کرے۔ وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت

پڑھے۔ بیٹھ یا ہاتھ بائیں ہاتھوں کے دھوئے میں ناخن یا بال کے برابر بھی

کوئی جگہ خشک رہ جائیگی تو وضو درست نہ ہوگا جب تک کل وضو صحیح

بالا استیعاب پانی نہ پہنچ جائے کہ کوئی مرتبہ پانی ڈالا جائے۔ ایک بار

ہی کے حکم میں شمار ہوگا۔ تین چلو ڈالنے کا اعتبار نہیں ہے۔ قرعہ

کے ساتھ ہر وضو کو دھونا چاہئے۔ یعنی اول ہاتھ پھر چوڑا مک دھوئے

پھر کلی کرے، پھر ناک میں پانی ڈالے پھر منہ دھوئے۔ پھر کہنیاں تک

کے سر سے پر ختم کرے پھر انگلیوں کا باہم ہتھیلی کی جانب سے
خلا کرے۔

ہوندہ کا مسح | ہوندہ پر مسح کرنا احادیث سے ثابت ہے
اگر یا طہارت پہننا ہو تو مسافر کے وسط
سج کی مدت وضو ٹوٹنے کے وقت سے تین دن اور تین رات ہیں۔
اور مقیم کے واسطے ایک دن اور ایک رات۔

پاک کی فرض ہے | جن چیزوں کا پلید ہونا شرع میں حارہ
ہے ان چیزوں سے کپڑے اور بدن
کو پاک رکھنا فرض ہے

اوقات نماز | نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے
کنارہ آفتاب نکلنے تک ہے۔ صبح کا وقت
اور صبح صادق کی تمیز اور شناخت یہ ہے کہ صبح کے قریب ابتداء
روشنی کا ایک سفید خط طول میں خرقا غریبا نمودار ہوتا ہے اسکو
صبح کا وقت کہتے ہیں۔ بعد میں اس خط کی سفیدی شمال و جنوب میں
پھیل جاتی ہے اسکو صبح صادق کہتے ہیں۔

ظہر کی نماز کا وقت آفتاب کے زوال یعنی دوپہر کو سورج کے ڈھلنے
سے اُس وقت تک ہے کہ ہر شے کا سایہ سوائے اصلی کے
دوگنا ہو جائے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئے کہ ظہر کا
وقت اُس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک دن کا ساتواں حصہ
باقی رہے۔

عصر کا وقت ظہر کے وقت کے ختم سے یعنی ساتواں حصہ دن
کے بعد سے آفتاب کے نندا اور بے شعاع ہوجانے تک ہے۔
بے شعاع ہوجانے کی شناخت یہ ہے کہ آفتاب کو دیکھ کر آنکھیں
بند ہونا چاہئیں۔ اس کے بعد غروب آفتاب تک مکروہ تحریمی ہے
اسیں اسی دن کی عصر کو پڑھے تو بکرا بہت تحریمی جائز ہے۔ دوسری
نماز فرض و نفل جائز نہیں۔ اگر نماز عصر وقت میں شروع کی اور
ختم اس کا اُس وقت ہو کہ آفتاب نندا اور بے شعاع ہو گیا تو نماز
مکروہ نہ ہوگی۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے سرخی شفق کے
دور ہوجانے تک ہے جو جانب غروب آفتاب پیدا ہوتی ہے۔ گویا
غروب سے ایک گھنٹہ تک سب کے نزدیک وقت مغرب کا رہتا
ہے۔ مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ اور جب ستارے اچھی
طرح نکل آئیں اُس وقت نماز مغرب پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔
مغرب کا وقت گزر جانے کے بعد یعنی ایک گھنٹہ میں منٹ کے
بعد سب کے نزدیک عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور آدھی رات

ماخوذ ہوئے، پھر مسح کرے، پھر پیر و ہوتے اہل پے درپے
ہر عضو کو دھوئے۔ درمیان میں کسی عضو کے دھولے میں اس قدر
توقف نہ کرے کہ وہ عضو خشک ہو جائے۔

وضو میں ہر ابتدا سیدھی جانب سے کرے۔ جہاں تک ہر کے
قبلہ رو بیٹھ کر وضو کرے کہ پڑا تو اسے مگر پیر قبلہ کی طرف نہ دھوئے
بلکہ رخ بدل لے، قبلہ نسبت کی طرف ہو یا کسی اور طرف۔
وضو کیا ہوا پانی پاک ہے مگر دوسری شے کہ پاک نہیں سمجھا
وضو میں زیادہ باقی خرچ نہ کرے کہ اسرات میں داخل ہے۔

فرائض وضو | وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ ہتھ دھونا
یعنی پاؤں کا بہانا تھپکنے کے ساتھ اگرچہ ایک
ظہر ہی ٹپکے۔ ٹپکنے کا کتر درجہ یہ ہے کہ دو بوندیں ٹپکیں تو اگر اعضا
کو باقی سے چھڑکنا بعد باقی نہ پڑے گا تو جائز نہ ہوگا۔ ماتھے کے بالوں
سے ٹھوڑی کے نیچے اور کانوں کی لوتک منہ کا دھونا فرض ہے۔
کہنیوں سمیت ہاتھوں کا دھونا۔ چوتھا فی سر کا مسح اور کنو سمیت
پیروں کا دھونا۔ باقی سنت ہیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں | جو چیزیں شایب یا پاخانہ
یا پیپ وغیرہ جو جانگی جگہ سے نکل کر تباہ کر جائے یا کسی زخم سے
پیپ نکلے اور یا منہ بھرتے آجائے خواہ پت ہوں یا کھانا پانی
تو ان سب صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ملغمہ یا جے ہوئے
خون کی نئے آئے اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

غسل جنابت | میں تین فرض ہیں۔ کلی کرنا، ناگ تپیں
پانی دینا۔ تکلم بکلی پر پانی بہانا۔

تیمم | تیمم میں نیت فرض ہے۔ تیمم کی نیت ہے تیمم کرتا ہوں
میں واسطے درہم کرنے یا پاکی کے اور وسعت ہونے
نماز کے۔ اور تیمم کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پاک مٹی پر پہلے
دونوں ہاتھ مارے، اس ترکیب سے کہ تمام ہتھیلیاں اور انگلیاں
مٹی میں لگی ہیں۔ پھر منہ پر مسح کر کے جھک رہنہ وضو میں دھونا
فرض ہے اُسی قدر سب پر مسح ہو جائے کوئی جگہ باقی نہ رہے درہم
تیمم نہ ہوگا۔ اگر ڈاڑھی ہو تو مثل وضو خلا کرے۔ بعد اس کے
پھر ہاتھ مٹی پر مثل سابق مارے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں
سمیت مسح کرے اس ترکیب سے کہ تین انگلیوں اور آدھی
ہتھیلی سے ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سر سے کہ کہنیوں تک
مسح کرے۔ پھر باقی ایک انگلی اور انگوٹھے سے اور باقی ہتھیلی سے
اند کی جانب کہنی سے کوئی دست پر لے جا کر مسح کرے اور انگلیوں

تک رہتا ہے۔ آدھی رات کے بعد صبح صادق کے طلوع تک مکروہ تحریمی ہے۔ عشاء کی نماز سے پہلے سونا منع ہے۔

اور وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع صبح صادق تک ہے۔ اگر جاگتے نہ ہوں تو آخرات میں وتر پڑھے ورنہ عشاء کے بعد اس کے ساتھ ہی پڑھنا چاہئے۔

گرمی کے موسم میں ظہر ایسے مختصر سے وقت میں پڑھے کہ دیوار کے سایہ میں نماز کے لئے مسجد میں جانے کے سارے وقت میں نماز پڑھ کرے۔

عصر کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھے اور مغرب کی نماز بھی اذان کے بعد فوراً پڑھ لینی چاہئے کہ مغرب کا اعلیٰ وقت بہت تھوڑا ہے۔

اور فرضوں کے بعد سنتیں بھی بلا توقف فوراً پڑھ لے بعض لوگ جو بعد فرض کچھ وظیفہ پڑھ کر سنتیں پڑھتے ہیں ایسا نہیں چاہئے۔

عشاء کی نماز ہمیشہ تہائی شب کو یعنی دس بجے کے قریب پڑھنا مستحب ہے اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھنی مستحب ہے کہ اگر اتفاقاً نماز ٹوٹ جائے تو پھر کر کے چالیس آیتیں نماز میں پڑھ کرے

صبح کے وقت نماز کے پہلے اور نماز کے بعد وقت اشراق تک اور عصر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضوء اور نعلین پڑھنا مکروہ ہے

اگر جماعت کی نماز ملنے کے خوف سے صبح کی سنتیں فرضوں سے پہلے پڑھے گئے تو پھر اسکی تھانویں۔ اور بعض علماء کے نزدیک بعد فرض طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔ بعد طلوع پڑھ کر اٹھے۔

بعد فرض کے طلوع سے پہلے سنتیں پڑھنا منع ہے ابر کے دن عصر اور عشاء میں جلدی چاہئے۔ سورج کے نکلنے اور ڈوبنے وقت اور عین دوپہر کو نماز پڑھنی درست نہیں۔

اذان سن کر شیطان جنتیں کو سبھاگ جاتا ہے۔ اذان دینے کا اثر اٹھتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے اگر لوگ اذان کے ثواب کی قدر جائیں تو گھنٹوں پہ گھنٹے ہوئے بھی

اگر اذان کہیں۔ اذان دینے والا قیامت میں بھی گردن والا ہوگا۔ جہاں تک مؤذن کی کفالت پہنچتی ہے اسی قدر بخشش اسکی ہوتی ہے اور جن دانش و شجر و حیوان و نبات اسکی نیکی پہ گواہی دیں گے۔ جس شخص نے طلب ثواب کی فرض سے سات سال تک اذان دی تو دوزخ کی آگ سے اسکے لئے

رباطی کھدائی گئی، اور بہشت واجب ہوگئی۔ اذان دینے والے کے واسطے روزمرہ ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور کبیرے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اذان پر مزدوری لینی باقی نہیں۔

جب اذان صحیحے لیٹا ہو تو بیٹھا جائے۔ بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے کیونکہ

مستقناتے ادب ہے اذان کی طرہ سے نہ کر کے تو جہاد ادب سے

ہئے۔ اذان سننے ہی بجائے شائے وَعَدَمَ فَوَالَهُ کہے جب تک

اذان ختم نہ ہو کوئی کلام دنیاوی نہ کرے۔ بکھیل کر وہ کام کاج بات چیت

چھوڑ کر جو نفاذ اذان دینے والا کہے اسے خود بھی آہستہ سے اپنے دل میں

کہتا جائے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ سُنَّے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر انگوٹھوں کو شہادت کی انگلیوں کے

انگلی پر دوں کے پاس رکھ کر انگوٹھے ناخن اور پوروں کو کچھ کر جو

اور یہ پڑھے قُوَّةٌ عَلَيَّ نَفْعُكَ فَقَدْ مَلِكْتُ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ (یا رسول اللہ! آپ کے پاؤں کے نیچے میری آنکھ کی مثلہ ہے)

حتیَّ عَلَيَّ الصَّلَاةُ کے سننے پر کہے۔ لا خَوْفَ وَلَا حُزْنَ اِنَّ اللهَ (بغیر اللہ کی مدد کے طاقت اور قوت نہیں) اور حتیَّ عَلَيَّ الْفَتْحِ سے تو کہے مَا خَلَقَ اللهُ كَاَنَ وَمَا لَكَ يَشَاءُ لِمَكُنَّ (جو اللہ نے

جاء ہوا ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا) اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ (جہاں اذان ختم ہو جائے

تو در بعد ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر وہ دو شریف یا بسم اللہ پڑھے پھر دعا مانگے

یا ذرہ آہستہ آہستہ ادب سے پڑھے یا غائب ہے۔ دہلیہ ہے۔

یا اللہ اس پر بھی اذان اور دعا نماز کے پڑھنا مکروہ ہے۔ یا اللہ اس پر بھی اذان اور دعا نماز کے پڑھنا مکروہ ہے۔

دینے کا اثر اٹھتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے اگر لوگ اذان کے ثواب کی قدر جائیں تو گھنٹوں پہ گھنٹے ہوئے بھی

اگر اذان کہیں۔ اذان دینے والا قیامت میں بھی گردن والا ہوگا۔ جہاں تک مؤذن کی کفالت پہنچتی ہے اسی قدر بخشش اسکی ہوتی ہے اور جن دانش و شجر و حیوان و نبات اسکی نیکی پہ گواہی دیں گے۔ جس شخص نے طلب ثواب کی فرض سے سات سال تک اذان دی تو دوزخ کی آگ سے اسکے لئے

رباطی کھدائی گئی، اور بہشت واجب ہوگئی۔ اذان دینے والے کے واسطے روزمرہ ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور کبیرے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اذان پر مزدوری لینی باقی نہیں۔

جب اذان صحیحے لیٹا ہو تو بیٹھا جائے۔ بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے کیونکہ

نماز کے تیرے فرض

اذان سن کر شیطان جنتیں کو سبھاگ جاتا ہے۔ اذان دینے کا اثر اٹھتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے اگر لوگ اذان کے ثواب کی قدر جائیں تو گھنٹوں پہ گھنٹے ہوئے بھی

اگر اذان کہیں۔ اذان دینے والا قیامت میں بھی گردن والا ہوگا۔ جہاں تک مؤذن کی کفالت پہنچتی ہے اسی قدر بخشش اسکی ہوتی ہے اور جن دانش و شجر و حیوان و نبات اسکی نیکی پہ گواہی دیں گے۔ جس شخص نے طلب ثواب کی فرض سے سات سال تک اذان دی تو دوزخ کی آگ سے اسکے لئے

رباطی کھدائی گئی، اور بہشت واجب ہوگئی۔ اذان دینے والے کے واسطے روزمرہ ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور کبیرے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اذان پر مزدوری لینی باقی نہیں۔

جب اذان صحیحے لیٹا ہو تو بیٹھا جائے۔ بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے کیونکہ

نماز کے تیرے واجب

اذان سن کر شیطان جنتیں کو سبھاگ جاتا ہے۔ اذان دینے کا اثر اٹھتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے اگر لوگ اذان کے ثواب کی قدر جائیں تو گھنٹوں پہ گھنٹے ہوئے بھی

جلسہ میں جامعہ میں آکر شامل ہو تو دعا امام کے سلام پھرنے کے بعد کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے جمعہ ادا ہو جائے گا اور جو وقت وہ نماز میں شامل ہو تو جمعہ کی نیت کر کے شامل ہو نہ ظہر کی۔ اگر ظہر کی نیت کر کے شامل ہو گا تو اقامت صحیح نہ ہوگی۔

مسافر، غلام، بیمار، عورت، لڑکے، دیوانے، اندھے اور لنگڑے پر جمعہ فرض نہیں۔ ان کے سوا سب پر فرض ہے۔ جس شخص پر جمعہ فرض نہیں وہ جمعہ ادا کرے تو درست ہے یعنی اگر وہ جمعہ کی نماز پڑھ لیگا تو اس کا ظہر کا فرض ادا ہو جائیگا۔ اگر بارگاہی اور پیرانہ طریقت کا یہ معمول دیکھا اور سن لیا کہ جمعہ کے روز ناقول چار رکعت سنت قبل از نماز جمعہ کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ پھر امام کے ساتھ دو رکعت فرض جمعہ پڑھتے ہیں۔ اسکے بعد چار رکعت نماز سنت "بعد از نماز جمعہ" کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ پھر چار رکعت "فرض آخر ظہر" کی نیت سے ملگھاؤں رکعتیں بھری۔ پھر دو رکعت سنت "بعد از نماز جمعہ" کی نیت سے پڑھتے ہیں۔

نماز عیدین

عید کی نماز واجب ہے اور دو رکعتیں بنے اذان دے تکبیر پڑھی جاتی ہیں۔ بعد تکبیر تحریم کے حسب دستور سبحان پڑھ کر تین تکبیریں کہے ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جیسے بوقت تکبیر تحریمہ اٹھاتے ہیں۔ دو تکبیروں کے درمیان ہاتھ مابندھے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ مابندھے اور اعوذ باللہ پڑھ کے الحمد اور سورت پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر تین تکبیریں کہے اور ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ تین تکبیروں کے درمیان ہاتھ مابندھے تیسری تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے۔ اور دو رکعتوں کے تمام کرنے کے بعد خطبہ جمعہ کی طرح خطبہ پڑھے۔ لیکن جمعہ میں خطبہ پڑھا فرض ہے اور عیدین میں سنت ہے۔ نماز اور خطبہ کے درمیان دعا نہیں مانگنی چاہئے۔ بلکہ نماز کے بعد اس کے متصل ہی خطبہ پڑھے پھر دعا مانگے۔ دو تکبیروں کے درمیان بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے پھر نماز چاہئے۔ مسئلہ عید کی نماز اسی پر واجب ہے جب جمعہ فرض ہے۔ چنانچہ مسافر، غلام، عریض اور عورت پر واجب نہیں۔ اندھے اور لنگڑے پر واجب نہیں اور اسکی ادا کے لئے جماعت اور شہر شرط ہے اور سلطان بھی شرط ہے۔ لیکن مراو سلطان سے یہ ہے کہ باعث انتظام ہو اور مانوہ و اجتماع میں اسکے انتظام کے باعث ذکا فساد نہ ہو۔ جامع الرموز میں لکھا ہے کہ اگرچہ سلطان کا فرمان امت مسلمہ جمعہ چاہئے۔ اور فساد

لکھنے اور مسجدوں میں دیر کرنا۔ کوئی کر کے سید ہا کھڑا ہو کر سجدہ کو مانتا۔ ایک خطبہ کر کے بیٹھا اور پھر سجدہ کرنا۔ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد انقیات کے واسطے بیٹھا۔ انقیات دونوں قدموں میں پڑھنا۔ تمام ہا پکار کے پڑھنا جہاں پکار کے پڑھتے ہیں اور ہمہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھتے ہیں۔ السلام علیکھ ورحمۃ اللہ آخر نماز پڑھنا۔ دھڑلے قوت و تریر پڑھنا۔ چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنا۔ چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول کو قرأت کے واسطے مقرر کرنا۔ جو فرض بار بار رکعت میں آتے ہیں ان میں ترتیب کی رعایت رکھنی۔ ہر دو احباب میں ترتیب کی رعایت رکھنی۔ ان چودہ واجہوں میں سے اگر قضا ایک بھی ترک کر لیا تو نماز گویا جاتی ہے۔ اور اسکا عادیہ واجب ہوگا۔

نماز جمعہ

جمعہ کی نماز فرض میں ہے اور بہ نسبت ظہر کے یہ زیادہ مؤکد ہے کیونکہ جمعہ میں جو تہدید آتی ہے ظہر میں ویسی نہیں آتی۔ جمعہ کی نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے اس بعد بعد اذان قبل نماز جمعہ و تباہی کا دوبار منع ہے۔ نماز پڑھنے کے ہتھ میں رہنا چاہئے۔ نہا ہو کر مسواک کر کے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر شہر کی صوبہ پڑھی مسجد میں نماز کے لئے جائے کہ پڑاؤ اب ہے ورنہ محلہ کی مسجد میں پڑھے۔ جب امام ممبر پر بیٹھے تو امام کے سامنے اذان کہی جائے۔ جب خطبہ شروع ہو تو مقتدی چپ چاپ بیٹھ کر اس کو سنیں۔ اول خطبہ کے وقت نماز کی طرح ہاتھ مابندھے اور دو اذان و ادب بیٹھے تو بہتر ہے۔ اور دوسرے خطبہ کے وقت دونوں ہاتھ دونوں دونوں پر رکھیں۔ کوئی نماز خواہ سنت یا فحل نہ پڑھیں۔ اگر سنتیں قبل جمعہ نہ پڑھی ہوں تو خطبہ ہو جائے کے بعد نہ پڑھے بلکہ بعد فرض جمعہ کے ان سنتوں کو پڑھے۔ ہر نماز کی سنتیں خواہ جمعہ ہو یا غیر جمعہ گھر پر پڑھنا بہتر ہے۔ امام کے خطبے پڑھے۔ اول خطبہ پڑھ کر ممبر بوقت دیر کے لئے بیٹھ جائے جتنی دیر میں تین آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسوقت ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی چاہئے۔ امام کو نہ مقتدی کو۔ اگر کوئی اپنے دل میں دعا مانگے تو مضائقہ نہیں۔ پھر امام کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پہلے کی نسبت ذرا آہستہ پڑھے اور اس میں صحابہ کے فضائل و محامد پڑھے۔ اولیٰ یہ ہے کہ عرفی زبان کا خطبہ پڑھے۔ سادہ و عجزہ کے اشعار یا عبارت شامل نہ کرے۔ جب خطبہ تمام ہو جائیں تو اقامت کہی جائے اور امام لوگوں کے ساتھ دو رکعت فرض جمعہ پڑھائے جمعہ کا خطبہ واجب ہے۔ اگر یہ ترک ہو جائیگا تو نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ پھر خطبہ پڑھ کر نماز پڑھے۔ عیدین کا خطبہ سنت ہے اگرچہ پڑھا جائیگا تو نماز صحیح ہوگی۔

عیدوں کو زمانہ کی نازک حالت کی بناء پر جمعہ میں شامل ہونا نہ چاہئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں امام کے سلام پھرنے سے پہلے حالت

مالگیری میں لکھا ہے کہ جن بلاد کے حکام حکام ہیں وہاں کے مسلمان جمعہ پر ہیں۔ مسئلہ عید کے دن متعجب ہے کہ آدمی غسل کرے یہ کہ کرے نہ تو غیبو گمانے، اچھے اچھے کپڑے پہنے اور عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرے۔

صدقہ فطر اور اس کا وزن

صدقہ فطر میں نصف صاع صاع جو ایک صاع کے دو سو ستر تولے ہوتے ہیں یا ایک صاع کے ایک سو پینتیس تولے۔ اپنے منہ کے سیر کا اسی کے موافق حساب کر کے ادا کرے۔ اپنی طاقت سے، اپنی مبالغہ اولاد کی طرف سے اور لونڈی غلام کی طرف سے صدقہ فطر دینا چاہئے۔ بشرطیکہ مقدمہ رکھتا ہو یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی مالیت کے بعد رقم حوائج اسی کے علاوہ اسکے قبضے میں ادا ماسقہ یا اس کے زیادہ قرضدار نہ ہو۔ حوائج اسی سے مراد رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے اور خاندان داری کا ضروری اسباب ہے۔ مسئلہ رکوعہ میں شرط ہے کہ مال پر برس گذرے بغیر رکوعہ لازم نہیں آتی۔ سونے اور چاندی کے سامانوشی میں جھگل کا چکنا اور مال تجارت کی نیت شرط ہے۔ لیکن صدقہ فطر میں یہ تینوں باتیں شرط نہیں۔ جو شخص کہ نصاب کا مالک ہو اگرچہ اس کے مال پر برس دن نہ گذرنا ہو یا سامانوشی ہوں کہ جھگل میں نہ چلتی ہوں یا ادھار ہو اور نیت تجارت کی نہ ہو اس پر صدقہ فطر لازم ہے۔

آداب عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کے احکام عید الفطر کے موافق ہیں۔ مگر عید قربان میں متعجب ہے کہ جب تک منانہ پڑھی جائے کھانا نہ کھائے اور ہاتھ نہ دھوے کہ بعد نماز اپنی قربانی میں سے کچھ کھائے اور قبل نماز بھی کھا سکے نہیں ہے۔ اور عید گاہ جانے ہوئے بکیر بکرا کر راستہ میں کہے اور وہاں ہی کے وقت راستہ میں ذبح ہے۔ نماز بقر عید کی بھی تقنا نہیں۔ اور اگر کسی مدر یا بغیر مدر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تیسرے دن تک نماز درست نہیں۔ اے عجبات تشریق اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اکبر عروہ کی تحریر سے ہر فرض کے بعد جو مردوں کی جماعت کے ساتھ پڑھا جائے مقیم اور اس حودت اور مسافر کے لئے جو مقیم کے پیچھے نماز پڑھے امام تشریق کے آخری دو یعنی تیسرے اور چوتھے تاریخ کی عصر تک کہنا واجب ہے امام اور مقتدی دونوں کو کہنا چاہئے۔ مسجد میں بکیر بکرا کو آہستہ آواز سے کہے بہت جلا کر نہ کہے۔

احکام قربانی

ہر مسلمان مالدار مالدار سے وہ مالدار مراد ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ آزاد و مقیم پر قربانی واجب ہے۔ محفل مادر بلوغ کی اس میں شرط نہیں ایک آدمی کو ایک بکری قربانی کرنا درست ہے اور ایک گائے اور ایک اونٹ بھی ایک آدمی کو درست ہے۔ اور اگر سات آدمی تک، شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی کریں تب بھی درست ہے، مگر جبکہ ساتوں آدمی برابر ساتواں حصہ قیمت کا دیں۔ اگر ساتوں شریکار میں سے ایک بھی ساتویں حصہ سے کم قیمت دینا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔

قربانی اونٹ، گائے، اور بکری اور بھیڑ کی درست ہے بھیڑ اور دنبہ بکری کی جنس میں داخل ہیں۔ بھیڑ گائے کی جنس میں داخل ہے۔ قربانی کا گوشت شریک لوگ وزن کر کے تقسیم کر لیں۔ اٹکل سے نہیں۔ مگر جب گوشت کے ساتھ پائے اور چھڑا بھی ملا کر تقسیم کریں تو اس صورت میں وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں بلکہ اس طرح ہر کہ ہر ایک کے حصہ میں کچھ گوشت اور کچھ چھڑے کا ٹکڑا ہو۔ اور خواہ ایک حصہ میں گوشت اور پائے ہوں اور دوسرے حصہ میں گوشت اور چھڑا ہو۔

اگر ایک شخص نے قربانی کے واسطے ایک گائے خریدی اور ۸۹ خریدے کے بعد چھ آدمی اور بھی شریک ہو گئے تو درست ہے یہ شریک ہونا خریدنے سے پہلے متعجب ہے کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہے۔

قربانی اسی پر واجب ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صاحب مقدمہ ہو کر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اور قربانی اپنی ہی جان کے بدلے کرے۔ اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے نہیں بلکہ بچے کی طرف سے بچے کے مال سے اُس کا ولی قربانی کرے اور بچہ آپ بھی گوشت کھائے۔ اور جو گوشت اُس کے کھانے سے باقی رہے اُس کو ایسی چیز سے بدلے کہ اُس چیز سے بچہ فائدہ اٹھائے مثلاً لباس۔ قربانی بقر عید الاضحیٰ کے بارہویں تاریخ دی ہوتا کہ درست ہے۔ رات میں ذبح کرنا درست ہے مکروہ ہے۔ ہواٹھے کہ مبادا اندھیری رات میں ذبح کرنے میں غلطی ہو۔

بھیڑ بکری ایک برس سے کم کی قربانی کرنا درست نہیں۔ چھ مہینہ کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے۔ اور چھ مہینہ سے کم کا دنبہ درست نہیں۔ اوش یا بچ برس سے کم کا درست نہیں۔ چھ برس سے زیادہ کی حدت ہے۔ اور دو برس سے کم کی حدت نہیں۔ اور اگر

اور کھالے تو قربانی صحیح ہے۔ لیکن ایک دوسرے سے منکرا کر لے۔

تہجد کی مناز کا وقت

آدمی رات سے چھٹا حصہ رات کا باقی رہنے تک تہجد کی مناز کا وقت ہے اور قبولیت دعا کا۔ اس وقت عرش جھومتا ہے جنات عدن سے ہوا نہیں بھیلیتی جس سے آسمان دنیا بہ جناب باری کا نزول اجلال ہوتا ہے۔

تہجد کی مناز بڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اول دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے۔ پھر چھ رکعت دو دو کر کے اور پڑھے۔ چار سے بارہ تک تہجد پڑھنا سنت ہے جبکہ معمول کر لے اس قدر ہمیشہ پڑھا کرے اور دو دو اور چار چار اور نیز بارہ رکعت کی ایک نیت پادہنا جائز ہے۔ مگر ادنیٰ دو دو کی نیت ہے۔ ہر دو رکعت کے سلام کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ کہے۔ رکعت جبکہ طویل ہو بہتر ہے۔

اسی طرح رکوع و سجدہ و جلسہ طویل ادا کرے۔ قرأت آواز سے اور آہستہ دونوں طرح جائز ہے۔ جس طرح بھی لگے اس طرح پڑھے۔

بعد نماز تہجد بخود ہی دیر سو رہے۔ چھٹا حصہ شب کا بھی نماز فجر تک وظیفہ کے لئے مقرر ہے۔ غرض کہ یہ اوقات درود و طاقت عابدوں اور اکابر رفات کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بہت نعمتیں اور برکتیں ہیں جن کو قلم احاطہ نہیں کر سکتا۔

ان کے سوا چار باتیں اور بھی مذکور ہیں جو سب جانتے اور کرتے چلے آتے ہیں۔ روزہ رکھنا۔ صدقہ دینا اگرچہ ٹھوڑا ہو۔ نیاکار پوچھنا اور جننا زدن پر حاضر ہونا۔ صدقہ کی تعریف میں بہت احادیث مذکور ہیں اگلے بزرگ اس بات کو پراہانتے تھے کہ سارا دن گندہ جائے اور کچے خیرات نہ کریں۔ گو ایک فرمایا پیار واری کا گڑا ہی کیوں نہ ہو۔ رو بہ دینا ہی صدقہ نہیں ہے بلکہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے جمیع کی طرف سے کفیل ہونا صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ ایسا کی چیز کا دور کرنا صدقہ ہے لا ایزالہ اللہ اور تسبیحات اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور دو رکعت چاشت کی بھی صدقہ ہیں لہذا حسب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب کا دعویٰ اختیار کرے عابد کے اوقات اور دعاؤں کی ترکیب تو حسب مصلحت مندرج بالا ہے۔ ہر شخص کے وظیفہ کا طریقہ اس کے حسب حال مختلف ہوتا ہے کوئی کچھ پڑھتا ہے، کوئی کسی چیز کا دور کرتا ہے، کوئی بکثرت کوئی کم غرض کہ وظیفوں سے دل کا تزکیہ اور پاک کرنا اور زیور ذکر الہی سے اس کو آرام کرنا مقصود ہے۔ پس جس درود وظیفہ سے اچھا اثر اس کے دل پر پڑے۔ اسی پر سوا طلبت کرنا چاہیے۔

قربانی کا جانور منڈا ہو یعنی بے سینک کا یا بدھیا ہو یا دیوانہ ہو مگر چارہ وغیرہ کھاتا ہو تو قربانی گنہگار نہ رہتا ہے۔ اور اگر اندھا یا کانا ہو یا بہت لاغر ہو یعنی اس قدر لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو یا اس قدر رنگڑا ہو کہ قربانی کی حیثیت تک نہ جاسکے۔ تو قربانی درست نہیں۔ جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو یا اس کا کان یا دم قیسرے حصہ سے دیا ہو یا اس کی آنکھ تیسرے حصہ سے زیادہ کٹی ہوئی ہو یا اس کا سرین قیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہو تو ایسے جانوروں کی قربانی گنہگار نہ رہتی۔

قربانی پر پے جانور کی جسکے دانت نہیں اور جس کے کان نہیں یا ناک نہ ہو جائز نہیں۔ قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دینا اور اس سے نفع اٹھانا قبل ذبح کے مکروہ ہے۔

قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے آپ کھائے اور غنی اور فقیر سب کو کھلائے اور جمع کر رکھے۔ اس سے یہ معلوم ہو کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دے تو اس کا لینا درست ہے۔ قربانی کا قیسرے حصہ صدقہ کرنا مستحب ہے۔ حیالدار کو صدقہ نہیں کرنا چاہئے تاکہ لڑکے بالے فراغت سے کھائیں قربانی کی کھال کو بشیر دینا یا اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو تصدق کرنا دونوں درست ہیں

قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے۔ اگر بخوبی نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے۔ قبلہ کی طرف اس جانور کا منہ کرے۔ اور پھیلے ہر جانب جنوب کرے اور ذبح کے وقت کہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَرَئِكَ اِنْ صَلَّوْا نِي وَكُفِّلْنِي وَخَيَّرْنِي وَمَنَّانِي بِاللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِكَ اِلٰك اَبْرَحَ وَآتَمِينَ الْمُسْلِمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ فَنَ جَنَ فُلَانٍ (المر کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ یا اللہ تیرے فضل سے۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں جسک میری زندگی اور موت رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میرے اسکا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں)

فُلان ابن فُلان کی جگہ قربانی کرنے والے کا اور اس کے باپ کا نام لیں مثلاً اس طرح پڑھیں اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبْنِ عَمْرِو قربانی کا جانور ذبح کر کے چھوڑ دے اور برب سر ہو جائے تو اس کی کھال اور گوشت بنائے۔ ذبح کرنے وقت جبکہ اس جانور کو پکڑے ہو یا چھری نہیں شریک ہوں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں۔ چروگ چھری پکڑے ہوں اگر سب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ نہ کہیں گے تو وہ جانور حرام ہو جائیگا۔ اگر بھولے سے ایک شخص دوسرے کا بکرہ ذبح کر دے

نماز تراویح - صحیحین میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص ثواب سمجھ کر رمضان میں قیام کرے گا اس کے سب پہلے گناہ بخشے جائیں گے۔ مراد قیام رمضان ہے تاہم صحیح ہے عیاں کہ ہر ماہ سے ثابت ہوتا ہے۔ پس نماز تراویح کا یہ ثواب ہے کہ اس کے سبب پہلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مسئلہ میں کہتیں تلاوت کی ٹپ ہے اس طرح ہر کہ ہر چار رکعت کے بعد راحت کے لئے کچھ توقف کرے اور تسبیح و تہجد میں مشغول ہو۔

اعتکاف - آخر عشرہ رمضان مبارک میں اعتکاف سنت مکررہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عشرہ آخر کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ پس سنت یہ ہے کہ یہ دین رمضان کو قبل غروب آفتاب کے کہ بعد اس کے اکیسویں شب شروع ہوگی آدمی بقصد اعتکاف مسجد میں داخل ہوا اور دن رات قائم رہا سوال و جواب ہے اعتکاف - ہے کہ غلام باظہار کمال عاجزی اپنے آئند کے گھر آٹھ اسلے یہ شہر ناہی عبادت ہے۔ مگر چاہئے کہ لہذا نوام مبارک اور مقام تبرک مسجد ایسے وقت میں عبادت کی دیا وہ کوشش کرے۔ تلاوت قرآن مجید و رود و ذکر اکیسویں داخل میں مشغول رہے۔ بالکل چپ ہونا اعتکاف میں مکروہ ہے۔ مگر بیہودہ باتوں سے ہاتھوں کو برباد و غیبت سے بہت محترز رہے۔

خانہ جنانہ - جنانہ کی مناد فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگ مناد اپنے لئے کسی سرے سے آئے جانا۔ نہ نہ جس جس کو اسکی خبر ہوئی ہوگی وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

روزہ - روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک بقصد عبادت کبھی آدمی کھانے پینے اور جماع سے محترز رہے۔ پس رکن روزہ کے قدر ہیں نیت اور کھانے پینے اور جماع سے بچنا۔

زکوٰۃ - اشرف میں زکوٰۃ اسکو کہتے ہیں کہ کسی مسلمان فقیر کو شد مال کا مالک کرنے اس طرح کسی مال سے مالک اول کا نفع بالکل شفع ہو جائے۔ اسی واسطے زکوٰۃ کا روپیہ مسجد کی تعمیر یا مسیت کے کفن و دفن وغیرہ میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

نکذہ فرض ہے اسکا منکرانہ ہے اور اس کا نہ دینے والا قابل قتل ہے سال تمام ہر پورہ ایک ادا کرنا واجب ہے۔ بغیر عذر اگر تاخیر کر لیا تو گناہ گار ہوگا۔ زکوٰۃ دینے وقت ادائے زکوٰۃ کی نیت شرط ہے بجز اس نیت کے کہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر کسی فقیر جماع کا قرض ہے اور اس لئے وہ قرض اس فقیر کو بخش کر دائے زکوٰۃ کی نیت کی جائز نہیں۔ اور اگر کسی کا قرض ہے اور اس نے قرض خواہ کو زکوٰۃ کا روپیہ دیکر اس کے قرض میں جو کیا

تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ کمال کر لی وہ کوئی اور بھی کسی کو دے دی مگر کہ کسی وجہ سے تلفت ہو گئی تو اس شخص کو دوبارہ زکوٰۃ دینی ضرور ہے۔

وجوب زکوٰۃ کی نو شرطیں ہیں - ایک آزاد ہونا

نہیں۔ دوسرے مسلمان ہونا تو کا فر پر زکوٰۃ نہیں۔ تیسرے عاقل ہونا تو مجنون پر زکوٰۃ نہیں۔ چوتھے بالغ ہونا تو لڑکے پر زکوٰۃ نہیں پانچویں اس مال پر مالک تمام معنی مالک اور قبضہ ہونا۔ تو عیبت کا ہر جو خاندان کے ذمہ ہے قبضہ کرنے سے پہلے اُس پر زکوٰۃ نہیں قبضہ کے بعد جب پورا سال گزر جائیگا تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ چھٹے اس مال کا اصلی حاجتوں سے راز ہونا۔ مگر رہنے کے مکانوں اور بیگانہ کی دکان سوار کی جائزوں اور گھر کے سائب استعمال تھیا اور نہ رہنے کی دکان غلاموں پر نہ نکلیں

اور جہاز اور موتیوں پر بھی اگر تجارت کیلئے نہیں زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح اگر بیسے خرچ کرنے کے واسطے نہ ہوں اور نہ تجارت کے لئے تو اپنی بھی زکوٰۃ نہیں۔ ساتویں اس مال کا دین سے خالی ہونا تو جس دین کا مطالبہ و اس کی طرف سے ہوا سپرد زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً کسی شخص پر ایک ہزار روپے کسی کے قرض میں اور اسکے پاس بھی ایک ہزار روپے ہیں تو ان روپیوں کی اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔

اسی طرح اگر کسی پر غیر معجل یا مومل ہے تو ظاہر ہے کہ واجب صحیح یہ ہے کہ اُس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ آٹھویں اس مال کا بڑھنے والا ہونا نوٹ اس مال پر پورا سال گزر جانا۔ اگر نصاب سال کے دونوں طرف میں پورا ہوا اور نہ میان میں کم بھی ہو گیا ہو تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔ زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے۔ نصاب کے مالک ہونے کے بعد سال تمام سے پہلے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

چاندی سونے کی زکوٰۃ - دوسو درہم پر پانچ درہم

سونا پر آدھا مثقال خواہ دیود ہو یا پتر یا سکہ دار پچھلا ہو یا بے پچھلا ہو۔ دوسو درہم کی ساڑھے یا دین تولہ چاندی ہوتی ہے اور میں مثقال سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے نہ قیمت کا۔ یعنی اگر کسی کے پاس چاندی کا غلط ڈیڑھ سو درہم کا وزن ہو اور قیمت اسکی دوسو درہم ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر کسی کے پاس دوسو درہم کا وزن غلط ہو مگر اسکی قیمت ڈیڑھ سو درہم ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔

تجارتی مال کی زکوٰۃ - تجارت کے واسطے جس قسم کمال خرید لیا اور اس کی قیمت چاہی

حرام اور حلال جانور

قاعدہ ۱:- جن جانوروں کی حرمت کلام اللہ شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہوئی ہے جیسے سور، گدھا، یاگوہ، بیشک حرام ہیں۔
قاعدہ ۲:- جن جانوروں میں خون بالکل نہیں ہے جیسے مکی، بھینسی، تنکا، بھونرا، بھڑ، جو تک، جوں، جھنگر، مگزی، بچو، چھڑی، چوئی، چوئیٹا، جگنو، بیرہوئی، ویک، کنسلانی، کسلاد وغیرہ سب حرام ہیں۔ مگر مڈی بغیر ذبح بھی حلال ہے۔

قاعدہ ۳:- جن جانوروں میں خون ہے، لیکن خون بہتا ہوا نہیں ہے جیسے سانپ، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ سب حرام ہیں۔

قاعدہ ۴:- جو جانور کہ حشرات الارض ہیں یعنی زمین پر زندگی بسر کرتے ہیں جیسے میٹک، کیڑا، مگرچھ، کچھو وغیرہ سب حرام ہیں مگر کچلی، لیکن وہ چھپکلی کہ آپ سے مرکر پانی پر کھڑی ہو جائے بلاشبہ حرام ہے۔ اور چھوٹی چھپکلی جسکا پتہ وغیرہ جدا ہو سکے وہ مکڑہ تحریمی ہے۔ کالی چھپکلی اور مار مار ہی حلال ہے۔ جھینگے میں اختلاف ہے اس کے کھانے سے ترک ادنیٰ ہے۔

قاعدہ ۵:- وہ جانور جن میں دم مسفوح یعنی بہتا ہوا خون ہے اور گھاس پتے وغیرہ کھاتے ہیں دانتوں سے زخم اور شکار نہیں کرتے جیسے اونٹ، بکری، مینڈک، بھیر، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، پالو جوں یا جنگلی۔ اور نیل گائے، گورخر، ہرن، گینڈا، بارہ سینگا، یہ سب حلال ہیں۔ گھوڑا جبکہ فارسی میں اسب اور عربی میں فرس کہتے ہیں اس کا گوشت کھانا بھی صحابہ یعنی امام محمدؑ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے تین روز پہلے اس مسئلہ میں صاحبین کی طرف رجوع کیا ہے۔

قاعدہ ۶:- وہ پرندے جانور جو پنجے سے زخم اور شکار نہیں کرتے اور دانہ چکے ہیں جیسے چکور، شیر، لال، نیل، کنڈا، ہڈ، مرغی، بطخ، کبوتر، چڑیا، نوا، بگلا، مولا، چندول، مرغابی، بلبل، مور، بیا، بزا، چکوی، چکوا، تیسرا، ابابیل، قاز، شتر مرغ، طوطی، طوطا جو پالنے سے بڑھنے لگتا ہے، علی العموم سبز رنگ کا ہوتا ہے اور دیگر رنگ کا بھی۔ قری، قاختہ، مینا، رگن دیوی وغیرہ سب حلال ہیں۔

قاعدہ ۷:- جو درندے جانور کہ دانتوں سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے شیر، بھڑیا، ہنڈارا، تیندوا، لوہڑی، چیتا، بھوم، بلی، کتا، ریکھ، بندر، لنگور، گیدڑ، سیاہ گوش، باسکی وغیرہ سب حرام ہیں۔

قاعدہ ۸:- جو پرندے جانور زہر دار کھاتے ہیں جیسے ہنڈا، گدھ وغیرہ حرام ہیں۔ مگر چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو زہر دانہ چکاتا ہے۔ اسکو فارسی میں زراغ کشت ہیں یہ حلال ہے۔ دوسرا وہ جو زہر اُمر دار کھاتا ہے یہ حرام ہے۔ تیسرا وہ جو پنجے سے شکار کرتا ہے اسکو فارسی میں کلاغ کہتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ چوتھا وہ جو دانہ بھی کھاتا ہے اور زہر بھی، یہ حلال ہے مگر مکڑہ ہے۔

قاعدہ ۹:- جن جانوروں کے اسباب میں ایک حلال ہو ایک حرام ان میں، مال کا اعتبار کیا جائیگا۔ اگر مال حلال ہے بچہ بھی حلال ہے اور جو مال حرام تو بچہ بھی حرام ہے۔

مردار کھانیوں کے جانوروں کے پاک و ناپاک کا طریقہ ان جانوروں کے جو حلال ہیں مگر مردار کھاتے ہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ اور گائے کو دس روز تک اور بکری کو چار روز اور مرغی وغیرہ کو تین روز تک باندھ کر اور بند کر کے دانہ گھاس دے بعد اس کے ذبح کرے اور اگر اسی قسم کے جانوروں میں سے کسی کے گوشت میں نجاست کھانے کے سبب سے بدبو آتی ہو تو جب تک بدبو باقی رہے باندھ کر کھلاتا چاہئے۔

ذبح میں چار چیزیں کاٹنی ضروری ہیں ان چیزیں

کاٹنی چاہئیں۔ حلقوم جس میں سے نفس یعنی دم آتا جاتا ہے قری جس میں کھانا جاتا ہے۔ دو تھان وہ دو رگیں دو طرف گلوں کی جہیں خون جاری ہوتا ہو۔ اگر سیکائے کل کے ان کا بیشتر حصہ کٹ جائے تو بھی حلال ہے یعنی حیوت حلقوم اور قری کٹ جانے اور اکثر وہ جان سے تو حلال ہے اور جس کا اس قدر نہ کٹے وہ حلال نہیں۔ اور اگر ہر شے آدھی آدھی کٹ جائے تو بھی حلال نہیں۔

ذبح کی دو قسمیں جاننا چاہئے کہ حلال کرنا دو قسم پر ہے، اختیار سے، اضطراری اختیار سے۔

میں حلقوم وغیرہ تیز چیز سے کاٹنا چاہئے۔ اس کا محل جگر کے نیچے سے چتر گردن تک ہے۔ اور اس کی بھی دو قسم ہیں ایک ذبح کہ سوائے اونٹ کے اور جانوروں میں اول طعن میں کرتے ہیں۔ دوسرے سخر کہ اونٹ کے آخر طعن میں تیز ہار کر پھر حلال کرتے ہیں مثل دیگر جانوروں کے۔ اور اضطراری

جانور کا جس جگہ ہو سکے نا چاری سے زخم کرنا ہے جیسے جانور کنویں میں گر پڑا ہو وہاں جا کر حلال نہیں کر سکتا لہذا دوسرے فیروزہ مارے جہاں گئے حلال ہے۔ یا صید ہو، یا کسی کا پالو جانور وحشی ہو جائے اگرچہ شہر میں ہو، مگر بکری شہر میں اگر وحشی ہو جائے تو اشکو اضطراری طور پر حلال کرنا جائز نہیں۔ اور جب ذبح اور بخر بر تقدت ہو تو اس وقت بطور اضطرار حلال کرنا روا نہیں۔ اگر اونٹ کے سوا کسی جانور کو بکریا یا اونٹ کو صرف ذبح کیا تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے کیونکہ سنت کے لحاظ سے اونٹ کے بارے میں اول بخر پھر ذبح کا حکم ہے، اونٹ کے سوا دوسرے جانوروں میں ذبح کا حکم ہے اور کل حلق کے درمیان اسفل اوسط اور اعلیٰ کسی جگہ ہو معائنہ نہیں۔

ذبح کی شرطیں | مشرق ذبح یہ ہیں کہ ذبح کرنے والا حلال ہو، طریقہ ذبح جائز ہو اور اس پر قادر ہو گوشت کا ہو۔ بخون اور بے عقل لڑکے کا ذبیحہ درست نہیں، مدہوش کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر وہ ذبح کا طریقہ جانتا ہے ان ذبح کرنے پر قادر ہے تو اس کا ذبیحہ کھایا جائے گا ورنہ نہیں، ادا سکا مسلمان یا کتبی ہونا بھی شرط ہے پس مشرک اور زندک ذبیحہ نہیں کھایا جائیگا۔

ذبح کرنے کا طریقہ | خواہ اکیلا نام ہو جیسے اللہ، رحمن، رحیم وغیرہ یا نام کے ساتھ کوئی صفت بھی ملا دینا۔ جیسے اللہ اکبر اللہ اجل، اللہ اعظم وغیرہ خواہ عربی زبان میں کہے یا فارسی اُردو وغیرہ میں خود ذبح کرنے والا تسبیہ کہے اور جو شخص اس جانور کو پکڑے ہوں وہ بھی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں تو بہتر اور اولیٰ ہے۔ اور یہ قصد کرے کہ ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کا نام نہ ملائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے خاص اس کی تعظیم کا قصد کرے۔ اور بسم اللہ کہنے کے بعد اختیاری میں فوراً ذبح کرنا اور اضطراری میں تیر پھینکنے کے وقت اور شکاری جانور چھوڑنے کے وقت کہے۔ اور شرط ہے کہ ذبح محرم یعنی احرام باندھے ہوئے نہ ہو اور ذبیحہ میں شرط ہے کہ بعد ذبح وہ حرکت کرے یا اس میں سے خون نکلے۔ اگر دونوں نہ پائی جائیں تو حلال نہیں، اگر بکری یا گائے کو ذبح کیا ادا اس سے مثل زندہ کے خون نکلا اور حرکت نہ کی تو اس کا کھانا ناجائز ہے اگر بکری ذبح کی اور اس نے حرکت نہ کی مگر اپنا منہ کھول دیا تو کھانا حلال نہیں۔ منہ بند کر لیا تو اس کا کھانا درست ہے، اور اگر انہیں کھول دیں تو نہ کھائی جائے گی۔ اگر انھیں بند کر لیں تو کھائی جائیگی اگر باتوں پھیلا دیے تو اس کا کھانا درست نہیں۔ اگر میٹھ لے

تو اس کا کھانا درست ہے۔ اگر بال کھڑے ہو جائیں تو کھانا درست ہے۔ اگر بال بکھر جائیں تو درست نہیں۔ یہ صورتیں اس وقت کی ہیں کہ ذبح کے وقت اسکی زندگی معلوم نہ ہو۔ لیکن جب ذبح کے وقت انکی حیات کا یقین ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔ اور ذبح کا یہ حکم ہے کہ مذبح اگر جنس ماکول سے ہو تو پاک اور حلال ہے۔ جنس غیر ماکول سے ہو تو ارتفاع کے لئے پاک ہے حلال نہیں۔

محنت اور غشی اس کا ذبیحہ جائز ہے جب کا ذبح کرنا مکروہ نہیں برص والے کا ذبح کرنا اور پکانا جائز ہے، مسلمہ اور کتبی عورت ذبح میں مثل مرد کے ہے۔ گونگے کا ذبیحہ کھایا جائیگا۔ جوق بکری کو گردن کے پیچھے سے ذبح کیا اور اتنا حصہ کٹ گیا جو دم کو رہ چکا ہے تو حلال ہے ورنہ حلال نہیں۔ مگر اس طور سے حلال کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ خلاف سنت ہے اور جانور کو ایذا زیادہ ہوتی ہے۔

اگر بکری یا گائے بیا بنے والی ہو تو اس کا حلال کرنا مکروہ ہے کہ بچہ ضائع ہوتا ہے۔ اور پیٹ کا زندہ بچہ ماں کے ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوتا۔ اور ذبح کرنے کا آلہ تیز چاہئے، کوئی چیز جو دن کو ذبح کرنا مستحب ہے۔ ذبح میں اتنا کاٹنا کہ سر جدا ہو جائے مکروہ ہے۔ اور ذبح کی طرٹ ذبیحہ کو پاؤں ٹھیکتے ہوئے لانا مکروہ ہے۔ اور ایک جانور کا دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا بھی مکروہ ہے۔ چنانکہ خلاف سنت ہے اس لئے قبلہ سے ترک توجہ مکروہ ہے قبلہ کی طرٹ منہ کر کے حلال کرنا مستحب ہے۔

اگر ذبیحہ کو لٹایا اور پھری لیکر بسم اللہ اللہ اکبر کہا، پھر اس پھری کو رکھ دیا اور دوسری پھری کو اٹھایا پھر ذبح کیا تو حلال ہے، اور اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے بعد اس بکری کو چھوڑ دیا اور دوسری بکری کو ذبح کیا اور اس دوسری بکری پر بسم اللہ اکبر کہنا قصد ترک کر دیا تو حلال نہیں۔ اور اگر بکری کو ذبح کے لئے لٹایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ لیا، پھر انسان سے کلام کیا یا پانی پیا اور پھری کو تیز کیا یا کھانے کا ایک منہ کھایا یا اسی کے مثل اور تطیل عمل کیا تو اسی بسم اللہ سے ذبح کرنا حلال ہے۔ اور اگر کلام طویل ہوا یا بہت عمل ہوا تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔ اگر بسم اللہ اکبر کہا اور بکری اٹھ بھاگی اور اسکو ذبح کی جگہ پھر پکڑ لیا تو اس تمیہ کا اعتبار نہیں ہے۔

اگر دو بکریوں کو تلے اور پڑا کر ذبح کیا پھری ایک ہی پھری تو ایک ہی بسم اللہ کافی ہے۔ اگر کئی چڑیاں ہاتھ میں تھیں ایک کو بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا بعد اس کے دوسری کو بغیر کہے ذبح

شکار کی ملکیت

اگر کسی شخص نے شہر یا سوادہ شہر میں ایک باز پکڑا جس کے پاؤں میں چمڑے کے تھپے تھے یا گھونگر پڑے تھے اور پچھاننا تھا کہ یہ یا لو باز ہے تو اس پر واجب ہے کہ مثل لفظ کے اس کی شناخت کے واسطے چارہ تاکہ اسکے مالک کو بھی واپس دے۔ اسی طرح اگر ہرن پکڑا جس کی گردن میں بیٹہ وغیرہ پڑا ہے یعنی بالو معلوم ہوتا ہے اسکا بھی یہ حکم ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے کبوتر کی برج بنائی اور اس میں لوگوں کے بالو کبوتروں کے گھونسلے رکھے تو جسد ران کے بچے پکڑے تو وہ اسکو حلال نہ ہونگے اسلئے کہ بچے ان کے ماں باپ کے حلال ہوئے پر حلال ہو سکتے ہیں، پس ان کا حکم مثل لفظ کے ہے۔ ہاں اگر وہ شخص فقیر ہو تو اس کو حلال ہے۔ اور اپنی حاجت کے موافق کھائے۔ اور اگر غنی ہو تو اسکو چاہئے کہ کسی فقیر کو صدقہ دے، پھر اس سے کسی قدر دام کو خریدے اور تناول کرے۔

ایک شخص نے ایک شکار کے تیر مارا اور زخم لگایا کہ وہ اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر سکتا، پھر دوسرا تیر مارا اور وہ اس کے لنگا اور وہ مر گیا تو اسکا کھانا حلال نہیں اور یہ حکم اس وقت ہے کہ جب یہ معلوم ہو کہ دوسرے تیر سے مرے ہے یا یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے کس تیر سے مر گیا ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے تیر سے مرے تو حلال ہے۔ ۹۵

شکار کا طریقہ

جاننا ہوا کہ شکار نہ کھایا جائے گا۔ وہ ملکیت توحید پر ہو لہذا کتابی کا ذبیحہ درست ہے یعنی مسلمان یا کتابی نے شرائط کے ساتھ جو شکار کیا ہو اسکے کھانے میں مضائقہ نہیں۔ احرام میں نہ ہو یعنی محرم کا شکار نہ کھایا جائے گا اور تیر سے شکار کرنے میں تیر چھوڑنے کے وقت تسبیح شرط ہے اور کتے اور ہاڑ وغیرہ سے شکار کرنے میں اس کے چھوڑنے کے وقت تسبیح شرط ہے۔ اگر تسبیح پڑھ کر کئے یا باز کو کسی شکار پر چھوڑا اور اس نے یہ شکار یا دوسرا شکار پکڑا یا چند شکار پکڑے تو اسی تسبیح سے سب شکار حلال ہو گئے جب تک وہ اس چھوٹ کی روش پر باقی ہے یعنی شکار کو چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے اور نہ بھڑ جائے یا واپس نہ آئے۔ اور اگر تیر پھینکے یا کتا وغیرہ چھوڑنے کے وقت عہد تسبیح چھوڑ دیا تو اس شکار کا کھانا حلال نہ ہوگا۔ البتہ اگر چھوٹے سے چھوڑ دیا ہے تو اس شکار کا کھانا حلال ہوگا، آتش پرست بت پرست اور مرتد کا شکار نہ کھایا جائے گا اگر نصرانی مسیح کا نام لیکر چھوڑ دیا تو وہ شکار نہ کھایا جائے گا۔ باز اور کتے وغیرہ کا بسم اللہ اگر کبر کہہ بلا اختیار چھوڑا نہ شکار

کیا تو دوسری حلال نہیں لیکن اگر سب پر ایک ہی مرتبہ چھری کو بھیرا تو ایک ہی مرتبہ بسم اللہ اگر کبر کہنا کافی ہے۔

ذبیحہ کی سات مکروہ چیزیں

سات چیزیں ذبیحہ کی مکروہ ہیں۔ ذکر دو دن شہتہ۔ مادہ کا تمام پیشاب۔ فگندہ۔ پٹا۔ چمکتا۔ حرام مغز۔ اور دم مسخوچ یعنی ہیشا ہوا خون حرام ہے۔ خون کبد اور تلی حرام نہیں۔ ناپاک وہی خون ہے جو ذبح کے وقت رگوں سے جاری ہوتا ہے، اور خون گوشت میں لگا ہوا ہے نہ حرام ہے نہ ناپاک پس اگر گوشت کو بغیر ہوئے پکائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ لیکن لطافت طبع کے خلاف ہے۔ ہمارے لئے جیسے دو عمر دے یعنی چھٹی اور بڑی حلال ہیں اسی طرح دو خون بھی حلال ہیں یعنی کبھی اور تلی۔ جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مژدہ نکلا خواہ تمام خلقت ہو یا نہ ہو، خواہ وہ پٹیم اور بال بٹکے ہوں یا نہ بٹکے ہوں حرام ہے۔ اور جو سکتا نکلا ہو اسکو ذبح کرنا چاہئے۔ اور حلال جانور کا دودھ حلال ہے اور حرام کا حرام، اور مکروہ کا مکروہ، اور حلال پر بندوں کا میضہ حلال ہے اور حرام کا حرام ہے۔ اور جو میضہ مژدہ مرغی کے پیٹ سے نکلے خواہ اسکا پوست سخت ہو گیا ہو یا نہ ہو اسکا کھانا درست ہے۔

شکار

جو وحش جانور کہ آدمی کے قبضہ سے متصرف ہو وہ صید ہے خواہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم، اور ایسے شخص کا شکار کھیلنا جواہلیت رکھتا ہو معتبر ہے۔ صید کھانے کی حلت پندرہ شرطوں سے ثابت ہے۔ پانچ شکار کرنے والے میں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ذبح کرنے وغیرہ کی اہلیت رکھتا ہو۔ دوم یہ کہ اس سے ارسال پایا جائے۔ سوم یہ کہ اس کے ساتھ ارسال میں ایسا شخص شریک نہ ہو جسکا شکار حلال نہیں۔ چہارم یہ کہ عہد تسبیح نہ چھوڑے۔ پنجم یہ کہ جس نے جانور چھوڑا ہے وہ ارسال دار شکار پکڑنے کے بیچ میں کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے۔ اور پانچ شرطیں کتے میں ہیں۔ اول یہ کہ مسلم کا ہو دوسرے یہ کہ طریقہ ارسال پر چلایا جائے۔ سوم یہ کہ اسکے ساتھ نکال پکڑنے میں ایسا جانور شریک نہ ہو جو جائز نہ ہو جسکا شکار حلال نہیں ہے۔ چہارم یہ کہ جمع سے اسکو قتل کرے۔ پنجم یہ کہ اس میں سے نہ کھائے۔

اور پانچ صید میں ہیں۔ اول یہ کہ حشرات الارض میں سے نہ ہو۔ دوم یہ کہ جانور ان آبی میں سے نہ ہو موائے پھمیل کے۔ سوم یہ کہ اپنے آپ کو اپنے بدن یا اپنے ہاتھ پاؤں کے ذریعہ سے پکائے۔ چہارم یہ کہ اپنے دانتوں سے یا اپنے غلب (جنگل) کھاتا ہو۔ پنجم یہ کہ ذبح تک پہنچنے سے پہلے شکاری جانور کی گرفت سے نہ مر جائے۔

اس طرح ممکن ہے کہ اسکو لٹکا دے اور تیر میں ممکن نہیں۔

شرائط شکار

تیر اور بے پردہ وغیرہ۔ دوسرے حیوان جیسے بکرا کتا وغیرہ شکاری جانور اور باز و چرخ وغیرہ شکاری پرند۔ پس اگر اگر شکار حیوان ہے تو اس کا سیکھا ہوا ہونا شرط ہے کہ کتا سیکھا ہوا ہونا ہے کہ وہ شکار کو ہارسے لئے رکھ چھوڑے خود کھائے اور جب مالک اسکو بلائے تو آجائے۔ اور جب شکار چھوڑا جائے تو تاجدار کی کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ پس جب تین بار وہ شکار کو پکڑ کر کھانا چھوڑ دے تو وہ سیکھا ہوا کہا جائے گا۔

اور باز وغیرہ شکاری پرند کے پیچھے ہونے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب اس کا پالنے والا اسکو بلائے تو ان سے یعنی اس کے پاس آجائے۔ حتیٰ کہ اگر اس نے شکار میں سے کچھ کھا بھی لیا ہو تو وہ شکار کھایا جائیگا۔ اور باز وغیرہ کے پیچھے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب تین مرتبہ بلائے سے آجائے تو وہ پیچھے ہونے کے حکم میں داخل ہوگا۔ اگر گوشت کی طبع سے پالنے والے کی آواز پردہ یا تو وہ سیکھا ہوا نہ ہوگا۔ اگر سیکھا ہوا باز یا کتا بلائے پر کسی وقت واپس نہ آیا قرار ہو گیا تو وہ سیکھا ہوا ہونے کے حکم سے مہل گیا۔ اور اس کا شکار حلال نہ ہوگا۔

ایک شخص نے شکار پر چھوڑا اس نے اسکو نہ پکڑا دوسرے شکار پکڑا۔ پس اگر ارسال کی روش پر چلا گیا ہو تو یہ شکار حلال ہے۔ اگر ایک شکار کے تیر مارا اور وہ اس کے لگ کر پار ہو گیا اور جا کر دوسرے کے لگا اسکے بھی پار ہو گیا اور پھر جا کر تیسرے کے لگا تو یہ سب حلال ہیں۔ اگر کتا شکار پر چھوڑا مگر وہ خطا کر گیا اور اسکے سامنے دوسرا شکار پیش آ گیا اسکو اس نے قتل کر ڈالا تو کھایا جائیگا۔ اور اگر کتا لوٹا اور لوٹنے میں اس کے سامنے کوئی شکار آ گیا اور اس نے اس کو قتل کیا تو نہ کھایا جائیگا کہ حکم ارسال کا اسکے لوٹنے سے باطل ہو گیا۔

اگر کسی شکار کے گمان میں کتا چھوڑا پھر وہ چیز شکار نہ نکلی پھر اسکے سامنے شکار پیش آیا اس نے قتل کر ڈالا تو نہ کھایا جائے گا۔ اگر تیر کی دیوار یا پتھر ہلک کر شکار کے لگے تو نہ کھایا جائے گا۔ اسی طرح درخت میں لگ کر دائیں بائیں کسی رخ کو پھر کر شکار کے لگا تو وہ شکار نہ کھایا جائیگا۔ اگر پیچھے ہونے کے ساتھ بغیر سیکھا ہوا کتا یا جوس کا کتا شکار میں شریک ہو گیا تو وہ شکار کھایا جائیگا۔ منجملہ شرائط وغیرہ کے یہ بھی ہے کہ ارسال کے بعد اس سے پیشاب کرنے یا کھانے کا فعل صادر نہ ہو۔ اگر با یا گیا کہ اس نے بہت

ہے بطور خود کتایا باز چھوٹ گیا اور اس نے کوئی شکار پکڑ کر قتل کیا تو وہ شکار نہ کھایا جائیگا۔ اور اگر خود چھوٹ بھاگنے کے بعد مالک نے بسم اللہ اکر کہہ کر زجر یعنی آواز دیکر لٹکا را اور شکار کی طرف متوجہ کیا اور وہ اسکے زجر اور متنبہ کرنے پر شکار کے متعاقب حریص ہو کر دوڑا اس کو پکڑ لیا تو یہ شکار مستحکم کھایا جائے گا۔ اگر کتا چھوڑا اور کھانا تسمیہ چھوڑ دیا۔ پھر جب کتا شکار کے پیچھے چلے یا تو تسمیہ پڑھ کر اسکو زجر کیا اور اس نے شکار کو پکڑ کر قتل کیا تو کھایا جائیگا خواہ زجر کرنے سے وہ منتر جڑ ہوا ہو یا نہ ہو۔

اور شکار کھیلنے کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جانور چھوڑنے یا تیر مارنے میں ایسا شخص شریک نہ ہو جسکا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ اور تیر تیر چھیننے یا شکار پر جانور چھوڑنے کے بعد کسی اندکام میں مشغول نہ ہو جائے بلکہ شکار کے پیچھے پیچھے ہو جائے اور کتے کے پیچھے بھاگاؤں کتا چھوڑنے والے کی نظر سے غائب ہو گیا پھر اسکو دیر کے بعد پایا کہ اس نے شکار کو قتل کیا تھا اور کتا شکار کے پاس کھڑا ہے تو مستحکم کھایا جائیگا۔ اور شکار کو مردہ پایا اور کتا اس کے پاس سے ہٹ گیا تھا تو نہ کھایا جائیگا۔ اسی طرح اگر کتا چھوڑنے والا دوسرے کام میں مشغول ہو گیا اندکام ہو گئی پھر جستجو کے بعد شکار کو مردہ پایا اور کتا اسکے پاس موجود ہے اور شکار میں ایک جراحت موجود ہے، مگر یہ معلوم نہیں کہ کتنے نے اسکو مجروح کیا ہے یا دوسرے نے تو اسکو نہیں کھانا چاہتے مگر وہ تخریبی ہے۔ یہی حکم باز و چرخ و شاہین وغیرہ میں ہے اور تیر کا یہ حکم ہے کہ اگر کسی شکار کے تیر مارا اور اسکے لگا اور شکار نہ لگا اس کی نظر سے غائب ہو گیا، پھر اسکو مردہ پایا اور اس میں سوائے تیر کے دوسری جراحت ہے تو نہ کھایا جائیگا۔ اور اگر مردہ پایا اور اس میں سوائے تیر کے دوسری جراحت نہ تھی پس اگر جستجو چھوڑ کر دوسرے کام میں مشغول نہ ہوا تو مستحکم کھایا جائیگا۔ اور اگر دوسرے کام میں مشغول ہو گیا ہو تو قیاساً کھایا جائے گا۔

اگر پرندے کے پانی میں تیر مارا اور مجروح کر دیا۔ پھر تیر انداز مردہ تارے میں مشغول ہو گیا۔ مردہ تارہ کر پانی میں گیا اور پرندہ مذکور کو زخم تیر سے مردہ پایا تو اس کا کھانا حلال ہے لیکن ایک روایت کے مطابق دوسرے کام میں مشغول ہو جانے کے سبب وہ حرام ہے۔ اگر تیر مار کر دوسرے کو اسکے پیچھے جستجو کا حکم کیا تو جائز ہے۔ مگر کتا چھوڑا اور تسمیہ نہ پڑھا پھول گیا پھر قبل اسکے کہ کتا شکار تک پہنچے تسمیہ پڑھ لیا مگر کتے کو آواز دیکر نہ لٹکا رہا تھا کہ اس نے شکار پکڑ کر قتل کیا تو وہ نہ کھایا جائے گا۔ لیکن تیر چلانے کی صورت میں ایسا شکار کھایا جائیگا کیونکہ کتے کی حالت میں تیر مارا ہوا

تو ہفت کیا تو اس کا شکار نہ کھایا جائیگا۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ سکا
بڑھ کر جرح کرنے والا ہو۔ اگر بغیر جرح کے قتل کیا تو حلال نہ ہوگا۔
اگر اس نے شکار کو کوئی عضو توڑ دیا جس سے وہ مر گیا تو اس کے
کھانے میں مضائقہ نہیں، کیونکہ توڑنا جراحیت باطنی ہے۔
اگر کتا شکار پر چھوڑا اور تسمیہ پڑھ دیا پھر اس کے لئے
جا کر شکار کو زخمی اور سست کر دیا پھر دوبارہ زخمی کیا اور مٹالا
تو وہ شکار کھایا جائیگا۔ اسی طرح اگر دو کتے چھوڑے ایک نے
اسکو زخمی کر کے سست کر دیا پھر دوسرے نے اسکو قتل کر ڈالا
تو کھایا جائے گا۔ اگر دو آدمیوں نے اپنے اپنے کتے چھوڑے
ایک نے مجرد کر کے سست کر دیا پھر دوسرے نے اسکو قتل کیا
تو کھایا جائیگا۔ مگر شکار مذکور پہلے کتے دارے کی ملک ہوگا۔

اگر کسی نے اپنا کتا ایسے شکار پر چھوڑا جسکو وہ اپنی ملک میں سمجھتا
یا ایسے شکار کو تیر مارا اور وہ مر گیا پھر اس شخص نے ڈھونڈ نکالا تو وہ
حلال ہے۔ اگر باز نے اپنے منقار یا جینگل سے شکار کو زخمی کیا اور
پسپا کر دیا، کتے نے اسکو زخم کاری سے مجرد کیا پھر اسکا مالک
آیا اور ابھی اس نے پکڑا نہ تھا کہ اس باز یا کتے نے ضرب سے اسکا
کام تمام کر دیا۔ تو کھایا جائیگا۔ وہ شکار حلال ہے۔

اور جو جانور حملہ کے صدر سے مرحلے یا بندوق سے
مارا جائے تو حرام ہے۔ یا پھر پھینک کے مارا اور وہ بھاری ہے
اور اس میں دبا بھی ہے تو جو جانور مجرد ہو جائے مگر حرام ہے۔
ہاں اگر پھر ہلکا ہوا اور اس میں دبا ہو تو حلال ہے اگرچہ اسکو دھار دار
مثل تیر کے مارا ہو۔

اگر شکار کو عصا یا لٹھی وغیرہ لکڑی سے مارا یا تانک کہ اس کے
بوجھ کی وجہ سے شکار مذکور مر گیا مجرد ہو کر نہیں مرا تو بھی حرام ہے
بالا اس صورت میں جب ایسی لکڑی میں دبا ہو کہ پارہ گوشت جدا کرنے
تو حلال ہوگا کیونکہ وہ تلوار اور تیر کے حکم میں ہے۔

اصل یہ ہے کہ جب شکار کو قطعاً جرح کی طرٹ مضاف ہو تو حلال
ہوگا۔ اور اگر یقیناً گرانے کی طرٹ منسوب ہو یعنی بسبب ثقل کے مر گیا
تو حرام ہوگا۔ اور اگر شکار کو تلوار یا چھری پھینک کر مارا اور دبا کی طرٹ
سے اس کے گئی اور اسکو مجرد کر دیا تو حلال ہے۔ اور اگر چھری پشت
کی طرٹ سے یا تلوار کے قبضہ کی طرٹ سے اس کے گئی تو حرام ہے۔ اور
اگر شکار کو پھینک کر مارا اور وہ مجرد ہو گیا پھر جراحیت سے مر گیا
پس اگر جراحیت خون دیتی ہے تو حلال ہے۔ اسی طرح اگر مغراض (تیر
جے پر یا پتھر یا گلولہ پھینکا اور وہ ایک تیر پر پہنچا اور اسکو اٹھالے گیا اور
یہ تیر ایک شکار کے لگا اور اسکو قتل کیا تو حلال ہے۔

اگر شکار کے تیر لگا اور وہ زمین پر گر گیا یا زمین بختہ پر یا ٹھنڈی مٹی پر
ان پر گر کر اور مر گیا تو وہ حلال ہے، اور اگر پانی میں گر گیا یا پہاڑ پر یا اونچے
پتھر کے ٹیلہ پر، یا درخت یا دیوار پر یا گاڑے ہوئے نیزہ کی پھٹی پر یا کھڑی
ہوئی بختہ یا خام اینٹوں کی ڈک پر گر کر پھر زمین پر گر کر تو حلال نہیں ہے۔
اگر پانی کا پرند پانی میں گر کر اور اس کا زخم پانی میں شمس نہیں ہو پانی
ڈوبا نہیں تو اس کا کھانا حلال ہے۔ اور اگر اسکا زخم پانی میں ڈوب گیا ہے
تو نہیں کھایا جائیگا۔ اور اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز پر گر کر مراد وہاں
سے زمین پر نہ گرے اور یہ شے ایسی ہے کہ اس سے قتل نہیں ہوتا مثلاً بختہ
ہے یا پہاڑ ہے تو وہ حلال ہے۔ اور اگر ایسی چیز ہے جس سے قتل ہو جائے
جیسے نیزہ کی دبا یا کھڑی ہوئی ترکل بختہ و خام کھڑی اینٹوں کی دبا وغیرہ
پر گر کر تو حلال نہ ہوگا۔ اور منجملہ شرائط صید یہ بھی ہے کہ متغیر اور متجسس
ہو، مالوت نہ ہو۔

اگر کتا وغیرہ شکاری دندہ نے جو
شکار کے پیچھے چھوڑا جاتا ہے

حیوانات قابل ذبح وغیرہ

شکار کو زندہ پایا تو واجب ہے کہ اسکو ذبح کرے۔ اور اگر اس نے ذبح
نہیں کیا حتیٰ کہ وہ مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔ اور یہی حکم باز وغیرہ
پرند شکاری اور تیر کا ہے۔ اگر شکار پالنے کے بعد اس کے ذبح کرنے پر
چھری وغیرہ موجود نہ ہونے سے قادر نہ ہو سکے تو وہ بھی نہیں کھایا جائیگا ۹۷
لیکن اگر بسبب غفلت وقت قادر ہوا تو کھایا جائیگا۔ یہ اس حالت میں ہے
کہ جب جراحیت کے ساتھ شکار مذکور کے زندہ رہے کا وہم ہو۔ اگر زندہ
رہنے کا وہم ہو مثلاً کتے نے اس کا پیٹ پھاڑ دیا اور کتے وغیرہ ہاں
نکال دیں ہیں پھر زندہ شکار کھیلنے والے کے ہاتھ آیا اور مر گیا تو اس کا
کھانا حلال ہے۔ اور اگر قدرے حیات پر ذبح کر دیا تو بہتر ہے۔ اسی
طرح جو جانور اونچے سے گر جائے اور مرنے لگے یا گردن مروڑا ہوا
ہو یا کسی سینک والے جانور نے مارا ہو یا جس کے پیٹ کو پھیرنے نے
پھاڑ دیا ہو اور اس میں کھوڑی سی زندگی باقی ہو تو اس کو ذبح کر کے
اور اس کا کھانا حلال ہے۔

حقوق کا بیان

حقوق اللہ اللہ کے حق بندہ پر ہے کہ اللہ کو اس طرح
ایک جائے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ سب
کچھ اس ہی کی ذات باری تعالیٰ عز و مجد کا عنایت کیا ہوا ہے، اسکی
ادنیٰ عنایت کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے خوب کہا ہے
از دست و زبان کہ برآید
کز عہدہ شکرش برآید

جہاں تک ہو سکے دل، زبان، ہاتھ پیر وغیرہ سے اسکی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے ایسے شہنشاہ کریم کی جناب میں جس نے لاکھوں کروڑوں بلکہ سب سے اتنا بڑا حد و حساب نعمتیں عنایت فرما رکھی ہیں۔ اللہ نے شکر میں کمی کرنا سخت ظلم اور کفرانِ نعمت ہے، ادنیٰ شکرِ نعمت یہ ہے کہ اسکی ذات اور صفات کو مطابق نفسِ لامر اور بقدر طاقت بشری کے جانے اور پہچانے اور اعتقاد اور اخلاق اور اعمال اسکی مرضی کے موافق اس طرح رکھے جیسا بندہ پر واجب ہے اور اسکی تکمیل میں پوری کوشش کرے۔ جن امور پر دیکھو کہ اس نے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز کرے۔ اسکی مرضی کو اپنے نفس کی بلکہ تمام مخلوق کی مرضی سے مقدم سمجھے، تاکہ قیامت کے دن اس کے رب و ربوہ شرمندگی نہ اٹھائی۔ پڑے اور دنیا میں بھی بندہ کی خرابی نہ ہو، جسکو دوست رکھے خدا کے واسطے دوست رکھے۔ جس سے دشمنی رکھے خدا کے واسطے دشمنی رکھے۔ جسکو کچھ دے خدا کے واسطے دے۔ جس کو نہ دے خدا کے واسطے۔ اگر بیوی بچوں کے منہ میں نعمت دے تو اس نیت سے دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر واجب کیا ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنا اے کایمان کامل ہے اور اگر وہ نیت عبادت اپنے اہلخانہ پر خرچ کرے گا تو دوائے لئے صدقہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضور اور رحیم ہے اپنے فضل و کرم سے بخش فرمائے گا۔

۹۸

حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | چنانکہ ذات و صفات و مرضیات و مکروہات حق سبحانہ تعالیٰ کا پیمانہ بغیر واسطہ پیغمبر نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے، اسلئے اللہ کی کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لانا واجب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اللہ کی محبت ہے۔ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے ماں، اولاد، جان پہچان کہ تمام دنیا کی محبت پر غالب نہ کرینگے ایمان کامل اسکو نصیب نہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کا ادا کرنا بھی طاقت بشری سے باہر ہے۔ تاہم حقد ہو سکے دل سے آپ کی اطاعت کرے جو بچہ آپ نے فرمایا اسکو بچا لائے۔ آپ سے غلصہ نہ محبت رکھے، آپ پر درود کی کثرت کرے، آپ کے آل و اصحاب سے قلبی محبت رکھے کہ غلبت کا عمدہ ذریعہ اور خوشنودی خدا و رسول کا باعث ہے۔

حقوق صحابہ اہل بیت | خلفائے راشدین کی کوشش سے دین نے قوت و روشنی پائی

اور صحابہ ہی کے ذریعہ سے اقوال و افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہور و معلوم ہوئے اور مسائل خلافیکو بھی انہوں نے جمع اور متفق علیہ کر کے رواج دیا اسلئے صحابہ اور اہل بیت کا حق ادا کرنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کرنا ہے، اور ان کی محبت اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت کی مانند ہے۔ آپ کا صریح ارشاد ہے کہ جس نے اصحاب سے محبت رکھی اس نے مجھ سے رکھی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ جس نے صحابہ کو ایذا دی گویا مجھ کو ایذا دی۔ میرے بعد ابوبکرؓ، اور عمرؓ کی پیروی کرو اور میری سنت کی اور میرے بعد میرے خلفائے راشدین کی پیروی کرو میں ظلم کا شہر ہوں اور علیؓ رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ اور میں اپنے دو مضبوط وسیلے یعنی ایک قرآن و دوسرا عترت یعنی اہل بیت کو چھوڑتا ہوں اور نعمتِ علم اس جمیع راہبانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حاصل کرو۔ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی پیروی کرو گے ہدایت کو پہنچو گے۔

اسی طرح محدث، فقیہ، مجتہد، مصنف

حقوق استاد و پیر | کتب دین، استاد پیر و مرشد کا حق ادا کرنا، حق خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادا کرنا ہے کیونکہ یہ لوگ دارِ شانِ پیغمبر اور حاملانِ دین ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء کی شان میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب طرح میری فضیلت ادنیٰ مسلمان پر ہے اسی طرح عالم کی فضیلت عابد پر کچھ آیت کلام مجید پر ہی کہ تمام بندوں میں عالم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم ہی کے لئے بھیجا ہے۔ اور قیامت کے دن سیاہی علماء اور خون شہداء کا مواد نکلیا جائیگا تو سیاہی غالب ہوگی۔ پس علماء اور اولیاء کی اطاعت خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے یعنی رسول و صحابہ و اہل بیت اور علماء ظاہر و باطن تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور اس کا حق ادا نہ کرتا۔ یہ لوگ اللہ کے ذکر میں مسفرق ہیں۔ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے۔ ان کی دوستی اور دشمنی خدا کی دوستی اور دشمنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُسے آگاہ ہونا چاہئے کہ وہ مجھ سے جنگ کر رہا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے ولی وہ لوگ ہیں کہ میری یاد کے ساتھ یاد رکھتے جائیں اور ان کی یاد سے میں یاد کیا جاؤں، اولیاء اللہ کا دیکھنا عبادت ہے، ان کی محبت اور صحبتوں سے بہتر ہے۔

محسن کے حقوق

ماں باپ اللہ کے بعض حقوق کے منظر میں ہیں، جیسے ایجاد پرورش اور روزی پہنچانا وغیرہ اور وہ لوگ بھی ان میں شامل ہیں جن کے ذریعہ سے روزی پہنچائی جاتی ہے یا مال دلایا جاتا ہے، یا ان کے ذریعہ سے راحت دینی یا عزت یا منفعت پہنچائی جاتی ہے۔ یہ بھی مثل ماں باپ کے قابل ادائے شکر ہیں۔

حقوق والدین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو ہم نے علم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھی طرح نیکی کرے اسکی ماں نے اسکو شکم میں رکھے اور پیٹنے میں مشقت پر مشقت اٹھاتی ہے، دوبرس اسکو دودھ پلایا۔ اور سیرے اور اپنے ماں باپ کے لئے اس کا شکر کرو۔ اور یہ حکم کلام مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔ والدین کے حقوق یعنی ایذا دینے اور نافرمانی کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہ کبیرہ فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو خواہ مار ڈالے جاؤ اور نافرمانی والدین نہ کرو گو وہ حکم دیں کہ اپنے اہل اور مال کو چھوڑ دو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اچھے برے ماؤ کے لئے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا تیری ماں کا، پھر باپ کے بعد؟ فرمایا تیرے باپ کا، اور اسکے بعد جو قریب ہے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسکی ناک میں خاک بھرے۔ اسکی ناک میں خاک بھرے، اسکی ناک میں خاک بھرے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا جسکے ماں یا باپ دونوں بوڑھے ہو گئے اور وہ داخل بہشت نہ ہوا، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایک گناہ عظیم ہو گیا ہے اس سے توبہ کس طرح کروں؟ فرمایا تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا ہے۔ فرمایا اسکے ساتھ نیکی کر۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادائے حقوق والدین میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوگا تو اس کے لئے دو دروازے بجانب بہشت کھلے ہونگے اگر مومن ایک فرما کر ہوگا تو ایک دروازہ کھلا ہوگا، اور جو شخص ادائے حقوق والدین میں خدا کا فرمانبردار ہوگا اسکے لئے دو دروازے کھلے ہونگے اور اگر ایک کے حق میں نافرمان خدا کا ہوگا تو ایک دروازہ دوزخ کی جانب کھلا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگر اس کے ماں باپ ظلم کریں؟ آپ نے تین بار فرمایا گو وہ اس پر ظلم کریں۔ گو وہ اس پر ظلم کریں، گو وہ اس پر ظلم کریں۔

اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر نظر کے عوض ایک حج کا ثواب جوڑنا ہوں سے پاک کرنے والا ہوا اسکو عتایت فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ سو بار ہر روز دیکھے۔ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ بزرگ تر ہے اور خیر۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا مادہ جہاد کا ہے فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کیا ہے۔ فرمایا اسکی خدمت میں دو اسکے قدم کے نیچے بہشت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بی بی ہے میں اسکو چاہتا ہوں اور میری ماں اس سے ناخوش ہے۔ فرمایا اسکو طلاق دیدے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وہ تیرے بہشت دو دروازے ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا باپ محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ میرا مال لے لے، فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

مہاری اولاد تمہاری اچھی کمائی ہے۔ اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ پس ماں باپ، دادا، دادی، بھلس کا جو نفعہ کمائے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اس اولاد پر واجب ہے جو آذاد، بالغ، عاقل ہو اور کمائے پر قدرت رکھتی ہو۔ اگر چہ کافر ہو یا ذمی۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ کاڑھ ہے، اسکے ساتھ سلوک کروں؟ فرمایا ضرور کرو، ان کے حکم کی تعمیل اور ان کی رضا جتنی واجب ہے۔ مگر معصیت (گناہ) اور ترک فرائض میں نہیں چلبستے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی ہی ہے اور اللہ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تیرے ماں باپ اس بات میں تیرے ساتھ جنگ کریں کہ میرے ساتھ توحید میں کسی کو شریک نہ کرو تو اس امر میں انکی فرمانبرداری نہ کر باقی دنیا میں انکے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نافرمانی خدا میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے مگر اس امر میں اطاعت جائز ہے جو شرع میں درست ہو۔ اور نیکہ حقوق والدین یہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور نیکی کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کمال نیکی یہ ہے کہ باپ کی عدم موجودگی میں اسکے دوستوں کے ساتھ اخلاص سے، رعایت مال سے خدمت بدن سے حسن اخلاق سے نیکی کی جائے۔



مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی دارالافتاء



۱۵۰۱ مہر حسن رحمانی صاحب کراچی
مفتی سید بن غریب

۸۰۰ مہر فیض الرحمن صاحب
مفتی حمزہ علی صاحب

تقلید کے قابل واقعات سیرۃ الرسول

ایک لہندی عورت

ایک دن رسول اللہؐ بازار میں جارہے تھے۔ انہوں نے دیکھا ایک لہندی عورت مٹھو کرکھ کر گئی۔ اور بازار کے لوگ ہنسنے لگے۔ آپؐ کو رونا آگیا اور آپؐ نے اس عورت کو اٹھایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے گھٹیک پہنچا دیا۔ پھر وہ اس کے گھر پہنچا ہوا کھانا خود لے کر جاتے تھے۔

ایک مزدور عورت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھ ہوئے بازار میں جا رہی ہے اور بایاڑو اے اسے چھڑ رہے ہیں۔ آپؐ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا: تم کو شرم نہیں آتی، تم اس کی مدد نہیں کرتے بلکہ اس کو ستاتے ہو۔

عورت کو نہ مارو

بلاذیں ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا تھا اور بہت لوگ کھڑے ہوئے تاہم دیکھ رہے تھے رسول اللہؐ نے فوراً فرمایا عورت کو نہ مارو اور بازاروں میں اسکو رسوا نہ کرو عورت کو مارنا بہادروں کا کام نہیں ہے اور تم سب بہادر ہو۔

غلاموں کے ہمردی

رسول اللہؐ کو لہندی غلاموں سے بہت ہمردی تھی وہ اپنے گھر کے لہندی غلاموں کے ساتھ حقیقی مولاد کا سایہ بنا کر لیتے تھے اور دوسروں کے لہندی غلاموں کے ساتھ بھی بہت ہمردی فرماتے تھے اور جب کسی لہندی غلام کو تکلیف میں دیکھتے تو اسکی مدد کو تیار ہو جاتے تھے

ایک غلام کی جچی پیسی

آپؐ نے دیکھا ایک غلام بچی سے آٹا پس رہا ہے اور در رہا ہے۔ آپؐ اسے پاس لے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے مگر قحط کی سبب آٹا پس رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے دیکھا اس کو ہٹا کر خود اس کا آٹا پس دیا اور فرمایا: جب بھی ضرورت ہو مجھے اپنا آٹا پسینے کے لئے بلا لیا کرو۔

عیسائی غلام آزاد کر دیا

بیوی خدیجہؓ کے پاس ایک عیسائی غلام بھی تھا۔ ایک دن اس غلام نے رسول اللہؐ سے کہا: آپؐ دوسروں کے غلاموں کی مدد کرتے ہیں۔ میری آزادی میں بھی میری مدد کرو۔ رسول اللہؐ نے بیوی خدیجہؓ سے سفارش کر کے اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اور وہ عیسائی دین میں رہتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا۔

محمدؐ تیرے پاس ہے

ابوسفیان کا ایک غلام بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ وہ بیمار غلام کئی دن سے اکیلا پڑا ہے اور کوئی شخص اس کی خبر نہیں لیتا تو تپ رات کو اس کے پاس تشریف لے گئے اور ساری رات اس کے پاس بیٹھے رہے۔ بار بار اُس سے فرماتے تھے: گھبرا مت! محمدؐ تیرے پاس ہے۔

ایک مظلوم لہندی کی فریاد

بنی امیہ کا ایک امیر اپنی لہندی کو مار رہا تھا۔ لہندی فریاد فرمایا: اے لکھو جی رسول اللہؐ اس کے گھر میں شریف نیگے اور اس امیر کو ظلم سے منع کیا۔ اس امیر نے کہا تم میری لہندی کے معاملہ میں دخل نہ دو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں ایک عورت کے معاملہ میں ضرور دخل دوں گا۔

ایک بوڑھا غلام

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک بوڑھا غلام بارخ میں پانی دے رہا ہے کنوئیں سے پانی نکالتا ہے تو اس کے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ رسول اللہؐ اس کے پاس گئے اور ڈول میکرو خود پانی نکالنے لگے اور بارخ کو سیراب کر دیا پھر فرمایا پھر بھی تم کو اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے خبر دے۔

غلام کا بوجھ اٹھالیا

دوسرے دن رسول اللہؐ نے دیکھا وہی بچہ بہت بیماری بوجھ اٹھائے ہوئے جا رہا ہے اور اس کی گردن بوجھ سے ٹھری جاتی ہے۔ آپؐ نے اُس کو پکڑا

بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی شخص چھوٹے چھوٹے پردوں کا شکار کرتا ہے۔ بڑا شکار کئی آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے مگر چھوٹے جانور دیکھ شکار جانی بہت لیتا ہے اور پیٹ کم بھرتا ہے۔

میں کسی کو برا نہیں کہتا

پیغمبری سے پہلے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کسی دین کو برا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ عیسائی اور یہودی اور مجوسی دین میں کیا خوبی ہے اور کیا برائی ہے۔ مگر میرا دل جس چیز کو تلاش کرتا ہے وہ ان دینوں میں مظلوم نہیں ہوتی۔

نیزہ بازی

مکہ میں قبیلہ قریش اکثر گھمڈوڑا اور نیو بازی کے دگل قائم کیا کرتا تھا اور ان دنگلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی شریک ہوتے تھے آپ خود بھی نیزہ بازی کرتے تھے اور دوڑنے کی شرطوں میں بھی حصہ لیتے تھے مگر ان شرطوں میں روپے پیسے کی بازیاں نہیں ہوتی تھیں۔

دوڑنے کی شرط

ایک دفعہ پہاڑ کی وادی میں انسانی دوڑ کی شرط ہوئی۔ دو دو آدمی ملکر دوڑتے تھے اور جو شخص دوڑ میں آگے بڑھ جاتا تھا اس کی خوب داد دیا جاتا ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس دوڑ میں شریک ہوئے اور تین چار غلاموں کے مشہور دوڑنے والوں سے دوڑ میں آگے بڑھ گئے۔

تین دن ایک جگہ ٹھہرے

رسول اللہ ﷺ کی تجارت میں ایک شخص شریک تھے۔ ایک دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ یہاں ٹھہریں یہی آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ اور رسول اللہ تین رات دن وہاں ٹھہرے رہے۔ اور جب تین روز کے بعد وہ شخص آئے تو انہوں نے معافی چاہی کہ میں بھول گیا تھا۔

آدمی وہی ہے جو وعدہ پورا کرے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ٹھہرے کا وعدہ کیا تھا اس نے رکب نہیں

بوجہ اس کا کلمہ گند ہے پر رکھ لیا اور جہاں اس کو جانا تھا وہاں تک پہنچا دیا پھر فرمایا: اے بچے! مجھ کو ہمیشہ اپنی تکلیف میں یاد کر لیا کر۔

رات بھر بیمار غلام کے پاس ہے

رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کسی یہودی کا غلام بہت بیمار ہے۔ آپ اُسکو دیکھنے گئے تو اندازہ بہت تھا۔ اور وہ غلام کچھ اداوڑ ہے لیکن رسول اللہ کی آواز سنی تو اس نے کہا: کیا میرے آقا نے کسی غلام کو میری مدد کیلئے بھیجا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تیری مدد کیلئے بھیجا گیا ہوں اور رات بھر اس بیمار کے پاس بیٹھے رہے۔

بیمار اونٹ کی مدد

رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک شخص اونٹ کو لے جا رہا ہے جو بیمار ہے اور اس پر بہت زیادہ بوجھ لدا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ اس شخص کے پاس گئے اور فرمایا: تو اپنے اونٹ پر دم کر۔ یہ بوجھ اسے اور بیمار ہے، اونٹ والے نے کہا میں اپنے بچوں کو کیونکر پاؤں اگر اونٹ کی بیماری کا خیال کروں

بچہ والی بکری کو بچا لیا

ایک جگہ آئے دیکھا کہ کوئی شخص بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اُس بکری کے دو بچے ٹھہرے بیچ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی۔ پھر فرمایا: تو کبھی بچوں والی بکری کو ذبح نہ کیجو یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔

ایک یتیم بچہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک یتیم بچہ کو دیکھا۔ ننگے سر ننگے پاؤں روتا ہوا جا رہا تھا آپ نے فرما دیا: اور اس بچہ کو گود میں اٹھا لیا۔ معلوم ہوا اس بچہ کا نام ہے اور دو وقت سے بھوکا ہے۔ آپ اس کو اپنے گھر میں لے گئے اور کئی دن تک اپنے گھر پر اس کو رکھا۔ اس کے بعد بچہ کے رشتہ دار اُسکو لے گئے۔

چھوٹے پرنڈوں کا شکار

ایک روز آپ نے اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بچے

کے کافروں کو پہنچا اور انہوں نے ارادہ کیا کہ حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس ایک سفارت بھیجی جائے کہ ہمارے مجبوروں کو اپنے ملک سے نکال دو یا ہمارے حوالہ کر دو۔

کفار کی سفارت

مکہ کے کافروں نے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن عامر (فتح مصر) کو سفیر بنایا اور نجاشی کے لئے تحفے دیکر ملک حبش کو روانہ کیا۔ ان کے ساتھ نجاشی کے درباریوں کیلئے بھی تحائف تھے تاکہ وہ نجاشی کو آمادہ کر کے مسلمانوں کو ملک حبش سے نکلوا دیں۔ یہ سفارت بہت کروفر سے حبشہ کی طرف روانہ ہوئی۔

نجاشی کا دربار

نجاشی بہت نیک دل اور عقل مند عیسائی بادشاہ متعجب اسکے سامنے مکہ کے کافروں کی سفارت پیش ہوئی تو اُسے کہا کہ میں اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو تمہارے حوالہ نہیں کرؤں گا جب تک کہ میں خود ان لوگوں سے ملاقات نہ کروں جن کو تم اپنا مجرم سمجھتے ہو اور ان کو پکڑ کر لے جانا چاہتے ہو۔

مسلمان بلائے گئے

دوسرے دن نجاشی کے دربار میں سب مسلمان بلائے گئے اور حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ نے مسلمانوں کی طرف سے نجاشی سے گفتگو کی نجاشی نے کہا۔ تم نے کونسا دین ایجاد کیا ہے جو عیسائیت اور بت پرستی دونوں کے خلاف ہے۔ اور جس کی وجہ سے تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں۔

حضرت جعفرؓ کی تفسیر

حضرت جعفرؓ نے کہا اے بادشاہ ہم جاہل تھے۔ جنت پر جنت تھے۔ جہنم جہنم کو تسلے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ بھائی پر بھائی ظلم کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں ایک شخص پیدا ہوا جس نے ہم کو ان سب برائیوں سے بچانے کی کوشش کی اور اس پر خدا نے ایک کتاب نازل کی اور اس کو اپنا پیغمبر بنایا۔

قرآن سناؤ

نجاشی نے کہا۔ جو کتاب تمہارے پیغمبر پر اتاری ہے وہ اگر تمہیں یاد ہو

گیا۔ اور میں آدمی اسی کو سمجھتا ہوں جو اپنے وعدہ کو پورا کرے مگر تم بھی بے گناہ ہو کیونکہ تم بھول گئے تھے۔ اگر غافلہ فراب ہو تو نہ وعدہ کرو۔ نہ وعدہ نہ۔

وہ میرا پڑوسی ہے

رسول اللہؐ نے بازار میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آدمی اس کو مار رہے ہیں رسول اللہؐ فوراً پٹنے والے کی مدد کے لئے آگے بڑھے۔ ماسے والوں نے کہا ہٹو! تم اس پہنچو! میں دخل نہ دوں۔ فرمایا۔ وہ میرا پڑوسی ہے میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔

دونوں کندہوں پر بوجھ

روزانہ مکہ طے دیکھتے تھے کہ رسول اللہؐ بازار میں ہمارے ہیں اور ان کے دونوں کندہوں پر بوجھ رکھا ہوا ہے۔ یہ ان کمزور اور محتاج عورتوں کا سامان ہوتا تھا جو خود بازار جانے کی ضرورت کی چیزیں نہیں خرید سکتی تھیں۔ اس واسطے رسول اللہؐ ضرورت کا سامان خرید کر ان کے گھروں میں پہنچا دیتے تھے۔

ہجرت کا حکم

آخر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہؐ کو اجازت دیدی کہ مظلوم مسلمان ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے جائیں جہاں نجاشی نام کا ایک عیسائی بادشاہ حکومت کرتا تھا اور اس کے عدل و انصاف کی بہت شہرت تھی۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو جمع کر کے خدا کا حکم سنا دیا۔

رسول اللہؐ کی بیٹی اور داماد

خدا کے حکم کے بموجب گیارہ مرد اور چار عورتیں ہجرت کے لئے تیار ہو گئے جن میں حضرت عثمانؓ اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ بھی تھیں جو رسول اللہؐ کی بیٹی تھیں۔ یہ قافلہ چپ چاپ حبشہ کی طرف نکلا۔ چوڑا کرچا گیا اور رسول اللہؐ نے خود ان سب کو اپنے پاس بلا کر رخصت کیا اور ہر ایک کو تسلی دی۔

حبش کا امن

جب یہ ہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے حبش میں گئے تو وہاں بہت امن اور آرام سے رہنے لگے اور انہوں نے وہاں تجارت شروع کر دی۔ یہ خبر مکہ

تو بچے پڑھ کر سناؤ۔ حضرت جعفرؑ نے سورۃ مریم کی چند آیتیں پڑھیں۔ نجاشی کو دیکھ کر آگیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر اس نے کہا: خدا کی قسم کلام اور انجیل دونوں ایک ہی ہیں اور دونوں میں ایک ہی چراغ کی روشنی معلوم ہوتی ہے۔

تمہارا پیغمبر کیا حکم دیتا ہے

پھر نجاشی نے سوال کیا کہ تمہارا پیغمبر تمہیں کیا حکم دیتا ہے۔ حضرت جعفرؑ نے کہا یہ کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ بیعت بولیں۔ خونریزی نہ کریں۔ میتوں کا مل نہ کھائیں۔ ہسلیوں کو آرام دیں۔ نیک عورتوں کو بدنام نہ کریں۔ منازہ پڑھیں۔ لذت سے رکھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ اسیدو جہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی ہے

سفیر واپس جائیں

نجاشی نے حضرت جعفرؑ کی تقریر سن کر کہا: تم کون ہو؟ حضرت جعفرؑ نے کہا میں رسول اللہؐ کا چچا زاد بھائی ہوں۔ نجاشی نے کہا تم سب میرے ملک میں آرام سے رہو۔ میں تم کو تمہارے دشمنوں کے حوالہ نہیں کروں گا اور کفار کے سفیروں سے کہا واپس جاؤ یہ مسلمان تمہارے حوالہ نہیں ہو سکتے۔

نجاشی کی نماز جنازہ

عرصہ کے بعد جب ملک حبش سے خبر آئی کہ نجاشی بادشاہ حبش نے جو مسلمان مر گیا تھا انتقال کیا۔ رسول اللہؐ نے سب مسلمانوں کو جمع کر کے قایمہ جنازہ کی نماز پڑھی اور نجاشی کیلئے دعا میں کیں اور مسلمانوں سے فرمایا: وہ تمہارا بھائی تھا اور تمہارا محسن تھا جو مصیبت کے وقت کام آیا۔

بائی کاٹ

کافروں نے خاص جلسہ کے فیصلہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے قربت نہ کرے اور نہ ان کے ہاتھ کچھ پیچے نہ ان سے کچھ خریدے۔ نہ اس خاندان کو کھائے پینے اور پہنے کا کوئی سامان دیا جائے۔ جب تک یہ خاندان محمدؐ کو قتل کے لئے ہمارے حوالے نہ کر دے۔

عہد نامہ لکھا گیا

آخر کافروں کی طرف سے منصوبہ عکرمہ لے آیا ایک عہد نامہ لکھا جس میں

یہ سب شرطیں تھیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا اور پھر اس عہد نامہ کو کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا تاکہ سب لوگوں کو اس عہد نامہ کا علم ہو جائے چنانچہ رسول اللہؐ اور سب مسلمانوں اور بنی ہاشم کو بھی اس عہد نامہ کی خبر ہو گئی۔

بنی ہاشم کا مشورہ

رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابوطالبؑ نے اپنے خاندان کو جمع کر کے مشورہ کیا تو سوائے ابولہب کے سب بنی ہاشم نے رائے دی کہ اگرچہ محمدؐ کا دین قبول نہیں کیا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے خاندان کے ایک آدمی کو دشمنوں کے حوالہ کر دیا جائے کہ وہ اس کو مار ڈالیں۔ حضرت ابوطالبؑ نے اس رائے کو لپٹ لیا۔

حضرت حمزہؑ کی تقسیم

رسول اللہؐ کے چچا حضرت حمزہؑ نے کھڑے ہو کر کہا: اگرچہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن مسلمان نہ بھی ہوتا تب بھی میں بنی امیہ کی اس شرارت کا مقابلہ کرتا جو انہوں نے میرے خاندان بنی ہاشم کے خلاف کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ کا شر یہ ابوسفیان اس تجویز کا سرخند ہے اور ابوجہل بھی اس کا باقی ہے۔

ابولہب کی تقریر

رسول اللہؐ کے دشمن چچا ابولہبؑ نے کہا: بیشک! بنی امیہ ہمارے دشمن ہیں اور یہ بھی بیشک ہے کہ ابوسفیان اس تجویز کا سرخند ہے۔ لیکن تم لوگ محمدؐ کو کیوں نہیں روکتے کہ وہ پیغمبر کی کا دعویٰ چھوڑ دے اور بتوں کو برا نہ کہے تاکہ سارا خاندان ایک آدمی کی وجہ سے مصیبت میں نہ پڑے مگر سب لوگوں نے ابولہب کی مخالفت کی۔

حضرت ابوطالبؑ کی تقریر

حضرت ابوطالبؑ نے فرمایا: محمدؐ میرا بیٹا ہے اور میرا دوسرا بیٹا علیؑ بھی اس کے ساتھ ہے اور بھائی حمزہؑ بھی اس کے ساتھ ہے۔ میں نے اور دوسرے بنی ہاشم نے محمدؐ کے دین کو قبول نہیں کیا لیکن اگر یہ دین ہمارے ذوالابراہیم کا دین ہے تو ہمیں اس کو قبول کر لینا چاہئے اور یہ نہ ہو تب بھی ہم محمدؐ کو نہیں چھوڑ سکتے۔

ابوطالب کا درہ

آخر حضرت ابوطالب رسول اللہؐ اور سب بنی ہاشم کو ایک شعلہ ابوطالب میں چلے گئے جو پہاڑ کا ایک درہ تھا اور بنی ہاشم کی حدودی جگہ تھی۔ اور مکہ کے کافروں نے چاروں طرف سے اس درہ کا محاصرہ کر لیا تاکہ رسول اللہؐ اور بنی ہاشم کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ پہنچ سکے۔

تین برس کا محاصرہ

رسول اللہؐ اور سب بنی ہاشم اس درہ میں تین برس تک قید رہے اور تین سال تک کھانے پینے کی کوئی چیز درہ کے اندر نہ جاسکی۔ حضرت ابوطالب نے کھانے پینے کا جو سامان درہ کے اندر جمع کر لیا تھا وہی تین برس تک کام دیتا رہا مگر آخر میں رسول اللہؐ اور بنی ہاشم کو بڑی مصیبت کا سامنا ہوا۔

بچے بھوکے روتے تھے

محاصرہ کی قید میں جب کھانے کو کچھ بھی باقی نہ رہا تو درختوں کی پتیاں اور تلخ گھاس کی پتیاں کھا کھا کر زندگی بسر کرتے تھے اور سوکھے ہوئے چمڑے پانی میں ابال کر کھاتے تھے اور بچے بھوک سے تمام رات روتے تھے۔ عورتیں اور مرد اور بچے سب ہی اس مصیبت میں مبتلا تھے۔

صورتیں بچا بنی مشکل تھیں

محاصرہ کی قید میں رسول اللہؐ اور بنی ہاشم بھوک کے صدمے اٹھاتے اٹھاتے کمزور ہو گئے تھے کہ کسی کی صورت نہیں بچا بنی جاتی تھی مگر ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس نے اس تکلیف سے عاجز ہو کر کفار کی طاقت کا ارادہ کیا ہو۔ سب ہی اپنی بات پر قائم تھے۔

حضرت ابوطالب کا جوش

ایک رات حضرت ابوطالب نے اپنے خاندان کی عورتوں اور مردوں کے سامنے کہا کہ ہماری قید کو تین سال ہو گئے ہیں۔ ہمارا کھانا پانی اور ہر چیز بند کر دی گئی ہے اور اب ہم سب کے مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ تو کیا تم میں کوئی آدمی ایسا ہے جو تین سال کے بعد مجھ کو دشمنوں سے حوالہ کرنا چاہتا ہو۔

بنی ہاشم کی مردانگی

نا تو ان لوگوں کو کہ بنی ہاشم نے جواب دیا۔ ہم سب طرح کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں مگر بچوں کا وقت ہم سے بڑا سخت نہیں ہوتا۔ اب موت قریب آ گئی ہے اور وہ ہماری اس تکلیف کو ختم کر دے گی مگر ہم میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو تکلیف سے گھبرا کر مجھ کو دشمنوں کے حوالہ کر دے۔

ابوسفیان کی خوشی

جس طرح ابوسفیان کے پوتے یزید کی فوج کربلا کے میدان میں رسول اللہؐ کے نواسہ حضرت امام حسینؑ کے بچوں کے رونے کی آوازوں سے خوش ہوتی تھی جبکہ وہ بھوک پیاس سے روتے تھے۔ اسی طرح ابوسفیان بھی بنی ہاشم کے بچوں کے رونے کی آوازیں سن کر خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ لب یہ سب مرا جائیں گے۔

رسول اللہؐ کے بچوں کا صبر

اس تین برس کی قید میں رسول اور انکی بیوی حضرت خدیجہؓ اور ان کے بچوں کو بھی بہت تکلیف تھی مگر انہوں نے کبھی بے صبری ظاہر نہیں کی۔ حضرت فاطمہؓ نو سال کی تھیں مگر وہ بھی اپنے ماں باپ کی تنہا نہایت صبر سے بھوک پیاس کو برداشت کر رہی تھیں اور کبھی روتی دیکھ کر ہنسنے لگتی تھیں۔

رسول اللہؐ کی مشغولی

تین سال کے اس محاصرہ میں رسول اللہؐ روزانہ مسلمانوں کو جمع کر کے جو سب آپ کے ساتھ درہ میں قید تھے۔ اسلام کی تعلیم دیتے دیتے تھے اور رات دن آپ کی مجلس ہوتی رہتی تھی اور قرآن مجید بھی نازل ہوتا رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہؐ کو صبر کی تاکید کی جاتی تھی کہ آسانی کا وقت قریب ہے۔ مگر انہیں۔

ظلم کا قلعہ ٹوٹ گیا

تین سال کے بعد ظلم کا یہ قلعہ خود بخود ٹوٹ گیا اور کافروں میں جو لوگ رحم دل تھے انہوں نے بڑے بڑے سرداروں سے کہا کہ یہ ظلم حد سے بڑھ گیا ہے کہ بنی ہاشم بھوک پیاس سے مرنے کے قریب ہو گئے۔

ہیں اور ان کے بچے رات دن روستے ہیں اس واسطے اس قید کو توڑ دینا چاہئے

میں بھی ترقی اور عروج کا مطلب ادا کرنا ہو تو معراج کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاصرہ کی تکلیف اٹھا چکے تو خدا نے ان کو اپنی ملاقات کیلئے آسمان پر بلایا۔ اسی کو معراج کہتے ہیں۔

چند رحم دل کا فر

آخر عبدالمطلب کے نواسہ زبیر اور ایک دوسرے سردار ہشام طکر مطعم بن عدی کے پاس گئے اور سختی اور این مشام اور زبیر بن اسو نے بھی ساتھ دیا۔ اور زبیر نے اہل مکہ کو مخاطب کر کے بنی ہاشم کی حمایت میں ایک دردناک تقریر کی اور کہا کہ ہمد نامہ کو چاک کر دینا چاہئے۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ کس کی مجال ہے جو ہمد نامہ کو ہاتھ لگائے۔

ایک بڑھیا کی مدد

جس رات کو معراج ہوئی اس کی صبح کو بہت اندھیرے سے رسول اللہ کعبہ میں نماز کیلئے گئے تو راستہ میں ایک بڑھیا عورت ملی جو روٹی ہوئی جا رہی تھی۔ آپ نے روٹی کی وجہ پوچھی اس نے کہا میں ایک یہودی کا آماجہ تھی ہوں۔ بچار کے سبب دیر ہو گئی وہ جکومار گیا اس ٹم سے مددتی ہوں۔

عہد نامہ چاک کر دیا

ابوجہل کی بات سنکر مطعم بن عدی نے کہا۔ دیکھو! میں چاک کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھ کر کعبہ کے دروازہ سے عہد نامہ کو نثار لیا اور اس کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ ابوجہل اور ابوسفیان دیکھتے دیکھتے رہ گئے۔ اور کہہ نہ کر سکے کیونکہ مطعم کے ساتھ بہت سے سردار تھے۔

بڑھیا کا بوجھ اٹھالیا

رسول اللہ نے بڑھیا کو بوجھ اپنے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا تو نہ رو۔ میں یہودی سے تیری سفارش کرنے چلتا ہوں جب رسول اللہ یہودی کے پاس گئے تو اس سے کہا یہ عورت بیمار ہو گئی تھی۔ اس پر سختی نہ کر۔ یہ عزیمت ہے اور عورت ہے۔ اس کے بدلہ میں سزا کیلئے حاضر ہوں۔

بنی ہاشم کو قید سے نکالا

ہمد نامہ چاک کر کے رحمدل کفار بیتیار باندھ باندھ کر بنی ہاشم کے پاس گئے اور ان سب کو قید سے نکال کر لائے اور بنی ہاشم بچے اپنے گھروں میں آکر آباد ہوئے اور تین برس کا بایکاٹ سلسلہ نبوی میں ختم ہو گیا۔ جو سلسلہ نبوی میں شروع ہوا تھا۔

کیا تم آسمان پر گئے تھے؟

یہودی نے حیران ہو کر رسول اللہ کی باتیں سنیں پھر کہا کیا تم آج رات کو آسمان پر گئے تھے اور خدا سے ملے تھے؟ رسول اللہ نے فرمایا ہاں! مگر تم کو کیونکر معلوم ہوا میں نے تو اب تک کسی سے نہیں کہا۔ یہودی مسلمان ہو گیا اور کلمہ پڑھ لکھا۔ میری آسانی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر معراج سے آکر ایک بڑھیا کی مدد کرے گا۔

تین برس کی تفصیل

محاصرہ کے ان تین سالوں میں جو کچھ ہوا اس کا جمل ذکر اوپر بیان کر دیا گیا ہے مگر اتنا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بعض روایات یہ ہیں کہ معراج بھی اسی محاصرہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ معراج سلسلہ نبوی کے شروع یا سلسلہ نبوی کے آخر میں ہوئی تھی اور پانچ وقت کی تلازمیں بھی معراج ہی کے وقت فرض ہوئی تھیں۔

کعبہ میں ابوجہل ملا

یہودی مسلمان ہو گیا اور اس نے بڑھیا کی خطا معاف کر دی تو رسول اللہ کعبہ میں آئے اور نماز پڑھی۔ وہاں ابوجہل ملا اور اس نے ہنسکر کہا۔ کہو محمد! آج رات کو بھی کوئی وحی آئی؟ رسول اللہ نے معراج کا حال بیان کیا تو ابوجہل بہت ہنسنا اور کھانا مچھوٹے ہو اور اور یہ بات عقل کے خلاف ہے۔

معراج

عربی زبان میں معراج عروج اور بلند ہونے کو کہتے ہیں اور

میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں۔ تم وہ امانتیں اپنے پاس رکھو اور رات کو میرے بستر پر سو جاؤ تاکہ کفار میرے سفر سے واقف نہ ہونے پائیں حضرت علیؑ نے اس حکم کو قبول کر لیا۔

موت سے نہ ڈرے

حضرت علیؑ کی یہ بہادری ہر شخص مانتا ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرے اور رات کو رسول اللہؐ کے بستر پر سو گئے حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ دشمنوں نے رسول اللہؐ کے مکان کو گھیر رکھا ہے اور وہ صبح مکان کے اندر گھسکر رسول اللہؐ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اگر میں رسول اللہؐ کے بستر پر سوؤں گا تو وہ مجھ کو قتل کر ڈالیں گے۔

ہجرت کی رات

رسول اللہؐ سفر کی تیاریاں کر چکے تو شام کو حسب معمول اپنے گھر میں آکر سو گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ مکان کے چاروں طرف کافروں نے پہرہ لگا رکھا ہے مگر آپؐ جانتے تھے کہ کفار رات کے وقت کسی دشمن کے گھر میں گھس کر قتل کرنا میسر نہیں ہے۔ اس واسطے وہ رات کو گھر نہیں کرینگے۔

حضرت علیؑ سے رخصت

جب آدھی رات گزر گئی تو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور انہوں نے حضرت علیؑ کو جگایا اور ان کو سینہ سے لگایا اور پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: میرے پلنگ پر سو جاؤ اور میری چادر اوڑھ لو۔ میں یہاں خدا کو تمہارے ساتھ چھوڑتا ہوں یا یہ کہہ کر دروازہ کے باہر گئے۔

رسول اللہؐ کا منجھڑ

جب رسول اللہؐ اپنے مکان کے دروازہ پر آئے تو آپؐ نے دیکھا کہ کفار کے بڑے بڑے سردار تلواریں لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہہ دیا کہ کافروں کی طرف دیکھتے رہے پھر جھک کر زمین سے دونوں ٹھیکوں میں مٹی اٹھائی اور کافروں کے اوپر ڈال دی اور اطمینان کے ساتھ کافروں کے اندر سے چلے آئے۔

حضرت ابو بکرؓ ملے

ابو بکرؓ سیدنا حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور کہا: تمہارا دوست محمدؐ دیوانہ ہو گیا ہے۔ کہتا ہے میں بیت المقدس گیا پھر ساتویں آسمانوں پر گیا پھر عرش پر گیا۔ خدا سے ملا جنت و دوزخ دیکھی اور فوراً گھر میں آ گیا اور بستر گرم تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں، بیک ہے میں ان کو سچا سمجھتا ہوں۔

ہجرت سنہ کی تاریخ

کافروں نے رسول اللہؐ کے قتل کا مشورہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ تم مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جاؤ مگر اپنے بیوی بچوں کو مکہ میں چھوڑ جاؤ۔ اکیلے جاؤ۔ ایک آدمی کو ساتھ لیجاؤ۔ اللہ کا یہ حکم شکر رسول اللہؐ اپنے دو سہن حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور ان کو یہ حکم سنایا اور فرمایا تم میرے ساتھ چلو۔

حضرت ابو بکرؓ کی تیاری

حضرت ابو بکرؓ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے شک نہ کیا کہ رسول اللہؐ نے اپنی رفاقت کے لئے ان کا انتخاب کیا۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیوی اور لڑکی نے سفر کا ناشتہ تیار کیا۔ اور چپ چاپ تیاریاں کیں تاکہ دشمنوں کو اس سفر کا حال معلوم نہ ہو جائے۔

امانتیں

رسول اللہؐ کو زیادہ فکر ان امانتوں کا تھا جو کفار نے آپؐ کے پاس رکھوائی تھیں کیونکہ کفار ایک طرف تو رسول اللہؐ پر ظلم کرتے تھے اور دوسری طرف اپنی قیمتی امانتیں بھی رسول اللہؐ کے پاس رکھواتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ سے بڑا کبہاڑی قدم میں کوئی امانت دار آدمی نہیں ہے جس کے پاس ہم امانت رکھو ایں۔

حضرت علیؑ کو حکم

رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے بات چیت کر نیکی بعد اپنے بھائی حضرت علیؑ کو بلایا اور ان سے فرمایا مجھے ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔

وہ سو گئے تھے

جن لوگوں کی عقل میں معجزہ کی بات نہیں آتی وہ کہتے ہیں کافر سو گئے تھے۔ لیکن وہ یہاں سوئے کیلئے نہیں آئے تھے بلکہ ایک بڑے کام کیلئے آئے تھے اور پوری طوط بیدار تھے مگر خدا نے اسے رسول کا یہ معجزہ دکھایا کہ وہ دشمنوں کے پنج میں سے نکل کر چلے آئے اور کوئی ان کو نہ دیکھ سکا۔ خود کافروں نے کہا ہم جاگ رہے تھے مگر ہم نے ان کو نہیں دیکھا۔

حضرت علیؑ پر تلواریں

صبح ہوئی تو کافر رسول اللہؐ کے مکان میں گھس گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ چادر اوڑھے ہوئے سوئے ہیں۔ تلواریں کھینچ لیں اور سب نے ایک دم دار کرنا چاہا کہ حضرت علیؑ نے اپنے چہرہ سے چادر ہٹا کر دیکھا کہ چاروں طرف تلکی تلواریں لگی ہوئی ہیں۔ وہ مسکرائے اور انہوں نے پھر چادر اوڑھ لی۔

چادر اٹار لی

کفار نے حضرت علیؑ کا چہرہ دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے کہا محمدؐ نے جادو کے فور سے اپنی صورت بدل لی ہے یہ کبکر انہوں نے حضرت علیؑ کی چادر کھینچ لی اور جب دیکھا کہ رسول اللہؐ نہیں ہیں تو انہوں نے بہت غصہ سے کہا بتا! محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ وہ چلے گئے۔

کہاں چلے گئے

مکہ والوں نے پوچھا۔ محمدؐ کہاں چلے گئے؟ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ جہاں اُن کو جانا چاہئے تھا۔ کفار نے کہا کہاں جانا چاہئے تھا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا جہاں وہ گئے ہیں۔ اس سے ان کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے حضرت علیؑ کو قتل کرنا چاہا۔ مگر بعض سرداروں نے کہا۔ علیؑ کے قتل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

غارِ ثور

رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ روانہ ہو کر غارِ ثور میں تشریف لے گئے جو مکہ سے تین میل دہائی جانب پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اس پہاڑ کی

چوٹی مٹی ایک میل اونچی ہے۔ مسند یہاں سے دکھائی دیتا ہے۔ اس غار کے اندر رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ تین دن پوہ شہید رہے۔

غار میں کھانا

لکھا ہے حضرت ابوبکرؓ کے جوان بیٹے عبد اللہؓ اور بڑی بیٹی حضرت اسماءؓ کھانے سے کھانا پکا کر پوہ شہید طریقہ سے غار کے اندر پہنچا دیتی ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام بکریاں لاکر دودھ پلا جاتا تھا اور حضرت کو غار کے اندر حضرت ابوبکرؓ کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف نہیں تھی۔

غار کے دہانہ پر آگئے

مکہ کے کافر رسول اللہؐ کی تلاش میں جگہ جگہ سرگرداں پھر رہے تھے وہ غارِ ثور پر بھی آئے۔ یہاں تک کہ غار کے دہانہ تک پہنچ گئے مگر معجزہ سے ایسے اندھے ہوئے کہ ان کو غار کے اندر پہنچے ہوئے آدمی نظر نہ آئے۔ حالانکہ رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ سامنے بیٹھے تھے۔

دروہیں خدا ہمارے ساتھ ہے

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جب کافر غار کے دہانہ پر آگئے تو حضرت ابوبکرؓ گھبرا گئے۔ اس وقت رسول اللہؐ نے فرمایا: دروہیں! خدا ہمارے ساتھ ہے۔ بغیر قوم کے شورش حیران ہوتے ہیں کہ ایسے خطرہ کی حالت میں بھی رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر مطمئن تھے۔

اسلام کی پہلی مسجد

غارِ ثور سے روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام جب کہ جہاں انفسا کے کچھ خاندان رہتے تھے۔ پہلے یہاں قیام کیا اور ان خاندانوں نے بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا اور خوب بہادری کی۔ رسول اللہؐ نے یہاں ایک مسجد بنائی جو اسلام کی پہلی مسجد تھی۔

چودہ دن کا قیام

رسول اللہؐ قہار میں چودہ روز ٹھہرے اور جب مسجد تیار ہو گئی تو اس کے بعد مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ چودہ روز قیام کی حالت

صوفیوں کے عقائد و اشغال

(دوسرے حصہ نظامی)

ذات

ایک ہی مطلق ہے جس کو واجب الوجود کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ بغیر اجزاء کے کل ہے وہ سب کو محیط ہے لیکن خود احاطہ سے باہر ہے۔ وہ کسی علم میں نہیں سما سکتی وہ کسی قید میں نہیں آ سکتی۔ اس میں زوال و تغیر نہیں ہے۔

سب چیزیں اسی سے موجود ہیں مگر وہ کسی سے موجود نہیں ہے اور زمین و آسمان میں اس کے سوا اور کچھ بھی اس کے بغیر نہیں پایا جاتا۔ اس واسطے بس وہ ایک ہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں نہ وہ کسی سے پیدا ہوئی نہ کوئی اس سے پیدا ہوا۔

مگر اس کی شناخت بغیر ناموں اور وصفوں اور ان کے مظاہر کے محال ہے۔ اس واسطے صفات و اسماء کا عرفان مقدم ہے

صفات

جب وہ ہستی مطلق مرتبہ ظہور میں کسی خاص تجلی کے لئے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو اسی شان ظہور کو صفت کہتے ہیں۔ مثلاً جب مخلوق ظاہر ہوئی تو معلوم ہوا کہ ذات کی صفت خالق نے تجلی کا جلوہ دکھایا۔

ذات کی بے شمار صفات ہیں مگر وہ سب ذات سے جدا اور غیر نہیں ہیں کو ہر صفت دوسری صفت سے اور ذات تمام صفات سے جدا اور مجلہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں سب ایک ہی ہیں۔ جدائی بالکل نہیں۔ مثلاً پھول کی خوشبو اس کی صفت ہے جو جن کی ہوا کو مسطر کر رہی ہے مگر وہ پھول کی ذات سے جدا نہیں کہی جاسکتی

اور من و من در نے چوں بوجھلاب اندر جس طرح ذات قدیم و لانداں ہے اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم و ازلی و بے زوال ہیں۔ نہ ذات کا ادراک حقیقی ممکن نہ صفات کا۔

ذات میں وحدت ہے اور صفات میں گونا گوں کثرت۔ مگر چونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں اس لئے ان کی کثرت بھی صرف دید و شنیدنی ہے ورنہ وحدت ہی وحدت ہے۔

ہمہ اوست

اسی کو کہتے ہیں کہ سب کچھ وہی ایک ذات ہے اس کے سوا اور غیر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ جو کچھ نظر آتا ہے ذات یکتا کے بغیر نہیں ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر چیز خدا ہے جیسا کہ بعض بے علم فقیر کہتے ہیں جو ایسا کہتے پھرتے ہیں وہ بدی

ظہور کے نام سے امتیاز لازم بہتر از مجید میں ہے وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْتَا كُنْتُمْ (اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو) اور دوسری آیت میں ہے اَيْتَا كُنْتُمْ لَوْ اَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ (اگر تم جانتے ہو کہ تم جانتے ہو کہ تم جانتے ہو) اللہ کی ذات دوسری موجود ہے۔

تعیینات و تمیزات

صوفیوں کی اصطلاح میں الفاظ تعینات و تمیزات اکثر بولے جاتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ موجودات کی یہ جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ ذات کی صفات اور ان کی تجلیات کے جلوے ہیں مگر ان کی اصلیت بغیر ذات و صفات کے پرتو کے کچھ بھی نہیں ہے۔

مثلاً ایک دھڑے میں چند گرہیں لگی ہوئی ہیں۔ ان گرہوں کو ڈورا نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کی شکل و صورت کے سبب گرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ گرہ کے اندر سوائے دھڑے کے اور کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

پس اس گرہ کو تعین کہیں گے جب گرہ لگ گئی تو گرہ ہے اور کھل گئی تو ڈھاس ہے۔ گرہ کو ڈھاس نہیں کہتے اور صرف ڈورے کو گرہ نہیں کہہ سکتے۔

یا مثلاً لوہے کو پگھلا کر ایک قلم بنائی اور دوسری تلوار بنائی۔ اب قلم و تلوار جن صورتوں کا نام ہے ان کے اندر سوائے لوہے کے اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اور یہ ان کی شکل تعین ہے مگر ان کو لوہا نہیں کہتے اور جب تک شکلیں قائم ہیں قلم اور تلوار ہی کہتے ہیں۔

یا مثلاً برف کی صورت ہے کہ اس کی حقیقت میں سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جب تک برف کی شکل قائم ہے وہ پانی اس کو نہیں کہتے۔

اسی طرح تمام موجودات کی شکلوں اور صورتوں کو تعینات کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ اگرچہ وہ ذات الہی سے جدا اور بغیر ہیں مگر جب تک ان کی صورتیں قائم ہیں اور تعینات کی قید میں ہیں ان کو ذات الہی نہیں کہہ سکتے اور یہ کہنا اور سمجھنا شرک ہے کتاب میں جو حروف و سیاہی سے لکھے جاتے ہیں ان

میں سیاہی فات ہے اور حروف کی شکلیں صفات ہیں کہ صفات فات سے جدا نہیں یعنی کوئی حرف سیاہی کے سوا اپنی غیر حقیقت پر نہیں رکھتا مگر شکل تعین کے سبب حرف ہی پڑنے میں آتے ہیں پس جب ایک اعلیٰ حقیقت سے مختلف قسم کی صورتیں نمودار ہوتی ہیں تو ان شکلوں کو تعینات کہتے ہیں اور جب کسی اعلیٰ حقیقت کی شکلیں ادنیٰ درجوں میں تعین ہونے لگتی ہیں تو انکو تنزلات کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یعنی اس حقیقت کا ظہور اشکال تنزل میں ہو رہا ہے۔

مثلاً ہوا ایک اعلیٰ حقیقت ہے جرات آفتاب زمین کی طوبت کو ہوائی بخار کے شکل میں زمین سے فضا کے آسانی میں لیجاتی ہے اور پھر پانی بنا کر زمین پر برساتی ہے اور وہ پانی کھیتوں میں بھی جاتا ہے اور گندمی صوبوں اور نالیوں میں بھی جاتا ہے۔ پس ہوا کی حقیقت اعلیٰ ہے جب شکل تعین یعنی بخار کے صورت اختیار کی تو پانی بنتا اس کا تنزل ہے اور پھر برساتا اور زمین پر دواں دواں پھرتا دوسرے تنزلات ہیں یہ سب مجازی مثالیں ہیں اس ذات حقیقی کی کہ وہ بھی تعینات و تنزلات میں اسی طرح اپنی صفات کی تخلیقات دکھایا کرتی ہے اور انہی تعینات و تنزلات سے اس کائنات کا یہ تمام کارخانہ گہما گہی سے چلتا نظر آتا ہے ان مثالوں سے نسبت دینی محض سمجھانے کیلئے ہے۔

حاصل مقصد یہ ہے کہ جب انسان ذات الہی کی وحدت کا تعین کر لیتا ہے اور اس کو اپنے وجود کی حقیقت اور تمام کائنات اور اس کی خوبت اور محکمیتوں کی اعلیٰ معلوم ہو جاتی ہے تو وہ کسی دنیاوی صدر سے بھی پریشان نہیں ہوتا اور اس کو کوئی آفت بھی پر آگندہ خاطر اور مضطرب الحاس نہیں کر سکتی اور وہ اپنے وجود کو ان فانی اور بے اصل نوشتیوں اور محکمیتوں سے ایک اعلیٰ اور برتر ہے نیا چیز تصور کر کے ہر وقت لذت تکلیف و سرور سے شاد و کام رہتا ہے۔

صوفیوں کے ہاں افضل الذکر کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** فرمایا گیا ہے اور غیر عقیدہ ہمہ دوست کے اس کلمہ کے ذکر کی اعلیٰ ذہن پرورداری نہیں ہے جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ اس موجودات و محسوسات کے عالم میں ذات واحد کے سوا کچھ بھی موجود نہیں ہے اور وجود ذات کی یہ سب صورتیں اسی ایک ذات کی صفات کے جلوے ہیں تو کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کے معنی اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں کہ میں نہیں ہے کوئی الہ الا اللہ یعنی ایک اللہ کے سوا اور کوئی الہ نہیں ہے۔

زبان سے لفظوں کا پڑھ لینا اور گن گن کر اللہ کا ذکر کرنا بیز

اس نمبر کے اور تعین کے مرا سر پرکار ہے۔

مگر یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ وحدت وجود **گفتن و فہمیدن** نمبر یعنی سمجھنے اور اسے جس تعین پر طاری کرنے کی چیز ہے، کہنے اور بے سمجھ کہنے پھرنے کی چیز نہیں ہے حیدر کا جل بعض جاہل و دیش ناواگ کہتے پھرتے ہیں کہ یہی خداوند ہی خدا، تم بھی خدا، ہم بھی خدا، کہ جو پہچان جاتا ہے اس کی پہچان بند ہو جاتی ہے اور اس کو جس حیرت اور ذوق مشاہدہ مزید میں رہاں سے کچھ کہنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔

اسی سلسلہ میں ضرورت ہے کہ لاہوت و جبروت **ناسوت** ملکوت، ناسوت کی حقیقت بھی تھوڑی سی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ یہ الفاظ اکثر صوفیوں کی پل چال اور ان کی کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں اور ذکر الہی سے پہلے ان کا سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

پہلا ناسوت ہے جو ہمارے اس موجود و محسوس نظر کرنے والے عالم کا نام ہے اور اس عالم ظاہر کی زبان و اصطلاح میں جو کچھ کہا جائے اس کو ناسوت کی زبان کہنا چاہیے۔

ملکوت - ناسوت کا باطن ملکوت ہے۔ یعنی عالم ظاہر کے بطون کو ملکوت کہتے ہیں جو عام ناسوت کے قریب و متصل ہے۔ ناسوت کے عالم سے جب عروج ہوتا ہے تو پہلے ملکوت کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ ذکر و فکر کے ذرائع جو ناسوت میں استعمال کئے جاتے ہیں، پہلے ملکوت میں پہنچا تے ہیں اور انسان اپنی حمد و ذکر کا بطون مشاہدہ کرتا ہے۔

جبروت - اس کے بعد ملکوت کے بطون کا ظہور ہوتا ہے اور اس کو جبروت کہتے ہیں۔ گویا یہ ناسوت کا نیر اور دم اور ملکوت کا باطن ہے۔ یہاں اپنے وجود کی پوری اور خود بخود شناسائی ہوتی ہے اور ناسوت و ملکوت کے درجے اس عرفان کے ماتحت دکھائی دینے لگتے ہیں۔

لاہوت - پھر جبروت کا باطن نمودار ہوتا ہے جس کا نام لاہوت ہے۔ یہاں اپنی حقیقت تعین کا صرف حس باقی رہتا ہے نہ ذات الوہیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہاموت - لاہوت کا بطون ہاموت ہے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں ذات اپنی خبر دیتی ہے ذخیر کا حس رہتا ہے، نہ ہمہ کائنات نظر آتا ہے، نہ دوست کی فرصت باقی رہتی ہے، اس کی حقیقت

جاننے کو نہ لفظ کام دیتا ہے نہ کوئی فہم پس یہی کہدینا کافی ہے کہ وہ مقام ہو۔

مشائیں۔ مثلاً تم نے ایک خط لکھنے کا ارادہ کیا پھر کاغذ و قلم و دات لیکر بیٹھے اور پھر اس کو نکھدیا پس وہ لکھا ہوا خط ناسوت ہے اور لکھنا ملکوت ہے اور لکھنے کی قوت کا خود بخود دماغ سے ہاتوں میں ارتقا چلا آنا جبروت ہے اور خط لکھنے کا ارادہ جس نے بعد کی یہ سب حالتیں اور صورتیں نمودار کرائیں مگر خود غنی رہا لاہوت ہے اور اس ارادہ کے شروع میں جو وقت بے ارادگی اور خط لکھنے سے بے خبری کا تھا وہ لاہوت ہے۔

یامثلًا جو وقت گزریگا وہ ناسوت ہے اور جہا بھی گزر رہا وہ ملکوت ہے اور جو آنے والا ہے وہ جبروت ہے اور ماضی و حال کے استقبال کا علم لاہوت ہے اور ماضی و حال و استقبال کے وسط میں جو ایک نامعلوم وقت ہے وہ ہاہوت ہے کیونکہ زمانہ حال جس کو کہتے ہیں وہ ماضی مستقبل سے لپٹا ہوا ہے کہ ایک سکٹ کے کردار سے کر کے دیکھو تب بھی ماضی مستقبل کے وسط میں حال کا زمانہ ہاتھ نہیں آئے گا کہ جو گزرتا ہے وہ ماضی ہو جاتا ہے اور جو اس کے بعد چلتا ہے وہ مستقبل کہلاتا ہے حال جس کا نام ہے وہ تو ادھر دکھائی دیتا ہے نہ ادھر۔

اس بے خبری و بے احساسی کو ہاہوت کہتے ہیں کہ بے مگر نہیں ہے اور اس نہیں کی بھی کسی کو خبر نہیں ہے۔

یامثلًا انسان کا جسم ظاہر ناسوت ہے اور اس کے کھاس باطن ملکوت ہیں اور ان حواس کا جسمانی قوائے ادراک سے معلوم کرنا جبروت ہے اور خود ادراک و علم کی ذات ہے جبکہ اس کا تعلق کسی محسوس سے نہ رہے اور صرف شان ادراک و علم ہی باقی ہو تو وہ لاہوت ہے اور جب ادراک و احساس اپنی ہستی سے بھی بے خبر ہو جائیں اور اس بے خبری کا حس بھی ان میں باقی نہ رہے تو وہ ہاہوت ہے۔

روح۔ قرآن شریف کی زبان میں روح امر رب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا حالانکہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ صورت روح سے مراد ہے کہ ذات الہی جان ہے اور روح اس کی صورت ہے پس نہ ذات کی کوئی شکل ہے اور نہ اس کے امر روح کی کوئی صورت ہے جس طرح ذات مخفی ہے روح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی دید و فہمید خاکی بشری صورت

سے ممکن نہیں۔ اسی طرح اس کے امر روح کی دید و فہمید بھی ناممکن ہے روح ایک ہی چیز ہے اس کی تقسیم محال ہے مختلف اجسام میں جو ادراک ہوتی ہیں سب اسی روح اعظم کا پرتو ہیں جس طرح سورج ایک ہے اور اس کی شعاعیں بے شمار ہیں کہ صاف مقام پر آتی ہیں تو تمام آفتاب کی شکل ان کے اندر نظر آ جاتی ہے۔ حالانکہ خود سورج وہاں نہیں ہوتا، اور سب کثیف چیزوں پر آفتاب کی شعاعوں کی جھلک پڑتی ہے تو وہ اپنی جسمانی کثافت سے نور قبول نہیں کر سکتیں مگر حیات نشوونما کی قوت ان میں بھی ان شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے پس روح ذات کا ایک آئینہ ہے جس میں اس کے حسن و جمال کی شکل نظر آتی ہے۔

قلب۔ جس طرح روح ذات کا آئینہ ہے قلب آسمان صفات کا آئینہ ہے جو تجلی ذات کی روح میں مجمل ہے وہ قلب میں درخشاں ہو کر مفصل ہو جاتی ہے۔

نفس۔ روح و قلب عالم امر سے ہیں مگر نفس عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے ذات، صفات اور اسما کی تجلیاں روح و قلب کے واسطے سے نفس تک آتی ہیں مگر چونکہ یہ عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے اس واسطے اس میں وہ لطافت نہیں ہے جو روح و قلب میں ہے اس واسطے اس میں بغیر تربیت ناسوتی کے ان تجلیات کی قبولیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ نفس اپنی فطرت کے تقاضے سے ان تجلیوں سے گریز کرنا چاہتا ہے اور حواس جسمانی کو ایسے احکام دیتا ہے جن سے کثافت میں ترقی ہو اور قلب و روح کے آئینوں میں تجلیاں نہ چمک سکیں انسان مجاہدات و عبادات کے ذریعہ نفس کو تربیت دیتا ہے تو پہلے اس میں ایک کیفیت تلامت کی پیدا ہوتی ہے یعنی وہ خود اپنے آپ کو تجلیات کی عدم قبولیت پر نظر نہ کرتا ہے مگر اپنے جذبات کی مغلوبیت کے سبب اصلاح نہیں کر سکتا اس کو "نفس لوامہ" کہتے ہیں اور جب مجاہدات کی قوت نفس کو شغاف کر دیتی ہے تو وہ ترقی کر کے آئینہ بن جاتا ہے اور اس میں روح و قلب کی تجلیاں مکمل طور سے چمکنے لگتی ہیں اور کوئی حجاب کثافت کا نفس میں باقی نہیں رہتا اس وقت اس کا نام "نفس مطمئنہ" ہو جاتا ہے اور اسی کو نفس کا مرنا اور نفس کا قابو میں کر لینا کہتے ہیں اور اس کا مطمئن نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس کا پورا تصفیہ و تکمال یہ ہے کہ اس میں شک و اطمینان پیدا ہو جائے۔

قرآن شریف نے بھی نفس کو امر اور نفس مطمئنہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور مطمئنہ کا لفظ جہاں آیا ہے یہ عبارت ہے **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمطمِئِنَّةُ ادْخُلِي فِي رَبِّكَ وَارْضَا بِمَقْصُودِكِ** نفس مطمئنہ آجا اپنے رب کی طرف و رضا مندی اور پوری رضا مندی کی شان سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو اس میں خرابی کا مل کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔

اشغال و اذکار

عقائد مذکور اہل کی بعد اب دوسرے درجہ کے ذکر آگے
کا بیان کیا جاتا ہے اور صوفیوں کے ان طریقوں کا مجمل حال لکھا جاتا
ہے جو ان کے ہاں اصلاح نفس کے لئے مردج ہیں۔
اذکار و اشغال کے بیشتر طریقے ہیں۔ ان سب کو لکھوں تو
ایک بڑی ضخیم کتاب ہو جائے گی۔ اس واسطے صرف چند ضروری ادبام
اشغال و اذکار اور مراتبہ وغیرہ ہاں بیان کئے جائیں گے اور
وہ ہیں کچھ پر عمل کرنے سے انسان بہت جلد نفس پر غالب آجاتا
ہے۔ احساس میں خود شناسی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور عبادت
الہی میں بھی ذوق و لذت ملنے لگتی ہے اور امور دنیا میں بھی اس
کے احساس طہن بہتہ ہیں اور یہ اطمینان حواس ہی کی ہر مشکل کی
کنجی اور ہر تکلیف کی دوا ہے۔

سلسلہ کا اختلاف کیوں ہے؟

صوفیوں کے بے شمار سلسلے اور خانوادے ہیں اور ہر ایک سلسلہ کا طریق ذکر و اشغال جداگانہ ہے۔ یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تصوف کا راستہ اور اصول ایک ہے تو پھر اس کے مقلدین میں یہ اختلاف کیوں ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ اختلاف صرف دیکھنے کا ہے حقیقت میں کچھ بھی اختلاف نہیں ہے کیونکہ سلسلوں کے ناموں کی تقریبی محض ان کے سبائیوں کے نام کی وجہ سے ہے ورنہ اصول و تعلیم سب کا تقریباً یکساں ہے اور اشکال و اشغال میں تو بہت سی تھوڑا اتفاق آپس میں پایا جاتا ہے۔

صوفیوں کے صرف دو مسئلوں میں کہیں کہیں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک تو مسئلہ وحدت وجود ہے اور دوسرا مسئلہ سماع ہے کہ اس میں بعض سلسلے وحدت وجود کے بدلے وحدت شہود کو مانتے ہیں یعنی ہر آدمی کے بدلے ہمہ اذن صحت کے قائل ہیں اور اکثر

سلسلے ہمہ اوست کو تسلیم کرتے ہیں اور سماع یعنی گانا سننے کو پوشیدہ سلسلہ تو بہت ضروری اور لازمی چیز سمجھتا ہے مگر بعض سلسلوں کو اس سلسلے میں سکوت و قائل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سماع اہل کے لئے حلال ہے اور غیر اہل کے لئے حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نہ انکار میسکھ نہ ایس کار میسکھ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل تصوف کا اختلاف بھی نہایت مہذب اور باادب ہوتا ہے۔ درویشوں کی تعلیم میں جو کچھ فرق و اختلاف ہے وہ ایک طیب کی تجادیز کے مثل سمجھا جاسے کہ وہ مریض کی حالت کے موافق طریق علاج بدلتا رہتا ہے اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے **الطریق الی الشریعۃ دوائی الخلاق** یعنی خدا کی طرف جانے کے طریقے مخلوق کے سانسوں کی طرح کثیر ہیں ۱۰

چشتیہ خاندان کے اذکار و اشغال

توجہ۔ اگرچہ توجہ زیادہ تر نقشبندیہ سلسلہ میں مردج ہے لیکن حقیقتہً
مظاہران میں بھی اس کی تعلیم ہوتی ہے اور اس کے طریقے کئی ہیں جن
میں سے ایک یہاں دکھا جاتا ہے۔

مرثہ مریدوں کو سامنے دونوں نبھالے اور خود ان کی طرف
سرخ کر کے دونوں بیٹھ جائے اور دل کو تمام خیالات سے خالی اور محو
کر کے اسم ذات یعنی "اللہ" مریدوں کے دلوں پر ایک سوا یک سانس میں
خیال کے اندر پرستے اس اسم ذات کی ضرب تصور میں مریدوں کے
دل پر لگے اور یہ تصور کرے کہ اسم کی کیفیت ذکر اور جذبہ شوق
میرے دل سے منتقل ہو کر مریدوں کے دلوں میں جا رہا ہے۔ اس
طرح سے ایک مجلس یا دو چار مجلسوں میں مریدوں کے دلوں کے اندر
حرارت ذکر پیدا ہو جائے گی اور وہ متحرک ہو کر ہر قسم کے اذکار و اشغال
کے لئے اپنے اندر اہمیت پیدا کر لیں گے۔ اکثر بزرگ تعلیم و کار و اشغال
سے پہلے توجہ کو اسی واسطے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے قلب کے
اندر ذکر و مشغل کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ذکرِ جہر۔ جنتیہ خاندان میں اخفا بہت زیادہ ہے۔ ذکرِ جہر یعنی آواز سے ذکر کرنا ان کے ہاں صرف تعجب کے وقت مروج ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ اذکارِ مشاغل لوگوں کو سنانے اور اود دکھانے کو کہیں اور تعجب کے وقت بھی ان کے ہاں جہالت ہے کہ ایسی حالت میں ذکرِ جہر کیا جائے کہ قریب میں لوگ سوتے نہیں اور ان کے ذکر سے کسی کی نیند خراب نہ ہو۔ جمید کے وقت پہلے

بہر رکعت دودو رکعت کی نیت سے داخل تہجد پڑھے جائیں اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کتین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَعَلٰی ذُرِّيَّتِهِ وَوَلَدِیْهِ وَوَلَدِیْهِ** معہ قیول **اَبَدًا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ** ترجمہ یا اللہ پاک کر میرے دل کو اپنے خیر سے اور دشمن کر میرے دل کو اپنی پچی کے نقص سے ہمیشہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔

اور اس کے بعد توبہ و استغفار پڑھے اور وہ یہ ہے **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ** ترجمہ بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے۔ وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جیسا جانتا ہوں سب کا تھا سنے والا۔ اور توبہ کر کے اس کی طرف آتا ہوں۔

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھے **اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبُ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَرَحِمَہٗ** درود و سلام آپ پر اے اللہ کے رسول۔ درود و سلام آپ پر اے اللہ کے پیارے

طریقہ ذکر تہجد پڑھنے والی باتی مار کر بیٹھ جائے یعنی چاندانہ اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے باہر والی انگلی سے بائیں پاؤں کے انگلی کی بڑیں بچے کی رگ کماں کو پکڑے مضبوطی کے ساتھ دنگ کماں کا تعلق دل سے ہے۔ اس کے دھانے سے قلب کے اند حرارت پیدا ہوتی ہے) بیٹھنے میں کمر کو سیدھا رکھنا چاہیے اور رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے اور دو نعل ہاتھ زانو پر رکھنے چاہئیں۔ اور آغوش بواللہ اور بسم اللہ پڑھنے تین دفعہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ** ترجمہ اللہ بڑا ہے اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت اور اس کے بعد زانو کی طرف اتنا سر جھکائے کہ پٹائی گھٹنے کے قریب پہنچ جائے اور وہاں سے ہوا زبند خوش لمنی کے ساتھ **اَللّٰہُ شَہِدُ** کے سر کو دائیں زانو کے اوپر سے لاتے ہوئے دائیں مونڈھے تک پھراتا ہوا لاتے اور سانس کو اتار دے کہ جتنی دیر میں تین ضربیں لگ سکتی ہیں۔ اس کے بعد سر کو تھوڑا سا پیٹھ کی طرف کج کر کے تصور کرے کہ تمام خطرات سوا اللہ کو میں نے پس پشت ڈال دیا اور اس کے بعد سر کو بائیں طرف کی چھاتی کے رخ جھکا کر جہاں کہ دل قانع ہے، اللہ کی قرب لگائے اور یہ تصور کرے کہ میں نے عشق الہی کو دل میں بھر لیا۔

اَللّٰہُ کو نفی کہتے ہیں اور **اَللّٰہُ** کا ثبات کہتے ہیں۔

اس واسطے اس ذکر کا نام نفی و اثبات ہے۔ نفی کے وقت آنکھیں کھلی رہیں چاہئیں اور اثبات کے وقت بند۔ اس طرح سے یہ ذکر دوسو مرتبہ کرنا چاہیے۔ اس ذکر کا نام ذکر چار ضربی ہے۔ اس ذکر میں ۹ دفعہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے کے بعد دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ بھی کہنا چاہیے۔ اس کے بعد بطریق سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھنا چاہیے۔

ضروری ہدایات۔ اس ذکر میں یہ ہدایت ضروری ہے کہ مبتدی نفی کے وقت لامعبود کا تصور کرے یعنی جب زبان سے **لَا اِلٰہَ** کہے تو خیال کرے کہ لامعبود یعنی نہیں ہے کوئی معبود۔ اور درمیانی تعلیم والا نفی کے وقت لامقصود یا لامطلوب کا تصور کرے اور انتہائی تعلیم والا معبود کا تصور کرے۔

ذکر اثبات مجرور۔ نفی و اثبات یعنی **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کے ذکر کے بعد دونوں بیٹھ جائے اور اثبات مجرور کا ذکر کرے۔ اثبات مجرور صرف **اَللّٰہُ** کہتے ہیں۔ اس ذکر کے وقت کمر سیدھی رکھے اور سر جو دائیں کندھے کی طرف سیدھا کر کے پوری قوت سے دل پر پٹائی چھاتی کی طرف **اَللّٰہُ** کی قرب لگائے اور یہ تصور کرے کہ سولے اللہ کہے کہ موجود نہیں ہے اور میرے سوا اس کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ذکر اثبات مجرور چار سو بار مسلسل کرنا چاہیے اس کو ایک ضربی ذکر کہتے ہیں۔

ذکر اسم ذات۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو زانو بیٹھ کر سر کو دائیں کندھے کی طرف لا کر آنکھیں بند کر کے لفظ **اللّٰہ اللّٰہ** کہے پہلے لفظ **اللّٰہ** کے حرف "ہ" کا پیش پڑھے اور دوسرے لفظ **اللّٰہ** کے حرف "ہ" کو ساکن نہ کہے۔ پہلے اللہ کی قرب لطیفہ روح پر لگائے جو دائیں چھاتی کے نیچے واقع ہے، اور دوسرے لفظ **اللّٰہ** کی قرب دل پر لگائے جو بائیں چھاتی کے نیچے واقع ہے اور اس ذکر کو چھ سو بار کرے اور اس ذکر میں اساتے صفات اہمات کا تصور کرے جو اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم ہیں۔

ہدایت۔ جب تو بار اللہ اللہ کہے کہ تو ایک بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے اور دوسری دفعہ جب تو کی گنتی پوری ہو تو **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے اور تیسری بار ۹ کا عدد پورا ہو تو دسویں بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے۔

یہ ہے ذکر بارہ شیخ کا جو تہجد کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تہجد کے وقت ذکر کرے تو اگر کسی فرصت اور آسانی کے وقت کر سکتا ہے۔ ذکر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے سلسلہ کے بزرگوں

کی جانب میں فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

ذکر پاس انفاس :- اس کے طریقے بہت اقسام کے ہیں جن میں آسان اور عام فہم دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

تلفی واشبات کا پاس انفاس :- یہ ہے کہ جب اندر کا سانس لیا جائے تو لا الہ کے اور جب باہر کا سانس آئے تو لا الہ کہے۔ صرت سانس سے کہے۔ اس طرح کہ پاس والے کو ذکر کرنے کی خبر نہ ہو۔

ہدایت :- ذکر تلفی واشبات کے ہر حصہ میں یعنی اندر باہر کے ہر سانس کے وقت نظر ناف پر رہنی چاہیے اور منہ کو بند رکھنا چاہیے۔

اسم ذات کا پاس انفاس :- اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان تالو کے لگائے اور منہ بند کر لے اور جب اندر کا سانس لے تو لفظ اللہ کو ادا کرے اور سانس کو اتنا روکے کہ تمام پیٹ اور چھاتی سانس سے بھر جائے اور یہ تصور کرے کہ اللہ تمام باطن میں محیط ہے۔ اس کے بعد آہستہ سے سانس کو ناک کے راستے باہر لائے اور باہر لاتے وقت "ہو" کہے۔ یعنی اندر کے سانس میں "اللہ" اور باہر کے سانس میں "ہو" کہنا چاہیے۔

ذکر اسم ذات کے اقسام :- اسم ذات کا ذکر یک ضربی بھی جوتا ہے اور دو ضربی بھی اور سہ ضربی اور چہار ضربی بھی۔ یک ضربی کا ذکر یہ ہے کہ لفظ اللہ کی پوری قوت سے باوازن بلند دل پر ضرب لگائے۔ اور دو ضربی میں اول ضرب روح پر اور دوسری دل پر۔ اور سہ ضربی میں اول دایں نافہر دوسری بائیں نافہر تیسری روح پر۔ اور چہار ضربی میں اول دایں نافہر دوسری بائیں نافہر تیسری روح پر اور چوتھی دل پر۔ اس ذکر میں آنکھیں بند رہنی چاہئیں۔

حبس دم :- یہ شغل تمام صوفیوں میں ضروری مانا گیا ہے خصوصاً چشتی اور قادری اس کے مفید ہونے کے زیادہ قائل ہیں مگر نقشبندی اس کو چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ تاہم اس کے لچے ہونے کے قائل ہیں۔

حبس دم سانس کی ایک مددش ہے۔ علاوہ روحانی ترقی کے جسمانی قوت کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے جس دم کے بعض طریقوں سے میں نے سل و دوق کے سیاقوں کا علاج کیا ہے جو بہت مفید پایا۔ مگر سیاقوں سے ان کی طاقت کے موافق

جس دم کو لیا جائے درود نامی بے احتیاطی میں مریض کی حرارت بیکارے کم ہونے کے اور بڑھ جاتی ہے جس دم کا طریقہ یہی ہے کہ ناک اور منہ بند کر کے سانس کے روکنے کی طاقت بڑھائی جائے۔ اشغال میں اس کے طریقے جدا گانہ ہیں۔

ہدایت :- اس خطرہ سے ہر شخص کو آگاہ رہنا چاہیے کہ کمزور سبب والے کو یا جن کے بدن میں خون کم ہے یا قلب و دماغ میں کمزوری ہے وہ جس دم اور ذکر کو ہرگز نہ کرے بلکہ ذکر کثیف پر اکتفا کیا جائے اور نہ طرح طرح کے امراض کا اندیشہ ہے۔

میں نے ذکر صدادی اور ذکر آردہ اور ذکر جادوب وغیرہ کو کسی واسطے یہاں بیان نہیں کیا کہ میرے خیال میں آج کل لوگوں کی جسمانی قوت ان اذکار کے قابل نہیں ہے اور صرت اسم ذات کا پاس انفاس کافی سمجھتا ہوں یا شغل محمود و شغل نصیر اور شغل سلطان الاذکار کہ یہ سب چیزیں ترقی روحانیت و تسکین احساس کے لئے بالکل کافی ہیں۔

شغل نصیر :- یہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجیریؒ کا خاص شغل ہے اور اس سے خطرات قلب دور ہو جاتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ صبح یا شام کے وقت قبلہ رخ دونوں ہاتھ جائے اور دل کو بیکو کر کے دونوں آنکھوں کی نظر ناک کی چوڑی پر چلائے اور ہلک نہ جھپکنے دے اور اس دید میں ایک نور غیر معین کا تصور رکھے شروع شروع میں آنکھوں میں درد ہوگا اور پانی بہے مگر رفتہ رفتہ عادت ہو جائے گی۔

شغل محمود :- اس شغل میں نظروں کو دونوں بھوؤں کے اس جڑ پر جانا چاہیے جو ناک کے اوپر اور پیشانی کے نیچے واقع ہے۔ یہ فدا مشکل ہے مگر فائدہ بہت ہے۔ ہندو فقراء کے ہاں بھی اس طرز کا ایک شغل ہے جس کو "ترکشی" کہتے ہیں۔

ان اشغال سے ناز کے اندر خطرے نہیں آتے اور یہ بہت مجرب علاج دفع خطرات کا ہے خصوصاً شغل نصیر۔

سلطان الاذکار :- سلطان الاذکار کے طریقے بہت سے ہیں مگر آسان طریقہ یہ ہے کہ آنکھ، ناک، کان، منہ، ہاتھ کی انگلیوں سے بند کر کے سانس کو ناف کے نیچے سے چھینے اور دماغ تک لپچانے اور وہاں اس کو روک لے اور طاقت کے موافق کچھ دیر روکے رکھے اور جب سانس کو ناف کے نیچے سے اہر لپچانے لگے تو اللہ سانس میں کہے اور جب دماغ میں

سائنس کو جس کرے تو ہمو کہے اور ہوتے وقت لطیفہ اخفی ہر دل کی لکھ کو لکھائے رکھے۔ لطیفہ اخفی ام اندماغ میں ہے اور جب جس دم کی طاقت ختم ہونے لگے تو ناگ کی ماہ سائنس کو چھوڑ دے اور دوبارہ ایسا ہی کرے اس طرح شروع میں صرف دو چار بار کرنا چاہیے اور رفتہ رفتہ مدت جس دم کو بڑھاتا جائے۔

شغل صوت سرمدی۔ سلطان الاذکار کی ایک قسم صوت سرمدی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اکلمہ، کان، ناک، سبز بندہ کر کے تصور کرے کہ پانی گرنے یا آواز کے تصور میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ کسی ادبچی جگہ سے نیچی جگہ پانی یکساں گر رہا ہے۔ اس تصور کی حالت میں اسم ذات کا شغل بھی قلب اور لطیفہ اخفی میں جاری رکھنا چاہیے۔ رفتہ رفتہ تصور کی یہ آواز اصلی آواز بن جائے گی اور غیب کی وہ صدا سنائی دینے لگے گی جس کی طلب ہر چہرہ کو ہے اور جس کو حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر سنا تھا۔

شغل میت۔ سلطان الاذکار کی ایک قسم کو شغل میت بھی کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ لیٹ کر دونوں پاؤں کے انگوٹھے آپس میں باندھ لے مہائیں اور یکسو ہو کر اور جس دم کر کے زیر نام سے لفظ "اقتہ" کو سانس کے ساتھ اٹھایا جائے اور رام اٹھا میں سانس کو روک کر صوت سرمدی کا تصور کیا جائے اور کچھ دیر کے بعد جبکہ جس دم ختم ہو سانس "ہو" کیکرات کے راستہ چھوڑ دیا جائے۔

اس میں چونکہ شامل مردہ کی طرح بے حس و حرکت ہو کر شغل کرنا ہے اور صورت بھی میت کی سی بنانا ہے اس واسطے اس کو شغل میت کہتے ہیں۔

ضروری ہدایت۔ میں نے آسان اذکار و اشغال لکھے ہیں اور عام نظم الفاظ میں ان کی ترکیب لکھی ہے پھر کل یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جبانی طاقت اور افکار دنیائی کثرت و قلت کا خیال کر کے ان کو کیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ ہر شخص دنیا کے کاروبار تک کر کے مات دیں ہی اشغال کرنے شروع کر دے بلکہ ایک وقت کام کے لئے مقرر کر لینا چاہیے نیز کسی واقعہ کار درویش سے زبان پوچھ لی لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ کتاب کے الفاظ اچھی طرح سمجھیں نہ آئیں اور شغل میں غلطی ہو جائے کیونکہ غلطی ہو جانے سے بعض اوقات حواس خراب ہو جاتے ہیں اور انسان دیوانہ ہو جاتا ہے خصوصاً کمزوری بلوغ کی حالت میں جس دم کے اشغال مناسب نہیں ہیں انہیں چھوڑے

کی خرابی ہو تو جہر کا ذکر نقصان دیتا ہے۔ جو شخص اس کے خلاف کرے تو سمجھ لو کہ وہ کبیر کا فقیر ہے اور مصیبت عامہ کے جہم کی صلاحیت اس میں نہیں ہے۔

مراقبہ

اب میں چند مراقبوں کے طریقے لکھتا ہوں لیکن پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مراقبہ ایک خاص صورت کا نام ہے جو تصور کی قوت بڑھانے اور کسی خاص چیز کی تاثیر و برکت حاصل کرنے کو بنائی جاتی ہے۔ عربی زبان میں رقبہ گردن کو کہتے ہیں۔ چونکہ مراقبہ گردن جھکا کر کیا جاتا ہے اس واسطے اس کا نام مراقبہ رکھا گیا ہے اور چونکہ خطرات نفسانی و شیطانی سے محفوظ رہنے اور مشق قلب کو ایک رقیب کی طرح اغیار کے خیالات سے بچانے کے لئے یہ مشق کی جاتی ہے، اس واسطے بھی اس کا نام مراقبہ ہے۔

ہر مراقبہ میں دو ذرا تو بیٹھا، گردن جھکانا اور انگلیں بند کر کے تصور کرنا ضروری ہے۔ اس واسطے میں ایک مراقبہ کی کیفیت مفصل لکھ دیتا ہوں اور باقی مراقبوں کا سرسری ذکر کر دینا کافی ہے۔ اسی پر سب مراقبوں کو قیاس کر لینا چاہیے۔

۱۲۴

مراقبہ اسم ذات۔ دل کی پاگندگی اور خرابی تین وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک تو نفس کی خرابی سے کہ وہ ہر وقت قلب کو تباہ کرنے اور بگاڑنے کی جستجو کرتا رہتا ہے۔ دوسرے ناگہانی تعلقات دنیا کی کثرت کے سبب دل پریشان رہا کرتا ہے۔ اسی حالتوں میں اسم ذات کا مراقبہ کرنا چاہیے۔ اس سے طہایت قلب اور تسکین احساس کی نعمت حاصل ہوگی۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو و نوا تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائے اور غوۃ بالہ اور بسم اللہ پڑھ کر گردن جھکا کر۔ اسم ذات کا تصور کرے یعنی اسم اللہ کا تصور کرے۔ اس سے نفس کی شرارت جاتی رہے گی اور ناگہانی خطرات کی کثرت ہو تو اسے صفات اہمات یعنی یا سمیع یا بصیر یا علیم کا تصور کرے، اور تعلقات دنیا کی کثرت کے سبب خطرے پیدا ہوتے ہوں تو اپنے مرشد کا تصور کرے۔

شروع شروع میں مراقبہ ایک تکلف اور تکلیف معلوم ہو گا مگر رفتہ رفتہ عادت ہو جائے گی اور تصور کی قوت اس کو کمال تکمیل اور تکمیل تک پہنچا دیگی

دیدار الہی کا مراقبہ۔ اس کے لئے ترکیب مذکور ہے

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ تم جہد ہر رخ کرا سی طرف خدا کی ذات ہے اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات تباری نگہبان ہے اور تیسری کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات ہر شے کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور چوتھی کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اپنے نفوس کو کیوں نہیں دیکھتے اور پانچویں کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جیتا جاگتا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

مراقبہ ۱۔ یہ تجلی کی حالت میں اس طرح کیا جاتا ہے کہ آنکھیں کھول کر سامنے کی ہوا یا اوپر کی خالی فضا کو دیکھتے ہیں اور ہلک نہیں جھپکے دیتے۔ اس سے دل میں حرارت عشق اور آنکھ میں ایک عجیب اثر حیرت پیدا ہو جاتا ہے۔

مراقبہ ۲۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک تاریک حجرے میں نکھیں کھول کر خدا کو دیکھتے ہیں۔ نظر ہمارے ہلک کے چھپکا لے کے۔

تم ہی ہوں نہیں ہوں۔ مراقبہ میں یہ تصور بڑھایا جائے کہ تم ہی ہوں نہیں ہوں۔ یعنی اللہ ہی ہے اور میں کچھ بھی نہیں ہوں تو اس سے بہت جلد نفس منکوب ہو جاتا ہے اور ذاتِ ہدایت قرب ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

تصور میں ہی فقرہ جایا جائے تم ہی ہوں نہیں ہوں۔

مراقبہ کا فلسفہ حاصل مقصد یہ ہے کہ مراقبہ تصور کی ایک ورزش ہے جو شخص اس ورزش کو جانتا ہے وہ تسکین احساس سے محروم نہیں رہتا اور جب اس کی مشق تصور بڑھ جاتی ہے تو ہر دینی و دنیاوی کام میں اس کی قوت تصور مدد دیتی ہے۔

موافق آیت اَللّٰهُ يَتَذَكَّرُ اَنْ يَّذِيْكَ اَللّٰهُ يَتَذَكَّرُ۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں (کیا جانتا نہیں کہ اللہ کو یاد رہا ہے) پس مراقبہ میں یہہ خیال کرنا چاہیے کہ اللہ مجھ کو دیکھ رہا ہے اور پھر اس کے بعد جب مشق بڑھ جائے تو یہ تصور کرے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔

خدا سے یحییٰ کی کامراقبہ۔ اس مراقبہ میں اس آیت کا تصور کرنا چاہیے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيُّهَا كُنْتُمْ مَعَهُ (اللہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو) اس تصور میں خدا کی صیحت اور یحییٰ کے خیال کو اس قدر بڑھایا جائے کہ خدا اپنے ساتھ نظر آنے لگے۔

ہمراہ دوست کامراقبہ۔ اس میں آیت هُوَ الْاَقْبَلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا تصور کیا جائے کچھ بھی نہیں ہے مگر وہی ایک ذات ہے کہ اول بھی وہی آخر بھی وہی ظاہر بھی وہی باطن بھی وہی۔

مراقبہ قریب خاص۔ اس میں آیت نَحْنُ اَقْرَبُ بِالْكِبَرِ مِنْ حَبْلِ الْوَدْيَنِ کا تصور کیا جاتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم انسان کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔ اس مراقبہ میں ذات الہی کو اپنے بالکل قریب تصور کرنا چاہیے۔

وحدت وجود کے مراقبہ۔ کنیٰ بن بنی آیت اَيُّهَا نُوْكُوْا اَنْ تَقْرَبُوْا جِهَةَ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا فَ هُوَ يَكُنْ شَيْءٌ مَّحْظُوْطٌ فَيَنْفُسُكُمْ اَفَلَا تَتَعَبَّرُوْنَ هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّوْمُ

۱۲۴

شرعی درویش غازی محمد اور ننگ زرب

شہنشاہ ہندوستان کے دستِ خاص کے لکھے ہوئے قرآن مجید کے فوٹو طبع کرائے گئے ہیں۔ پورے قرآن کی خوبصورت سنہری جلد بندھی ہوئی حدیہ صرف دو روپے آٹھ آنے۔ اگر یہ بلاک دیکھ رہے ہیں؟

اگر کسی کو یہ بلاک دیکھ رہے ہیں تو پورے قرآن کے بلاک جو آٹھ سو سے زیادہ ہیں ایک ہزار روپے ہدیہ میں دیدیئے جائیں گے حالانکہ ان کی لاگت چار ہزار روپے ہے۔ درخواست کا پتہ:- دفتر اخبار سنا دی دہلی

یادداشت اسلامی قبل ہجرت

۶۵۴۵ھ ولادت حضرت عبداللہ

۶۵۵۵ھ ولادت حضرت خدیجہ

۶۵۵۵ھ ولادت حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۶۵۶۵ھ وفات حضرت عبداللہ

۶۵۶۵ھ وفات حضرت آمنہ

۶۵۶۸ھ وفات حضرت عبدالطلب

۶۵۸۲ھ سفر شام حضور انور

۶۵۹۵ھ تزویج حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۶۵۹۶ھ ولادت حضرت قاسم

۶۶۰۰ھ وفات حضرت قاسم

۶۶۰۶ھ ولادت حضرت زینب

۶۶۰۶ھ ولادت حضرت رقیہ

۶۶۰۸ھ ولادت حضرت ام کلثوم

۶۶۰۲ھ ولادت حضرت علی رضا

۶۶۰۹ھ بعثت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۱۵ھ ولادت حضرت فاطمہ

۶۶۲۰ھ وفات حضرت ابو طالب

۶۶۱۶ھ شعب ابو طالب

۶۶۱۹ھ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۲۲ھ ہجرت نبیبارک

یادداشت اسلامی بعد ہجرت

۶۶۲۲ھ درود مبارک در مدینہ

۶۶۲۲ھ تعمیر مسجد نبوی

۶۶۲۲ھ نماز روزہ مندرج ہوئے

۶۶۲۳ھ تحویل قبلہ

۶۶۲۳ھ تزویج حضرت فاطمہ

۶۶۲۳ھ جنگ بدر

۶۶۲۳ھ جنگ احد

۶۶۲۴ھ شراب حرام ہوئی

۶۶۲۳ھ ولادت حضرت ماحم بن

۶۶۲۵ھ ولادت حضرت ارم حسین

۶۶۲۶ھ جنگ خندق

۶۶۲۶ھ بیعت رضوان

۶۶۲۶ھ صلح حدیبیہ

۶۶۲۸ھ جنگ خیبر

۶۶۲۸ھ مسلمانوں کا پہلا حج

۶۶۲۹ھ فتح مکہ

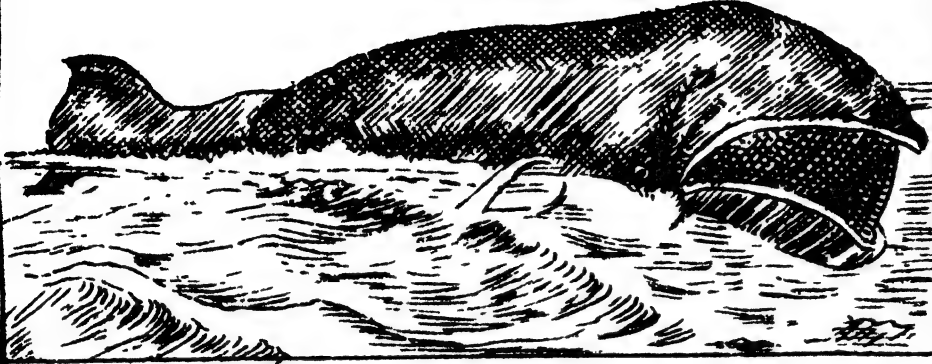
۶۶۳۰ھ حج مندرج ہوا

۶۶۳۱ھ حجتہ الوداع

۶۶۳۲ھ وصال مبارک

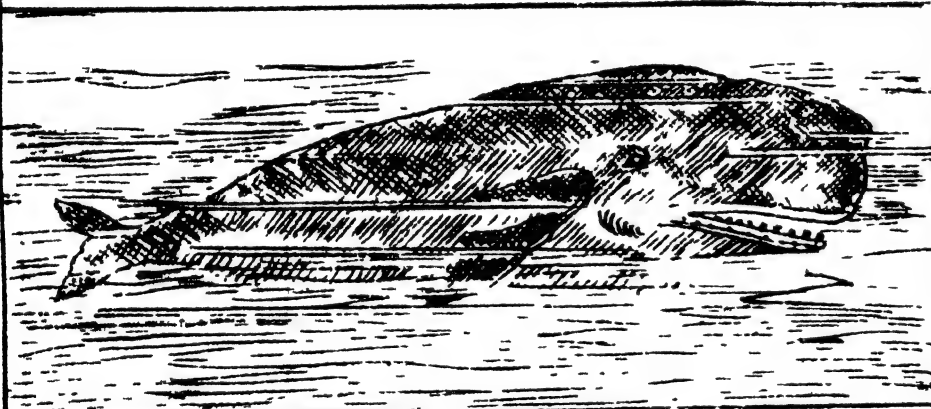
۶۶۳۲ھ مرتبہ انجمن فیض عام اسکند آباد دکن

سمندر کا دیو



اس کا نام وہیل ہے

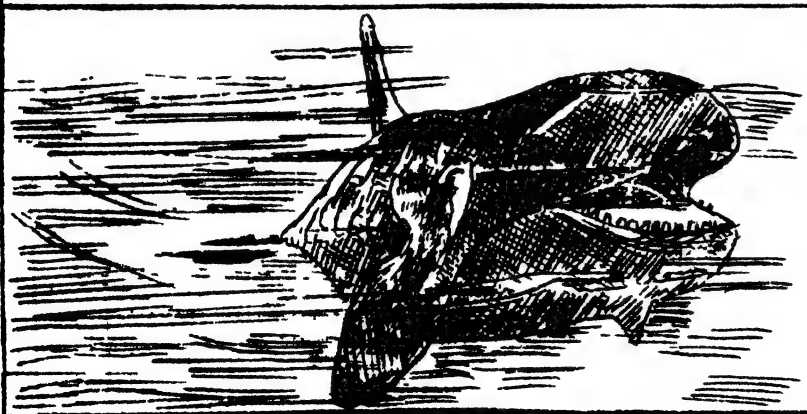
یہ مٹا بڑا جانور ہوتا ہے کہ اس کے صرف جڑے پاس کے ہوتے ہیں۔ اور سارے تین ہزار روپے فی من جڑے کی قیمت ہوتی ہے۔ مگر اسکے دانت نہیں ہوتے۔



سمندر کا دوسرا دیو

۱۲۶

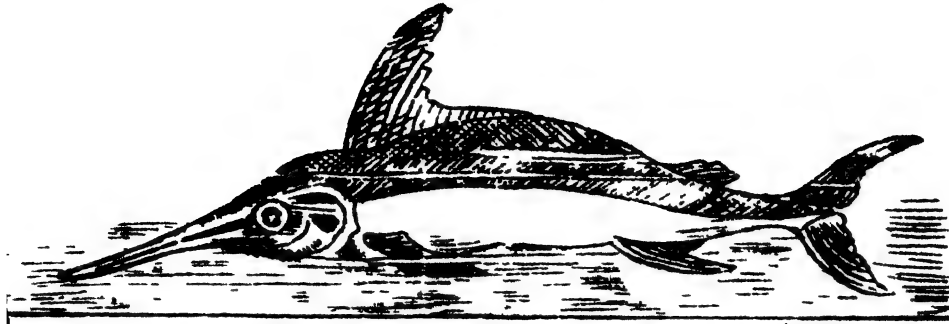
دوسری قسم کی وہیل مچھلی اس کے نیچے کے جڑے میں پچاس دانت ہوتے ہیں۔ اس کے سر کے اوپر کے حصہ میں سینکڑوں من تیل ہوتا ہے۔ اس کی چربی چالیس روپے تولہ تک بچتی ہے۔ یہ وہیل مچھتر فٹ لمبی ہوتی ہے۔



گریمپس

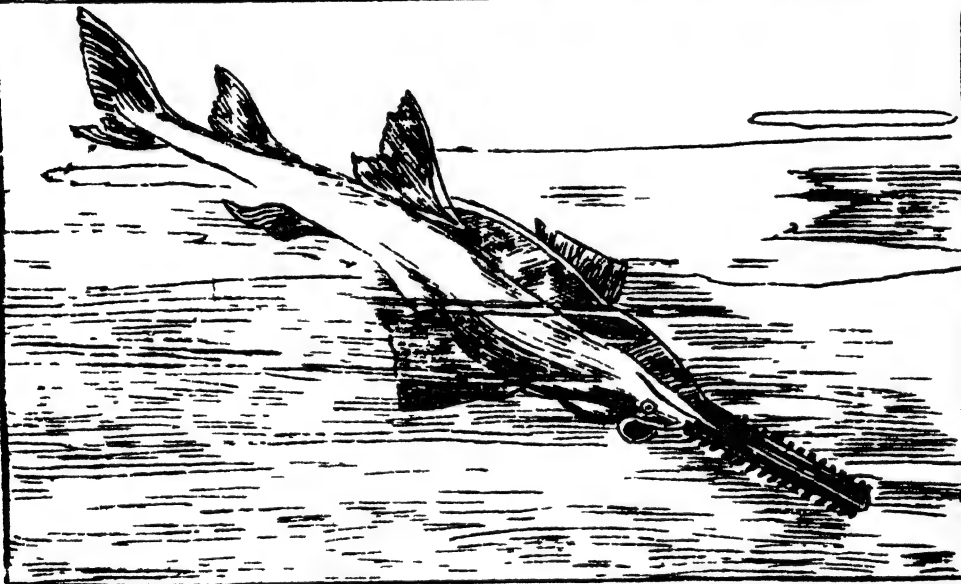
یہ مچھلی نیل فٹ لمبی ہوتی ہے یہ بھی وہیل کے خاندان میں ہے۔ مگر وہیل کو کھا جاتی ہے۔ اس کے دانت بہت تیز ہوتے ہیں۔

تلوار مچھلی



اس مچھلی کے پرتلواری طرح ہوتے ہیں۔ اگر کسی بڑے جہاز پر پانی تلوار چلائے تو موٹے سے موٹے تختے ایک ہی داریں کٹ جاتے ہیں۔ یہ گریپس کے ساتھ مل کر وہیل کاشکار کرتی ہے۔

آرہ مچھلی

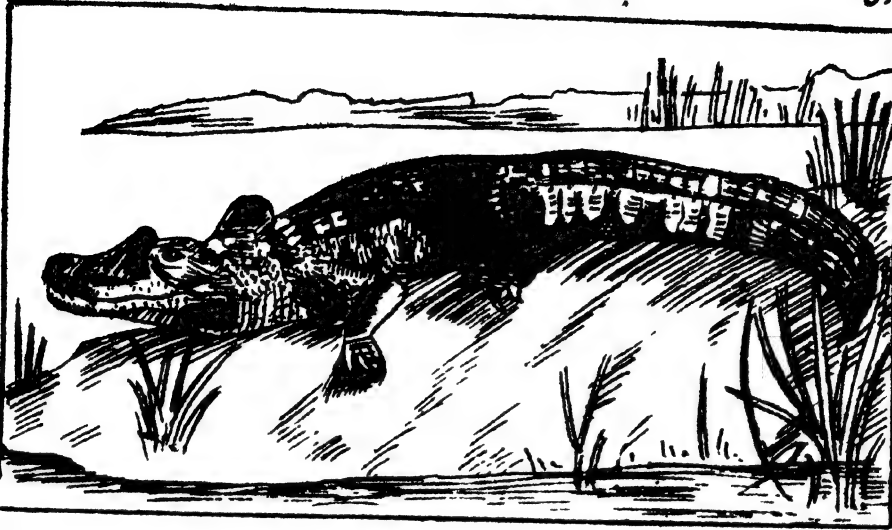


یہ بارہ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ یہ بھی وہیل کاشکار کرتی ہے اور جب وہیل کے اپنا آرہ مارتی ہے تو بچا رہ سمندر کا دیو زخمی ہو کر مر جاتا ہے۔

رقاصہ مچھلی



یہ کھانا کھانے کے بعد بچوں کی طرح اُچھلتی ہے اور ناچتی ہے۔



گھریال

یہ جانور چھوٹے
دریاؤں میں بھی
ہوتا ہے۔ بڑا
موذی اور شریر
جانور ہے۔

خشکی کے جانور

جل پرنی

یہ امریکہ کے سمندر
میں ہوتا ہے۔



گینڈا

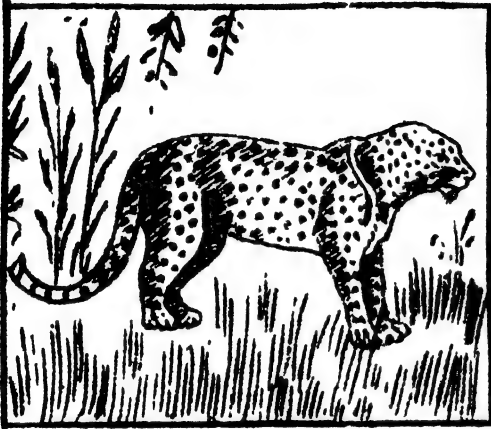
آئی جاتی ہیں۔ اسکی ناک پر

اسکی کھال بہت سخت ہوتی ہے۔ تلوار بھی اس پر اثر نہیں کرتی، اسواسطے اسکی ڈبالیں نیچے
ایک سینک ہوتا ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو چیر ڈالتا ہے۔



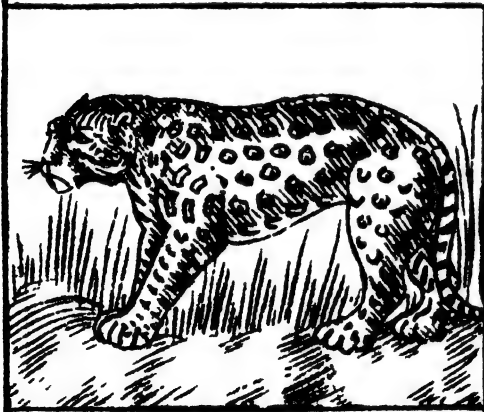
پر دار بلی

زمین پر پھنی بلیاں ہوتی ہیں ان میں سے کسی کے پر نہیں ہوتے۔ مگر ایک بلی خدا نے ایسی ہی بنائی ہے جس کے پر ہوتے ہیں اور وہ اڑتی پھرتی ہے یہ بلی ہندوستان میں بھی ہوتی ہے۔



افریقہ کا چیتا

یہ جانور بڑا مقرر اور بڑا خوش ہوتا ہے۔ افریقہ اور ہندوستان کے چیتے میں کچھ فرق نہیں ہے۔ یہ بخت پر چڑھ جاتا ہے۔ اسکو آدمی پال لیتے ہیں اور اس کے ذبیحہ شکار کھلتے ہیں۔

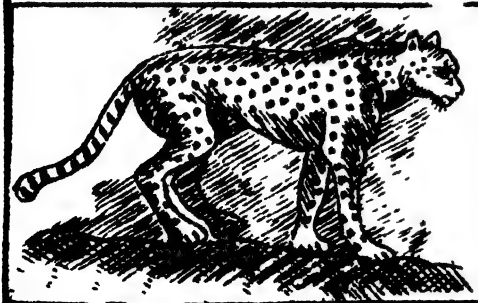


امریکہ کا چیتا

یہ شیر سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر اسکی خصلت بھی ہندوستانی اور افریقہ چیتوں کی سی ہوتی ہے۔

ہندوستان کا چیتا

دیکھنے میں بڑا غریب اور بلی کی طرح ملنا معلوم ہوتا ہے۔ اکی کھال پر زرد مال ہوتے ہیں جن میں چوٹی سے بڑے کالے بالوں کے گول گول پھول ہوتے ہیں۔ شوقین شکاری اسکو پال کر اسکی کمر بنی شتم کی ڈوریاں باندھتے ہیں۔ اکی کمر بہت خوبصورت بھی جاتی ہے اور شاعر لوگ اسکی کمر کی مثالیں دیتے ہیں۔





سفید چلتیا

یہ برفانی ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور برف کی ٹھنڈک کے سبب اس کے بال سفید ہوتے ہیں۔ برف کی سفیدی میں چھپ جاتا ہے اور اپنے شکار کو بہت آسانی سے پکڑ لیتا ہے۔



سیاہ گوش

یہ جانور بلی کی قسم میں ہے۔ اس کے کان کالے ہوتے ہیں اسی واسطے سیاہ گوش کہلاتا ہے۔ یہ درختوں پر چڑھ جاتا ہے اور چڑیوں کو پکڑ کر کھا جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں بہت تیز ہوتی ہیں۔



امریکیہ کاشیر

یہ بھی تمام دنیا کے شیروں کی طرح بڑا دلیر اور بہادر ہوتا ہے اور اس کی بھی یہ عادت ہے کہ جب تک کوئی اسے نہ چھیڑے یہ خواہ مخواہ کسی پر حملہ نہیں کرتا۔



برف کی بلی

یہ بلی بھی برفانی علاقوں میں ہوتی ہے۔ چوہے بہت کھاتی ہے۔ اس کے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔



برف بلاؤ

یہ بھی ایک قسم کی بی ہے۔ مرغیاں بلیں اور ان کے انڈے کھا جاتی ہے۔ آدمیوں پر بھی حملہ کرنے سے نہیں قتی



خوشبودار بی

یہ جانور بی کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کے اندر سے خوشبو نکالی جاتی ہے۔



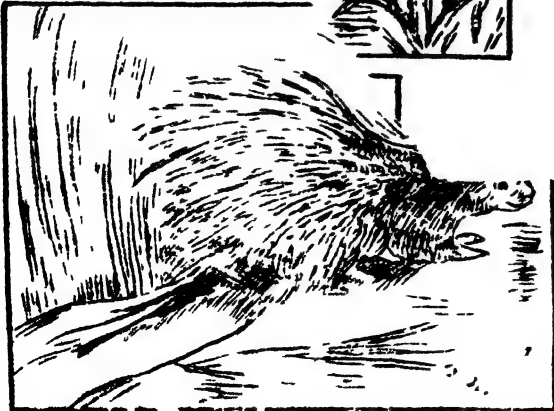
امریکن قمر

اس کے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔



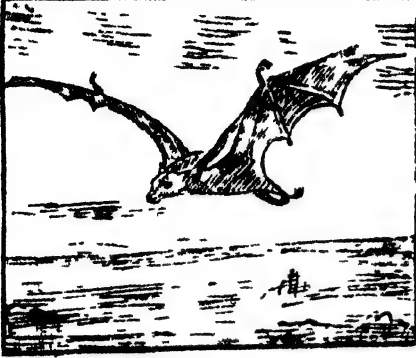
امریکن نیولا

یہ ہندوستانی نیولا سے بڑا ہوتا ہے۔ اور سانپ کا مقابلہ کرتا ہے۔



گینڈے کا چھوٹا بھائی

یہ اگرچہ چھوٹا سا جانور ہے مگر گینڈے سے مشابہ ہے۔



چمگاوڑ

یہ جانور رات کے وقت اڑتا ہے۔ اور دن کے وقت پنوں کے بل چھت میں یا درختوں میں لٹک جاتا ہے



پردار گلہری

یہ گلہری پرندوں کی طرح اڑتی پھرتی ہے



تسمانیا کا شیطان

آسٹریلیا کے لوگ اس جانور کو شیطان کہتے ہیں کیونکہ
بڑا شریر ہوتا ہے۔

یہ بھی تمام ڈیڑھیا کے پاس ایک جزیرہ ہے
ہوتا ہے اور اس کی نو

نہ چھڑے یہ خواہ خواہ کہہ

برف کی بلی

یہ بلی بھی برفانی علاقوں میں ہوتی ہے چوہے بہت
کھاتی ہے اس کے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔





سفید رچھ

یہ برفانی پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔



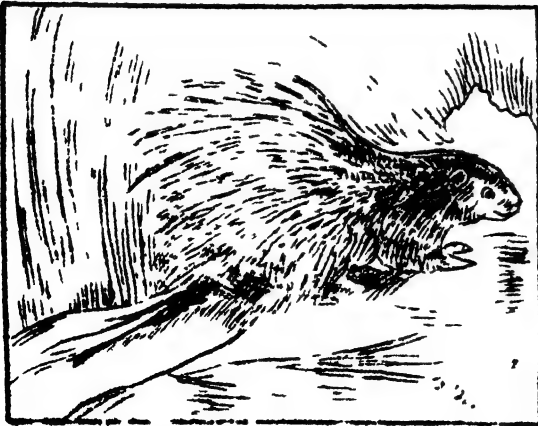
غپ چو

یہ جانور آسٹریلیا کا ہے۔ انڈے دیتا ہے
اور جب تک بچے نہ نکلیں انڈوں کی تھیلی بے پھرتا ہے



پلائی ٹپس

اس کی چونچ اور پنجے پرندوں کے سے اور
جسم خرگوش کا سا ہوتا ہے۔



ڈمدار سیہ

سیہ کا کانٹا مشہور ہے۔ اس کی
شکل ایسی ہوتی ہے



امریکن چو ہے

جن کو امریکہ والے مول کہتے ہیں۔



امریکن چوہوں کی

دوسری قسم



پانی میں

رہنے والا

چوہا

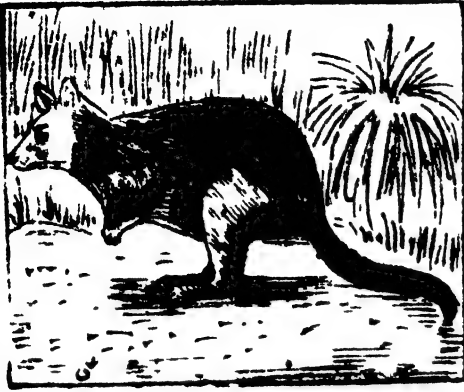


چھوٹی قسم کا کنگر و

آسٹریلیا میں ہوتا ہے

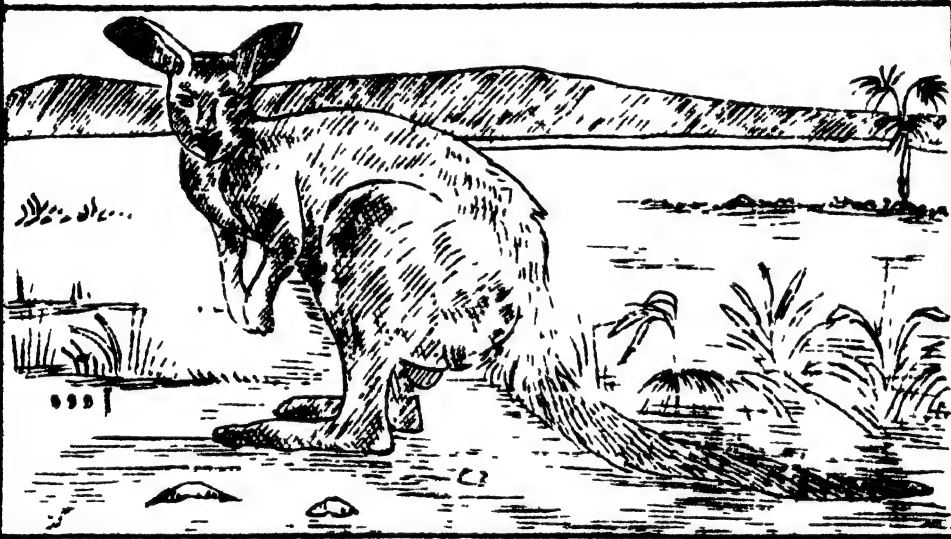
ولابی

کنگر و خاندان کا ایک جانور ہے



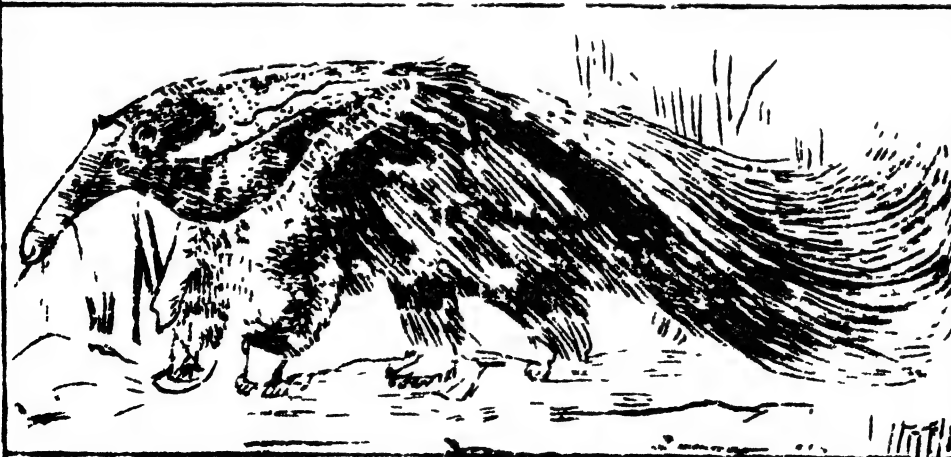
کنگر

اسکے پیٹ پر ایک
تیلی ہوتی ہے جس
بچوں کو چھالیتا ہے



چیونٹی خور

یہ بھی آسٹریلیا میں ہوتا
ہے۔ اپنی لمبی زبان چوٹیوں
کے بل میں ڈال دیتا
ہے چوٹیوں زبان کو
چمٹ جاتی ہیں تو یہ
ان سب کو کھا جاتا ہے۔

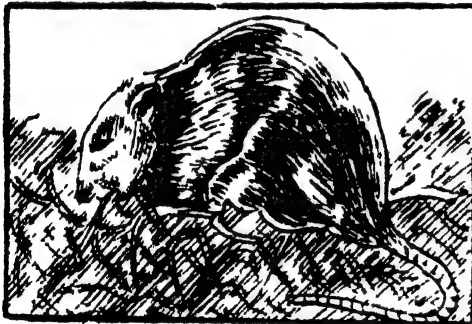




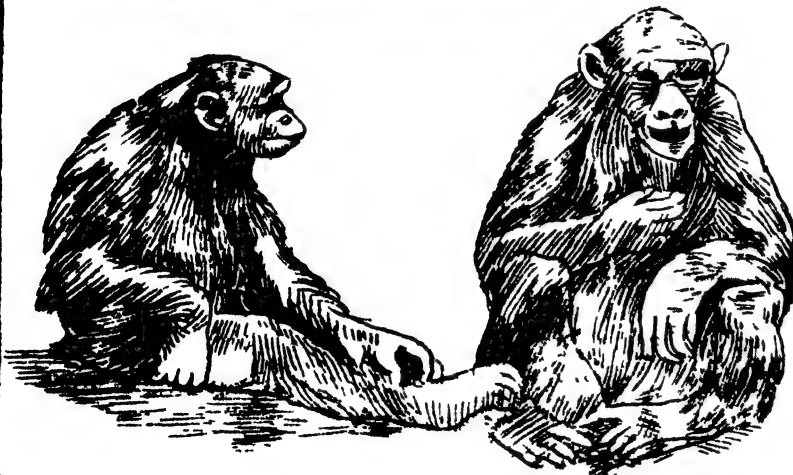
چیونٹی خور
زبان کے ذریعہ چیونٹیاں
کھاتا ہے۔



جھولا جانور
یہ درختوں میں جھولے کی طرح لٹکا رہتا ہے
پرندوں کو کھاتا ہے



چیونٹی خور
یہ بھی اپنی زبان کے دام میں چیونٹیوں کو پھنساتا ہے۔

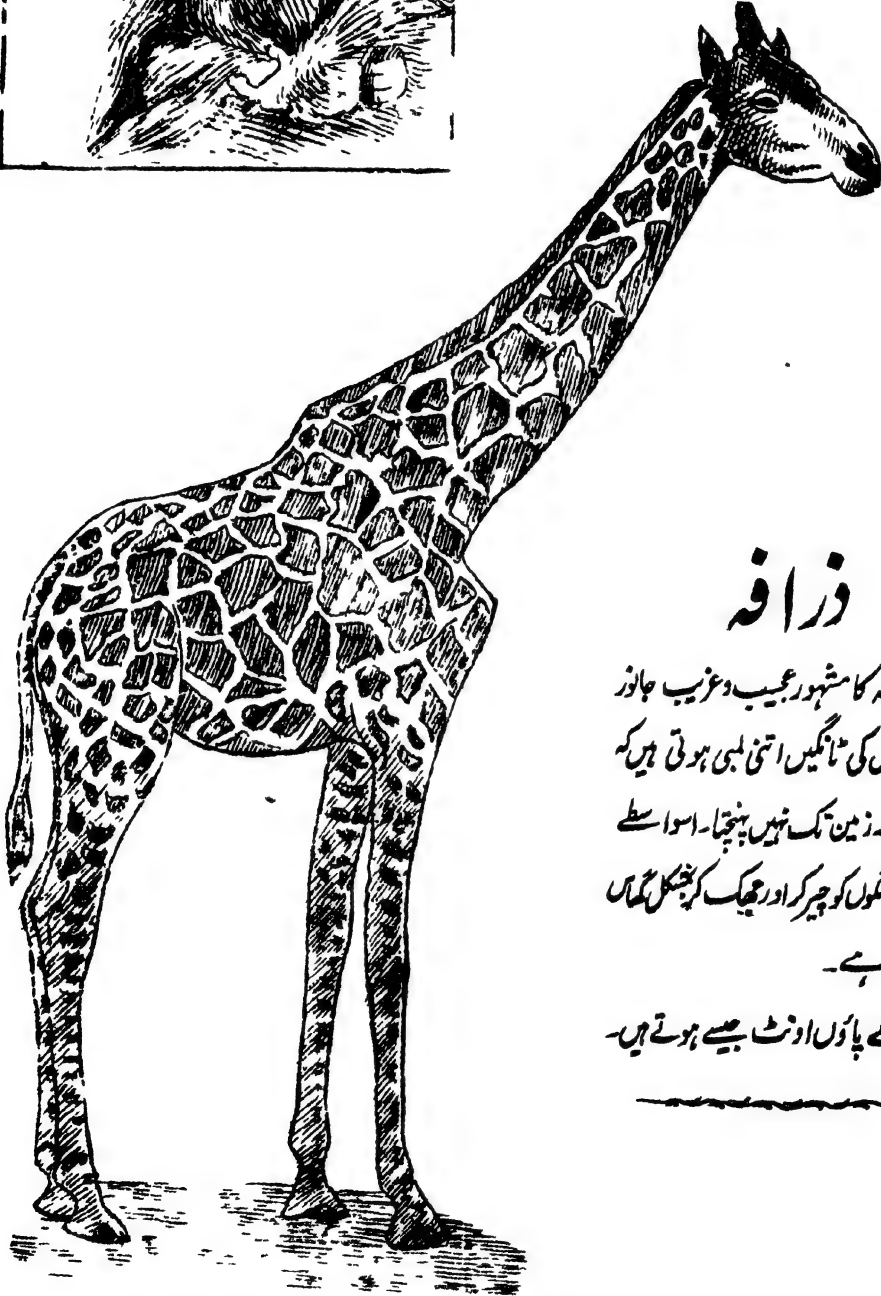


افریقہ کے بندر

بندر یا کہتی ہے بندرمیاں روتے
کیوں ہو؟
بندر کہتا ہے میری شکل ہی
ایسی ہے۔

امریکیہ کا بندر

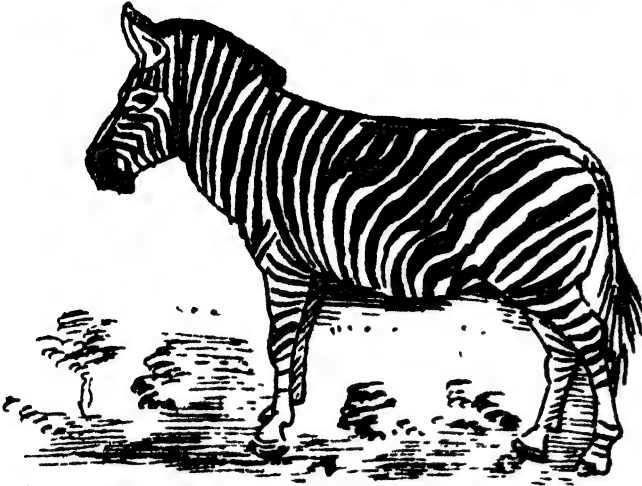
ہندوستان کے بندر سے بڑا ہوتا ہے۔



ذرافہ

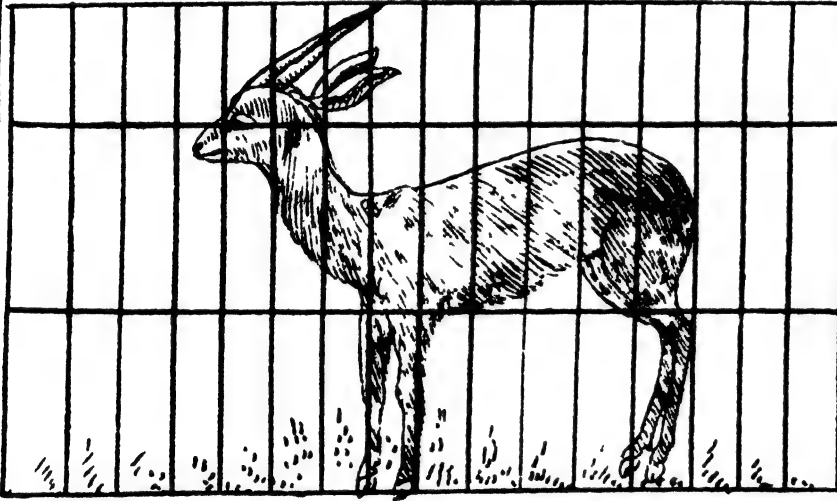
افریقہ کا مشہور عجیب و غریب جانور
ہے۔ اس کی ٹانگیں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ
اس کا منہ زمین تک نہیں پہنچتا۔ اس واسطے
اپنی ٹانگوں کو چیر کر اور جھیک کر بخسل لگا
کھاتا ہے۔

اس کے پاؤں اونٹ جیسے ہوتے ہیں۔



گورخر

گدھے کی برابر ہوتا ہے۔ مگر اس کے
جسم کی دھاریاں بڑی خوبصورت
ہوتی ہیں۔

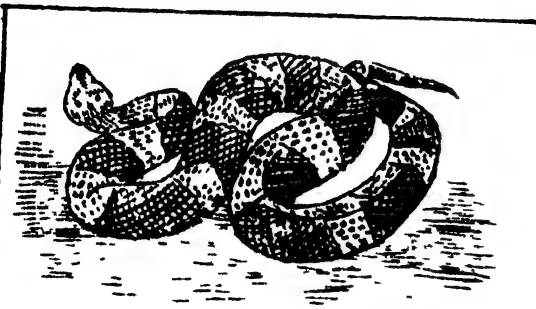


افریقہ کا ہرن

اس میں اور ہندوستانی ہرن
میں کچھ زیادہ نسرتی نہیں ہوتا۔

۱۴۰

زمین پر رینگنے والے جانور



شمالی امریکہ کا اژدہا

اس میں زہر نہیں ہوتا۔ مگر یہ اپنے شکار کو
پٹ جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ دیتا ہے

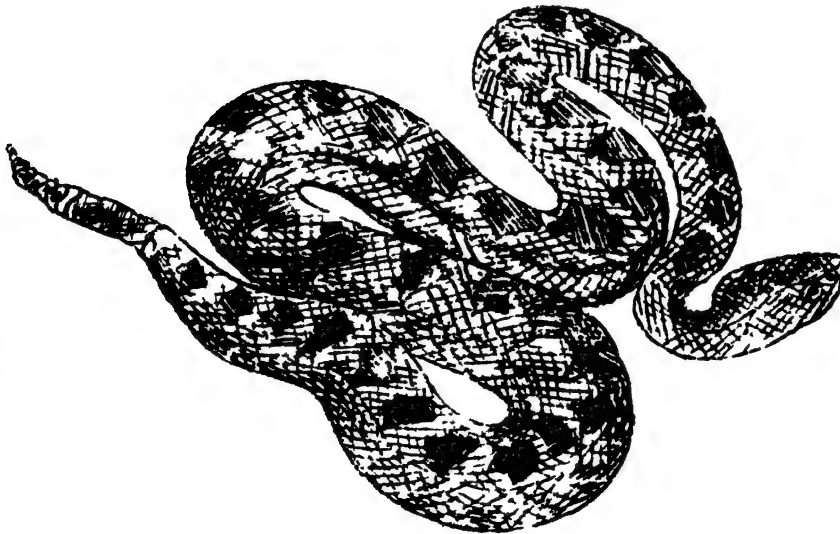
افریقہ کا اژدہا

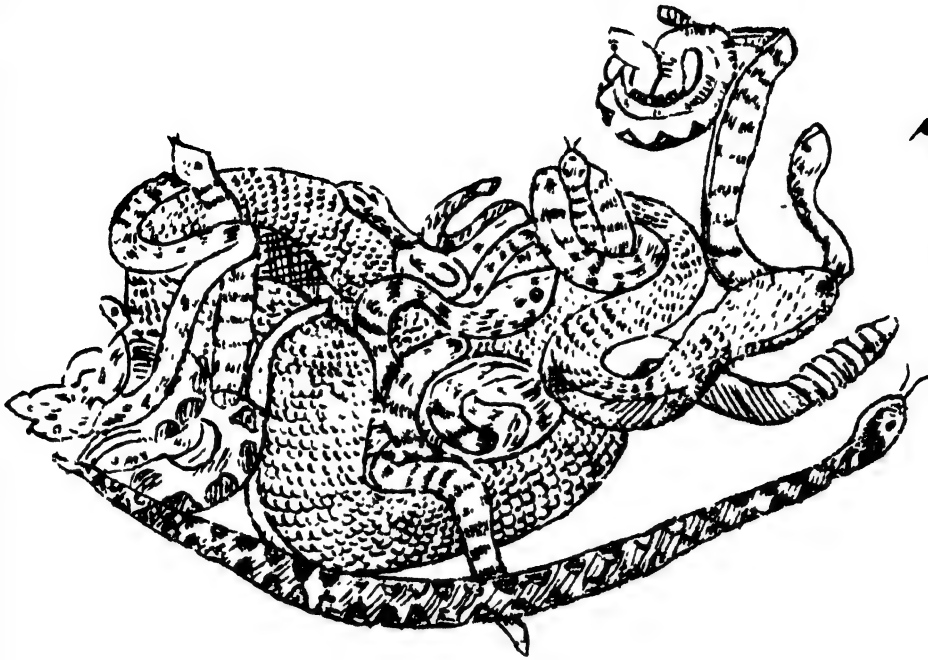
نبیٹر کے بچے کو نگل جاتا ہے
افریقہ کے جنگلوں میں بہت
ہوتا ہے۔ برما میں بھی پایا
جاتا ہے۔



امریکن سانپ

اس کی دُم کی نوک پر
چھلے ہوتے ہیں جن سے
اس کی عمر معلوم ہو جاتی
ہے۔ بڑا زہریلا سانپ ہوتا ہے۔



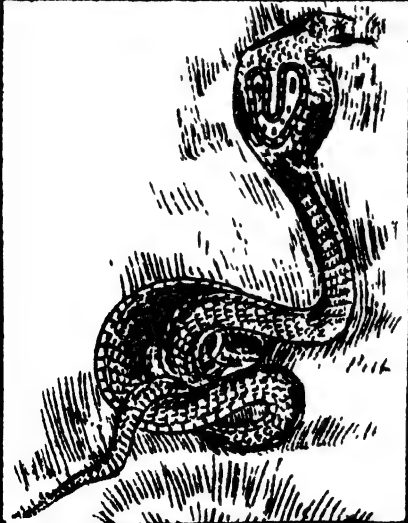


ایک کنبہ
کے
سانپ
جو سب ایک جگہ
جمع ہیں



مصری سانپ

یہ سانپ بڑا شریر ہوتا ہے۔ اپنا سارا بدن ریت
میں چھپا لیتا ہے اور کاٹنے کے لئے فقط بچن باہر
رکھتا ہے۔ اس کے سر پر سینگے بھی ہوتے ہیں۔



ہندوستان کا کالاسانپ

بڑا زہریلا اور بہت بہادر سانپ ہے۔ دشمن
کو دیکھ کر سامنے چمن کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

افریتہ کا کالاسانپ

یہ بھی بہت زہریلا اور دلیر ہوتا ہے



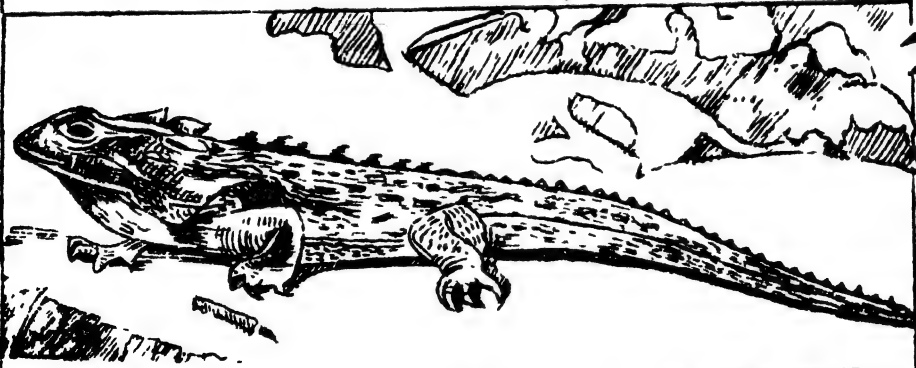
شمالی امریکہ کاسانپ

اس کا رنگ تانبے کا ہوتا ہے
جو بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے



تین آنکھ کا جانور

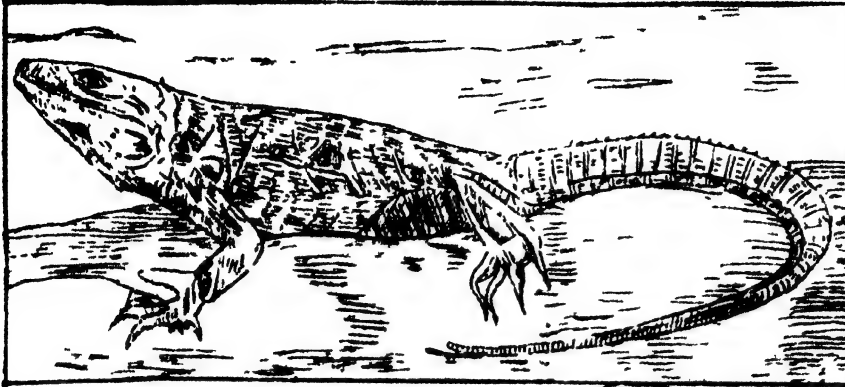
دنیا کی پیدائش کے
وقت ایسے ہی جانور ہوتے
تھے۔ اب انکی تیسری آنکھ
سے دکھائی نہیں دیتا



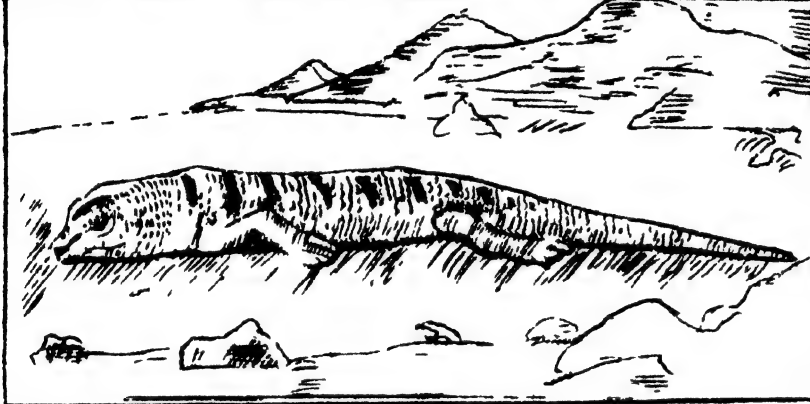
ششے کا سانپ

یہ بہت چمکنا ہوتا ہے۔ ہند میں
کچھ تو پھسل کر چلے آتا ہے
یہ سانپ نہیں ہے۔ جو مکہ قسم کا ایک جانور ہے۔

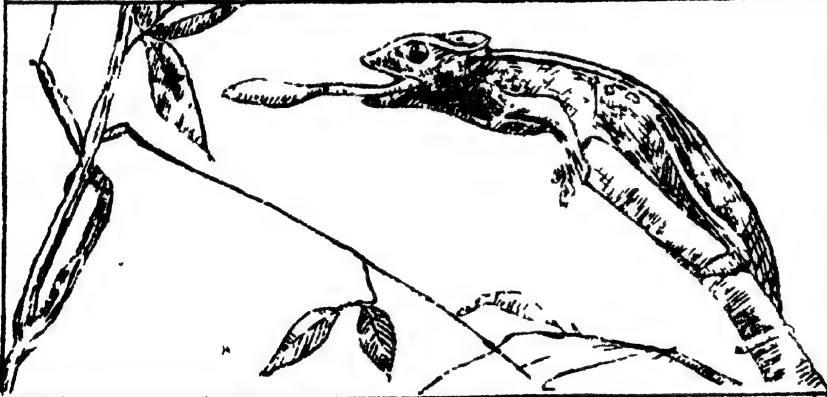




یہ بھی
گودہ کی قسم
کا ایک جانور ہے۔
درختوں پر رہتا ہے۔ کیڑے
مکڑے کھا کر گزارتا ہے



گودہ
یہ جانور ریت میں چھپ جاتا
ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے
تب بھی اس کو آنکھوں سے
دکھائی دیتا ہے



گرگٹ
یہ درختوں پر رہتا ہے
جب چاہتا ہے رنگ
بدل لیتا ہے۔

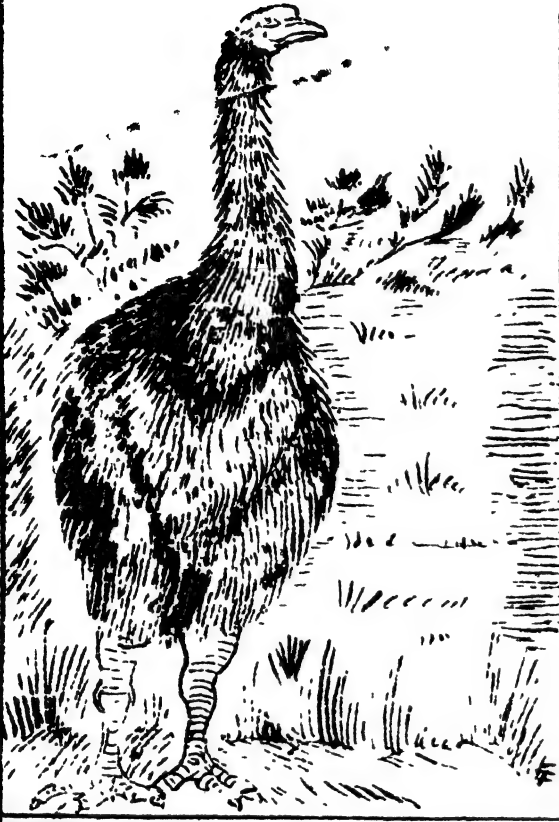


رگیان کا گرگٹ
یہ کھڑا ہو کر دوڑتا ہے۔ اور بہت
ہی بد شکل ہوتا ہے۔

پندرندے

موآ

یہ جانور مانتی سے بھی بڑا ہوتا تھا۔
مگر اب اس کی ہڈیاں ملتی ہیں۔
اسکی نسل منقطع ہو گئی



۱۲۵

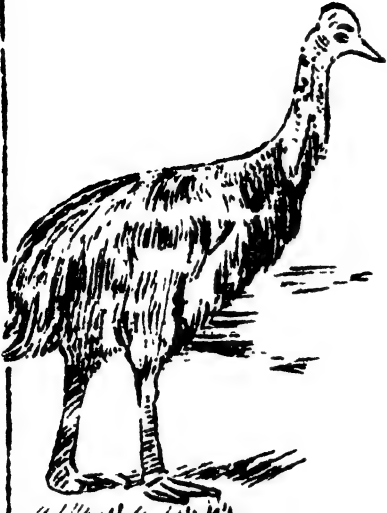
شتر مرغ

اس کے پر چھوٹے چھوٹے ہوتے
ہیں۔ اُڑ نہیں سکتا۔ مگر گھوڑے
سے بھی تیز بھاگتا ہے۔



کسووری

ایک حادثہ
یہ آسٹریلیا میں ہوتا ہے۔ اس میں
یہ عجیب بات ہے کہ نر چھوٹا ہوتا
ہے اور مادہ بڑی ہوتی ہے۔



ایمو

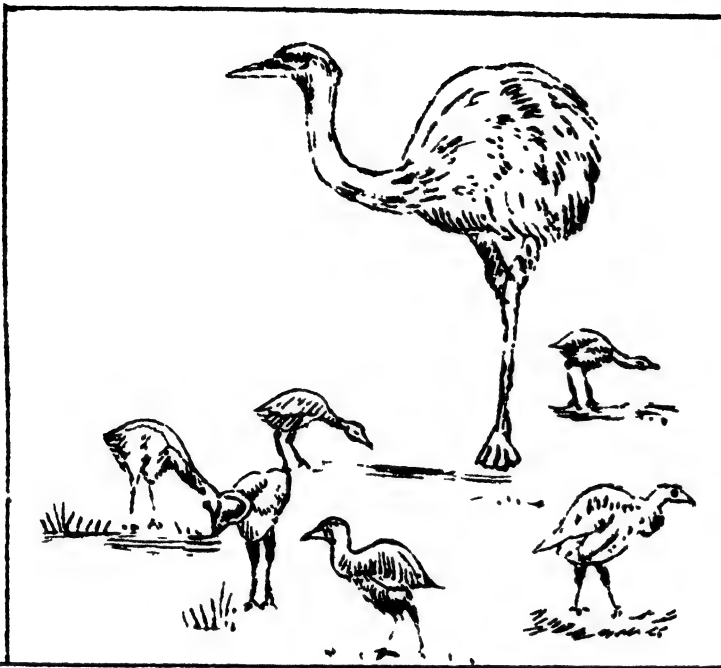
یہ بھی آسٹریلیا کا جانور ہے۔ اس کی
مادہ بھی بہت مضبوط ہوتی ہے۔



کی وی

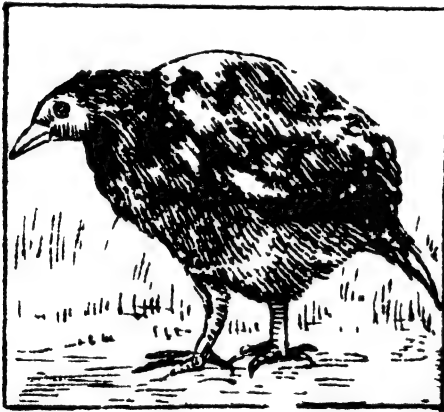
نیوزی لینڈ کا پرندہ ہے۔ اڑ نہیں
سکتا۔ رات کے وقت چلتا ہے اور اپنی
پرتھک کے ذریعہ سے زمین پر دھچک دھچک کرتا ہے۔





ربرہٹیا

یہ امریکن شتر مرغ ہے۔
اس کے دم نہیں ہوتی۔ اس کے
بالوں کے برس بنائے
جاتے ہیں۔



جنگلی مرغی

نیوزی لینڈ میں ہوتی ہے۔ اڑ نہیں سکتی
لال رنگ دیکھی ہے تو حملہ کرتی ہے۔



پن گوئن

اڑ نہیں سکتا۔ ٹھکاری اسکو
دوڑا کر پکڑ لیتے ہیں۔
سال میں زیادہ حصہ سمندر میں
تیر کر گزارتا ہے۔

ہوکٹ زن

اس جانور میں یہ بات عجیب ہے کہ جب تک بچہ رہتا ہے تو پانی میں تیرتا ہے اور غوطہ بھی لگاتا ہے۔ مگر بڑا ہونے کے بعد پانی کے پاس بھی نہیں جاتا۔



الوطوطا

سبز اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے نیوزی لینڈ میں اسے الوطوطا کہتے ہیں۔



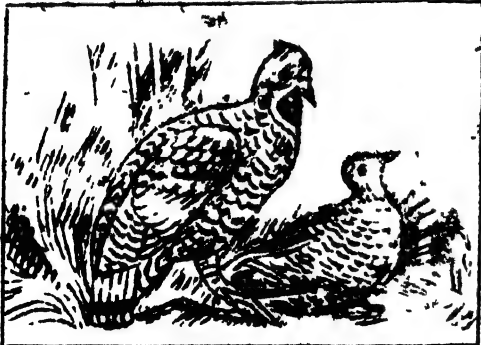
دوتاج کا طوطا

اس کے سر پر پردوں کے دوتاج ہوتے ہیں۔ جو بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔



ٹھوٹک چڑیا

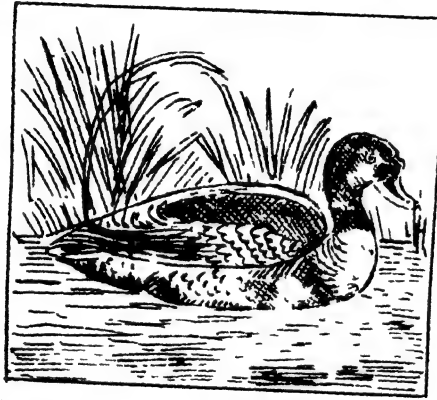
یہ چڑیا جب پر پھیلاتی ہے تو ڈھوٹک بیٹے کی سی آواز آتی ہے۔





سنہری چڑیا

ٹنڈے ملکوں کا بہت ہی
خوب صورت جانور ہے



امریکن بطخ

امریکہ کی بطخ اس صورت کی ہوتی ہے



میرش ٹرکی

یہ ایک قسم کی مرغی ہے۔ ترکاریوں کے کیت
میں چھپا کر انڈے دیتی ہے اور اسکی محنت
کے بغیر ترکاریوں کی گرمی سے بچے نکل آتے ہیں

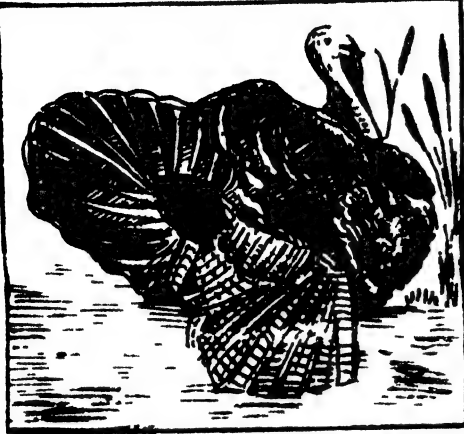


پینی چڑیا

اس کو شکاری لوگ پھلیاں پکڑنا سکھاتے
ہیں اور یہ ان کو پھلیاں پکڑ کر دیتی ہے

مرعی

اس مرعی کو یورپین ترکی کہتے ہیں۔
اس کی صورت بھی عجیب و غریب ہوتی ہے



رنگ بدنے والی مرعی

یہ مرعی سردیوں میں سفید۔ گرمیوں میں کالا اور
پت جھڑ میں اپنا بھورا رنگ بنا لیتی ہے۔



تہبت کی چڑیا

یہ چڑیا تہبت اور چین میں ہوتی ہے اس کی دُم
بہت خوبصورت ہوتی ہے



سفید چڑیا

بہت ہی خوبصورت ہوتی ہے۔ مگر بڑی لڑا کا
ہے۔ ہر وقت دوسرے پرندوں سے لڑتی رہتی ہے۔



امرکین چڑیا

اس کے کان کے پاس نہایت
خوبصورت سفید پر ہوتے ہیں۔





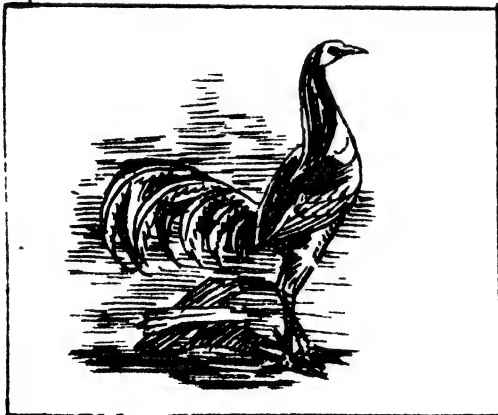
ایڈر بلخ

یہ اپنے بڑا کھاؤ کر گھونٹنے میں بچا دیتی ہے۔
ہے۔ اس کے بعد انڈے دیتی ہے۔



راج ہنس

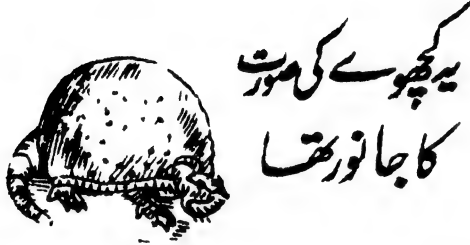
یہ پانی میں تیرنے
والا مشہور خوبصورت
جانور ہے۔



لڑائی کا مرغ

یہ مرغ بڑا بہادر ہوتا ہے۔ مرغ بازی
کے لیے پالا جاتا ہے

دنیا میں انسان کی پیدائش سے پہلے کے جانور



ہاتھی کی شکل کا جانور جس کے چار دانت ہوتے تھے اور شیر کی صورت کا ایک جانور





یہ بھی قدیمی زمانہ کے جانوروں کی شکلیں ہیں۔



پتھر سینگ کا
ہمیت ناک جانور



یہ سب ہزاروں برس پہلے کے جانور ہیں۔



یہ ایک عجیب جانور تھا



اس قسم کا ہاتھی آدی کی پیدائش کے وقت پایا جاتا تھا۔



آج کل یہ قدیمی جانور کہیں نہیں ہیں۔ ان کی ہڈیاں موجودہ آدمیوں سے ہیں گہنی زیادہ بڑی ہیں جو دستیاب ہوئی ہیں۔



پُرانے زمانہ کے عجیب جانور

قدیمی زمانہ کے جانور جو آج کل ناپید ہیں



موجودہ ہاتھی سے دس
گنے بڑے تھے



یہ بھی بہت بڑے تھے



انکے دانت بہت بڑے تھے



ابتداء میں آدمی اس طرح جانوروں
کے ساتھ رہتا تھا۔

خیالی جانوروں کی موجود نہ ہونے

دریائی گھوڑا



اڑنے والا اژدہا



سمندر کا دیو



چینی اژدہا



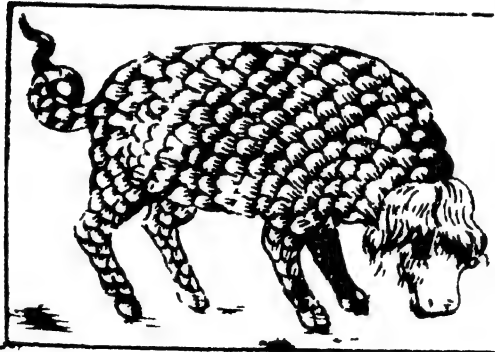
سینگ دار گھوڑا



سمندر کا آدمی



سمندری شیطاں



سمندری کتا

دن اور دنیا میں حساب کی ضرورت

حساب گنتی کا ایک فن ہے، حساب شمار اعداد، شمار حالات، شمار زندگی اور شمار کیفیات حیات کا ایک آرہ ہے۔ حساب کی دین میں ضرورت ہے۔ اور حساب دنیا میں بھی درکار ہے۔ حساب ہی سے دین کا انجام ہوگا۔ اور حساب ہی دنیا کو درست رکھتا ہے۔ اور رکھے گا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حساب دنیا میں مشکل کشا ہے۔ اور اس کی مشکل کشائیاں ایسی صاف اور یقینی ہیں۔ کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کر سکتا۔

آخرت کے نتیجہ اعمال کو بھی حفظ حساب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی متحد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ قیامت اور عذ محشر کو روز حساب کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی اس کی صفاتی سرشت کے سبب قیامت کا نام ہی یوم حساب رکھ دیا گیا ہے۔

﴿فَقَرَّبَ لِلنَّاسِ حِسَابَ قُرْبِهِمْ﴾
﴿وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مِّنْهُنَّ﴾
آدمیوں کے حساب کا وقت قریب آگیا۔ اور وہ اب تک غفلت میں نہ بھیجے بیٹھے ہیں۔

۱۵۶

اس آیت میں اصل اشارہ قیامت کی طرف ہے کہ وہ دن قریب آگیا اور غفلت اب تک غافل ہے۔ لیکن اس کو قیامت صغریٰ یعنی زندگی کی کشمکش پر بھی مطابقی کر سکتے ہیں۔ خصوصاً آجکل کے زمانہ پر تو اس آیت کا بوجہ اطلاق ہے۔ کیونکہ اس دور دنیا کی زندگی کا دار مدار حساب پر ہے۔ جو لوگ حساب سے واقف ہیں۔ اور حساب پر ان کی توجہ ہے۔ اور حساب کی طرف سے ان کو غفلت نہیں ہے۔ وہ کامیاب ہیں۔ اور جن کو حساب سے بے پروائی ہے۔ حساب کی جانب سے منہ پھیرے ہوئے بیٹھے ہیں ان کو موجودہ وقت کی کشمکش میں سرسبز نا کامیاں ہو رہی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں پیشین گوئی فرمائی ہے۔ کہ آدمیوں پر ایک زمانہ حساب کی زندگی کا بھی آئیگا۔ قرآن مجید نے تیرہ سو برس پہلے اس کو بہت قریب اسی لئے فرمایا تھا۔ کہ وہ نہایت ضروری اور یقینی چیز تھی اور جس چیز کی آمد یقینی ہو۔ اور ای پر انسان کی حیات کا بہت کچھ دارو مدار ہو۔ اس کو ایسے ہی تاکید دی الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ فراد مدت کے اعتبار سے وہ دور بھی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کو نزدیک ہی بیان کیا جاتا ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے کے وقت آدمیوں کو حساب کی اتنی ضرورت

نہ تھی۔ جتنی آجکل ہے۔ کیونکہ اس وقت تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت معنوی اور برکات ذاتی سے خود بخود ابھر رہے تھے اور ان کی زندگی ایک نامعلوم قوت عجیب سے آپ ہی آپ سنورتی چلی جاتی تھی۔ وہ بے حساب ملک فتح کرتے تھے۔ ان کے ہاں لشکر کے مصارف کا کچھ حساب نہ رکھا جاتا تھا۔ وہ لڑائی شروع کرنے سے پہلے اس قسم کے حساب نہ کرتے تھے۔ جن کی آجکل سخت ضرورت پڑتی ہے اور جو اس زمانہ میں بھی روم و کسریٰ کی متمدن حکومتوں کو ضروری تھی۔

مسلمان صدیوں سے بے حساب ترقی کرتے رہے۔ سیاسی مذہبی، تمدنی و عروج میں ان کو حساب یا کسی اور دنیاوی ذریعہ کی ضرورت نہ تھی۔ صرف اسلام کی برقی رتو ان کے اندر کام کرتی تھی۔ لیکن جب یہ برقی رتو مادی بنام اور اختلاط اقوام غیر مسلم سے کم ہو گئی۔ اور دوسرے ملکوں کے فلسفہ نے مسلمانوں میں رواج پایا۔ تو ان کو بھی اپنے وقت کے ذرائع ترقی سے کام لینے کی ضرورت پیش آئی۔

خدا نے اس آیت میں اس زمانہ کا اشارہ کیا ہے اور بتا دیا ہے۔ کہ مسلمان کچھ دن حساب سے غافل بھی رہیں گے۔ اور اپنے نصیحت کرنے والوں کی باتوں پر توجہ نہ کریں گے۔ کیونکہ اس آیت کے بعد دوسری آیت میں اس کا اشارہ کیا گیا ہے۔

﴿مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدِّثٍ يُبَيِّنُ لَهُمْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ لَا يَكْتُمُونَ﴾
لَا هَيْبَةَ فَلَوْ يَهْتُمُّ ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نصیحت آتی ہے تو اس کو اپنے لہو و لعب کی مصروفیت میں سنی ہوئی سنی کر دیتے ہیں۔ اور ان کے دل بے توجہ رہتے ہیں۔

قرآن کا مقصد یقیناً آجکل کے مسلمانوں کو بھی حساب کی طرف متوجہ کرنے کا ہے۔ چنانچہ قرآن نے اسی سلسلہ کی ذیل آیت میں اس بیان کو باطل ہی کھول کر ظاہر فرمایا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

﴿ثُمَّ صَدَقْنَاهُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمِنْ نَّشَاءِ﴾
﴿وَأَهْلَكَ الْمَكْرُفِينَ﴾
پھر ہم نے انہا وعدہ سچا کر کے دکھایا۔ پس ان کو ہم نے نجات دی۔ اور جن کو ہم نے چاہا۔ اور اسراف کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

مفسرین کے لفظ سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ حساب کے ساتھ لفظ سے مراد ہمارے دنیاوی معیشت ہے۔ اور دار و حساب میں ہمارے آجکل کے زمانہ کی طرف بھی اشارہ فرماتا ہے۔ کیونکہ ہم حساب سے غافل

کے کسی دینی عمل کی تکمیل ممکن ہی نہ ہوگی۔ ایسا ہی جو آدمی اسباب دنیا میں حساب سے غفلت کرے گا۔ اس کی زندگی پاش پاش اور برباد ہو جائیگی پس حساب دیکھنے میں شمار کا ایک فن ہے۔ لیکن حقیقت میں دینی دنیاوی زندگی کی روح ہے۔ اور ایسی روح کہ اس کے بغیر انسان کا جسم دین دنیا میں بالکل مردہ کی مثل ہے۔

۱۱ نماز کا وقت خدا

دین میں حساب کی تفصیل

مسلمان حساب کی غفلت کے سبب اس کی پابندی نہیں کرتے اگر وہ حساب کی اہمیت کو جانتے ہوئے تو نماز کے وقت کی ان کو قدر ہوتی۔ اب وہ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر جب کہ ان کو نصرت ہو۔ اور جب کہ ان کا دل پائے خدا نے حساب کی ایک خاص مصلحت کے سبب نماز کا وقت مقرر کیا تھا۔ جو لوگ وقت کی پابندی کرتے ہیں، حساب کی نعمت ان کے قریب آجاتی ہے۔ اور ان کو خود بخود عملی حساب کی برکتیں حاصل ہونے لگتی ہیں۔

نمازوں کے اوقات آفتاب کے طلوع و غروب، عروج و زوال اور رات کے ایک حسابیہ قاعدے سے متعین ہوتے ہیں۔ نماز خیرات کے خاتمہ کا حساب بتاتی ہے۔ اور طلوع آفتاب کی حسابیہ خبر دینے لگتی ہے۔ ظہر کی نماز زوال آفتاب کا حساب کرتی ہے۔ عصر آفتاب کے خاتمہ کی زندگی عیاں ہوتی ہے۔ مغرب کہتی ہے۔ سوئے کا حساب ختم ہوا۔ رات کا حساب کرتے وقت خدا کو یاد کرو۔ پھر عشا کا وقت آتا ہے۔ شب کی سیاہی کا کمال درجہ حساب کر کے عبادتِ حق کی آواز گونام ہے۔ گویا نماز نے مسلمان کو پانچ وقت حساب لگنے لگا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اگر مسلمان اس کی قدر کرے اور نماز کی تعلیم سے حسابیہ نائدہ اٹھانا چاہے تو کسی رات یاد ان کے اسکول کی محتاجی اس کو نہ رہے جہاں جائز وہ حساب۔ یکمسا ہے۔

نماز کے اوقات عملی حساب کی صورت میں ہیں۔ جس طرح سے معاش کی دنیا میں حساب روپے پیسے کی بجٹ اور کفایت شعاری سکھاتا ہے۔ اور حساب کی بدولت آدمی کو روپے کی حفاظت اور دور اندیشی کی عادت ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز کے اوقات اس کو وقت کی قدر و قیمت سکھاتے ہیں۔ اور وقت ہی وہ چیز ہے جس سے بڑھ کر دنیا اور دین میں کوئی دولت نہیں۔ اور جو دین اور دنیا کی دینیں انسان کو دیتا ہے اگر وہ وقت کو دین بادیانکا سے میں خرچ کرے۔

نماز کے اوقات میں عبادتِ خدا کا حساب پوشیدہ ہے۔ یہ اوقات بتاتے ہیں۔ کہ اپنے خالق کی یاد کو شمار کرو۔ اور جب وقت کی کسی کیفیت میں تیسروں انقلاب پیدا ہو۔ فوراً عبادتِ حق کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ چنانچہ

ہو جاتے ہیں۔ ہم حساب کی نصیحت کو سنتے نہیں۔ اور ہمارے دل لہو و لعب اور اسراف میں ایسے مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ حساب کا ذکر محدث (نصیحت جدید) کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

خدا تعالیٰ نے فرمادیا۔ نجات ان کو ہوگی جو اسراف نہیں کرتے۔ اور اسراف وہ نہیں کرتے جو حساب سے غافل نہیں ہیں۔ پس سلامتی ان کو ہے جو اسراف نہیں کرتے۔ اور حساب سے غافل نہیں ہیں۔ باقی سب ہلاکت کے خطر میں ہیں۔

حساب کی تاکید قرآن مجید نے جگہ جگہ فرمائی ہے۔ کہیں علانیہ ہے۔ کہیں اشارے کنائے میں۔ میں بیان ان سب آیات کو لکھوں تو یہ مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ اور اصل مقصد کی تشریح کے لئے جگہ کم رہ جائے گی۔ جن کو مشوق ہو قرآن مجید مترجم کا غور سے مطالعہ کریں۔

حساب کیا چیز ہے

منہید کے فقرہ میں اس کا اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ حساب گنتی کا ایک فن ہے حساب شمار اعداد، شمار حالات، شمار واقعات زندگی اور شمار اعمال دین کا ایک علم ہے۔

دینی حساب یہ ہے۔ کہ ہم اس پر غور کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے نماز کے اوقات مقرر کئے۔ نماز کی رکعات کی تعداد قرار دی۔ سال میں ایک خاص مہینہ روزوں کے لئے مختص کر دیا۔ اور قرآن میں اس کو آیاتاً مآخذ ذکر کیا گئے ہوتے چند دن فرمایا۔ حج کا بھی ایک وقت مقرر ہوا۔ زکوٰۃ بھی حساب کے اعداد سے قائم کی گئی۔ یہی نہیں اس کی فطرت کا تمام کارخانہ حساب کے تحت نظر آتا ہے۔ اور کوئی چیز حساب سے خارج نہیں ہے۔

اگر ہم ان دینی اعمال پر نظر حساب سے غور کریں گے۔ تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ حساب یہ چیز ہے۔ اور پھر ہم اموال دین کو اصول حساب کے بموجب ادا کرنے لگیں گے۔

دنیاوی حساب یہ ہے۔ کہ خزانے چاند کے گھٹنے بڑھنے کو قرآن میں اوقات کی تقسیم و تعین اور مہینوں کی ضرورت سے وابستہ فرمایا۔ یعنی گردش کو اکب اور چاند کے عروج و زوال کو حساب معیشت میں بیان کیا گیا۔ اسی طرح رات دن کے اوتتمام موسموں کے اختلافات کی نسبت بھی قرآن نے اشارے کئے۔

انسان کی ضروریات زندگی کھانا، کپڑا، مکان، پانی، ہوا، بجلی اور وہ تمام چیزیں جو ہمارے کام آتی ہیں۔ سب حساب کے اندر مضمی ہیں۔ حساب ہی سے ہم ان کو کھاتے ہیں۔ حساب ہی سے ہمارا ان پر قبضہ ہوتا ہے اور حقہ ہی کے اصول سے ہم ان کو خرچ کرتے ہیں۔

جو شخص دینی اعمال کو حساب سے الگ ہو کر ادا کرنا چاہے گا۔ وہ ہلاکت میں اور تباہی میں پڑے گا۔ اور اس کا کوئی عمل پورا نہ ہو سکے گا۔ بلکہ بغیر مقررہ حساب

سے سخی، پھر عرفات میں مقبرہ وقت پر جانا۔ وغیرہ وغیرہ جس قدر مراسم میں ان سب کے اندر حساب پوشیدہ ہے۔
غرض یہ چاروں اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ اور چاروں کے چاروں حساب کے معلوم ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنے سے حساب خود بخود آجاتے گا۔

دینی معاملات میں محاسبہ کی تلقین پس تم کو چاہئے

نذکرہ فرائض ادا کرو تو حساب کو ضرورت نظر رکھو۔ جو شخص حساب کا فن مانتا ہوگا۔ اس کی نماز بھی عمدہ ملتی۔ اس کا روزہ بھی درست ہوگا۔ اور زکوٰۃ دج بھی اچھی طرح وہ ادا کر سکے گا۔ مگر تم کو ایک دوسری بات حساب کے ماتحت امور دین میں بتانی جانتا ہوں۔ اور وہ ایسی ہے کہ اگر تم اس کا خیال رکھو گے تو تمہارے دینی فرائض پختہ اور مستحکم ہو جائیں گے۔ اور معاش کے حساب کی طرح معاد کے اس حساب کے بھی تم کو فائدہ پہنچنے لگے گا۔

امور دین کا محاسبہ یہ ہے۔ کہ تم جب نماز پڑھو تو گذشتہ نماز کے وقت سے لے کر موجودہ وقت کی نماز تک درمیانی حصہ کا دل میں حساب کرو۔ کہ اس میں تم نے کتنے گناہ کئے اور کتنی نیکیاں تم سے صادر ہوئیں۔ اگر ہر نماز کے وقت تم یہ محاسبہ جاری کر دو گے تو جبر و فریب تمہاری برائیاں معدوم و گم ہو جائیں گی۔ اور تم نیکی کے سوا کوئی بدی نہ کرنے پاؤ گے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ تم محاسبہ کرنے کے بعد گناہوں سے توبہ بھی کرو۔ اور نیکیوں کا حساب کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا بھیجو۔ اور دعا کرو کہ خدا مجھ کو اس سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق دے۔

اگر ہر نماز کے بعد تم کو حساب کرنے کی فرصت نہ ملے اور معاش کی مجبوریاں اس غور کا وقت نہ دیں۔ تو عشا کی نماز کے وقت ضرور حساب کیا کرو۔ کہ یہ محاسبہ دوسرے دن کی برائیوں کو کم کر دے گا۔ اور نیکیاں روز بروز بڑھتی چلی جائیں گی۔

اسی طرح روزوں کے زمانہ میں، اور زکوٰۃ دینے وقت اور حج کے ایام میں تم کو محاسبہ کرنا چاہئے۔ رمضان کا محاسبہ یہ ہے۔ کہ سال بھر کے گناہوں اور نیکیوں کا دل میں حساب لگاو۔ اور گناہوں کے شمار کے بعد توبہ کرو۔ اور نیکیوں پر خدا کی حمد و ثناء بجالاؤ۔ زکوٰۃ دینے وقت اپنی اور زکوٰۃ لینے والے کی حالت کا حساب کرو۔ اس سے تم کو خدا کی نعمت کی قدر ہوگی۔ اور دنیا کی معاش میں ترقی کرنے کا دلولہ پیدا ہوگا۔ حج تمام عمر کے حساب کی ایک صورت ہے۔ اگر کسی حج نصیب ہوں تو سبحان اللہ۔ وہ نہ دو تہذیب و تمدن ایک حج فرض ہے۔ جو ساری زندگی کے شمار اعمال اور توبہ و استغفار کا موقعہ سمجھنا چاہئے۔

جب مات کی حکومت ختم ہوتی ہے۔ عالم سے نیند کی بے خودی اور فراموش کاری کا دور روا نہ ہونا چاہتا ہے۔ تو کائنات میں ایک عظیم الشان انقلاب آتا ہے۔ اس وقت مسلمان کو حکم دیا گیا۔ کہ فوراً بیدار ہو جائے اور اس عبرتناک تبدیلی کے وقت صبح کی نماز پڑھے۔ پھر جب سورج کے کمال کو زوال شروع ہوتا ہے تو کائنات میں ایک قسم کی دوسری تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے ظہر کی نماز مسلمانوں کو پڑھنی پڑتی ہے پھر جب سورج کے زوال کی شکل خاتمہ غروب کی حد کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ تو عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوتا ہے۔ اور صبح غروب ہو جانے کے بعد جب فدا کی سلطنت کا بالکل ہی خاتمہ ہو چکنا ہے۔ اور تمام جہان اس دردناک انقلاب سے متاثر ہوتا ہے۔ تو مسلمان مغرب کی نماز پڑھنے کو سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ اس کے بعد رات کی سیاہی کا عریض ہوتا ہے۔ حکمت کے پردے میں شیطان اور نفس انسان کو عیب اور گناہ کرنے پر مائل کرتے ہیں۔ اس وقت پھر حکم ہوتا ہے۔ کہ عشا کی نماز پڑھو تاکہ عریض شب میں بھی خدا کی یاد سے واسطہ رہے۔ ان اوقات کی نگہداشت سے آدمی کو رات اور دن کی تبدیلیوں اور مناظر قدرت کی رنگینوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور وہ فرمودہ الہی کے بموجب اس حساب سے فدا کو یاد کرنا سیکھ جاتا ہے۔

نماز کا حساب بتانا ہے کہ تم رات دن کے ہر حصہ زندگی میں فدا کو یاد رکھو اور اس کے طفیل حساب کی نعمت حاصل کرو۔

یہی حال روزے کا ہے کہ اس میں بھی مقصد حساب سے جسمانی کمزوری دور کرنے اور قوت صبر اور قوت تسلیم و رضا بڑھانے اور اپنے ارادہ کی طاقت کو مستحکم کرنے کی حکمت پوشیدہ ہے۔ روزے بھی ماہ رمضان اور گنتے ہوئے دنوں کے اس لئے مقرر ہوئے ہیں۔ کہ مسلمان حساب کو یاد رکھیں۔ اور اپنے سب کام حساب کی رو سے بنائیں دینے سیکھیں۔ روزے کے افطار اور سحری میں بھی حساب کا کھلا ہوا اشارہ پایا جاتا ہے۔

زکوٰۃ میں تو حساب کے فن کی تمام طاقت رکھ دی گئی ہے۔ یعنی زکوٰۃ مسلمانوں کے مال پر حسابی طریقہ سے فرض ہوئی ہے۔ کہ اتنی تعداد کی نقدی پر اتنا خدا کا ٹیکس ہے۔ اور اتنی تعداد کے مویشیوں پر یا دیگر قسم کے اسباب پر اس قدر ٹیکس خدا کی راہ میں دینا فرض ہے۔ جو لوگ حساب سے واقف نہ ہوں۔ اور زکوٰۃ دینا چاہیں ان کو خود بخود حساب آجائے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے کے لئے ان کو حساب کے جزئیات و کلیات پر عبور ہونا چاہئے گا۔ گویا خدا نے زکوٰۃ کو بھی حساب کا معلوم قرار دیا ہے۔

حج اور اس کی تمام رسمیں بھی فن حساب کے ماتحت ہیں۔ اول تو حج کا مقصد وقت پھر طواف چکروں کی تعداد، پھر صفا و دو کی مقررہ تعداد

یہ بات، اشتہار میں درج نہیں ہو سکتی کہ دین سن کسی مخفی کام کے لئے ہے۔

ان تمام محاسبات میں نمازوں کا محاسبہ نہ کرنا مسلمان بنادے گا۔ اور حقیقی دین اسلام کی اپنے اندر دیکھنے کو گئے۔ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ کہ نماز بخشش اور بری باتوں سے انسان کو روکتی ہے۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ زیادہ تر نمازی لوگ آج کل برسے کاموں میں ملوث نظر آتے ہیں اور نمازی ہونا بد اعمال جو نے کی ایک علامت قرار پا گیا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اور ان میں ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ نمازی لوگ اپنے اعمال کا محاسبہ نہ کرتے۔ مالاٹک نماز کی پہلی تکبیر میں کالوں تک ہاتھ لے جانا اس کی صاف علامت ہے۔ کہ مسلمان حساب کر کے تمام گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے ہاتھ اٹھا کر خدا کی طرف سے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے۔ پس اگر نمازی لوگ اپنے اعمال کا حساب رکھیں۔ اور نیت باندھتے وقت ان تمام اعمال سے توبہ کا خیال اور ان سے دست بردار ہونے کی نیت بھی کر لیا کریں۔ تو چند روز میں ان کی نماز تمام فواحش اور منکرات یعنی برائیوں سے ان کو پاک و صاف کر دے۔ اور نماز میں ان کو خشوع بھی ہونے لگے اور ان کے دل کے خطر بھی کم ہو جائیں۔ جن کی آج کل ہر شخص کو شکایت ہوتی ہے۔

خلاصہ مقصد یہ ہے۔ کہ مذکورہ ارکان اسلام کی طرح ہر دینی عمل میں حساب کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس سے چند وز میں مسلمانوں کی دینی حالت درست ہو جائے گی۔ اور وہ قیامت کے حساب میں ہلے سے اتریں گے۔ ہوان کی زندگی دنیا کا حاصل مطلب اور مقصد حقیقی ہے۔

امور دنیا میں حساب کی ضرورت

دین کے حساب و کتاب کا مختصر ذکر ہو چکا۔ اب دنیا کے حساب کو دیکھنا چاہئے۔ جس کے اوپر ہم مسلمانوں کی معیشت اور معیشت کا دوسرا حصہ یا سبب مندر ہے۔

مسلمان امور دنیا میں حساب سے بہت غافل اور بے خبر ہو گئے ہیں۔ شروع میں جو آیت لکھی گئی ہے۔ کہ آدمیوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور وہ غفلت میں نہ بھیرے بیٹھے ہیں۔ وہ بالکل اکل کے مسلمانوں پر صادق آتی ہے۔ ان دنوں مسلمان اسی کو کہتے ہیں۔ جو حساب سے نااہل ہو۔ یہ وقت وہ ہے۔ کہ ہر مسلمان حساب کی قوت سے نظر تامل و محروم خیال کیا جاتا ہے۔ اس کو لوں میں مسلمان بچے عام طور سے حساب کی تعلیم میں کمزور اور بے ہوا پائے جاتے ہیں۔ اور عموماً وہ حساب سیکھنے سے دم چراتے ہیں۔ اور حساب ان کو ایک جنجال معلوم ہوتا ہے اور حساب ہی میں وہ اکتفیل ہو جاتے ہیں۔

مسلمان حساب کو ذلیل مینوں کا فن سمجھتے ہیں۔ ان کے دل میں حساب بہت ہی حقیر اور ادنیٰ چیز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انھوں نے

آنکھ کھول کر انہی جرأت اور زور تیغ سے ملک فتح کرنا اور ملکوں کی دولت کو بے حساب خرچ کرنا سیکھا تھا۔ انھوں نے کسی مگر حساب کی قوت سے فتح حاصل نہیں کی (جیسا کہ ہندوستان و دیگر ملکوں میں انگریزوں نے حساب کی طاقت سے فتح حاصل کی ہے) ان کی قومی اور نسلی روایات میں کہیں مذکور نہیں ہے۔ کہ حساب بھی ایک ہتھیار ہے اور یہ ہتھیار بھی ملک فتح کر سکتا ہے۔

بیشک مسلمانوں نے تجارتیں کیں۔ اور ان کے رسول نے اپنا پہلا عمل معیشت تجارت ہی سے شروع فرمایا تھا۔ اور آج کل مسلمان اچھے تاجروں کی حیثیت میں موجود نظر آتے ہیں۔ مگر انھوں نے تجارت بھی ہمیشہ بے حساب کی۔ یعنی تجارت میں حساب کے اس نکتہ کو پیش نظر نہیں رکھا کہ دوسری اقوام پر تجارتی حساب کی رٹو سے فائدہ حکومت بھی کی جاسکتی ہے۔ اور تجارتی حساب کے لشکر اقوام پر عوام کو مظلوم طریقہ سے استبداد مسلط کر کے کرتے باطل مضہم کر جاتے ہیں۔

مسلمان اگر یہ کہیں کہ ہمارا قومی شمار دنیا کی اقوام کو گننے کے لیے کی طرح اندھ بن کر نہ دیکھنا چاہیے تھا۔ ہم ایک دفعہ تو زبردست حاکم کے اقوام کو زیر و زبر کر ڈالتے تھے۔ اور ان کی دولتوں کے حاکم و مالک بن جاتے تھے۔ مگر اس انقلاب و تکلیف کی بہت تھوڑی مدت ہوئی تھی۔ اور

ہماری اس یورش سے عارضی صدمے اقوام مفتوح کی زندگی کو پہنچتے تھے تو ان کا کہنا سچ ہو گا۔ کیونکہ مسلمانوں نے دنیا کے کسی حصہ میں تجارتی حساب کا علم حاصل نہیں کیا۔ اور انھوں نے کسی قوم کی معیشت کو اپنے تجارتی حساب کے شکنجے میں کس کر نیست و نابود نہیں کر ڈالا۔ انھوں نے دوسری قوموں کے ملک تلوار کے زور سے چھین لئے۔ وہ دوسری قوموں کے تاج و تخت کے مالک ہو گئے۔ مگر مفتوح اقوام کی معیشت پر ہام نہیں ہوئی۔ اور اقوام کی زندگی کے وہ تمام اعضاء سلامت رہے جن سے ان کی نافع الہال حیات کا نشان ملتا تھا۔ چنانچہ مسلمان دنیا کے جس حصہ میں گئے اپنی مفتوح قوموں کو انھوں نے بے حساب دولت دی تو ان ہی نہیں۔ بلکہ علم بھی بے حساب، اقتدار بھی بے حساب، اور زندگی کی صفیاء بھی بے حساب۔ مسلمانوں نے مفتوح اقوام کی بھی بھٹی آمدنی سے فائدہ اٹھایا۔ اور ان کی دولت کی بنیاد کو ہاتھ نہ لگایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی محکوم و مفتوح اقوام آج کل سلامت ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی کم اور معدوم نہیں ہوئی۔

اگر مسلمان تجارتی حساب کی رٹو سے ملک فتح کرتے۔ اور تجارتی حساب کے بموجب حکومت کا طرز مقرر کرتے۔ تو آج ان کی وہ مفتوح اقوام جو سات سات سو اور آٹھ آٹھ سو برس تک محکوم رہیں۔ صفحہ ہستی سے ناپید ہو جاتیں۔

خط لکھیے آپ کو فلین سن کے عجیب فائدے قلمی خط کے ذریعہ بتا دے جائیں گے

کہ تمہارا لباس تمہاری غذا اور تمہارے برتنے کی سب چیزیں دوسروں کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو تم کو ایک دن میں بھوکا مار ڈالیں۔ اور ایسا کر دیں کہ تم جانوروں کی طرح نٹے پر بندھے پھر لے کر پھوڑا ہو جاؤ۔ مگر وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ تم ان کی کھیتی ہو۔ وہ تم کو پانی دیتے ہیں اور پھر کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں۔

تم کو تو حساب یہ بتا دینگا۔ کہ جن چیزوں میں تم دوسروں کے محتاج ہو۔ وہ چیزیں تم خود تیار کرنا سیکھو۔ کہ تم کو غیر کی محتاجی نہ رہے۔ مگر تم کبھی ان کو تیار نہ کر سکو گے۔ جب تک حساب کی پوری قابلیت تم میں نہ ہوگی مگر یا حساب ہی خطرے سے آگاہ کرے گا۔ اور پھر حساب ہی ایسا بلند کیا کہ تم اس خطرے سے محفوظ ہو جاؤ۔ اور اپنی معیشت کا انتظام خود ہی کرنے لگو۔

خدا کے لئے حساب سیکھو جو علم معیشت کی جان ہے۔ لہذا حساب میں بھارت پیدا کر دو۔ جس سے آجکل کی ساری دنیا اور اس کی تجارتی سیاسی اور تمدنی کلیں جل رہی ہیں۔

مددوں کا حساب ایک بنیاد ہے۔ ریاضی اس کی دیوار ہے فلسفہ اس کی چھت ہے۔ اور سائنس کے کرشمے اس مکان کی آبادی اور زینت ہیں۔ جس مکان کی بنیاد نہ ہو۔ دیواریں نہ ہوں۔ چھت نہ ہو وہ مکان سائنس کی بجادیں کیونکر رکھی جائیں گی۔ اور سائنس سے معیشت کا سامان کیونکر حاصل کیا جائے گا؟

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو حساب میں خوب طاق کرے حساب کے ہر پہلو کو بچپن سے ذہن اور دماغ پر جمائے۔ کہانیاں ہوں تو حساب کی پاپیلیاں ہوں تو حساب کی باتیں ہوں تو حساب کی ہینول کو حقارت سے دیکھنا چھوڑو۔ اور ان کی ریس حساب سیکھنے میں کرو۔ اور ایسی کرو کہ اپنی سلسلہ دماغی اور ذہنی برتری سے حساب میں ان پر فائق ہو جاؤ۔

جب بچہ پیدا ہو حساب کے اعمال اور ان کے طریقے تو اس کی خوشی

میں خراج کرنے کا پہلے سے ایک حساب بناؤ۔ اس کے لباس اور متعلقہ ضروریات کا قبل از وقت ایک تخمینہ نہ رکھو۔ اس سے تم اسراف نہ کر سکو گے اور مقررہ حساب سے باہر نہ نکلنے پاؤ گے۔

بچہ کو دو دھ پلانے کا بھی حساب مقرر کرو۔ کہ رات دن میں کتنی کتنی چیز کے بعد اس کو دو دھ دیا جائے۔ اور پھر اس مقررہ یا دداشت کے موافق بچہ کو دو دھ پلا کر دو۔ اس حساب سے بچہ بہت کم بیمار ہوگا۔ اگر گھڑی گھڑی بغیر حساب کے اندھا دھند دو دھ پلا لیا۔ تو وہ بھی مری ہو جائے گا۔ اور اس کی تندرستی بھی درست نہ رہے گی۔ اس کے علاوہ اگر حساب کا خیال رکھا گیا

تجارتی حساب میں سود ایک ضروری روح ہے۔ کوئی تجارتی حساب سود کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ مسلمانوں کو سود سے روکا گیا تھا۔ اور اس وجہ سے روکا گیا تھا۔ کہ اس سے خود غرضی پیدا ہوتی ہے، اس سے بے رحمی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ اس سے اپنی بقا اور دوسرے کی فنا کا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔ مسلمان سود سے نیچے رہے اور انھوں نے ایسا کوئی کام نہ کیا۔ جس کے اندر سود کا دخل ہو۔ مسلمانوں کی تجارت شروع اور وسط کے زمانہ میں سود سے پاک رہی اور بغیر سود کے خوب چلی۔ کیونکہ سودی تجارت کا مقابلہ ان کو دینیش نہ تھا۔ اب مسلمان مجبوراً سودی تجارت کرتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر ان کے کاروبار کا چلنا محال و ناممکن ہو گیا ہے۔ تب بھی وہ سود کے ان برے اثرات سے حتی المقدور دور رہنا چاہتے ہیں۔ جو سود خوار اقوام کا شعار ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی تجارت جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ اقوام پر فائز نہ ہو سکتا۔ کبھی نہیں بنی۔ البتہ اسلامی تبلیغ کا کام تاجروں نے کیا۔ مگر اس میں بھی وہ خود غرضی نہ تھی۔ جو یوہین یوہین کو نظر آتی ہے۔ اور وہ اپنے طرز عمل پر قیاس کر کے مسلمانوں کی تبلیغ اسلام کو تجارتی حساب کی نفرت سے دیکھتے ہیں۔

گو مسلمانوں نے آجکل معیشت کے معاد میں حساب سے سر دکا نہیں کیا۔ اور تجارت و سیاست میں حساب کی قوت سے انھوں نے اور فائدہ نہیں اٹھایا۔ جو آجکل کی فائز اقوام اٹھاتے ہیں۔ "میں کہتا ہوں۔ کہ اب ان کو حساب کی بہت ضرورت ہے۔ دوسروں پر فتنے پانے کے لئے ہیں۔ بلکہ انہی زندگی بابت کو۔ اپنی معیشت کو تباہی سے محفوظ رکھنے کو۔ بلکہ اپنی قوم کی جزو صلی دینی و دنیوی ہستی برقرار اور سالمیت رکھنے کو انھیں حساب سیکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

آج حساب دوسرے کی توار کا وار روکنے کا ڈھال ہے۔ آج حساب حریفان کا حذر روکنے کا محفوظ قلعہ ہے۔ انہیں کو حساب آنا ہوگا ورنہ اپنی قومی دھلکی اور دینی قوتوں کے پامال کرنے والے دشمنوں سے بچ جائے گا۔ ورنہ حساب جاننے والے حریف مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کر ڈالیں گے۔

تم تعجب نہ کرو، حساب ایسی ہی قوت ہے۔ تم حیران نہ ہو۔ سب اس زمانہ میں ایسی ہی عجیب چیز ہے۔ جو تم کو زینت کی دنیا میں ہر قسم کے خطروں اور ہر وضع کے اندیشوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

تم حساب سے واقف ہو گے تو سمجھ جاؤ گے۔ کہ تمہاری معیشت کے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے کی کیا ضروریات ہیں۔ اور ان کو کون کون پورا کرتا ہے۔ اور وہ کیونکر پوری ہوتی ہیں۔ اور ان کے سبب تم ان کس کے محکوم اور غلام بنے ہو گے ہو۔ اگر تم حساب کے فن سے اس بات کو جان جاؤ گے۔ تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تم کو نظر آجائے گا

سبے شمار اشخاص نے فیلن سنٹ کا سچہ سچہ کر کے اس کے مفید ہونے کی اطمینان دی ہیں۔

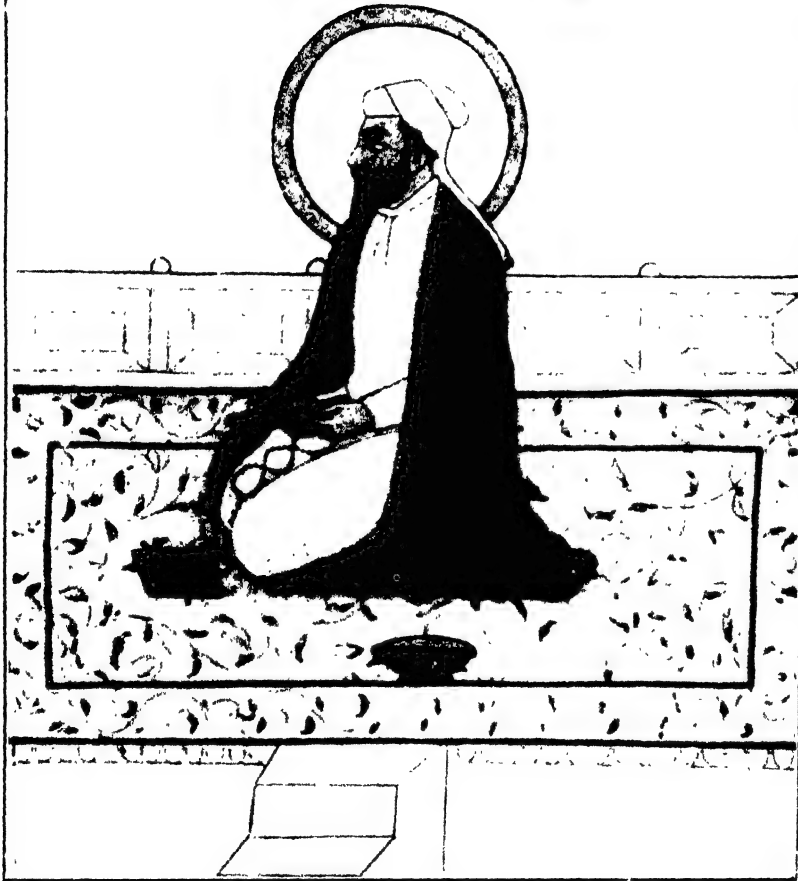


حکایت مسکینان و کوری



مسکینان اور کوری مسکینان

تمجيد حضرت نظام الدين اوليا



سلطان المشايخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

تو بچہ کے دل میں ابتداء سے پابندی وقت کی عادت جو بنی شروع ہو جائے گی۔ اور بڑا ہونے کے بعد وہ بڑا پابند اوقات ہو جائیگا۔

جب دودھ چھوٹ جائے تو بچہ کی غذا کا بھی حساب لگادو۔ اور پہلے سے سوچو۔ یا طبی مشورہ سے کہ قرار دو۔ کہ کتنی غذا ملکیا کیا غذا کس کس وقت اس کو دی جائے۔ ایسا ہی اس کے کپڑوں کا بھی حساب لکھو کہ تہاری حیثیت اور قدرت کے موافق اس کو صاف کپڑے ملے رہیں۔ کپڑوں کے حساب میں گوشت کناری اور ریشم کے مکلف لباس کا خیال ترک کر دو۔ بلکہ وصل سکے واسے کم قیمت کپڑے حساب کر کے تجویز کرو تاکہ بار بار بدلے جائیں اور بچہ صاف ستھرا رہے۔

بچہ کے سامنے خدا و رسول کے ذکر اور دینی باتیں کرنے کا بھی حساب لے کر جو جب ایک وقت مقرر کر دو۔ صبح شام کا وقت اچھا ہے۔ جب رات کے کھانے سے فراغت ہو چکا ہوں کو لے کر بیٹھ جاؤ۔ اور ان کے آگے اسلامی کہانیاں کہو

مگر اس میں بھی رقت کا حساب قائم رہے۔ حساب سے زیادہ وقت ضائع نہ کرو۔ بچوں کے سونے، کھانے، کھیلنے غرض ہر بات کا حساب کر کے مقرر کرنا چاہئے۔

جب بچہ ذرا بڑھتا ہو جائے تو مکتب بھیجنے کا حساب کرو۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سوچو کہ نیک، لائق اور تربیت یافتہ استاد کون ہے؟ اور اس کو کتنی تنخواہ دے سکتے ہو۔ اس تجویز کے بعد حساب کرو کہ بچہ کی ابتدائی تعلیم میں کتنا خرچ کر سکنے کی حیثیت ہے۔ یعنی ابتدائی تعلیم کے تمام خرچ کا ایک تخمینہ پہلے سے لے کر لو۔ تاکہ اندھا دھند خرچ نہ کرنا پڑے۔ اس خرچ میں یہ یاد رکھو کہ بچوں کی ابتدائی تعلیم بھیا اور بہت لائق استادوں سے ذرا زیادہ خرچ کر کے کراؤ۔ کیونکہ شروع کی انجمنی تعلیم سے اس کی آئندہ حالت درست ہوگی۔ لوگ غلطی کرتے ہیں کہ شروع میں گھٹیا اور کم لیاقت استادوں سے پڑھواتے ہیں۔ اور بعد میں اچھے استاد تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں بچہ کی عقل بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ خود اس کی رہنما ہوتی ہے۔ ضرورت تو ابتدائی استاد کے زیادہ لائق ہونے کی ہے۔

بچہ کی تربیت کا خیال تعلیم سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اس واسطے ایسے استاد تلاش کرو جو تربیت اچھی دے سکیں۔ اور جن کی صحبت اچھی مشہور ہو۔ اور یہ جب بھی ہوگا کہ تم پہلے سے سب باتوں کا حساب لگاتے۔ مذہبی تعلیم کو مقدم رکھو۔ مگر اس میں عمر کا بڑا حصہ خرچ نہ کرو۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھاؤ۔ اور نماز روزے کے مسائل زبانی یاد کراؤ اور مسلمانوں کی تاریخی باتیں شروع سے ان کے سامنے بیان کرتے ہو اور ایسا سادہ تلاش کرو جو اس کی لیاقت رکھتے ہوں۔

اس کے بعد انگریزی یا وہ تعلیم دلو اور جو معاش کے لئے ضروری ہو۔ اس کا حساب لگانے کی سخت ضرورت ہے۔ کہ پہلے اپنے بچوں یا بچہ کی آئندہ طرز زندگی کس قسم کی چاہتے ہو۔ اگر اس کو تاجر بنانا ہے تو حساب اور ملکوں کی پیداوار اور آمد مراد وغیرہ باتیں پڑھانے کا بندوبست کرو۔ اگر ڈاکٹر بنانا ہے تو شروع سے اس قسم کی تعلیم کا خیال رکھو۔ اسی طرح انجینیر بنانا ہو۔ وکیل بنانا ہو۔ یا دھڑکی نوکری کرانی ہو۔ یا کچھ اور شغل پیش نظر ہو۔ تو اول دن سے اسی کے موافق تعلیم کا بندوبست کرو

و دو لوگ سخت گمراہ ہیں جو اولاد کو انھیں بند کر کے پڑھاتے ہیں۔ اور ان کو معلوم نہیں رہتا کہ ان کا بچہ بڑا ہو کر کیا کام کرے گا۔ یہی وجہ ہندوستان میں ہم لوگوں کی خرابی اور کم لیاقتی کی ہے۔ کہ ہم پہلے سے حساب نہیں کرتے۔ اور اپنی آئندہ زندگی کا مقصد قرار نہیں دیتے۔ اس واسطے اس حساب کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اولاد کا آئے نوالا کام پہلے سے سوچ لیا جائے۔ اور اس کے موافق شروع سے اس کی تعلیم و تربیت ہو۔

شادی کا وقت آئے لکھو اپنے لڑکے یا لڑکی کی عادات و خصلت و لیاقت اور خود اپنی حیثیت کا حساب لگادو۔ اور اس کے موافق دہن دولہا کو انتخاب کرو۔ اس حساب سے تمہاری اولاد کی زندگی بہت اچھی گزرے گی۔ ورنہ سخت تکالیف کا سامنا ہوگا۔ جیسا کہ ہوتا ہے۔ شادی کرنے میں بھی اپنی بساط اور قدرت کا حساب کر کے خرچ کی پہلے سے ایک مقدار مقرر کر لو۔ اور اس مقدار سے ایک جیسہ زیادہ خرچ کر کے کا خیال دل میں نہ آئے دو۔

شادی کے بعد نئے اخراجات خانگی کا بھی ایک حساب لگادو۔ تاکہ تمہارے لڑکے کی بیوی شروع سے مقررہ خرچ کی عادی ہو جائے اور فضول خرچی کی طرف اس کو میلان نہ ہو۔

گھر داری کی زندگی شروع ہونے کے بعد ہر مہینہ کے کھانے اور ہر موسم کے لباس اور ہر وقت کے تہوار اور تقریبات کا پہلے سے حساب لکھ لیا کرو۔ اور بساط سے زیادہ خرچ مقرر نہ کرو۔ اور جب خرچ شروع ہو تو مقررہ حساب کے اندر رہو۔

مذہبی نذرانیاں، خیر خیرات وغیرہ کا بھی پہلے سے حساب کرو۔ اور سوچو کہ ہر مہینہ اتنی مقدار اس کام میں خرچ کرنی ہے اور بھر جا ہے کچھ ہی ہو جائے۔ ہرگز ایک جیسہ مقررہ تخمینہ سے زیادہ خرچ نہ کرو۔

دوستوں اور کنبہ داروں کے لین دین اور خاطر مدارات کا بھی حساب لے کر جو جب ایک ماہواری تخمینہ مقرر کرنا چاہئے۔ کیونکہ

لوگ اس معاملہ میں بہت ہی بے حساب کام کر کے تباہ ہوتے ہیں۔
تفریحات جائز کا بھی اپنی حیثیت اور مقدسیت کے مطابق مابور و تمجید
لگا لو اور اس سے زیادہ کسی تفریح میں کچھ خرچ نہ کرو۔

طلب اعزاز کا خرچ بھی آج کل ایک خاص صورت کا بنتا جاتا
ہے۔ عزت کے حصول میں یہ حساب ضرور کیا کرو۔ کہ عزت کا وزن
کننا پیش نظر ہے۔ اور کتنے بیخ اور کتنی ذلت برداشت کر کے یہ عزت
سستی رہے گی۔ اگر حساب کے بموجب خرچ اور ذلت اٹھائے گا وزن
عزت کے وزن سے کم ہو تو عزت حاصل کرو۔ اور خرچ و ذلت کا مقدر وہ
تخمینہ بیدار رہے صرف کرو۔ مگر ہلکی اور کم وزن عزت کے لئے بجاری خرچ
اور بجاری ذلت اٹھانی سخت بیوقوفی ہے۔

یہ مسئلہ بہت ہی نازک اور ضروری ہے۔ اور مثالوں کے بغیر
سمجھ میں نہیں آسکتا۔ بیماری میں خرچ کا حساب لگانا دشوار ہے۔ تاہم یہ حساب
لٹکا سکتے ہو۔ کہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ فانی حالات کے موافق اخراجات
بیماری کے لئے الگ اور مخصوص کسی مقدار میں رکھنا چاہئے۔ اور یہ حساب
مگر کے آدمیوں اور ان کی تمدنی کی حالت دیکھ کر آسانی سے ہو سکتا ہے
مگر یہ رستہ دو باتوں کی عادت ڈال لینا اور خواہ مخواہ ذرا ذرا سی بات
پر کھنکھوں اور دشواری سے پاس دوڑا ہوا جانا غلطی ہے۔ یہی حفظ صحت
کے اصولوں کا حساب مقرر کرو۔ تو بہت کم بیماریاں ٹھہریں گی۔

اور مناسب یہ ہے۔ کہ روزانہ کی کوئی اچھی کتاب علانیہ خرچ
سے خرید کر رکھ لو۔ اور جب ضرورت پڑے تو اس سے مدد لو۔ تاکہ کپڑوں
اور ڈاکٹروں کے خرچ سے محفوظ رہو۔
خدا بخواتین جب کوئی مر جائے تو خلاف شریعت اسراف
کی رکھوں سے بچو۔ اور نیاز فاختہ کا پہلے سے ایک تخمینہ مقرر کرو جو پس
ماندوں کی حیثیت سے درجی زیادہ نہ ہو۔ اور ضروریات کا ذرا سا نشان
بچھنا پایا جائے۔

تفصیل ضرورت زندگی کا کوئی دینی یا دنیاوی کام حساب کے عملی طریقوں کے
فانی نہ رہے۔ اور ہر چیز حساب سے لے کر آجائے۔
اگر تم سب باتوں پر جو میں نے بتائیں عمل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم
ایک دو باتیں تو غضب کر لو۔ اور ان پر مضبوطی سے قائم رہو جو
تم خود بخود جان جاؤ گے۔ کہ حساب سے کام کر کے میں کتنا ذرا ہے
اور حساب تمہاری حالت کو چند روز میں کیسا بہتر اور عمدہ بنا دیتا ہے۔
میرے راتے میں بچوں کی تعلیم اور ان کی آئندہ مقصد زندگی کا
حساب پہلے سے کر لینا اور روزمرہ کے خرچ کا پیشگی تخمینہ بنالینا سب
عملی طریقوں میں ضروری اور اس شد ضروری طریقے ہیں۔ ان کو بغور
فہم کرنا چاہئے۔ اور ان پر عمل کر کے کا تو ہر شخص کو
ارادہ کر لینا مفید ہوگا۔

گراموفون کے ریکارڈ تیار کرنے والی مسلمان کمپنی

ہماری کمپنی نے خندمال کے حصہ میں جیسی شہرت و مقبولیت حاصل کی ہے اس کا ہمہ گاہ باری میں لاکھ
لاکھ شکر ادا کرے یہ کراں نے ہماری جانفشانی کا نتیجہ حسبِ خواہ ہو کر دیا ہمارے یہاں کے گراموفون ریکارڈ
بنائیت مقبول ہوئے ہیں جس کے لئے ہم پبلک کا بھی شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں کے ریکارڈوں میں جو تو آلی
حقانی ذرائع، دورے، ٹھہریاں، ذخیرہ و ذخیرہ بھری جاتی ہیں، وہ بنائیت احتیاط کے ساتھ دیکھ کر بھری جاتی ہیں۔
خصوصاً نعت شریف کے، تعلیمی ریکارڈ تو بنائیت اعلیٰ بنائیت کے ہوتے ہیں جو کہ خود مالک کمپنی کی کمپانی میں ماہر فن گانے
دالوں سے بھر لئے جاتے ہیں۔ اس کمپنی کے گانے والے اور گانے والیاں قریب قریب اپنی آپ نظیر ہیں، ہم اس کمپنی کے
چند ریکارڈوں کے نمبر آئی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو کہ مقبول خاص عام ہیں اور جن کی مانگ روز افزوں ہو رہی ہے UN 717, UN 721, UN 741, UN 731, UN 725
ہندی، فارسی، پنجابی اور مین زبان کے عمدہ عمدہ ریکارڈ تیار ہوتے ہیں۔ آرڈر دی جی بھی عطا کیا جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ ہماری صداقت کا امتحان کریں
تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں ہم نے ریکارڈوں میں کیا بات پیدا کی ہے۔ یوں تو ہر کمپنی ریکارڈ بناتی ہے مگر ایک مرتبہ آپ ہیکر بکاؤں کو بھی دیکھیں اسلام۔

یونیورسل ریکارڈ اسٹورز ۹ لوئیس اسٹریٹ ریگن (برہما)

۲۳-

حضرت مہلا پر سید سید ابی محمد مہاں
 ودی سجادہ میں دلاہ حبیب
 سید سجادہ میں مہلا مہلا دلاہ حبیب
 دینی میں سجادہ دلاہ ہے اب مہلا
 رت میں



مہلا سید حسن میں دلاہ حبیب
 حضرت مہلا سید سید محمد ساجد صاحب
 ودی چشتی مہلا پہلا وی



خواجہ سید عبدالرحمن مہلا مہلا
 محمد دلاہ شریف امام جامع مسجد دہلی بہ
 دہلی کی جامع مسجد کے شاہجہاں بادشاہ کے رہا

(۲۴)



موتی هندی
نور
نور
نور



و به نوری عس هوای به د و سیر د و و و

بسرپرستی خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ دکن ہیر آئل کمپنی

(ہندوستان کی مشہور نمائشوں سے طلائی تمغہ یافتہ)

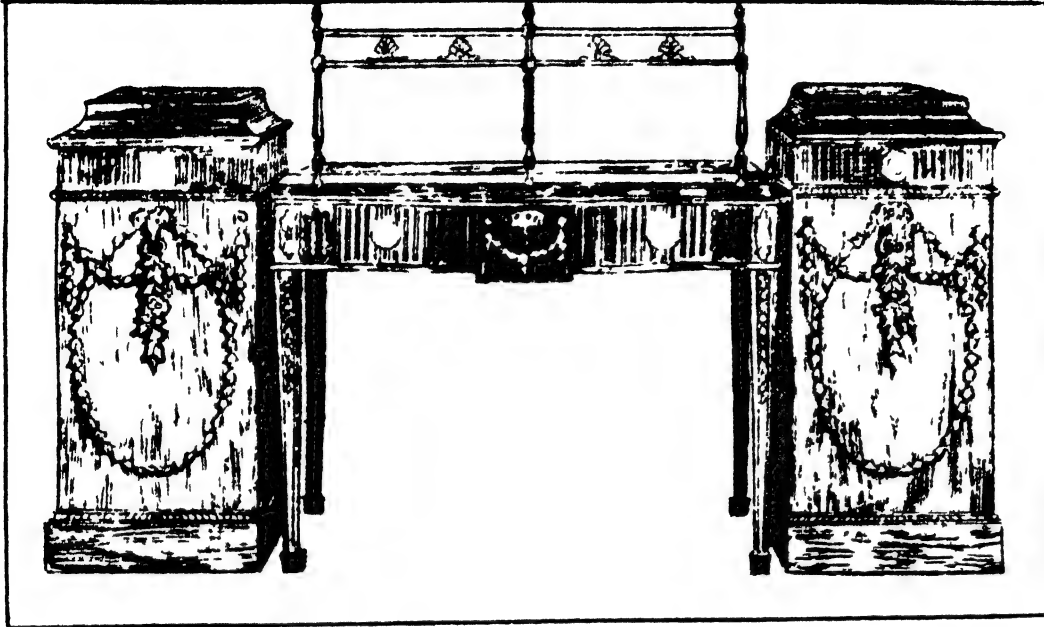
حیدرآباد دکن میں اپنی نوعیت کا یہی وہ واحد کارخانہ ہے جسکو اپنی نیک نامی اور دیانتداری کی بدولت آج تاجدار دکن کی خاص سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ پس مبارک ہیں وہ ہستیاں جو ان مفید اور مستند مصنوعات سے مستفید ہو رہی ہیں اور قابل فخر ہے ہمارا کارخانہ جس نے اپنی ایمانداری سے دنیا بھر پر اپنا اعتماد قائم کر لیا ہے۔

نظام و کیمیکل ہیر آئل
تقویت دماغ اور ورازی گیسو کا تنہا ضامن۔ شاہ کا پندیدہ۔ معزز طبقہ کا مرغوب طبع۔
بہترین تیلوں سے سوئی صدی بہتر۔ لاثانی و پائدار خوشبو۔
ذہمت علاوہ اخراجات ہمہ سکہ کلداریا ہمہ سکہ عثمانیہ۔

یہ وہ افضل ترین غارہ ہے جو کہ عمالک یورپ کے مماثل تسلیم کر لیا گیا ہے
گولڈن اسٹو رخساروں میں سر جی اور جلدیں خاص نرمی پیدا کرتا ہے شیونکے بعد اسکے استعمال سے
جلد سیاہ نہیں ہوتی۔ بلحاظ موسم و وقت استعمال کیا جاتا ہے قیمت علاوہ اخراجات ۱۲ اسکہ عثمانیہ ۱۰ اسکہ کلداریہ
دکن ہیر آئل نظام کے کیمیکل اگر ایمر کا امتحان کردہ۔ یہی وہ تیل ہے جس کے مفید ہونے
سے دنیا کی کوئی ہستی انکار نہیں کر سکتی۔ قیمت علاوہ اخراجات ۱۴ اسکہ عثمانیہ ۱۲ اسکہ کلداریہ *

پتہ:- دکن ہیر آئل کمپنی حیدرآباد دکن

نوٹ:- سکہ کلداریہ سے مراد برٹش گورنمنٹ کا سکہ ہے جو ہندوستان میں رائج ہے اور سکہ عثمانیہ
سے مراد وہ سکہ ہے جو اعلیٰ حضرت حضور نظام کی مملکت میں رائج ہے۔



BOMBAY FURNITURE HOUSE.

۱۶۳

ہندوستان میں ولایتی فرنیچر کا جواب
جہاں مکانات، کوٹھیوں، آفس اور مدرسہ کا بہترین
فرنیچر

ولایتی تربیت یافتہ، فورمن کی نگرانی میں نہایت پائیدار، ارزاں اور خوب صورت
تیار ہوتا ہے

یہ کارخانہ فرنیچر سازی میں آپنا آپ نظیر ہے۔ ریاست حیدرآباد فیشن کا گھر ہے۔ اور
بہت سی فرنیچر ہوس اسکی ضروریات کا حامل۔

پتہ یاد رکھئے:- بمبئی فرنیچر ہاؤس افضل گنج روڈ حیدرآباد دکن



ایک ترک درویش



ایک کردی درویش





صوفی صاحب خان صاحب
ہر مہر صوفی نے ہر مہر



صوفی مشرف خان صاحب
مباح صوفی بہار میں



لیدی مہر خان صوفی



حضرت سید بن علی شاہ صا.
جدا مجد خواجہ حسن نظامی کی پُرانی تصویر
دہلی کے مشہور مصور محمد اعظم نے بنائی ۱۷



حضرت جدہ اچہ حسن ضامی

قلمی چہرے

مذہبسی اللہ میاں

سوکھی خاک کے ذروں میں اُسی کی تشنہ لہی اور خشک سامانی۔ پھونوسا
میں اُسی کی جوت۔ کانٹوں کی نوکوں میں اُسی کی کھٹک۔ پھر بھی وہ
بے صورت کی ایک صورت ہے۔

قاتل و مقتول۔ جاہل و مجہول۔ عالم و معلوم۔ خطا دار و بے خطا۔
خوبصورت و بد صورت۔ کالا اور گورا۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ اندھیرا اور جالا
سب اُسی نظر نہ آئیں والے مگر ہر ایک کے منظور نظر کا سراپا اور علیہ ہے
وہ اور پوچھنا ہے۔ وہ دائیں ہو یا بائیں۔ وہ آگے ہو یا پیچھے۔ وہ اول
ہو یا آخر۔ وہ ظاہر ہو یا باطن۔ کچھ بھی ہو وہ بے صورت کی ایک صورت ہے
آگے جا کر جس موجودات اور مخلوقات کے چیلے ایک خاکی بشر
کے قلم سے نکل نکل کر کاغذی مجلس میں آراستہ ہوئے ہیں بس یہ سمجھ لینا
چاہئے کہ ان سب کے اندر اللہ میاں کا حلیہ موجود ہے۔ کیونکہ اس نے خود

۱۶۵

اپنے رسول کی زبان سے فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ جو اس کو مانے وہ بھی
انجان اور جہل مانے وہ بھی نادان۔ لہذا یہ کہہ کر ختم کر دینا چاہئے کہ
وہ سبحان واد سبحان تو تو بس بے صورت کی ایک صورت ہے

محمد رسول اللہ

سب سے پہلا۔ اور سب سے آخر۔ مشرق کا سورج۔
مغرب کا ابر۔ عری۔ ماشی۔ محمد۔ قدرت کا ظہور۔ فطرت اللہ کا نور۔
پتھر اُس کے جلوے کے بیٹ پر بندھے کو پیدا ہوئے۔ چونکہ
لگے کھیل اس کا لباس بننے کو زمین پر نمودار ہوئے۔ مسکینی و
ستاری اس لئے وجود میں آئی کہ اس کا سراپا کھلائے۔
غمواری و غمگاری کو دنیا میں اس واسطے جگہ ملی کہ محمد
اس کو برکت کر دکھائے۔

میرا محمد۔ مکہ میں پیدا ہونے والا محمد۔ مدینہ میں آخری

بے صورت کی ایک صورت ہے۔ تارہ بھی نہیں چاند بھی نہیں صورت بھی نہیں بخت
افلاک بھی نہیں۔ عرش و کرسی بھی نہیں۔ سمندر اور پہاڑ بھی نہیں۔ بہتا
ہوا دریا بھی نہیں ششدر اور حیران کنارہ بھی نہیں۔ کوندے والی
بجلی بھی نہیں بگڑنے والا بادل بھی نہیں۔ جمادات بھی نہیں۔ نباتات بھی
نہیں۔ حیوان بھی نہیں انسان بھی نہیں۔ وہ تو بس بے صورت
کی ایک صورت ہے۔

کیا وہ بیٹی کے چہرہ کا حسن ہے؟ کیا وہ مجنوں کی آہ و بکا ہے؟
کیا وہ شیریں کی میٹھی بات ہے؟ کیا وہ فرہاد کی کورہ شکنی ہے؟ کیا
وہ پھولوں سے بھری بہتے پانی میں اپنی شکل دیکھنے والی ہریالی
ڈالی ہے؟ کیا وہ بل کہائی ہوئی زلف ہے؟ کیا وہ سرمئی آنکھ
ہے؟ یا آنکھوں کا گلابی ڈول ہے؟ یا نیکی پلک ہے؟ یا گلابی زخار
ہے؟ یا لال ہونٹ ہے؟ یا موتی سادانت ہے؟ یا چاہ زخندوں
ہے؟ یا سرو ہے؟ یا قمری ہے؟ یا چکور ہے؟ یا چکروہ ہے؟
یا چکوری ہے؟ بے صورت کی ایک صورت ہے۔ سب صورتیں
اُس کی۔ سب چیلے اس کے سب چہرے اس کے۔ سب جلوے
اُس کے۔ سب روشنیاں اُس کی۔ سب نور اس کے۔ سب اندھیرے
اس کے۔ سب سیرتیں اس کی۔ سب خصلتیں اور جلیتیں اس کی بنائی
ہوئیں۔ اسی کی بسائی ہوئیں۔ اس کی پھیلائی ہوئیں۔ سمندر وں میں
تلاطم اور طوفان۔ کناروں میں چپ چاپ خاموش اور حیران۔ کلیوں
میں برقع پوش۔ یکے ہوئے پھولوں میں پردہ سے باہر ہر ایک
کی نظر سے ہم آغوش بہتے ہوئے پانی میں اسی کے دریا دل کی روانی

عمر گزارنے والا محمد - غیرت منانے والا محمد - اپنا بیت بتانے اور پھیلانے والا محمد - میرا محمد - اور سب کا محمد - وہاں بھی محمد - اور پھر یہاں بھی محمد -

جب وہ ہندوستان میں پھر کو یاد آئے - جب میں اس زمین پر بے کس ہو جاؤں اور گھر اگر اپنے محمد کی محبت کو بھاروں - جب میں عربی سمندر کو مینٹی کے پاس کھڑا ہو کر حسرت سے دیکھوں کہ یہ میرے محمد کے ملک سے نافر ہے - تو مجھے ملعون نہ کرنا - مجھ کو دیوانہ نہ سمجھنا - کہ میں ان دنوں اس کی یاد کے بغیر جوش میں نہیں رہ سکتا -

مجھ سے میرے محمد کا ذکر کیا کرو - کہ غربت کی بھوک بیاں میں یہ نام مجھ کو تسلی دیتا ہے - محمد کی اُمت نوازاں مجھ کو سنایا کرو کہ آج مجھ پر کوئی نوازش و مہر کی نظر نہیں ڈالتا - ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو محمد کے تصور تک جانے دو - کہ محمد ان کے تصور کے قریب کھڑے ہوئے بکارتے ہیں - اور کَبِئِلَتْ یَا اُمَّتِیْ کَبِئِلَتْ یَا اُمَّتِیْ کی صدا لگانے ہیں -

محمد ہم تم کو کہیں نہ بھولیں گے - محمد ہم تمہیں یاد کر رہے ہیں - محمد ہم تمہارے نام کے سہارے زندہ رہنا چاہتے ہیں - اور تمہارا سے ہی نام کی ہم میں اب بھی زندگی ہے +

۱۶۶

حضرت عیسیٰ

ہند کی مسیحی ادنیٰ غیر مسیحی آبادی کے بزرگ و بزرگزیہ - غریبوں کے پاس بان - بچے اور بچوں کے قدردان -

تمہارے نام کی عزت کرنی ہندوستان کو نصیب ہو - اور تمہارے پیام کی حقانی اصلیت یہ ملک سمجھ سکے -

گوہ زینوں کے داعی - ہندوستان تیری بیٹی اور پیاری باتوں کو توجہ کے کان سے سننا چاہتا ہے - کہ تو غریب تھا - اور غریبوں کے لئے آیا تھا - تو اپنی قوم کا راہی تھا - اور رعیت بن کر رعایا کا حق ادا کرتا تھا -

ہر ہندوستانی تیرے نام چنے والے عیسائیوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہے - اور دوتی کے اس پردہ کو اٹھاتا ہے جو تیری مرضی کے بغیر تیری اُمت کے دلوں میں دوسروں نے ڈال رکھا ہے -

آؤ مسیحی بھائیو! ہندوستان کی بہتری کے لئے مسیح کی تعلیم اتحاد پر عمل کرو - اور یہاں کی سب اقوام کو غیر مذہبہ -

ہم جیسے مسیح کی تعلیم کریں - تم محمد و کرشن کی عزت کا حق پورا کرو - کہ آزاد قوم ادبی ہے جو پہلے عقائد کے نقیب سے آزاد ہو -

مسیح کے نام کو بوسہ دو - ان کی مقدس کتاب انجیل کو چومو - ان کے گرجا کی حفاظت کرو - تاکہ دنیا دیکھ لے کہ ہندوستان ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہو گیا ہے -

کرشن جی

متھر میں آدمی رات کو نکلنے والا چاند - گول میں گنوار بے زباؤں کا گنگھان - بند راہن میں تلوار کھینچ کر کش پر چڑھ جانے والا خدا کی بہادر -

من مومن - حسن یزدانی کی صورت - رب العالمین جگ و اتان کی رحمت عام کا سبق پڑھانے والا - ہندوستان کا سب سے بڑا محبوب - سب سے زیادہ پیارا کرشن کہنیا -

اس کی بانسری کی کوک آج تک سنائی دیتی ہے کان ہوں تو سنو - اس کے معجزانہ کرشمے اب بھی نظر آتے ہیں - ۲۰ لکھ ہو تو دیکھو - اس کا کلام گیتا میں پوشیدہ نہیں ہے - جو منور ہو نا چاہے وہ اس کی منور کو پڑھے کہ ہر زیست کی نمود و سلاستی کا سبق اس میں ہے -

ہندوستان اپنے کرشن کہنیا پر فخر کرتا ہے - ہندوستان سے کہو اپنے فخر کو سب اقوام میں جو اس ملک کو مادر وطن کہنا چاہیں - تقسیم کر دے - کہ کرشن کہنیا کے نام اور کام سے اس ملک کی آبرو دیو رب و امیر یکہ تک ہے -

رسیلی آنکھ والے! نظر اٹھا اور نگاہ کا ایک تیر اپنے داس کو دے کہ وہ بے تابا نہ بکارتا ہے -

”اک تیر بھینکتا جا بانکی کمان دل“

گرو نانک جی

سچے خدا کا سچا دلی - توحید کا سمندر - حقانیت کا طوطی ہزار داستان - پانچ دریاؤں کے ملک میں واس غصہ کر شیریں گفتار سے درس وحدت دینے والا - سکھ فرقہ کا بانی - مگر فرقہ پرستی سے پاک -

سونے چاندی - اور ہیرے موتی کی دھوم دھام میں جس نے غریب لوہے کو عزت کا تاج پہنایا - ہر پیلے کے

ہاتھ میں آہنی کڑا ڈال کر غریب پرست بنایا۔

ان کی تعلیم درویشانہ تھی۔ ان کے چلیے ہندو مسلمان کے تفرقہ سے آنا دیتے۔ مگر بعد میں گرو صاحب کے ہاشین ایسے ہوئے جن کو تفرقہ ڈھنگ کو بدلتا پڑا۔ اور سکھ جنگ جو ہن گئے۔

ان گرو نانک صاحب کی قوم جو ہندو مسجد میں ایک ہی آواز سنتے تھے مندر و مسجد دونوں کی مخالفت بن گئی۔ اور مندروں اور مسجدوں کو توڑنا اچھا کام سمجھنے لگی۔

لیکن اس سے گرو نانک صاحب کی تعلیم پر کوئی حرف نہیں آتا۔ یہ جو کچھ ہوا بعد میں ہوا۔ اور جو کچھ چورہا ہے گرو نانک صاحب کی پاک اور برگزیدہ اور موقدانہ تعلیم کے خلاف چورہا ہے۔ لہذا اگر نانک صاحب کی ذات پر اس سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

مفتی کفایت اللہ

چھوٹا قد۔ ڈبلا بدن۔ سانولا رنگ۔ لمبی ڈاڑھی۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ شاہیہاں پور کے رہنے والے۔ آواز لطیف اور بلند۔ دہلی میں سا لہا سال سے رہتے ہیں اور اب دہلی ہو گئے ہیں۔

اردو سے عربی۔ اور عربی سے اردو ترجمہ کرنے۔ اور عربی میں شعر کہنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ بہت سادہ لباس استعمال کرتے ہیں۔ مزاج میں غرور و فکرت نہیں ہے۔ دیکھنے میں مولوی بھی نہیں معلوم ہوتے۔ مگر دہلی میں کیا دور دوران کی سی لیاقت کا کوئی عالم نہیں ہے۔ تقریر بہت کم کرتے ہیں اور جب تقریر کرتے ہیں تو دور اندیشی اور احتیاط کو دلائل کے زور میں آمیز کر دیتے ہیں۔ اسلامی سیاست اور انگریزی سیاست کے ماحصر ہیں۔ ان کی اعلیٰ قابلیت کا انگریزی حلقوں اور سرکاری طبقوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ وہ جمعیت علمائے ہند کے صدر ہیں۔ اور جمعیت میں ان کی وجہ سے ایسی زندگی پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت جمعیت کی ہر سرکاری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ وہ میل جول میں صادق و منصف مسلمان ہیں۔ اور مسلمان ان کو اپنا گاندھی تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور غریبوں میں مل جل کر رہتے ہیں۔ مگر اور غرور سے پاک ہیں۔

مولانا احمد سعید

گورانگ۔ لمبوتر چہرہ۔ بھاری جیم۔ موزوں آنکھیں۔ بڑی ڈاڑھی۔ آواز بلند۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ دہلی کے قدیمی باشندے۔ جمعیت علمائے ہند کے ناظم۔ دہلی کے نہایت خوش بیان و اعظ۔ خلوت میں کچھ اور خلوت میں کچھ اور۔ ان کے وعظ میں طرافت اور بیدار کشی اور بے باکی ہوتی ہے اس لئے ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے۔

وہ خانگی بات چیت میں بھی بہت خوش طبع ہیں۔ اور ہر وقت لبشاش نظر آتے ہیں۔ دل میں کچھ اور ہوتا ہے کہ کچھ اور ہیں۔ ان کے سیاسی خیالات کانگریس کے حامی ہیں اس لئے کئی باریل خانہ چاچکے ہیں۔ وہ حاجی ہیں۔ عالم ہیں۔ حافظ قرآن ہیں۔ بہت سادگی اور بے تکلفی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ باریان بہت کھاتے ہیں۔ اور ایک میلے بڑھ میں دلیلی تھا کو بھی رکھتے ہیں۔ انکی زندگی امیر معاویہ کے اصحاب مثابہ سے اس لئے ایک نمونہ کی زندگی ہے۔ مکان ایک طرف کھینچے ہیں تیر دوسری طرف چائے میں۔

مولانا طفر علی خاں

سیانہ قد۔ کندھی رنگ۔ چہرہ برباد بدن۔ آنکھیں روڈی اور متحرک۔ آواز بلند اور باوقار۔ بونے میں ڈانی اور میان مسلمان راجپوت۔ علی گڑھ کے بی۔ اے۔ اخبار زمیندار کے وارث (کیونکہ ان کے مرحوم والد نے جاوی کیا تھا۔) کرم آباد پنجاب کے رہنے والے۔ غیر متعلقہ یعنی دہلی بی عقیدہ رکھتے ہیں۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ اردو کے بہت اچھے ماہر ہیں۔ نظم و نثر لکھنے میں پنجاب کے پانچ دریاؤں سے زیادہ رواں ہیں۔ قادر الکلام ہیں۔ مگر قاصر المزاج نہیں ہیں۔ جھک سے اڑ جانے والی ایک قسم کی انسانی بارود ہیں۔ ان کی بول چال میں۔ لہجہ میں۔ اور تحریر میں پنجابی اثر مطلق نہیں ہوتا۔ حرمان کی آمد و عرب سے بن کر آتی ہے۔ اور فارس کے راستے یہاں پہنچتی ہے۔ بخوبی لگتے ہیں۔ ترجمہ کرنے میں ان کی ہراری کوئی نہیں کر سکتا۔ قادیانی ہوتے تو اپنی بے نظیر اور دل دماغ پر نقش ہو جانے والی نفلوں کو وحی اور الہام کہتے۔ ہندو ہوتے تو کسی بنیہ کو کجوس نہ رہنے دیتے۔ انگریز ہوتے تو برٹش قوم کا شاہ خوجی سے دیوال نکال دیتے۔ قیامت کے دن اپنی پراثر نعروں کے سبب بچھے جائیں گے۔

بادشاہ اوران کے ہندوستانی نائب

شہنشاہ جارج پنجم کا حلیہ

میانہ قد۔ اکبر بدن۔ چہرہ پر ڈاڑھی۔ آنکھیں ایسی سیے کٹورا۔ پاکہلا ہوا چینی کا پھول۔ آواز گرجدار۔ مزاج ملنسار۔ بول چال دہیمی۔ رحم و مروت کی بولتی ہوئی تصویر۔ ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کے شہنشاہ ہیں جس کی مثال نہ پہلے کبھی دنیا کی تاریخ میں نظر آئی نہ اب ہے نہ آئندہ ہونی ممکن ہے۔ ان کی حکومت کے ادائین سب کام ان کے نام پر کرتے ہیں۔ اور دنیا کے علم سمجھتے ہیں کہ سارا اختیار شہنشاہ جارج کے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ سب اختیارات ادائین حکومت نے آپس میں بانٹ لئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر کے دادا جان ایک بڑے پلنگ پر دری چاندنی بھائے گاؤں کے سے لگے بیٹھے ہیں اور ان کے چاروں طرف ان کے بیٹے پوتے جمع ہیں۔ ایک کہتا ہے ایک کروڑ کے ہوائی جہاز خرید لو۔ بادشاہ سلامت کا ارشاد ہے۔ دوسرا کہتا ہے فلاں قوم کے ہتھیار جمعیں لو۔ بادشاہ سلامت حکم دیتے ہیں۔ تیسرا کہتا ہے حضور جہاں پناہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہندوستان ابھی محل آزادی کے قابل نہیں ہوا ہے۔

بادشاہ سلامت سب کی باتیں سنتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ نہ میں نے ایک کروڑ روپے کے ہوائی جہاز خریدنے کیلئے کہا نہ سینے کسی قوم کو ہتھیاروں سے محروم کرنے کا حکم دیا نہ میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی آزادی کے لائق نہیں ہیں۔ مگر یہ میری اولاد کیسی گستاخ اور دلیر ہے کہ میرے ہی سامنے جھوٹ بولتی ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میری ساری رعایا آزاد ہو میری ساری رعایا آباد ہو۔ میری ساری رعایا خوشحال ہو۔ میری ساری رعایا امن پسند ہو۔ میری ساری رعایا خوش ہیں کہ چاہتا ہوں یہ کچھ کہتے ہیں پھر بھی غنیمت ہے کہ انہوں نے بے گاؤں کے سے لگا کر جھٹا تو رکھا ہے۔

وائسرائے ہند کی صورت و سیرت

انڈیہ پیدا کیا ہے۔ آدمی ہیں۔ قوم کے انگریز۔ مذہب کے عیسائی۔ لارڈ ونگٹن نام ہندوستان میں برطانوی تاج کے نائب یعنی وائسرائے ہیں۔ میانہ قد۔ کٹائی چہرہ۔ آنکھیں روشن اور بڑی بڑی۔ رخسار پھولے

ہوئے نہیں ہیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ مونچھیں قائم عمر بڑا ہاپے کی ہے۔ ہمت جوانوں کی ہے۔ دیکھنے میں پورے انگریز ہیں۔ ملنے جلنے اور بڑاؤ میں ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی ہنس مکھ ہیں۔ ملنسار ہیں اور مشرقی عادات و خصال اور ہندوستانی وضع و عاری ہر ادا سے ظاہر ہوتی ہے۔

مروت۔ رحمدلی۔ خندہ پیشانی سے ملنا ان کی عادت میں داخل ہے۔ بعض اوقات شبہ ہونے لگتا ہے کہ وائسرائے نہیں بلکہ کوئی بادشاہ صاحب ہیں۔

دوستوں اور ملنے والوں کو کبھی نہیں بھولتے ان کی قدر کرتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں اور تکلیفوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اور جس سے جتنا تعلق ہے اس کے درجہ اور رتبہ کو بھولتے نہیں۔

عہدہ کے فرائض کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ جب ہندوستان میں آئے تو بڑا نازک زمانہ تھا۔ قدم قدم پر مشکلات تھیں۔ مگر ان کی قابلیت اور عملی استعداد نے مشکلات کو بہت کم کر دیا۔ پہلے حکومت کی موثر جگہ رکھتی تھی ان کی حکمت عملی نے سرورک درست کر دی موثر جلنے لگی۔ گواہی اس کی رفتار میں اطمینان پیدا نہیں ہوا ہے۔ برٹش ایمپائر کی سیاسی پالیسی پر ان کو عمل کرنا پڑتا ہے۔ مگر ان کی ذاتی خوبیاں ہمیشہ حکومت کی مجبوریوں اور غلطیوں پر غالب رہتی ہیں۔ اپنے وطن میں نیک نام ہیں اپنی قوم میں محبوب ہیں۔ اور ہندوستان میں ایک ملک ہیں۔

وائسرائے ہند کی صورت و سیرت

انگریز عورتوں کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ قوم انگریز مذہب عیسائی میانہ قد۔ سڈول جسم۔ پڑاثر آنکھیں۔ مغربی جال کا چہرے پر کمال۔ تماشہ کی قابل نہیں ہیں۔ ورنہ کہا جاتا کہ ہند کے مشہور شہنشاہ جہانگیر کی نور جہاں بیگم نے انگلستان میں جا کر لیڈی ونگٹن میں جنم لیا ہے وہی میاں بیوی کی باہمی محبت ہے۔ وہی مجلسی ایجادیں ہیں۔ وہی مردانہ عزم و ہمت ہے۔ جس نے نور جہاں کو شریک سلطنت بنا دیا تھا ہندوستانی سیاست کو خوب سمجھتی ہیں اور اس کی مشکلات کے سمندر کو اپنی بے مثل عقلندی سے بے جواز کے مجبور کر رہتی ہیں۔

ہندوستان کے لیڈر اور دالیان ریاست ان کی جہانگیری کی لیاقتوں کو دیکھتے ہیں اور مانستے ہیں اور ہر مجلس میں ان کی حاکمانہ سمجھ کا چہرہ ہوتا ہے۔

ہندوستان کے ہر وائسرائے کی بیوی کو جو مقدرہ مراسم ادا کرنی

مسٹر پول

دہلی کے دوسرے ڈپٹی کمشنر ہیں۔ لمبا قد ہے۔ قوم انگریز مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان۔ چہرہ کتابی۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ سیاسی مقدمات اکثر ہی کرتے ہیں۔ مزاج کے نرم ہیں۔ کام میں سخت اور مستعد ہیں۔ عرصہ سے دہلی میں رہتے ہیں اسلئے خصلت میں بہت سی ہندوستانی باتیں بھی آگئی ہیں۔ دہلی والوں میں مشہور بھی ہیں اور مقبول بھی ہیں۔

مسٹر ایس

قائب پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ میانہ قد۔ دہلی میں ڈاڑھی مونچھ صاف مذہب کے عیسائی۔ قوم کے ہندو۔ دہلی میں سٹی مجسٹریٹ ہیں قلابازی اور انتظامی قابلیت بہت اچھی ہے۔ مزاج میں جھجک اور خوف نہیں ہے۔ اپنے فرض کو بے لوث ہو کر بے باکی سے ادا کرتے ہیں۔ طبیعت فلسفیانہ ہے۔ خدا پرستی اور حمد علی سرشت میں ہے۔ اور ہمدردی کے فلسفہ کو خوب جانتے ہیں۔ پولس سے نہیں ڈرتے خدائے ڈرتے ہیں۔

شیخ محمد رشید

پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ جوان عمر اچھی صورت۔ مضبوط جسم نئی دہلی کے مجسٹریٹ ہیں جب سے دہلی میں آئے ہیں ان کے عہدہ کام کی ہر جگہ تعریف ہو رہی ہے۔ مزاج میں فرائض کا احساس بھی ہے بلکہ بھی ہے اور گوشہ نشینی بھی ہے۔ وقت کی قدر کرتے ہیں۔ دہلی کے فزع کا خیال رکھتے ہیں۔ اسلئے اہم مقامات ان کے سپرد رکھے جاتے ہیں۔

چوہدری سرفراز اللہ خاں

دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ گندمی رنگ۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم۔ فراخ عقل۔ فطری علم۔ اور فراخ عمل۔ قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں۔ اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا قول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم۔ وزیر ہند۔ اور دانشور اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں۔ اور ہندو لیڈر بھی بادل ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے۔ اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گولڈ میڈل کافرنس میں ہر ہندو مسلمان اور ہر انگریز

پڑتی ہیں لیڈی ونگٹن ان کو بھی ادا کرتی ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی ان کو امرائے ہند کے درجہ اور مرتبہ کی موافق ہر شخص کے ساتھ ایسا سلوک کرنا پڑتا ہے کہ جو ایک دفعہ ان سے ملے اور بات کرے برٹن حسن اخلاق کا شہنشاہ ہو جاتا ہے۔

شٹلہ پریسز گاندھی سے جو عہدہ برتاؤ لیڈی مدد سے کیا تھا اور جوائنٹ انگریزی قوانین پر اس برتاؤ کا ہوا تھا وہ لیڈی ونگٹن کی مجلسی خوبرو کا سب سے بڑا ثبوت تھا۔ لیڈی کرزن حسن و صورت میں مشہور تھیں مگر لیڈی ونگٹن صورت و سیرت کے دونوں کمال رکھتی ہیں۔ سیاسی جگہ کی کدورتیں دلوں میں نہ ہوتیں تو ہر ہندوستانی کے آئینہ دل میں ان کی صورت و سیرت ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی۔

چیف کمشنر دہلی

مسٹر جانش نام ہے۔ قوم انگریز۔ مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان میانہ قد۔ خوب مضبوط اور دوہرا بدن۔ چہرہ کتابی۔ ڈاڑھی مونچھ صاف نہایت مدبر اور صاف اور کھڑے انگریز ہیں۔ لوگوں کو خوش کرنے کی بناوٹی باتیں نہیں کرتے۔ جب بولتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غصہ آ رہا ہے۔

پہلے دہلی میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ کئی دفعہ عارضی چیف کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔ دہلی کو خوب جانتے ہیں۔ اور دہلی والے بھی ان کو خوب پہچانتے ہیں۔ پہلے یوپی میں عرصہ تک رہ چکے ہیں۔ مگر یوپی کی کاہلی اور نازک مزاجی ان میں نہیں ہے۔ سونے کی طرح بھاری سحر کم ہیں۔ فولاد کی طرح سخت ہیں۔ اور انگریز کی طرح انگریز ہیں۔ یعنی ایک کپے اور ہے انگریز کی سب باتیں ان کے اندر موجود ہیں۔

ڈپٹی کمشنر دہلی

مسٹر لیڈی نام ہے۔ جسم اکہرا۔ قد لمبا۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ چہرہ گول قوم انگریز۔ مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان۔ عرصہ سے دہلی میں ڈپٹی کمشنر ہیں۔ مزاج میں ہندوستانی انداز کی طنز آری ہے۔ انگریزوں کی طرح غیر مانوس رہنا نہیں چاہتے۔

اسوا سے ہندوستانی ان کے بہت جلدی گرویدہ ہو جاتے ہیں سمجھدار ہیں۔ کام میں مستعد ہیں۔ طبیعت میں ہمدردی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ رعایا کو آرام پہنچانے اور فطرت سے بچانے کے لئے خود تکلیف اٹھاتے اور غطرہ میں پڑ جاتے ہیں

ستید جعفری

نجم الدین نام - جعفری لقب - قوم ستید - پیشہ خدمتگزاری سرکار - عمر چالیس سال سے زیادہ - رنگ گندمی - جسم چٹا چمکا - مضبوط - چہرہ گول اور خوب بادقار - ڈاڑھی مونچھ صاف - کوئی پہلی دفعہ دیکھنے تو بکے ڈانٹوں کی قوم کے بوسر جنرل کر دے گئے ہیں یا جنرل ڈبوٹ -

انگریز سرکار کے عشق میں تیس عامی ہیں - فرق یہ ہے کہ تیس کو عشق بے نتیجہ نے لاغر کر دیا تھا اور یہ نتیجہ خیز عشق کے سبب فربہ ہو گئے ہیں - قدرت نے ان کو ہم عوض و طول مرتبہ دیا ہے - اور جس رُخ سے دیکھو مساوی نظر آتا ہے - اچھے ہی دماغ اور دل میں یحسانیت ہے - سرکاری خدمت اور قومی دہلی خدمت کے مقصد اور وزن کو برابر رکھتے ہیں - یعنی قوم و ملک کی ہجو دی اور حاکم سرکار کی بھلائی کو یکساں ملحوظ رکھتے ہیں - گورنمنٹ ہند کے محکمہ اطلاعات عامہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہیں - سرکار کے کسی حکم کے احوال کو معلوم کرنا ہوتا تو ان سے پوچھ لو - بادل خواستہ یا ناخواستہ ان کو بتانا ہی نہیں تاکہ سرکار کے فلاں حکم لے یہ یہ کام کئے ہیں - ہندوستان کے ملکی اور غیر ملکی اخبارات پر بھی ان کو نظر رکھنی پڑتی ہے کہ سچے چلتے ہیں یا بیڑ ہے - نرم ہیں باگرم - سرکش ہیں یا خوشامدی - انگریزی اور اردو کے بہت اچھے انشا پرداز ہیں - خوب بولتے ہیں - خوب لکھتے ہیں - اردو کو انگریزی لباس پہنا کر انگریزی زبان بنادینا ان کو خوب آتا ہے - مگر میری تحریر کا انگریزی ترجمہ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے جو چاہتا ہوں لکھ ڈالتا ہوں اور جو دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہوں -

سید جعفری کی معلومات عامہ کی وسعت حیرت خیز ہے - وہ انگریز جوتے تو کھتا انسانیکلو پیڈیا برطانیکا میں مگر اب تو کہنا پڑتا ہے کہ کئی جلدوں کی بھاری بھر کم موٹی کتاب تو ہے لیکن مینڈا انڈیا میں - بیوروپ میں چپے - کسی یورپین پبلشر نے ان کو شائع کیا - آٹھ ڈائریکٹر جنرل ہو گئے ہیں -

مسٹر ایل کے - حیدر - پبلک سروس کمیشن گورنمنٹ کاکوئی مسلمان ان کے طرز عمل سے خوش نہیں ہے کیونکہ یہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں -

نے جو دہریہ سرفہر اندھاں کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا - اور نئے زمانہ کے پیچیدہ پالیٹیکس کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ جو دہریہ سرفہر اندھا ہے - میاں سرفضل حسین قادیانی نہیں ہیں - مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سما می فرزند اور سہوت بیٹا تصور کرتے ہیں سرفہر اندھا ہر انسان فی عیب سے پاک اور بے لوث ہے +

میاں سرفضل حسین

دراختد - ڈبل بدن - سٹولارنگ - تیز اور چمکدار آنکھیں - عمر پچاس سے زیادہ - بلند پیشانی - بہت وحشی آواز سے بولتے ہیں - بات کرنے کے وقت گردن جھکاتے ہیں - کبھی مسکراتے ہیں - کبھی چہرہ کو خشک اور رکھا بنا لیتے ہیں - کبھی مخاطب کو دیکھتے ہیں - کبھی کسی اور چیز کی طرف توجہ معلوم ہونے لگتے ہیں - لیکن گفتگو کے سلسلہ میں فرق نہیں آتا - خیالات ایک ہی مرکز پر جمع رہتے ہیں - پنجاب کے مسلمانوں میں ان سے زیادہ کوئی مسلمان دو ایڑیں اور صحیح رائے دینے والا نہیں ہے - اور سیاسی اور اقتصادوی حالات میں تو مٹھ جاح کے بعد مسلمانان ہند میں بھی ان کا کوئی ہم نہیں ہے - مگر سرفضل جاح کے اندر مومنی نہیں ہے - یعنی وہ ہمسرا اور ہم تربیت نہیں ہے - ان کو اپنے ساتھ جمع نہیں رکھ سکتے - اور میاں سرفضل حسین میں یہ کمال ہے کہ نرم اور گرم - عام و خاص - ذی علم و بے علم - ہر پارٹی کے لیڈر کو اپنا بنا لیتے ہیں اور اس کے لئے ذرا بچ دیتے ہیں - نہ کسی قسم کی توقع دلاتے ہیں - نہ جبر کرتے ہیں - نہ فریب دیتے ہیں - بلکہ ان کی خدا داد قوت ارادی مقناطیس بن کر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے - مسٹر ہراس شاروہا کی رائے ہے کہ میاں سرفضل حسین چاروں قوت آج تمام ہندوستان میں متحدہ قومیت قائم ہو سکتی ہے - اگر علی علی رہتے ہیں - وقت کی یا بندی میں انگریزوں اور دو ایڑیوں میں انگریزوں سے بڑھ کر ہیں - ملک شناسی میں لارڈ ولنگٹون اور ان کی گورنمنٹ سے بڑھے ہوئے ہیں - عدم تشدد میں گاندھی جی سے زیادہ حکمت والے ہیں - موتی نکالنے والا کوئی غوطہ خور ان کی برابر موتیوں کی تہہ تک نہیں جاسکتا - ہندوؤں میں متعصب مسلمان مشہور ہیں لیکن عقل کا کمال تعصب سے انہما ہوتا ہے - اس واسطے یہ فہم کے تعصب سے اعلیٰ و برتر ہیں - البتہ بعض مذاہب و دل ہی دل میں اپنی عقل پر نقلی کرنے لگتے ہیں +

دلیسان ریاست اور ان کے قرابت دار حضور نظام

میر عثمان علی نام۔ مذہب اسلام۔ نسب صدیقی۔ لقب نظام
آصف جاہ ہفتم۔ عمر پچاس سال۔ قد چھوٹا۔ جسم اکبر۔ چہرہ کتابی۔
رنگ گندمی۔ ڈاڑھی صاف۔ مونچھیں گنجان۔ آنکھیں بڑی۔
آواز بلند۔

ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے حکمران ہیں
ایسی ریاست جس میں گزشتہ زمانہ میں چار بادشاہتیں قائم
تھیں۔ اور اب وہ سب اعلیٰ حضرت حضور نظام کے زیر حکم ہیں
مشرق کے بادشاہوں میں ان سے زیادہ عاقل۔ ان سے
زیادہ مدبر (پالیٹیشن) ان سے زیادہ کام کرنے والا۔ ان سے
زیادہ جفاکش۔ ان سے زیادہ سادہ زندگی بسر کرنے والا
ایک بادشاہ بھی نہیں ہے۔

دنیا میں کسی ایک آدمی کے پاس اثروں کی صورت
میں اتنی دولت نہیں ہے جتنی اعلیٰ حضرت حضور نظام کے
پاس ہے۔ اور موجودہ دنیا میں کسی بادشاہ کی حکومت نے
رفاہ عام و خاص کے کاموں میں اتنا روپیہ خرچ نہیں کیا جتنا
میر عثمان علی آصف جاہ کے دور حکومت میں خرچ ہوا ہے۔
اور دنیا کے کسی ملک نے ایک حکمران کی حکومت میں اتنی
ترقی نہیں کی جتنی حیدر آباد دکن کی ریاست نے ان کے
دور میں ترقیاں کی ہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں
کے رئیسوں کی آمدنی سے زیادہ آمدنی رکھنے والے جاگیر دار
حضور نظام کے سامنے صبح چھ بجے سے بارہ بجے تک ہاتھ باندھ
نظر سنجی کے کھڑے رہتے ہیں۔ جن میں صرف ایک یا دو
کے جاگیر داروں کی جاگیر ایک کروڑ پے سالانہ سے زیادہ ہے۔
حضور نظام بہت کم بہتے ہیں۔ ان کی جسامت میں مربع
کی کوئی بات نہیں ہے مگر ان کی صورت میں ایک قدرتی ہیبت
ہے جس کی وجہ ہر شخص ان کے سامنے جا کر مرعوب ہو جاتا
ہے۔ وہ بہت کم سوتے ہیں اور آج کا کام آج ہی ختم کر دیتے
ہیں۔ وہ عموماً مینر کے پاس کھڑے ہو کر کام کرتے ہیں اور اکثر
پنسل سے لکھتے ہیں۔ ان کے حافظہ کی قوت بھی ہندوستان

میں بے مثل ہے۔
ان کو مردم شناسی کی بہت بڑی مہارت ہے۔ ایک
نظر میں انسان کی خصلت و خواہش کو پہلے لیتے ہیں۔ ان کے
خاندان کو عالمگیر اور ملک زریب سے حکومت ملی تھی اس لئے
ان کے اندر اور نگریب کی صفات بہت زیادہ ہیں۔ وہ اندر نگریب
کی طرح ہر چیز کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی زبان
کے ہر فقرہ اور تحریر کے ہر جملہ میں احتیاط اور دوراندیشی ہوتی
ہے۔ وہ اگر ایک مقترعہ حدود کی حکومت کے تاجدار نہ ہوتے
اور ہندوستان کے ایک عام شہری ہوتے تو سارا ہندوستان
انہی کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیتا۔ مگر عہد کی پابندیوں کے سبب
ان کی دماغی دولت نے خود ان کے ملک میں کام کر سکتی ہے
نہ بیرون ملک میں۔ وہ اپنے ملک کی جزئیات سے اسے
واقف ہیں کہ آج تک نہ کوئی ایسا ہوا نہ ہو سکے گا۔ ان کے
دل کی بات نور و پیہ جمع کرنے کے مقصد کو سوائے ان کے
دوسرے دنیا میں کوئی بھی نہیں جانتا ہے

اعظم جاہ بہادر

خوش حال۔ خوش خصال۔ خوش مقال۔ خوش دل۔ خوش وقت بخند
فرحان۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ بڑی اور خوبصورت آنکھیں۔ گورارنگ
ڈاڑھی موچھ صاف۔ سلطنت آصفیہ کے ولی عہد اور سپرٹ لار۔
صدیقی نسل۔ خوش عقیدہ۔ مہنتی دلیر۔ اور رحم دل شہزادے۔

معظم جاہ بہادر

ولی عہد بہادہ کے چھوٹے بھائی۔ میانہ قد۔ اکہرا بدن میانولی
سلونی رنگت۔ بلند خیال۔ بلند ہمت۔ سیاسی تدبیر کے سمندر میں
بڑے بڑے جہاز دوڑا سکتے ہیں۔ شعر بھی کہتے ہیں۔ خوش عقیدہ
نوجوان ہیں۔

شہزادی و شہوار

لبا قد۔ گورارنگ۔ معصی چہرہ۔ نیلگوں آنکھیں۔ بہت کم بولتی ہیں
بہت سنجیدہ اور متین ہیں سابق شہنشاہ ترکی کی بیٹی۔ موجودہ شاہ دکن
کی بہو۔ آئندہ شاہ دکن کی بیوی اور ہونے والے شاہ دکن کی ماں۔
گویا شہنشاہ کی بیٹی۔ بادشاہ کی بہو۔ بادشاہ کی بیوی اور بادشاہ کی

ماں کی صفات ان میں جمع ہیں۔ جس کی نظیر تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ ولی عہد حضور نظام کی بیگم ہیں۔

شہزادی نیلوفر

شہزادے معظم جاہ بہادر کی بیگم۔ سابق شہنشاہ ترکی کی قریبی قرابت دار ہیں۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ پھول سے زیادہ گلبدن۔ نہایت شریف خصلت۔ شریف طبیعت اور لطافت شوہر کا مکمل نمونہ جو ہر مسلمان عورت کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ عورتوں کی ترقی و اصلاح کے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔

مہاراجہ سرکشن پراد

شہنشاہ اکبر کے شہور رتن راجہ ٹوڈرمل کی اولاد ہیں۔ کھتری نسل۔ میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ عمر ساڑھے زیادہ۔ رنگ گندمی۔ چہرہ گول۔ باوقار۔ دارمندی مند ہی ہوئی۔ مونچھیں شاندار۔ آنکھیں بڑی۔ آواز میں گرت نہیں ہے۔ مگر صفائی اور زور ہے۔ صوفی مشرب ہیں۔ مسلمان فقراء کی محبت اور مسلمان فکراں کی مدار و خدمت کے سبب عمل میں مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں نہ ہندو ہیں نہ مسلمان بلکہ ایک اچھے انسان ہیں۔ مرحوم حضور نظام کے زمانہ میں سلطنت آصفیہ کے عرصہ دراز تک وزیر اعظم رہے۔ اور اب بھی کونسل باب حکومت کے صدر اعظم ہیں۔ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی حاضر و غائب غیر خواہی و خدمت گزار ہی ان کا مذہب ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور ہندوستان کی اکثر زبانیں جانتے ہیں۔ قاری بھی ہیں۔ خوشنویس بھی ہیں۔ مصوٰر اور شاعر بھی ہیں۔ پچھلے کئی جنم میں سخاوت قائم نے انہی سے سیکھی ہوگی۔ صبح سے شام تک اتنا خرچ کرتے ہیں کہ روپیہ خرچ ہوتے جوتے تھک جاتا ہے مگر یہ نہیں تنگتے۔ اسلامی تہذیب قدیم کا مکمل نمونہ ہیں۔ مروت و احسان کا بہت ہیں۔ انکار کو حرام اور اقرار کو ذاب سمجھتے ہیں۔ ہندو مسلمان اور انگریز سب قومیں ان کی عاشق ہیں اور یہ بھی سب کے یکساں محب ہیں۔

سراکبر حیدری

میانہ قد۔ دوہرا بدن۔ ساڈلا رنگ۔ گول چہرہ۔ سفید ڈاڑھی۔ آواز نازک۔ مزاج نازک۔ غم مضبوط۔ قوم مسلمان۔ فرقہ

شیعہ۔ عقیدہ فقیر دوستی۔

بہنوں کے رہنے والے ہیں۔ فن حساب کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ حیدر آباد دکن میں سالہا سال سے ملازم ہیں۔ پہلے ہوم سکریٹری تھے اب فینانس کے صدر المہنام یعنی وزیر مالیات ہیں۔ اور بجٹ تیار کرنے میں سبے مشغول ہیں۔

ان کے حریف کہتے تھے وہ محض ایک محاسب ہیں۔ سیاست کو نہیں جانتے۔ مگر گول مینر کانفرنس میں ان کی سیاسی عقل کے جوہر ایسے چمکے کہ تاج برطانیہ کے کوہ نور نے بھی ان کی دیکھ تسلیم کی۔ وہ ٹوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے کا ایسا ہنر جانتے ہیں جو ہندوستان میں بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ رات دن کام کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے ان کو کام کرنے کی مشین بنایا ہے۔ جس کے پڑے رات دن چلتے رہتے ہیں۔

معاشرت انگریزی ہے۔ دل اور خیال دہی ہے۔ ماز بڑھتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں۔ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سائیک و مہذب فقراء سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں غلبہ کرنے کی صلاحیت۔ یاد ہے۔ جس سے بدگمان ہو جائیں ہمیشہ بدگمان رہتے ہیں۔ جس سے نیک گمان ہو جائیں ہمیشہ نیک گمان رہتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے بڑا دل کو اتنا ہی ملتے ہیں جتنا دہی ریاستوں کے اہل کار جانتے ہیں۔

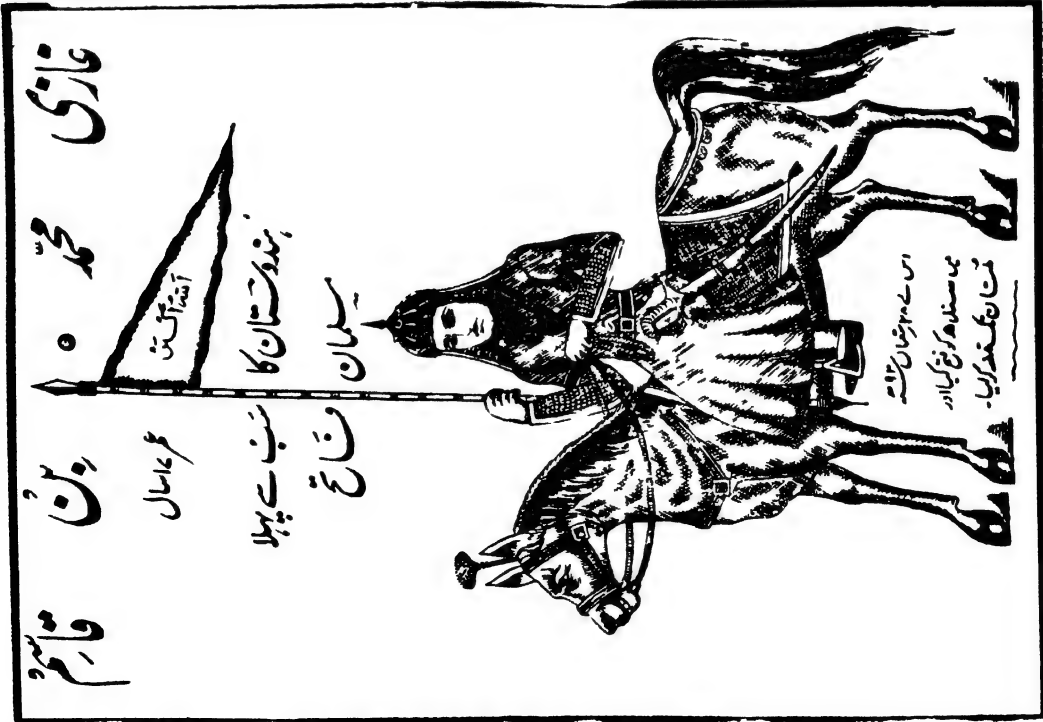
سید محمد ہمدی

سلطنت آصفیہ حیدرآباد کی صدارت غلطی کے معتمد اسکوڑ قوم مسلمان۔ نسب سید۔ فرقہ بازی سے آزاد۔ قدر عرفا۔ ساڈلا سلونا رنگ۔ روشن اور بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر جوان آواز میں وقار۔ مزاج بے لاگ۔ قوت ارادی ان کی ہر ادا میں باقی جاتی ہے۔ غم۔ استقلال۔ تحمل۔ اور محنت ان کے وجود کے اربعہ عناصر ہیں۔ یعنی آتش کی طرح ان کے غم میں حرارت ہے۔ اور ہوا کی طرح ان کے استقلال میں ہمہ گیری ہے۔ اور خاک کی طرح تحمل اور خاک رسی رکھتے ہیں۔ اور باقی کی طرح رات دن محنت میں رواں دواں رہتے ہیں۔ کام کرنے کے

اصول میں انگریز ہیں۔ یعنی وقت کے پابند اور رعایت و مروت سے آزاد رہتے ہیں۔ میل جول میں مسلمان ہیں۔ جس سے ملتے



مجاہد اعظم سلیمان محمد مری





سلطان شہر الدس عہری
 ہندوستان میں اسلامی حکامت
 شروع کرتے والے



شہزادہ خواں بخت کے فرزند شہزادہ جمشید بخت مرحوم
جنگی رنگون (برما) میں بحالت قید ووت ہوئی





عاری محمد در شهید ایستاده و نمون ایستاده

ہیں بے لوث ہر حضور کی قلب سے ملتے ہیں۔ ظاہر داری کی بناوٹ کا دخل نہیں ہوتا۔ دوراندیشی میں ہندو میں۔ تعلقات کی کثرت کم کرنے میں بدست ہیں۔ سادگی و ہمدردی میں عیسائی ہیں۔ غلوٹ پسندی میں صوفی ہیں۔ حق پسندی میں جڈہ ہیں۔ اور صاف گوئی میں سالک ہیں۔ اپنے بچوں کے محبت کرنے والے باپ ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کے سامنے جنگ بچتے ہیں۔ ساری سلطنت کی مہمات کا بوجھ اُن کے آہنی قلم کی نوک پر ہے جو بظاہر نازک بدن ہے لیکن وہ ہتھکڑی طرح مضبوط ہے +

سید علمبردار حسین

گورارنگ۔ درازقد۔ دوسرا جسم۔ گول چہرہ۔ موزوں آنکھیں۔ جوان عمر۔

نواب حسن الملک بہادر مرحوم کے قریبی قرابت دار۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد مبین السلطنت صدر اعظم حیدرآباد کے پرائیوٹ سکریٹری۔ ہر وقت خوش اور بشاش۔ باوجود شیعہ ہونے کے دنیا کے کسی کام میں تفریق نہیں کرتے۔ اور ہر کام کو بے خوف و دلیری سے انجام دیتے ہیں۔ نئی تعلیم پر قابض ہونے کے باوجود قدیمی تہذیب کے قبضہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے ملنسار ہیں اور دوسروں کے کام آتے ہیں۔ ہمدرد خلاق ہیں اور بے درد لوگوں سے بچتے ہیں۔

جس کے نوکر ہیں اس کے وفادار ہیں۔ اور اس کے اشارہ پر اس طرح متحرک ہوتے ہیں جیسے جرمین فوجی سپاہی۔ دوستوں کے دوست اور دشمنوں سے چشم پوشی۔

ان کی سیرت کی بڑی خوبی محنت اور قوت برداشت ہے۔ سرکاری کام میں آٹھ رات دن مسلسل جالگے رہتے اور آٹھ دن کے بعد بھی برداشت کی قوت قابو میں تھی۔ اگر آدمی نہ ہوتے تو فرستہ ہوتے۔ اور فرستہ ہوتے تو عزرائیل نہ ہوتے +

تاجدار رام پور

نام سید رضا علی۔ نسب سید۔ قوم سلمان۔ مشرب شیعہ عمر ۲۴ سال۔ قد چھوٹا۔ جسم موزوں۔ رنگ گندمی۔ آواز شیریں۔ و ماخ بہت رسا۔ دل نہایت قوی۔ ارادہ بلند۔ مزاج شامان۔ فوجی وردی میں دور سے پولین معلوم ہوتے ہیں۔ یاشہنشاہ

جاپان۔ علوم جدید و قدیم کے ماہر۔ مشرق اور اسلامی تمدن کے ہندوستان میں سب سے بڑے حامی، سرپرست۔ طبیعت میں شاعرانہ نزاکت و نفاست ہے۔ ان کی بزم گہمی صدی پہلے کی آراستہ درمقبع بزم معلوم ہوتی ہے۔ ان کی نظر بہت بلند اور وسیع ہے۔ مشرقی بادشاہوں کی طرح اپنی بلند نظری اور دست عزم سے شاہانہ کام کرتے ہیں۔

حکومت کے ہر جزو دل سے آگاہ۔ اور انتظامی معاملات میں بڑے مستعد اور بغاوت کش ہیں۔ حکومت کے ہر حکم کے کاموں کو خود دیکھتے ہیں۔ ان کی قوت فیصلہ بہت مضبوط ہے۔ اور جو لوگ رؤساء ہند کی نسبت کہتے ہیں کہ رئیس ہمیشہ گھوٹے رہتے ہیں جلدی اور صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہنر بانیں تاجدار رام پور کو دیکھیں۔ خود بڑے سے بڑے اہم معاملہ کو ایک منٹ میں سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے منٹ میں فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ ہمیشہ درست ہوتا ہے۔

جو حکم ان کی زبان سے نکلتا ہے پورا ہو کر رہتا ہے اور اسکی تعمیل و تکمیل کے لئے وہ خود ایک برقی مشین کی طرح کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک بڑی سڑک بنانے کا حکم دیا کہ آٹھ روز میں تیار ہو جائے حالانکہ وہ آٹھ مہینے میں تیار ہونے کے لائق تھی۔ یہ حکم دیتے ہی انہوں نے غم و دہشت کی طرح کام کی یلغار شروع کر دی۔ اور آٹھ دن مسلسل کام کرتے رہے اور خود اپنی ذات کا آرام ترک کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ سڑک آٹھ روز میں تیار ہو گئی۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام اور بڑے بڑے رئیس ہنر بانیں رام پور کی دماغی برتری اور عقلی فوقیت اور علی مستعدی کے قتل و معترف وہ ہر کام میں اس قدر تیز ہیں کہ ایک برقی جہتہ معلوم ہوتے ہیں اور ان کی مستعدی کی وجہ سے ان کے سب وزراء اور عہدہ دار بھی ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔

رام پور۔ حیدرآباد۔ جے پور۔ جوہ پور وہ ریاستیں ہیں جن کا درجہ مغل سلطنت میں سب سے بلند تھا۔ اور پرنس گوپنڈ میں بھی ان کا بڑا وقار و اقتدار ہے۔ اور موجودہ گورنمنٹ ہند بھی تاجدار رام پور کی اہلیت و قابلیت کو اکثر رؤسائے ہند سے زیادہ تسلیم کرتی ہے۔

ان کے دور حکومت میں عدالت کے محکمے نے برطانوی عدالتوں کی سی مکمل صورت اختیار کر لی ہے۔ اور مالی و فوجی انتظام بھی ان کے ہاں سب سے اچھا ہے۔ وہ بڑے باخبر ہیں اور ان کا حافظہ بہت زبردست ہے۔ اپنی حکومت کے ایسے حالات سے بھی

جونا گڑھ سے متصل ریاست مانگول کے حکمران ہیں۔ جس کی اٹھن چھ سات لاکھ روپے سالانہ سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر جتنا روپیہ پہلک ضروریات کے لئے انہوں نے اپنی جیب خاص سے خرچ کیا ہے اتنا ان کی برابر آمدنی رکھنے والی کسی ریاست نے نہیں کیا۔ یعنی اپنی جیب خاص سے ملک و قوم کی تعلیمی ضرورت کے لئے نو لاکھ روپے کے قریب وقف کئے ہیں۔ اور ان کی مدد سے سینکڑوں طلباء ہندوستان اور یورپ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور خردان کی ریاست میں بھی رعایا کے لئے زمانہ مردانہ تعلیم کا بساط سے زیادہ انتظام ہے۔ وہ سالہا سال سے غلیل ہیں۔ اور جہاں کمزوری کے سبب لکڑی کے سہا بے چلتے ہیں۔ لیکن جفا کشی اور کام کی مستعدی ایسی ہے کہ ہر کام چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سامنے آتے ہی طے ہو جاتا ہے۔ جس سے ان کی قوت فیصلہ کی بے مثل عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

خدا نے ان کو بیٹے بیٹیاں۔ پوتے پوتیاں۔ نو اسے نواسیاں۔ بہت دی ہیں اور ان میں ایک بھی غیر تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ سب کو قدیم و جدید تعلیم سے آراستہ کر دیا ہے۔ ان کی ایک لڑکی نے عرصہ تک ریاست مانا و در میں حکومت کی اور اب ان کے نواسہ کی واپس حکومت ہے۔ ان کی لڑکیاں انگریزی زبان بے تکان بولتی ہیں۔ اگرچہ وہ سب اسلامی پردہ کی پابند ہیں۔ نواب صدیق اقرمان بہت سادگی پسند اور کفایت شعار ہیں۔ ان کو کچھ نہ کہا جاتا ہے مگر ان کی ہر بات اور ہر کام اور ہر خرچ ایک اصول اور قاعدہ کے ماتحت ہوتا ہے اس لئے لوگ اپنی فصول خرچی کی عادت کے خلاف دیکھ کر ان کو کچھ کہتے ہیں۔ ان کے مزاج میں ضد بہت ہے۔ اور اس سے وہ بات کے پچے۔ وعدہ کے پختہ اور ارادہ کے وحشی ہیں۔ وہ مذہب کے بڑے پابند ہیں۔ فرقہ بندی سے نفرت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی فعل و لیات کی اصلاح کے لئے رات دن کام کرتے رہتے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ کو زندہ نہیں سمجھتے اور انہوں نے ایک بیت المال قائم کر کے ایک بڑی ضرورت کی عملی مثال قائم کی ہے۔ وہ ایک مسلمان کی طرح بھوئے۔ اور ایک سپاہی کی طرح دلیر اور بات کے پچے۔ اور ایک رئیس کی طرح کبوتر باندھنے کے شوقین ہیں۔ وہ بڑھی بھی ہیں۔ لوہا بھی ہیں۔ اور ہر قسم کی شینیری کے ماہر بھی ہیں۔ اوقات کی تقسیم اور ہر کام کو مقدرہ وقت پر کرنا ان کو یورپین کی برابری دلاتا ہے۔ وہ تو ہم پرست نہیں ہیں بلکہ تو ہم پرستی کے دشمن ہیں۔ وہ قومی کام

واقف رہتے ہیں جن کو بڑے بڑے حکمران بھی نہیں جانتے۔ مشرقی فنون (آرٹ) کے وہ خوب ماہر ہیں۔ موسیقی اور نوجی کمالات کے بیٹھل کامل ہیں۔ طبائع انسانی کے فہم میں ان کو فلسفیانہ قدرت حاصل ہے۔ اور مشرقی تاریخ اور اپنے اجداد کی تاریخ ان کو حفظ یاد ہے۔ وہ عظیم خانہ ہند میں ایک غیر معمولی شخصیت رکھتے ہیں۔ جس کی نظر سارے ملک میں نہیں ہے +

زیدی صاحب

میانہ قد۔ سافوئے سلونے۔ جوان عمر۔ آنکھیں بڑی اور موثر۔ آواز باوقار۔ بیرسٹر ہیں۔ تعلیمات کے ماہر ہیں۔ ریاست رام پور میں چیف منسٹر تھے۔ گول میز کانفرنس میں بھی رام پور کی طرف سے گئے تھے۔ اب رام پور میں پولیٹیکل منسٹر ہیں۔ قوم مسلمان۔ ذات ستیہ۔ جماعت شیعہ۔ مذہب مذہب خلق۔ خدمت ملک۔ خدمت مالک۔ جسم میں ان کے سادات بارہ کا خون ہے جوشہنشاہ ہندوستان کے وزیر اعظم تھے۔ اور درحقیقت سلطنت کے سیاہ و سفید کے نقاش اعظم تھے۔

زیدی کی صورت انسانی۔ سیرت انسانی۔ اور سب خصلتیں انسانی ہیں۔ وہ ذاتی مفاد کو انسانی مفاد عامہ پر قربان کر دینے والے انسان ہیں۔ ان میں سادات کی سی ہمدردی و ہمساری۔ اور سٹرجنل کی سی مستقل مزاجی۔ اور سرسبز ہور کی سی دور اندیشی۔ اور ناوی جی کی طرح معاملہ بندی اور قوت برداشت ہے۔ ان میں اطاعت کا مادہ قرآنی تعلیم کی بموجب بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اپنے حاکم کے طبع اور اپنے محکم کو اطاعت سکھانے والے ہیں۔ گویا ڈسپلین کے عملی پروردہ ہیں۔ دنیا میں جو داغی اور زہنی تبدیلیاں ہو رہی ہیں انکو اس طرح سمجھتے ہیں یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا قدرت نے ان کو اس کام کے لئے بنایا ہے +

نواب صاحب مانگول

جہاں گیر سیاں نام۔ نواب صدیق الزماں قوم کا دیوا خطاب۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ قد میانہ۔ رنگ گورا۔ ڈاڑھی سفید مگر چھوٹی۔ آنکھیں بڑی۔ روشن۔ اور موثر۔ آواز صاف اور رسبی۔ نسب شیخ صدیقی۔ مذہب اسلام۔ کاٹھیاواڑ میں سندھ کے کنارے۔ سندھ و سوات کے قریب

کہنے والوں کی امداد میں ہندوستان کے ہر رئیس سے زیادہ نیاں
ہیں۔ وہ اخبارات کو روزانہ پابندی سے سنتے ہیں اور ملک کی
اور دنیا کی سہ فرسے واقف رہتے ہیں۔
ان کی ریاست جو انگڑے کی برابر ہوتی تو ہندوستان کے
ہر سر میں ایک قومی یونیورسٹی اپنے خرچ سے بنادیتے اور جو انگڑے
کی طرح نکل میں رہیہ برباد نہ کرتے یہ

سلطان جہراں

ساجد محمد امیر تیمور گورگان کی بھتیجا یا دگار ہیں۔ ہندوستان میں
مغلوں کی بس تین ریاستیں ہیں۔ ایک لہارو۔ دوسری لکھنویت۔
تیسری جہراں۔ مگر لہارو اور لکھنویت کے رئیس تیموری نہیں ایرانی
مغل ہیں۔ اس واسطے صرف سلطان جہراں ہی ساری دنیا میں تیمور
حکومت کی واحد یادگار ہیں اور تیموریت کی ہر شان ان میں
موجود ہے۔ نام شجاع الملک۔ انگریزی خطاب سر۔ قوی نقب
سلطان۔ عوام کا مزہ نقب مہتر (یعنی سردار و افسر) تو مغل
مذہب سنی مسلمان۔ گوارنگ۔ میانہ قد۔ گول چہرہ۔ سیاہ
خوبصورت ڈاڑھی۔ ریشٹن اور بڑی اور جادو نظر شاہانہ قدر
رکھنے والی آنکھیں۔ جو عورت دیکھتا ہے فرشتہ اور ولی کہنے
لگتا ہے۔ نماز روزہ اور سب احکام شریعت کے بچے
پابند ہیں۔ کوبستان کے تاجدار ہیں۔ جہاں قدرت نے کورون
روپے کی بکثرت کانیں پیدا کی ہیں۔ نام بھی شجاع اور دل بھی
شجاع۔ بہت علم دوست اور تعلیم قدم و جدید کے ماہر و قدردان
ہیں۔ فارسی بولتے ہیں مگر اردو خوب پڑھ سکتے ہیں۔ ہندوستانی
اخباروں کا مطالعہ پابندی سے کرتے ہیں۔ بڑے گورنمنٹ ان
کی نوجوب عظمت اور بے مثل اثر و رسوخ کے سبب ان کی بہت
عزت کرتی ہے۔ خدا کے دربار میں بھی مقبول ہیں حج کر چکے ہیں۔

مہاراجہ مپالہ

سکھ حکومت کے سب سے بڑے حکمران۔ پھول خاندان کے
جن میں سب سے اچھے پھول۔ تھپورا۔ جسم مضبوط اور دوسرا۔
چہرہ کتابی۔ رنگ گندمی۔ آنکھیں بڑی اور ایسی کشیلی رسیلی۔
کہ آنکھوں والے ان کو دیکھیں تو ترس کی طرح حیران رہ جائیں۔
پیشانی پر ڈی جس پر شوکت و اقبال کے نشان درخشاں۔ ڈاڑھی
اور سر کے بال نہایت نرم اور خوشنما۔ آواز میں شاہانہ گرج

اور اثر۔ کانوں میں مندرے بڑے ہوئے۔ چوڑا سینہ بکسیر کی
کلائی۔ جب کسی کی طرف مخاطب ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کی
موہنی سامنے والے کو موہ لیتی ہے۔ شاہانہ قدیم کا سفایض
دل۔ جو اتنا بڑا ہے کہ قارون کا خزانہ سامنے آئے تو ایک منٹ
میں ختم کر دیں۔ پنجاب کی ایک بڑی حکومت کے تاجدار ہیں۔
سیاسی تدبیر بہت اعلیٰ ہے۔ روسائے ہند کی جماعت کے
صدر رہ چکے ہیں اور ان کی صدارت کے ایام آج تک شاہانہ
دور کی طرح لوگوں کو یاد آتے ہیں۔ ان کے مزاج میں قیاسی اور سلطانی
سے تعصب بہت زیادہ ہے۔ مسلمانوں کے جتنے بڑے بڑے خاندان انکی
ہیاست میں تھے سب کو نیت دباؤ کر دیا۔ مسلمان کی صورت سے
نفرت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک قدیمی شاہی مسجد جو انکی ریاست کے شہر
سرتھن میں تھی اسے تہہ کر کے اُسین گدھے باندھ دیئے ہیں تاکہ اسلام کی اور
مسلمانوں کی توہین سے انکا کلیجہ ٹھنڈا ہو۔

نواب قاضی سر عزیز الدین احمد

سیانہ قد۔ ڈبلا بدن۔ چہرہ لارڈ ولنگٹن کا سا۔ رنگ گندمی۔
آنکھیں بڑی بڑی۔ ناک بہت بلند۔ ڈاڑھی گندمی ہوئی۔
موجھیں بڑی اور سفید۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔
سارے بوجھ کی عقل اور ذہانت قدرت نے ان کے
دماغ میں بھر دی ہے۔ قدیمی عقل بھی ہے اور نئے زمانہ کی سمجھ بھی ہے۔
ہندوستانی سیاست کے بھی پورے ماہر ہیں اور انگریز کا سیاست
کو بھی خوب جانتے ہیں۔ پڑانے مسلمانوں کی وفاداری
کا مکمل نمونہ ہیں۔ جس سے جو وضع میل جول کی اختیار کرتے ہیں۔
ہر حال میں اس کو نباہتے ہیں۔ عرب کے حاتم سے زیادہ سخی ہیں۔
چھیکر خیرات کرتے ہیں اور غریب نہیں کتنے خاندان ان کی مدد سے
چلتے ہیں۔ اور کتنے نوجوان تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کئی ریاستوں
کی وزارت کر چکے ہیں۔ آج کل دتیا ریاست کے وزیر اعظم
ہیں اور دتیا کو ان کی وجہ سے چار چاند نہیں آٹھ چاند لگ
گئے ہیں۔

بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ اردو اور انگریزی
کے بہت ماہر مضمون نگار ہیں۔ اگر وزیر اعظم نہ ہوتے تو کسی سرکار
پسند اخبار کے ایڈیٹر ہوتے۔ بڑھاپے میں جو انوں سے زیادہ
ہمت و مستعدی سے کام کرتے ہیں۔ انگریزوں میں ایک
انگریز بھی ان کی دوستی سے محروم نہیں ہے اگر وہ کبھی ہندوستان
میں آیا ہو۔ انگریز دانی میں ان کی برابر ہند میں دوسرا

کوئی نہیں ہے۔ انگریزوں کی بے حد قدر کرتے ہیں۔

سر میرزا اسماعیل

ایرانی نسل۔ شیعہ مذہب۔ ریاست میسور کے وزیر اعظم۔
خوب گورارنگ۔ دہلادین۔ ایرانی چہرہ۔ آنکھیں بڑی۔ کام میں
انگریز۔ نام میں ہندوستانی۔ مسلمان۔ عمر جوان۔ تجربہ کار۔ فلسفہ
اپنے مہاراج کی رعایا کے عہدہ۔ ہندوستان کی غرضات سے
خاص کاغذی جی جیسے لیڈر بھی لکے مسخر ہو جاتے ہیں۔ صنعت و حرفت
کی ترقی کے دلدادہ ہیں ان کے زمانہ میں میسور نے صنعتی
نروج حاصل کیا ہے۔ کسی فرقہ کے طرفدار نہیں ہیں۔ ہر ذی
علم اور ذی عمل کی خدمت ان کا دین و ایمان ہے۔
انگریزی۔ فارسی۔ اردو زبانوں کے علاوہ میسوری زبان
بھی بے تکان بولتے ہیں۔ مہاراجہ میسور ان پر بہت
اعتماد کرتے ہیں۔ اور ہندو عہدہ دار اور میسور کی ہندو
رعایا بھی ان سے بہت خوش ہے۔ میسور کے
مسلمانوں کی ترقی کا بھی ہمیشہ خیال رکھتے
ہیں۔ اور نہایت عقلمندی سے دونوں قوموں
سے برتاؤ کرتے ہیں اور دونوں
ان سے خوش ہیں۔

نواب سر امیر الدین احمد

سیانہ قد۔ دہلادین۔ گورارنگ۔ بڑی بڑی آنکھیں الہی
جیسے کنول کے پھول۔ ان میں سرخی کے دو حصے ایسے جیسے
گلاب کی پتیوں کی رنگیں۔ سفید لمبی ڈالھی۔ مغلی تاج کے نمونہ
کی ٹوپی جو ان کے تمام خاندان کی ممتاز کلاہ ہے اوڑھتے ہیں۔
آواز میں گنت ہیں۔ لیکن آواز میں شباب کی
شان ہے۔
علم مجلسی کے علامہ ہیں۔ مغلی تہذیب کا آخری اور مکمل نمونہ
ہیں۔ سب دالیان ریاست بٹے ہوں یا چھوٹے ان کی عزت
کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنا بزرگ مانتے ہیں۔ و صعداری اور حسن
اخلاق مشرق کا تختہ ہیں۔ ان کی باتیں جس مجلس میں ہوں وہ مجلس
شاہجہاں اور محمد شاہ کی نشست گاہ معلوم ہوتی ہے۔
قدیمی امراء کے سب اوصاف ان میں موجود ہیں۔ دوسروں
کے کام آنا اور غرور و سوئے کو دوسروں کی مدد میں خرچ کرنا ان کی
عادت و خصلت ہے۔ کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔

انگریزوں میں بھی ان کی بڑی عزت ہے۔ توپوں کی سدا
ہے۔ اور ان کی ہر بات مان لی جاتی ہے۔ جب قدیمی طرز کا مغلی
لباس اور مغلی ٹوپی پہن کر دالیان ریاست کے مجمع میں غرض
ہوتے ہیں تو سب سے نمایاں اور سب میں درخشاں نظر
آتے ہیں۔

مد شہر کے اندر رہ کر عقد کرنا امراء قدیم کی ایک وضع
تھی۔ یہ بھی امیر پر عمل کرتے ہیں۔ اور ستر برس کی عمر میں بھی ان
کے عقد کی خبریں سنائی جاتی ہیں۔

سر سکندر حیات خان

نواب اور سر۔ اور سکندر۔ اور پھر اس کے ساتھ حیات
بھی شامل ہے۔ لمبا قد۔ دہلادین۔ گندمی رنگ۔ کتالی چیز۔
ڈاڑھی صاف۔ بچانی لباس۔ مذہب اسلام۔ قوم مسلمان
فقیر دوست۔ چشتی نظامی مشرب۔
کم بولتے ہیں۔ خشک خزان۔ اور مغرور۔ اور بے نیاز رہے
پر دوسروں سے بے پروائی اور بے نیازی ہے۔ عادت ہی کم بولنے
اور چپ رہنے کی ہے۔

پنجاب کے تمام مقام گورنر رہ چکے ہیں۔ ان کے دادا فوجی
انستے۔ ایک انگریز کی جاں نشاری کے عمل میں اس خاندان
کو عروج ہوا۔ انگریز نے مرتے دقت ایک پتھر پر اپنے خون سے
ان کے دادا کی وفاداری اور جاں نشاری کا حال لکھا تھا۔
جب وہ ان کی تقدیر انگریز سردار کے ساتھ شریک ہو گئی
ہے۔ خدا کے آگے۔ چھکانے والے نیک مسلمان ہیں اور
برٹش آئین، مراسم کی موافق حکومت کرنی جانتے ہیں۔ یعنی انگریز
داں ہیں۔ انگریز داں ہیں۔ اور انگریزوں کی ہر اداکر جانتے
پہچانتے ہیں۔ میں انگریز ہوتا تو ان کو دالہ سرائے بنا دیتا اور
اپنی سوسائٹی سے کہتا کہ دیکھو میری حکمت کہ نام ایک ہندوستانی
کا ہے۔ مگر کام میری قوم کا ہو رہا ہے۔

سر سکندر حیات ہندوستانیت اور انگریزیت دونوں
کے ماہر ہیں۔ آج کل ریزرو بینک کے گورنر ہیں۔

ان کے ایک بھائی نواب سر لیاقت حیات خان ریاست
پشمالہ میں وزیر اعظم تھے جن کی نسبت سنا ہے کہ مسلمانوں سے
نفرت کرنے والے ہمارا جسنے ان کو الگ کر دیا ہے۔

لیڈران ملک

گاندھی جی کی صورت سیرت

دہلا پٹلا آدمی جیسا مجنوں عشق انسانی نے قیاس بنا دیا ہے۔ آؤادی و راحت انسان و ہندوستان اس مجنوں کی لیلے ہے۔ میانہ قد۔ گول چہرے بڑے بڑے کان۔ دانت بڑے ہونے۔ آواز بلند۔ جسم بڑا۔ دل جوان خیال بچہ۔ ارادہ ہالہ بہاؤ۔ عمل گنگا دریا کی طرح صاف شفاف۔ قوم ہندو۔ مذہب حق و رحم و عدل۔ ذات نبیہ۔ پیشہ دوسروں کے لئے برت (روزہ) رکھنا۔ خیالات بچوں کے سے یوں ہیں کہ بچے آپس میں لڑکر جلدی ملای کر لیتے ہیں اور کمینہ دل میں نہیں رکھتے۔ ادھر یہ بھی اسی خیال کے ہیں۔ وہ ہندو قوم کے دوست ہیں اور باقی کسی قوم کے دشمن نہیں ہیں۔ ان کو سیاسی چالیں نہیں آتیں مگر سیاسی چالوں کو مغلوب کرنا آتا ہے کسی زمانہ میں ان سے زیادہ اور کسی آدمی کو ایسی شہرت نصیب نہیں تھی۔ قدرت نے ان کو اپنے حق و عدل کے اعلان کیلئے مجسم لپسٹر بنا دیا ہے اور ہندو قوم کی خوش نصیبی سے وہ اس کے ہاس پیل ہو گئے ہیں۔ وہ امریکہ کے لئے ایک عجیب آدمی ہیں۔ انگلستان کے لئے ملیریا بخار ہیں۔ ہندوستان کیلئے ناکام لیڈر ہیں۔ اور جیلخانہ کے لئے نامرغوب قیدی ہیں کیونکہ جس جیل میں جاتے ہیں جیل کے عملہ کو رات نہ ہو سکیا رہنا پڑتا ہے۔ اور پھر سارے ملک کے کی ٹھنڈا آئینہ آئینا بنی پڑتی ہیں ان کی بیوی ایک ایسی عورت ہیں جن کے جسم کے ہر حصہ پر علمی قلم سے لکھا نظر آتا ہے کہ ہندوستان کی عورتیں ایسی نیک ہوتی ہیں!

گاندھی جی کی جیب عمر عیار کی زنجیل ہے کہ بڑے بڑے موٹے موٹے آدمی ان کی جیب میں آجاتے ہیں۔ اور وہ خود بھی چھوٹی سے چھوٹی جیب کے اندر سما جاتے ہیں۔

ہندو ان کو اوتار سمجھتے ہیں۔ وہ اوتار ہوں یا نہ ہوں اوتاروں کی خوبیاں ان میں ضرور ہیں مگر آجکل روپے کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہیں

مسٹر جناح کی صورت و سیرت

ایسے دُبلے جیسے شوکت علی صاحب کی انگریز بیوی کی نازک انگلیاں۔ گورا گورا میانہ قد۔ عمر پختہ۔ ارادہ پختہ۔ رائے پختہ۔ کم بولتے ہیں مگر بادلن تو لہ پاد رقی کی کھری اور اصلی بات کہتے ہیں۔

محمد علی جناح نام ہے۔ قوم فوجی مسلمان۔ مذہب شیعہ سکونت بمبئی پیشہ بیرشری۔ جناح نام کسی کی سہجہ میں نہیں آتا۔ کوئی دنیا لکھتا ہے کوئی جنا لکھ دالتا ہے۔ حالانکہ صحیح لفظ جناح ہے۔ حضرت امام حسین کے ٹھوڑے کا نام ذوالجناح تھا۔ ان باپ نے اسی مناسبت سے جناح نام رکھا کہ امام کی برکت حاصل ہو۔

ان کی سیاسی سہجہ مسلمان قوم میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کے ہم نام محمد علی مرتوم اس گھری بات کو جانتے تھے۔ اس نے اپنے دور میں محمد علی جناح کے میدان میں نمایاں ہونے کی مزاحمت کرتے تھے مگر ان کے جوہر نے ان کو ان کی زندگی ہی میں نمایاں کر دیا تھا۔ اور ان کے چورہ نکات مرحوم نے بھی قبول کر لئے تھے۔

مسٹر جناح کا دوسرا نام ”چورہ نکات“ ہے امریکہ کے سابق صدر۔ مسٹر ولسن کے نکات جنگ یورپ میں مشہور ہوئے تھے ان کے چورہ نکات جنگ ہند میں ہر ہندو مسلمان کی زبان پر ہیں۔

مزاج بہت سنجیدہ ہے عقل بہت برگزیدہ ہے۔ حوام کی ذہنیت کے دریا میں کشتی چلائی جاتے ہیں۔ اس لئے قومی ناخدا بھی ان کو کبابا جاسکتا ہے۔ مگر انگریزی معاشرت رکھتے ہیں اس لئے ناخدا نہیں ہوتی ۱۷۷ جہاز کے کپتان ہیں۔

مولانا ابوالکلام انگریزی جانتے ہوئے تو مسٹر جناح ہوتے اور مسٹر جناح عربی اردو جانتے ہوئے تو مولانا ابوالکلام ہوتے۔ ان کے بزرگ مسر آغا خاں کے سلسلہ میں تھے مگر یہ والد کے وقت اثنا عشری ہو گئے ہیں۔ مسلمان قوم میں جو سیاسی تفریق ہے وہ جب ہی دور ہوگی کہ ساری مسلم قوم مسٹر جناح کو اپنا واحد و کثیر تسلیم کرے۔

سر عبدالفتا در

میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ گندمی رنگ۔ عمر پچاس سے زیادہ مگر چالیس سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ لمبی کورٹ لاہور کے جج ہیں۔ پہلے اخبار نویس کرتے تھے۔ لاہور کے اخبار لاہور کے اور مخزن کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ قدرت نے ان کو ہنس مکھ بنایا ہے۔ اور ان کی ہر بات میں ایک لطیفہ ہوتا ہے۔ جو متانت اور سنجیدگی کے لباس سے برہنہ نہیں ہونے پاتا۔

وہ اردو زبان کے بہت بڑے محسن ہیں۔ اور پنجاب میں جس قدر اردو کی ترقی ہوئی ہے اس کے روح رواں یہی

ہیں۔ اور انہی نے ہندو مسلمانوں کو ترقی اور دو کی علی شاہراہ
بست کی تھی۔ آجکل انڈیا آفس لندن میں انسر ہیں۔
سوشل تعلقات میں دوسو برس پہلے کے مسلمان معلوم
ہوتے ہیں۔ بہت ملنسار۔ اور دوستوں کو یاد رکھنے والے
اور دوستوں کے کام آنے والے ہیں۔ تقریر و تحریر کے محاکم
خاص رکھتے ہیں۔ پنجابی محاوروں سے پاک و صاف زبان
لکھتے اور بولتے ہیں۔ ان کے دوست زیادہ ہیں۔ اور دشمن
شاید کوئی نہیں ہے۔ جو ان کے عمدہ رکھ رکھاؤ کی بڑی دلیل ہے۔

سر محمد اقبال

سر وقد۔ گندمی رنگ۔ زیر تنکست چہرہ۔ ڈاڑھی صاف۔
شاعر بھی ہیں۔ شہر نویس بھی ہیں۔ بیرسٹر بھی ہیں۔ سر بھی ہیں۔
لہجہ بڑی بھی ہیں اور پھر صاحب اقبال بھی ہیں۔ آنکھیں ایسی
نشانیں کہ ایک آنکھ میں حافظ کا میکہ ہے تو دوسری آنکھ میں عمر
خیام کا خمناز۔ جسم پنجابی۔ دماغ فلسفی۔ خیال صوفی۔ دل مسلمان
پہلے شاعر بنے۔ پھر بیرسٹر ہوئے۔ اور اب لیڈر ہیں۔ انگریزی
زبان پر پورا اتنا بولتے ہیں۔ لیکن انگریزیت کے قابو میں نہیں
آتے۔ انگریز ان کو سمجھتے ہیں۔ اور انگریز کو یہ سمجھتے ہیں۔ اگر انگریز
کو سمجھنا نہ جانتے تو نہ سرینے اور نہ گول مینر کا نفرنس میں نظر آتے۔
عربی بھی جانتے ہیں۔ اور فارسی بھی جانتے ہیں۔ فارسی اتنی اچھی جانتے
ہیں کہ اگر خاقانی اور انوری کے زمانہ میں ہوتے تو دوسرے خاقانی
اور انوری مانے جاتے۔ مسلک حق پسندی۔ پیشہ علمی خدمت۔
مذہب مسلمانوں کی بہبودی۔ مزاج میں سنجیدگی۔ سناست۔
اور استدلال۔ یعنی شاعر ہونے کے باوجود شاعرانہ تلوّن مزاجی
نہیں ہے۔ دوسرے شاعروں کی طرح ان کی شاعری بھی عشق باز
ہے۔ لیکن ان کی شاعری کو گل و بلبل سے عشق نہیں ہے۔ ان کی
شاعری کو قوم اور وطن سے عشق کرنے میں لطف آتا ہے۔ انگریز کی
نظر میں پسندیدہ ہیں۔ مسلمان کی نظر میں محبوب ہیں۔ ہندو کی نظر
میں اپنی صاف بیانی کی وجہ سے غیر خوب ہیں۔ ان کی شاعرانہ
قابلیت کو سوتی ہوئی قوم کو جگانا خوب آتا ہے۔ اگر یہ پیدا نہ ہوتے
تو حالی کی شاعری کے گلشن میں کبھی بہار نہ آتی۔

ڈاکٹر انصاری

میانہ قد۔ دوہرا جسم۔ گول چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ سفید

مونچیں۔ ڈاکٹر محی منڈی ہوئی۔ غازی پوریو۔ پی کے رہنے والے
ہیں۔ لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں
جو کو ان صحابہ کی اولاد میں ہیں جو مینہ میں رہتے تھے۔
اور رسول اللہ کی ہجرت کے وقت مدد کی تھی اور انصار کہلاتے
تھے۔ لہذا ان کی نسل میں ہونے کے سبب انصاری کہلاتے
ہیں۔ مختار احمد نام ہے۔ قوم عرب۔ مذہب اسلام۔ پیشہ فاکٹری
خیال انگریزی۔ عمل دیسی۔ بہت آہستہ بولتے ہیں۔ سنجیدگی
اور کم سخن کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر زندگی کا راستہ چلتے ہیں۔ یورپ
میں اعلیٰ اعلیٰ ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ ترکوں سے بلقان کی لڑائی

ہوئی تو ایک طبی مشن لیکر زنجیوں کی امداد کے لئے ترکی میں گئے۔ مدت
نے ان کو بھرہ بھی ترکوں کا سادیا ہے۔ اپنے ہم پیشہ لوگوں کے خیر
ہیں۔ دوسروں کو آگے بٹھا کر خوش ہوتے ہیں۔ یونانی اطباء کی
طرح ہم پیشہ کے حویث نہیں ہیں۔ ان کا دسترفران تیرہ سو برس
کے بعد بھی عربوں کا دسترفران ہے۔ ہر قوم کے عورت مردان کے
دسترفران پر جمع رہتے ہیں۔ ہندو قوم کے شہر لہذا گاندھی باوجود ان کے
مسلمان چنگے اب انہی کے مسافرانہ میں ٹھہرتے ہیں۔ اور دہلی والے
بھی ان کے گھر کو اپنا گھر بنانے کے لئے بعض اوقات مسافر بن
جاتے ہیں۔ مخلص ہیں۔ بے ریا ہیں۔ دور اندیش ہیں۔ محتاط
ہیں۔ اور اپنے ملک سے محبت کرنی جانتے ہیں۔

میرزا محمود احمد

دراز قد۔ دراز ریش۔ گندمی رنگ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔
عمر چالیس سے زیادہ۔ ذات مغل۔ پیشہ امامت اور
سیح موعود کی خلافت۔ اور تقریر و تحریر کے ذریعہ قادیانی
جماعت کی پیشوائی۔
پنجاب کے قصبہ قادیان میں رہتے ہیں۔ ان کے والد
نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ امام مہدی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ
بھی ہیں۔ اور ساری کوشش بھی ہیں۔ اب یہ اپنے والد
کے قائم مقام اور خلیفہ ہیں۔
آواز بلند اور مضبوط ہے۔ عقل دور اندیش اور عمدہ گیر ہے۔
کئی بیویوں کے شوہر۔ اور کئی بچوں کے باپ۔ اور کثیر التعداد
النسبوں کے رہنما ہیں۔

اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر بیماریاں ان کی علمی استعداد
میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھری

میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغربی جواں مردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغلیہ ذات کا رفرمانی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں۔ اور مذہبی عقل اور فہم میں کبھی قوی ہیں۔ اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلبی جنگ کے ماہر ہیں +

مولانا ابوالکلام آزاد

سودہ - دہرادن - ایرانی دفع کی بڑی آنکھیں - کتابی چیز چوٹی داڑھی - آواز ہمیں اور بلند - مزاج میں تمکنت اور وقار - طبیعت میں خوشی و طرافت -

دہلی کے رہنے والے ہیں۔ قوم ستید۔ پیشہ آزادی دے نیاز کا حافظ کی فوٹ بے مثال ہے۔ تصور کی طاقت چوٹی کی ناک اور چہل کی آنکھ سے بڑھی ہوئی ہے۔ تقریر و تحریر کے خود مختار بادشاہ ہیں۔ نازک مزاجی میں تازہ شاہ۔ اور سیاست دانی میں ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ ہیں۔ بیرون ہند کے مسلمانوں میں بھی مقبول ہیں۔ ظاہر واری اور نمود سے بیزار ہیں۔ اگرچہ لیڈروں کے عروج اور ذرائع شہرت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں میں گاندھی جی ہو سکتے تو ابوالکلام ہوتے اور مالوی جی ہو سکتے تو ابوالکلام ہوتے۔

قرآن مجید پر ایسا عبور ہے اور اس کے مقاصد کو اتنا سمجھتے ہیں کہ مصر و شام کے علمائے جدید بھی نہیں سمجھتے۔

اگر ان کو ہندوستان کا بادشاہ بنا دیا جائے تو ایک دن کم بارہ بیٹے سوتے رہیں صرف ایک دن بیدار ہو کر کام کریں۔ کیونکہ یہی کام کو جلدی کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ یہ عہد خیال اور عہد تجویزیں پیدا کر سکتے ہیں۔ تاکہ دوسرے اس پر عمل کریں کیونکہ وہ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جبکہ ریاکار اور نمود کار لیڈروں کی کثرت ہے جن میں نہ سمجھ ہے نہ عمل ہے۔ نہ علم ہے۔ ایسے لیڈروں کے ساتھ ان کو کام کرنا پڑتا ہے اور اپنی فطری آزادی خیالی اور آزاد حالی کے سبب ان کے ساتھ عمل نہیں کر سکتے +

مالوی جی

دن موہن نام۔ مالوی لقب۔ الہ آباد و دہلی۔ ذات برہمن۔ قوم ہندو۔ پیشہ وکالت۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ دہلیا بدن۔

سیانہ قد۔ سانولا سلونا رنگ۔ آنکھیں روشن۔ بڑی اور موثر۔ آواز صاف اور بلند۔ ان کے بزرگ مالوہ سے الہ آباد میں آئے ہوں گے اس لئے مالوی شہر ہیں۔ ذہانت میں اصل نسل برہمن۔ پہلے انگریزی کپہریوں کے دکیل تھے۔ مقدمے لڑاتے تھے۔ اب ہندو قوم۔ ہندو مذہب۔ ہندو سیاست۔ ہندو معاشرت۔ ہندو زبان۔ ہندو تاریخ۔ ہندو تہذیب کے دکیل اعظم ہیں۔

مالوی جی کی برابر ہندو قوم میں آجکل کوئی دور اندیش لیڈر نہیں ہے۔ وہ دس بیس برس نہیں سودو سو برس نہیں ہزاروں برس آئندہ کی باتوں کو سوچتے ہیں اور پہلے سے بند و بست کرتے ہیں۔

دنیا گاندھی جی کو ہندو قوم کا سب سے بڑا آدمی سمجھتی ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ گاندھی جی محض نیک نیتی اور صداقت کی ثابت قدمی کے سبب ہندو قوم کے سب سے بڑے آدمی ہیں۔ مگر مالوی جی جیسے عظیم الشان کام انہوں نے ہندو قوم کے لئے نہیں کئے۔ وہ ہندو دیوبند رستی کے بانی ہیں۔ وہ ہندی زبان کے جنم داتا ہیں۔ وہ ہندوؤں میں ہر قسم کی زندگی پیدا کرنے والے عام و خاص کے محبوب لیڈر ہیں۔

ان کا کمال یہ ہے کہ کسی قوم کے خلاف یا کسی مضمون کے خلاف تقریر کرتے ہیں تو حریف کسی لفظ کی گرفت نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ کہہ جاتے ہیں اور حریف مبہوت رہ جاتا ہے۔

اگر بدقسمتی سے مسلمانوں میں پیدا ہو جاتے تو ابوالکلام اور جناح کی طرح ٹھٹھ کر رہ جاتے۔ خوش قسمتی سے ایسی قوم میں پیدا ہوئے جس نے ان کے کمالات کو ابھارا۔ اور چار ماہ اند لگا کر مشہور عالم کر دیا۔ اور ان کی ہر آواز پر حاضر کھد کر دوڑنے لگی۔ مالوی جی کی عمر کا بڑا حصہ حکومت کی حمایت میں گزرا ہے۔ اور انہوں نے بڑی جواہرودی سے حکومت کے خلاف تحریکوں کا مقابلہ کیا ہے۔ لیکن آخر میں جب ہندو قوم مضبوط ہو گئی تو وہ بھی کانگریس کے گرم فرقہ کے حامی ہو گئے۔ وہ اقوام کی دماغی تبدیلی کا گر سب سے زیادہ جانتے ہیں اور چند جہلوں میں لاکھوں روپے کر دو روپے آدمیوں کی ذہنیت بدل دیتے ہیں۔ اس لئے مالوی ہندوؤں کے سب سے بڑے آدمی ہیں +

مگر آج کل ہندو قوم کی کثرت پندت جواہر لال نہرو کو اپنا لیڈر مانتی ہے۔ گاندھی جی اور مالوی جی کا اثر بہت کم ہو گیا ہے۔

بیگم سر محمد شفیع

امیر النساء نام۔ میاں سر محمد شفیع مرحوم کی بیوی۔ میانہ قد۔
ڈبل بدن۔ گوار رنگ۔ بڑی اور موزوں آنکھیں۔ عمر پچاس سے
زیادہ۔ سکریال سفید۔ آواز لطیف۔ گفتگو میں متانت اور شرافت
کا انداز۔ انگریزی بے تکلف بولتی ہیں۔ فارسی اُردو بھی خوب
جانتی ہیں۔ پابند صوم و صلوة ہیں۔ پردہ نہیں کرتیں۔ یورپ
کی سیر کر چکی ہیں۔ حاتم ان کی سخاوت کے سلسلے آئے تو شہزاد
کبد سے کہ اب میرا نام کاٹ کر ان کا نام لکھ دو۔ کہ یہ میری طرح
ہر اسیر غریب۔ اگلے اگلے کو کھانا بھی کھلاتی ہیں۔ اوردوسروں
کے دکھ درد میں اس طرح شریک ہو جاتی ہیں گویا دکھ درد خود
ان پر طاری ہے۔ اور ہر مفید کام میں بن گئے زبان سے۔ قلم
سے۔ درم سے شریک ہو جاتی ہیں۔ ان کا وقت۔ ان کا
روپیہ۔ ان کا رسوم۔ اور ان کی عقل ہر وقت خدمت خلق
میں خیر ہو جاتی رہتی ہے۔ اس لئے ان کی سخاوت حاتم کی محدود
قیاسی سے اعلیٰ و برتر ہے۔

اگر ہندوستان کے مشرق و غرب۔ جنوب و شمال میں کئی
شخص چراغ لے کر کسی ایسی مشرقی عورت کو تلاش کرے جو ایشیائی
ویورپی تہذیبوں کا مکمل نمونہ اور عملی مجتہد ہو تو سوائے بیگم سر محمد
شفیع کے اور کوئی عورت جامع صفات کی نہیں ملے گی۔ خدا پرستی
اور خدا ترسی میں وہ چودھویں صدی کی راجہ ہیں۔ اور صبر و
شکیب میں ان کا درجہ موجودہ زمانہ کی ہر صبر والی عورت
سے بڑھا ہوا ہے۔

انگلستان کے بادشاہ اور وزیر ہندوستان کے
سب افسر اور ریسرڈان کی مکمل سیرت حسنہ کا قائل ہیں +

بیگم میاں شاہ نواز

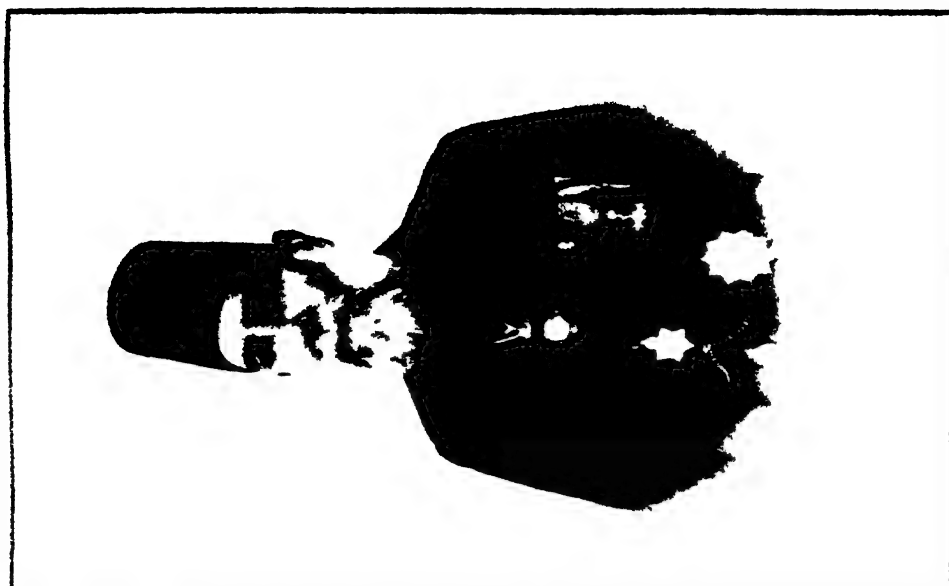
جہاں آرا بیگم نام۔ میاں سر محمد شفیع کی بڑی لڑکی۔ میاں
شاہ نواز صاحب بیرسٹری کی بیوی۔ عورتوں کا پورا قد گورا
رنگ۔ اصلی کتانی چہرہ۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ اور بہت
خوبصورت۔ جسم نہ زیادہ ڈبلا۔ نہ زیادہ مہاری۔ تمام اعضاء
موزوں اور مناسب ہیں۔ آواز بہت شیریں اور صاف۔
اور بلند ہے۔ تقریر کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جادو
کو بولنا آ گیا ہے۔

پردہ نہیں کرتیں۔ مذہب کی پابند ہیں۔ عقائد مضبوط اور
پختہ مسلمان کے ہیں۔ اور ہر عقیدہ کی دلیل پیش کر سکتی ہیں۔
انگریزی زبان پر ایسا عبور ہے کہ مشکل اور اہم سیاسی معاملات
پر بے تکلف و سلسل تقریر کر سکتی ہیں۔ کئی بار یورپ جا چکی ہیں
اور واپس ہندوستان کی سب سے زیادہ حسین عورت منقولہ
ہیں۔ بادشاہ اور ملکہ اور تمام وزراء اور تمام امراء۔ اور سب
والسرائے ان کی لیاقت۔ ان کی اہلیت۔ ان کی نیک خیالی
اور ان کی خدمت خلق اور نیک نیتی کے ذرائع ہیں۔ وہ میاں
سر محمد شفیع جیسے خادم قوم کی بیٹی۔ اور بیگم سر محمد شفیع جیسی
یگانہ روزگار خاتون کی لڑکی۔ اور ممتاز جہاں جیسی شاعرہ
بے مثال کی ماں۔ اور میاں شاہ نواز جیسے ہمدرد قوم کی
بیوی ہیں۔

اگر وہ انگریز ہوتیں تو لیڈی دنگن کی طرح مشہور ہوتیں۔
اور ہندو ہوتیں تو مسز نیڈو سے زیادہ شہرہ آفاق مانی جاتیں۔
مگر خدا کے فضل سے مسلمان ہیں اس لئے ان کی قوم دونوں
میں تو ان پر فخر کرتی ہے۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہتی کہ ایک
تارک پردہ عورت کی تعریف کرے تو مولوی صاحب نقوی
نہ دیا۔ یہاں آرائے ثابت کر دیا ہے کہ پردہ اٹھانے
والی عورتیں ایسی ہو سکتی ہیں +

بنت میاں شاہ نواز

ممتاز جہاں نام۔ جہاں آرا بیگم جیسی دنیا کی مشہور خاتون
کی بیٹی۔ میاں سر محمد شفیع اور بیگم سر محمد شفیع جیسے نانائانی کی
نواسی۔ میاں شاہ نواز کی بڑی بیٹی۔ قدمیانہ جسم عدل
نیچر کا گواہ۔ گوار رنگ۔ آنکھیں بڑی اور سبکیں چہرہ صغیر۔
عمر ۱۱ سال۔ شادی نہیں ہوئی۔ تعلیم جاری ہے۔ فارسی
اُردو جانتی ہیں۔ انگریزی انگریزوں سے زیادہ اچھی بولتی ہیں
وہ ہندوستان اور مسلمان قوم میں یہ ظاہر کرنے کو
پیدا ہوئی ہیں کہ اسلام اور ہندوستان ایسی لڑکیاں پیدا
کر سکتا ہے جو آزادی کے عزم میں دنیا کے ہر حریت پسند
لیڈر مرد سے اعلیٰ ہو۔ اور جو شاعری میں مردوں کی قلعی کو
سر شاعرہ مات کرنے والی ہو۔ اور جس کی تقریر میں اقوام
کو زندہ کرنے والا زور ہو۔ اور جس کی سیرت بھی صورت کی
طرح مقبول عام و خاص ہو۔

[illegible]

7
2
8
3
2
1
2
3





نیرانی ش از آیت ایم منیع الدین خان بابر فرمان رده ایالت بروجرد ۱۹۳۱ء (کاشیا دار)

ممتاز جہاں کا وجود ایک روح ہے جو ہندوستان کے آئینہ دور میں اصلی انسانیت کا سورج بن کر جھکا کر گئی۔ ممتاز ہندوستان میں کوئی ایسا بڑا کام کریں گی جو ساری دنیا کی اقوام کو چہرہ ان و ششدر کر دے گا۔

ممتاز جہاں کی تربیت انگریزی اصول پر مبنی ہے مگر وہ اپنی شاندار اسلامی تاریخ اور مکمل اسلامی روایات کو پوری طرح جانتی ہیں۔ اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ ان میں اور ان کی والدہ اور نانی میں عورت ذات کی سب خوبیاں جمع ہیں۔ مگر متنازعہ ہم ماں اور نانی سے کچھ بڑھا ہوا ہے۔ یعنی وہ غلط نجوم کو بھی باوجود مسیح عقل ہونے کے مان لیتی ہیں۔

بیگم آصف علی

میانہ قد۔ گل اندام۔ زرخ زیا۔ گورا رنگ۔ قوم ہندو۔ مذہب اطاعت شوہر۔ اور خدمت ملک۔ اور ہمدردی انسانوں۔ دیکھنے میں اٹلی کے کسی ماہریت بنانے والے کی صناعت کی مانند معلوم ہوتی ہیں۔ مگر جب بولتی ہیں تو سیتا دیوی کی بولتی ہوئی موت سانسے آجاتی ہے اور کسی بڑے ہندوستانی بہت خانہ کی ہندوستانی بہت سازوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ عورت کا غور۔ عورت کی ضد۔ عورت کی خود پسندی۔ عورت کی نازک مزاجی سے کوسوں دور ہیں۔ اس لئے عورتوں کے روپ میں مرد ہیں۔ مرد کی بے وفائی۔ مرد کی خود غرضی۔ مرد کی حاکمیت۔ مرد کی تلون مزاجی نہیں ہے۔ اس لئے اصلی اور خالص عورت ہیں۔ تقریر میں مردانہ ہمت ہوتی ہے۔ پاک لوگوں کی سی بیباکی سے بولتی ہیں۔ جب کسی سے مخاطب ہوتی ہیں تو ہندوستانی خرافات و شائستگی موہنی بن کر سامنے آجاتی ہے۔

کئی بار جیل جا چکی ہیں۔ ماں باپ کی اچھی بیٹی۔ شوہر کی اچھی بیوی۔ اور سانس کی اطاعت شعار و خدمت گزار ہوئیں۔ مگر جب خدا و داد دے گا تو معلوم نہیں ماں کیسی ثابت ہوں گی؟

مسٹر آصف علی

میانہ قد۔ کاسنی بدن۔ رس بھری آنکھیں۔ نیلین رنگ۔ عمر جوان۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ ۳۰ سال میں لطافت و شیرینی۔ دہلی کے ممتاز اور قدیمی خرفاد میں ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ لیڈ رہیں۔ ہندو مسلمانوں میں یکساں ہر دل عزیز ہیں کہ

سب کے کام آتے ہیں۔ ان کی تقریر میں بھی جامد ہے۔ اور تقریر میں بھی سحر ہے۔ بولتے ہیں تو چہرہ کے اعصاب کی حرکات میں موسیقی کے پردوں کی جنبشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور دل کا مطلب ایک عہدہ شعر کی صورت بن کر ان کے چہرہ پر آ جاتا ہے۔ انگریزی بڑھنے والوں کا خط خراب ہوتا ہے مگر ان کا خط بھی ایک جمال رکھتا ہے۔ بہت اچھے شاعر ہیں۔ بہت اچھے پالیٹیشن ہیں۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔

نام کے آصف۔ مزاج کے سلیمان۔ غم کے اکبر۔ دل کے شاہ جہاں۔ ارادہ میں اور تجزیہ ضدید ہے۔ فرشتوں نے پیرس کی مٹی سے ان کا پیتلا بنایا ہوگا اور دہلی اور گلہنوں کی خاک سے رنگ آمیزی کی ہوگی۔ اس لئے بہت لغت پسند اور نازک مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ کئی بار جیل کی سیاحت کر چکے ہیں اور ہندوستان کی آئینہ تاریخ کے کئی بابوں میں ان کا تذکرہ درج ہوگا۔

انگریز ہوتے تو میں ان کو وزیر ہند بنا دیتا مگر مجھ ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیسے ہی لائق ہوں انگریز کی نظر میں کالے نیٹھی رہیں گے۔

مسر عبد اللہ سہروردی

میانہ قد۔ چہرہ بدن۔ نکلتا ہوا گندمی رنگ۔ بیضی چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ آواز شیریں اور لطیف مزاج میں لطافت و بظرافت۔

تعلیم کے زمانہ میں لندن جا کر باپان اسلام ازم تحریک انجمن مشہور ان اسلام کے نام سے جاری کی تھی اور اس کے موجد بنے تھے۔ سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے بھی ان کو ازراہ قدوائی ملاقات کے لئے بلایا تھا۔

محنتی ہیں۔ ہمدرد ہیں۔ پرجوش ہیں۔ قانون دان اور قانون ساز ہیں۔ صوفیانہ مشرب اور فقیر دوستی ان کے خاندان کے ہر فرد میں ہے کیونکہ ان کے اجداد سب سے پہلے ہندوستان میں اشاعت تقوت کے مبلغ تھے۔ ان کی شگفتہ طبعی اور بڑا سنجی ہر مجلس میں نمایاں رہتی ہے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی کے زبردست ماہر ہیں۔ انھوں نے گزشتہ سال انتقال کر گئے اور مسلم قوم ان سے محروم ہو گئی۔

ممبران اسمبلی و کونسل اسٹریٹ

سر عبد الرحیم

لباقد۔ دہلا بدن۔ گول چہرہ۔ سانولارنگ۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ کلکتہ کے رہنے والے۔ اسمبلی کے ممبر اور آزاد پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اور اسمبلی کے صدر ہیں۔

پہلے ہائی کورٹ کے جج تھے اور بنگلہ میں کوئی رسوخ لگا نہیں تھا۔ مگر ایک اسلامی جلسہ کی صدارت کرتے وقت ایسی تقریر کی کہ تمام مسلمانوں میں دھوم مچ گئی۔ اور ہر مسلمان کی نظر ان پر پڑنے لگی۔

چنگا بہت خشک اور روکھے مزاج کے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ایسے نہیں ہیں۔ البتہ متانت میں افراط کرتے ہیں۔ اس لئے خشک طبع معلوم ہوتے ہیں۔

ان کے خیالات کانگریسی ہیں۔ اور سرکاری حلقوں میں بھی ان کو بہت لائق خیال کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے بڑے ہمدرد ہیں۔ مگر ان کی ہمدردی عملی ہوتی ہے۔ اور مفید دائرہ کے اندر ہوتی ہے۔ عوام کے غیر مفید جذبات کی پیروی نہیں کرتے اور اس وجہ سے صرف اعلیٰ طبقوں میں ان کی عزت ہے +

سر محمد یعقوب

قدیم علماء کے خاندان میں ہیں۔ خود بھی مولوی ہیں۔ مگر ڈاڑھی والے مولوی نہیں ہیں۔ خوب گورا رنگ۔ باوقار چہرہ۔ بڑی بڑی افر ڈالنے والی آنکھیں۔ میانہ قد۔ دوہرا جسم۔ آواز صاف اور بلند نہایت مستعد اور معنی۔

بچپن سے قومی خدمت کا جنون ہے۔ سرسید کے تعلیمی و قومی مشن کے پُرانے خدمت گزار ہیں۔ دور جدید میں ڈپٹی پریزیڈنٹ اسمبلی بھی رہے اور پریزیڈنٹ بھی رہے۔

مستقل مزاج ہیں۔ رائے جلدی جلدی نہیں بدلتے۔ جرنیلوں کی پورش سے ان کے اندر پستی پیدا نہیں ہوتی بلکہ ہمت و جرات بڑھ جاتی ہے۔

مسلمانوں کا درد ان کے دل میں بہت زیادہ ہے۔ ذاتی فائدہ

کو مسلمانوں کے فائدہ سے موخر کہتے ہیں اور رات دن مسلمانوں کے لئے کام کرتے ہیں۔ دوست نوازی اور مروت۔ دوستوں پر پہلے مسلمانوں کی سی ہے۔ حاضر و غائب دوستوں کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے ہر وقت سیدہ سپہ رہتے ہیں۔ ان کی ذات پر خطہ کیا جائے تو درگزر کرتے ہیں لیکن ان کی قوم کو نقصان پہنچانے کا معاملہ ہو تو شیروں کی طرح غرا کر حملہ کرتے ہیں اور کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ کابل اور آرام طلب نہیں ہیں۔ ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نہایت ذہین اور دور اندیش ہیں۔ گہری سے گہری بات کو فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح ان کا دسترخوان وسیع ہے۔ ہیئت کھلاتے ہیں اور کھلا کر خوش بھی ہوتے ہیں۔ ان کی خدہ پیشانی اند بنی ہوئی اور طبیعت کی شگفتگی ملاقاتی کے لئے ایک عمدہ غذا کے روح ہوتی ہے۔

اگر ان کی ڈاڑھی لمبی ہوتی تو شاید وہ بھی مولویوں کی طرح فقط دعوت کھایا کرتے۔ کھلانے سے احتیاط کرتے اور مجرہ بھی نہ رہتے بلکہ چار نکاح کرتے +

آزہیل محمود سہروردی

میانہ قد۔ سانولارنگ۔ گول چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر چالیس او پچاس کے درمیان۔ عرصہ سے کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ کانگریس کے حامی نہیں ہیں۔ واڈھی موچھو صاف۔

عبدالمبین چودھری

بنگال کے نمائندے۔ لباقاد۔ سانولارنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی کانگریس کے ہم خیال۔ پہلے ڈپٹی پریزیڈنٹ تھے۔ ہمیشہ شہر تے راحے سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ عمر تیس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

آزہیل حسین امام

صوبہ بہار کے رہنے والے۔ میانہ قد۔ گورا رنگ۔ چہرہ ہر داڑھی۔

بڑی بڑی آنکھیں۔ دہلا بدن۔ عمر تیس کے درمیان۔ پہلے اسمبلی میں تھے اب کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ کانگریسی خیال رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین | انسانیت اسلامیت اور خدمت و جرات کا پٹل بھرہ ہیں۔ ممبر اسمبلی اور مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔

محمد نیکان

میانہ قد۔ دلباز بدن۔ بہار کے نمائندے۔ عمر تیس کے قریب بہت کامیاب تاجر۔ اور مخلص مسلمان۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔

نواب صدیق علی خاں

سی پی کے نمائندے۔ سانولار رنگ۔ خوبصورت جسم۔ خوبصورت چہرہ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ نہایت خوش اعتقاد اور ہر دل عزیز۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ سی۔ پی کے متاثرانندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام کے مخلص اور مستعد کام کرنے والے ہیں۔ ناگپور کے مسلمان ان کے بہت محمود یہ ہیں اور یہی اسلامی حقوق کے ولادہ ہیں۔

حاجی نور احمد خاں

لمبا قد۔ سانولار رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ مضبوط جسم۔ پنجاب کے نمائندے۔ اسپلی کے مارشل۔ یعنی صدر اسپلی کے برابر کسی بھی کام ان کی حفاظت کیلئے بیٹھے ہیں۔ منگلی زبان میں ان کو "عرض بیٹی" کہنا چاہئے۔ اسلام کے اور مسلمانوں کے پر جوش حامی ہیں۔ عمر پچاس کے قریب معلوم ہوتی ہے۔

نواب سرسید مہر شاہ

پنجاب کے نمائندے۔ حضرت چیرسید محمد شاہ صاحب جلا پوری کے فتنہ میں جو نظامیہ خاندان کے شہرہ آفاق بزرگ تھے۔ دراز قد خوب گداز جسم۔ گورار رنگ۔ آواز بڑی اور بھاری۔ آنکھیں درمیانی۔ عمر تیس سے زیادہ۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ پہلے دارالامرار میں تھے۔ مخلص اور دوست نواز ہیں۔

آنرہیل راجہ غنصفر علی خاں

نومسلم راجپوت۔ پنجاب کے رہنے والے۔ لمبا قد۔ چہرہ بدن۔ بھاری آواز۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ شیعہ مذہب پہلے اسپلی میں تھے۔ اب کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ عمر تیس اور چالیس کے بیچ میں معلوم ہوتی ہے۔ کانگریسی خیالات رکھتے ہیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے۔

آنرہیل راجہ چرنجیت سنگھ صاحب | ہمارے گورنر کے خاندان میں ہیں کونسل آف اسٹیٹ میں نمبر ہیں بے نصیب و شاہ مزاج اور نہایت عمدہ خلق ہندو ہیں۔

آنرہیل نواب سر محمد اکبر خاں

ہوتی مردان موہم سرحد کے مشہور رئیس۔ خوب گورار رنگ۔ اور خوب مٹا جسم۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ سرخ و سفید کتابی چہرہ۔ دور سے انگریز معلوم ہوتے ہیں۔ عمر چالیس سال سے زیادہ۔ آواز ایسی گرجدار ہے کہ دارالامرار میں ان کے سلسلے پر وہ ڈال دیا جائے تو معلوم ہو کہ ایک شیر بول رہا ہے۔

کیپٹن سردار شیر محمد خاں

دراز قد۔ مضبوط جسم۔ گندمی رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر چالیس کے قریب۔ پنجاب کے نمائندے۔ خوش عقیدہ اور پر جوش مسلمان ہیں۔

حاجی عبداللہ ہارون

دراز قد۔ گداز جسم۔ گورار رنگ۔ بڑی بڑی شاندار آنکھیں۔ سندھ کے مشہور لیڈر۔ اور ہر دل عزیز تاجر۔ ڈاڑھی خوشکاش۔ عمر پچاس کے قریب۔

آنرہیل نواب محمد یامین خاں

خوب گورار اور سرخ و سفید رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ بھاری مونچھیں۔ بھٹی چہرہ۔ بڑی اور خوبصورت آنکھیں۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ آواز بڑی۔ شیر مٹا کے رہنے والے۔ اسلامی تاریخ کے ماہر خاص۔ لندن کی زیارت کر چکے ہیں۔ وہاں سے تجارتی جرک لیکر آئے ہیں۔ اسٹیک پورے کی تجارت بھی کرتے ہیں۔

منشی محمد اطہر علی

ادودہ کے نمائندے۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ گورار رنگ۔ چھوٹی اور تیز آنکھیں۔ ادودہ کے مشہور و متنازع خاندان سے ہیں اور بہت ہرود و عزیز ممبر ہیں۔ ہمیشہ ہر انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی عمر پچاس کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ دلیر اور آزاد خیال ہیں۔

کبیر الدین احمد

پورا قد۔ خوب وینیر بدن۔ اور خوب کالا رنگ۔ ایسا کالا جیسے لیلے کی زلفیں۔ اور اس کا لک میں ایسی چمک جیسے لیلے کے گیسو میں چنبیلی کا تیل۔ گول چہرہ۔ جسم کی طرح لکے پھولے۔

میاں عبد العزیز

میان قد - مضبوط جسم - کتلی چہرہ - بڑی بڑی آنکھیں - گندمی رنگ - پنجاب کے رہنے والے سنی مسلمان - آج کل کشن رہیں - خان بہادری کا خطاب بھی ہے - اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں - بہت ذی علم اور ذی فہم ہیں - بڑے تعلقات میں قدیمی مسلمانوں کا غوثہ ہیں - زیادہ دوست نہیں رکھتے - اور جس سے دوستی ہو جاتی ہے اس کو کبھی نہیں بھولتے -

دیکھنے میں صاحب بہادر ہیں - اور باتیں بھی ایسی کرتے ہیں جس سے پڑانے مسلمان تیوری پڑھ لیں - مگر ان کا دل بچا مسلمان اور پورا خوش اعتقاد ہے - اور وہ سچے دل سے ہندوستانی ہیں -

اپنے فرض منصبی کو نہایت قابلیت اور وفائیت سے ادا کرتے ہیں - اور گورنمنٹ ان کو بہت لائق اور مفید اور کار گزار اور کار فرما افسر تصور کرتی ہے - اور پبلک بھی ان سے ناخوش نہیں رہتی - شری آدی ہیں - اور لٹریچر کے قدردان بھی ہیں +

مولانا شفیع داؤدی

منظور پور بہار کے رہنے والے - میان قد - میان جسم - مولانا رنگ - سفید ڈاڑھی - مسکراتا ہوا چہرہ - نازکے پابند - چہرہ پر عبادت کا نور - اسمبلی کے ممبر مسلمانوں کی سیاسی تحریکات میں حصہ لینے والے - اس مال منتخب نہیں ہوئے -

لباس سادہ - مزاج سادہ - عمل میں مستعد - حاجی ہیں - مولوی ہیں - انگریزی داں ہیں - انگریز داں بھی ہیں - ہندوؤں کو خوش رکھنے کا ہنر نہیں جانتے - مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ میں مقبول ہیں - اور مسلمانوں کے مفاد و عائد کا کام کرتے رہتے ہیں - پہلے کانگریسی تھے - اب کانگریس پر لا حول و پائے ہیں - ہر وقت خوش اور ہنس مکھ نظر آتے ہیں - قومی کاموں کے لئے اکثر سفر میں رہتے ہیں - تقریر بھی کرتے ہیں - اخباروں میں بیانات شائع کرنا بھی جانتے ہیں

اس دشمنان کے اسمبلی میں نہ آ سکے گا اکثر مسلمانوں کو انہیں بے کیونکہ انکی دینداری سے مسلمان بہت خوش تھے

ہوئے - اور اس سیاہ نام چہرہ میں آنکھیں ایسی چمکتی ہیں جیسے سندھ کے کالے پانی میں چمکتی آنکھیں - قوم مسلمان - عمر چالیس سے زیادہ - بنگال کی طرف سے لیجلیٹو اسمبلی میں ممبر ہیں - اور عرصہ دراز سے ان کی ممبری قائم ہے - گویا ہر تہیہ میں کامیاب ہوتے ہیں - دائرہ اس کے اور سرکاری ممبران اور غیر سرکاری ممبران سمیت ان کی دلچسپ اور بے باکانہ باتوں کی قدر کرتے ہیں - اور جب یہ اسمبلی ہال میں آتے ہیں تو ہر منہموم و متفکر ممبر کے اندر ایک خوشی اور زندگی کی ہر پیدا ہو جاتی ہے - کیونکہ ان کی صورت - اور سیرت اور ہر حرکت اور ہر بات میں سرور و خوش طبعی کے خزانے پوشیدہ رہتے ہیں - اسمبلی میں ہمیشہ بے لاگ اور بے باک ہو کر رائے دیتے ہیں - نہ گورنمنٹ کے اور نہ ڈپٹی کے - نہ کالے ہندوستانی کی پروا کریں - اسمبلی کی طرح ان کے خیالات کبھی دریا کی تہ میں ملتے ہیں اور کبھی دریا کی سطح پر اچھلنے لگتے ہیں - اگر یہ اسمبلی میں ہوں تو ایسا معلوم ہوگا اسمبلی ہال جگہ کے پیاروں کا اسپتال ہے - کیونکہ جگہ کے مریض ہمیشہ بد مزاج اور ناک جوں جوں پڑھائے رہتے ہیں - امدان کے اندر خوش طبعی کے جذبات بہت ہی کم پائے جاتے ہیں - انہیں ہے کہ تازہ انتخابات میں وہ کامیاب نہ ہوں اور اسمبلی میں نہ آ سکیں -

حاجی وحید الدین

میان قد - خوب گور رنگ - دو ہر جسم - بڑی بڑی آنکھیں - کالی لمبی ڈاڑھی - آواز بلند - میرٹھ کے رہنے والے - گویا بارود کے سوداگر - پرجوش مسلمان - لیجلیٹو اسمبلی کے ممبر - کئی بار منتخب ہوئے ہیں - کیونکہ دیندار مسلمان جماعت کو نسل میں ان ہی جیسے دینی سرگرمی رکھنے والے ممبر کو بھیجا کارآمد مفید اور ضروری تصور کرتی ہے -

سرکاری خطاب خان بہادر - قومی خطاب رفیق مسلم - ہندو ہوتے تو خلوص کے دیوتا اور دہرہ مانا مانے جاتے - انگریز ہوتے تب بھی سیاسی میدان میں وعدہ پورا کرتے - کانگریسی ہوتے تو اعتدال پسندوں کے ساتھ رہتے - صوفی ہوتے تب بھی قوالی نہ سنتے - تجارت پیشہ ہیں - اور نئے زمانہ کے اصول تجارت کو خوب جانتے ہیں - پڑانی و ضداری کے پابند ہیں - نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں - مسلمانوں کے قومی مفاد کے سامنے ذاتی اغراض کو ہمیشہ قربان کرتے رہتے ہیں +



مجلس در منزل



معاونی سند نشر حبیب زیدی په انجمن مسر
بست راجه:



ملا، سند نجم الدین احمد جعفری قلم مقامه
ناظر اکثر جمرال پبلک انار مشن سوزو
کوزمنت هند

(۷۷)



هات دوست محمد حسن د حیدر آ



راجہ خواجہ پرشاد بہادر ولیمہد مہر خاں سر کش پرشاد
بہادر صدر اعظم حیدر آباد



نواب امیر جنگ بہادر سابق صدر المہمہ پیش مدارک حضور نظام

آطیب سا لقمان الملک حکیم نابینا صاحب

نام حکیم عبدلودہ نسب انصاری وطن ضلع غازی پور یو پی۔ مذہب اسلام۔ مشرب سخی۔ قد میانہ۔ جسم دوہرا ساڑھی بہت گنجان اور بڑی رنگ گول۔ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے۔ اسی حالت میں عربی علوم کی تحصیل کی اور طب بھی پڑھی۔ بہت بڑے عالم۔ بہت بڑے محدث۔ بہت بڑے مفسر۔ اور حافظ قرآن مجید۔ اور بہت بڑے طبیب ہیں۔ عمر ستر کے قریب ہے مگر قوتی بہت اچھے ہیں۔ عمر کا بہت بڑا حصہ حیدر آباد میں گزرا۔ سابق حضور نظام اور موجودہ حضور نظام کے ساہا سال طبیب خاص رہ چکے ہیں۔ اب کئی سال سے دہلی میں مقیم ہیں یونانی طب میں ان کا سا تجربہ اور ان کی سی بناضی اب دنیا کے کسی طبیب میں نہیں ہے۔ بغض یہ انگلی رکھ کر باوجود آنکھوں سے معذور ہونے کے مریض کا حلیہ تک بتا دیتے ہیں۔ چالیس برس گزشتہ تک کے حالات مریض کے بیان کر دیتے ہیں ہندوستان کے مشہور لیڈر ڈاکٹر انصاری ان کے چہرے بھائی ہیں اور ان کی تعلیم انہی کی سرپرستی میں ہوئی ہے۔ بڑے عابد ہیں۔ پتھر گزار ہیں۔ سادہ بہت سختی ہیں۔ ان کے مطب میں تمام ہندوستان کی اقوام کے مریضوں کا جوم رہتا ہے۔ باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے مزاج میں جو رکھاسو لہن ہے۔ ہر شخص کی بات کا یقین کر لیتے ہیں کسی کو چھوٹا نہیں سمجھتے۔ دوست نواز سی اور وضع کی پابندی اور ملنے والوں کو خاندہ پہنچانے کا خیال بھی دل سے دور نہیں ہونے دیتے۔ زیادہ عرصہ تک ریاست میں رہنے کے سبب مزاج میں شہ اور اعتیاد اور دواؤں کی بڑھ گئی ہے۔ اور اکثر بیمار رہنے لگے ہیں اور چلنے پھرنے کی طاقت کم ہو گئی ہے۔ مگر عبادت گزاری میں فرق نہیں آیا

خان جہا حکیم محمود علی خاں صاحب مامہر

آگرہ کے رہنے والے ہیں۔ دہلی میں عرصہ دراز سے مطب کرتے ہیں۔ خاندانی طبیب ہیں۔ ان کے بزرگ بھی طبیب تھے۔ خراشانہ کے محلہ میں ان کا مطب بہت مشہور ہے۔ لمباقد۔ دوہرا بدن۔ گول چہرہ۔ گورارنگ۔ بڑی آنکھیں۔ طبی معلومات بہت اچھی۔ بہت سی طبی کتابوں کے مصنف ہیں اور آج کل ایک ایسی کتاب لکھ رہے ہیں جو یونانی طب میں بالکل نرالی ہے۔ یعنی حیوانوں کے ذریعہ انسانوں کا علاج۔ ایک ہفتہ دار اخبار ماقہرہ بھی جاری کر چکے ہیں۔ دہلی میں بھی ان کا مطب کامیاب اور باہر بھی علاج کے لئے بلانے جاتے ہیں۔ دورد و شہرت ہے۔ لکیر کے غیر طبیب نہیں ہیں یہ بھی ایک خوبی ہے۔

حکیم محمد احمد خاں

حافظ الملک حکیم عبدالمجید خاں مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ میانہ قد۔ دوہرا بدن۔ بڑی ڈاڑھی۔ گورارنگ۔ بڑی بڑی شاندار آنکھیں۔ زبان میں لکنت۔ طبیعت میں مروت اور لمفاری۔ مزاج میں صفا اور بے بردائی۔ بہت اچھے طبیب ہیں۔ علمیت بھی اعلیٰ ہے اور تجربہ بھی اعلیٰ ہے۔ مرض کی تشخیص بھی اچھی کرتے ہیں۔ اور دوا کی تجویز بھی عقل سے کام لیتے ہیں۔ دہلی میں بھی ان کا مطب کامیاب ہے اور دہلی کے باہر بھی بلانے جاتے ہیں۔ ہندوستانی دواخانہ اور طبیکہ کالج وغیرہ کا انتظام انہی کے ہاتھ میں ہے۔ فقراء کے ملنے والے ہیں۔ درگاہوں میں جاتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں اپنے باپ دادا کے قدم بقدم ہیں۔ ان کے سوا ان کے خاندان میں صرف حکیم محمد عاقل خاں درگاہوں میں جاتے ہیں اور کوئی نہیں جاتا۔

حکیم محمد ظفر خاں

حافظ الملک حکیم عبدالمجید خاں صاحب کے صاحبزادے اور حکیم محمد احمد خاں صاحب کے چوتھے بھائی ہیں۔ میانہ قد مضبوط دوہرا جسم۔ گورارنگ۔ بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں۔ ذرا علیل ہو لیتے ہیں۔ پابند صوم و صلوة ہیں۔ بہت اچھے طبیب ہیں۔ اور ان کا مطب بھی بہت کامیاب ہے۔ باہر بھی علاج کے لئے بلانے جاتے ہیں۔ خاندانی اختلافات سے الگ رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دخل دیتے ہیں تو اصلاح و اتحاد کے لئے دیتے ہیں۔

حکیم علی رضا خاں صاحب

دہلی کے خاندانی طبیب ہیں۔ میانہ قد۔ مضبوط سہاری جسم۔ گورارنگ۔ شاندار چہرہ۔ ان کے باپ دادا بھی بہت مشہور طبیب گذرے ہیں۔ اور یہ بھی دہلی کے ممتاز طبیبوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ کوچہ چلیاں میں ان کا مطب ہے۔ تشخیص اور طریقہ علاج دونوں بہت اچھے ہیں یونانی اطباء کی طرح خفہ اور ضد مزاج میں نہیں ہے۔ بہت نرمی اور لمفنداری کا بہتاد مریضوں سے کرتے ہیں۔

ایڈیٹر اور شاعر آغا حشر

سرو قد - خوب گوار رنگ - کثیر کلمے رہنے والے - محمد شاہ نام - حشر خلص - گول چہرہ - بڑی بڑی آنکھیں - ایک آنکھ میں ہلکی سی کمی - آواز نہایت بلند اور گرج دار - بچپن اور جوانی میں بہت خوبصورت سمجھے جاتے تھے - اسلام کی حمایت میں پادریوں اور آریوں سے مناظرے کرتے تھے - یمن سے اُردو نظم و نثر لکھنے کا سلیقہ ہے - پاریسوں نے اُردو ڈرامہ میں نئی جان ڈالنی چاہی تو اس ہونہار جوہر سے کام لینا شروع کیا - اور انہوں نے امیر حوص - مرید شگ - خوبصورت بلا - وغیرہ نئی ترکیبیں اور نئی بندشوں کے ڈرامے ایک خاص نصب العین مقرر کر کے لکھے - جس سے ہندوستان میں مقبولیت کی قیامت برپا ہو گئی لیکن مسلمان قوم نے اپنے اس جوہر کی جو کوہ نور سیر سے زیادہ قیمتی اور شکستہ سیر سے زیادہ اصلی تھا کیہ قدر نہ کی - اس لئے ناگ کیڑوں نے آغا حشر سے ہندی زبان کے ڈرامے لکھوانے شروع کئے جو تمام ہندوستان سے خراج تحسین و آفرین حاصل کر رہے ہیں - ابھی آغا حشر جو ان معلوم ہوتے ہیں مگر میاں پوں نے اور دماغی محنت نے ان کو قبل از وقت بوڑھا کر دیا ہے - عمر کا آخری حصہ کلکتہ میں گزرا - لاکھوں روپے کمائے مگر کچھ جمع نہ کیا - غریب کو بانٹ دیا -

بیمار ہوئے تو بچا میں آئے اور یہیں انتقال ہوا - اُن کے ڈراموں سے اُن کے ذوق کی ہندی ہفت افلاک تک پہنچی ہوئی نظر آتی ہے - آنے والے ہندوستانی ان کو شکستہ سیر سے زیادہ اونچے درجہ پر بٹھائیں گے - لیکن وہ ہندو ہوں گے کیونکہ مسلمان یہی سوچتے رہ جائیں گے کہ ڈرامہ نویس کی عزت اور قدر کرنی جائز بھی ہے یا نہیں - انہوں بہت جلدی دنیا سے جدا ہو گئے -

مفتی شوکت علی فہمی

چھوٹا قد - دُبلّا بدن - کتابی چہرہ - آنکھیں بڑی بڑی - گندمی رنگ - عمر جوان - ڈاڑھی موچھ صاف - آواز نازک اور شیریں - میرٹھ کے رہنے والے - حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی اولاد - سہروردی نسل - انگریزی اور ویسی زبانوں کے ماہر -

نظم و نثر پر قابو یافتہ - ذہانت میں انگریز - دلیان ریاست کی طرح زیادہ سوتے ہیں - ہندوؤں کی طرح کفایت شعار نہیں ہیں - خراج میں ضد ہے - بے لاگ و بے پاک ہیں - رسالہ دین و دنیا اور اخبار طاقت کے ذریعہ ان کی تحریری قوتوں کی دھوم مچا چکی ہے - اخبار عادل کے چیف ایڈیٹر رہ کر تحریری سکہ چلا چکے ہیں - جن اصحاب نے میری رفاقت میں لکھنا سیکھا ان میں انہوں نے سب سے زیادہ میرے طرز تحریر کو حاصل کیا ہے - اگر اپنی تحریر پر میرا نام لکھ دیں یا ان کی تحریر پر میں اپنا نام لکھ دوں تو فرق معلوم کرنا دشوار ہو جائے -

فلم ساز کینیاں اور بلیک میکس ایڈیٹر ان سے بہت گہرا رشتہ ہیں کیونکہ کیہ ہمیشہ قسم کا کوزا لئے اُن کے تعاقب میں رہتے ہیں -

طبیعت میں برداشت نہیں ہے - اور یہی فرق میری ان کی طبیعت کا ہے کہ میں ہر گالی اور سخت کلامی کو سُن لیتا ہوں اور جگنا گھرا بنا رہتا ہوں مگر وہ خداسی بات سے آگ بگولا ہو جاتے ہیں اور انتقام لئے بغیر ان کو چین نہیں آتا - لیکن رفتہ رفتہ تماشا گاہ عالم کے نظارے ان کو بھی تحمل سکھا دینگے - فقہی نقب اگرچہ میں نے دیا ہے لیکن وہ اس کے قبل ہی صاحب فہم و ذکا تھے - اور مستقبل میں اس سے زیادہ ہونے والے ہیں +

سید بقائی

دہلی کے رہنے والے ہیں - حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی اولاد ہیں - چھوٹا قد - دُبلّا بدن - گوار رنگ - بادامی چہرہ - آواز شیریں اور بلند - آنکھیں روشن اور تیز - عمر تیس سے زیادہ - ڈاڑھی موچھ منڈی ہوئی - رسالہ پیشوا کے ایڈیٹر - اردو کے حوصلہ مند اور بہادر سپاہی - ان کی تحریر ہندی روٹوں کے لئے سڑک دبانے کا بلن ہے - بے لاگ لکھتے ہیں کسی سے نہیں ڈرتے اور سب ان سے ڈرتے ہیں کیونکہ کسی کی لگی لٹی نہیں دیکھتے سبھی بات اس طرح لکھ دیتے ہیں - جیسے کسی چم کے سہرے کاٹا - ان کا رسالہ "پیشوا" بہت کثیر الاشاعت ہے اور دس ہزار سے زیادہ چھپتا ہے اور بکتا ہے - اور اس کے پڑھنے والے سب زندہ دل اور بے باک ہیں -

سید عزیز حسن نام ہے - بقائی بقیہ ہے - پہلے نقشہ ہندی کے نام سے مشہور تھے - بہت سی مفید مذہبی اور ملی کتابوں کے شائع کرنے والے اور

اور اردو لٹریچر کے بڑھتے والے ہیں۔

ہر وقت خوش اور بے نشان نظر آتے ہیں۔ مگر قصہ بھی ان کی ناک کی چوہنچہ ہر وقت ہیشا بہتا ہے۔ یہ بہت اچھے دوست ہیں اور بھارت ہو جائے تو بہت بڑے دشمن بھی ہیں۔ ان کے کیکڑ کی ٹیک تعریف یہ ہے کہ یہ گنبد کی آواز ہیں۔ کہ جیسی کہو ویسی سنو۔

سید قربان علی بسمل

دہلی کے قدیم باشندے، المبادقہ دہلاہن۔ گندی رنگ۔ بستانی چہرہ۔ سفید ڈاڑھی۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ آواز صاف و شیریں، استیغیب نماز روزہ کے بہت پابند۔ خوشنویس، خوش فکر، قدیمی و شعرا کی مکمل نمونہ اور رسالہ "اردوئے معلیٰ" دہلی کے ایڈیٹر۔ اردو زبان کی ترقی کیلئے بکثرت کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ نئی کتابیں بھی اور مشہور مصنفوں کی قدیمی کتابیں بھی ان کے حسن انتظام سے شائع ہوئی ہیں۔ اردو و کتابوں کی تنظیم کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ تجارت کے ذریعہ اردو زبان کی وسعت کا ہنر جانتے ہیں۔

دہلی کے قدیم شرفاء کے خصائص صند رکھتے ہیں۔ خاموشی اور خوشنماں نمود سے بے نیاز ہو کر اردو کی خدمت کرتے ہیں

مولانا سالک

سیانہ قد۔ مضبوط جسم۔ جوان عمر۔ کتابی چہرہ۔ آنکھیں تیز اور چمکدار۔ خوش آواز۔ اور خوش تحریر۔ اور خوش خیال۔ بھلاہ پنجاب کے رہنے والے۔ عبدالجبار نام۔ سالک لقب۔ پہلے اخبار زمیندار لاہور کے ایڈیٹر تھے۔ اب اپنا روزانہ اخبار انقلاب جاری کیا ہے۔ جو بہت مقبول اور اردو زبان کا بہت اچھا پڑچہ سمجھا جاتا ہے۔

سالک کی تحریر میں پنجابیت بالکل نہیں ہوتی۔ اور وہ اردو بہت شگفتہ لکھتے ہیں۔ زمیندار اور انقلاب میں ان کے لکھے ہوئے انکار و حوادث خوش طبعی اور نظرانت کی جان ہوئے ہیں۔

ان کے عقائد دہلاہی ہیں۔ مگر انہوں نے لقب صوفی رکھا ہے۔ ان میں روزانہ اخبار کو ماہوار رسالہ کی طرح ادبی اخبار بنانے کی بہت اچھی قابلیت ہے۔ اس لئے ان کا اخبار بہت دل چسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ جیل خانہ کی سیر کر چکے ہیں۔ مگر اب ان کی پالیسی عشاق جیل بانسی کے ساتھ نہیں ہے۔

مولانا چہرہ

المبادقہ۔ مضبوط جسم۔ گندی رنگ۔ عمر چالیس یا کچھ زیادہ۔ گول چہرہ۔ آواز صاف اور بلند۔ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ اخبار زمیندار میں ایڈیٹر کرتے تھے۔ اب مولانا سالک کی حرکت میں روزانہ اخبار جاری کیا ہے۔

غلام رسول نام۔ مہر لقب۔ عربی اور انگریزی علوم کے ماہر۔ معلومات مذہبی اور معلومات سیاسی سے بہرہ ور۔

ان کی عبارت ادق اور عربی فارسی الفاظ سے لبریز۔ مگر بہت زور دار اور مدلل ہوتی ہے۔ کہا جاتا تھا کہ مسلمان قوم شہرت کا کام نہیں کر سکتی۔ اور ان کے سامنے کی ہند یا چوراہے میں پھوٹا کرتی ہے۔ مگر سالک دھرم کی شرکت اس غلط معقولہ کا جواب ہے۔ اور دلیل ہے اس بات کی کہ مسلمان سامنے کا کام بھی بہت اچھا کر سکتے ہیں۔ تہر میں شوخی اور شگفتگی نہیں معلوم ہوتی وہ ایک خشک ملا دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ ان کی تحریروں میں زندہ دلی کے آثار بھی نظر آ جاتے ہیں۔ مہر دہلاہی ہیں مگر فرقہ بندی کے قیدی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے مشترکہ قومی معاملات میں اپنے عقائد کو شریک نہیں ہونے دیتے۔ اور ان کی تحریریں فرقہ بندی کے خلاف ہوتی ہیں +

ملاواحدی صاحب

نہایت مشہور ادیبیت پرانے رسالہ نظام المشاخ دہلی کے ایڈیٹر ہیں اور دہلی میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ان کا خاندان شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ سے دہلی میں ہے۔ شاہجہاں نے ان کے بزرگوں اور امام صاحب جامع مسجد کے بزرگوں کو مدینہ منورہ سے بلایا تھا۔ سیادت کی عقل اور سیادت کی ہمدردی اور مدد دہلی سے بھر پور ہیں۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ جھگڑا اور اختلاف کی باتوں سے ہمیشہ الگ رہتے ہیں۔ دوسروں کے جھگڑوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ ختم کر دینے کی ان کے اندر بہت اچھی صلاحیت ہے۔ میونسپل کمیٹی دہلی میں ان کی تقریریں گزشتہ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کو یکساں پسند آتی ہیں۔ عمر چالیس سے زیادہ ہے۔ آٹھ بچوں کے باپ ہیں۔ اور خانہ داری کی مسنون راجت سے واقف ہیں۔ اور سچے مسلمانوں کی طرح ریشاش زندگی بسر کرتے ہیں۔

تاجر اور وکیل اور ڈاکٹر

مولوی محمد ادریس ہاشمی

لمبا قد - ڈبل بدن - لمبا چہرہ - گندمی رنگ - عمر جوان - آواز بلند - آنکھیں درمیانی اور سوچنے والی -

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت علمائے ہند کے چوٹے بھائی ہیں۔ دربار ہاشمی فرخ پورم کے مالک ہیں۔ ایک اسکول میں تعلیم دینے کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اقتصاد دی اور مالی اور حرفتی ضروریات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور عمل کرنے کی سعی میں معروف رہتے ہیں۔ ان کے بھائی دہلی کی اردو میاں خانہ بولتے ہیں۔ یہ بھی ان سے کم نہیں ہیں۔ ان کے انداز کلام میں بھی ایک لطیف پوشیدہ ہوتا ہے۔ دربار ہاشمی نام کی ترکیب ان کے تجارتی اور اتحادی ذہنیت کو سامنے لاتی ہے۔ اور ان کی خوش اخلاقی دہماں نوازی ان کے بچے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔

اگر امریکہ میں ہوتے تو فورڈ موٹروالے سے کوئی بڑا کارخانہ بناتے۔ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے جتنا کھاتے ہیں اس سے زیادہ کھلا دیتے ہیں۔

ذہن میں - حرفتی سمجھ بہت اچھی ہے۔ کئی بچوں کے باپ ہیں مگر کئی بیویوں کے شوہر نہیں ہیں۔ حالانکہ مولوی کے لئے یہ بات بہت عجیب ہے کہ وہ ایک ہی بیوی رکھتا ہو۔

بابو کیش چندر

میلانہ قد، دبل جسم، جوان عمر، گندمی رنگ، دہلی کے تھیں پھانڈہ اور نہایت بے طمع وکیل ہیں۔ اپنے فرض کو دیانت اور امانت اور خلوص اور دلنش کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ عام دکیلوں کی طرح لوگوں کو مقدمہ بازی میں مبتلا کر کے روپیہ کھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ مقدمہ باز لوگوں کو مقدمہ بازی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مزاج میں شرافت ہے، وضع داری ہے، مغرور ہے، راج ہے، ہمدردی ہے اور سیر چشمی بھی ہے۔ نام نمود سے بچتے ہیں۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ دہلی میں جو چند انسان بہتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہیں۔

سید رضا مرزا

ڈبل بدن - گول چہرہ - گندمی رنگ - میلانہ قد - عمر جوان - عقل اور عمل بھی نوخیز اور جوان - پیشہ وکالت - قوم مسلمان - مذہب شیعہ - آل انڈیا خلیفہ کا نفرنس کے پیسیوں سالانہ جلسہ منعقدہ اپریل ۱۹۳۳ء کے روح رواں تھے اور ان کے من اسظام سے یہ جلسہ دہلی میں بہت کامیاب رہا۔ جیسے قانونی لیاقت میں شہرہ آفاق ہیں ویسے ہی عملی قابلیت بھی دہلی کے پبلک معاملات میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔ شیعہ کا نفرنس کے جلسوں میں ان کی تقریریں سنکر اندازہ ہوا کہ وہ ڈبل آدمی موٹے تازے آدمیوں کی طرح خوش بیان ہے۔ خوش خیال ہے اور خوش عمل بھی ہے۔

ڈاکٹر سید سجاد دہشت

لمبا قد - ڈبل بدن - چوڑا چہرہ - بڑی آنکھیں - بلند آواز - قوم مسلمان - ذات سید بھول خلیفہ گوڑا کاٹھ کے رہنے والے ہیں۔ کشمیری دروازہ دہلی کے قریب مطب کرتے ہیں۔ سات برس تک امریکہ اور انگلستان میں دانتوں کی ڈاکٹری کی تعلیم پائی ہے اور اس فن میں بہت اچھی مہارت حاصل کی ہے۔ دہلی میں جتنے دیسی اور ولایتی دانتوں کے ڈاکٹر ہیں غالباً ان سب سے زیادہ امریکہ اور یورپ میں رہ کر وہاں کے ڈاکٹروں کے ساتھ کام کر کے تجربہ حاصل کیا ہے۔ ہندوستانی امراض دندان کی تشخیص بہت اچھی کر سکتے ہیں۔ اور اس واسطے ان کا علاج بھی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

بچپن سے تعلیم کے لئے دہلی میں رہتے تھے اور یہاں بھی ان کا کیریئر بہت اچھا تھا۔ اور یورپ اور امریکہ میں بھی ان کی زندگی بہت شریفانہ گزری ہے۔ کانوں سے ذرا کم سنتے ہیں اس لئے جب کسی سے بات کرتے ہیں تو اس کو بھر اسبھ کر آواز سے بولتے ہیں۔ نہایت غور اور سیر چشم ہیں۔ حوصلہ و طمع سے کوسوں دور ہیں۔ بہت اعلیٰ معاشرت رکھتے ہیں۔ لمبے والدین کا ادب کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت گزار کی کوسعدات جانتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں مدد و امریکہ کی کسی بڑی خصلت نے ان پر اثر نہیں کیا۔ گویا مغربی لباس میں اصلی ہندوستانی ہیں۔ مشرقی صورت میں مغربی سیرت رکھتے ہیں۔



د محمد آغا محمد علی خان صاحبزاده
د محمد آغا محمد علی خان صاحبزاده
د محمد آغا محمد علی خان صاحبزاده

حیدرآباد دکن ۱۹۱۸ع

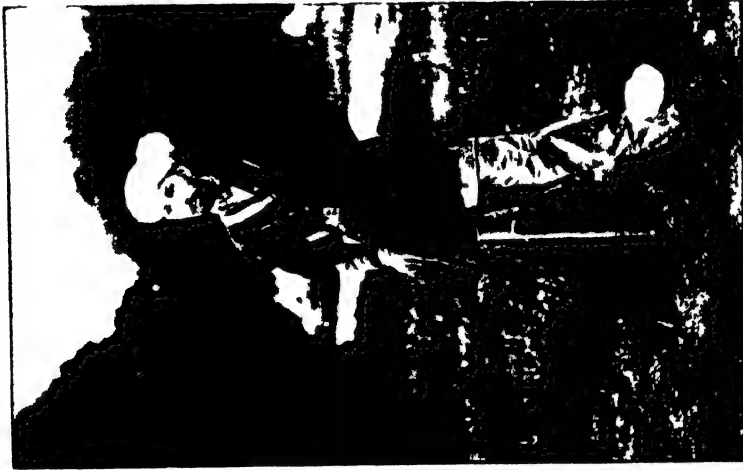


مولانا میرزا سمیع اللہ بیگ صاحب الکنہوی





عالمی حضرت حضور صہ جبر
جیف سار بڑی
مار دھم در جنگ تہ در



در در دھم تہ استال



عبدالحق صاحب دین
حیدر آباد دہلی



عبدالحق صاحب دین
حیدر آباد دہلی



ملازمینہ صاحب
حیدر آباد دہلی



ملازمینہ صاحب
حیدر آباد دہلی

گنہ گاروں کے لیڈر شیطان کا حلیہ

کوئی کہتا ہے وہ ہے۔ کوئی کہتا ہے نہیں ہے۔ اگر ہے تو بہت پرانا ہے۔ آدم سے پہلے آگ سے پیدا ہوا ہے سینکڑوں ہزاروں برس خدا کو سجدے کر چکا ہے۔ فرشتوں کی ملکوت یونیورسٹی میں پرنسپل بن کر سبق پڑھا چکا ہے ذات اقدس کی تخلیق جباری اور کبریائی میں فنا ہو کر منصور کی طرح انا الخیر (میں اچھا) ہوں۔ (انا من النار) میں آگ سے بنا ہوں؟ نعرہ لگا چکا ہے۔ مگر کوئی مولوی اس وقت عالم وجود میں موجود نہ تھا جو اس کی انانیت کو سولی پر چڑھانا سوا سولے خدا کے اس کو خود سولی پر چڑھا دیا۔ خدا کی سولی مولویوں کی سولی نہ تھی بلکہ وہ ہر سولی سے نرالی تھی۔ یعنی خدا نے اس کو آزمائش اور امتحان کی سولی پر چڑھا دیا۔ جب اس سے کہا کہ تو میرے بنائے ہوئے خاک کے پتلے آدم کو سجدہ کر تو اس کے دل میں آزمائش کے لئے اتنا گھمنڈ بھرا دیا کہ وہ خود ہی بے اطاعتی کی سولی پر چڑ گیا اور اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ اس کو کیوں سجدہ کروں۔

جرم بھی بڑا تھا۔ مجرم بھی بڑا تھا۔ اور عدالت بھی بڑی تھی۔ اسوا سولے سولے سولے بھی بڑی ملی۔ کوئی مولوی ہوتا اور یہ کسی مولوی کے ہاتھوں پکڑا جاتا تو شرعی جیل نہ نکال لیتا۔ تو بہ کرتا اور چھٹ جاتا۔ یہ شیطان تو ایک سب سے بڑے مفتی اور محاسب کا مجرم تھا۔ آخر تک نہ جھکا اور دبدبہ دکھتا رہا کہ میں قیامت تک زندہ رہوں تو تیرے بندوں کو تجھ سے مغفرت کر لیا کام کرتا رہوں عدالت بڑی تھی تو اس کا جواب بھی بڑا تھا۔ حکم ہوا۔ جا جھکو قیامت تک امان ہے جو ہو سکے کر۔ میں ایک چپا ہوا خزانہ تھا۔ سبھے اچھا معلوم ہوا کہ میں چپا نا جاؤں اس لئے میں نے خلعت کو پہنا کر دیا اور اس میں خیر کی ضرورت بھی تھی اور شر بھی درکار تھا لہذا تجھ کو شر کا ٹھیکہ دے دیا۔ جا۔ اپنے شر کا پارٹ اس دنیل کے ایجنٹ پر قیامت تک ادا کرتا رہ۔ تاکہ انسان کو آزمایا جائے کہ وہ میرے حکم کی اطاعت کرتا ہے یا تیرے حال میں پہنچتا ہے شیطان ہے۔ خبر نہیں لبا ہے یا شنگنا ڈاڑھی والا ہے یا بے ڈاڑھی۔ کالا ہے یا گورا۔ امیر ہے یا غریب۔ شہروں میں ہے یا جنگلوں میں اور ہے یا نہیں۔ تاہم ہر اچھے برے چھوٹے بڑے صورت مرد انسان کو اس کی شرارتوں کا کسی نہ کسی صورت سے شکار رہنا ہی پڑتا

ہے۔ اگر وہ کبھی میرے سامنے آ جائے تو میں فوراً میلادی جنتری کیلئے اس کا فوٹو کھینچنے کی کوشش کروں۔ مگر وہ یہ کہتا ہوا فوٹو کے کیمرا کے سامنے سے بھاگ جائے کہ جتنی فلم ایکڑ سین فوٹو گرافر کے سامنے آئیں وہ سب میری ہی ہم شکل ہیں۔ اب میرے فوٹو اور جیلے کی تم انسانوں کو کیا ضرورت ہے؟ میں تو تنگوارحت و اطمینان کی زندگی اور دنیاوی زندگی کی غیبی سے محروم کر نیچے لئے خود ہی پورپ و امریکہ اور ہندوستان کی فلم ایکٹرسوں کے فوٹو دکھانے کے لئے سارے میں مارا مارا پھرتا ہوں۔ یہ سب ایکڑ سین قدرتی خوش حال ہوں یا پوری خوش حال ہوں میری ہی جھولی سے نکلا کرتی ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں اگر کسی کو میری صورت دیکھتے دیکھتے کا شوق ہو تو وہ فلم ایکٹرسوں کی صورتیں دیکھ لے۔ اور اگر میرا مردانہ روپ دیکھنا ہو تو مسلم کینیڈیجے بعض مانکوں کو دیکھ لے کہ وہاں بھی میری ہی صورت جلوہ گر ہوتی ہے کیونکہ وہ میرے ذائقہ دار گانے کو غم نہوائے اور چلاتے ہیں۔

کچن

لمبا قد۔ کاٹنی بدن۔ گول چہرہ۔ آنکھیں نہ بڑی نہ چھوٹی۔ مگر بڑا اثر ہیں۔ رنگ ساناؤ لا معلوم ہوتا ہے۔ اسٹیج پر گودی نظر آتی ہے۔ عمر جوانی کی راتوں اور مرادوں کے دنوں کی ہے۔ مسلمان حساب نہیں جانتے۔ ریاضی نہیں جانتے جو کچن کی عمر کا حساب بتا سکیں۔ یا اس کے قد کی رعنائی ناپ سکیں۔ نام جہان آرا۔ فلمی دنیا کا نام کچن مشہور ہے۔ جس سے اس کے کہنوی ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ سولہ جین کے بعد دنیا میں فلم اسٹیج پر اس سے زیادہ کوئی مشہور ایکٹرس نہیں سنی جاتی۔ وہ بہت اچھا لگتی ہے۔ اس کی آواز میں رس ہے۔ اور وہ گانے کے فن کی ماہر معلوم ہوتی ہے۔

اس کے ایکٹنگ میں شوخی و شرارت نہیں ہے۔ بلکہ ایک وقار اور مصنوعی متانت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی رفت ر اور گفتار میں ایک سلیقہ اور تیز ہے۔

کہا جاتا ہے وہ پیشہ ور رقاصہ ہے۔ اور اسٹیج پر اس کے کام سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ رقص اور اس کے لوازمات کو اتنا ہی جانتی ہے جتنی مشہور و معروف جانتا چاہئے۔ فلم کے مشاہد سے اس کی سیرت کا جس قدر اندازہ کرنا ممکن ہے کہ وہ اپنے کام کو نوکری کے جیسے نہیں بلکہ ولی شوق سے کرنے والی نظر آتی ہے۔ وہ یقیناً سمجھتی ہے کہ وہ فلم کے ذریعہ

کشتیوں کے بغیر سیما دیکھنے والوں پر حکومت کرتی ہے۔ اس کے دیکھنے میں۔ اس کے بولنے میں۔ اور اس کے متحرک ہونے میں ایک جادو چھپا رہتا ہے۔ وہ اپنی قسمت کو نہیں جانتی مگر اس کی قسمت اس پر بہت مہربان ہے۔

وہ انکم ٹیکس لگانے کے قابل ایک دولت ہے۔ اور نیلام کرنے اور شراب فروشوں کو ٹھیکہ پر دینے کے لافٹ دیسی شراب ہے۔ وہ مجسم ہوا ہے۔ ایسا جو اچھا ہمارے سواجیت کہی نہیں ہوتی۔ وہ ایک ایسی قانون شکنی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے کوئی آرڈیننس نہیں بن سکتا۔

وہ بولتی ہوئی بھارت ہے جو غریب ہن دستانیوں کی جیب صاف کر کے دولت کا سارا کوڑا فلم کپینوں کی جیب میں چھینکتی رہتی ہے۔ اور وہ ایک ایسی ہندوستانی عورت ہے جس کے فن کے کمال پر صاحب کمال ایکٹر اور ایکٹر میں اور ان کے قدردان خنجر کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ہندوستانی آرٹ کی زندگی ثابت ہونے لگتی ہے۔

بس یہی سلوچن ہے جس کی آخری دھوم ہے۔

نئی روشنی کا روشن

ٹھکانا قدر جیسے ورزش کا مگر۔ مونا بدن۔ جیسے ڈنلاپ ٹائمر کی اشتہاری تصویر۔ رنگ نہ گورا۔ نہ کالا۔ نہ گندمی۔ نہ سلاولا۔ نہ پھیکا نہ میٹھا۔ نہ کروانہ کیلا۔ بلکہ کالے سفید تلوں کی ملی ہوئی بھوس کی رنگت ہے۔ چہرہ سلولائٹ ساخت کے کھلونوں سے مشابہ ہے۔ نہ گول ہے نہ کتبی۔ دیکھنے میں انسانی صورت ہے مگر فرشتوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی نہیں بلکہ مشاد لئے اپنی بہشت بندے وقت کسی کہار سے بنوائی ہوئی آنکھیں مگر مجہ کی طرح چھوٹی چھوٹی۔ زمین کی طرف جھکی ہوئی۔ گردن صراحی دار نہیں ہے۔ نہ لمبی ہے بلکہ بہت کوتاہ ہے۔ پیشانی کجوس کا دل ہے۔ بولنے کا ڈھنگ نہ چینی ہے نہ جاپانی۔ ایرانی ہے نہ تورانی جب بولتا ہے تو الفاظ منہ سے اس طرح اچھل اچھل کر۔ ابل ابل کر پھینچ کر باہر گرتے ہیں جیسے مٹی کے دانے بھاڑ سے بچن کر باہر گر کر گرتے ہیں۔ یا جیسے ربڑ کی پچکاڑی سے جیبی قلم میں روشنی کے قطرے ٹپکائے جاتے ہیں۔ ازل کے دن جب خندہ پیشانی تقسیم ہو رہی تھی تو یہ ذرا سولگیا تھا۔ اس لئے اس کا منہ ہر وقت عصہ سے سولجھو معلوم ہوتا ہے۔ اپنی عارضی چند روزہ نوکری کی خاطر سے

اپنی نمائش ہی کی پابند نہیں ہے۔ اور فلم والوں کو رویہ دلوانا ہی اس کا فرض نہیں ہے۔ بلکہ فن اور آرٹ کا بڑھانا اور آنے والے ہندوستان میں موسیقی کو زندہ کر دکھانا ہے جس کے بغیر ملک فیشن ایبل نہیں بن سکتا۔ وہ اور اس جیسی بے خود بصورت ایکٹر میں جب ڈرامہ نویسوں کے ان الفاظ کو تماشا یوں کے سامنے بولتی ہیں جن میں بیوا کی برائیاں ہوتی ہیں تو ان کا دل ہنسنا کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ ان الفاظ سے طوائف بازی کا ذوق کم نہیں ہوتا۔ بلکہ جذبات میں نیکی آمیز گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسی عورتیں فلم میں نہ ہوں تو کوئی فلم دیکھنے نہ آئے اور فلم کے ذریعہ جو فائدہ دماغوں اور ذہنوں کی تبدیلی کا اٹھایا جاتا ہے وہ حاصل نہ ہو سکے۔

یہ ہے کج کا سراپا۔ کج کا علیہ جسکی ہر جگہ دھوم ہے۔

سلوچن

میانہ قد۔ خوب گداری۔ گناہ بدن۔ چہرہ کتابی۔ آنکھیں رسیل۔ نیکی۔ عالی پتی والی۔ اور بڑی بڑی۔

قوم کی بدعت۔ مذہب دل نوازی۔ پیشہ فلم میں ناچنا۔ اور سارے شہر سے شاعری اڑنا۔ عمر تم پوچھو تو سولہ۔ وہ پوچھیں تو کہیں سولہ سے کم۔ انہیں سولہ سے بہت زیادہ۔ اور کہی انجان ہو کر لے۔ اتنا کو معلوم ہے کہ میں کتنے برس کی ہوں۔

وہ پیشہ در رقائمہ نہیں ہے۔ ایک غریب اور شریف گھرانے کی لڑکی ہے۔ مائیت سنی۔ سینا والوں نے اسٹیج پر لا کر چکایا۔ اس کو سنی اور خود اپنے اسٹیج کو بھی۔

سلوچن اس کا فلمی نام ہے۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نام کچھ اور ہے۔ مگر اب ملک کا ہر آدمی سلوچن ہی نام جانتا ہے۔

وہ ہندوستانی ایکٹروں میں سب سے زیادہ مرغوب و مقبول عام و خاص ہے۔ گو سب سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔ وہ اردو زبان میں بولتی ہے۔ اور اس کو گانا بھی نہیں آتا۔

مگر اس کی ہر حرکت میں اور ہر اداس میں ایک ایسی موسیقی ہے اور ایسی شوخی ہے۔ ایسی بیباکی ہے کہ یورپ و امریکہ کی بھی ٹیڑھی آنکھیں میں نہیں پائی جاتی۔

اس کا اثر فلم دیکھنے والے ہندوستان کے لئے طاعون اور یضہ اور طیریا کے جراثیم سے زیادہ متعدی ہے۔ وہ انجی کی حکمران ہے۔ جو توہوں۔ ہوائی جہازوں۔ اور تباہ کن

ناگہ ظاہر میں ایک سن رسیدہ - خاموش اور دنیا سے بیزار عورت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن وہ شیطان کی خالہ ہے۔ اور گریہ سکین ہے۔ دنیا کے تمام سیاسی و دین تہذیب کے ایک پڑا ہ میں رکھے جاتیں اور دوسرے پڑا ہ میں ہندوستان کی کسی ناگہ کو نہ دیکھا جاتے تب بھی ڈبل میس اور غریب کاری اور غلط بیانی میں ناگہ کا پتہ جھک جاتا۔ وہ اپنی نوجوانی کے ذریعہ خوب کماتی ہے اور اس کی حرص ہمیشہ جوان رہتی ہے۔ اور وہ اس کمائی سے بے فائدہ جج بھی کرتی ہے اور بیرونی فقیروں کی ہڈیاں بھی کرتی ہے۔ اور محرم کو بھی بہت مانتی ہے۔ لیکن وہ نیک اور شمر سے بڑھ کر بے رحم اور ستم گر طبیعت رکھتی ہے اگر قانون مجازت سے تو ایسی عورتوں کو شارع عام میں آدھا دفن کر دیا جائے اور راہ گیر اپنے تھوکا کریں اور اس طرح سبک سبک کران کی جان بھی جیا کرے۔

رندھی

ایک قسم کی عورت ہے جسکو رندھی کہتے ہیں۔ بیٹا اور والدہ وقت بھی اسی کا نام ہے۔ اس کا پیشہ بانی عورت و عصمت فروخت کرنا اور دھوٹ و زیب کر اور فرضی عشق بازی کے ذریعہ ہندوستان کے امن اور اطمینان اور دولت کو برباد کرنا ہے۔ ہندوستان کے باہر بھی ہر ملک اور ہر شہر میں یہ پیشہ در عورتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہندوستان کی طرح ڈاکو اور قزاق نہیں ہوتیں بلکہ اپنے پیشہ کی دوکان آراستہ کر کے بیٹھتی ہیں۔ بھاپک بھوتڑی دیر کے لئے آتے ہیں اور ایک بناوٹی تفریح کی نیت باندھ کر گھٹے کا لاکرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں اس پیشہ کی حالت سب سے نرالی ہے یہاں ہر رندھی کے گھروں کی ایک کچی مار کا نڈر ہوتا ہے جس پر بہت سی عیاش کھیاں آکر بیٹھتی ہیں اور چیک کر رہ جاتی ہیں اور بہت عرصہ تک جاگتی ہیں جتنا وہ کر فرماتی ہیں۔ یعنی ہندوستان رندھی کے گھریں جو مرد آتے ہیں ان کو پہلی ہی ملاقات میں صفحہ کالا کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ بلکہ بھوتوں، جہیزوں اور بعض اوقات بریسوں کی حاضر باشی اور دربار داری کے بعد یہ موقعہ میسر آتا ہے اور اس عرصہ میں رندھی کپڑوں کی، زیورات کی فرمائشیں کر کے اپنے عاشق کی ساری دولت غارت کر دیتی ہے

یہ رندھی ہندوستان کی آدمی تباہی کا باعث ہے۔ جتنی جائیدادیں سود خوروں کے پاس و ملتندوں کی زمین اور سب کے ذریعہ جاتی ہیں انہیں زیادہ حصہ رندھی بازی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ عورتیں فرضی ہنستا اور فرضی رونا اور فرضی اظہار محبت کرنا بچپن سے سیکھتی ہیں اور اس پارٹ کو اس آرٹ سے ادا کرتی ہیں کہ یورپ اور امریکہ کا کوئی ایکٹر بھی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ نوجوان اخباروں میں بڑھتے ہیں۔ کتابوں میں پڑھتے ہیں۔ اور روزانہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رندھیوں کی مقاری لڈ

کبھی مسکرا نا چاہتا ہے تو آجائے میں اندھیرا ہو جاتا ہے اور کائنات کی زندہ دلی سہم کر چھپ جاتی ہے۔ چلتا ہے تو ٹپکنے ہانتی یا رنے نہیں کی طرح جھومتا ہوا چلتا ہے اور فارسی کا یہ مصرع پڑھنا پڑتا ہے کہ "مردوم بدایں طرز زخر امیدان تو" عمر چالیس سال سے زیادہ ہے۔ اور وہ خود اس کے کان میں کہا کرتی ہے کہ "پہل سال عمر عزت گزشت مزاج تو از حال طفلی نہ گشت" تین ہزار روپے ماہوار کماتا ہے۔ مگر تین پیسے ماہوار کی حیثیت میں دکھائی دیتا ہے۔ آدمی ہے مگر آدمیت سے محروم۔ ہندوستانی ہے لیکن اگر اس کے سارے جسم کو کھرچ ڈالا جائے تو تین ماشے چار رتی ہندوستانی بھی اندر سے نہ نکلیگی بلکہ نخوت، تکبر، خود پسندی، بیرحمی، مردوم آزاری کے بڑا دکا ایک انبار پایا جائیگا۔ اس کا نام مسلمانوں کا سارے مگر اسلامی نام سے نفرت کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ستانے اور نقصان پہنچانے میں اس کو ہر آتا ہے۔ نماز پڑھنے والوں کو مکار۔ روزہ رکھنے والوں کو اسی۔ زکوٰۃ دینے والوں کو فضول خرچ۔ حج کرنے والوں کو عقل باختہ تصور کرتا ہے اپنی ساری زندگی میں کبھی کسی مسلمان کو فائدہ پہنچا نیکانہ نہیں کیا۔ صبح سے شام تک سوچتا رہتا ہے کہ مسلمانوں کو کیونکر نقصان پہنچائے

ناگہ کے خصال

بڑا ہی رندھی کو ناگہ کہتے ہیں۔ اور عقیدہ بھی اسی کا نام ہے۔ جب بازاری عورت کی جوانی ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنی بیٹی کو حرام کاری کے پیشہ کے لئے تیار کرتی ہے اور اس کو فریب، مکار و جھوٹی عشق بازی کے طریقے سکھاتی ہے۔ اور بدقسمتی سے اسکے ہاں بیٹی ہوتو دولت خرچ کر کے غریبوں کی خوبصورت لڑکیاں پال لیتی ہے اور اس قسم کی لڑکی کو جو بڑے کام کے لئے پالی جاتے نوجوانی کہا جاتا ہے۔

ناگہ نوجوانی کو عہدہ کھانا کھلاتی ہے۔ عہدہ کپڑا پہناتی ہے۔ نانچ، بھانا سکھاتی ہے، اور ہر وقت اس کے کان میں خود بھی ڈالتی رہتی ہے اور شاد دل سے بھی کہلاتی رہتی ہے کہ مرد بڑے بے وفا ہوتے ہیں کبھی ان سے محبت نہ کرنی چاہئے۔ اور جب مرد محبت کا دعویٰ کرے تو اس کو اس کان سے سنکر دوسرے کان سے اڑا دینا چاہئے کیونکہ وہ باطل جھوٹا دعویٰ ہوتا ہے۔ البتہ مرد کے سامنے اپنی محبت ظاہر کرنی چاہئے۔ اور کوئی طریقہ یقین دلانے کا باقی نہ چھوڑنا چاہئے۔ اگر مرد بڑا ہوا یا بد صورت ہو تب بھی نوجوانی کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاں آنے والے کو بوڑھا یا بد صورت نہ کہے، بشرطیکہ وہ دولت مند ہو اور اس سے کچھ وصول ہونے کی امید ہو۔

قزاقی اور غریب کاری و نوجوانوں کو تباہ کر رہی ہے اور ان کی محبت بالکل جھوٹی اور بناوٹی ہوتی ہے۔ پھر بھی یہ نوجوان ان زندگیوں کی بناوٹی محبت کو مان لیتے اور اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ اور انڈین ٹیگ پارٹی اس پیشہ کے ہاتھوں تباہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

مجرموں کے لیڈر وکیل

اگرچہ جرائم پیشہ لوگوں کے لیڈر وکیلوں اور ہیرسٹروں کے علاوہ رشوت خواہ پولیس والے بھی ہوتے ہیں لیکن مجرموں کی لیڈری کا بڑا حصہ وکیلوں ہی کے حصہ میں آتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور دغا باز اور قاتل اور قاتل اور مفسد اور چوری عدالت میں جا کر عینایت کرنے کا پیشہ کرتے ہیں اور ہر جھوٹ کو سچ بنانا چاہتے ہیں۔

مگر سب وکیل یکساں نہیں ہوتے ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں نیک نیت بھی ہوتے ہیں۔ سچے مقدمے لینے والے بھی ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر وکیل اور ہیرسٹروں اور مختار ایسے ہی ہوتے ہیں جن پر مجرموں کے لیڈر کا خطاب صادق آتا ہے۔ یہ لوگ دنیا کے امن اور قزاقی زندگی کے اطمینان کے ڈاکو ہیں۔ اپنی فیس کے لئے لوگوں کو باہمی فساد اور مقدمہ بازی کے مشغول دیتے ہیں اور چوروں اور ڈاکوؤں اور ہر قسم کے مجرموں کو جرائم کے قانونی ہنر سکھاتے ہیں ہندوستان میں جتنے سیاسی لیڈر ہیں وہ سب یا اکثر پہلے وکالت کا پیشہ کرتے تھے۔ ان میں سے بعض اس پیشہ کی برائیوں کو محسوس کر کے تارکک ہو گئے جیسے کہ گاندھی جی ہیں اور مالوی جی ہیں اور مسٹر سی۔ آر۔ اس تھے اور نہرو جی تھے۔ مگر بعض لیڈر ایسے ہیں جو انکے وکالت کا پیشہ بھی کرتے ہیں اور لیڈری بھی کرتے ہیں۔

اچھے وکیلوں کو الگ کر دیا جائے اور برے وکیلوں کو دیکھا جائے تو بڑے وکیل سیاہ خمیر نظر آئیں گے اس کے دل اور زبان میں زمین آسمان کا فرق ہو گا اس میں رحم اور خدا کا ڈر ڈھونڈنے سے نہ ملیگا۔ وہ فیس لینے کے بعد موکلوں کے ہاتھ نہیں آتا۔ مگر فیس لینے سے پہلے موکلوں کا فدوی تابعدار معلوم ہوتا ہے۔

ہندوستان میں آدھی تباہی زندگیوں کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے اور آدھی تباہی وکیلوں کے اور مقدمہ بازیوں کے ذریعہ ہو رہی ہے

اپریشن کے ڈاکٹر

ہندوستان میں ڈاکٹر اور ڈاکٹری کا جب سے رواج ہے بیماریاں بڑھ گئی ہیں اس میں شک نہیں کہ بعض ڈاکٹر اپنے فن

کے سبب ماہر اور رحم دل اور خادم خلق ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں بعض اپریشن کرنے والے ڈاکٹر بہت بے رحم اور بہت خود غرض اور بہت زیادہ لوٹ مار کر نیوالے پاسے جاتے ہیں۔ ان میں یورپین بھی ہیں اور دیسی بھی ہیں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی ہیں۔ مشنری ڈاکٹر بھی ہیں اور سرکاری ڈاکٹر بھی اور آزاد پیشہ والے بھی۔ یہ بے ضرورت اپریشن یعنی جراحی کرتے ہیں اور اس کی اتنی بڑی بڑی فیسیں لیتے ہیں جنکو غریب ہندوستانی برداشت نہیں کر سکتے۔

لکھنؤ کے ایک ڈاکٹر کا حال سنا کہ اس نے ایک مریض کے اپریشن کی فیس تین سو روپیہ بتائی اور جب معاملہ طے ہو گیا اور مریض کو اپریشن کے کمرہ میں میز پر لٹا دیا گیا تو ڈاکٹر نے مریض کے وارثوں سے کہا کہ میں نے فیس کم کہی۔ اب مریض کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اپریشن بہت بڑا ہے اور پانچ سو روپے سے کم اس کی فیس نہ ہو گی۔ وارثوں نے مجبوراً پانچ سو روپے منظور کر لئے اور ڈاکٹر نے مریض کو میوش کر کے پیٹ میں شگاف بھی دیدیئے اسکے بعد ڈاکٹر کمرہ کے باہر آیا اور وارثوں سے کہا کہ شگاف دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ اپریشن بہت پیچیدہ ہے۔ اور اس میں ججہ بہت زیادہ سخت کرنی پڑے گی درنہ مریض کی جان کا خطرہ ہے۔ لہذا اس اپریشن کی فیس ایک ہزار روپے لوں گا وارثوں نے یہ بات سنی تو اپنے بیمار کی جان بچانے کیلئے بادل خواستہ ہزار روپے فیس منظور کر لی اور تب اس ڈاکٹر نے اپریشن کو مکمل کیا۔

بس ایسے ڈاکٹر چاہے گئے ہوں یا کالے مشنری ہوں یا سرکاری نوکر عورتیں ہوں یا مرد سب گنہگار ہیں۔ بلکہ گنہگاروں کے لیڈر ہیں۔ آج کل بھی میں جرمنی کے چند یودی ڈاکٹر آئے ہوئے ہیں اور وہ بھی اسی قسم کی ڈاکٹری کر رہے ہیں یعنی ہشیمارہ میس لیتے ہیں اور ہندوستان کے نا بھگہ باشندوں کو ہنرمندی کے سبز باغ دکھا کر لوٹتے ہیں۔

وکالت اور ڈاکٹری اور زندگی کا پیشہ یہ سب ہندوستان کو مفلس بنانے والے ہیں۔ پہلے عجم لوگ پیسہ دو پیسہ کی دوا سے علاج کرتے تھے۔ اب ان ڈاکٹروں نے علان کا خرچ سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور ہندوستانی لیڈروں کو اس لوٹ سے بلب کو بچانے کا مجھ بھی خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ لیڈروں میں اکثر وکیل ہی ہیں جو بلب کی توجہ اس طرف نہیں ہونے دیتے۔



مہادی حب جہ سر اسجار رسول جان مہادر فدوئی
نفس رہیب جہ تار آدہ

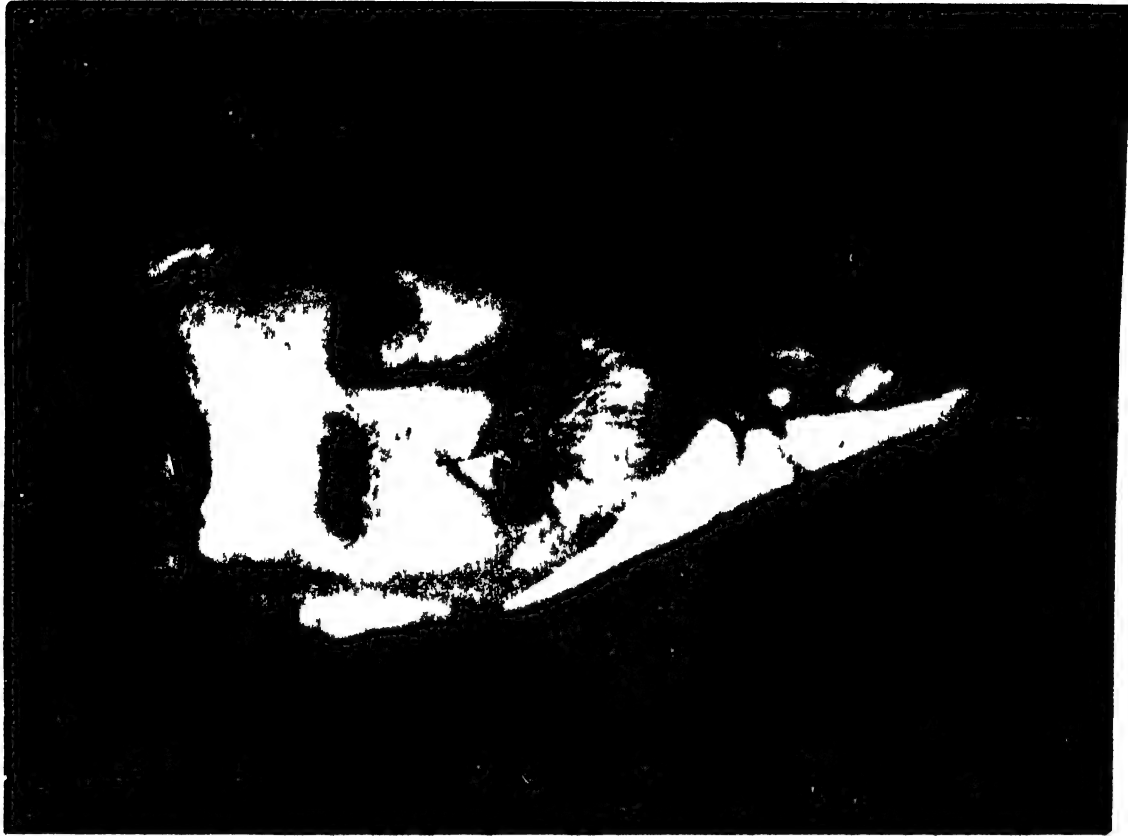


شہزادہ معصوم حام بہادر اعلیٰ حضرت حصہ طاء نے چھہ نے ورید
او شہزادہ ولی عہد بہادر نے جمعہ سوئی

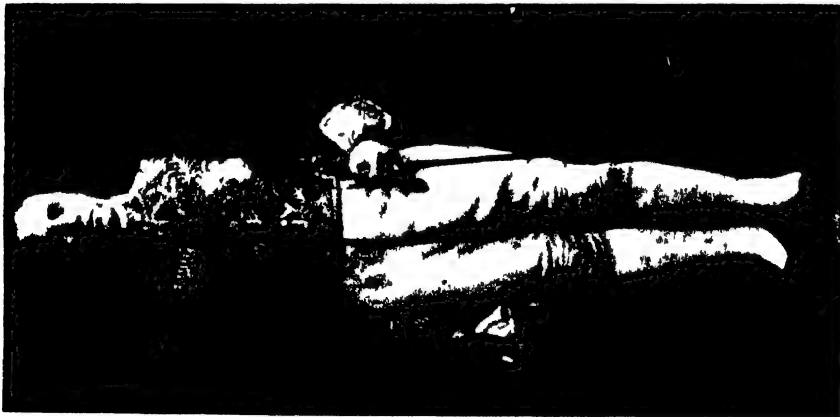


مولا سر محمد باقر صاحب اسپس کے پایہ تحت
عردہ ملن نہ اس عربی

(ع -)



ڈاکٹر صبا الدین احمد، سی۔ آئی۔ ای



سر محمد شفیع مرحوم

موجودہ حضور نظام کے خاص دستخط
۵۱
۴۴ مارچ ۱۹۳۳ء
تصفیہ

مغل حکومت کے زمانہ کے ایک انگریز افسر کا خط
حضور نظام کے وکیل دہلی راؤ ہیرا چند کے نام
نیت ہند
گوراسفدر راؤ ہیرا چند



بازجہ سید سہ لائرسہ مار در در دوشنبہ در مار پورٹ
گور برجنل مدر رام امانہ در شامان رام حوریشہ لودا
مستوفہ مودعی نمونہ حاضر شریک سدر کیمیا
مکداریہ دسم پورٹ ۱۳۶۵

۱۹۳۳

Telebeep

When to

سر ہنری کریک ہوم ممبر گورنمنٹ
ہند کے دستخط



لارڈ ارون سابق وائسرائے
ہند کے دستخط

H. C. Malik

Arjun

لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند کے دستخط

Luzon

موجودہ وائسرائے کی بیگم لیڈی ونگٹن اور لارڈ ونگٹن وائسرائے ہند کے دستخط

London

۱۹۴

Marie Willyda

لیڈی سرائکم پہلی سابق گورنر کے اردو دستخط مسٹر گلانی پولیٹکل سکرٹری وائسرائے کے دستخط

سید سجاد

سکندر بیچ

مولانا ایاس برنی ناظم محکمہ ترجمہ عثمانیہ کے دستخط

نحر الدین

مغل حکومت کے زمانہ میں دہلی کے اخبار نویس حکومت خصوصاً نظام کو اس قسم کی خبریں کاؤں کے ذریعہ بھیجتے تھے

کفایت خور احمد سب علی انیت کہ جاب مقدر سر در درگاہ خواہم صاحب ذلی افراد مدائ
سیر و شکار و عیش و نشاط منقول اسنو خواہم کہ بعد ملاحظہ ملکہ ماو کش کلوز دشا ابان
کہ بروز پچھینہ مارچ چارم ماہ ذی قعدہ خواہم شد دریاغ روشن ارا کہ بیرون شہر چھا
است روزی بخش کردینہ تا کیماء در انجاردنی افزو زمانہ بعد ان داخل قلعہ مبارک خواہم
شد و ملاط کو زہر بہادر ارا کوہ شملہ معاودت کردہ تا مارچ چارم ماہ اگزی ادا
نکر دو کہ متعل انبالہ اجاع مشہور داخل کشتہ برای دورہ ملک شجائب تا مکشیر و
اٹک و طمان فیروزہ خواہم شد و بعد سال لطیف دلیات توجہ خواہم کرد بہ بجای
انسان کو زہر دیکر خواہم و مہاراجہ حاجی را وسید بہ بہادر بدستور در کوایا مارم
یکروز برای سیر و شکار سواری شدہ بعد بد وقت معاودت کسبت بارش باران جت الی
پہر اوقت اسہ داخل ماہہ خود کشتہ و راہہ کلا شکر بوقت رخصت و معاودت
راہہ خیر خواہی بجای لارنس صاحب بہادر و سرکار کردہ بود کہ از فلان راہہ شریف نہ بر نہ صاف
گفت کہ مارچ پچھینہ پروانیت ارا ہمارا معاودت کردہ می اندند کہ یک گز کردہ اقبامان
حملہ آورده ما بخد کو را گرفتار کردہ بر بند دیکر احوال مفصل از عقب مروض قلمدوا
و دیکر احوال حاجی انصالح و نرخ غلہ و بیوہ بدستور مروضہ سابق دیکر

غیرت است

دہلی ۱۲/۶/۱۲۶۵

مسٹر ہائینس انسپٹر جنرل پولس ملک حضور نظام کے ہاتھ کا لکھا ہوا اردو خط



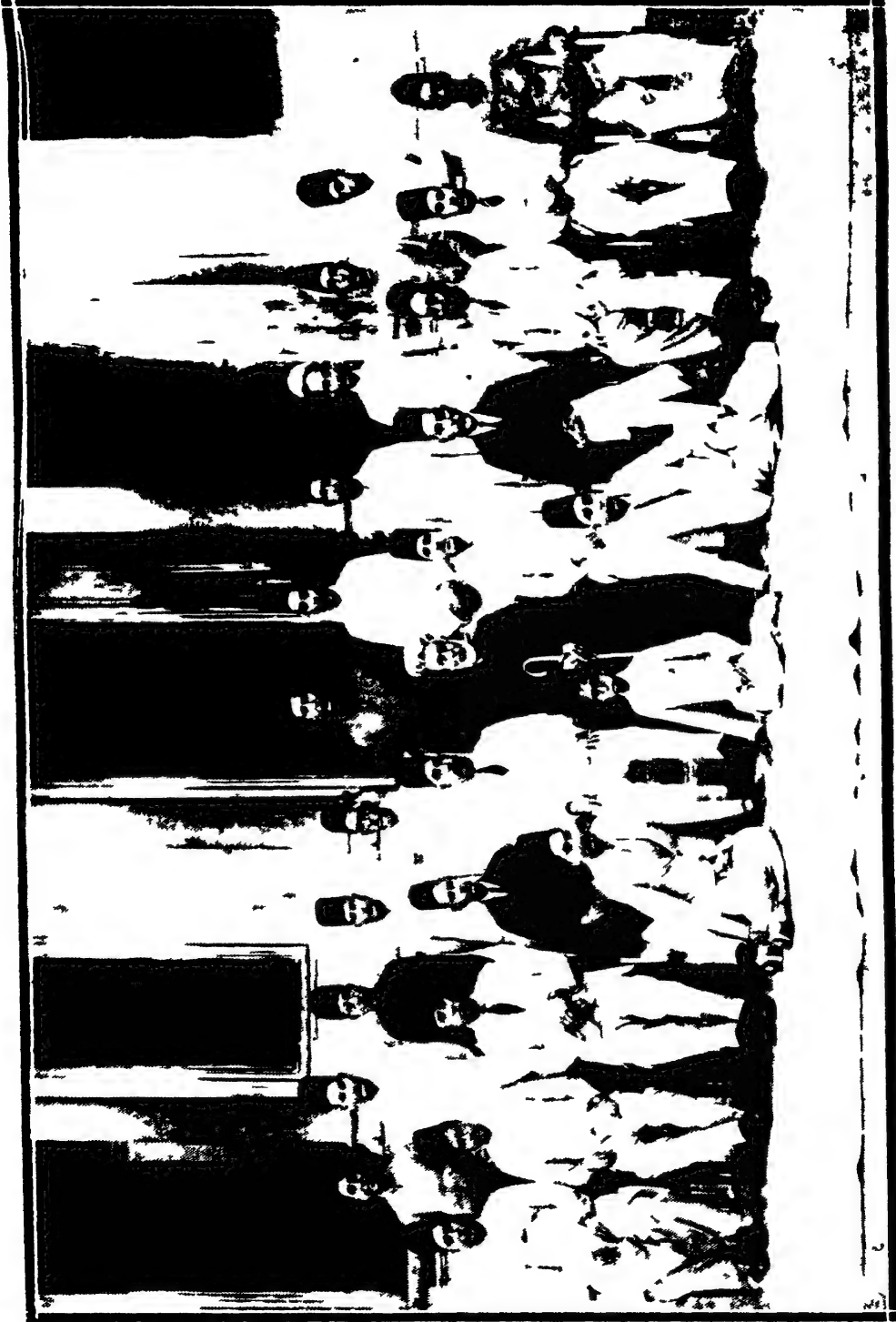
جناب من۔ آپ کا خط وصول ہوا۔ توجہ سے کہ آپ کی طبیعت بخیر ہے۔
میں نے آپ کی ڈائری کا اقتباس جو آپ نے پہلی فورے پڑھا۔ درحقیقت
آپ نے ان میں متبادل کیا۔ یہ صحیح ہے کہ میں اردو لسان اور اردو
ادب میں بہت دلچسپی لیتا ہوں۔ چند سال پہلے میں اردو زبان کا
فاضل تھا لیکن گزشتہ چار پانچ سال سے میں زیادہ تر انگریزی
زبان میں کام کرتا رہا۔ ان وجہ سے میں اردو زبان پہلے لگا۔ اب
میرا بادی میں بھی اردو زبان میں کام کرنے کا موقع ملا اور میں متوجہ ہوں
کہ میں آپ کے لسان سے میں پر خوب واقف ہو جاؤں گا
حال میں ایک مہرہ ہے جو تھا۔ میں ایک دختر کی طبیعت عملیل ہو گئی
اور سیری میں صاحبہ انکو بخرق علاج دلا بہت لے گئی۔

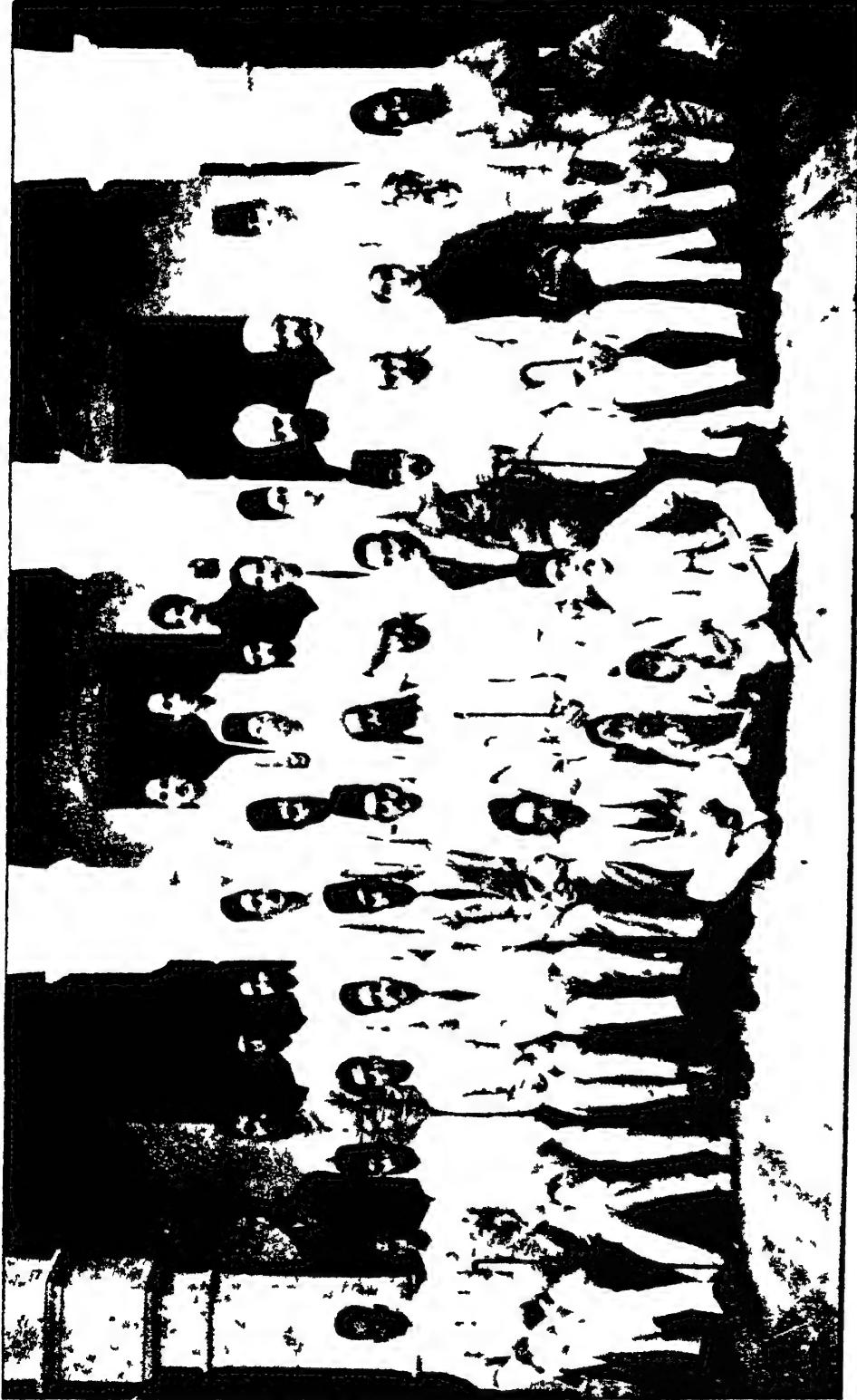
تقدیر -

۱۷ اکتوبر ۱۹۱۵ء

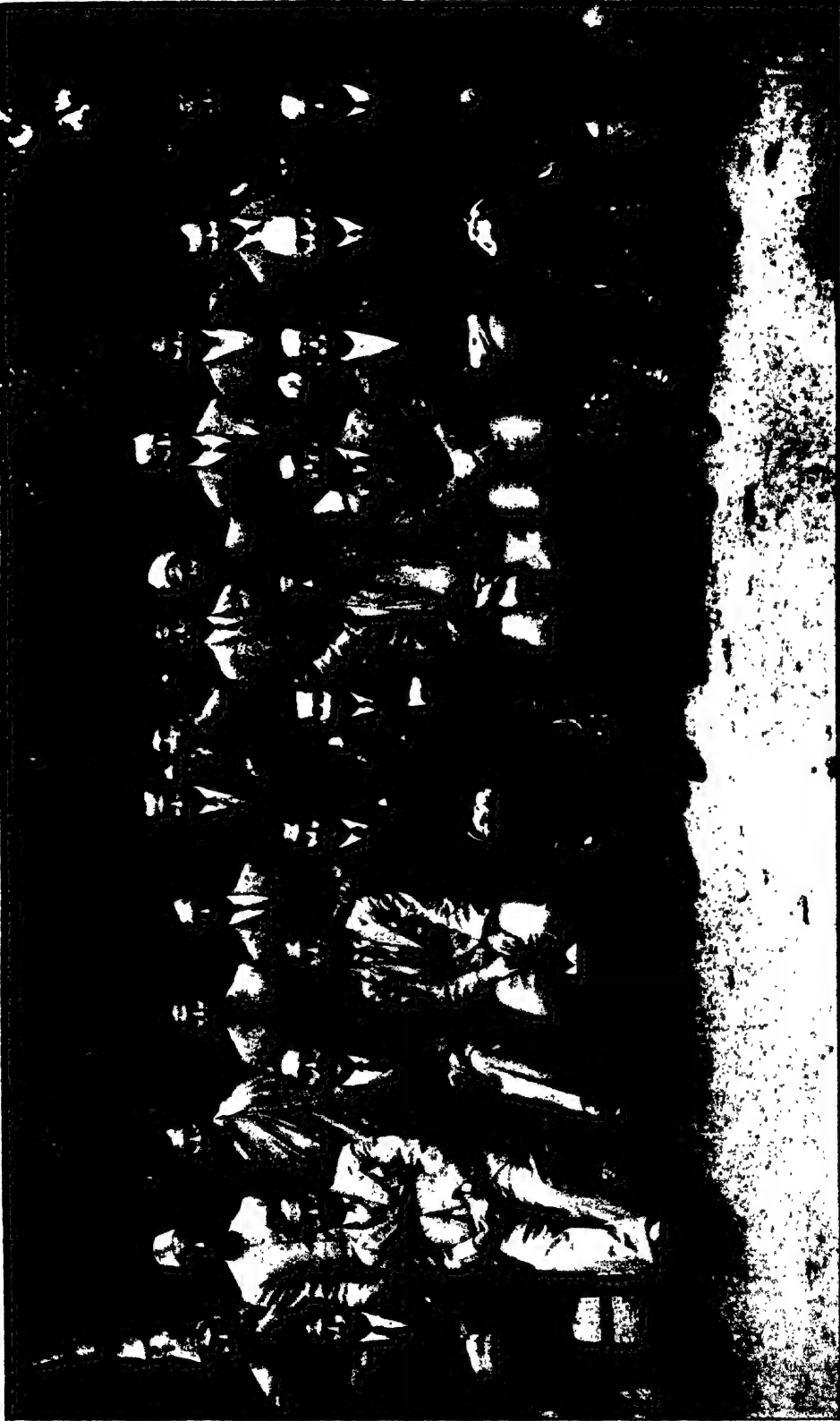
نظامی

احمد آباد کے لیڈر اور مضامین اور احزاب بوس اور حلا.



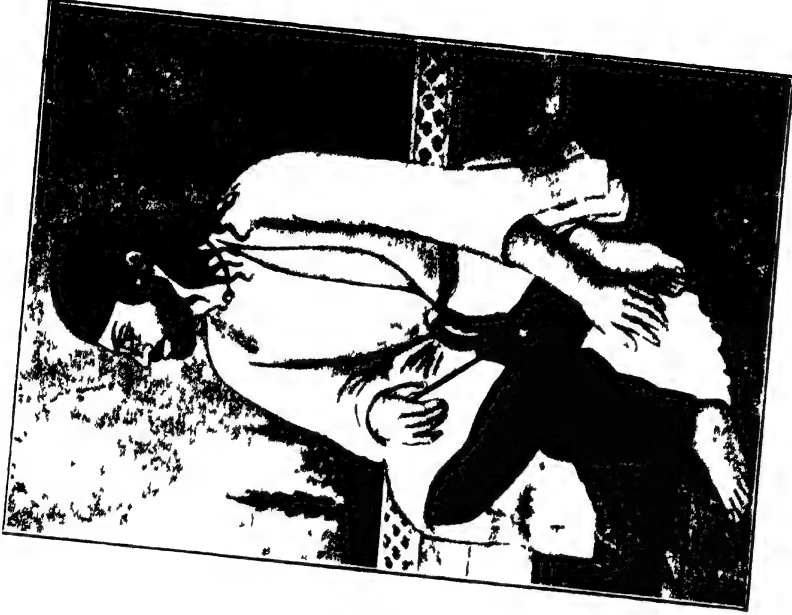


دہلی اور پنجاب اور دہلی کے ہندو مسلمان سکھ، ہمز ادب اور اخبار نویس اخبار دانست کے دفتر میں

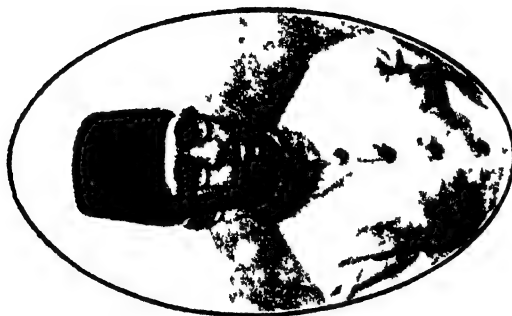


مسٹر ساهنی ایڈیٹر نیشنل ڈال دھلی نے جہان کے نامور اخبار نویسوں اور دھلی کے اخبار نویسوں کو میدان ہونٹل دھلی میں جمع کیا

مکرموں کا خاصا بیرون ہوی



ادہ مشرق نے یہ سے شائع ہوا ہے
سعر صاحب نظامی جس ۵ کلام



سرد خان دہلی
ایڈمنسٹریٹر



مہنت دیش داس، سردار خان، سردار خان اور سردار خان

تصویر خصال

انگریز کے خصال

ہندوستان کا حاکم اور خیر نہیں کہاں کہاں کی حکومت کا دھوسے دار
عقل کا پورا آلو کھاتا ہے بیل کا گوشت بھی اسکو کھاتا ہے۔ اس لئے
جان بلی کھاتا ہے۔

لگ اسکو خود غرض مطلبی کہتے ہیں۔ مگر صرت سیاست کے کاموں میں اسکو
ایسا نبتا پڑتا ہے وہ نہ یوں ہی کوئی قوم اسکی ہلا بھجی، ہنسار، ہمدرد اور انسان
کے کام آئے والی نہیں ہے۔ وہ احسان کو یاد رکھتا ہے اور بدلہ دیتا ہے۔
وہ دیتا ہے تو چوٹی بن کر کاٹتا ہے، دباؤ سے نکلتا ہے تو کبھی تو اٹھی ہو کر
سو نہ پڑتا ہے۔ کبجا جاتا ہے اسکو درمیں عقل آتی ہے۔ مگر اسکی عقل تو ہمیشہ
اس کے قابو میں رہتی ہے۔ جاتی ہی کہاں ہے جو کہیں سے جلدی یا دیر میں آئے
سوائے سیاسی ضرورتوں کے انگریز ہر جگہ ذہنی میں فیاض اور شبہ دل
ہے۔ مگر باتوئی نہیں ہے اسلئے ذرا مغرور نظر آتا ہے

مصیبت کے دقت ایسا دلیر بن جاتا ہے کہ کوئی آفت اسکے چہرے کی
رنگت کو بھی نہیں بدلتی۔ اس کو جاہل اور بے عقل آدمیوں سے ایسا کام لینا آتا ہے
کہ حیرت ہوتی ہے۔ وقت کا پابند اور نا نظام میں دنیا کی قوم سے بڑھا ہوا ہے
اسکے تاجر ہڈیوں کی طرح کبوس نہیں ہوتے مگر بھوک کے دوست اور ہڈی بیک
معاملہ کرنے میں۔ اور ہمیشہ کے لئے کھانک کو اپنا بنا لیتے ہیں۔ ان کو تجارتی مال
کو کانوں پر سجانے انداز کے بارسلوں کو محمد بنکر سیجے میں کمال حاصل ہے۔

ہندو کے خصال

ڈوڑھی منڈاتا ہے، دھوئی باندھتا ہے، سر پر چوٹی رکھتا ہے۔ گھائے
لٹکا گیتا، گائتری، گانڈھی کے پانچ کلاں کڑا جاتی ہے۔

ذہنی معاملات میں بہت سادہ لوح اور عیسیٰ فقیں کرنے والا اور بہت
سچا اور بہت رحم دل اور سب کچھ قربان کر دینے والا ہے۔

روپے کے معاملہ میں بڑا ہوشیار۔ بھروسہ میں جو تک لگائے والا ہو لینے
میں بے لوم اور ہر سچائی کو چھوڑ سکتے والا ہے۔

سیاسی معاملہ میں انگریز کے دل کی بات جانتا ہے اور وہاں داکتر ہے

جہاں کاری ضرب پڑے اور مایا چلتا ہے کہ چھپ چھپ کر انا مشکل ہو جاتا ہے
ہندو کو کیا آتی ہے مگر اس کیسا کے شوق سے بھگتا ہے جہاں کچھ
خرچہ کرنا پڑے۔ وہ سورج دیوتا کو بھی بالائی قربانی دیکر خوش کرنا چاہتا ہے۔
حالانکہ سورج اسکو پتلا دولت دیتا ہے۔ اس کے ہمراہ انگریزوں سے
نیا دھرم مانڈیش اور سو برس پہلے اعلان کرنے والے ہیں۔ اس کے عجری
بھونے اور سیدھے سبب ہیں اور فیاض ہیں۔ اس کے دیش لپچی ایک روپہ
کو پانچ بنائے والے مگر قومی سرمایہ کو مستحکم کرنے والے ہیں۔ اس کے شیور
محنتی، صبر کرنے والے تابعدار معصوم ہیں۔

ہندو ہندوستان میں باکھ نہیں ہے۔ اس کے ہاں بگاندھی جیسا غر زند
پیدا ہو سکتا ہے۔ جزئی دنیا کے ہر ذل میں گھس جاتا ہے۔ ہندو ہندوستان
میں ہمیشہ رہیگا اور اسکو رکھتا ہی پڑے گا کیونکہ اس میں رہنے کی صلاحیت ہے

سکھ کے خصال

لبا تو لنگا۔ بے بال والا۔ کیس، گنگھا، کچ، گرا، کر بان، پانچ
کان کو پڑس۔ کھنڈالا۔ ہندو سے نکلا ہے۔ اسلام کے خیالات و مراسم
دلیر پھر سے اپنا قومی ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ اور بہت اچھا تیار کیا ہے۔
جسم مضبوط۔ دل قوی۔ مزاج کا ہندی۔ بات کا پورا اس کو جس
پہلو سے اٹھو ہر رخ سے سیکھتا ہے۔

خدیجہ علیہ السلام میں اس نے اہر سچائی مسلمان بننے کی انگریز کو
ہندوستان دلوا یا تھا۔ بعد میں عقل آئی تو انگریزوں کے خلاف چو گیا۔
اس کی عقل جان بلی کی طرح ذرا موٹی ہے مگر اس کی جرأت کو دیکھ کر سب
اس کی عقل کو نازک اندام کہنے لگتے ہیں۔

بہادر ہے، فیاض ہے، فضول خرچی ہے، کل کے فکرت غافل ہے
مگر خوب محنت کر سکتا ہے اور کبھی مکتا نہیں رہتا۔۔۔ کیلئے ہر ملک میں
پہنچ جاتا ہے اور سب کام کر لیتا ہے۔ پہلے دودھ پی پیتا تھا۔ اب چار پیتا
ہے۔ عجب اکو کا دشمن ہے۔ اس لئے شرابی دوستی کر لیتا ہے۔
پنجاب میں اسکی آبادی زیادہ ہے۔ جلدی پیدا ہوتا ہے۔ جھٹکا کا گوشت
کھاتا ہے۔ مندروں اور مسجدوں کو ڈھاتا ہے اور خوش
ہوتا ہے۔

کو بچے زیادہ دیتی ہے اور دہلی کے ہندو کو دولت زیادہ دیتی ہے۔
دہلی والے ہمارے دلی زور و اقتدار اور سادہ لوح ہوتا ہے۔
دہلی کے مسلمان ہر باہر کے مولوی اور باہر کے لیڈر جلدی اثر
جھا لیتے ہیں اور وہ گھر کے مولوی اور گھر کے لیڈر کو گھر کی مرغی وال
برابر سمجھنے لگتا ہے۔

دہلی کا ہندو بھی باہر کے سادہ ہوا اور باہر کے لیڈر کا قدر دان ہوتا
ہے اور گھر کے سادہ ہوا اور گھر کے لیڈر سے بچے پر دار ہوتا ہے، اسلئے
دہلی کے ہندو مسلمانوں میں مقامی لیڈر مادی و مقامی مذہبی پیشوا بہت
کم پائے جاتے ہیں۔ دہلی والوں میں آپس کی ہمدردی کا جذبہ تو ہوتا
ہے مگر باہر والے ان کو آپس میں متحد ہونے کا موقع نہیں دیتے۔ کیونکہ
باہر والوں کی لیڈری دہلی والوں کی تقریب پر منحصر ہے۔

یوپی والہ خضائل

نازک اندام۔ نازک خرام عقل کا پتلا۔ کام چور۔ محنت کو خلافت
الانیت سمجھنے والا۔ سازش میں کامل۔ ظاہر داری کا بادشاہ۔ دکانوں
ذہانت کا خزانہ دار۔ بناؤ سنگار کا شوقین۔ برل جلال کی نفاست کا شیدا۔
پنجابیوں کی جفا کشی کو اذیت کے خلافت سمجھنے والا۔ قدامت کی نیازیوں کا
گزیدہ۔ تقریر و تحریر میں ابھار دیکھانے والا۔ مگر پنجابی کی طرح تحریریں کا
انتباہ نہیں لگاسکتا۔ رشک و حسد کو معیوب نہیں سمجھتا۔ اس کے ہندو مسلمانوں
نے ایسے آبدار جزیرے پیدا کئے جن کی تمام دنیا میں وہم ہوئی۔ مالوی اور
ہرہ کی مثال شمال ہندوستان کے کسی سو۔ میں موجود نہیں ہے۔ یوپی کا کبھو قدنی
محاسن میں دہلی کا حریف مانا گیا۔ یوپی کا کبھو تجارتی فروغ میں احمد آباد کا
سے مقابل ہوا۔ یوپی کا کبھو۔ ہندوستان کے ہر دریا اور پنجاب کے پانچوں
دریاؤں پر فوقیت ہے۔ یوپی میں ہر دروازے، اچھو صیا ہے، بنارس ہے
پر باگ۔ ہے۔ اور کسی صوبہ میں اتنے زیادہ قیر تھ نہیں ہیں۔

یوپی کا قریبی محل اور پیران کلیہ بھی علماء و مشائخ میں ہر جگہ مقدس و گزیدہ
تسلیم کیا جاتا ہے مسلم یونیورسٹی اور بنارس یونیورسٹی بھی یوپی میں ہے
اور اس سے یوپی سب پر خائف ہے۔

پنجاب والہ کے خضائل

پنجابی کہلاتا ہے۔ پانچ دریا کے ملک میں رہتا ہے۔ جسم کا مضبوط۔
تھکا ہوا۔ مزاج کا سادہ۔ ارادہ کا پختہ۔ محنت میں بیل سے زیادہ جفاکش۔
شیریں کا مقصد کے لئے فرما دے بڑھ کر کام کرتا ہے۔ بڑے سے بڑے پہاڑ

اپنے مذہب کا پابند ہی نہیں عاشق ہے۔ اور اس کے مذہب نے
اسکی زندگی کو اچھا بنانے کا کوئی قاعدہ یا نیا نہیں چھوڑا۔ اس کے نام بھی مقرر
ہیں اس کا نام بھی مقرر نہیں۔ اور وہ ان مقرر شدہ قواعد کا پورا پابند نظر نہیں آتا
مگر وہ اندیشی کی عقل نہیں رکھتا۔

مسلمان کے خضائل

لمبی ڈاڑھی، مونچھے کتری ہوئی، اور آج کل ڈاڑھی منڈائے ہوئے
دکھائی دیتا ہے۔

پچھلے ہندوستان کا حاکم تھا۔ اب انگریزوں اور ہندوؤں سے حکومت
مانگا کرتا ہے۔ اور قدیم ہیبت کو بھول گیا ہے

مذہب کا دیوانہ ہے۔ فریاد سے دیاں عقیدہ کو خیریں سمجھتا ہے۔ مذہب
کی معمولی بات پر جان غصے ڈالتا ہے۔ بڑا بھولا ہے۔ ملائی کی رکابی چرا کر لے لواتا
اس کے بدلے دھنکی روٹی روٹی رکھ دے مگر ذرا قرین کر دے تو روٹی کو ملائی تسلیم
کر کے روٹی روٹی اس کو کھا کر کھا لیتا ہے۔ ”چمک مال مال دھن کو کھڑی نہ
رکھ لکھن کو“ اس کا مقولہ بھی ہے۔ اور اسی پر اس کا عمل بھی ہے۔ ایک روپیہ
کی آمدنی ہو تو ایک سو روپے خرچ کر دیتا ہے۔ عورتوں اور سود خواروں
سے ملحق پیدا کرنا اسکی عادت ہو گئی ہے۔

۱۹.

بڑا وقار دار ہوتا ہے۔ اس کی برابریات کا پورا دنیا کی قوموں میں نظر نہیں
آتا۔ دگر راوی چشم پیشی اس کی خصلت ہے۔ دوسروں کے لئے اپنا سب
کچھ قربان کر سکتا ہے۔ اس کے یقین کی قوت تیز ہے، جلدی ایمان لے جاتا ہے
بڑا خود ہے۔ غیرت و حرمت کے لئے مرتھتا ہے، سیاسی عقل کمزور ہے
ملج و تخت لینے کی بات ہو تو مسجد کے سامنے نفیری بند کرانے کو اپنے لئے کافی
سمجھ لیتا ہے اور ملج کی پروا نہیں کرتا۔ دنیا میں سب سے بڑا فضول خرچ
اگر سب سے بڑا شاعر ہے۔ آج کل اس کو حققتہ جلدی آجاتا ہے اور حققتہ
نی جانے کا قراچی حکم یاد نہیں کرتا۔ اس کو مولوی اور سیاسی لیڈر بہت جلدی لگتا
کر سکتے ہیں۔ اسلئے چلاک لوگ مذہب کا نام لیکر اس کو حق بناتے رہتے ہیں۔

دہلی والہ کے خضائل

دہلی دہلی والے دہلی میں کم رہ گئے ہیں۔ وہ یا تو بھائیانیوں پر
چڑھ گئے یا بھلا وطن ہو گئے۔ آج کل پر دیسی زیادہ آگئے ہیں اور ان میں
پنجابی سب سے بڑے ہوتے ہیں۔

پہلی دہلی والا ہندو ہو یا مسلمان، بھولا، بے فکر، خود پسند،
فیاض، سیر تماشا کا شائق، اور دو زبان سے محبت کرنے والا،
اپنے شہر کا عاشق اور زمین ہوتا ہے۔ قدرت دہلی کے مسلمانوں

حکیم کے خصائل

یورپ کی یونانی قوم کا نمائندہ ہے مگر یونانی طلبہ کو اسکے بزرگوں نے زندگیوں خرچ کر کے ایشیائی بنا لیا ہے اور اب یہ یورپ کی نئی ڈاکٹری طلبہ کو خاطر میں نہیں لاتا۔

سکوت کے اندر رہتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا میں ہی ہے باہر کچھ بھی نہیں ہے۔ حکیم کو اس عقیدہ پر اتنا اصرار ہے کہ اپنی طبی کی ایک لمبی لکیر کا فقیر بنا بیٹھا رہتا ہے۔ نئے موسم، نئے مزاج، نئے حالات پر غور کرنے سے انکار کرتا ہے حکیم میں غرور بہت ہے۔ اور اس کو معلوم نہیں کہ ڈاکٹری عروج اسکے غرور کا قلعہ رات دن ڈھاتا رہتا ہے۔ حکیم پیشہ کی رتابت میں ہر پیشہ سے بڑھا ہوا ہے اپنے سخن کو اکسیر اور دسر کے نسخے کو زہر کہتا رہتا ہے اور ڈاکٹری اس کی اس خصلت سے فائدہ اٹھاتی رہتی ہے حکیم کی دوا ہندوستانی کے مزاج اور ہندوستان کے موسم اور ہوا کے موافق ہوتی ہے۔ اور حکیم کی دوا ہندوستان کی مفلسی کے مناسب یعنی سستی ہوتی ہے مگر حکیم مریشوں کی آسانی کے طریقے نہیں سوچتا۔ بڑے بڑے قد سے بیک دے جاتا ہے اور اب تک بڑے خطا کے غلامی زبان کے نسخے لکھے جاتا ہے۔

حکیم کو دوا کا انداز ہی نہیں آتی۔ وہ تو اپنی مزاج کہتا ہے اور مریض کو چاک نہیں بناتا۔ حکیم مفید دواؤں کو اپنی اولاد سے بھی چھپی رکھتا ہے اور کسی کو نہیں بتاتا اور قہر میں ساتھ لیتا ہے۔ حکیم اب بھی ڈاکٹری پر غلبہ پاسکتا ہے۔ اگر وہ آپس کی رتابت ترک کر دے، مگر اس کی تقدیر اس کے خلاف ہے۔

وید کے خصائل

ہندوستان کی قدیمی طب کا نمایندہ ہے۔ کھلا رہا ہے، مڑ چھا رہا ہے۔ اور صبح کے چرخا کی طرح ٹھنڈا رہا ہے اور جھللا رہا ہے۔ گویا بجھنے کے قریب ہے۔

وید انگریزوں کو معلوم نہیں مسلمانوں کو مرغب نہیں ہندوؤں کو جب یاد آتا ہے کہ ملیں حکیم ڈاکٹر سے مایوس ہو جاتا ہے۔

وید کی دوائیں سستی ہیں، ملکی ہیں، اور وید خود بھی جھٹکا نہیں ہے۔ مگر وید اپنی بانی دعائوں کی نئی تحقیقات و اصلاح سے بے پردا ہے اور اس کو قدامت پسندی کے خلاف مقبور کرتا ہے

کو کہو کہ دودھ کی نہر بنا دیتا ہے۔

اسکی سرشت میں اپنے صوبہ کا قصبہ بہت زیادہ ہے۔ دنیا کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے اور جہاں پنجابی سے لے اسکو سگایا جاسکے وہاں کڑا ہے۔ پنجاب کے اندر سکے۔ ہندو مسلمان آپس میں لڑتے ہیں، مگر باہر کے کسی صوبہ والے سے مقابلہ ہو تو بڑے بڑے پگڑ باندھ کر ہاتھوں میں لٹے سب ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔

پنجابی گاؤں میں گنارا اور شہر میں ہوشیار معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ ہر جگہ اپنے مقصد کی حفاظت میں ہندوستان کے ہر صوبہ سے بڑے بڑے پانچ دنیاؤں کی زمین میں رہنے کے سبب اس کا خیال بھی پانی کی طرح تپتا ہوتا ہے جس میں نئی بات اور نئے عقیدہ کا رنگ فوراً مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جڑی ٹھکرلیں ملک میں پیدا ہوتی ہیں ان کو سب سے زیادہ پنجاب میں مقبولیت ہوتی ہے۔ پنجابی کی محنت و جانکشی نے اس کو بھگائی کی ذہانت پر غالب کر دیا ہے۔ وہ دنیا کے ہر ملک اور ہندوستان کے ہر مقام میں موجود ہے۔ اور ہر کام میں اس کا دخل ہے۔ مگر دریا کی طرح اسکی خصلت میں آتا چڑھاؤ جاری رہتا ہے۔

ڈاکٹر کے خصائل

ایک قسم کی بیماری ہے جو یورپ سے اس ملک میں آئی ہے۔ ڈاکٹر ایک قسم کی محنت لگاتا جو موجودہ حکومت کی خوبیوں میں ایک خوبی ہے ڈاکٹر پڑھتا ہے تو ایسی محنت سے کہ اس کی آنکھ اور اس کا دماغ اور اس کا دل اور اس کا صدمہ بیمار ہو جاتا ہے اور چہرہ کفارغ ہوتا ہے تو ہر مرض کی دوا میں جاتا ہے۔ ڈاکٹر جسم انسان و حیوان کی حفاظت کے لئے سات دن نئی نئی دوائیں کھاتا رہتا ہے اور صبح علاج امراض و تشخیص امراض کی غفلت میں جو خیالات ظاہر کرتا ہے شام کو وہ خیالات بدل جاتا ہے اور ایک نئی غفلت پیش کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر غریب و مفلس ہندوستان میں بہت ہنگامہ مالتے ہیں اس کی وجہ سے ہر سال ۹۵ کروڑ روپے کی دوائیں اندر آتی ہیں مگر ملکوں سے اگر اس ملک میں بیک جاتے ہیں، اور ملک کی دولت باہر چلی جاتی ہے۔ ڈاکٹر لکیر کا فقیر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر نئی دریافت اور نئی دوا کو پوشیدہ نہیں رکھتا۔ ڈاکٹر کی فیس اور ڈاکٹر کی دواؤں کی نیا دھیتوں نے مفلس ہندوستان کو پریشان کر دیا ہے۔

ڈاکٹر انگریزی حکومت کا بخوبی ہے جو چین کوئی کر دیتا ہے انگریز حکومت اس پر ایمان لے آتی ہے۔ ڈاکٹر کا پیشہ اس ملک میں تیزی سے پھیل رہا ہے اور ہر دل پر قبضہ کر رہا ہے۔

ماڈرن معشوق کے خصائل

پہلے سرو کی طرح لمبا بکھر کی ہٹنی کی مثل دہلا گیا سوسائپ، ماتھا جائد، رخسار سبب، تھوڑی کنواں۔ ہونٹ یا قوت اور نعل، دانت موی، دانت صراحی، چھاتیاں سنگ تھارا، کمر غائب، بھوئیں کمان، پلکس برھیاں آنکھیں شراب کا جام، نظریں میرا تلوار، خنجر بھیس اور شاعرانہ تشبیہات کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے تھے۔

گزشتہ کل کے ماڈرن معشوق کا حلیہ اور اس کی تشبیہات یہ ہیں:-

قد ایسا جیسا اخبار کا کالم۔ بال ایسے جیسے تھوڑی ہونٹ کی تحف، پٹیاں ایسی جیسے دھات پیپر۔ بھوئیں ایسی جیسے اسیلی بال پلکس کپکپ کا باریک ناب آنکھیں ایکشاں برون کے ننھے ننھے دو گلاس: نگاہیں سنسز نوگورنٹ کی پالیسی، رخسار بانٹو یک یا سرحدی سرخ پوش۔ تھوڑی ہی برٹش ڈیپوٹسی، ہونٹ انگریزی کھانے کی لال جلی، دانت کانکر لسی دبان کا جلیغاد، گردن جو دو روئی جرس، چھاتیاں جینر کی چکیتیاں، کمر ہندوستان کا اتفاق، بالوں کی کٹر شامیانہ کی جھانر، بالوں کا تیل چھوڑنا کے آئو، چہرہ کا پوڈر ملکی ہمدردی، ایسا نازک جیسے خطاب پرست کا دل، ایسا صندی جیسے پولیس کا پابلی، ایسا بے وفا جیسے دیسی لیڈر اور ایسا ہر جاتی جیسے مبتلا کر۔ اور ایسا منہ چڑھا جیسے جاو کی پیالی، چٹا ہے تو سکرٹ کے دو ہونٹ کی طرح بل کھاتا ہوا، دیکھتا ہے تو خود بن بن جاتا ہے۔ بولتا ہے تو پیا تو معلوم ہوتا ہے۔ وہ پہلے دخت تھا، جانور تھا، اور ایک ڈراؤنا ہوا تھا۔ اب آدمی تو بن گیا ہے مگر کچھ گورا ہے، کچھ کالا ہے، کچھ کچا ہے، کچھ بچکا ہے۔

پہلے خراؤ۔ محبوں اور انجھا اس کے عاشق تھے۔ اور وہ شیریں لیلی، ہیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور اب سب عورت مرد معشوق بن گئے ہیں۔ کیونکہ ہر شخص مخاطب کو چاہے عورت ہو یا مرد (مرد بہار) پیاری اکھتا اور لکھتا ہے۔ گویا معشوقیت میں بھی جہوریت ہو گئی ہے پہلے جوانی میں یاد آتا تھا۔ اب بڑی کمپنی دہلی کے فاسفوس کے تیل کی طرح بکچیں اور بڑا پے میں بھی کام آتا ہے۔ پہلے رقیب ہی پر حیران تھا، شاعر کو بہت تاتا تھا۔ اب بہت ملتا سر ہو گیا ہے۔ اچھوت واکوں کے آغوش میں بھی چلا جاتا ہے۔ پہلے دل لیتا تھا اب روپیہ لیتا ہے۔ پہلے عکسوں میں رہتا تھا اب کرٹھنوں اور بگلوں میں رہتا ہے۔ پہلے کاڈر تھا اب عیسائی ہو گیا ہے پہلے بت تھا بولتا تھا اب باتونی ہو گیا ہے۔

نئی روشنی کا یہ معشوق ہنگامہ نہیں ہے ارزاں ہے۔ ہر جگہ مل جاتا ہے۔

مفلس اور دولت مند کے خصائل

دولت مند اس کو کہا جاتا ہے جس کے پاس سونے چاندی کے سکے ہوں مکانات ہوں۔ زمینیں ہوں۔ عمدہ کپڑے ہوں، یعنی دولت روپیہ یا قیمتی اسباب کا نام ہے جس کے پاس یہ سامان نہ ہو وہ دولت مند نہیں سمجھا جاتا۔

شیخ سعدی نے فرمایا تھا۔ تو نگری دولت مند کی دل سے ہوتی ہے مال سے نہیں ہوتی۔ مجھے کہنا چاہیے جب میں اپنے وقت کے حالات کو غور سے دیکھ چکوں کہ تو نگری دولت کے خرق کا طریقہ جاننے سے ہوتی ہے۔ دولت کے انبار جمع کر لینے سے نہیں ہوتی۔

جس کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہوں اور ان کے خرق کا طریقہ نہ جانتا ہوں اس کو مفلس تبیدست سمجھا جائے، اور جو صرف چار پیسے پاس رکھتا ہو مگر ان کے خرق کا طریقہ جانتا ہو وہ بڑا دولت مند ہے۔ پس دولت روپیہ نہیں ہے بلکہ اس کے خرق کا طریقہ جانتا ہے۔

مثلاً جس آدمی کے پاس ہزار روپے ہیں اور وہ خرق کا طریقہ نہیں جانتا تو وہ ہزار روپے لکڑی کے پتھر کی طرح گھر میں ڈالے رکھتا ہے نہ صاف پتھر اٹھاتا ہے نہ صاف و مفید غذا کھاتا ہے، نہ صاف مکان میں ہوتا ہے نہ اپنے مجلس محتاجوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ہر وقت اسکو ہزار روپے کی حفاظت کا فکر گھیرے رہتا ہے اس واسطے وہ دولت مند نہیں ہے بلکہ مفلس محض ہے۔

اور یادہ شخص جس کے پاس ہزار روپے ہیں ایسا بے فکر ہو جاتا ہے کہ انکس بند کر کے خرق کرتا ہے اس کو خبر نہیں ہوتی کہ گھر میں آنا کتنا بکا۔ ٹوٹت ترکاری کتنی آئی کھانے والے چار میں مگر کھانا اچھ کا بک گیا۔ ضرورت ایک روپیہ کے خرق کی ہے مگر ڈیڑھ روپیہ خرق ہو گیا اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے ہزار روپے دن بدن کم ہو رہے ہیں اور بے موقع بے ضرورت کم ہو رہے ہیں جسکے پاس چار پیسے ہیں مگر وہ خرق کا طریقہ جانتا ہے تو وہ قوت انتظام کی خوبی سے ایک پیسہ کو بھی ایسی عمدگی سے خرق کرتا ہے کہ ایک روپیہ کے خرق کی سی شان پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ پہلے سے سو بڑا کام کرتا ہے کہ مجھ کو صاف کھانے صاف کپڑے اور صاف مکان میں آنا خرچ کرنا چاہیے اس واسطے وہ غور کرتا ہے کہ کم سے کم قیمت کی کوئی چیز ایسی آسکتی ہے جس سے ضرورتیں پوری ہو جائیں اور خرچ زیادہ نہ ہو وہ ہر خرق کا حساب کرتا ہے اور ایک ایک کوڑی کو فضولیات سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جس کو خدا نے انتظام کی عقل دی ہے۔ وہ بڑا دولت مند ہے اور جو اس سے محروم ہے۔ وہ بڑا مفلس ہے۔



اردو زبان کے ظریف اعظم - ذرا عظیم ہوگ چغتائی،
 بی - اے - اہل اہل - بی



سہد ظہور سعید صاحب نہازی ایڈیٹر رسالہ کامہاب دہلی



علام نظام الدین قریشی پریسی نظامی احمد آباد
ایڈیٹر گجراتی اخبار دین و رسالہ نظام احمد آباد



مولوی منہول احمد نظامی مردنگر
ایڈیٹر، ملادی

انکے نام خط جن کو کوئی خط نہیں لکھتا

گائے کے نام

توانا ہوا پتہ تیری۔ گودی ہوا کالی۔ ہندو کی جو یا مسلمان کی۔ دودھ والی ہوا نہ ہو سب سے کچھ سرکار نہیں ہے میں تو تیرے نام یہ خط لکھ کر آئے والی بھڑکے کا بندوبست کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ تیری قربانی کے سبب ہندو مسلم زاد کے اندیشے ہو رہے ہیں۔ تو ایک قوم کی معبود ہے۔ اور ایک قوم کی غذا ہے جو قوم تجھ کو پوچھتی ہے وہ تیرے دودھ کبھی کہیں ملانی کو غذا بناتی ہے اور جو قوم تجھ کو کھاتی ہے وہ بھی تیرے دودھ گھنے کے فائدہ کو تیرے گوشت سے زیادہ فائدہ مند سمجھتی ہے۔ مگر ان دونوں کی حیوانی غنڈہ تیری جان کھوتی ہے۔ اگر تیرے بچاری ضد کرنی چھوڑ دیں تو کھانے والی قوم کو بھی ضد نہ ہے اور وہ دوسرے جانوروں کی قربانی کرنے لگیں اور تجھ کو دودھ گھی کیلئے آزاد چھوڑ دیا جائے۔ مگر قربانی کرنے والی قوم سے زیادہ تو وہ قومیں تیری جان کی لیا ہیں جن کو دودھ گھی سے زیادہ تیرے گوشت سے محبت ہے۔ تو ان قوموں کے لات نہیں مارتی فقط قربانی کرنے والی قوم کو سنگ دکھاتی ہے۔

تو بچاری تو بے زبان ہے۔ تیری جان تو ہم آدمیوں کی آپس کی نفی کے سبب جاتی ہے۔ جان بل کی قسم تو ہم کو بیل نہ دے تو ہم کبھی کیونکر کریں تو وہ ہوں ہنا۔ پوتوں پہلے۔

تیتیر کے نام

ایک خط بھورے کے نام۔ دوسرا کالے کے نام۔ اور دونوں میں دونوں کو

بہت بہت سلام کیا۔

سن بھائی بھورے تیتیر جب تو جنگل میں پھیلو۔ پھیلو۔ کہہ کر سر ملی اواز سے بولتا ہے تو آدمی تجھ پر بندہ دھلا دیتا ہے۔ ورنہ تیرا ناکہ رنگ تجھ کو قبائلی زمین میں ہمیشہ پوشیدہ رکھتا ہے پس تجھ کو تیرا ہونا موت کے منہ میں سے جانتا ہے اگر تو ہلنا چھوڑ دے تو کی کو تیرا سپاہی نہ لگے۔ یہ آدمی جبکہ ہاتھ بھی ہیں اور تیری کشتی کا تماشا بھی دیکھتے ہیں۔ اور تجھ کو بچہ میں قید رکھتے ہیں۔ اگر تو اپنے جھنس سے بڑا چھوڑ دے تو آدمی کو تیرے مقید رکھنے کا شوق بھی جاتا رہے۔

اور کالے تیتیر کو بعد سلام دعا کے معلوم ہو کہ جب تو جنگل بیابان میں اپنی پیاری پیاری کالی وردی پہنے جنگل کی بہار دیکھتا ہے تو کھٹکے سجان

تیری قدرت۔ اور تیری سہانی آواز سن کر یہ آدمی اپنے اپنے پیشہ کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے۔

قصائی کہتا ہے۔ تیتیر نے کہا کالے پائے۔ ڈھک رکھو۔ کچھ روکھتا ہے۔ اسن پیاز اور ک۔ ملا کہتا ہے۔ یہ بھی: ہ بھی: کا: ڈاکٹر کہتا ہے۔ پوڑ۔ پتھر۔ سیرپ۔ ایڈیٹر کہتا ہے کالی جوڑو جیٹ پٹ۔ لیڈر کہتا ہے واٹس پیپر نفرت۔ شرابی کہتا ہے انڈیو بولٹ غٹ غٹ۔

مگر بے کیا کہا۔ کسی نے نہیں سچا۔ سوائے میرے کہ میں بھی تیری طرح ایک جنگلی کالا تیتیر ہوں۔ اور اسی لئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

مکھی کے نام

پیاری گیس بے جیا کو بہت سی نفرتوں کے انہار کے بعد معلوم ہوا سردی کا موسم آیا۔ اور اس کے بعد برسات بھی آئے والی ہے۔ اس لئے میں یہ خط لکھتا ہوں۔ کہ قدرت نے تجھ کو ہم عزیز ہندوستانیوں پر عذاب نازل کرنے کی غرض سے تیری نسل بڑھانی شروع کر دی۔ یہ گھری شروع ہوئے ہی تیری ذات کی فوجیں آدمی کے گھروں میں آئے لگیں۔ پاخانے میں تو موجود باہر چلی غار میں تو حاضر دسترخوان پر تیری بھیڑ اور بھینکار۔ ہر نوالہ کے ساتھ اڑتی ہوئی آتی ہے۔ ہر کالی میں گھری پڑتی ہے۔ ہر چپاتی پر اس طرح بیٹھ جاتی ہے گویا وہ تیرے جہیز کی چاندنی ہے۔

اور جب انسان انہم کھا کر تو کی ایک ڈولی منہ میں رکھتا ہے اور انگلیں بند کر کے ایک گوند بے خوابی کی راحت حاصل کرنی چاہتا ہے تو اس کے ہونٹوں پر اور چہرہ پر بوسے دینی آجاتی ہے۔ وہ بچا ماہر سے اڑا لے اڑا لے ٹھک جاتا ہے مگر تو اڑتی ہے اور سچ تو یہی ہے۔

یہی حال مجھ لکھنے والے کا ہے کہ ظلم پر روشنائی پر کاغذ پر مانتے۔ ناک پر۔ جہاں دیکھوں تجھ کو بٹھا دیکھتا ہوں۔ تجھ کو اڑاؤں یا مضمون لکھوں؟ اڑانا ہوں تو مضمون ہی اڑ جاتا ہے نہیں اڑانا تو لوگ کہتے ہیں کہ وائٹ پیپر نے سوراخ کھلی کو دیا ہے انسان کو نہیں دیا۔ دیکھتے نہیں کس طرح انسان پر قبضہ کر رکھا ہے۔

تیری بڑی مہربانی ہو اگر تو ظلم کاروں کو کوسنا چھوڑ دے ورنہ میں تیرے لئے ایک آرڈینس پاس کر لوں گا۔

مجھ کے نام

خداوند خدود کے عزرائیل۔ مجھ کو بعد چند ہوا کے جو نکوں کے معلوم ہو کہ یہاں غیریت نہیں ہے۔ اور خیریت بہاری بھی مطلوب نہیں ہے صورت حال یہ ہے کہ گری آگئی۔ اور بہاری قوم کی فوجیں بھی آگئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی فوجیں سندسکندری کے اندر گھسی چلی آئی ہیں۔ جب میں پھڑائی کے دریدہ اور شکستہ سوراخوں میں سے مجھ کو اندر گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔

میں مجھ میں بھی بحیثیت ایک حیوان ناطق کے۔ یعنی ایک برسنے والے جانور کے۔ تیری طرح تھلے تھلے۔ بے بے ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں اور میرے پاس بھی تجھ جیسا ایک ڈنگ ہوتا ہے جس سے میں کاغذ خط اور مضمون لکھتا ہوں۔ مگر میرا ڈنگ دونوں میں۔ دماغوں میں اور اعصاب اور خون میں لذت اور راحت اور نطفہ پیدا کرتا ہے اور تیرا ڈنگ مجھ بولنے والے کو بھین کر دیتا ہے اور تیرے ڈنگ کے ذریعے میرے خون میں طیرا اور طاعون اور قسم قسم کی بیماریوں

کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں اپنی مسہری کے اندر جب تجھ کو گھسا ہوا دیکھتا ہوں تو جنتاب ہو کر اٹھ بیٹھتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چبکی کے دو پاٹ بنا کر تجھے مارنا اور کلپنا چاہتا ہوں۔ تو بھاگتا ہے۔ میں پلنگ کے گوشہ جنب میں جاتا ہوں تو خیال کو اڑ جاتا ہے شمال کی طرف رخ کرتا ہوں۔ مشرق کی طرف بھاگ جاتا ہے۔ اور ہر ہاتھ بڑھاتا ہوں مغرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اور سچا کرنا اور کیا تا ہے۔ گویا مجھ کو شکست دیکر نعرے لگاتا ہے۔ میں بہت ادب کے ساتھ تجھ کو لکھتا ہوں کہ یا تو مجھ کو ستانا چھوڑ دے اور آرام سے سونے دے ورنہ ایک ایسی قحطی قحط بناؤں گا جو تیری نسل کو ہندوستان سے غارت اور نابود کر دے اور گاندھی جی کے اخبار ہری جن میں بھی تیری شکایت چھپواؤں گا کہ یہ حیوانی اپہوت سبجے ستائے ہیں۔

بجار کے نام

مگائے بیل کے والد ماجد جناب سائڈ صاحب اور بجار صاحب کو بعد دعا اسلام کے معلوم ہو کہ آپ بابل کے خدا خدود اور اس کی قوم کے پرجیہ یاد (محبوب) رہ چکے ہیں اور آپ شیوجی کی سواری ماٹے جاتے ہیں اور آپ کی صورت شیوجی کے مندروں کے دروازہ پر لگائی جاتی ہے اور آپ میری انگریزی سرکار کے قومی نام میں شریک ہیں کیونکہ اس کو جان بل کہا جاتا ہے۔ اگر میں آپ کو دو دفعہ بل بل ہوں تو ایران کا ہزار داستان بابل ذہن میں آجائے جو میری شاعر کا ہیرو ہے۔

بس میں ادب کر چکا۔ اب میں اپنی مسلمان شان میں آتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اسے اوسوئی گروں والے تو شہروں کے بازار میں ندا یا کر جب تو چین جاپان کی طرح بازاروں میں لڑتا ہے تو راستے رک جاتے ہیں۔ اور بچے

۲۰۲

تیری لکھ بازی کی جھپٹ میں آکر زخمی ہو جاتے ہیں۔

رومی اور یونانی تیری لڑائی کے دنگ دیکھتے تھے گمراہ لڑائی کا ایک محفوظ میدان بناتے تھے۔ تجھ کو یہ حق کس نے دیا کہ تو آبادیوں میں اور بازاروں میں کشتی لڑتا ہے۔ کیا میونسپل کمیٹی کے ممبر تیرے کسی کلب کے شریک ہیں جو وہ شہروں کو تیری جنگ بازیوں سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے؟ اگر تو نے بازاروں میں آنا نہ چھوڑا تو ترسول کی سوگند (شیوجی کے نشان کی قسم) میں تیرے خلاف قانونی چارہ جوئی کروں گا۔ اور تجھ کو پنچر پول میں قید کر دوں گا تاکہ انسان تیری سانڈ گردی سے نجات حاصل کر سکیں۔

کتے کے نام

میم صاحب کی گود میں سونے والے۔ صاحب پہاؤں کے گرم بوسہ کا مزہ چکھنے والے نواب تیرا گڈہ کے لاڈلے۔ کاتیک کے چھینے میں بیجائی کی سول ناخرانی کرنا براے میں تجھ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔

اصحاب کھف کی مستم قرآن مجید کی سورہ کھف میں تیرا ذکر موجود ہے اگر تیرا نام یہی گندہ ہوتا تو خدا کی زبان پر کیونکر آتا؟ اس کے پاک کلام میں کیسے لکھا جاتا؟ اور میں جب قرآن مجید کو ادب سے چومتا تو تیرے نام کو میرے چوسنے سے کسر طرح جدا کیا جاتا۔

تو فادار جانور ہے۔ تو دم ہلنے والا خوشامدی جانور ہے۔ تو میری سرکار کا منہ چڑھا۔ منہ لگا جانور ہے۔ تو میری سیلی کا کتا ہے۔ تو میرا استاد ہے۔ اور مجھ کو سکھاتا ہے کہ جو بائے۔ روفی دے۔ اس کے دروازے سے بے وفا ہو کر دوسرے دروازہ پر جانا انسانیت ہے کتا پن نہیں ہے اور ایسی انسانیت جس میں بے وفائی ہو ذلیل ہے اور ایسا کتا بن جس میں وفا داری ہو اعلیٰ ہے اور برتر ہے۔

تو راتوں کو جاگتا ہے حالانکہ تو جانور ہے۔ اور میں راتوں کو سوتا ہوں حالانکہ انسان ہوں۔ یہ صفت تو تیری بھڑادی سے بہت ہی اعلیٰ ہے تجھ میں قوی ہمدردی نہیں ہے۔ جب دوسرے کتے کو دیکھتا ہے غراتا ہے۔ بھونکتا ہے۔ میں تیری یہ عادت نہیں سیکھوں گا۔ اور یہ سبق نہیں پڑھوں گا چاہے تو بھلی بونیورسٹی سے میری کتنی ہی شکایت کرے۔

بند کے نام

اگر تو ہنومان جی کی نسل ہے تو رام رام۔ اور اگر تو مسٹر ڈارون کا دوا ہے تو گوڈ مارنگ۔ اور اگر تو شرین ذی الجوشن کی اولاد ہے تو مجھ پر لاکھ لعنت۔ اور اگر تو غدد و کا پوند لگانے والے ڈاکٹروں کے لئے مفید ہے اور ڈاکٹر بھگو تھرا کے پاس بند رابن میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

تپو کے نام

کہاں گئے مسٹر سپو۔ ابھی پاجامہ کے اندر دوڑتے پھرتے تھے
نیفد کے قریب سب سلاہٹ معلوم ہوتی تھی۔ کیا بچے گئے؟ کیا تم نے
میرے پاجامہ کو اپنے رہنے کے قابل نہ سمجھا۔
میں تم کو خط لکھنے بیٹھا تو خیال آیا کہ ڈاک کی غلطی سے تمہارے نام
کا خط کسی دوسرے کو نہ دیدے اس لئے پتہ پر لکھا۔

خدمت جناب سپو صاحب بہادر جو خاک کے ذرہ کی برابر کالے
رنگ کا ایک چٹا سا جانور ہوتا ہے۔ اور جو بجلی کی طرح آنا فٹائیں اور ہر
سے اُپر دوڑ جاتا ہے۔ مشرف باد اور ہر سرد۔

بعد ہزار سلام کے یہ پیام ہے کہ پہاڑ پر جانے کا موسم آ گیا ہے۔
اور ہم سب آدمی گرمی کی شدت سے بچنے کیلئے زمین سے پہاڑ کی چٹانی
پر چڑھنا چاہتے ہیں۔ اور ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ اس
سال پہاڑ کے سفر میں تم آدم زاد کو رات کے وقت ذرا آرام سے سونے
دینا اور بدلت ہوڑے تم پر گولہ باری کی جائے گی اور تم بے ہوش ہو کر
ریجاؤ گے اور آدمی تم کو مسل کر اور جنگلی میں لیکر پیش کرنا پڑے گا۔

کھجور کے نام

پیارسی نکلہ! میں تم کو یہ خط ایک محبت کرنے والے آدمی کی شان سے
لکھ رہا ہوں کیونکہ مجھ کو تیری معبودانہ عظمت سے انکار ہے تو میرے باپ
دادا کے پرانے وطن عرب کا ایک محبوب و دخت ہے اور تو شاعروں
کے معشوق کے قد کی طرح اور سر دے زیادہ شاندار بھی ہے اور اسی لئے
سر سید احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے تجھ کو انگریزی تاج کی تصویر کے برابر
جگہ دی تھی۔ اور اپنے کالج کے نشان میں چاند تارہ مجھ کو اور انگریزی تاج
بنایا تھا۔ کہ چاند تارہ مسلمانوں کی ترکی حکومت کا قومی نشان تھا۔ اور مجھ کو
عرب کا نشان تھا۔ اور تاج اس قوم کی خوشامدستی تھی جو ان پر حکمران تھی۔
چونکہ بعض آدمی دخت پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے میں اس خط میں
صفائی کر دینی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت تو کرتا ہوں مگر تیری
عبادت کا منکر ہوں اور ہر مسلمان میرے اس بیان میں میرا شریک ہے
یہ خط بطور اظہار رنج و ملال و بعد و دی کے ہے کیونکہ مجھے معلوم
ہوا ہے کہ عراق کی حکومت نے تجھ پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ دل جان سن۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عراق کی حکومت ایک قسم کا جنگلی بیکر ہے جو اس
نے ہمجنس دخت پر ٹیکس لگایا۔ چھ انڈیشہ ہے کہ اب عراق میں نیکی کے
فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہوئے ڈرینگے اور آسمان سے اتر کر

تو واحدی صاحب کی معیون مددگار خود کی طرف سے تجھ کو ہزار دو ہزار
اور لاکھ دو لاکھ سلام کے بعد معلوم ہو کہ میل دو برس کی عمر کا بیٹا حسن ثانی
تیرے مجھ سے باہل چلا اور تیرے لال لال چہرہ پر۔ اور تیری بندر یا کے
بچہ پر جبکہ وہ اس کو پیٹ سے چٹا کر دوڑتی ہے عاشق ہو گیا ہے۔

سور کے نام

مرنے والی اماں کی قسم وہ مجھ کو سویرے سویرے تیرا اور بندر کا
نام نہ لینے دیتی تھیں میں بندر کہہ دیتا تو وہ یا علی یا علی شکل کشا علی کہہ کر
کہتی تھیں بیٹا بندر کو ڈالی والہ اور سور کو جنگلی جانور کہنا چاہئے نام نہ لینا چاہئے
اس لئے اماں کے حکم اور اپنی آزادی کو طاکر سولیتا ہوں اور لکھتا ہوں
مائی ڈیر جنگلی جانور آپ بڑے پیار میں اور بڑے اپوت پرورد میں
آپ کے ذریعہ سے بچا ہے طال خور کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کو
پالتا ہے اور صاحب بہادر کے ہاتھ میں ڈالتا ہے۔ اور جو چوتوں کو روزی
دلوائے اس کو میں اپنے سب کا شکر بھی بہائیوں کے ساتھ دہن پاؤں دیتے کو
تیار ہوں۔

بس آپ اور جناب کی بات نعم ہوئی اب مجھ کو اجازت دیجئے کہ ذرا تیر
سے باہر قدم رکھوں اور کہوں۔ ابے او سور کے بچے تیرا گوشت مجھ حرام ہے
کیونکہ قرآن مجید نے تیرے گوشت اور شراب کو حرام اور ناپاک قرار دیا ہے۔
میں شراب کو تو نہ چھوڑ سکا کیونکہ اس کے عوض ہاروں رشید نے جو
غیظ و عداوت کی تھی اس میں بوتل کی پری کی بات مدحتی مگر تیرا گوشت میں نے
ترک کر دیا اور اس سے خوب نفرت بھی کرنے لگا کیونکہ اس کے بدلے
بکریے کا گوشت میسر آتا تھا۔ پھر تیرا لال گوشت کیوں کہتا تھا۔

میں تجھ کو اور کتنے کو بے عزت ہونے کے سبب بھی ناپسند کرتا ہوں
اور بچے وہ تو میں بھی پسند نہیں ہیں جو تیری محبت کے سبب شرم و حیا
و عزت داری سے کوسوں دور ہوتی جاتی ہیں۔

میں اپنی بیٹی کی محبت کے سبب اس کے کئے کو بادل ناخواستہ چم
لیا کرتا ہوں اور اگر بیٹا تجھ کو بھی پال لے اور تجھ کو بوسہ دینے کی
فرائض کرے تو شاید تمہیں کر لوں۔ مگر تیری صورت ایسی بری ہے کہ تیری
طرف دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔

سکتہ ہے تیری تصویر دیکھتا ہوں تو دم بخود رہ جاتا ہوں کہ کس نے
شہنشاہ معظم کے سینہ پر پیری تصویر بنادی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ وہ تصویر
تیری نہیں بلکہ اپنی کی ہے۔

اس خط کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جب تیری استری گر بہہ وان (عاملہ)
ہوا کرے تو اس کو پردہ میں بٹھا دیا کر کیونکہ اس کو دیکھنے سے بچے متلی
ہوئے نہ لگتی ہے۔

تیری ٹہنیوں میں بیٹھ جایا کر بیٹھے کیونکہ ان کو بھی عراق کو رنٹ کے ٹیکس کا خوف ہو گا کہ کہیں ان پر نہ لگا دیا جائے۔

بہر حال میں یہ خط تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے تیرے ساتھ ہمدردی خاصہ کرنے کیلئے لکھتا ہوں۔ اور سوائے فعلی ہمدردی کرنے کے اور کوئی قوت تیرے بچانے اور ٹیکس سے محفوظ کرینگی میرے پاس نہیں ہے۔

آدم کے نام

میرے ریسے امراہن والے پیارے پیارے سند آدم کو بعد منہ چمن کے معلوم ہو کہ سر دیاں گز رہی جس کی بڑی بڑی کالی راتوں میں تیری یاد مجھ پر گھوڑ کو سنا جی رہی۔ اب گرمیاں آئیں تو قاصد یہ خوشخبریاں لایا کہ کہ آدم کے درخت میں سو رہا۔ میں نے تیری آمد کی خبر سن کر ایک ٹہنڈا سا سنس لیا۔ اور میرا خال ب کی قبر پر گیا جو میرے گھر کے سامنے ہے۔ اور ان کی روح سے کہا۔

وہ بادہ شبانہ کی سرمستیاں کہاں؟ اچھے بس اب کہ لذت خواب سحرگئی!

میرزا جی آموں کا موسم آتیوالا ہے۔ وہ آدم کو آپ کو بھالے سے۔

وہ آدم کو دیکھ کر آپ کی جان میں جان آتی تھی۔ پیارے آدم۔ میں ہندو

ہوتا تو کھائے ٹھنڈا چیل کو چھوڑ کر تیرے کو دیتا ہوتا۔ کیونکہ تو سبلا سے۔ تو

ہندوستان کا ایسا میوہ ہے جو نیلے کسی ملک کو میر نہیں آتا۔ اور

جب میں مسلمانوں کی بہشت میں جاؤں گا تو فرشتوں سے کہوں گا کہ

سنو بھائی فرشتوں خدا نے قرآن مجید میں وعدہ کیا تھا کہ جنت میں جو چاہے

وہ مل جائیگا اس لئے میں یہاں نہ انا رہا۔ ہاں ہوں نہ انگور سیب چامتا

ہوں نہ سروہ۔ میں تو آدم چاہتا ہوں جو مجھ کو دنیا کی زندگی میں بہت

بھاتا ہے اور سب کو کٹر محمد عمر۔ بازار میں جا کر میرے لئے لائے

ستے اور جس نے میرے جگر کو ایسا خراب کر دیا تھا کہ میں زندگی سے

عجز آگیا تھا۔ فرشتے یہ سوال سن کر پراسنے نوٹھے دیکھیں گے مگر جنت

کی چٹائی میں آدم کا نام ان کو نظر نہ آئے گا تو کہیں گے۔ کافذات

سہکاری میں آدم موجود نہیں۔ اس لئے سپلائی نہیں کیا جاسکتا۔

میں یہ جواب سن کر دوزخ میں آ جاؤں گا جہاں ہندوستان کے بہت

سے لیڈر آدم پارٹی میں نہ آئیں گے۔ اور میں ان سے ہندو اسے لیکر

پھرا پنے پر لے جائے جنت میں چلا آؤں گا۔ باقی ہر طرح خیریت ہے

اور خیریت تیرے بھائی اور اندھی سے چاہتا رہتا ہوں۔

پیشیل کے نام

شری سوک مانہی جی۔ بعد پالائن کے نویدن۔ ہے کہ میں اس برتی

پرکشش نہیں ہوں اور نہ ماری گنگ۔ نہ سری بنگوان سے چاہتا ہوں۔

نیچے تم اس بھارت ورش میں پوجیہ پاؤ دخت ہو۔ اور ہندو تم تو

پوجا کرتے ہیں اور عورتیں تم پر سند در اور جل چڑھا جاتی ہیں۔

مگر دیوتا جی یہ تو بتاؤ کہ تم میں بڑا کے درخت سے نہ چھاؤں یاؤ

ہے۔ نہ زمین کی طرف بڑھتا ہوں میں چیکاؤ ہے پھر تم کو بند دوں

سے دیوتا کیوں بنایا ہے؟ بڑا کو دیوتا بنانے تو بھیک ہی تھا کہ وہ

راستہ کے سادوں کو بہت آرام پہنچا تا بہت تم تو اس قابل نہیں معلوم

ہوئے۔ بلکہ تم نے کڑوا ایم اور کٹی اہلی اور سب اور آدم اور جہاں

اور فرائض کے درخت زیادہ سند در اور آرام دینے والے معلوم ہوئے

میں۔ مگر تم میرے سوال کے جواب میں بڑے سچے نہیں۔ جسکے چپ ہوتا ہے

انگور کے نام

کلے کورے چوتے بڑے ہضم کے ہر ذات کے انگور کے نام یہ تھا

ہے اس کی طرف سے جھکا جگر خواب ہے اور تو انگور نہیں کہا سکتا۔ چاہے

انگور کہیں ہوں۔ اچھے ہوں۔

پیارے انگور میں سے سنا ہے کہ خدا نے مجھ کو بیٹا نہیں دیا فقط ایک

بیٹی ونا بیت فرمائی ہے۔ جسکو فارسی اور اردو کے شاعر دخت و ز کے نام

سے یاد کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ تیری بیٹی بری نجات کے سبب

آوارہ اور بدل چلی گئی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ خدا نے قرآن

شریف میں اس لڑکی کا نام خیر کہا ہے اور اسل حرام اور ناپاک فرمایا ہے

اور یہ بھی سنا ہے کہ تیری بیٹی بڑی کی پی کی جاتی ہے اور یہ بھی سنا

ہے کہ وہ گورے آدمیوں کو بہت محبوب ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے

کہ وہ ہندوستان کے لیڈروں سے بھی خفیہ ساز باز کرتی ہے۔ اور

یہ بھی سنا ہے کہ پنجاب کے صوبہ میں وہ ہندو مسلمان دونوں کی دلدار

بن گئی ہے۔

بھائی انگور اگر ہر ہے تو خدا کا شکر کہ اس نے مجھ کو بیٹا نہ

دیا۔ جب تیری بیٹی نے یہ غضب ڈالیا ہے تو بیٹا بھر نہیں کیسے کیسے

ستم توڑتا۔

اگر تو پہلے ہی دن اپنی لڑکی کو پردہ میں رکھتا تو یہ رسوائی

اور بدنامی کیوں اٹھاتا کہ تیری لڑکی بازاروں میں رسوا ہو رہی ہے۔

کانگریس والے تیری دختر کے خلاف دکانوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں اور

پولیس کے ہاتھوں پٹ رہے ہیں۔ چہ بتا کہ کیا تو سر بازار رسوا ہوئے

سے شرماتا نہیں؟

مگر تیری کیا خطا ہے۔ آدمی ہی نے تیری لڑکی کو بگاڑا ہے۔

مسلم انڈیا ہومہ کمیٹی کے منیجنگ ڈائریکٹر



ڈاکٹر سید محمد شریف متقی صاحب
جو مسلم انڈیا انشورنس کمیٹی لمیٹڈ لاہور کے منیجنگ ڈائریکٹر ہیں
اور جنکی کمیٹی مسلمانوں میں بکتا ہے اور بڑی کامیابی
حاصل کر رہی ہے -



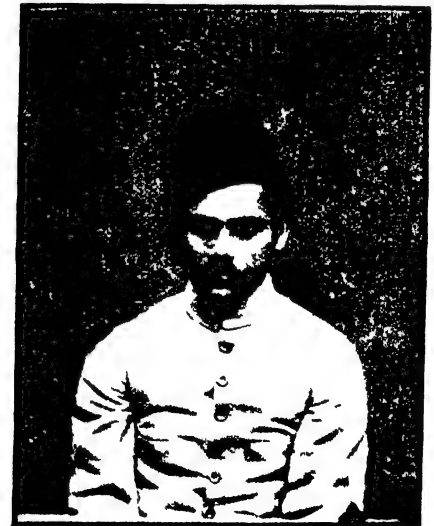
خان صاحب حکیم محمود علی خان ماس، دہلی



حکیم علی رضا خان صاحب دہلی



خواجہ حکیم محمد اکبر علی صاحب نظامی
حمید آباد دکن



حکیم احمد حسن خان نظامی اقبہ
رحالہ حامی الصحت دہلی



حکیم الطاف حسین صاحب مرحوم
خوشید جاهی حیدر آباد



شهید ذوق بیدار خالق کیم فطاح المجدی بانی مجلہ روزگار



ڈاکٹر فصاحت علی
دہلوی



حکیم مصطفیٰ حسین نظامی
مالک دواخانہ حکیم الطاف حسین
صاحب مرحوم خوشید جاهی
حیدر آباد



ڈاکٹر محمد علی صاحب
مالک فرم نہو احسان کمپنی
انگریزی دوا فروش
چاندنی چوک دہلی



محمد عبدالغفور کامل البقون نظامي
تاجر آهن - بازار افضل گلج، حيدر آباد



محمد قلام .مكي الدين صادق البقون نظامي
تاجر آهن - بازار افضل گلج، حيدر آباد



مولوي محمد يعقوب قریشی زاحوتي نظامي
حيدر آباد دکن



مولوي محمد يوسف خوش اقبال نظامي
حيدر آباد دکن

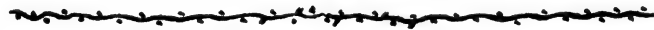
پانچ سوالوں کے جوابات

ہندوستان کی ہر قوم کیلئے نہایت ضروری اور مفید

ذیل میں ان کا اقتباس اور خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو خواجہ صاحب کے پانچ سوالات کے جواب میں ہندوستان کی ہر قوم کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ ان سوالات کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے باشندوں کو اپنی سب سے بڑی بڑی غلطیوں اور ان کی اصلاحات کی طرف توجہ ہو جو خطہ اراکتور کے پورے مہ انتخاب میں نہیں آئے کیونکہ وقت ختم ہو چکا تھا۔ اقوام ہند کے اتحاد کی نسبت زیادہ جوابات میں ترک مذہب کا اشارہ ہے۔ جس سے رلے حامی کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ غانہ جنگی کے سبب مذہب سے بیزار ہو رہی ہے اور لیڈروں کے خلوص کی بابت اکثر لوگوں نے چندہ کا ذکر کیا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ہنگام لیڈروں کی چندہ بازی سے عاجز ہے۔ چونکہ خطوط بہت زیادہ تھے اور جنتری میں اتنی جگہ نہ تھی اس لئے صرف نام اور مقام لکھے گئے ہیں اور جوابات کا بھی خلاصہ کر دیا گیا ہے۔ اور جوابات بھی وہی لئے گئے ہیں جن میں کوئی بات پائی گئی۔ حسین

سوالات یہ تھے

- ۱۔ میاں بیوی آپس میں کیونکر خوش رہ سکتے ہیں۔
- ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھ سکتے ہیں۔
- ۳۔ اقوام ہند میں کیونکر اتحاد ہو سکتا ہے۔
- ۴۔ بیکاری اور بے روزگاری کیونکر دور ہو سکتی ہے۔
- ۵۔ لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا کیا جاسکتا ہے۔



محمد علی صاحب مولانا شری صاحب مرحوم لکھنوی علی گڑھ

- ۱۔ میاں اندھا بن جائے اور بیوی کو گئی۔ ۲۔ ہندوستانی آزادی کے خیال کو دل سے نکال دیں۔ ۳۔ سب لا مذہب ہو جائیں یا ہر مذہب والا اپنے اپنے مذہب کے صحیح اصول پر سختی کے ساتھ گامزن ہو
- ۴۔ دیہات والوں کی طرح سادہ زندگی بسر ہو صرف ملکی مصنوعات پر اکتفا کی جائے اور اعلیٰ تعلیم صرف بہترین ہونہار طلباء کو دیا جائے
- ۵۔ خلوص اور بے غرضی سے کام کریں اور جو کچھ کہیں اس پر غور کریں

از بیگم ولی بیگم حضرت حسین صاحب کلکٹر باندہ خلف حضرت اکبر الہ آبادی

- ۱۔ کل رشتہ داروں سے الگ رہنے سے۔ ۲۔ اطاعت فرمانبرداری اور راستبازی سے۔ ۳۔ تعصب اور غصہ دل سے بالکل دور کر دینے سے۔ ۴۔ جفاکشی کے عادی ہونے اور کفایت شعاری کا ہر وقت خیال منظر رکھنے سے۔ ۵۔ یہ بہت مشکل ہے۔ سو اس کے کہ خوف خدا غالب ہے۔

مولانا محمد یعقوب صاحب مراد آباد

- ۱۔ بیدی الرجال فرامون علی النساء (مرد عورتوں پر نفاذی ہیں) اور میاں عاشق و اہن بالعرف (عورتوں کیساتھ اچھا برتاؤ کر دو)
- ۲۔ برابر کی دعویٰ چھوڑ دیں۔ ۳۔ سب اپنے اپنے حکم قرآن پر عمل کریں۔ ۴۔ جنگ عظیم سے بڑی لڑائی شروع ہو۔ ۵۔ احمق مقلد دنیا میں باقی نہ رہیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب لکھنوی

- ۱۔ دونوں ایک دوسرے کے مزاج سے پوری واقفیت حاصل کر لیں۔
- ۲۔ جواب نہیں دیا۔ ۳۔ اکثریت اقلیت کو خوش رکھنے لگے۔ ۴۔ تجارت کو فروغ ہو اور زراعتی قیمت کے بڑھنے سے کاشتکاروں اور زمینداروں کو آسودگی ہو۔ ۵۔ خداوند عالم مقلب القلوب ہے۔

از فقیر عشقی صاحب ایڈیٹر منادی دہلی۔

۱۔ بیوی یا شوہر بلا جبر واکراہ اپنی خود مختاری و آزادی کو شریک زندگی کی مرضی کے تابع کرے ۲۔ انگریزوں کے فوائد کو اپنے فوائد مقدم رکھنے سے۔
اور اگر انگریزوں کے خوش رکھنے سے مقصود ان سے اپنے حقوق حاصل کرنا ہے تو یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ اپنے اندر قابلیت اور طاقت پیدا کی جائے اور انگریزوں پر نابت کر دیا جائے کہ ہماری اندر قابلیت اور طاقت پیدا ہو گئی ہے ۳۔ آزادی یا غلامی کے ایک ہی نصب العین کو سب اپنا نصب العین بنالیں اور یہ احساس ہندوستانی قوموں میں اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ مذہب اور مذہبی لیڈروں کا موجودہ رسوم و رواج قائم ہے۔ ۴۔ ہر شخص اپنے اور اپنے بال بچوں کیلئے خود محنت و مشقت کرے اور ایک کی محنت و مشقت سے دوسرا فائدہ نہ اٹھائے۔ ۵۔ ہر ملک میں غلوں شناسی اور غلوں کی قدر کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے اور ربا کاری کو غلوں کے لباس میں پیش کرنے کے جو ذرائع اس وقت ہندوستان میں نہایت سہل و حاصل ہیں ان کا قلع قمع نہ کر دیا جائے۔

۲۔ عبد المتین صاحب اجمیر شریف

۱۔ اگر ایک گرم ہو جائے تو دوسرے کو چاہئے کہ وہ نرم ہو جائے ۲۔ خوشامد سے ۳۔ رواداری سے ۴۔ محنت و مشقت و سادگی سے ۵۔ خوشنمائی سے۔

سید فراح حسین صاحب صوی لکھنؤ

۱۔ اپنی پسند سے شادی کریں ۲۔ کوئی امران کے خلاف نہ کریں ۳۔ مذہبی رکاوٹوں کو الگ کر دیں اور ایک دوسرے سے شادی کریں ۴۔ بڑے کارخانہ کھولنے کی ضرورت ہے۔ ۵۔ کہی نہیں ہو سکتا۔

ظہیر احمد صاحب لاہور

۱۔ دونوں تعلیم یافتہ ہوں۔ ۲۔ انگریزوں کو اچھا خیرو خواہ سمجھیں۔ ۳۔ تعلیم عام ہو۔ ۴۔ حکومت کی تبدیلی سے ۵۔ وہ خوشحال ہوں۔

صادق حسین صاحب مگراو دے پور

۱۔ ایک دوسرے کی حاجت پوری کرنے سے ۲۔ ان کے ارادے پر چلنے سے۔ ۳۔ ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرنے سے۔ ۴۔ سرمایہ وارد کرنے سے ۵۔ اتفاق سے۔

ایم۔ اے۔ صاحب مٹا، بیڈ پٹر سہ روزہ البرق سری نگر کشمیر

۱۔ ایک دوسرے کے حقوق کی قدر کریں۔ ۲۔ غلامی کا طوق پہنیں نہیں ۳۔ وہ مذہبی جھگڑوں کو ایک دم چھوڑ دیں ۴۔ کسی کام کے کرنے میں عیب نہ سمجھیں ۵۔ قوم کا حقیقی درد ہو۔

ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب گورالہ

۱۔ دونوں آپس کی خواہشات کا احترام کریں ۲۔ انگریزوں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ ۳۔ ایک دوسرے کے مذہب کے برخلاف حقارت انگیز تحریر اور تقریر نہ کریں۔ ۴۔ صنعتی اور حرفتی نصاب تعلیم اپنا دیکھا جاوے ۵۔ پبلک نظام کے ماتحت لیڈر منتخب ہوں۔

منظور علی صاحب صدر بازار میرٹھ

۱۔ حسن سلوک سے ۲۔ بھولے سے بھی سوراج کا نام نہ لیں ۳۔ رواداری سے ۴۔ صنعت و حرفت برتہ کنٹرول سے ۵۔ تقلید نہ کی جاوے۔

سید محمد ظفر الاسلام صاحب سجدہ بارہ بنگی

۱۔ باہمی حقوق پیش نظر رکھنے سے ۲۔ مذہبی تعصب ترک کرنے سے ۳۔ تفریق دور کرنے سے ۴۔ تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے سے ۵۔ طبع دور کر لینے سے۔

سید غلام حسین شاہ صاحب کو لوکی

۱۔ اسلامی تعلیم اور عمل سے ۲۔ جی حضور رکھنے سے ۳۔ سب کو ایک وجود سمجھنے سے ۴۔ ہنر اور تجارت سے ۵۔ عمل سے۔

حکیم سید جعفر علی عشقی صاحب سیالکوٹ

۱۔ دونوں کا تعلیمات اور کفایت شعار ہونا ۲۔ انگریزوں کا فیشن اختیار کر لینا ۳۔ مذہب کو قطعاً اڑا دیا جائے ۴۔ تا وقتیکہ خود حکومت وقت متوجہ نہ ہو ۵۔ عوام الناس کسی کو بھی لیڈر نہ سمجھیں۔

پیر ہلا و چند صاحب جھابڑہ حضرو

۱۔ باہمی فرائض کی ادائیگی سے ۲۔ اطاعت گزار بن کر ۳۔ مذہب کی بجائے سیاسی تعلیم کو رواج دینے سے ۴۔ کانچ انڈسٹری کی حفاظت و سرپرستی اور لارایوں

کی در آمد دیکھنے سے ۵ خدا کے دوسرے درجہ پر وطن سے غداری کی سزا کا یقین دلانے سے۔

حمید احمد صاحب پر ما

۱۔ ہم راز بنانے سے ۲۔ ہاں میں ہاں ملانے سے ۳۔ ہندو ہمارے رسول کو گالی دینا چھوڑ دیں اور ہم گائے کا گوشت ترک کر دیں۔
۴۔ صنعت و حرفت کی تعلیم سے۔ ۵۔ لیڈر حلف اٹھائیں کہ غداری نہ کریں گے۔

عجلہ رزاق صاحب لنڈی کوتل سرحد
سب کا جواب یہ ہے کہ ”اسلامی تعلیم حاصل کی جائے اور آپس میں عمل کیا جائے۔ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔“

منتظر اس صاحب دیال باغ اگرہ

۱۔ ضرورت میں کسی درجہ تک آپس کے جذبات کا پاس رکھنے سے۔
۲۔ آپس کی پھوٹ کو مٹانے سے۔ ۳۔ اپنی اصل پر نگاہ ڈالنے سے۔ ۴۔ ہر شخص کچھ نہ کچھ کام کرے۔ ۵۔ سچی پکار عوام کے دلوں سے ہونی چاہئے۔

سید احمد حسین الدین حسینی صاحب حیدر آباد دکن

۱۔ ہم خیال ہونے سے۔ ۲۔ اطاعت و فرمانبرداری سے ۳۔ ایک مذہب اور ایک ہی معاشرت کی وجہ سے۔ ۴۔ ملکی حکومت ہو یا نہ ہو۔ ۵۔ ایک مذہب اور ایک ہی معاشرت کی وجہ سے۔

محمود میاں صاحب حیدر آباد دکن

۱۔ ایک دوسرے کے قصور نظر انداز کرنے سے۔ ۲۔ غلامی کا پٹہ لکھ دینے سے ۳۔ مذہب بجز خدمت قوم نہ ہو ۴۔ حکومت ہندوستانی ہو۔ ۵۔ لڑنے کی پالیسی ترک کر دی جائے۔

غلام رسول صاحب رانی گنج

۱۔ باہمی محبت سے ۲۔ اطاعت و فرمانبرداری سے ۳۔ ایک واحد قوم بنانے سے ۴۔ بڑے بڑے کارخانے کھولنے سے۔ ۵۔ اقوام ہند کو فنا ہونا پڑے گا تب سچا مہمدر دلیدر پیدا ہوگا۔

بھگوان اس صاحب چوہدرہ گوجرانوالہ

پانچویں چیزیں حضور رادہاسوامی دیال صاحب جی مہاراج سے سرت شہید یوگ کی مکمل کمائی کرنی سے حاصل ہو جائیں گی۔

محمد حبیب الرحمن صاحب صادق بیسی

۱۔ محبت اور اعتماد سے ۲۔ آزادی کی مخالفت اور غلامی کی حمایت سے ۳۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھنے سے ۴۔ موجودہ نصاب تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعت و حرفت کی تعلیم اور گورنمنٹ کی مدد۔ ۵۔ ملکی وطنی مفاد کے ساتھ خدا کا خوف دلا کر۔

شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی

۱۔ بیوی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور میراں اس کی نروید کا خیال رکھے۔ ۲۔ سیاسی و ملکی معاملات میں مداخلت نہ کرے۔ ۳۔ مذہبی خالص اور اخلاقی کامل تعلیم عام۔ ۴۔ تجارت اور دکانداری کا عیب دور ہو اور تجارت اختیار کی جائے۔ ۵۔ خود غرضی و خود منائی چھوڑیں ہو اس کی بات نہ پوچھی جائے۔

شیو شنکر لال (رائے) صاحب راجگڑھ

۱۔ شادی سے پہلے دونوں کی اہلیت معلوم کرنے سے۔ ۲۔ خودی کے ساتھ ادائیگی و ارض سے ۳۔ رواداری اور عقائد نہ رہنمائی سے ۴۔ قربان نڈگی خود مہیا کرے ۵۔ سمجھنے اور مذہب کے معنی جاننے سے۔

ریاض فیض نیازی صاحب ایڈیٹر کامیاب دہلی

۱۔ ایک دوسرے کی نغرشوں پر چشم پوشی کرنے سے ۲۔ ہندوؤں کی اخلاص آمیز دوستی سے ۳۔ تمام فرقہ پرست لیڈروں مولویوں اور جوئے پیروں۔ مہاشوں اور سنگمٹنیوں کو ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت میں ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے۔ ۴۔ تجارتی شعبوں کو وسعت دینے سے ۵۔ ہندوستانی لیڈر خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ ان سب کی شادیاں کریں عورتوں سے کر دی جائیں۔

ایس ایم رفیع صاحب ممبئی

۱۔ ایک دوسرے کا احترام کرنے سے ۲۔ اپنی دولت دیکھ کر خوش

کرتے سے ۳۵ ہمدردی سے ۴ اتفاق سے ۵ اگر ان کے لئے اندھ ٹٹا کا انتظام کر دیا جائے۔

مصطفیٰ علی النبی صاحب غیر وقف مسجد آتو جی صاحبہ لکھنؤ
۱۔ اخلاق محمدی اور شرع محمدی پر عمل کرنے سے ۲ اپنی کمائی کا نصف حوالے کر دینے سے ۳ سب کے مذهب ہو جانے سے ۴۔ حلال حرام کا خیال نہ رکھنے اور تجارت و مزدوری کرنے سے ۵ قوم کا رویہ ادن کی توند میں بھر دینے سے۔

محمد اسحاق صاحب نظامی سیالکوٹ۔

۱۔ آپس میں ہم خیال ہونے سے ۲ فراہم داری سے ۳ حدود در کرنے ۴ تجارت اور کام کرنے سے ۵ قوم کا اخلاق لیڈروں میں غلوں پیدا کر سکتا ہے۔

رحمت اللہ صاحب پشنر ڈومیلی

۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے ہزار ہوں ۲ ہاں میں ہاں ملانے سے ۳ ہر مذہب کے بزرگوں کا احترام رکھنے سے اور ان کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی نہ کرنے سے ۴ کاہلی سستی چوڑے ہر ایک کام ادنے اعلیٰ کر نیکو تیار ہو جانے سے ۵ دل سے صلح کل و مذہب کے پابند ہونے سے

عطا الرحمن صاحب آصف قادیان پنجاب

۱۔ ہر دو کی محبت اچھی ہو اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کریں ۲۔ سان کو اپنا حاکم سمجھیں اور ان کی صحیح اطاعت کریں ۳۔ کوئی قوم کسی کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برا نہ کہے۔ ۴۔ کوئی شخص کسی کام کرنے میں عار نہ سمجھے ۵۔ خود غرضی نہ ہو (ب) امرا لیڈر عوام کو حقیر نہ سمجھیں۔

میر تقی محمد صاحب عبدالرحمن صاحب الفصار العصف حیدر آباد دکن
۱۔ ایک دوسرے کو سرچشمی کے ساتھ حقوق دینے سے ۲۔ انگریزوں کے ہاتھ میں کٹ پتلی بن جانے سے ۳۔ ہر قوم دوسری کو مارا جاتی ہیں سمجھنے سے ۴۔ صنعت و حرفت سیکھنے سے ۵۔ خود غرضی اور قوم فروش لیڈروں کو بائیکاٹ کرنے سے۔

مدرسہ شاہ جہاں پور پشاور کٹر دینا ہائی سکول سی ایم ایس اختر خاں حاجی عرفان علی بیگ صاحب مرحوم آئی ایس او۔ ڈی کلکٹر پشنر ڈومیلی پشاور پشاور

ایثار اور ایک دوسرے کا مزاج پہچاننے سے ۲۔ اپنے کو باقاعدہ بنانے اور آپس میں اتحاد رکھنے سے ۳۔ مذہبی تعصب کی بیخ کنی کرنے سے ۴۔ بدیشی مال نہ خریدنے اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے سے ۵۔ نفسانیت کو بالائے طاق رکھنے سے۔

عبدالعزیز خاں صاحب سربلینکٹر پوس تھا نہ باغ پونچھ کشمیر
۱۔ سچی محبت کے ذریعہ ۲۔ کانگریس سے بائیکاٹ کے ذریعہ ۳۔ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کے احترام کے ذریعہ ۴۔ دیسی صنعتوں کے اجراء اور بدیشی مال کے بائیکاٹ کے ذریعہ ۵۔ کلمہ حق ادا کرنے کی جرات کے ذریعہ

مست رام صاحب ست سنگی دوکاندار۔ سوہانپور ٹیرہ
دیاں باغ اگرہ رادہا سوامی ست سنگ کا نقشہ سامنے رکھ کر اور یہاں کے کل حالات جان کر۔ پانچوں سوالوں کا جواب مل سکتا ہے۔

غلام سرور صاحب منبر دار محمود پور

۱۔ عورت سے زیادہ محبت کرے۔ اور اس کی ضروریات کا خیال رکھے ۲۔ یہ خیال کرنے سے کہ میں خود حاکم یا بادشاہی کے لائق نہیں ہوں۔ ۳۔ اقوام ہند کے اتحاد کا واحد ذریعہ خدا کے نبی و رسول۔ مہدی مسیح کرشن حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی پنجاب پر صدق دل سے ایمان لانا ہے (اقوام ہند کا اتحاد کجا اس عقیدہ سے تو مسلمانوں کو براگندہ کر دیا ہے قادیانیت سے اتحاد ناممکن ہے۔ حسن نظامی ۴۔ گداگری کو فنا نہ کر دیا جاوے۔ کسی کام کے کرنے سے عار نہ ہو ۵۔ لیڈروں کو متعصب نہیں ہونا چاہئے۔

عباس شاہ احمدی صاحب ازباندھی

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور قرآنی ہدایات کی پابندی سے ۲۔ اپنی خود غرضیوں کو چھوڑنے سے ۳۔ ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے سے ۴۔ موجودہ نصاب تعلیم کی اصلاح سے ۵۔ مخلص لیڈروں کی عزت افزائی کرنے سے۔

عبدالحکیم صاحب جے پور ریاست اسٹیٹ مدرسہ تعلیم الاسلام

۱۔ اعتدال معیشت اور اسلامی حقوق پر قائم رہنے سے ۲۔ ہندو



راجه لچھما ریڈی نظامی حیدر آباد دکن



مولانا عشقی نظامی رنگون مہن



حکیم محمد دین مللکار نظامی
ایڈیٹر گرو سہوک خلف
جذاب خانسار صاحب موہوم دہلوی



محمد امراٹیل خان سدوت نظامی
کلاتھہ مہچلت
آورہ - بی 'این' آر



سید محمد نذیر بلالی شاہ نظامی خلدیہ
خواجہ حسن نظامی و سجادہ نشین
حضرت کملی شاہ صاحب جود آباد



حکیم مرزا احتشاق بیگ ترکی شاہ نظامی
مالک دواخانہ اخلاقی رام پور



اندر سلگہ صاحب نظامی
ساکن ریاست فرید کوت پنجاب



سراج الدین قریشی نظامی
خائف قریب شاہ نظامی مرحوم
خلدینہ احمد آباد



دادا بھائی نظامو

سندھ جی نظامی

پہلے کے نظامی پارسی



لالہ منو لال صاحب اور انکے لڑکے گیدان چند اسے بھر کو گائے نذر کر رہے ہیں



استاد: عبدالکریم نظامی - علی شاه نظامی - محمد ابراهیم نظامی
 رشید: محمد موسیٰ مرحوم اور حسن نظامی
 سکندر آباد سنہ ۱۹۱۷ء



مرحوم سلطان علی نظامی حلف پادشہ محمد مرحوم
 بانی دولتہ احمد شہر رنگون

۵۔ بے غرض خلعت خلق کا جذبہ پیدا کرنے سے۔

محترم صغریٰ جٹا ہمایوں - حیدر آباد دکن

۱۔ ایک کو دوسرے سے محبت ہو اس کے بعد دونوں بھیجاں ہو جائیں
میاں بی بی کو اپنے برابر والا خیال کرے اور بی بی میاں کی خوشنودی
کا خیال رکھے۔ ۲۔ ان کی تعریف کی جائے اور ان کی خوشامد کی جائے
۳۔ مذہبی تعصب چھوڑ دیں کسی کے مذہب کو کوئی برائہ کہے۔ ۴۔ ہر
شخص اپنی عورتوں سے بھی کام لے ۵۔ ایثار و خلوص سے کام لیں

غلام رسول صاحب پٹواری نہر - پنجاب

۱۔ چار دیواری کے انتظام بیوی کے ہوں ۲۔ انگریزی اشیاء کے
انتظام سے ۳۔ دوسرے کے بزرگوں معبودوں کی عزت کریں لاکہ
دوسروں کی تعاریب اور جلسوں میں ان کے بزرگوں کی خوبیاں بیان
کریں ۴۔ دنیا اسلامی اصولوں کی پابند ہو جائے اگر تمام کی نہیں تو
کم از کم مسئلہ زکوٰۃ کی پابندی کرے ۵۔ جو لیڈر عوام کی طرح باقاعدہ
معبود میں عبادت کا عادی نہ ہو۔ اسے لیڈر تسلیم نہ کیا جاوے۔

آپ کا سیدوک از کلکتہ

مجھے تو پانچوں سوالات کا ایک ہی جواب نظر آتا ہے۔

”مالک کی مونج سے“ ”محنت سے“ ”زواداری سے“

سید شہاب الدین صاحب حمادی متولی مسجد باومیاں ضلع بھوئی

۱۔ زوجین ایک دوسرے کی طبیعت سے واقف ہو کر حسب مشاعر
طرفین کے کام کرنے سے ۲۔ چاہلو سی اور ولایتی مال خرید کر
۳۔ مذہبی تعصب دور ہونے سے ۴۔ اپنے پاؤں پر آب
کھڑے ہو کر کام کرنے سے چاہے کتنا ہی ذلیل ہو ۵۔ کام سے
موافق قدر کر کے ہمت افزائی کرنے سے۔

حکیم احمد حسن خاں صاحب نظامی ایڈیٹر حامی الصحت دہلی -

۱۔ ایک دوسرے کی طبعی ضروریات کو حسب مرضی پورا کرنے سے۔
۲۔ انگریزوں کے مفاد کو اپنے قومی اور وطنی مفاد پر مقدم نہ کہنے
۳۔ اقوام ہند کے رہنماؤں میں سے فرقہ وارانہ خود غرضی
کے ازالہ اور ہندوستان کے مجموعی مفاد کا حقیقی جذبہ پیدا ہو جانے سے

کے سیاہ پیچیدہ مالک بنادینے سے ۴۔ بجا مذہبی تعصب اور قومی تفوق
ترک کرنے سے ۵۔ زراعت کی اصلاح - ٹھہری صنعت کو رواج دینے سے
۵۔ خود پسند خود ساختہ۔ دو تہذیبی لیڈروں کی علیحدگی سے۔

عبد اللطیف صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام بے پور
۱۔ اخلاق کے استحکام سے ۲۔ عصیان مدنی کے ترک کرنے اور حقوق قومی
طلب نہ کرنے سے ۳۔ چھوٹ چھات ترک کر کے متحدہ قومیت قائم کر لینے
۴۔ تجارت کو فروغ دینے اور ہر قسم کی ملازمت غربا کے ساتھ مخصوص
کرنے سے ۵۔ غیر مفروض تعلیمیاتہ غیر متعصب لیڈر مقرر کرنے سے

گورنمنٹ سنگھ صاحب وزیر آباد

۱۔ جب ضروریات میسر ہو جائیں ۲۔ زمین کا لگان یا ٹیکس دینے سے
۳۔ زمانہ حال کے بجا رہیوں اور ملاؤں کی جگہ نئے تعلیمیاتہ مقرر کرنے سے
مذہبی تعلیم دینے سے ۴۔ سودیشی سے ۵۔ جب ان کو گزارہ کیواسطے
کہیں عیب سے خزانہ مل جائے۔

محمد غوث صاحب سابق منظم عثمانیہ کالج حیدر آباد دکن -

۱۔ میاں بیوی کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک و رواداری سے پیش آئے
اور بیوی ہر حالت میں میاں کی خوشنودی کو مقدم سمجھے ۲۔ اپنی غلامی
سے خوش رہنے سے ۳۔ مذہبی و قومی رواداری کیساتھ ایک مشترکہ قومی
جبر سے ابتدائی تقدیم سے اتفاق و اتحاد پیدا ہو سکیگا۔ درمیان اقوام ہند۔
۴۔ حرفتی و صنعتی تعلیم لازمی کر دی جائے۔ ۵۔ ہر ایک لیڈر اپنے ذاتی
و فرقہ واری اعراض کے بجائے سچائی کیساتھ مفاد ملک کو پیش نظر رکھے

احمد علی صاحب طالب علم درجہ پنجم سہارنپور -

۱۔ تحمل سے۔ ۲۔ غلامی سے ۳۔ اپنے اپنے مذہب پر سچائی سے
قائم رہنے سے ۴۔ کسی ایسا انداز پیشہ کو عیب نہ سمجھنے سے۔ ۵۔ جو تہ
دیکھو کہ یہ لوگ آپس میں لڑتے بہت ہیں۔

منشی کریم بخش صاحب پشتر مقام قصبہ سنور۔ پٹیالہ

۱۔ فرض شناسی اور خلوص نیت سے۔ ۲۔ اطاعت و فرمانبرداری
اور رواداری سے ۳۔ ضد کودل سے نکال دینے سے ۴۔ محنت و
مشقت مزدوری کو شرف انسانیت سمجھ کر بجالانے اور ہر قسم کی تجارت سے

۴ حقیقی معنی میں صحیح قومی حکومت قائم ہونے سے ۵ رائے عامہ کی صحیح تربیت اور اس کے احساس اجتماعی کو بیدار کر کے -

محمد اکبر علی صاحب صدیقی لکڑہ عباسیہ بہار گنج دہلی

۱ ایک دوسرے کی ہمدردی و بخیروری کرے ۲ ہر دو جانب سے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام ہو - ونیز ایک دوسرے کے رشتہ دار و عزیز کو اپنا ہی خاص عزیز و رشتہ تصور کرے ۳ اپنی خودداری اور محنت قومی کو دفن کر کے انگریزوں کے تمام احکامات ٹیکس اور قوانین کا کشادہ پیشانی کے ساتھ خیر مقدم کرے اور ملاقات کی وقت ان کی ہمدردی اور عادلانہ حکمرانی کی انکساری کیساتھ تعریفیں کرے ۴ ایک قوم دوسری قوم کے مذہب اور باطنی مذہب کا احترام کرے ایک دوسرے کو اپنے سے کم درجہ اور ذلیل نہ سمجھے - چھوٹ چہات بالکل نہ ہو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفی سے کھائیں پئیں ہر قوم دوسری قوم کے مفاد اپنے پیش نظر رکھ کر اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے - ۵ غیر ملکی اشیاء پر پابندی ہو ملکی صنعت و حرفت رائج ہو اور ہر ضروری چیز کو ہندوستان میں ہندوستانی کے ہاتھ سے تیار کرایا جائے - خود غرضی - شہرت - عزت اور ناموری کی طمع نہ ہو -

محترمہ مہر نشان صاحبہ - کلکتہ

۱ - میاں بھوی ایک دوسرے پر بھروسہ رکھیں تو خوش رہ سکتے ہیں ۲ ہندوستانی انگریزوں سے برابری کا برتاؤ کریں تو خوش رہیں گے ۳ ریاسیدہ ہو جائیں گے ۴ اقوام ہند ایک دوسرے کے مذہبی احساس کا لحاظ رکھیں تو اتحاد ہو سکتا ہے - ۵ بیماری اور بے روزگاری محنت سے دور ہو سکتی ہے ۵ لیڈروں کو ایک پیسہ بھی نہ دیا جائے تو ان میں خلوص پیدا ہو سکتا ہے -

بھگواندین ست سنگی صاحب - نبوتی ضلع ادناؤ (راودہ)

۱ - محبت سے - جو طرفین کی خدمت سے حاصل ہوگی - ۲ فرمانبرداری سے یا اپنے کو فدا کر دینے سے ۳ بذریعہ تعلیم روحانیت (جبرائیل نسخہ دیگر پیدائیت) ۴ صنعت و حرفت و اختراع سے ۵ دانہ لیڈران را در سلک راستی رخ نہ کنند خلوص پدید آید -

عزیز الدین خاں صاحب احمدی بھاگلپوری - غازی آباد - یو۔ پی۔
۱ - تعلیم یافتہ اور تندرست رہنے سے ۲ خاموش رہنے سے خواہ کچھ بھی بلانازل کیجائے - ۳ صلح کا شہزادہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے تجربہ سے غلط ثابت ہو احسن نظامی ۴ اپنی وراثت تعلیم ترک کرنے سے ۵ زر کا لالچ چھوڑنے سے -

وینکٹ وردار اوصاحب وکیل محبوب نگر -

۱ - سادہ اور قدرتی اصول پر زندگی اختیار کرنے سے ۲ محبت پیدا کرنے سے ۳ انسانیت کو سمجھ لینے سے ۴ عقل کو صحیح طور پر کام میں لانے سے ۵ انسانیت کو ترک کرنے سے -

شبیر صاحب مارہروی

۱ - محبت - نیک چلنی - رواداری - میانہ روی اور خوش خلقی سے ۲ ہر جادے جامو قع پر ان کی ہاں میں ہاں ملائی جائے ۳ بیجا ضد سے اجتناب، رواداری اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام ۴ محنت کا عادی بننے اور چھوٹے چھوٹے کاموں کو کرنے میں اپنی ذلت نہ سمجھنے سے ۵ خود غرضیاں اور بیجا ضدیں چھوڑنے سے -

وید پرکاش صاحب مہندرو - بی۔ اے - آنرز - لاہور
۱ - ایک دوسرے کو قابل احترام سمجھنے سے ۲ سولہ کام مطالبہ نہ کرنے سے ۳ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد کو چھوڑنے سے ۴ ملک کی اندرونی اور بیرونی تجارت کو فروغ دینے سے ۵ پبلک میں صحیح لیڈر کو پہچان کر اس کی پیروی کرنے کی قابلیت پیدا ہونے سے -

مصری لال صاحب ماسٹر اگروہ

۱ - باہمی خاطر داری دل خواہ کا ہر وقت خیال رہے اور معقول پسندی ملحوظ ہو ۲ دل میں انگریزوں کو حاکم اپنے کو محکوم سمجھتا رہے - ۳ خود غرضی اور تعصب کو قطعی دور کر دیں ۴ اپنی خاص توجہ صنعت و حرفت و دستکاری پر کریں ۵ نفسانیت و خود غرضی و خود پسندی قطعی چھوڑ دیں -

نام و نمود کا خیال بالائے طاق رکھنے سے ۔

محمد سرور الحسن صاحب ۔ علیگڑہ

۱۔ حقوق کے نگہداشت اور ذمہ داریوں کے احساس و ادائیگی سے
۲ اس کا راز طاقت میں مضمر ہے ۔ ہماری کمزوری انگریز کی طاقت
ہے ہندوستانی بہادر اور طاقتور ہو جاویں انگریز بہائی بن جائیگا ۳ ہر
چھوٹا اور بڑا مرد عورت امیر و غریب اصول ”خاکساری“ کو قبول کر کے
اوسکا عامل ہو جائے ۴ کام کرنے اور کام کرنے کی شرم کو مٹانیے
اور اصول اقتصادیات کو برتنے سے ۔ ۵ خود ساختہ لیڈری اور
بڑے نام ”کابٹ توڑنے اور ایک پلیٹ فارم پر کام کر نیسے جو ایک آواز
کے ماتحت ہو ۔

محمد ظہور الدین صاحب سیفہ دار معتمدی عدالت و کوٹوالی مہود عالم حیدر آباد
۱۔ آپس کی محبت اور ایک دوسرے پر بہرہ وسمہ کرنے سے ۲ اطاعت
اور فرما نبرداری سے ۳ اتفاق و یک جہتی اور آپس کی رہنمائی اور
۴ محنت اور مزدوری سے ۵ راست بازی اور ایمانداری سے

احمد حسین صاحب ۔ ایس کلب لاہور

۱۔ میانہ روی ۲۔ سعدی نے کہا ہے ۔ خطائے بزرگاں گرفت
خطا است ۔ اس میں میں صرف تھوڑا سا نقص چاہتا ہوں ۔
یعنی : خطا پر نصاریٰ گرفت خطا است ۔ ۳ خلوص نیت ۔
۴ جذبہ ہمدردی ۵ نام و نمود کی خواہش کا فقدان ۔

محترمہ تہذیب النساء ۔ بی ۔ اے ۔ الہ آباد

۱۔ دونوں جاہل ہوں ۲ بے چوں و چرا اطاعت کریں ۳ ملک
سے تمام گاؤں اور سوروں کو نکال دیا جائے ۔ ۴ ہر فرد کو
کام کرے ۔ ۵ سب لیڈروں کو برابر تنخواہ دی جائے ۔

لفٹنٹ ڈاکٹر محمد علی محمد بیگ صاحب جنرل کنٹرولر حیدر آباد دکن

۱۔ ادائیگی فرائض زوجین سے ۲ قبول قانون مرتبہ انگریزی سے
۳ ایک مذہب رائج ہونے سے ۴ یکجہری اور بے روزگاری آزادی
حقوق انسانی سے ۵ خود غرضی چھوڑ دینے سے لیڈروں میں خلوص
پیدا ہو سکتا ہے ۔

سید مقرب حسین صاحب شہر اناؤ ٹکھہ نہر ۔

۱۔ فطرت انسانی کے موافق اپنے اپنے حقوق کی نگہداشت سے ۲ جی
حضور کی حکمت عملی سے ۳ دوسرے قوموں کی مذہبی احترام سے ۔
۴ کسی کام میں شرم نہ کرنے سے ۵ ہر قوم میں صرف ایک لیڈر منتخب
ہونے سے ۔

مستری محمد حسین صاحب معرفت بیکو کمپنی فیروز پور روڈ لاہور

۱۔ اگر دوسرے عام ہو ۲۔ اگر انگریزوں کا حکم مانا جائے ۳ اگر
اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک انگریز افسر ہوں ۴ اگر جنگ شروع ہو جائے
۵ اگر چنہ عام دیا جائے ۔

لالہ ۔ سر سیرام صاحب اسکرٹری دہلی کلابتہ مل دہلی

۱۔ میاں بھوی ایک دوسرے سے بہت زیادہ امید نہ کریں ۔ اور بجائے
ایک دوسرے کی کمیوں پر غور کرنے اور نکتہ چینی کر نیکی ان کی اچھی باتوں سے
خوش ہوں ۔ اور تھوڑے صبر سے کام لیں ۔ ۲ سیاسی آدمی سمجھ
سکتے ہیں ۔ ۳ نمبر کا جواب قریب قریب وہی ہے جو نمبر ایک کا ہے
جبوقت تک مختلف قوموں کی ذمہ داریاں جی چراتی رہیں گی
اور وقت وقت پر صحیح طرح کی رہنمائی اس خوف سے نہ کریں گے ۔ کہ اپنی
قوم میں بدنامی ہوگی ۔ اور لیڈری ان لوگوں کے ہاتھ میں چلی جائے کہ جن کا
منشا خود غرضی ہے اسوقت تک اتحاد کی صورت نہیں ہو سکتی ۔
۴ سب سے پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کی بنی ہوئی
چیزیں ملک میں ہی استعمال ہوں ۔ تاکہ یہاں کے آدمیوں کی کار سے
اور بیکاری دور ہو ۔ دوسرے دولت بھی بہتر تقسیم ہو ۔ ۵ اگر ہر
ایک قوم کے شر فایڈ ہوں تو خلوص میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی ۔
جس وقت تک کہ وہ لوگ نہیں ہونگے ۔ اور خود غرض لوگ لیڈر بن جائیں گے
اسوقت تک خلوص نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ خلوص ہوتے ہوئے بھی ملک
کی لیڈری جاتی رہیگی ۔

محمد تقی صاحب نائب مدرس جبرہ اسکول جہاں آباد

۱۔ طرفین کی تندرستی اور تکلیف و آرام کا احساس ہونے سے ۲۔
طوق غلامی کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ان کے دست نگر رہنے سے ۔ ۳۔
مذہب کی حقیقت سمجھنے اور اوسپر عمل کرنے سے ۴ حسب مقتدر
مخلوق کی خدمت و امداد نیز حق العباد کے خیال سے ۵ شہرت اور

وزیر سمجھیں۔ ۲۔ کمال اطاعت و دیانت سے۔ ۳۔ باہمی باس و رواداری سے ۴۔ حذف ابواب نصاب تعلیم بہ اضافہ تعلیم مذہب و زراعت و صنعت و تجارت و نیز ان کے عمل سے ۵۔ قیامت تک لیڈروں میں خلوص پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

مفتی عبدالوحید صاحب جلد ساز۔ بٹالہ۔

۱۔ ایک دوسرے کی ضروریات پوری ہونے سے ۲۔ تابعداری سے ۳۔ ایک دوسرے کی ممنوع اشیاء سے پرہیز کرنے اور حصول علم سے ۴۔ دستکاری سیکھنے اور نفس کشی سے ۵۔ عوام الناس کی تکلیف دور کرنا خیال ان کے دل میں ہو۔

یسین صاحب دہلی

۱۔ فریقین ہر متنازع چیز کو ظاہر کر کے تصفیہ کر لیں ایک دوسرے کے والدین کی ہر بات اور ہر کام کی اطاعت کریں جیسے ان کو اپنے واسطے وہ کیسی ہی مضر معلوم ہوتی ہو ۲۔ جس چیز نے مغلیہ سلطنت کو نیست نابود کر دیا۔ ۳۔ رہندوستانیوں کے لئے صرف خانگی معاشرت ۴۔ اعلیٰ بنی ڈالیں تمام اقوام کے لئے صحیح معنوں میں سوشلسٹ بن جائیں۔ ۴۔ ایک دوسرے سے رواداری کا سلوک کریں۔ ۵۔ بچی کانگریس تمام دیگر انجمنوں کمیٹیوں کو ضبط کر لیا جائے اور آئینہ اجازت نہ دیجائے نہ ڈیٹرائنٹ کی مسجد علیحدہ نیکی اور نہ خلوص میں فرق پیدا ہوگا۔

سید محمد علی شاہ صاحب کتے کٹ جالندہر شہر

زبانی۔ نیک نیتی کے ساتھ۔ عملی ”مذائے غیب“ کو سمجھ لینے سے جو صرف میرے ہاں سے مل سکتی ہے مگر آپ کے ہاں کاٹنے والا کتا تو نہیں ہے؟ حسن نظامی

ڈی۔ کے عبدالمجمل صاحب دیوبند نئی بنگلہ قلع

۱۔ میان بیوی اپنے مذہب پر قائم رہیں اور ہر ایک صبر اختیار کرے ۲۔ اپنی گورنمنٹ کے حقوق کو بچاتے ہوئے سچائی پر چلیں ۳۔ ہر قوم اپنے قوانین مذہب پوشیدہ کریں ۴۔ وقت کے پابند رہیں ہنرمندوں کا ساتھ دیں ۵۔ ہر لیڈر اپنے نفع کا نہ خیال رکھو۔ غیروں کے نقصان نہ ہونے پر خیال رکھیں۔

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر دستکاری دہلی

۱۔ بیوی خاوند کی اور خاوند بیوی کی مشا کو مقدم رکھے ۲۔ اپنی تمام خواہشات کو انگریزوں کی خوشی پر مقدم کر لیں ۳۔ دوسرے کے جذبات کا احترام کریں ۴۔ رسالہ دستکاری دہلی کے خریدار ہو جائیں ۵۔ غیر ممکن ہے خود پیدا کر سکتے ہیں۔ دوسرا شخص اخلاص نہیں پیدا کر سکتا

سوامی آنند تیرتھ صاحب مقام اکھنور کشمیر۔

۱۔ مرد معشوق کی طرح محبت اور عزت سے سلوک کرے۔ اور عورت قابل تعلیم سوامی سمجھتی ہوئی حکم کو نہ ٹالنے کی عادت بنائے ۲۔ اپنے آپ کو انگریزوں سے زیادہ عقلمند اور مذہب بنانے سے ۳۔ صرف خدا کے پوجاری بننے سے۔ اور طریقہ عبادت بعد فیصلہ ایک بنانے سے ۴۔ ہالینڈ کی طرح طریقہ تجارت پر عمل کرنے سے۔ ۵۔ پبلک میں تمیز آنے سے۔ کہ وہ کینہ۔ بغض۔ حسد۔ عناد۔ تعصب والے اور لاپچی لیڈر کو اپنا لیڈر ہی نہ سمجھیں۔

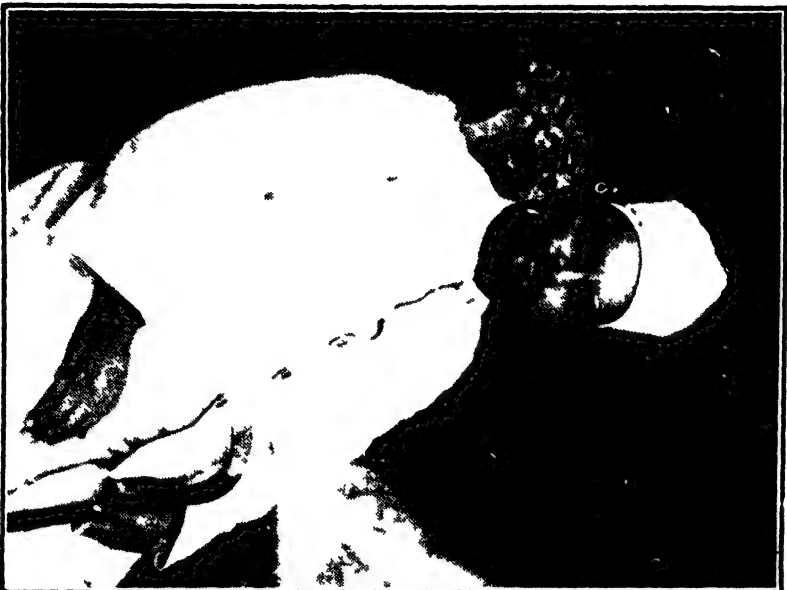
مشریف شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی ایس ٹی سکول گجرات ضلع پشاور

۱۔ بیوی ”نمایاں“ اور ”میاں“ بیوی“ بننا گوارا کرے۔ ۲۔ کم از کم قیامت تک ہر ہندوستانی کی طرف سے انگریزوں کو ہندوستان کی سلطنت کا نائبہ لکھو اور دیدیا جائے تمام اقوام ہندوستان نام ہندو مسلم۔ سکھ وغیرہ کہلائے جانے سے اجتناب کر کے اپنے اپنے مذاہب کے قوانین پر قول و عمل اسو فیصدی پابند رہیں دیا کیس لائڈ سبیت میں رہنے جائیں ۴۔ تمام کام ملے روزگار ملے ہندوستانی سینماؤں کو بند کر دیا جائے بیکاروں کو ایک عضو بے کار سمجھ کر آج کل ایسی سینما روانہ کر دیا جائے ۵۔ ایک انجمن ”تحفیف لیڈران“ اپنے لیڈر شکن گز سے مسلح ہو کر مذاہب سے فیصدی خود غرض لیڈروں کا صفایا کر دیا جائے۔

شیو نرائن صاحب بھٹنا گراڈ ایڈیٹر روزانہ اخبار وطن دہلی

۱۔ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۲۔ بے زبان بننے سے ۳۔ تعصب مذہبی کو چھوڑ کر ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۴۔ نوجوان وطن کو صنعت و تجارت کی طرف مائل کرنے سے ۵۔ مکار لیڈروں کے غیروں کو طشت از باہم کرنے سے۔

محمد ولی الدین صاحب چشتی صابری۔ منصب دار۔ حیدر آباد
۱۔ رشتہ زوجیت باہمی انتخاب سے ہو۔ زوج و زوجہ جانیں کو باہم



رہنما الحق صاحب مداحی نظامی احمد آبادی مرحوم



ایڈیٹر اخبار دہن اور اسکی لڑکی، روحہ اور لڑکا فقیر پاشا



سردار دمهنگو موان دلداد شاه نظامی بچه جمع دلو والی ریاست پرونده

سورٹ میں مہاں امیر کے مکان پر



استادہ دائیں طرف سے : حکیم آرام نظامی - ایڈیٹ دیہن - مہاں امیر ناخدا نظامی - مہاں امیر کے عزیز -
 فوکی شاہ صاحب - عبدالغفار لنگوی شاہ احمد آبادی مرحوم -
 بیٹے ھوئے : خواجہ حسن نظامی - حور بانو بیگم حسن نظامی - جمال الدین شاہ حامد
 صلہ ۱۹۱۵ ع

نہروادۂ مجدد مصطفیٰ مہاں قادری کا مکان احمد آباد

جلد ۱۹۱۳ء



- ۱- سروراد شہر میاں نظامی، رئیس دہولہ ۲- سردار، خان حسدلی نظامی ۳- مولوی، وحی الحق عباسی، نظامی، مولوی شاہ حامدہ، مرحومہ
- ۴- حور بانو بدست حسن نظامی ۵- حسن نظامی ۶- دریگھی شاہ نظامی، مرحومہ، ربوان مہم خواجہ حسن نظامی کے حامدہ
- ۷- نہائی علم رحول نظامی ۸- الہدیہ، دین

فخر الدین صاحب ہم شمسی طالب علم صدر بازار جلپور۔ ۱۔ اگر میں بڑی ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچان لیں ۲۔ انگریزوں مانگیں وہ بے چوں و چرا دیں اور ان سے کچھ لینے کا نام نہیں ۳۔ تعصب کی مینک اتار کر اگر ایک دوسرے کے مذہب کا مطالعہ کیا جائے ۴۔ موجودہ نظم تعلیم میں مکمل تبدیلی اور صنعت و حرفت کی طرف خاص توجہ

۳۔ چوت چھات کو الگ کیا جائے اور ایک دوسرے کو بھائی بہن سمجھے ۴۔ تعلیم سے زیادہ تربیت پر توجہ کی جائے اور موجودہ نصاب تعلیم میں تبدیلی ہو۔ ۵۔ لیڈروں کی ہر جابات سے مطابقت اور یکجا بات کی مخالفت کی جائے۔

جمال صابری صاحب ایڈیٹر منصور پور۔ ۱۔ روپیہ سے یعنی میاں اپنی بیوی کو لگا کر کھلائے ۲۔ روپیہ سے یعنی مالگزاری اور ٹیکس ادا کر کے ۳۔ روپیہ سے یعنی ملازمتوں کا قصہ لے بیٹھے ۴۔ روپیہ سے یعنی بڑے بڑے کارخانے کھولے جائیں۔ ۵۔ روپیہ سے یعنی لیڈروں کو روپیہ دیا جائے۔

وجہ احمد صاحب ناسید پور موگیر۔ ۱۔ میاں بیوی شریعت کے پورے پابند ہوں ۲۔ پابندی اُن اخلاق کی جو ہمارے سردار عالم نے غیر قوم کے ساتھ برتنے کو بتایا ہم بے تعصبی اور انصاف پسندی جب تک نہ ہوگی۔ ۳۔ جب اپنے فرض سے فارغ ہوں پل جائیں اللہ کی زمین پر اور اس کا خصل ڈھونڈیں اور اس کو زیادہ یاد کریں ۵۔ نمبر تین میں ملاحظہ ہو۔

غلام احمد صاحب اپیل نویس۔ سہرہ۔ سرحد۔ ۱۔ صحیح انتخاب ہے شادی ہوزوجین تندرست اور تعلیم یافتہ ہوں اور عمری طرز زندگی کو مشعل راہ بنا کر چلیں ۲۔ مردوزن انگریزی کالجوں میں پڑھ کر انگریزیت میں رنگے جائیں یا سب کے سب مرزائی ہو جائیں ۳۔ لائق ترین سستی (حضرت محمد صلیم) کے پیروں کو ایک منتخب امیر کے ماتحت ہو جائیں اور جو بات ہر ایک اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرے ۴۔ دیانندراجیاں مالدار کمپنیوں کی ضرورت میں میو بار اور صنعت و حرفت کریں اور سراف و عیاشی چھوڑ دیں ۵۔ ایک جماعت لیڈری کا معیار و حقوق و ذمہ داریاں مفوض کرے جس کے بموجب انتخاب لیڈران ہو کر ان کی تنظیم کی جائے۔

مدرس سیند صاحب جینی۔ دھنونی پٹ مدراس۔ ۱۔ جنہیں خوف خدا اور حب رسول صلیم ۲۔ بشرطیکہ حقوق کے طالب ہوں ۳۔ تابع و قیامت نہیگا۔ یا مذہب ہم نیز ہو جائے ۴۔ جب کبالت بعید ہو اور ذمہ داری ہمیش ہو جائے ۵۔ خود غرضی دور ہو اور حق شناسی کی قربت حاصل ہو

والدہ نور محمد صاحب ناز۔ بمبئی۔ ۱۔ جب میاں زن مرید ہو جائیگا تو دونوں خوش رہیں گے ۲۔ اگر ہندوستانی آپس میں رٹا کریں۔ تو انگریز خوش ہو جائیں گے ۳۔ جب سب لیڈر مر جائیں گے تو اتحاد ہو جائیگا ۴۔ بیکاری اور بے روزگاری کو دور کرنا ہو تو میری مریدی کا کام شروع کر دے۔ ۵۔ لیڈروں میں خلوص پیدا کرنا ہو تو انہیں دن و رات اجاری جوتیاں مارنا چاہئے۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ۔ بمبئی۔ ۱۔ ایک جان دو قالب بننا چاہئے ۲۔ جو قوم اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے پر مستعد ہو وہ انگریزوں کو خوش نہیں کر سکتی۔ ۳۔ تعصب کی آگ کو دل سے نکال دیا جائے ۴۔ برادران وطن کے سلوک و ہمدردی سے۔ ۵۔ عہد افزائی سے۔

مرزا رفیع بیگ صاحب معتمد اسٹیٹ سکندر آباد دکن۔ ۱۔ واقفیت طبیعت طرفین و احتیاط اصراف ۲۔ تعمیل حکم اور زر سے ۳۔ تعصب اور فرقہ واری چوت چھات کی دیوار کے ٹوٹنے سے ۴۔ تساہلی کے دور کرنے اور محنت سے ۵۔ راست بازی اور بے لوثی سے۔

محمد عطاء اللہ صاحب۔ پیشکار۔ سیوہارہ۔ ۱۔ قانون قدرت و احکام شرعیہ کی پابندی سے ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کی تعمیل احکام کرتے رہیں۔ ۳۔ ہر شخص ہر مذہب کا احترام کرے ۴۔ باہمی اتفاق اور ہمدردی سے دور ہو سکتی ہے۔ ۵۔ اپنا ذاتی مفاد ملحوظ نہ ہو۔

وجہ الدین حسن صاحب عثمانی سکندر ایروبی کالج لکھنؤ۔ ۱۔ ہر بات میں ایک دوسرے کی صلاح لے اور بغیر مشورہ کوئی کام نہ کرے۔ ۲۔ سول افرامانی ذکر کریں اور ان کی ہر بات بلا جھج و چراں مان لیں۔

دہلی کا ہفتہ وار اخبار منادی پڑھا کیجئے۔

۵ لکھنؤ کانگریس میں حلف لیا جاوے۔ خود غرضی کو چھوڑ کر ملی خدمت انجام

سید احمد رضا صاحب قادری حیدر آباد دکن۔ ۱۔ رشتہ از دلیچ پڑ سے پہلے دونوں نے ایک دوسرے کی فطرت کا مطالعہ ایک حد تک کر لیا ہے ۲ مطالبہ حقوق سے دست برداری ۳ آپس میں سنا دی بیاہ رائج کرنا اور چوت چات برفاست ۴ مالدار اپنے پیسے کا بجا استعمال اور ان پر غریبوں کا حق پہچانے۔ ۵ تقریر میں اتفاق دہم آہنگی اور حصول کی متحدہ کوشش۔

شیخ حبیب الدین صاحب طالب علم جماعت ہم دیچا پور دکن اباہی دکنی سے۔ ۲ خاموشی و اطاعت سے ۳ سب موجود مسلمان چاہیں یا رخدا انخواستہ مرتد ۴ تجارت اور زراعت سے ۵ مذہب کی پابندی و متعنا سے۔

محمد رضا صاحب یادگیر دکن ۱۔ خیال حفظ مراتب ۲ اطاعت ۳ آپس میں شادیاں کرنا۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا ۴ صنعت و حرفت ۵ نیک نیتی سے کام کرنا۔

محمد شہید الدین صاحب قریشی جفت فروش سستی پور بہار۔ ۱۔ ۳۔ ۵۔ کا جواب اخلاق حسنا اختیار کرنا۔ ۲ اپنے کو چھوٹا سمجھنا۔ ہم علم اور صنعت و حرفت سیکھنا۔

مرزا حبیب اللہ بیگ صاحب شادانی ہیٹ آبادی۔ ۱۔ جبکہ دونوں کے اعمال و افعال و اقوال اپنے مذہب اور تہذیب کے خلاف نہ ہوں ۲ جبکہ انگریز ہندوستانیوں سے مساویانہ اور شریفانہ سلوک رکھیں اور نشہ حکومت میں چورہوں ۳ فطرت کے خلاف ہے۔ لہذا ناممکن۔ اگر کبھی چند روزہ ہوا بھی تو عارضی اور ظاہری ہوگا۔ ۴ جبکہ صنعت و حرفت و تجارت اور زراعت کو فروغ ہو۔ یہ یک ہوگا؛ جبکہ اپنی حکومت ہو۔ ۵ جبکہ جمہور میں اعتماد و اخلاص پیدا ہوگا۔ ورنہ مشکل۔ دوسرا کوئی طریقہ نہیں۔

عبید الرحمن صاحب عاقل رحمانی پرنسپس جادو السلام عمر آباد۔ ۱ محبت حسن معاشرت اور اقتصاد کی حالت کی درستگی سے ۲ خوشنما اور غلامی کرنے سے۔ ۳ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۴ ناقص تعلیم کو دور کرنے اور صنعت و حرفت کی عام ترویج سے ۵ نااہل اور منافق و متعصب لیڈروں کو لیڈری سے علحدہ کر دینے میں۔

محمد عمر حاجی غلام محی الدین صاحب کپڑا احمد آباد۔ ۱۔ بیوی اپنے مرکا اور مرد اپنی بیوی کا مزاج سمجھنے سے ۲۔ قول اور وعدہ کی پابندی سے۔ ۳ خدائی وحدانیت پر قائم رہنے سے ۴ مالدار اور افسیسوں کو چاہئے ذی علم اور لائق کام کرنا والوں کو امداد کریں ۵ ہر ایک لیڈر حق کہنے سے گریز نہ کرے اور اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا سمجھنے کا خیال نہ رکھے۔

محترمہ سردار سیکم صاحبہ کراچی۔ بیکیا بھوکا کوئی نہیں سب کی گھڑی میں محل ہے؛ مگر کھول جانے نہیں اس لئے کنکال ہے۔ اگر بیکیا ہے۔ تو پھر مہین سے تو چا چلی۔ روکن بار اچھے ہے کون۔ ممکن ہے غلطی پر ہوں جنابیں مدعی ہوں کہ کیا واقعی مذکورہ پانچ سوالوں کا جواب صرف ایک لفظ کیوں نہ ہو صحیح ہے عاجزہ کے قیاس میں تو یونہی آتا ہے کہ جہاں کیوں اور کیونکر کا لفظ آیا اور بات بگڑی بیکاری اور بے روزگاری میں بھی ہی کیوں اور کیونکر ہی مانع نظر آتے ہیں۔

محمد حسین خاں انجینئرنگ سوپر وائزر ٹیلی گراف آفس تھان ۱۔ جب دونوں اس چند روزہ سفر زندگی کی منزل مقصود خدا کی رضا اور وصل رکھتے ہوئے ایک دوسرے پر پھر وسوسہ و محبت کامل رکھتے ہوئے ۲۔ جب لوگ اخلاق حسنہ سے پاک اور بیخ فحشیت سے بری ہو جائیں گے ۳۔ جب لوگوں کے درمیان سے موجودہ ناگوارہ مذہبی سربراہوں کی علیحدگی ہو جائے۔ ۴۔ جب عام سرمایہ داروں اور حقوق العباد کی نگہداشت کا عشق پیدا ہوگا ۵۔ جب لیڈر مذکورہ بالا جوابات کے مطابق ہونگے اور انکی نیتیں پاک ہونگی۔

حکیم سید مظاہر حسن صاحب فرقانی۔ امر وہ۔ ۱۔ طرفین کی تربیت ایسے ماحول میں ہو جو تحفظ حقوق اور ہر طبقہ کے ساتھ رواداری کا علم ہو ۲۔ ہمیشہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں اور آزادی کا الفا زبان پر لانا گناہ کبیرہ سمجھیں۔ ۳۔ مذہب اور ذات بات کو نظر انداز کر دیں۔ ۴۔ دینی اشیاء کا استعمال اور دینی اشیاء کا مقاطعہ ۵۔ بی تعصب کو یک قلم نظر انداز کرنے اور حقیقی فرض شناسی کو فرض جلنے ہوئے ہر طرح کی قربانی پر بدل آمادہ رہنے سے۔

عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار مٹبری امرتسر ۱۔ دلی پیار و محبت اور دلی ہمدردی سے ۲ اطاعت اور فرمانبرداری سے ۳ خلوص دل اور پابند مذہب سے ۴ محنت اور کفایت شعاری سے تجارت کی جاکو

کے اختیار کرنے سے ۴۲ اعتبار کے طعنہ کسٹرن کا خیال چھوڑ دینے سے -
۵ ایک دوسرے پر اعتبار کر کے -

الحاج شفیق خاں صاحب شروانی رئیس تاونی، علیگڑھ ۱۔ برہی
کومیاں کا بھتیال ہونا ضروری ہے اور مولانا حسن نظامی کی اور میری ہندو
کی تعنیفات کا مطالعہ کرنا ہر لڑکی کو چاہئے ۳۔ اگر انگریز ہندوستانیوں کے
ساتھ ملاقات کریں تو ہندوستانی انگریزوں کو ضرور خوش رکھ سکتے ہیں ۳۔
جبکہ ہر مذہب والہ کی اتنی ہی عزت کرے جتنی اپنے مذہب کی کرتا ہے -
۴۔ کسی کام کرنے کو برا خیال نہ کرے اور حضرت الفاضل مولانا مولوی
خواجہ حسن نظامی صاحب کے طریقے کیجئے ۵۔ اگر لیڈران اپنے ذاتی مفاد کو
دور کر دیں تو خلوص ان میں آئیگا۔

طالب علم شمس الدین صاحب نندوانی دایا چندر گڑھ ۱۔ جب میاں خود
اپنے دلکو روک کر دوسرے کی عورت پر نگاہ ڈالے اور محنتی ہو ۳ نہیں ہو سکتا
کیونکہ وہ دوسرے دیس کے ہیں ۴۔ ہند کی تمام قوم ہند کو اپنا وطن سمجھے
ایک دوسرے کو بھائی سمجھے ۴۔ اپنے دیس کی ہی چیزیں خریدیں ۵۔ سب
لیڈروں کو جانتا چاہئے کہ وہ ہندوستانیوں کے خیر خواہ ہوں۔

رشی رام صاحب تنڈی ۱۔ اگر دونوں بچان دو قالب بنکے دنیا میں ہیں
۳۔ اگر ہندوستان والے غلامی میں بسر کریں ۳۔ اگر ایک قوم ہندی ملے سب
قوموں کی بنجائے ۴۔ بڑھاپے صنعت و حرفت اگر ہم ہند کی ہر سو۔
۵۔ اگر بے لوث گاندھی کی طرح بنجائیں سب لیڈر -

حکیم محمد یوسف حسن صاحب نیرنگ خیال لاہور ۱۔ اگر برہی اس
بات کا فیصلہ کرے کہ وہ میاں کو خوش رکھنا چاہتی ہے۔ اور ہر گھڑی اس گوش
میں مصروف ہے۔ ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کو صرف تعاون سے خوش کر سکتے
ہیں۔ ۳۔ جب تک ہندوستان میں ملازمتوں اور کونسلوں کمیٹیوں اور
ڈسٹرکٹ بورڈوں میں آبادی کے تناسب سے حقوق کی تقسیم نہ ہو جائے
۴۔ جب تک گھریلو صنعتوں کو رولج دیکر ہر شہر میں بڑے بڑے سرمایہ دار
اس ساز و سامان کو خرید نہ لیا کریں۔ ۵۔ جب تک ہر قومی خدمات کا ہڈ دار
تخواہ دار نہ بنجائے۔ کوئی آنرییری عہدہ دار کبھی نہ رکھا جائے۔

رسالہ نیرنگ خیال لاہور پنجاب کا بہت اچھا رسالہ ہے۔

سید عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر پشینو ادبلی
۱۔ چونکہ میری پچیس سالہ ازدواجی زندگی باوجود کوشش کے بھی ناکام
ہے اسلئے میں کیونکر بتا سکتا ہوں کہ میاں برہی کیونکر خوش رہ سکتے ہیں
۲۔ انگریز ہندوستانیوں سے اس صورت میں خوش رہ سکتے ہیں۔ کہ
ہندوستانی اپنی موجودہ غلامی اور افلاس پر قناعت کر لیں ۳۔ فیکری
حکومت کا خاتمہ اقوام ہند میں اتحاد کا باعث ہوگا ۴۔ جس روز ہندوستان
کو سوراخ حاصل ہوگا۔ اس روز بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا۔ ۵۔ موجودہ
لیڈروں کو ایک جہاز میں بند کر کے بیچ سمندر میں اس جہاز کو غرق کرنے
سے۔ کیونکہ میں نے ہندوستان کے ہر شہر کے لیڈروں کو ان کی اصلی
حالت میں دیکھا ہے۔ اور میرا ۳۰ سال کا قومی زندگی کا تجربہ یہی ہے
کہ ہندوستان کا وہ جانور جس کا نام لیڈر ہے۔ اپنی ذاتی غرض کے
لئے ملک و ملت کا بیڑا غرق کرنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہچکچاتا نہیں

جوالا پرشا صاحب نہر اگرہ پچوری ۱۔ میاں برہی اپنے اپنے فرائض یا
ذمہ داری کو مدنظر رکھیں۔ ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کا ہم نوالہ دہم بیالہ ہو جائے
۳۔ دور جہالت کے اٹھ جانے سے ۴۔ ہر کام استقلال سے ہو ۵۔ غیر ذمہ دار
روش اختیار نہ کی جائے۔

محمد سفیان صاحب سرسہلی صدر انجمن اسرہلی علیگڑھ ۱۔ ہر شوہر اپنی برہی
کے حقوق و جذبات کا اعتدال سے ساتھ کھڑے اسی طرح ہر عورت اپنے شوہر
کے خیالات و مصیبت کا سہیلی کے ساتھ احترام و اتباع کرے ۲۔ انگریز کے
ہر جائز و ناجائز حکم کے سامنے ہندوستانی تسلیم خم کرے ۳۔ ہر ہندوستانی
دوسرے ہندوستانی کے مذہبی جذبات کا ایسا ہی احترام کرے جیسا اپنے مذہب
کا کرتا ہے۔ اور منافقت چھوڑنے ۴۔ راعی اور رعایا کا ہر فرد یکساں بیکار
باتوں کے علی کام شروع کرے۔ ۵۔ نفسانی خواہشات کی جگہ خدا کی خوشی
اور ناخوشی کا خیال رکھا جائے۔

محمد یونس صاحب فاتح لاہور ۱۔ آپس میں محبت کرنے سے ۳۔ جی جھوڑے
بننے سے ۳۔ مذہبی رواداری سے ۴۔ دیسی صنعت کو فروغ دینے سے
۵۔ رائے عامہ کے خوف سے۔

رمضان علی صاحب علم مکتب کو ران سرلئے شاہ آباد راجہ ۱۔ ایک
دوسرے کا فرمانبردار بن کر ۲۔ ان کے منشاء کے مطابق چل کر ۳۔ ایک مذہب

مفتی ممتاز الرحمن صاحب سیالکوٹ - ۱۔ اسلامی مہلوی پابندی ۲۔ مذہب اور اس کی روایات بھول جائیں ۳۔ ہرچہ بہ خود پسندی بہ دیگران ہم پسند - ۴۔ مذہبی پابندی کے ساتھ - ہرچہ پسندی بہ دیگران ہم پسند - ۵۔ ایمان بالغیب - یعنی خدا پر ایمان کے تمام شرائط اس میں واضح ہوں -

ایک آئی مومن صاحب اردو اسکول ٹیچر - پہلی - ۱۔ دونوں کے طور طریق یکساں ہوں ۲۔ قانون کے پابند اور وفادار ہر وقت شکل میں گورنمنٹ کا ساتھ دیں ۳۔ مذہب کا تعصب دور کرنے اور خلوص دلی سے پیش آنے سے ۴۔ ترک کاہلی اور صنعت و حرفت کے کوشاں رہتے سے ۵۔ دل شکنی اور تکبر کے دور کرنے سے -

منظہر حسن صاحب - دہرہ دون - ۱۔ دلی خدمت اور اتفاق سے ۲۔ خدمت سے ۳۔ دلی خدمت اور اتفاق سے باقی کا جواب یہی ہے

عبدالرحمن خاں صاحب دفتر پریذیڈنٹ صاحب - دہرہ دون - ۱۔ آپس میں سچی دلی محبت سے ۲۔ غلامی قبول کرنے سے ۳۔ محبت و خدمت کرنے سے ۴۔ کاہلی کو چھوڑ کر صنعت و حرفت کی نئی ایجادوں میں ترقی و تجارتی کارخانوں کے کھولنے سے ۵۔ عذاری چھوڑ کر سچے دل سے تبادلہ خیالات کرنے سے، چھپے خیالات کرنے سے -

سید فرید جعفری صاحب ایڈیٹر ننگ خیال لاہور - ۱۔ حکومت اور حکومت کے بجائے نفاذ کے معنی میں برتے جائیں - حاکم اور محکوم ہوں بلکہ دوست ہیں و رفیق ۲۔ تمام مذاہب کا احترام کیا جائے اور ہر مذہب کے ماننے والے آپس میں بھائی بھائی کا برتاؤ کریں - ۳۔ وطنی تجارت کی طاقت سے وہ خوش ہوئے اور اضافی سہنے پر مجبور ہوں گے - ۴۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کو تعمیر کیا جائے، عملی صنعتی مدارس یعنی کارخانے قائم کئے جائیں ہندوستان کے سرمایہ داری کا بانی کاٹ گیا جائے - ۵۔ عمر رسیدہ ہندوؤں کو گول پوش پہاڑوں پر بھیجا جائے اور ایک نئی نظام بن کر مضبوط کردہ بندی کے ساتھ کام کیا جائے، جو لوگ اس صورت میں سیاسیات حاضرہ کی باگ و بان میں لینے وہ پر خلوص ہی رہیں گے -

سید فرید جعفری مولانا سید نجم الدین جعفری ڈپٹی دائرہ کٹر جنرل معلومات عامہ ہند کے فرزند ہیں -

سید قدرت اللہ صاحب حسینی

۱۔ میاں کے عادات و اطوار بیوی کو اور بیوی کے میاں کو پسند ہوں - ۲۔ تعمیل حکم اور فرمانبرداری سے ۳۔ ذمی اقوام کی آزادیوں کا لحاظ رکھنے سے ۴۔ محنت و مزدوری سے خصوصاً کاشتکاری سے ۵۔ ایک مخلص کو اپنا امام مقرر کر لینے سے -

عظیم الدین صاحب - ریٹائرڈ کالج میسور -

۱۔ میاں بیوی ایک اصول پر کام زن ہوں ۲۔ آپس کی نااتفاق کی جیسا کہ موجودہ زمانے میں جاری ہے قائم رکھیں - ۳۔ اقوام ہند یہ سمجھ لیں کہ ہم دنیا میں خدائے پاک کی غلامی کے لئے آئے ہیں - یہ غلامی و آزادی ملک کے بغیر ممکن نہیں - ۴۔ اپنا کام دوسروں کو نہ دیا جائے ۵۔ وہ نام و نمود اور خود غرضی کو چھوڑ کر فاضل خدائے پاک اور آخرت کے لئے کام شروع کر دیں -

حافظ محمد عبدالغفار صاحب سوداگر تانڈور ضلع گلبرگہ دکن - ۱۔ طرفین میں ہر ایک کے خواہشات نفسانی با حسن الوجہ پورا کر نیکی قدر ہو ۲۔ اطاعت سے ۳۔ رواداری سے ۴۔ آپس کے اتفاق و اتحاد اور صلح کن پالیسی و محنت سے ۵۔ ان کو شریعت اور ان کے فرائض کو معیار کے خلاف پانے پر ان کو معزول اور ٹھکرا دیا جائے سے -

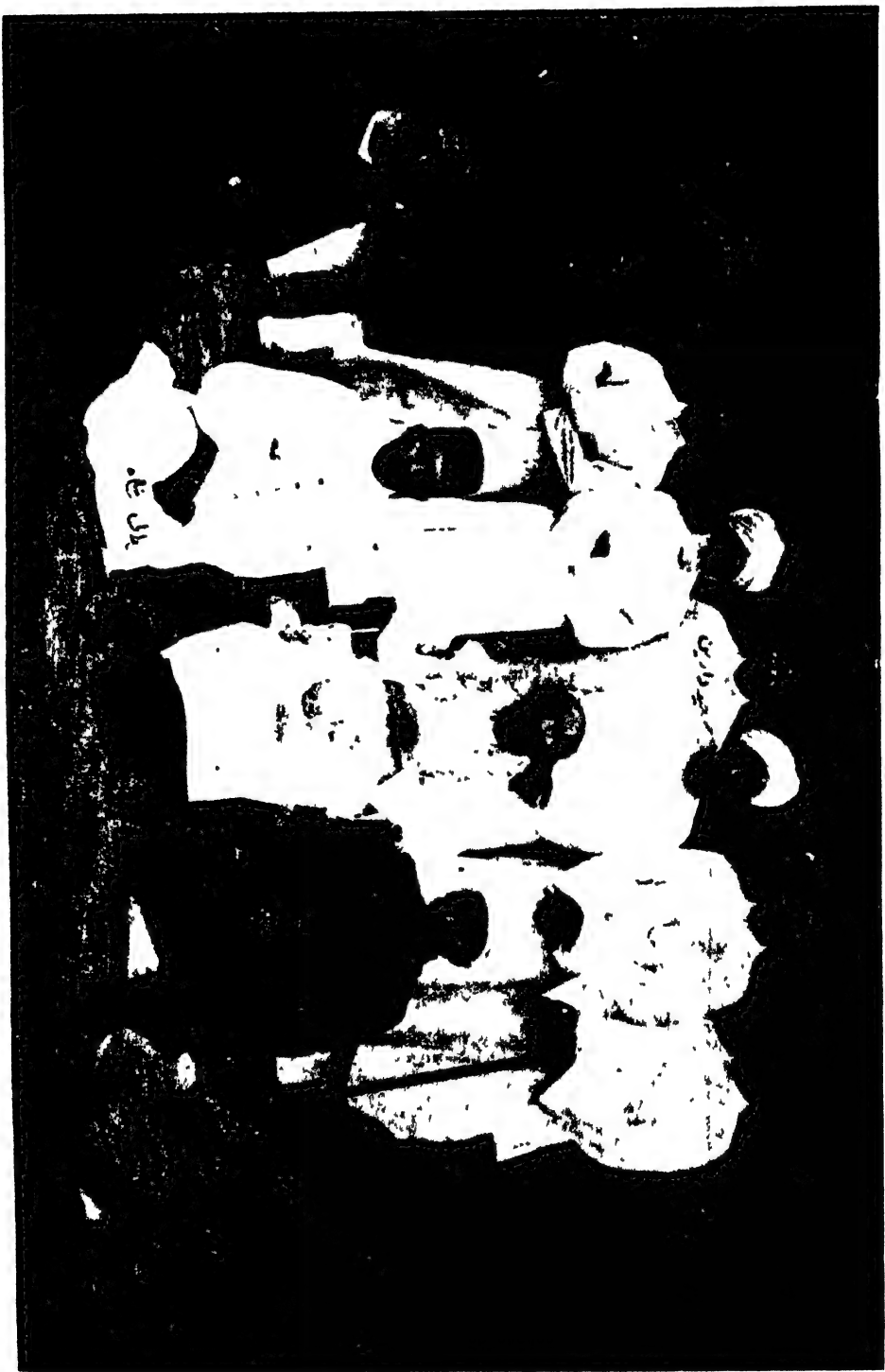
مرنضی حسن صاحب موضع سرچاپور - ضلع دربھنگہ

۱۔ باہمی مشورہ اور ہمدردی سے ۲۔ انگریزوں کے غلام ہو کر رہیں ۳۔ ایک دوسرے کو برا کہنا چھوڑ دیں اور مذہب کی توہین نہ کریں - ۴۔ محنت اور دیانتداری سے کام لیا جاوے ۵۔ نفس پرستی اور خود داری ریاکاری چھوڑ دیں اور ایک دوسرے کے سچے ہمدرہ رہیں

ملانجہ واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشایخ دہلی

۱۔ ایک دوسرے سے رواداری برت کر - ۲۔ معقولیت کا خیال رکھ کر ۳۔ رواداری سے - ۴۔ ملازمت کا عشق ترک کر کے ۵۔ خلوص پیدا ہو کر تاسہ پیدا نہیں کیا جاتا -

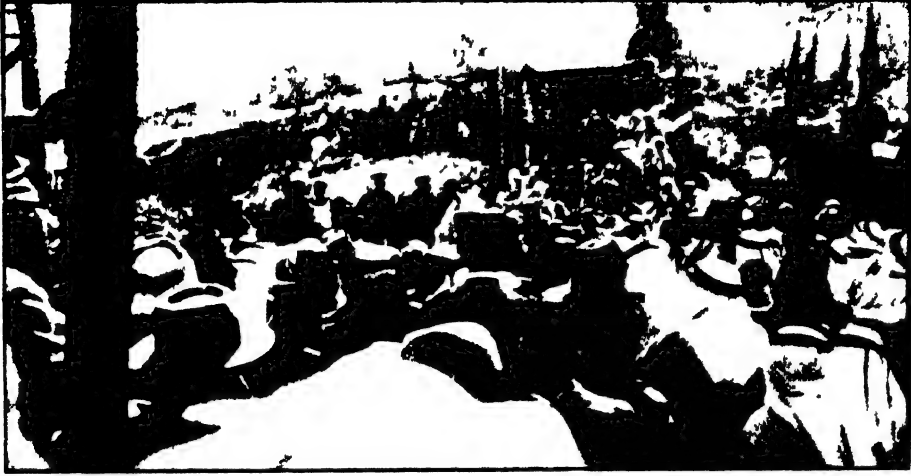
بیوی کی تعلیم | اخلاقیات اور خوجا بازمی کی مشترکہ تصنیف میاں بیوی کی تعلیم قرین اور آپس میں لڑنے کی بہت کامیاب کتاب ہے قیمت علم رہنما دفتر منادی دہلی



استاد—[۱] دوست [۲] دوست [۳] نضرالله شاه نظامي [۴] محمد ابي نظامي [۵] ملاي شاه نظامي
 [۶] محمد قاسم نظامي [۷] دوست—
 بهمن—[۸] حکيم خسرو شاه نظامي [۹] سروان صوفي شاه نظامي [۱۰] خواجه حسن نظامي [۱۱] ملاي شاه نظامي [۱۲] مورشاه صهيان نظامي



رہنمون ہونما کی نظامتہ جماعت سیدہ ۱۹۱۸ء
 سیدہ لہوہ ۱۹۲۱ء



بیت المقدس میں حضرت موحی کا عرس



سلطان ابن مہود کے فرزند دیوعل
بیت المقدس میں سالہ ۱۹۳۵ ع



مولانا حسن الدین صاحب
خاموش اپنے بچوں میں

ناسید کیا جاسکے۔

ڈاکٹر چودھری نذیر احمد خاں صاحب احمدی۔ مندوال۔ ۱۔
میاں اپنی بیوی کے احساسات کا خیال رکھے اور بیوی اپنے خاوند کے
احساسات کا ۲۔ اپنا نفع ترک کر کے انگریزوں کی بہبودی کا خیال
کریں ۳۔ تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کیجائے ۴۔ سیکر
اپنی عزت اور تعلیم کا خیال کرتے ہوئے جو کام بھی ملے اس پر لگجائیں
۵۔ پہلے اپنے دل میں گلوں پیدا کریں اور اتحاد پیدا کریں پھر طاعت کریں

چودھری ممتاز احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ سرگودھا۔ ۱۔ ایک دوسرے
کے جذبات کو ملحوظ خاطر رہیں ۲۔ آپس میں لو کر ۳۔ مذہب اڑ جانے
سے ورنہ ناممکن ہے۔ مذہب اور تعصب دو لازم و ملزوم چیزیں
ہیں اور قوموں کی تقسیم بلحاظ مذہب ہے۔ ۴۔ ملکی حکومت سے
یا جنگ سے ۵۔ قوم اں کے لئے وظائف مقرر کر دے۔

مفتاب علی خاں صاحب کٹر ولسون پور۔ ۱۔ رفاقت سے۔
۲۔ دیانت داری و جانفشانی سے ۳۔ رغبتی و ہمدردی سے ۴۔ چنا
جو گرم بنا کر اور گلی گلی گھوم کر بچنا باعث تذلیل نہ سمجھنے سے ۵۔ عل
احکام فتر آتی سے۔

برجیوہن لعل صاحب جھنگریو فارسٹ (دیرو دون)۔ ۱۔ باہمی
دلی سچی محبت سے ۲۔ سچی غلامی منظور کرنے سے ۳۔ باہمی خدمت
و محبت سے ۴۔ صنعت و حرفت میں نئی ایجادوں میں ترقی
دینے سے ۵۔ سچے خیالات کرنے سے۔

جگدیش چندر صاحب بڑہ طالب علم پنجم۔ متان شہر۔ ۱۔ میاں بڑی
ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات و خواہشات کا خیال کرتے ہوئے شگ
کو کبھی دل میں نہ لائے دیں ۲۔ ہندوستانی تجارت میں انگریزوں کا
مقابلہ نہ کریں ۳۔ تمام اقوام میں تعلیم۔ رواداری اور انصاف کا
جذبہ پیدا ہو جائے۔ ۴۔ ملکی صنائع و فنون کی طرف توجہ دینے سے
اور نوکریوں کا خیال ترک کرنے سے ۵۔ پبلک مالیاتی و لفاق پیدا
کرنے والے لیڈران کو دھتکار دے۔

سی پارہ دل حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کے خاص مضامین کا مجموعہ ہے
ایم۔ اے۔ کے کورس میں داخل ہے قیمت دو روپے پتہ دفتر چمن اربو و بلڈ پوڈلی

یس۔ راگھو مندر او صاحب تادوگیرہ حیدر آباد دکن۔ ۱۔ اردو اجمی
زندگی کی اصلی غایت سے واقفیت حاصل کر کے ازدواج عمل میں لائی جائے
۲۔ انگریزوں کی حکومت کو دل سے پسند کریں نیز برہات میں انہیں کی
تعظیم کرتے پر آمادہ ہوں ۳۔ تعصب جیسی صفت جو خصوصاً ہندوستانیوں
کو ہر طرح سے ترقی کے مدارج پر پہنچنے سے روک رہی ہے جڑ سے نکل جائے۔
۴۔ علم محض ملازمت کی وجہ سے نہ حاصل کریں بلکہ صنعت و حرفت
کو فروغ دیں نیز محنت پسند بن جائیں ۵۔ اگر یہ یقین ہو جائے کہ وہ اپنی
ذاتی مفاد کے لئے لیڈر نہ بنا ہو بلکہ قومی بھلائی و بہبودی کی خاطر اپنی
جان و مال تک قربان کرنے پر آمادہ ہو۔

عبدالباری صاحب یادگنجی ضلع غازی پور۔ پانچوں کا جواب
اخلاق حسنہ اختیار کرنا۔

محمد یسین صاحب سستی پور۔ پانچوں کا جواب اپنے کو چھوڑنا بھجنا

عبدالحمید خاں صاحب ہیڈ ماسٹر زملوٹ ستیان۔ مری راولپنڈی۔
۱۔ ہم خیال اور ہم مذاق میاں بیوی آپس میں خوش رہ سکتے ہیں۔ نہ کہ
خاندان۔ امیر اور ہم نسل۔ ۲۔ ہندوستانی مروجہ قانون کی پابندی کرنے والے
انگریزوں کی تعظیم کرنے سے۔ ۳۔ خود غرضی اور نکر چوڑنے سے۔ بلاتینز
و تقریبی باہمی شادیاں کرنا بھی مفید ہیں ۴۔ جملہ اشیاء در آمد اپنے ملک میں
تیار کی جائیں۔ اور جملہ کاموں ذراعت صنعت۔ ملازمت وغیرہ میں ملکہ
ہر شخص حصہ لینے کا مجاز ہو ۵۔ لیڈروں کا مقصد سچائی کے ساتھ خلق
خدا کی خدمت کرنا اور صرف خالق سے صلہ کی امید ہو یعنی ان کا زاویہ نگاہ
بہت بلند ہو۔

عبدالرحمان صاحب سیٹھ بن قاسم سیٹھ۔ کوٹگڑی۔ ۱۔ نیک نیتی اور
خوش اخلاقی سے ۲۔ انصافی اور نیک نیتی سے ۳۔ دل کی کدورت
دور کرنے سے اور اقوام سے اتفاق کرنے سے ۴۔ آرام طلب نہ ہونے
اور سستی نہ کرنے سے ۵۔ اقوام کے ساتھ اتفاق رکھنے سے اور ان کی
غنجوری کرنے سے۔

علی احمد یوسف صاحب زئی طالب علم انٹرنس بیونپور۔ ۱۔ مناسبت
مزاج و مذاق ہے ۲۔ وفاداری ہے ۳۔ اگر تعصبات مذہبی دور کیا
جاسکے ۴۔ الرشیخت سے پرہیز کیا جاوے ۵۔ اگر اغراض ذاتی نہیں سے

صاحب محمد خاں صاحب قائم خانی حیدر آباد دکن۔ ۱۔ جانفشن سے دور تکرانے فرائض کو اہلی معنوں میں ادا کریں ۲۔ حلیہ تحریر کریں کہ رہائے گم شدہ سینک آئندہ سے طلب کر کے ذوق نہیں کریں گے، تمام اتحاحشہ ممکن نہیں۔ البتہ مسلمان لفظ مسلمان کا مفہوم سمجھ لے بارے اس ہوگا ۴۔ وعدہ اوقات کی پابندی کریں، کوشش کو جاری رکھیں ۵۔ لیڈر اسم بسمی ہوں تو تمام درجہ خلوص دیکھئے۔ ورنہ لیڈروں میں وہ خلوص پتہ معنی دارد۔

محمد عبدالستار صاحب قابل مدراس۔ ۱۔ بیوی حسین و خوش خو۔ اور مرد صاحب زراور تدرست ہو۔ ۲۔ خوشامد سے اور اطاعت سے۔ ۳۔ باہمی شروط قبول جاننے پر ۴۔ غفلت اور کہالت دور کرنے سے ۵۔ لیڈروں میں سے خوداری و خود آرائی و خود غرضی فخر ہو جائے۔

مرزا حسن صاحب بن مرزا حیرت مرحوم دہلوی مقیم حال مندسور ۲۱۸۔ ۱۔ زوجین اگر شرعی حقوق کی پابندی کریں ۲۔ انگریزوں کی ہاں میں ہاں ملائے رہیں ۳۔ تعصب مذہبی کو دور کریں ۴۔ دستکاری کرنا اور نئی پوزیشن کو ترک کرنا ۵۔ خود غرضی کو دور کریں۔

صغیر الدین صاحب۔ ۱۔ مہر واداری سے ۲۔ ان کی غلامی سے ۳۔ اخلاص سے ۴۔ تجارت سے ۵۔ مذہب سے

محمد لال خاں صاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس راپا چوٹی۔ ۱۔ میاں پری آپس میں باہمی اتحاد و خلوص و محبت فیاضانہ ہمدردی اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار سلوک روا رکھیں ۳۔ اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ سے علم اگرچہ ہندو سے مسلمان کی عداوت نہیں جاتی لیکن زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا بقول حالی ۴۔ جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے ۵۔ نہیں لگتی کچھ ہمیں دولت زیادہ ۶۔ بلا امتیاز پیشہ و پوزیشن محنت مشقت کرنے اور سستی سستی دور پار کرنے سے مع مقصد دل بے طلب برائے گا۔ ۵۔ گریڈ ٹیڑھی کھیر ہے تاہم ۶۔ سر موچی نہیں ہے فرق شیعہ اور سنی میں ۷۔ مشا دیں سارے جھگڑے مولوی گرد میاں ہو کر۔

ان جوابوں میں ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا۔ حسن نظامی

حکیم ایس۔ کے محمد عباس۔ سر امیٹوا۔ میاں کے رنگ کے مطابق بیوی اور بیوی کے حقوق ادا کرنے میں میاں سر انجام دے ۲۔ وقت کے پابند اور مذہبی جھگڑوں سے بیزار رہے اور ان میں دخل نہ دے ۳۔ ایک کے مذہب کو دوسرا مذہب برائے کہے۔ ۴۔ ہر نوع انسان وقت مقررہ پر اپنا فرض انجام دے اور حکومت بے روزگاریوں کی طرف نظر انداز کرے ۵۔ سے مرزا اور مفید فرائض پر غور و غوض کرنیوالوں کو مقرر کریں۔

حیدر بخش صاحب قریشی جامع مسجد راٹھ۔ ۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے جذبات کا احترام رکھیں ہمیشہ خوش رہیں گے۔ ۲۔ ہندوستانی خود غلام رہ کر انگریزوں کو اپنا آقا مانہ رہیں وہ خوش رہیں گے۔ ۳۔ اگر ہندوستانی اقوام معاہدہ کے سامنے باج بکھنے اور گاؤں کو کشتی پر جھگڑنا چھوڑیں تو متحد ہو جائیں گے ۴۔ صنعت و حرفت و تجارت کو ترقی دینے سے بیکاری و بے روزگاری دور ہو سکتی ہے ۵۔ لیڈر اگر ایک دوسرے کی گالیاں اور بخش کلامی کا جواب نرمی سے دیں تو انہیں خلوص ہو سکتا ہے

شاہ محمد فضل الرحمن صاحب ڈپلیم مبارک پور رابر۔ ۱۔ جبکہ دونوں میں باہم سچی محبت ہو طابع یکساں ہوں اور شادی ایک دوسرے کے خود پسند سے ہو تو اور ہاں جبکہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کرنا بھی چھوڑ دیں۔ ۲۔ خوشامد اور اپنی اپنی قوم کے ساتھ عداوت کرنے کے ذریعے۔ ۳۔ ملک کی کامل آزادی کے بعد چڑے اور کشت و خون ہو کر۔ پھر دلوں کی صفائی اور ہمدردی کے ذریعے۔ ۴۔ موجودہ طریقہ تعلیم کو خیر باد کہہ محنت و مشقت کے ساتھ ہنر اور تجارت اختیار کرنے کے ذریعے ۵۔ جبکہ سچا ایشاں اور حقیقی خدمت کریں اور باہم حسد کرنا چھوڑ دیں اور خود غرضی کو پاس نہ آنے دیں اور ہاں دعویٰ اڑانا بھی ترک کر دیں۔

نور محمد حسین صاحب تازہ عالم کونالچ چو پائی ڈبئی۔ ۱۔ دو بہادرین اگر اپنی مرضی سے شادی کریں گے ایک دوسرے کو خوش رکھ سکیں گے۔ ۲۔ ہندوستانی اگر آزادی کا مطالبہ نہ کریں تو انگریز خوش ہو جائیں گے ۳۔ بورڈ لیڈروں کو لیڈری سے خارج کر دیا جائے تو ہندوستان آج ہی متحد ہو جائیگا ۴۔ اگر اپنی اولاد کو ہم سوچ سمجھ کر اور ضروریات زمانہ کا لحاظ کر کے تعلیم دیں۔ بے روزگاری دور ہو جائیگی ۵۔ ایسے لیڈر جن میں خلوص نہ ہوں گا بائیکاٹ کیا جائے اور انہیں چندہ توہر گز نہ دیا جائے۔

علمی جامہ پہنایا جائے (اس جواب کے بعض لفظ سمجھیں تہیں آئے حسن نظامی)

عبدالرحمن خاں صاحب دیہہ دون - ۱۔ خواہشات فریقین کے پورے ہوں ۲۔ ان کی غلامی کو قبول کر کے ۳۔ سودا و گنوگشی بند کر کے ۴۔ صنعت و حرفت کی نئی ایجادوں میں ترقی دینے سے ۵۔ تبادلات کے کرنے سے -

مولوی گل محمد صاحب لاہور - ۱۔ حیثیت اور انسانی جذبات کا لحاظ کر کے خود مختاری کی عمر میں خود دیا اجازت سے شادی کریں ۲۔ اپنا فرض اور گورنمنٹ کے حقوق اور ان کی اپنی عادت بنائیں یہاں تک کہ قانون کی زد میں نہ آویں ۳۔ ہر ایک قوم دوسروں کو اپنے مذہبی فرض میں محدود جان کر ان کی مدد کریں اور دنیا میں مساوی حقوق دیں ۴۔ تنگدلی اور آرائش کے سامان جب تک ملک میں نہ پیدا ہوں - قطعی ترک کر دیں اور سودیشی اشیاء پر گزارہ کر کے صنعت و حرفت کو ترقی دیں ۵۔ سب لیڈر مجبور ہوں کہ وہ بیسویں قوم مد نظر رکھ کر دستور العمل کو متحد کریں چاہے کثرت رائے سے ہو اور بعد فیصلہ وہی دستور العمل سب اپنا خیال کریں -

۲۱۹

مولوی علی شیح محمد رفیع صاحب قریشی برہنہ بازار ضلع گوردکھ پور - ۱۔ آپس میں عشق و محبت ہو - دونوں میں سے ایک بد صورت نہ ہو - ۲۔ ملکی و قومی نفع و نقصان کا خیال کرتے ہوئے اپنی رائے کی تائید اور ان کے حکم کی تعمیل کریں ۳۔ جب ایک دوسرے کے دل میں تعصب - نفرت اور کینہ نہ ہو - دونوں ایک دوسرے کے حق کو تسلیم کر لیں - ۴۔ غفلت اور آرام طلبی کو چھوڑ دیں کم و بیش اجرت اور منافع پر جو کار لائق ہو اختیار کریں ۵۔ لیڈر صرف اپنی ہی بات پر ضد نہ کریں حق پسندی اختیار کریں - ملکی و قومی فائدہ مد نظر رکھیں -

مسعود اختر منت مسعود ٹومی مرحوم بہاؤں منزل بھوپال - ۱۔ جبکہ دونوں کو اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کا سلیقہ ہو ۲۔ جبکہ ہندوستانی سورج کا مطالعہ چھوڑ دیں ۳۔ جبکہ مذہب کی قید بالکل اڑ جائے - ۴۔ جبکہ ہندوستان سودیت روس بن جائے ۵۔ جبکہ چنہ اور ہر کام میں اس کی اگائی بند کر دی جائے -

مسعود نامی علی گڑھ کے مشہور معلم پانہ کھلاڑی تھے ان کی صاحبزادی کے بہت اچھے جواب لکھا ہے - حسن نظامی

شیخ عبدالرحمن صاحب مجلس پیر امراتی (برار) - ۱۔ پابندی نماز سے - ۲۔ وفاداری سے ۳۔ ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرنے سے ۴۔ صرف سچی مال کے استعمال سے - ۵۔ اول تولد اپنے مذہب کا واسطہ دیکر نہ بنا لیکر

بدرالدین صاحب ناظم جمعیت تنظیم اہل حدیث پنجاب امرتسر - ۱۔ تالعداری اسوہ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و احکامات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ۲۔ ہر بات کا جواب جی حضور دینے سے ۳۔ ایک دوسرے پر اعتماد کر کے ۴۔ کسی چھوٹے سے چھوٹے کام کو حقیر نہ جانے اور سادہ زندگی اختیار کر کے ۵۔ سب کا بائیکاٹ کرنے سے -

اہلیہ اجمال احمد خاں صاحب لاہور - ہر شخص خلوص کے ساتھ اپنا فرض منصبی ادا کرے -

مولوی مقبول احمد صاحب نظامی سیو ماہ ضلع بجنور - تمام سوالات کا جواب - سچ بولنے سے -

قادر بخش صاحب موہن سیالوی بہمدردی اور ایثار ہر انسان میں ہونا چاہیے - سب باتوں کو انشاء اللہ پورا کریں گے -

مولوی حکیم محمد تقی صاحب کنہ بھوانی گنج - ۱۔ جب آپس میں ایک دوسرے کے جائز حقوق کا لحاظ کریں ۲۔ حسن تدبیر سے ۳۔ جب ہر قوم ایک دوسرے کے حقوق کو احترام کی نظر سے دیکھے ۴۔ حصول علم - اور ہر ادنیٰ سے ادنیٰ پیشہ اور صنعت کو عار نہ سمجھنے سے ۵۔ نیک نیتی اور اتحاد عمل سے -

محمد فضل حق صاحب ہرائلی دیکل چیف کورٹ ریاست بجنور - سب کا جواب ایک ہی ہے - محبت سے - محبت سے -

سید اسماعیل صاحب پوسٹل مشنر بانی پت - ۱۔ اگر مایاں ہو تو ترقی دینا چاہیے میں سے زمانہ و مردانہ نرسنگ و پلاننگی وارڈو بنادالیں ۲۔ اگر انگریز ہندوؤں کو کم از کم نوے فی صدی تعلیم و تربیت یافتہ بنادیں ۳۔ اگر مسلم و غیر مسلم عمان وطن تربیتی دلچسپی جاری کر کے اولاد کو ہمدردی و بردباری سکھائیں ۴۔ ہر پستی میں سستی دینا و ترقی دینے سے یکساںی و درجہ کی ہے اگر حسینی ترقیتی درجہ جاری کر کے ہر درجہ کے نصاب تربیت میں خلوص کو

جوابوں پر حسن نظامی کی تنقید

میر سے پانچ سوالوں کے جوابات جس کمیٹی کی سرپرستی

کئے گئے تھے اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور بہت تھوڑے جوابات انتخاب میں آئے لیکن جب میں نے منتخب جوابوں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں بھی انتخاب کی گنجائش باقی ہے بعض جوابوں کی زبان اچھی نہیں ہے بعض نے جوابات غیر متعلق دئے ہیں تاہم چونکہ انکوائری صحاب کی کمیٹی نے منتخب کیا ہے اس واسطے میں اس انتخاب پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ البتہ ان جوابات کی روح اور نتیجہ مختصر سی تنقید کرنی چاہتا ہوں۔

۱۔ پہلے سوال کے جوابوں کی نسبت میرا خیال ہے کہ اکثر جوابات ٹھیک ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو خانگی زندگی کو درست رکھنے کا احساس ہو گیا ہے اور رفتہ رفتہ میاں بیوی کے اختلافات اس احساس کے ذریعہ دور ہو جائیں گے۔

۲۔ دوسرے سوال یعنی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھا جائے کے جوابات میں بعض لوگوں نے غلط جوش کا اظہار کیا ہے۔ انگریزوں کا اور باہمی خانہ جنگی سے خوش نہیں ہوتے بلکہ سچ بولنے اور اپنے فرض کو خود داری کے ساتھ ادا کرنے سے اور بے ضرورت خوشامد نہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ انگریزوں کی خصلت کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔

۳۔ تیسرے سوال کہ اقوام ہند میں اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے کے جواب میں بھی جواب دینے والوں نے غلطیاں کی ہیں۔ اختلاف مذاہب کے باعث نہیں ہے بلکہ مذہب کو توڑنا ہیالیا جاتا ہے۔ اصلی بنیاد رومی ہے اور گزشتہ زمانہ کے رائج نہیں پس اتحاد جب ہو گا کہ رومی سب کو ملے اور ہر قوم گزشتہ زمانہ کی رنجشوں کو دل سے دور کر دے۔

۴۔ چوتھے سوال کا جواب سب نے ٹھیک دیا ہے مگر صنعت و حرفت کے فروغ ہی بڑے روزگاری دور ہونے کا دار و مدار ہے۔ یعنی جب ہندوستان کی صنعت و حرفت ترقی کرے گی اور لوگ پیشہ کو عیب سمجھنا چھوڑ دیں گے اور نوکریوں کا خطہ دور ہو جائیگا تب ہی بیکاری دور ہوگی۔ میں اس جواب کو نہیں مانتا کہ سورج کے بعد بیکاری دور ہوگی۔ کیونکہ جن گورے ملکوں میں سورج ہے وہاں بھی ابے شمار بے کار موجود ہیں۔

۵۔ پانچویں سوال کے جوابوں میں بہت زیادہ غلط فہمیاں معلوم ہوتی ہیں۔ سوال یہ تھا کہ لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا ہو۔ مگر جوابات اکثر غیر متعلق ہیں۔ خلوص پیدا کرنے کا مقصد بہت کم لوگوں نے بتایا ہے۔ البتہ میں ان جوابوں کو صحیح سمجھتا ہوں کہ پبلک کام

کرنے والوں کو قوم کی طرف سے گزاؤ ملنا چاہئے۔ اور چند جان کے ہاتھ میں نہ جانا چاہئے۔ چندہ جمع کرنے والے اور ہوں اور خرچ کرنے والے اور ہوں۔ اور رہنمائی کرنے والے اور ہوں۔ اور ہر ایک کے عمل کا محاسبہ قوم کرتی رہے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا ہندوستان مخلص لیڈروں سے محروم رہے گا۔ گزشتہ زمانہ میں مسلمان لیڈروں نے ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ چندہ وصول کیا۔ مگر آجنگ قوم نے اس کا حساب نہ مانگا۔ اور موجودہ زمانہ میں گاندھی جی نے اچھوتوں کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع کیا۔ مگر کوئی شخص ان سے حساب نہیں مانگتا۔

بہر حال ان جوابات پر اچھی طرح غور کرنے سے بہت سے ہندوستانیوں کو سیدھا راستہ مل جائیگا بشرطیکہ وہ غور کریں۔

کارآمد کلمات

۱۔ مصیبت میں سولے خدا عزوجل کے کسی پر بھروسہ مت کرو۔ وہی سب کا دستگیر ہے۔

۲۔ کبھی کسی کے مال کو خورد و برد نہ جائز طور پر مت کرو۔ اس سے ایمان ضائع ہوتا ہے۔

۳۔ سچائی۔ عقل و شعور حیات کی کنجی ہے۔

۴۔ سچائی اور دروغ گوئی آخر ظاہر ہو جاتی ہے جس سے بعد میں پشیمانی ہوتی ہے۔

۵۔ راز مخفی رکھنا ہمیشہ کی کامیابی ہے۔

۶۔ تندرستی میں خدا کو ہمیشہ یاد رکھو۔

۷۔ ہوشیار اور چالاک آدمی سے بچنا چاہئے۔

۸۔ ہر ایک سے محبت پھیلاؤ تاکہ رتبہ زیادہ ہو۔

۹۔ اس خیال میں مست مت رہو کہ میں ہمیشہ تندرست و خلبخت اور تو نگری رہوں گا۔

۱۰۔ اس نیت سے عیب مت کرو۔ کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

۱۱۔ جو کام اپنے سے نہ ہو سکے۔ اُسے سب کیلئے ناممکن خیال نہ کرو۔

۱۲۔ ہر ایک کو نیک مشورہ دو۔ برائی سے بچاؤ۔ خود بھی بچو۔ یہ بڑی سخاوت ہے

۱۳۔ سائل کو مت جھڑکو۔ نرمی سے جواب دو۔ ۱۴۔ ہر بزرگ اور ماں باپ کا ادب کرو۔ دین اور دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاؤ گے۔

۱۵۔ ہر شیریں زبان کو دوست خیال نہ کرو۔

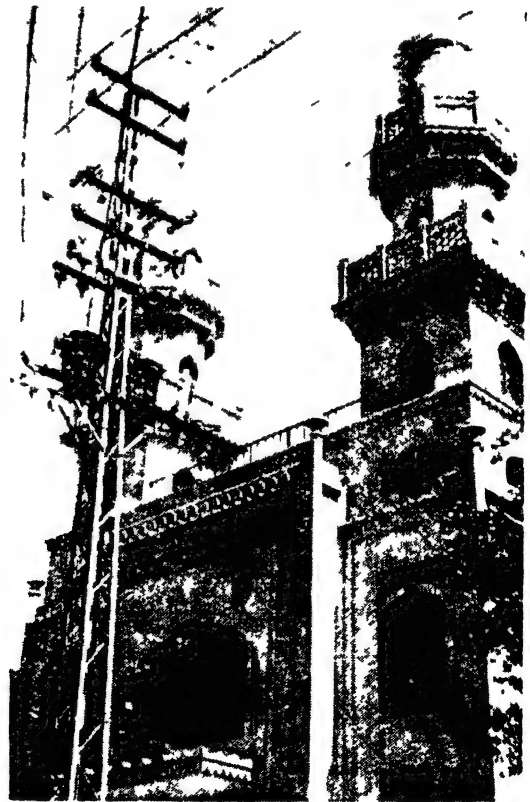
قادر بخش مومن سیالوی۔ کالا۔



قصر من المقدس من ہندی تلمہ میں عثمان مرزا کی شی عہد
حکومت کے عہد میں جس کی ہندی متہ کی ہیں



۱۵۰۰ (جاپان) کی پہلی مسجد نے مہارہ پر پہلی
مریمہ مسٹر فیروالدس اداں دے رہے ہیں



۱۵۰۰ (جاپان) کی پہلی مسجد نے لمد مہارے
جہاں روراء پانچ وقت اداں ہوتی ہے

(۸۳)



پانچ آدمی مولانا صاحب ۱۵۰۰ قریب میں



دوسرا آدمی دہشت



دوسرا آدمی دہشت



بیت المقدس کا دورہ جس کے اندر تخت نصر دیکھا
اور دجلہ اور بہرہ دی حکومت کا خاتمہ کر دیا



بیت المقدس میں سلطان صلاح الدین
کے عام اجتماع میں



سکھن (دہلی) میں اہل اسلام کے اجتماع



مہاراجہ سرکشی پرشاد بہادر ایسے محسن نے ساتھ ۱۹۱۳ حیدر آباد میں



راؤ ہرچند صاحب دہلوی منصب دار حضور نظام
ورد او حیدر صاحب



راؤ حیدر صاحب محل دار دہلی میں
شر آصف حامی

آتالیق اشتہار نویسی

ذیل میں میرے دادا جان (خواجہ حسن نظامی) کے لکھے ہوئے شائع شدہ چند پوسٹراس غرض سے درج کئے جاتے ہیں کہ اشتہار نویسی کا طریقہ ہر شخص سیکھ سکے۔ دادا جان نے اس قسم کے ہزاروں پوسٹر تبلیغ و شہابی کی لڑائی کے زمانہ میں شائع کئے تھے مگر میں نے صرف حین خاص اشتہار درج کئے ہیں۔ صحت

اجمیری دربار کا حکم

اجمیری خواجہ عربیٹ نواز کے عرس شریف میں حاضر ہونے والی بازاری پیشہ دروختوں کو اجمیری دربار کا حکم سنایا جاتا ہے کہ اگر وہ اس پال مقام میں اپنے خراب پیشہ کا کوئی کام کر سکی تو ان پر خدا کا غضب نازل ہوگا ان کو ناگہانی بیماریاں ہو جائیں گی۔ ان کی جان، ان کے مال اور ان کی شہرت کو بھی نقصان پہنچے گا۔

وہ ہند کے داتا کی زیارت کو حاضر ہوں تو کسی برے کام کا خیال بھی دل میں نہ لائیں ورنہ اسی سال کے اندر ان پر تباہی آئے گی۔ اور جو مرد اجمیر شریف میں حاضر ہو کر ان بازاری دروختوں کی بدکاری میں شریک ہوں ان کو بھی جان و مال و آبرو کی بربادی سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اسلئے ہر شخص اجمیر شریف کی پاکی اور عظمت کا خیال رکھے۔

فروری ۱۹۳۳ء

حضرت زینب کی تقریر

جب کر بلا قتل عام ختم ہو گیا، اور یزیدی فوج کے غوثی حضرت امام حسین اور تمام شہیدوں کے سر نیزوں کی نوکوں پر چڑھا کر یزید کے پاس لے چلے تو حضرت امام حسین کی عورتوں اور بچوں کو ہاتھوں میں رسیاں باندھ کر اونٹوں پر بٹھایا گیا

شہیدوں کے سردار یہ قیدی جب کسی آبادی اور شہر سے گزر رہے تھے تو ہزاروں آدمی عورت مردان کا متناسخ دیکھنے کو جمع ہو جاتے تھے، جس وقت یہ قافلہ کو فہر کے بازاروں سے گزرتا تو راستوں، گلیوں اور مکانوں کی چٹوں پر ہزار ہا عورت مرد اور بچے کھڑے زار و قطار روتے تھے، قیدیوں میں حضرت زینب بنت علیؑ بھی تھیں، جو اونٹ کی نیکی پیڑ پر بیٹھی تھیں، اور ان کے ہاتھوں میں رستی بندھی ہوئی تھی، انہوں نے مناسخیوں کو مخاطب کر کے دردناک تقریر کی: کیونکہ حضرت زینب بنتی ہاشمی کی عورتوں میں سب سے اچھی تقریر کرتی تھیں۔

”دیکھو دیکھو، ہمارا مناشا دیکھو، میں فاطمہ بنت رسول اللہ کی

بچی ہوں، اُمّ میرا باپ تھا، اور حسین میرا بھائی تھا، جس کا کٹ ہوا سر سامنے نیزہ پر چڑھا ہوا جا رہا ہے، وہ آگے حسین کا بیمار بھتیجا ہے، جس کو رسیوں سے جکڑ کر باندھا گیا ہے، اپنے گھر کے بیماروں کو آرام پہنچائے ہو، مگر اپنے رسول کے بیمار نواسہ کی سیر بھی دیکھ لو کہ اونٹ کی نیکی پیڑ پر بیٹھا ہے، نہ دوا ہے، نہ آرام ہے، نہ دھوپ کا سایہ ہے، نہ نرم بستر ہے۔“

اس سکیڑہ کو بھی دیکھو، یہ اب یتیم ہے، اور باپ کے خون بھرے سر کو تمام راستہ دیکھتی آئی ہے، اور گھڑی گھڑی پوچھتی ہے، اماں گھر تک چلو گی؟ مگر ہم اس کو کیا جواب دیں کہ ہمارا گھر تو اجڑ گیا، آسمان کے نیچے قبر کے سوا اب ہمارا کوئی بھی ٹھکانا نہیں ہے! جب تک

منزل ختم نہ ہو جائے ہم کسی جگہ اپنے اختیار سے ایک دم کو بھی ٹھہر نہیں سکتے، ہماری مجال نہیں ہے کہ دھوپ کی شکایت کریں، یا پانی کا ایک گھونٹ مانگیں یا روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کریں۔ ہم اس رسول کے گھر والے ہیں جو بیماروں کا تیمار دار تھا، جو بھوکوں کو روٹی، پیاسوں کو پانی اور قیدیوں کو رہائی دیتا تھا، اور جو ستم رسیدہ لوگوں کی دھوکائی کرتا تھا، مگر آج ہم خود بھوکے ہیں، پیاسے ہیں، قیدی ہیں، بیمار ہیں اگر ہم کہتے ہیں کہ درآمد بھر کو اونٹ روک لو تاکہ بیمار اور بچے پانی کا گھونٹ پی لیں تو ہمارے کوڑے مارے جاتے ہیں، اور ہم کو گالیاں دی جاتی ہیں!

دیکھو، اس سے بڑا مناشا تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، اور نہ کبھی دیکھو گے اور خدا کرے کوئی بھی نہ دیکھے، مگر میں تم سے کہہ دیتی ہوں کہ اس دنیا کی عزت پر، دنیا کی حکومت پر دنیا کی دولت پر گھمٹ نہ کرنا، یہ سب فنا ہو جائیگا چیزیں ہیں، اور میں تم سے یہ بھی کہتی ہوں کہ ہماری اس مصیبت پر روتے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ ہم نے حق و صداقت کیلئے اپنے سر کوٹا اے، گھر لٹا اے، اور سب کچھ برباد کر دیا، اگر ہم کو ہم سے محبت و ہمدردی ہے تو تم بھی اسلام کے حق اور سچائی کو قائم رکھنے کیلئے ہماری طرح قربانیاں کرنا اور جو لوگ مسلمان نہیں ہوئے ہیں، ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اور کہنا کہ

دیکھو اسلام ہی ایسا دین ہے جو رحمت کی حمایت اور مسقر بان کر دینا سکاتا ہے، جو اس دین کو قبول کر لیتا ہے، سب سے بڑا سچا اور سب سے بڑا سرفروشن بجاتا ہے، اور دنیا میں اس سے زیادہ کوئی بھی بے عقل نہیں ہے جو اسلام جیسے اچھے دین کو چھوڑ کر دوسرے لطف جانا ہے، تم کسی دین میں حسین جیسا آدمی نہ پاؤ گے، جس نے اسلام کی سچائی کے لئے اپنا اور اپنے بچوں کا سر دے دیا۔ اور اسلام کی عزت کے ساتھ ہم غور توں کی تید کا بھی اُس کو خیال نہ آیا، کیونکہ وہ اسلام کا سب سے بڑا عاشق تھا۔ یکم محرم ۱۳۳۵ھ۔ اگست ۱۹۱۷ء

علی اکبر بر چھی کہا کر گرے

امام حسین کے بڑے لڑکے علی اکبر اٹھارہ برس کے تھے جب وہ دن میں گئے تو خوب لڑے، اور بہت دشمن ان کے ہاتھ سے زخمی ہوئے اور مرے مگر پھر سینکڑوں دشمنوں نے ان کو گھیر لیا اور تنواریں مار مار کر خوب گھائل کر دیا، آخر ایک کوئی نے ان کے سینہ پر بر چھی ماری جو پیٹھ کے پار نکل گئی، اور وہ گھوڑے سے گر پڑے، تو انہوں نے اپنے باپ حسین کو آواز دی۔ امام حسین جو ان بیٹے کے پاس آئے اور انہوں نے زخمی بیٹے کو چھانی کے سہاے لگالیا، اور کہا: یہ میرے لاڈلے، گود کے پائے، علی اکبر کی قربانی ہے، جو میں سچائی کی بعینہ چڑھاتا ہوں۔ یہ میری زندگی کا سہارا تھا، جو دین اسلام پر قربان ہو گیا۔ میرا اور میرے بچوں کا خون قیامت تک زندہ رہیگا اور مسلمانوں کو جہنم کے گناہ سے بچائے گا،

میں نے یزید کی بادشاہت کو قبول نہ کیا کیونکہ یزید اسلام کی تعلیم اور حکم کے خلاف عمل کرتا ہے، تم بھی اسلام کے سوا کسی دین دہرم کو قبول نہ کرو، اور میری اس قربانی کو یاد رکھو۔

میں اس خوبصورت لڑکے کا باپ ہوں، اس کے چاند سے مکھڑے کو دیکھو، جو خون اور خاک میں نظر اہوا ہے، اس کے بے لے باؤں کو دیکھو جن سے خون ٹپک رہا ہے، یہ میری زندگی کا سہارا تھا، یہ اپنی ماں کا چاہتیا تھا، اس کی شادی کے یہی دن تھے، اس نے تمہاری دنیا کا کچھ نہیں دیکھا۔ اس کی صورت تمہارے رسول مکی صورت سے بہت ملتی جلتی ہے۔

اگر تمہارا بھی کوئی جوان بیٹا ہے تو ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو کہ اس کے اندر کیسی آگ اولاد کی محبت کی ہوتی ہے۔ میں بھی آدمی ہوں، میرے اندر بھی ایسے ہونہار بچوں کی محبت تھی، مگر میں نے دین اسلام کی آبرو پر اس کو بچھا کر دیا۔ اس کا بدلہ یہی ہے کہ تم کبھی دین اسلام کو چھوڑنا، اور میرے بچہ کے خون کو بھول نہ جانا،

اب میں اس کی لاش نیچے کے اندر بچاؤں گا۔ جہاں اس کی دیکھا ماں کلیجہ پکڑے اس کی راہ دیکھ رہی ہے، اور وہاں اس کی بچھی بھی بے قرار بیٹھی ہے، اور وہاں اس کی چھوٹی معصوم بہن بڑے بھائی کو یاد کر رہی ہے۔ جب وہ سب اس دیکھنے دکھانے کے قابل جوان کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا اور جب اس کی ماں مجھ سے کہے گی لاؤ میرے زخمی کو میری گود میں دو، لاؤ پانی لاؤ کہ میں اس کے حلق میں ٹپکاؤں تو میں کیا جواب دوں گا، کیونکہ دشمن نے پانی بند کر دیا ہے، ہم سب پیاسے ہیں، پانی کی ایک بوتل ہم کو نہیں ملتی۔

اس کی ماں روتی ہوئی، اس کی بہن بھی ہوتی کھڑی ہوگی، اس کی بچی اس کی پیشانی پر مٹی ہوگی، اور میں ان کو نصیحت کر رہا ہوں گا کہ صبر کرو۔ اس کا خون امت کے گناہوں کو پاک کرے گا، اور ان کو عذاب سے نجات دلائیگا اور یہ اسی لئے دنیا میں پیدا ہوا تھا۔ یکم محرم ۱۳۳۵ھ۔ اگست ۱۹۱۷ء

لوبانو علی اصغر کو گود میں لو

جب امام حسین کے غیمہ میں پیاس کی تکلیف حد سے بڑھ ہی تو ان کا دودھ پیتا بچہ علی اصغر روتے روتے تڑپا ل ہو گیا۔ اس کا حلق سوکھ گیا اس کی ماں کے دودھ نہ رہا کیونکہ ان کا بھی پیاس کے مارے برا حال تھا آخر امام حسین نے بچہ کو گود میں لیا اور دشمن کی فوج کے سامنے جا کر کہا کہ اس بے زبان بچہ کو تو پانی دیدو اس کے جواب میں ظانوں نے ایک تیر مارا، بچہ کے حلق کے پار ہو گیا۔ اور وہ چہرہ سا پھول باپ کی گود میں تڑپنے لگا۔ وہ خون میں تڑپ رہا تھا۔ اس نے زخم کی تکلیف سے بے قرار ہو کر دونوں نسطے نیچے ہاتھوں سے باپ کی چھانی کو پکڑ لیا۔ اور معصوم آنکھوں سے باپ کو دیکھنے لگا تڑپتے ہوئے بچہ کو امام حسین گھر میں لائے۔ ان کی بیوی صاحبہ غیمہ کے درد و داغ پر بچہ کی مانند سے بیتاب کھڑی تھیں اور سمجھ رہی تھیں کہ ان کا بچہ پانی پے کر آتا ہوگا۔ باپ نے کہا لوبانو علی اصغر کو گود میں لوبانو بے خبر تھیں کہ ان کے بچہ کا کیا حال ہے انہوں نے گود پھیل کر بچہ کو لے لیا۔ تو دیکھا بچہ خون میں غرق ہے۔ دم توڑ رہا ہے۔ بچہ نے ماں کی گود میں ایک قدر تیختی پائی تو مرے مرے آنکھ کھول دی اور حسرت بھری آنکھوں سے مایوس ماں کو دیکھا۔ گویا ماں سے فریاد کی کہ دیکھو ماں بچے بھی مار ڈالا۔ ماں بچے باقی نہیں دیا۔ اماں میرا حلق سوکھا جاتا ہے۔ اماں میں تمہاری گود سے بچہ مرنے آیا ہوں۔ بھگوا جی

طرح سے دیکھ لو۔ سچے اچھی طرح چہاتی سے لگاؤ۔ اب میں قبریں چلا جاؤں گا۔ علی اصغر نے ماں کو دیکھا اور درد بھری بے کسی سے ماں کے آنچل کو پکڑا۔ وہ لاڈ کر نیوالی ماں سے اپنا دکھ کہنا چاہتا تھا اس کو اپنے پیاسے حلق کے زخم کی تکلیف کا حال بیان کرنا تھا۔ مگر اس کے زبان نہ سہی۔ اس کی عمر بولنے کی نہ تھی آخر آنچل اس کے ہاتھ سے چوٹ گھینا منکا ڈھلک گیا اور اس نے ماں کی چہاتی سے سر کو لگا کر ایک نیکی لی اور مر گیا۔

بانو نے یہ تماشا دیکھا اور اپنے بچہ کی کچھ ہی مدد نہ کر سکیں انہوں نے مانتا سبے چین ہو کر اور غم سے دیوانی بنکر امام حسین سے کہا۔ کیا اس نے باقی پی لیا۔ اس کو تو نیند آگئی یہ تو سو گیا نہیں یہ تو خون میں نہایا ہوا ہے۔ ارے یہ تو مر گیا۔ تم تو باقی پلائے گئے تھے میرے بچہ کا یہ کیا حال ہو گیا۔ بیٹا آنکھ کھو لو۔ لو میں تمہیں دودھ دیتی ہوں۔ ذرا بچے پھر دیکھ لو میں تمہاری ماں ہوں۔ تم تو چپکے ہو گئے۔ ہائے سانس بھی نہیں آتا۔ کیا ہر دم تم اس دنیا سے چلے گئے کیا تم نے میری گود خالی کر دی۔ ہائے میں کیا کروں۔ لوگوں لٹ گئی۔ علی اکبر مرے سے علی اصغر بھی مجھ سے روٹ کر جاتے ہیں۔

دنیا کی عورتوں تم کو گود کے نیچے مبارک ہوں میری گود تو آج خالی ہو گئی ایک کی جوان لاش یہ سانس پڑی ہے۔ یہ دوسرا گود میں باقی بچا ستا وہ بھی جدا ہو کر جاتا ہے ذرا میرے دل کو دیکھو ذرا میرے کلیجہ پر ہاتھ رکھو دھڑکنے لگے ہو جاتا ہے۔ میرا کلیجہ تو منہ کو چلا آتا ہے امام حسین نے کہا۔ بانو صبر کرو ہوش و تواضع کو گم نہ ہوئے دو میری اس سختی سے قربانی کو بیکار نہ کرو۔ میں نے اس کو سہائی اور حق پرستی پر نشانہ کیا ہے۔ میں نے دین کا چراغ قیامت تک روشن کرنے کو اپنے گھر کا یہ چراغ مل گیا ہے۔

لے ہندوستان کے لوگو امام حسین کی قربانیاں دیکھیں یہ سب تمہارے لئے ہوا تاکہ تم ایسے بچے دین کو قبول کرو جس میں بھائی قائم رکھنے کیلئے سب کچھ قربان کر دینے کی شان ہے۔ یہ دین اسلام اسی قابل ہے کہ دنیا کا ہر آدمی اس کو قبول کرے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر ایسے پیارے دین کو کبھی نہ چھوڑے کیونکہ امام حسین نے اپنا سر دیدیا اپنے بچوں کی جائیں قربان کر دیں تاکہ یہ خون مسلمانوں کے گناہوں کو دور کرے اور ان کو حق و صداقت پر قربان ہو جانا سکھائے۔

جب سکینہ کے ہاتھ رستی سے بندھے

جب کربلا کا قتل عام ہو چکا۔ جب امام حسین بھی شہید ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کا خیمہ اکیلا رہ گیا۔

اور وہاں کوئی رکھوالا باقی نہ رہا تو دشمن یزیدی کوئی خیمہ اہلیت کے اندر گھس گئے۔ اور انہوں نے خیمہ کا اسباب لوٹ لیا۔ انہوں نے رسول اللہ کے گھر کی عورتوں کے سروں سے ہادریں بھی اتار لیں۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ انہوں نے امام حسین کے بیمار لڑکے عابد کے ہاتھ بھی رسی سے باندھ دیے اور جب امام حسین کی کم عمر معصوم لڑکی سکینہ کے ہاتھ رسی سے باندھنے لگے تو وہ بھوک پیٹا کی ماری لڑکی ڈر کے مارے کونہ میں چھپنے لگی۔ اس نے اپنی پٹھنی زینب کی آڑ میں پناہ مینی چاہی۔

مگر شکر یزیدی کوئی باز نہ آئے انہوں نے یتیم بچی کو پکڑ لیا اسکے دو تین طابچے مارے سکینہ طابچے لگنے سے کانپنے لگی، اس نے خوفی کونیوں کو ڈرتے ڈرتے دیکھا اور دونوں ہاتھ پہلادے اور کہا اچھا اچھا مارو مت تو باندہ لو۔ اب نہ مارنا کیا اب پھر مارو گے میں تو رسی سے ہاتھ بندھواتی ہوں۔ میرے بابا جان تو بچے پیا ر کیا کرتے تھے تم مارے ہو اچھی اماں بچے بچانا۔ بابا جان کو ملانا۔ بھائی علی اکبر کو آواز دینا۔ دیکھو یہاں یہ بچے مارے ہیں۔ انہوں نے میرا منہ طابچے مارا کر لال کر دیا۔ چچا عباس بھی نہیں آئے جو گود میں اٹھا لیتے پھونکی جان تھیں کسی کو پکارو۔ ہائے رسی زور سے نہ باندھو۔ میرے ہاتھ دھکے جاتے ہیں۔ میں کئی دن سے پیاسی ہوں بچہ چکر آتا ہے۔

یہ حسین ابن رسول اللہ کی بیٹی ہے۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی پوتی ہے۔ یہ پردیس میں لاوارث ہو گئی اسکو ظلم و ستم سے بچا نہ لایا کوئی باقی نہ رہا وہ دروازہ کو دیکھتی ہے۔ کہ شاید باپ یا بھائی یا چچا یا کوئی غلام مدد کو آجائے مگر اسے کیا خبر کہ وہ تو سب باہر جنگل میں خون میں عزقاب پڑے ہیں اور آج کوئی اس بے کس کی مدد کو نہیں آسکتا۔ ایک بیمار بھائی زندہ بچا ہے وہ بھی رسی سے بندھا کھڑا ہے۔ ماں اور بچی کے ہاتھ بھی رسیوں سے باندھے جا رہے ہیں اور وہ بچا ریاں دم بخود روتی جاتی ہیں اور اپنے گھر کی حالت دیکھتی جاتی ہیں سکینہ کے حلق میں کانٹے پڑے ہوئے ہیں۔ اس سے بات نہیں کی جاتی اور خش چلا آتا ہے۔

رسول اللہ کے گھروالوں کی یہ بیتا دیکھو۔ اس مصیبت کا نقشہ خیال میں جاؤ اور سوچو کہ حق اور سچائی کے لئے امام حسین نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور مانو کہ اسلام کیسا پھانسا مذہب ہے جس کے رسول کے نواسہ نے اسلام کی چھائی۔ ایسے ایسے دکھ ہے مگر حق بات کو نہ چھوڑا۔ تم بھی اسے پڑھنے والو جب ان عظمیٰ ناک واقعات کو پڑھو تو دل کو سمجھاؤ کہ اسلامی دین سب سے اچھا ہے اور اسی کو قبول کرنا چاہئے۔ کیونکہ امام حسین نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون

ٹوٹی دارلوسے کی جے

ایک مسلمان گاؤں کے رواج کے سبب ہمیشہ پتیل کی لٹیا سے بھارت اور وضو کیا کرتا تھا اور اس نے کبھی ٹوٹی دارلوسے دیکھا بھی نہ تھا۔ ایک دن اس نے کسی مسلمان کے پاس ٹوٹی دارلوسے لٹیا دیکھا اور اس سے بھارت اور وضو کرنے کے بعد بے اختیار بولا۔ ٹوٹی دارلوسے کی جے۔ اور کہا کہ اصلی بھارت پتیل کی لٹیا سے نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر پوری پاکی اور بھارت کے نماز اور ہوری رنجی ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کو وضو اور بھارت کیلئے ٹوٹی دارلوسے ضرور لینا چاہئے ایک گاؤں کے بے پڑھے مسلمان نے ٹوٹی دارلوسے لٹیا دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ پتیل کی ہندوانہ لٹیا وضو اور بھارت کیلئے اچھی نہیں ہے۔ مگر آجکل کے پڑھے لکھے مسلمان جنکی لیاقت دور دور مانی جاتی ہے اتنی بات بھی نہیں جانتے کہ مدینہ شریف پر ابن سعود کی گولہ باری اور اس سے مسجد نبوی کا نقصان اور وضو پاک کی بھرتی وغیرہ کی خبر دشمنوں نے جھوٹ موٹ اڑائی ہے اور اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں ہے۔ اور وہ خواہ مخواہ ان ہندوستانی مسلمانوں سے مرے مارنے پر آمادہ ہیں۔ جو اس خبر پر یقین نہیں کرتے اس کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ دل میں تو مانتے ہیں کہ خبر سچی نہیں ہے۔ مگر سابق شریف کے آدمیوں سے کچھ فائدہ حاصل کرنے کے لئے فساد پر آمادہ ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ ہندوستان میں غارتگی کرنے سے ابن سعود کو نہ کچھ نقصان ہو گا نہ فائدہ بلکہ خود ہندوستانی مسلمان تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

گاؤں کے مسلمان دنیا داری پر فدا ہیں۔ اور شہروں کے مسلمان دنیا کی محبت پر جان دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے دہی ہیں جو اپنے دین کو دنیا سے مقدم جانتے ہیں۔

۴ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ - ۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء

تین دن سے زیادہ کی دشمنی حرام ہے

فیر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھی ملوین ان یھربوا لخالق ثلاثۃ ایامہ "مومن کیلئے حلال نہیں ہے کہ مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ (دشمنی و کینہ کے سبب) جدا رہے"

پس جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں سے رنجیدہ ہیں اور انکی ان سے بول حال بند ہے ان کو فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب فوراً صلح کر لینی چاہئے کیونکہ تین دن سے زیادہ کی رنجش اور بول

سے اسلام کو قیامت تک کے لئے زندہ کر دیا۔

کیسے بد نصیب ہیں وہ لوگ جو امام حسینؑ کو چوڑ کر آریہ مذہب قبول کرتے ہیں جہاں کسی نے بھی سچائی کیلئے ایسی کوئی قربانی نہیں کی اور امت کی واسطے اپنی جانوں کو، بچوں کی جانوں کو نہیں دیا۔

یکم محرم الحرام ۱۳۶۵ھ جمادی الاخریٰ ۱۹۴۵ء

مسلمان بنانا اچھا کافر بنانا

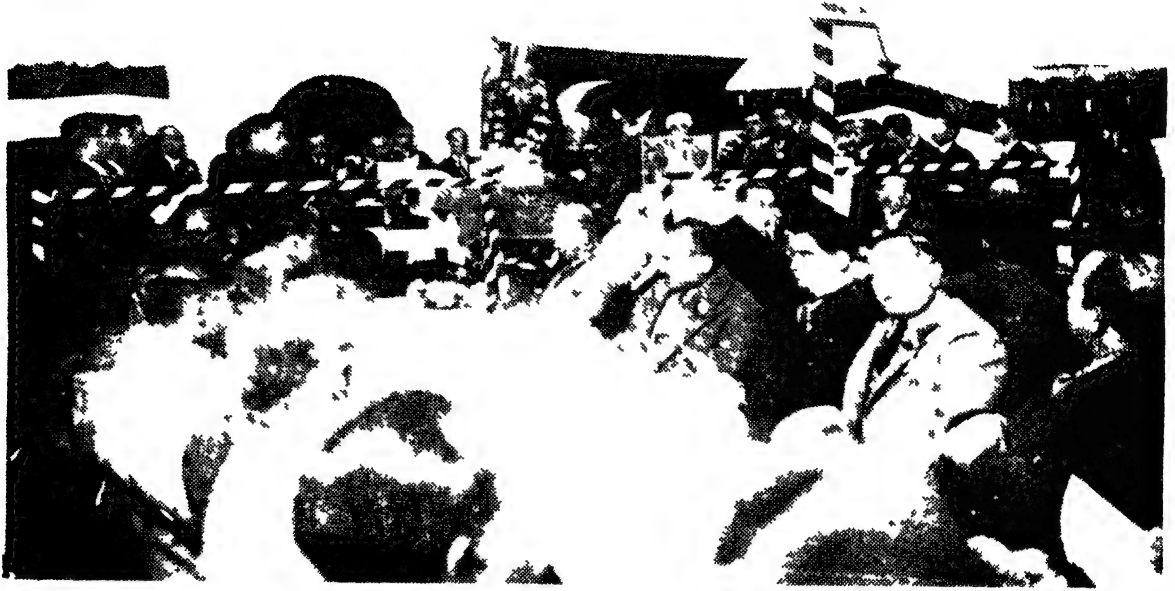
ہندوستان میں بعض مسلمان تو دوسرے مذہب والوں کو تبلیغ کر کے مسلمان بناتے ہیں اور بعض مسلمان ایسے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں کو بات بات میں کفر کا فتویٰ دیریتے ہیں۔

ان کی زبان پر اور قلم پر ہر وقت کفر ہی کفر رہتا ہے شیعہ مسلمان کو دیکھا تو کہہ دیا یہ کافر ہے۔ غیر مقلد کو دیکھا تو کہہ دیا یہ بھی کافر ہے۔ درگاہوں میں بیٹھ کر دیکھا تو کہہ دیا یہ تو بڑا ہی مشرک کافر ہے۔ سنو بھائی مسلمان تو کسی مسلمان پر اتنی جلدی کفر کا فتویٰ لگا دینا سب سے بڑی بات ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائیوں سے نیک گفتگو کرتا ہے۔

۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ

اسلامی بیٹھک

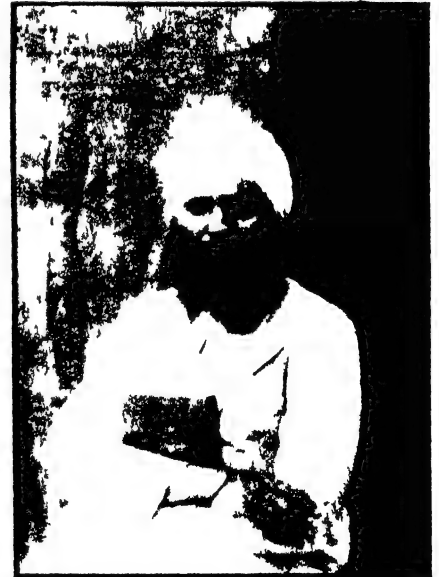
انگریزوں کی ترقی آپس کے میل جول کے سبب ہے وہ روز شام کو کلب گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ مسلمان بھی باہمی میل جول کے بغیر نہ ایک دوسرے کے حال سے واقف ہو سکتے ہیں۔ نہ عیسائے حلقوں سے اپنے بچاؤ کا مشورہ کر سکتے ہیں نہ ان کی اور کسی قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ وداصل ہر مسلمان کا دینی کلب مسجد ہے۔ جہاں وہ رات دن پانچ وقت جمع ہوں۔ اور نماز کے بعد آپس میں بات چیت کریں۔ اور شام کی نماز کے بعد فوراً گھروں کو نہ چلے جائیں بلکہ عشا کے بعد ضرور کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کرنی چاہئیں اور اگر مسجد میں ممکن نہ ہو تو محلہ محلہ میں اسلامی بیٹھک قائم کرنی چاہئے۔ جہاں ہر روز مسلمان جمع ہو کر دینی اور تاریخ تفہیم اسلام ایک آدمی پڑھے اور سب آدمی سنیں۔ یہ تاریخ میں نے کبھی ہے اور دفتر حلقہ مشائخ بکد پورہ سے مل سکتی ہے یہ اشتہار دیکھتے ہی اسلامی بیٹھک میں مسجدوں میں جمع ہونے باہم بات چیت کرتے۔ دینی اور تاریخی کتابیں یا اخبار پڑھ کر سننے کا فوراً انتظام کر لینا چاہئے اس میں بہت فائدہ ہے۔ کہنا مانو! اس کام میں جلدی کرو۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ



حیاں میں عید میلاد



مستری حیدر خان صامی دہلی
حہ سے افواستار میں حہ احہ حسن صامی کے رفیق ہیں



بھائی امر سنگھ صاحب ست سنگی
ناحر عطا چاندنی چہ کی دہلی



ملک محمد شاه در مدرسه حلقه ایدیه در سال ۱۳۰۴
خودسایه در آنجا در آن سال مدرس مدرسه کرد



موسی محمد احمد -
پیشانی مدرسه - م -



کمال سے ہمیں علم و ادب کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم



کمال سے ہمیں علم و ادب کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم



کمال سے ہمیں علم و ادب کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم



کمال سے ہمیں علم و ادب کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم
 دینے کے لیے ہمیں کمال کی تعلیم



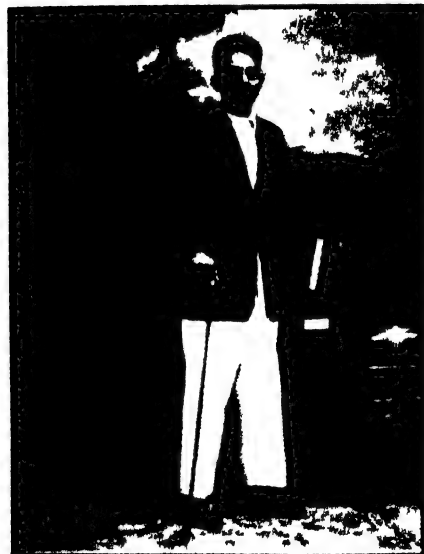
میرزا میرزا علی خان صاحب عام
مدرسہ اسلامیہ اسلام آباد



میرزا میرزا علی خان صاحب عام مدرسہ اسلامیہ اسلام آباد
جامع مسجد دہلی



شہاب الدین موٹر ڈرائیور
محکمہ امور مسلمین



میرزا میرزا علی خان صاحب عام مدرسہ اسلامیہ اسلام آباد
محکمہ امور مسلمین

چال کی بندش حرام ہے ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ - ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء

فرمان رسول

تصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
 الْمُسْلِمُ مِمَّنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ ۔۔۔ مسلمان
 وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان قوم کو سلامتی حاصل ہو
 پس جو لوگ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو
 تکلیف دیتے ہیں اور ان پر خواہ مخواہ کفر کے فتوے لگاتے ہیں
 اور ان میں فساد ڈالتے ہیں۔ ان کو اس حدیث شریف پر غور
 کرنا چاہئے۔ کہ ان کی یہ باتیں مسلمان ہونے کی شان سے کتنی
 دور ہیں۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ - ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء

مسٹر نیڈو کے بیٹے

مینا کا قبول اسلام

یہ خبر سنکر سوامی شرما ہندو خود رفته ہو گئے

سوامی شرما ہندو جی کے اخبار ریچ سے لاہور کے اخبار مسلم
 آؤٹ لک کے حوالہ سے شائع کیا ہے کہ جناب سر دھرم نیڈو کے
 صاحبزادہ مسلمان ہو گئے اور ان کی والدہ ماجدہ نے ان کو مسلمان
 ہونے کی اجازت دیدی۔ سوامی شرما ہندو یہ خبر سنکر از خود رفته
 ہو گئے اور غالباً ان کو فخر و علم سے غش آگیا ہو گا کہ دنیا کی سب سے
 زیادہ مشہور ہندو عورت کے لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ سوامی
 جی نے ریچ میں لکھا یا ہے کہ یہ واقعہ ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہے
 اور اب سوامی جی ہندو مسلم نفاق کی پہلے سے زیادہ کوشش
 کریں گے۔ خدا سوامی جی کو اس المناک حادثہ میں صبر جمیل عطا
 فرمائے۔ اور وہ دن بھی لائے کہ خود سوامی جی اپنے دل کے
 پوشیدہ اعتقاد اسلام کو مردانہ دلیری سے ظاہر کر سکیں۔

مسٹر نیڈو کے صاحبزادہ کا نام مینا ہے۔ وہ بیس سال

کے نہایت لائق اور سعادت مند جوان ہیں۔ حیدر آباد میں میرے
 ساتھ قوالی کی مجالس میں بڑے ذوق و خلوص سے شریک
 ہوتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے کہا تھا ان کا نام اپنی پر عمر و رستی
 کی میں ناکہ کر نفی کرتا ہے۔ آج انہوں نے عملاً عقائد باطلہ کی
 نفی بھی کر دی اور مسلمان ہو گئے۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

وہ خود اپنی ناؤ میں سوراخ کرتے ہیں

جو مسلمان آج کل کے نازک زمانہ میں شیعہ سنی، مقلد اور

غیر مقلد وغیرہ کے مباحثے اور مناظرہ کر کے آپس کے اختلافات
 بڑھاتے ہیں وہ گویا خود اس ناؤ میں سوراخ کرتے ہیں۔ جس
 میں سوار ہیں۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ چار شنبہ

آریہ تاریخ فرعون سے ملتی ہے

ہندوستان میں آریہ تاریخ کی نسبت بہت اختلاف ہے۔ خود
 ہندو قوم کے ہاں کوئی معتبر تاریخ موجود نہیں ہے۔ صرف ہا بھارت
 نام کی ایک کتاب ہے۔ جس میں آپس کی جنگ عظیم کے قفسے ہیں مگر
 اس کو مستند تاریخ کہنا بہت مشکل ہے یورپ والوں نے ہندوستانی
 اقوام کی نسبت تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ یہاں کے اصلی باشندے
 گوئڈ جیل کھیر وغیرہ ہیں۔ اور اعلیٰ ذات کے ہندو سب باہر سے آئے
 تھے۔ خود ہندو اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں لاکھوں کوڑوں
 برس سے آباد ہیں۔ مگر اس کی کوئی ہکی دلیل اور ثبوت ان کے پاس
 نہیں ہے سیری تحقیق یہ ہے کہ آریہ ہندو فرعون کی قوم اور نسل
 سے ہیں۔ جس کی مصر میں حکومت تھی۔ اور جب فرعون حضرت
 موسیٰ پیغمبر سے لڑا اور دیا میں ڈوب کر مر گیا تو اس کی قوم اور حکومت
 کے آدمی حضرت موسیٰ اور ان کی قوم بنی اسرائیل کے سامنے سے
 بھاگ کر ہندوستان میں آ گئے اور یہاں کے اصلی باشندوں کو مارا کر

۳۲۵

جنگوں اور پہاڑوں میں نکال دیا۔ اور خود یہاں حکومت کرنے لگے۔
 دلائل، میرے اس دعویٰ کی یہ دلیلیں ہیں (۱) برہمنوں کو ایک
 مصر جی کہتے ہیں۔ جس میں مصری نسل ہونے کا اشارہ ہے۔ (۲)
 فرعون اور اس کی قوم کے ہاں گائے کے بچھڑے کی پوجا ہوتی تھی
 جیسا کہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے کہ سامری نے بنی اسرائیل سے
 بھی بچھڑے کی پوجا کرادی تھی۔ اور ہندو بھی گائے کی پوجا کرتے ہیں
 (۳) مصری کاہنوں کے بت قاہرہ پاسے تخت مصر کے عجائب خانہ میں
 موجود ہیں ان کی شکلیں ہندو جوگیوں سے ملتی جلتی ہیں (۴) فرعون
 اور اس کی قوم کے ہاں ستارہ پرستی ہوتی تھی۔ ہندو بھی چاند سورج
 کو دیوتا مانتے ہیں (۵) فرعون کے ہاں جادوگری کا رواج تھا جیسا
 کہ حضرت موسیٰ کو جادو کے سانپ دکھائے گئے تھے۔ ہندو جوگی بھی
 جادوگری کرتے تھے (۶) عجائب خانہ مصر میں جتنی پرانی چیزیں رکھی
 ہیں میں نے ان سب کو خود دیکھا ہے اور ہندوستان کے پرانے
 بت خانہ بھی سب دیکھے ہیں۔ ان سب میں بہت مشابہت ہے۔
 لباس اور رد مزموہ کی ضروریات کی سب چیزیں مصریوں اور ہندوؤں
 کی ملتی جلتی ہیں۔ (۷) مصر میں یہ قوم نیل دریا کو پوجتی تھی ہندوستان
 میں آنے کے بعد اُس نے دریا پرستی کا شوق یوں بورا کا کہ گنگا اور

جسنادوریا کو پوجتے تھے۔

عرض اس قسم کی مدد باطلیں میرے پاس یہ ثابت کرنے کو موجود ہیں کہ آریہ قوم دراصل فرعون کی نسل ہے۔ مگر اس مختصر اشتہار میں ان سب کا کھنا مشکل ہے۔ صرف چند لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ ہندوستانی مسلمان تاریخ سے واقف ہوں۔ اور اس مغالطہ میں نہ رہیں کہ دنیا کی سب سے قدیمی قوم آریہ ہیں۔ اور انہی کی تہذیب سے ساری دنیا نے تہذیب سیکھی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آریہ تو دراصل مصر سے آئے تھے۔ اور فرعون کی نسل سے ہیں۔ اس لئے مصری قوم کو قدیمی کہنا چاہئے۔ اور مصر کی تہذیب کو ہندو تہذیب کا اصلی منبع سمجھنا چاہئے۔

پس اگر آج کل آریہ سماجی عیسائی اور موسائی مذاہب اور دین اسلام پر سخت حملے کرتے ہیں۔ تو تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ انکو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم بنی اسرائیل نے مصر سے جلا وطن کر دیا اور اس کا صدمہ اور بچاؤنگاریہ قوم کے لئے بڑا پروردہ ہے اور اسی کے انتقام کا جوش آریہ قوم سے یکدم نکلتا ہے۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ۶ نومبر ۱۹۱۵ء

پاجامہ میں ہاتھ ڈال کر باہر نہ نکلو

طہارت کے آداب

آج کل بعض مسلمان پیشاب پینا نہ کے بعد مٹی کا ڈھیلہ ہاتھ میں لیکر ناپاکی خشک کرتے کیلئے گھر کی عورتوں کے سامنے پاجامہ کے اندر ہاتھ ڈالے پھرتے پھرتے ہیں اور نہایت بے شرمی کیسا تھک پاؤں کی تینچی بنا کر کبھی اس ران سے دبائے ہیں کبھی اس ران سے دبائے ہیں اور سب کے سامنے پھلتے پھرتے ہیں تو یا خوب دیا دیا کر قطرے خشک کرتے ہیں۔ اور بعض بے غیرت مسیحوں کے دروازوں پر یا مڑکوں پر یا بازاروں میں یا ریل کے اسٹیشنوں پر ہاتھ پاجامہ کے اندر ڈالے پھلتے اور ناپاکی خشک کرتے پھرتے ہیں جہاں پردہ نشین عورتیں بھی ان کو دیکھتی ہیں۔ اور غیر مذہب والے بھی دیکھتے ہیں۔ اسلام بڑا مہذب دین ہے۔ اس بے شرمی اور بے تہذیبی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بے شرم لوگ خود اسلام کو دوسروں کی نظروں میں رسوا اور ذلیل کرتے ہیں۔

اس واسطے ہر مسلمان احتیاط رکھے اور کبھی پاخانہ یا پیشاب خانہ کے باہر اشتہا خشک کرنے نہ سکھے اور اندر ہی پردہ میں رہ کر اشتہا خشک کرے۔ آج کل بڑے بڑے علماء اس بے تہذیبی میں مبتلا ہیں اور نہایت ہی بے تکلفی کیسا تھک گھر کی عورتوں کے سامنے یا مسجد کے

۳۲۶

دروازوں پر یا بازار میں یا مڑکوں پر یا ریلوں میں اشتہا خشک کرنے کیلئے پاجامہ میں ہاتھ ڈالے گشت لگاتے پھرتے ہیں۔ ان سب کو اس اعلان کے ذریعہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس ملک ہندوستان میں اسلام کو بے تہذیب اور بے شرم مشہور نہ کرائیں اور اپنے آپ کو بیہودہ رواج کو بند کریں۔

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء

بیوقوف کھاتے ہیں عقلمند کھاتے ہیں

بیوقوف کون ہیں؟ جو اپنی حیثیت سے بڑ بکر شادی مخمی میں کھانا کھاتے اگرچہ کھانا کھانا بہت اچھا ہے مگر بساط سے زیادہ کھاتے ہیں خرچ کرنا بڑی بیوقوفی ہے۔

عقلمند کون ہیں؟ جو شادی مخمی میں بساط سے زیادہ کھاتے ہیں خرچ نہیں کرتے۔

کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ۔

ناموری ان کا لحاظ سے

ناموری پیٹ بھرنے کا نوالہ ہے

جو مسلمان شادی مخمی میں قرض لیکر فضول خرچی کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ خوب خرچ کرنے سے خوب ناموری ہوتی ہے۔

لیکن جب سودی قرضہ ان کی سب جائیداد ہضم کر جاتا ہے۔ اور تن کے کپڑے اور پیٹ کی روٹی اور اوڑھے کو کھانے ہی نہیں، تو کیا یہ ناموری ان کا محاف بن سکتی ہے جو سودی میں آرام سے سلائے اور کیا پیٹ بھرنے کا نوالہ بن سکتی ہے۔ جو ان کو فاقہ سے بچائے۔

نہیں ہرگز نہیں۔ اسے مسلمان بھائیو۔ چھوٹی اور چند روز کی واہ واہ کیلئے سودی قرضہ لیکر فضول خرچی نہ کیا کرو۔

کیا آپ بے روزگار ہیں؟

تو میں آپ کو روزگار بتاتا ہوں

اگر آپ کے اندر فضول شرم و حیا نہیں ہے، اور آپ نوکری کی غلامی سے بچنا چاہتے ہیں، اور آپ کے اندر محنت کرنے کی استعداد موجود ہے، تو کھڑے ہو جلیجے۔ میں آپ کو روزگار بتاتا ہوں، اگر آپ کے شہر میں پانوں کا رواج ہے، تو پنواڑی کی دوکان کریجیے، اور اس کے لئے مجھ سے پنواڑی کی دوکان کے طریقوں کی کتاب

مٹکا کر پڑے، یا مسجداً کسی مسلمان حلوائی سے اور مسلمان حلوائی نہ ہو تو غیر مسلم حلوائی سے حلوا پوری یا اور کسی قسم کی مٹھائی خرید کر خواجہ میں لگا کر لگی گلی اور گھر گھر بیچے، پھر بیچے، چند گھنٹے میں روپیہ ڈیڑھ روپیہ کا فائدہ آپ کو ہو جائے گا، یا عزیزوں کے کام کا کپڑا کسی ارزاں فروش بزاز سے خرید کر عزیزوں کے محلہ میں بجا کر فروخت کیا کیجئے۔ یا چنے، پرل، سوئی، تاگر، بن صابن، ستر، مسی، تیل، چوڑیاں، جو تیاں، بڑیاں، یا اور اسی قسم کی چیزیں جنکی سب دلوگوں کو ضرورت رہتی ہے، پھیری کپڑے بچا کیجئے، یوں بیکار پڑے رہنے سے کچھ نتیجہ نہیں ہے، یہ روزگار دو چار ہفتہ سے حد پانچ دس روپیہ کے سرمایہ سے ہو سکتے ہیں، ان کیلئے دکان لیکر بیٹھنے کی، اور بہت سا خرچ کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اپنے ہندو بھائیوں کو دیکھئے، وہ اسی پھیری کے ذریعہ رفتہ رفتہ چند روز میں لاکھوں روپیہ کے بیوپاری بن جاتے ہیں۔

جون ۱۹۲۲ء

بنک کا سود

آج کل بنک اور ڈاکخانہ کے سود کی نسبت مسلمانوں میں بہت اختلافات پڑے ہوئے ہیں، ایک فریق کہتا ہے، بنک کا سود حرام ہے، دوسرا فریق کہتا ہے، حلال ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بنک اور ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے، اس کے نفع کو سود کہنا ہی غلط ہے، کیونکہ بنک اور ڈاکخانہ تجارتی دکانیں ہیں، ان میں زیادہ تر تجارتی لین دین ہوتا ہے، اگرچہ بنک سودی کاروبار بھی کرتا ہے، لیکن وہ کاروبار بھی زیادہ تر تجارت ہی سے تعلق رکھتا ہے، سود کے حرام ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ضرورت مند آدمی کو قرض دیتے وقت انسان خود غرض نہ ہو جائے، مگر بنکوں اور ڈاکخانوں میں یہ وجہ نہیں پائی جاتی، بلکہ سود اگر دین کی امداد اور ان کی ضرورتیں اور اعراض پوری کرنے کیلئے، بنک چل رہے ہیں، پس بنک کی آمدنی کو سود کہنا ہی جائز نہیں ہے، اور بنک کا لین دین محض ایک تجارتی کاروبار ہے، جن مسلمانوں کا روپیہ بنک میں جمع ہے، اور وہ اس کا نفع نہیں لیتے ان کو اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہئے، اور اپنی رقم کی آمدنی بے کار نہ کھو فی چاہئے۔

بالغرض کوئی یہ ثابت بھی کر دے کہ بنک کی آمدنی سود میں داخل ہے، تب بھی مسلمانوں کی عام ضرورت کا لحاظ کر کے اس کو جائز قرار دینا لازمی معلوم ہوتا ہے، فقہانے عام ضرورت

کے وقت بہت سی مکروہ اور ناجائز چیزوں کو جائز قرار دیتے کی اجازت دی ہے، اور آجکل ہر مسلمان کو تجارت کی ضرورت ہے اور کوئی تجارت بنک کے لین دین کے بغیر چل نہیں سکتی، اس واسطے میں علی الاطلاق اپنی ذاتی رائے شائع کرتا ہوں کہ ڈاکخانہ کے بنک، زمیندار بنک، اور ہر قسم کے بنکوں سے لین دین کرنا، اسکا نفع لینا، ضرورت عام کے سبب جائز ہے، اور حرام نہیں ہے۔

جون ۱۹۲۲ء

میز کرسی کا عجیب خریدار

ایک صاحب عمدہ عمدہ میز کرسیاں خرید رہے تھے۔ انکے دوست نے پوچھا آپ یہ میزیں اور کرسیاں کیا کریں گے آپکے پاس تو رہنے کا مکان ہی نہیں ہے۔ گھبرا کر بڑے ارادہ سے ایک زمین خریدوں اور اس پر ایک عمدہ مکان بناؤں اور اس میں میزیں اور کرسیاں سجاؤں اس واسطے یہ میزیں اور کرسیاں خرید رہا ہوں۔

مگر جب تک زمین خریدی جائے اور مکان تیار ہو میزوں اور کرسیوں کا دوپ میں پڑے پڑے خامتہ ہو جائے گا یہ خیال اس خریدار کو نہ آیا۔

لیکن آج کل تقریباً ہر مسلمان کی حالت اس عجیب خریدار کے مثل ہے وہ ذرا اپنے خرچ پر غور کرے۔ جولائی ۱۹۲۲ء

یہ لڑکا دوڑا ہوا کہاں گیا

جناب یہ لڑکا ڈاک خانہ گیا ہے۔ اس کے ابا اس کو ایک آٹھ روز جیب خرچ کے لئے دیتے ہیں مگر یہ ان پیسوں کو فضول کاموں میں خرچ نہیں کرتا دوپیسے روز کا سودا کھاتا ہے۔ اور دوپیسے بچاتا ہے آٹھویں دن اس کے پاس چار آنہ ہو جاتے ہیں اور یہ ان کو ڈاک خانہ کے بنک میں جمع کر دیتا ہے اس طرح ایک سال میں اس کی کتاب میں بارہ روپیہ جمع ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کا حساب ڈاک خانہ کے بنک میں کھول دیجئے اور ان کو جمع کرنے کا عادی بنائے۔ جولائی ۱۹۲۲ء

ضرورت پڑے تو بازار جاؤ

بازار میں جا کر ضرورت پیدا کرو

بے ضرورت بازار میں جانا اور بے ضرورت بازار سے کچھ

خریدنا بہت برا ہے۔ جب ضرورت ہو تو بازار جاؤ مگر جیب میں اس ضرورت سے زیادہ روپے نہ رکھو تاکہ غیر ضروری چیز خرید ہی نہ سکو جو لوگ بازار جا کر ضرورت پیدا کرتے ہیں۔ اور بے ضرورت سودا خریدتے ہیں وہ ہمیشہ مفلس و مفرق رہتے ہیں۔ اور جو ضروری و غیر ضروری کے فرق کو حساب اور غور کے ساتھ سوچتے ہیں وہ کبھی مفروض و مفلس نہیں ہوتے۔
جولائی ۱۹۳۴ء

ڈاک خانہ کتنی دور ہے

آپ جہاں رہتے ہیں ڈاک خانہ وہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے، لہذا ڈاک خانہ کے بینک میں اپنا اپنے بیوسی بچوں کا حساب کھول دیجئے جو پیسے گھر کے خرچ سے بچا کریں ان کو فوراً ڈاک خانہ میں جمع کر دیا کیجئے۔

ڈاک خانہ کے بینک کی کتاب فوراً لے لیجئے اور ہر وقت خیال رکھئے کہ خرچ میں کچھ کمی ہوتا کہ آپ کے اور بیوسی بچوں کے حساب کی کتاب میں روزانہ ہوتا بہت جمع ہوتا رہے تھوڑے دن میں یہ پیسے روپے بن جائیں گے اور روپے اشرفیاں ہو جائیں گی۔ جن سے آپ کی مفلسی دور ہو جائے گی۔
جولائی ۱۹۳۴ء

مسجد کے روپے سے گرجا بنایا گیا اور مسلمانوں کو عیسائی کیا گیا

بہائی کی ایک مسجد کا کئی لاکھ روپیہ بینک میں جمع تھا۔ اہل مسجد نے یہ خیال کیا کہ بینک کا سود جائز نہیں ہے اس لئے انہوں نے اپنے روپیہ کا سود نہ لیا بینک والوں نے اس مسجد کے روپیہ کا سود پادریوں کو دیدیا انہوں نے اس سے ایک گرجا بنایا اور اسی روپیہ سے بہت سے مسلمانوں کو عیسائی کیا۔ اور اس طرح ایمان کا روپیہ کفر کی امداد میں خرچ ہوا۔ کیسے افسوس کی بات ہے بینک کا سود، سود نہیں ہے بلکہ تجارتی نفع ہے آپ شوق سے بینک کا لین دین کیا کیجئے۔
جولائی ۱۹۳۴ء

بینک کا سود سود نہیں ہے

بلکہ تجارتی نفع ہے۔ کیونکہ سود جب ہوتا کہ بینک کے حصہ دار

بینک کے نقصان میں شریک نہ ہوتے فقط نفع لیا کرتے حالانکہ اگر کوئی بینک گھاتے میں آجائے تو سب حصہ داروں کو اس گھاتے میں شریک ہونا پڑتا ہے اور جس کار بار میں نفع نقصان کی شرکت ہو وہ تجارت ہے سود بیاج کا لین دین نہیں ہے۔ پس آپ بے تامل بینک کا لین دین شروع کیجئے اور اس کا سود لیا کیجئے شریعت کے حکم کے بموجب بینک کے سود میں حرج نہیں ہے۔
جولائی ۱۹۳۴ء

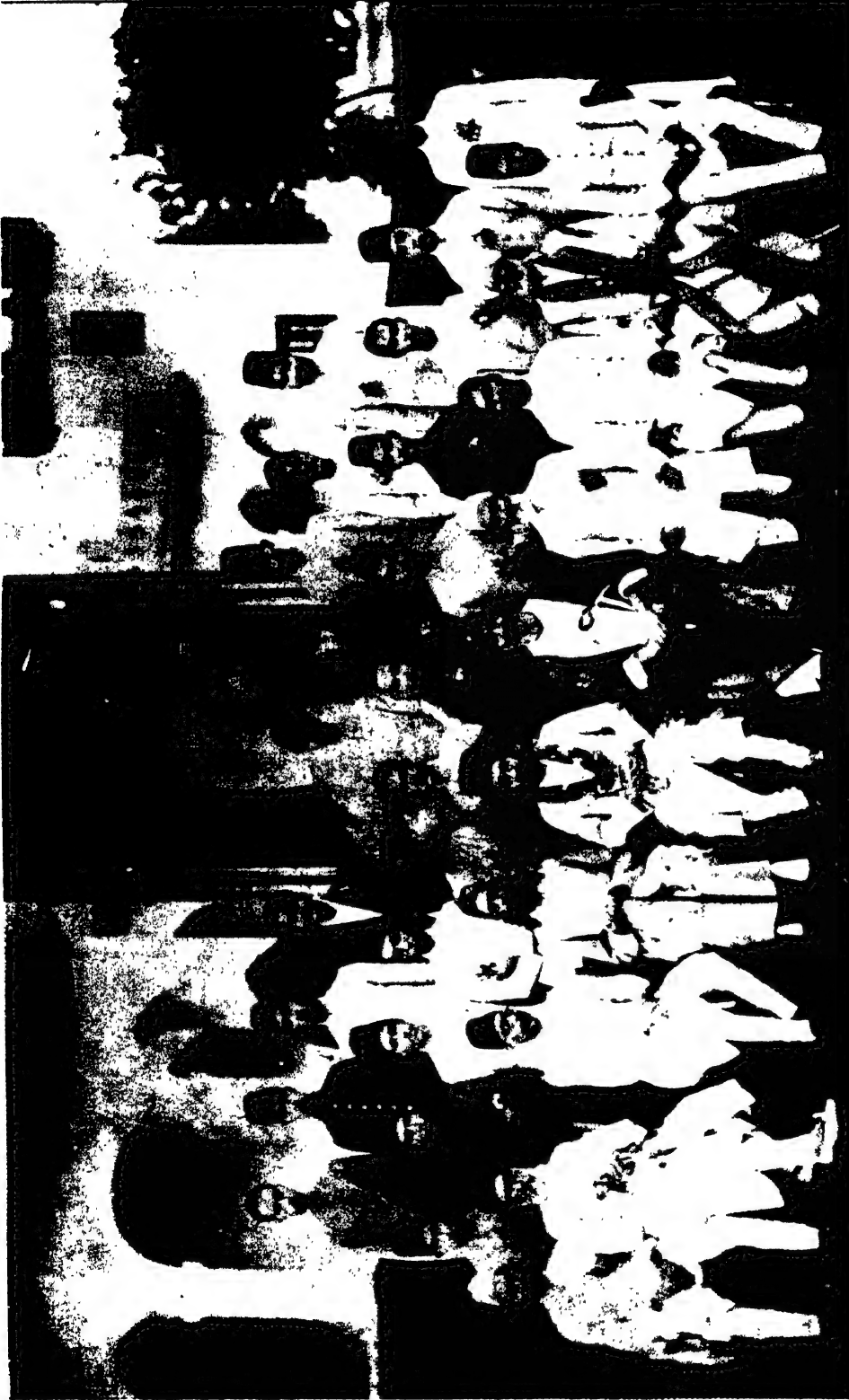
آپاجان اُداس بیٹھی ہیں

کیوں بی آپاجان آج تم اداس کیوں ہو۔ کیا قرضہ کا فکر ہے مگر فکر کر کے اور غمگین رہنے سے قرضہ ادا نہیں ہوگا۔ میں تم کو ایسی ترکیب بتاؤں کہ چند روز میں سب قرضہ ادا ہو جائے اور وہ ترکیب یہ ہے کہ ڈاک خانہ کے بینک میں اپنا حساب کھول دو اور پھر گھر کے خرچ کا حساب درست کرو جہاں چار پیسہ کا خرچ ہو کو شش کر کے دو پیسہ خرچ کرو اور بچت کے دو پیسے ڈاک خانہ کے بینک کی کتاب میں جمع کرادو اسی طرح رفتہ رفتہ چند روز میں اتنے روپے ہو جائیں گے کہ سب قرضہ ادا ہو جائے اور پھر تم کبھی قرض دار نہ ہو گے۔
جولائی ۱۹۳۴ء

عیسائی تبلیغ کا خرچ

مولانا محمد علی صاحب کے اخبار ہمدرد نے ۹ اگست ۱۹۳۵ء کو یہ خبر شائع کی ہے ”عیسائی تبلیغ پر انگلستان کا فقط ایک چرب آف انگلینڈ ہر سال دس لاکھ پونڈ (ڈیڑ کروڑ روپیہ) خرچ کیا کرتا ہے۔ اور اگر انگریزوں کے دوسرے گرجاؤں کا خرچ بھی جو اسی مد میں ہوتا ہے ملا لیا جائے تو اس کی مجموعی رقم ۲۵ لاکھ پونڈ (پونے چار کروڑ روپیہ) سالانہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس پر بھی انگلستان کے پادری کہتے ہیں کہ یہ رقم کم ہے اور خرچ پورا نہیں ہوتا“

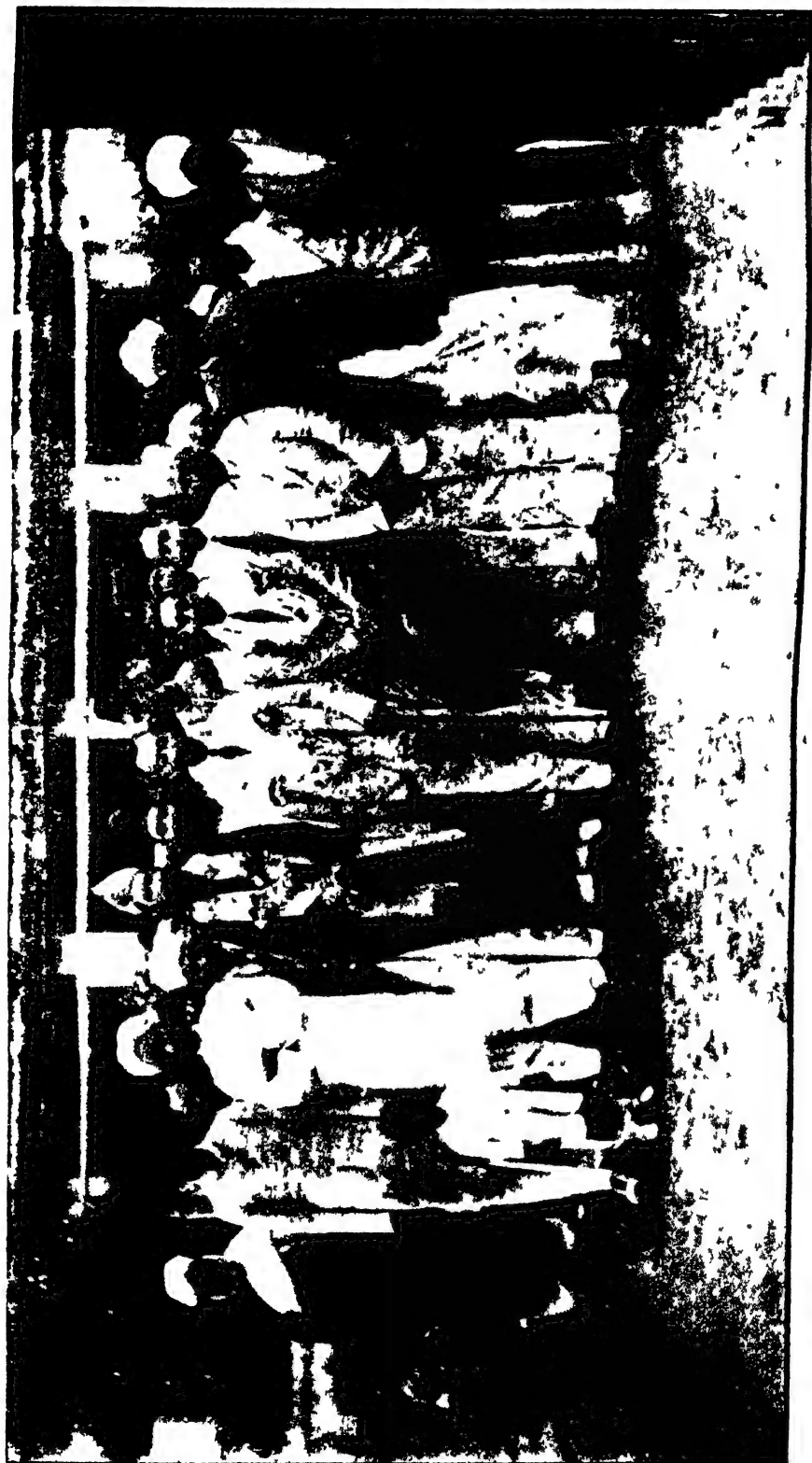
یہ تو فقط انگریزوں کی قوم کا تبلیغی خرچ ہے۔ جرمنی۔ اٹلی امریکہ وغیرہ کا تبلیغی خرچ اس سے دس حصے زیادہ ہے۔ اب اس کے مقابلہ میں ذرا مسلمان بھائی غور کریں۔ کہ ہندوستان میں آریہ سماجی فتنہ ارتداد سے مسلمانوں کو بچانے اور اچوتوں میں تبلیغ اسلام کرنے کیلئے ہندوستان کے ہر مسلمان کیا خرچ کرتے ہیں۔ اگر وہ غور اور تحقیقات کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ تبلیغ کے کام میں سب سے پیچھے ہیں۔



ضیعت نیا دلی

حکیم کبیر الدین و شمس العالما مولانا سید احمد امجد جامع مسجد و مولانا شفیع داؤدی و مولانا تنوکی علی و مسیح الملک ثانی
حکیم محمد احمد خان و خواجہ حسن عسکری و انصاری عبدالغفار و وائس سائل و حکیم ذبیح احمد ملک جید پریس -

۱۹۰۲ ع



(۹۰)

امین الملک - سر مرزا اسماعیل چنگ منیر ریاست میسور - حاجه حسن دهمی و سند ناح پیران طامی پشیر
ڈیپٹی کمشنر متولی درگاہ حضرت ڈیو سلطان شہید -

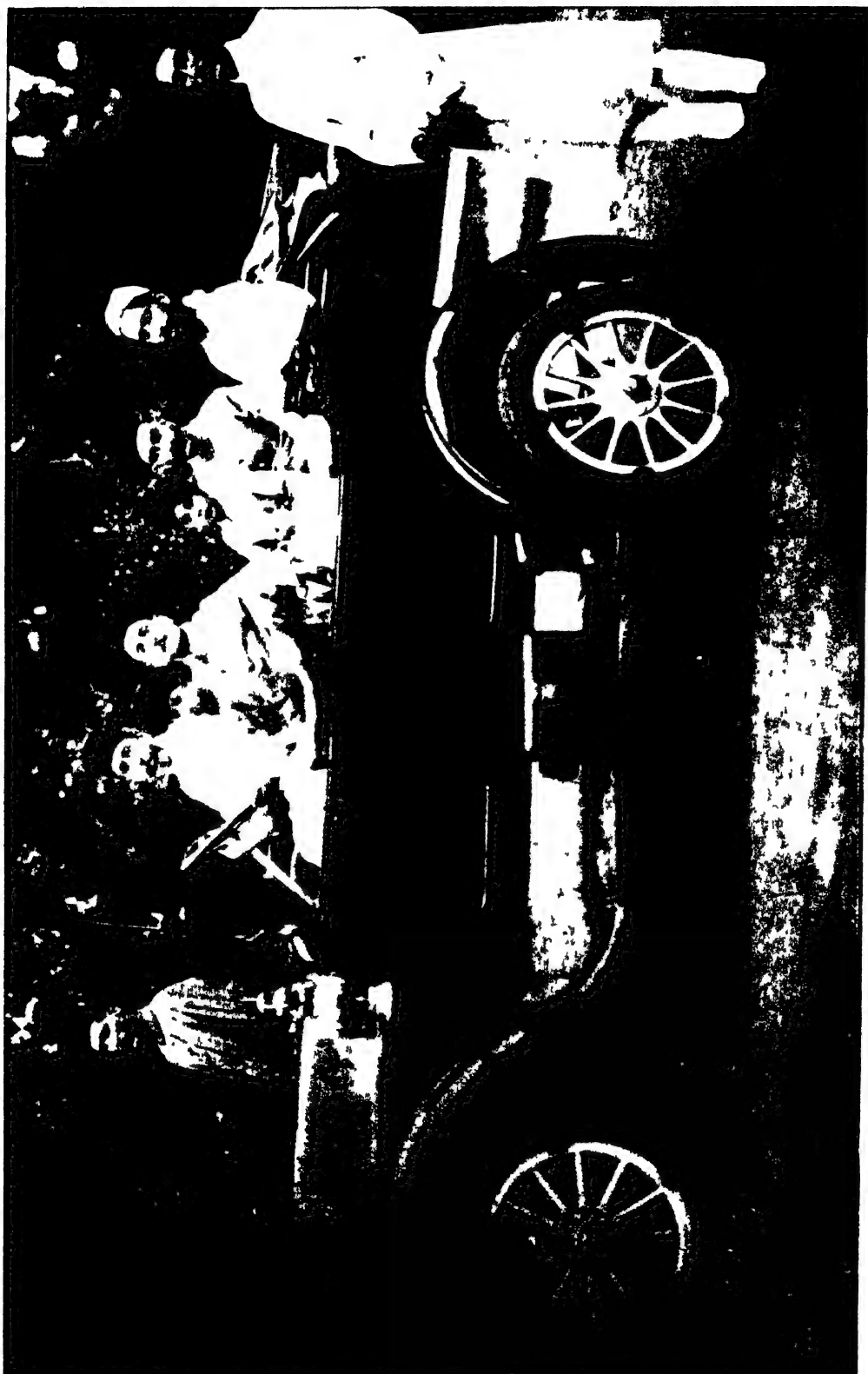
2 1 2 3 2 2 1 2 2 2



هـ ا اسلامی سر افغانان و حکام محمد صقر صاحب و حاجہ سر الدین احمد صاحب
حاجہ حاتم شفاء الی ایک مرحومہ خواجہ حسین صاحب حکام مہر صاحب
واب ج و دالین صاحب

ج. آ. ۱۹۵۲ ع

(۹۲)



خواجه حسن نظامی - دیاب فرخنده به از حکام هم در مرحوم رأس درین - - ر صفدر - -
تا کثیر مالان شده می

اصلاح معاشرت

ذیل میں وہ مضامین درج کئے جاتے ہیں جن سے خانہ داری کی اصلاح بھی ہوتی ہے اور ہندوستانی گھروں کے حالات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ یہ مضامین حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی کتاب ”بیوی کی تعلیم“ سے لئے گئے ہیں مگر ان میں کچھ ترمیم اور تبدیلی بھی کی گئی ہے۔
حسین بن حسن نظامی

ناک

ناک یعنی نام و نمود کا خطاب کر ہے۔ بادشاہ ان میں ہیں شہزادیاں ان میں ہیں، بڑے بڑے پادری، نامی نامی پنڈت، اور بچے مولوی، لاکھوں مردوں کے پیر، پڑھے لکھے جہول غنوار غرض کوئی بھی ایسا نہیں جس کو ناک کا خطاب نہ ہو۔ میں اس ناک کی داستان تم کو سناتا ہوں۔

کہتے نہیں شادی میں جی کھول کر خرچ نہ کیا تو ناک کٹ جائیگی! غمی میں ابا جان کے پھول، دسواں، بیسواں، چالیسواں دھوم سے ہوا تو ناک جاتی رہے گی۔ میرا مطلب اسی ناک سے ہے۔ جس نے خون خرابے چار کھے ہیں۔ یہی موزی ناک ہے جس کے ہاتھوں ہم ہندو اور پھر ہم مسلمان تباہ ہوئے جاتے ہیں۔

جنگ عظیم میں جو پندرہ سال پہلے ہوئی تھی، جرمن، روس، فرانس، انگریز، ترک و غیرہ آپس میں خوف و خون ہوئے۔ پوچھو آخر اس کا سبب کیا تھا؟ کیا بتاؤں، سبب کون نہیں جانتا کہ یہی ستریر ناک ہے جن نے کہا سارے مسند پر انگریزوں کے جہاز حکومت کرتے ہیں اور میری اس سے ناک کٹی ہے۔ روس اتنا بڑا ملک لئے بیٹھا ہے اور میں ایسے چھوٹے ملک کا بادشاہ، اس سے میری ناک پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ علم مجھ میں سب سے نیا وہ ہنر میں میں سب سے بڑھ کر دو بیہ میرے پاس ہے شمار، ہتھیاروں کی میرے ہاں افراط، پھر کیا معنی کہ میری ناک دوسرے سے چھینی نہ رہے، یہ کہا اور ناک کی خاطر تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر سے روس فرانس، انگریز، کالی، رومانیہ بھی اپنی اپنی ناک کو بچانے کے لئے میدان میں نکل آئے اور لگی شاپشپ تلوار چلنے، دھواں دھواں بندوق دغنے غرغرو تو پگڑے۔ کیا کچھ ان لڑائیوں سے دنیا پر وبال آیا، کتنی بیچاریاں بے دار شہر گشتیں، کس قدر بچے بن باپ کے بن گئے، ملکوں میں کال پڑ گیا۔

یہ تو بادشاہوں کی ناک ہوئی۔ اب سنو شہزادوں اور امیر عورتوں کی ناک کا قصہ۔

یہ چاہے گوڑے ملکوں میں ہوں یا ہندوستان کے کالے دھس میں ہوں، ناک ان کی ہر جگہ کیساں ہے۔ خزانے کے خزانے اپنی ناک کی خاطر لٹائے ڈالتی ہیں۔ کچھ ہوتو ایسا بڑھیا کہ کسی دوسری عورت کے پاس نظر نہ آئے وہ ناک کٹ جائے گی۔ زیور ہوتو ایسا کہ سر سے تو لالاسب سے انوکھا بچھا جائے نہیں تو پھر ان کی ناک کہاں رہیگی۔ جو عورتیں زچ کی ماس یا کم دھج کی ہیں ان کو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق ناک کا خیال رہتا ہے۔ بیچارے خاوند کھاتے کیتے تھکے جاتے ہیں اور ان کی ناک اڑا دیتے اڑاتے نہیں تھکتی۔ جب دیکھو گھر میں بی بی رونا ہے کہ میرے پاس شادی دہائی میں جانے کے قابل جوڑا نہیں، جوتی نہیں، گہنا نہیں، میں کس ناک سے وہاں جاؤں۔ تم کو تو ذرا ناک کٹانی کا خیال نہیں آتا۔ باہر گھر سے اڑا دیتے پھرتے ہو، گھر کی بیوی کی ناک کٹے یا رہے، ہمیں اس کی کیا پروا۔

پادری صاحب، عیسائیوں کے دینی باپ، دنیا کو لات مارے بیٹھے ہیں مگر دنیا کی ناک سے وہ بھی خالی نہیں۔ گرجا بنائیں گے تو ایسا اور بچا اور بڑا کہ دوسرے فرقہ کے عیسائیوں کے گرجا سے بڑھ جائے نہیں تو ان کی ناک کٹ جائے گی۔

کوئی کہے حضرت عیسیٰؑ نے تو رہنے کو گھر تک نہ بنایا۔ تم یہ لاکھوں روپے عمارتوں میں کیوں خرچ کئے ڈالتے ہو؟ حضرت عیسیٰؑ جہل میں رہا کرتے تھے، تم بھی ان کی پیروی کرو، سگر کہے کون؟ پادری صاحب کی ناک سے سب ڈرتے ہیں۔

پنڈت جی ہمارا ج تو خدا کی طرف سے بڑی ناک لیکر آئے ہیں کیونکہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ پنڈت خدا کے سر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور مہاراجہ ہمارا خدا کے ہاتھ سے اور بننے بقال خدا کے پیٹ سے اور کرکین خدا کے پیروں سے پس جب پنڈت جی خدا کے سر سے نکلے تو ظاہر ہے کہ ناک منہ پر ہوتی ہے اور منہ سر میں ہوتا ہے۔ انکی

ناک جتنی بڑی ہو، کم ہے۔

یہ اپنی ناک کی خاطر خدا کی باتیں کسی غیر ذات کے ہندو کو نہیں پہنچا دیتے۔ وجہ یہ کہ کوئی دوسرا خدا کے علم سے خبردار ہو جائے گا تو ہماری ناک کٹائی ہوگی کیونکہ خدا کے سب بھید تو ہمارے ہی گھر میں رہتے چاہیں اور سب ہندوؤں کو ہمارا تا بعد اسد بنا لازم ہے۔

ان بے چنے لمبی داڑھی، عصا ٹیک ٹیک کر چلنے والے مولوی صاحب کا بھی ناک کے پیچھے وہی حال ہے جو سب کا ہے۔ یہ تو قرآن شریف بڑھتے ہیں، حدیث بڑھتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ عزت فقط خدا رسول کے واسطے ہے تم لوگ ناک پر گھنڈ نہ کیا کرو مگر مولانا صاحب سب حکموں کو گھر کے طاق میں ڈالے رکھتے ہیں جب کسی دیکھ کر مولوی صاحب سے بحث ہوتی ہے تو چاہے وہ بات ناحق ہو مگر اس پر اڑے رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کو مان لیں اور حق بات کا اقرار کر لیں تو دنیا میں ان کی ناک نہ کٹ جائے۔

سکول ہی کے معاملہ میں فقط ان کو خیال نہیں ہے بلکہ گھرواری میں یہ اور ان کی تیز مزاج بیوی سارے جاہل لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔

ہر وقت بیوی کے گھبنے پاتے کا فکر رکھتے ہیں ورنہ ان کی عزت کر کری نہ ہو جائے اور عورتوں میں ان کی ناک نہ کٹ جائے۔

اگر یہ بیچارے کبھی انصاف پر آتے ہیں انسان کے خیال کو بیوی کے دل سے نکالنے پر آمادہ ہوتے ہیں تو بیوی ایسی علامہ ہر

ہیں کہ ان کو خاطر میں نہیں لائیں۔ بار بار یہ بیچارے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر اور کھٹکھٹا کر قرأت کے ساتھ بیوی کو سمجھاتے ہیں لیکن وہ دایمی

کھری کھری مساتی ہیں کہ ابھی پناہ غریب دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں انہوں نے کہا تمہارے پاس ابھی تو جوتی ہے نئی سنگا کر کیا

کڑی؟ بیوی بولیں نہیں اس سے کیا؟ ہم نے ہمدیا کہ ایک نئی دھلی کی جوتی لا کر دو، گھر میں تمہاری حجت بازی نہیں چلے گی، یہاں سید سے

سہا کر دو ورنہ دیکھنا زندگی تنہا ہو جائے گی۔ مجھے کیا خبر تھی کہ تم ایسے کجوتیں مکھی جوس ہو۔ میں نے تو تم کو بڑا پیسہ والا سنا تھا

کل تم دعا پھوگے سرتیں عورتیں آئیں گی۔ سیری یہ پرانی جوتی دیکھیں گی تو بنا دیمیری ناک رہے گی یا جائے گی۔ ایسا ہی ضرور کھٹکنا

تو کسی حلال خوری یا دھوبن سے نکاح کیا ہوتا اب ایک نظر ان پر بھی ڈالنا، بڑے خدا رسیدہ

ہیں۔ سارے ہندوستان میں ان کے لاکھوں مرید ہیں۔ ہزاروں سو پہ تہذیب آتا ہے۔ گھر کی جاگیر بھی ہے۔ عرس کرتے ہیں تو ایک

روپیہ فقار روشنی میں خرچ ہوتا ہے۔ بریانی، مٹن، نور مریدوں کی تین دن عام دعوت رہتی ہے۔

اگر دریافت کرو کہ حضرت اس فضول خرچی سے کیا حاصل شدنی میں اتنا سوچو یہ آپ نے ربا دیا کیا مریدوں اور عام لوگوں کو پلاؤ تو سب

کھلائے اس سے کیا حاصل ہوا؟ روشنی اتنی کافی تھی کہ جہاں آنام سے رہ سکتے اور کھانا یا سا

دینا مناسب تھا جس سے پیٹ بھر جاتا۔ یہ جو آپ نے ہزار ہا روپیہ پر پانی پھیر دیا تو کئے رکست کا ثواب ہوا؟ بچتا تو خانقاہ اور درویش

و فقرا کے سال بھر کام آتا اور وہ فراغت سے کھاتے اور اللہ اللہ کرتے۔

تو چپکے سے تمہارے کان میں کہیں گے کہ میاں خاموش یہ ناک اپنی خرچوں کی بدولت بنی ہے۔ اتنی دھوم دھام نہ ہو تو چار

دن میں ٹٹ بونجیا فقیر کھلائے نگوں۔ ناک کی خاطر سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

جاہل گنوا میں تو ناک کا جتنا خیال ہو کم ہے کہ یہ بچا ہے اصل نفع نقصان کو سمجھتے ہی نہیں۔ غریب سے غریب، دھوبی، سقا،

نامی شادی کرنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی بوٹی بوٹی کو قرضدار بنا کر ساری برادری کو گھٹی شکر کی دعوت دیتا ہے۔ بھانڈوں رنڈیوں

کے جبرے کرنا ہے۔ چار دن کی ماہ واہ سنتا ہے اور پھر قرضخواہوں کی بدولت جیل خانہ میں سڑ سڑ کر مرنے لگتا ہے۔ کہا جاتا، خرد ع میں

کوئی سمجھنا کہ جتنی چادر دیکھ اسنے پاؤں پھیلا حد سے نہ بڑھ، تو یہی جواب دیتا کہ سیاں آخیں بھی قوم میں ایک ناک رکھتا ہوں

ساری عمر وہ سروں کا کھایا۔ اب اپنا وقت آیا تو جان چھپا کر بیٹھا جاو پھر کس کو یہ ناک دکھانے کے قابل رہے گی۔

پس عقلمند وہ ہے جو ناک اور نام نمود کی خاطر فضول خرچی نہیں کرتا۔

انگریزی بیوی شادی سے پہلے ماں باپ کی موجودگی یا کبھی اکیلے میں مختلف آدمیوں

سے بات چیت کرتی ہے۔ ان کے علم، چال چلن، عادت خصلت ہوں چال، رکھ رکھاؤ کو دیکھتی ہے پر کھتی ہے آزماتی ہے اور پھر

ان میں سے ایک کو شادی کے لئے چن لیتی ہے۔ اس کی خبر ماں باپ سے ہے تو دوست آشنا کنہہ رشتہ والوں کو جمع کر کے

میٹی کو گرجا لیا جاتے ہیں۔ ایسے ہی بیٹے والے اپنے قربت افزوں

انگریز بیوی

دوستوں کو لیکر دہلیا کو گرجا میں لائے ہیں اور پادری صاحب دونوں کا صحاح پڑھاتے ہیں۔ نکاح ہوتے ہی دونوں میاں بیوی وہیں گرجا میں مال باپ سے خدمت ہو کر کسی دوسرے شہر میں چلے جاتے ہیں اور ہاں مہینہ دو مہینہ بسر کر کے پھر اپنے گھر آ جاتے ہیں یعنی خاوند بیوی کو اپنے گھر لے آتا ہے۔ شادی ہوتے ہی باہر چلے جاتے کو ان کی زبان میں "ہینمون" کہتے ہیں۔

انگریز بیوی اپنے خاوند سے بہت محبت رکھتی ہے۔ اس کے گھر کی آرائش، اس کے دوستوں اور بھائیوں کی خاطر داری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتی۔ جہاں گھر میں آئے تو اس کی سب سے بڑی عزت یہ ہے کہ گھر کی بیوی اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر اس کو دے۔ خاوند کھانا کھا چکتا ہے تو انگریز بیوی اس کے چرٹ کو خود دیا سلائی گھس کر جلاتی ہے۔ وہ باہر جائے تو کھڑے ہو کر اس کے کوٹ میں ہٹن لگاتی ہے اور سر کر خدا حافظ کہتی ہے اور دروازہ کھول پھانچنے آتی ہے اور کھڑی رہتی ہے جب تک خاوند نظر سے اوجھل نہ ہو۔ خاوند مر کر دیکھتا ہے تو یہ رومال ہلا کر یا ہاتھ ہلا کر یہ ظاہر کرتی ہے کہ میرا دل تم ہی میں پڑا ہوا ہے۔ خاوند بھی رومال اور ہاتھ کا اشارہ کرتا ہے اور ویسی ہی محبت جو اب میں بھیجتا ہے۔

انگریز بیوی اپنے خاوند کی عیب پوش ہے۔ وہ کسی غیر کے سامنے اس کی برائی نہیں کرتی، اور کوئی برائی کرے تو اس سے لڑتی ہے اور جواب دیتی ہے۔

وہ نوکروں سے کام لینا خوب جانتی ہے کیونکہ اس کو کام لینے کی بھی میکہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کو بنا دلی ہنسنا اور سکڑنا بھی آتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اس کو ماں کے گھر میں سکھا یا جاتا ہے۔

انگریز بیوی بیوی قبول خرچ بہت جوتی ہے مگر اس کا خاوند ملک کا بادشاہ ہے، روپیہ کی اس کے پاس کیا کمی۔ کپڑوں میں کپڑا زیور میں زیور جو مانگے دیتا ہے۔

انگریز بیوی ہلکا زیور پہنتی ہے۔ رنگ بھی اس کو ہلکا اور صوفیانہ پسند ہے۔

انگریز بیوی ایسے ملک کی، ہٹنے والی ہے جہاں کی محبت ہمارے ملک سے نرالی ہے اس واسطے وہ کھانے میں خاوند کی خواہ مخواہ راہ نہیں دیکھتی، اور وہ بیمار ہو جائے تو ساری ساری ات پدنگ کے پاس نہیں بیٹھی رہتی۔

انگریز بیوی گنبد کی آواز ہے۔ زندگی میں اور گھرداری میں

جیسا خاوند بولتا ہے ویسی ہی آواز بیوی میں سنتا ہے۔ یعنی جیسا شوہر بیوی سے تعلق رکھتا ہے ویسا ہی وہ بھی رکھتی ہے۔

مسلمان بیوی

ہندوستان میں مسلمان بیوی اماں جان کی لاڈلی، ابا جان کی آنکھوں کا تار لٹاؤ ہونے کے بعد خواہ وہ بوڑھی ہو جائے۔ ماں باپ اور میکہ والوں کی زبان پر تھی بنی رہتی ہے۔

اس کو شوہر پسند کرنے کا کجا شوہر کی بات چیت گھر میں ہوتو اس کے سننے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ مسلمان بیوی خالہ خیر و آٹے کی گرد یا سب سے جس کو ماں باپ یا کنیہ رشتہ والے اپنی مرضی کے ایک شوہر کے سر چپک دیتے ہیں۔

مگر ماں باپ سب جگہ احمق نہیں ہوتے۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر اور ادب و نیچ و یکبر لڑکی کو دہلیا انتخاب کرتے ہیں۔ انگریزوں کے دستور سے اس قاعدہ میں یہ فوقیت ہے کہ ان کی رہنمائی اپنی نانہری کاری اور کم سنی کی ناقص عقلی کے سبب اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں مگر مسلمانوں کے ہاں ماں باپ کی بچہ عقلی اور تجربہ کاری کم دھوکا کھاتی ہے باقی تقدیر کی خبر خدا کو ہے۔

مسلمان بیوی کم سے کم چھ مہینے دوہری کمان یا کپڑوں کی بندھی گھڑی بنی رہتی ہے۔ یعنی وہ مارے شرم کے سرسراں میں چلتی ہے نہ پھرتی ہے نہ بولتی ہے نہ گردن اٹھا کر کسی کو دیکھتی ہے۔ ساکے دن گردن جھکائے گھونگٹ بھالے بیٹھی رہتی ہے۔

دل مل جائے تو مسلمان بیوی اپنے شوہر کی پروا نہ ہے۔ وہ انگریز بیوی کی طرح محبت ظاہر کرنے نہیں جانتی۔ اس کا امتحان اکثر مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ خاوند بیمار ہو جائے تو مسلمان بیوی رات پدنگ کے پاس بیٹھی رہتی ہے اور اپنا کھانا اپنا حرام بنا لیتی ہے خاوند پر اگر کوئی کرا دقت آپڑے تو زیور کپڑا، جو اس کو بہت عزیز ہوتا ہے، سب خاوند پر قربان کر دیتی ہے۔

مسلمان بیوی شوہر کی برائیوں پر نظر نہیں رکھتی۔ وہ ہمیشہ اس کی خوبیوں سے ہی خوش کرتی ہے اور دوسروں میں فخر یہ اس کی نیکیاں بھتی ہیں۔

مسلمان بیوی اگر پرانی روشنی کی ہے تو سونا چاندی ہاتھ لگے پاؤں میں جتنا ڈال سکے ڈال لینا چاہتی ہے۔ زرین کپڑوں پر اس کی جان جاتی ہے۔

وہ معمولی دنوں میں بہت سیل کپلی رہتی ہے۔ اس کو ہمیشہ

تھی مگر اب سرکار نے اس رسم کو جس کا نام سستی ہونا تھا، قانوناً نوک د ہے۔ نئی روشنی کی ہندو دیوی پردہ کم کرتی ہے اور وہ مسلمان بیوی سے فضول خرچ بھی کم ہوتی ہے۔

میاں یہ میاں ہیں اپنی بیوی کے میاں، اپنی دہن کے دوہا، بنڑے، چاہے ان کی عمر ساٹھ برس کی ہو نہ میں دانت ہوں تپہٹ میں آنت۔ سر کے بال جگہ سے سفید ہوں لیکن جب ان کا نکاح ہوتا ہے تو عورتیں ان کو لڑکا ہی کہتی ہیں۔ ایک بڑے میاں کو کم عمر لڑکیوں سے شادیاں کرنے کا ضبط تھا۔ شادی کرتے اور چند مہینے بعد چھوڑ دیتے اور پھر دوسری کر لیتے خدا نے روپیہ بہت دیا تھا۔ روپیہ والا دیکھ کر آنکھوں کے اندھے لوگ بیٹیاں دیدیتے تھے۔

کسی نے ان بڑے میاں سے پوچھا، کیوں جناب یہ بڑھا چلے میں آپ کی عقل پر کیا ہتھ پڑے ہیں کہ جو پرانی اولاد کی راہ مارتے ہو اور خواہ مخواہ شادیاں کر کے ان کو طلاق دیدیتے ہو؟

بوڑھے باپو نے جواب دیا صاحب جب شادی کرتا ہوں اور وہیں کے گھر میں جاتا ہوں تو عورتیں آواز دیتی ہیں ”پردہ کر لینا لڑکا آتا ہے“

مجھے لڑکے کا لفظ سنکر ایسا مزہ آتا ہے کہ میں صرف یہ لفظ سننے کو بار بار شادیاں کرتا ہوں کہ ابھی تیری شان بڑھا چلے میں لڑکپن کی آواز آتی ہے۔

جیسے تم نے بیوی کے حال میں پڑھا کہ انگریزی بیوی اور قماش کی ہوتی ہے اور دیسی بیوی اور وضع کی۔ اسی طرح دلالتی میاں اور دیسی میاں میں بھی فرق ہے۔

دلالتی میاں اپنی بیوی کو کبھی نہیں مانتا۔ بد

ولایتی میاں

ولایتی میاں بھی کبھی کبھی اپنے غصہ کا رنگ دکھاتے ہیں مگر بہت ہی کم اور بہت آدمیت کے ساتھ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی پڑھی لکھی سمجدار ہوتی ہے۔ وہ میاں کو غصہ آنے کا موقع ہی نہیں دیتی۔ ولایتی میاں بیوی کے بغیر آدھا ہے۔ یعنی اس کے ہر کام میں بیوی برابر کی شریک ہے۔ کسی دعوت میں بلایا جائے تو لوگ اس کی بیوی کو ضرور بلائیں گے کیونکہ جانتے ہیں دونوں ایک جان دو قالب ہیں۔ ولایتی میاں دو پیسے کا سگڑ خریدے گا تو بیوی سے صلاح کر لے گا۔ ولایتی میاں رات کو کہیں نہیں سکتا

بھٹے حال دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے صندوق میں بے شمار کپڑے رکھے رہتے ہیں جن کو صرف شادی یا چھانوں کی آمد کے وقت پہنتی ہے۔ وہ گھر کی یاد چن ہے، درزن ہے، دھوین ہے، حلال خوری ہے یعنی کسی کام سے اس کو درجن نہیں۔ اپنے خاوند کی ہر خدمت کو بلا غلط تیار رہتی ہے۔

اگر وہ نئی نکستی کی ہے تو زور کا بھاری پن اس کو ناگوار ہے صاف ستھری رہتی ہے اور جانتی ہے کہ اجلا رہنا بھی خاوند کی خدمت ہے کیونکہ اس سے وہ خوش ہوتا ہے۔

مگر ایک عیب اس میں سخت پڑھاتا ہے کہ میل جول اور امیر عورتوں کی ملاقاتوں کا اس کو ضبط ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ اپنی اذیت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتی ہے۔

چونکہ اس کی تعلیم و تربیت انگریزی بیوی جیسی نہیں ہوتی اس واسطے وہ انگریزی قاعدے کی ریس بہت بے ڈھنگے طریقے سے کرتی ہے اور اکثر وہ بنام ہو جاتی ہے اور آخر میں خاوند اس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں میں شادی کا رواج ہے اور بڑا انتخاب کرتا ہے۔ اگرچہ فیصلہ ماں باپ کرتے ہیں لیکن وہ بہن کے اس کہہ دینے سے کہ لڑکی لڑکے کا تادہ بنتا ہے، فوراً منظور کر لیتے ہیں۔ ان کے ہاں بیوی گڑا یا ہے اور میاں گڑا ہے یعنی بہت چھوٹی عمر میں شادی کر دی جاتی ہے۔

ہندو بیوی بعض اوقات اپنے خاوند سے اتنی بڑی ہوتی ہے کہ وہ اس کو اٹھا کر طاق میں بٹھا دے اور کپے میں ذرا باہر جاتی ہوں تم سڑک پر نکل جاتے اور کسی گاڑی کی بھینٹ میں آ جاتے اس واسطے طاق میں بٹھا دیا ہے۔ اترنا مت، میرے آئے تک بیٹھے رہنا، تو کچھ عجیب نہ ہو۔

اور بعض اوقات اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ خاوند اس کو گود میں لیکر باہر نکلے تو لوگ بے ساختہ کہہ سکتے ہیں کہ نفی کے ابا کیسے ہو اور جہاری اس تھی کا جی کیسا ہے؟

مگر اب ہندوؤں نے یہ طریقہ چھوڑنا شروع کر دیا ہے کوئی دن میں سب خرابیاں جاتی ہیں گی۔ ہندو بیوی کے برابر دنیا کی کسی بیوی میں اپنے شوہر کی محبت نہیں ہوتی۔ یہ ہندو بیوی ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ خاوند کے مرنے پر خود بھی اس کے ساتھ جلتی

مسٹر محمد نعمان - سر فرینک نائس کی لیڈی صاحبہ کو لنچ دیا

ع ۱۹۳۵



(۲۰)

بیٹھے ہوئے - منشی اطہر علی ممبر اسمبلی - ایک لیڈی - بگم شوکت علی - لیڈی سر فرینک نائس - مسٹر محمد نعمان - سکریٹری سر فرینک نائس - کنوڑ سر جگدیش پرشاد - ڈبل گڈنی - نقیہ ممبران اسمبلی -

کھڑے ہوئے - ایک اگرنز - مولانا شوکت علی - سید اعجاز حسین مجسٹریٹ - ملک فتح خان مجسٹریٹ - آریبل حسین اماء - آریبل یامین حان - مریریک - خواجہ حسن نظامی وغیرہ -

تیسری صف - ایک ہندو ممبر اسمبلی - حافظ عبداللہ ممبر اسمبلی - سید حمزہ ایڈیٹر ملت - ایک اگرنز -

۱۹۳۵ ع
شاہ جہاں شاہی مکان پر

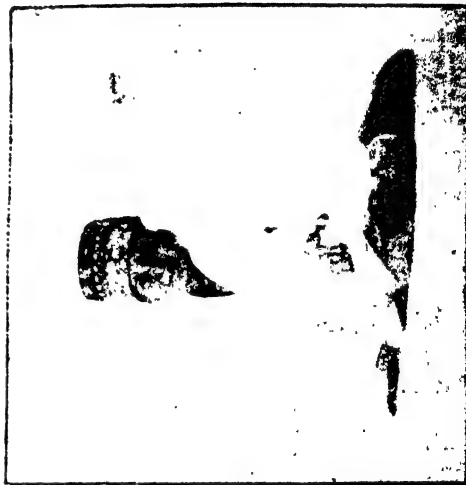


(۹۰)

سر عبدالرحیم اور سر فضل حسین اور تمام ممبران اسمبلی و ممبران کونسل آف اسٹیٹ - بتقریب نماز عید خواجہ صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔



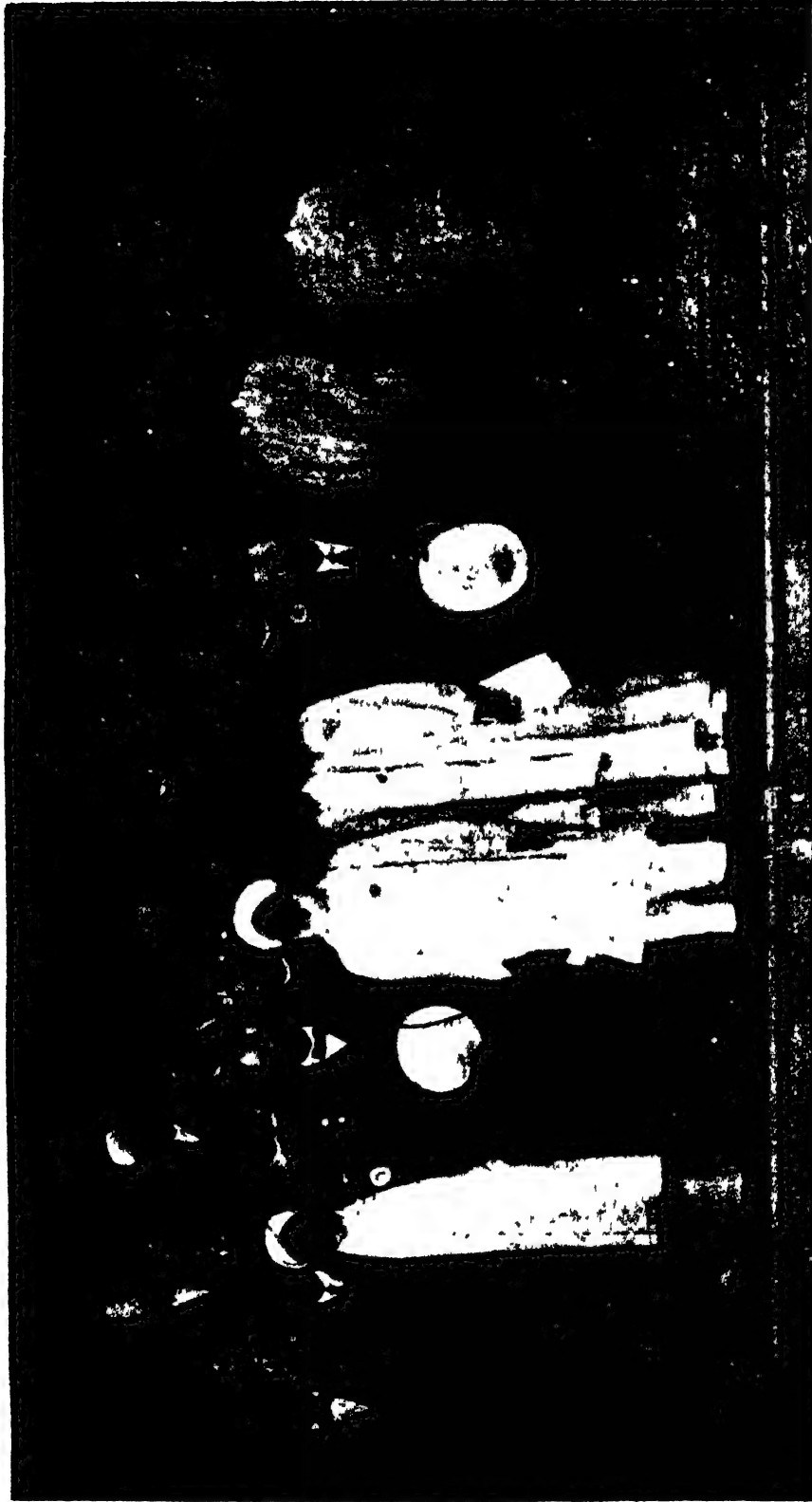
مسٹر بھمبری سکریٹری دفتر
اورینٹل انشورنس کمپنی دہلی



زبد پاشا اس
شاہ جہاں شاہی
نعم ۱۸ سال

میمن کانفرنس راجکوٹ کاٹھیاواڑ

ع ۱۹۱۸



(۹۵)

میمن قوم کے لیڈر اور ایجنٹ گورنر اور غلام محمد صاحب منشی بیرسٹر اوزر حواجہ حسن حامی۔

ست امدیس - ۱۹۱۱ ع



ۛ دن ۛے کۛر نرکی و مشائخ • علما ست المقدس کی مہ جودگی مس ۛ ۛ ۛ حس نظامی قہہ صخرہ کی
نقب میں قدیمی نمرکات کی تلاش مس داخل ہوئیے۔

اگر وہ رات کو مقررہ وقت سے پانچ منٹ دیر کر کے بھی گھر میں آئے تو ہم صاحب اس سے باز پرس کریں گی اور بیچارے میاں کو فوڈ ڈر کر حساب دینا ہوگا۔ ہاں کہیں رات کو رہنے کی ضرورت ہو یا سفر میں جانا ہو تو میاں بیوی سے اجازت لینی ضروری خیال کر لے گا۔

دلایتی میاں کی بیوی جب اس کا کچھ کام کرتی ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یعنی بیوی دیا سلائی سے اس کا چرٹ جلاتی ہے تو میاں کہتا ہے ”تھینکیو“ اس کے معنی ہیں شکریہ۔ انگریز دل میں بات بات پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر ان کا نوکر بھی کوئی کام کرے تو اس کا بھی وہ شکریہ ادا کرتے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جس سے ان کی شریف مزاجی معلوم ہوتی ہے۔

دلایتی میاں سے بیوی کو اکثر یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے کہ وہ شرب بہت پیتا ہے، جو اکیلے ہے اور گھوڑ دوڑیں ہزاروں لاکھوں روپیہ ہار جاتا ہے۔

دلایتی میاں ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کر سکتا۔ اگر بیوی کو معلوم ہو جائے کہ میاں نے چھپ کر کوئی شادی کر لی ہے تو وہ میاں کو تہہ کرا سکتی ہے۔ کیونکہ دلایت کے قانون میں شادی شادی کا حکم نہیں ہے۔

دلایتی میاں بھی اپنی بیوی کی طرح اس کا محرم راز اور پردہ پوش ہوتا ہے۔

یا تو ایسے میٹھے کہ بیوی کی پوجا کرنے تک کو موجود۔ اماں کو آبا کو، بھائی بہن کو، سب کنبہ کو چھوڑ کر بیوی کے کو لیا غلام بن جاتے ہیں۔

اماں لے لے۔ بیٹا تیری بیوی تو گھر میں جھاڑونگ نہیں دیتی میں بڑھاپے میں پان سیر آٹا بھی پکاؤں، جھاڑو بھی دوں، بچوں کے پوتڑے بھی دھوؤں، کچھو نے بھی تہہ کر دوں۔ تمہاری لاڈلو ایسی آدھر دھری ہیں کہ پلنگ کے نیچے ان کا پاؤں تنگ نہیں آتا۔

میٹھے صاحب بولے۔ بس بی بس سن یا۔ میری بیوی باورچن نہیں ہے، دھو بن نہیں ہے، ماما نہیں ہے جو یہ کام کرے۔ تم کیا خدمت گاری کے واسطے بیاہ کر لائی تھیں۔ اگر تم سے کام نہیں ہو سکتا تو کوئی نوکر رکھ لو۔ دوسروں پر حکم چلاتا ہے۔ آخر تم کس مرض کی دعا ہو۔

لائی بیٹے کی بات سن کر ماں کیا کہے۔ خون کا سا گھونٹ

پی کر چب ہو جاتی ہے۔

یہ دیسی میاں بیوی کو کچھا جھلیں، پاؤں دباؤں، آٹا گوند کر رکھ دیں۔ بیوی سے آگ نہ جلتی ہو تو پھلنی لیکر گھٹوں پھوں پھوں کر کے آنکھیں لال کر لیں، پتیلیاں مانگیں، سالہ میس۔ غرض کسی خدمت سے انکار نہیں۔

لیکن باوجود اس کے بیوی ایسے میاں کی ہمیشہ بد مزاج اور پھوہڑ ہوتی ہے۔ بیچارے میاں اتنی خدمت کریں اور بیوی ہر وقت ان کو صلواتیں سنایا کرتی ہیں ادھر یہ کتنی مہربانی تو تمہاری پھوٹی مانی پاد کو خدا غارت کرے، خبر نہیں کس دلدل کے پالے ڈالا ہے سو ہر وقت گھر میں گھس رہتا ہے۔ خدا نے اس کو عورت کیوں نہ بنایا۔

کڑوے میاں | اور جو میاں کڑوے غضبناک ہوتے ہیں ان کی شان سنو، گھر میں گھسے

تیوری چڑھتی ہوئی، منہ پھولا ہوا۔ انگنائی میں کسی پتھر سے ٹھوکر کھائی۔ بس غضب آگیا۔ پانی کا ٹونا پھینکا، چار پانی کو اوندھا کیا، بیوی کی بچی میں ٹھوکر ماری اور کہنا شروع کیا۔

ذرا سلیقہ نہیں، ذرا صفائی نہیں جب دیکھو انگنائی میں چار پائیاں بکھری پڑی ہیں، لوٹے بیچ میں رکھے ہیں۔ بیگم صاحبہ کو سینے سے فرصت نہیں۔ میں اس بچی کو آگ لگا دوں گا۔

کیا تیرا دادا درزی تھا جو تو ہر وقت سیا کرتی ہے اور ابھی کچھ کام ہے یا فقط سینا سینا ہے؟ بیچاری بیوی ہم کرہلدی سے ہر چیز کو سنگوانا شروع کر دیتی ہے اور گھڑی گھڑی میاں کے چہرے کو دیکھتی رہتی ہے کہ مزاج دھما ہوا یا نہیں جب میاں ٹھنڈے ہوتے ہیں تو وہ بڑی خوشامد اور چاہلوسی سے عذر معذرت کرتی ہے۔

کڑوے میاں کی بیوی اکثر کم سخن، غریب مزاج اور سگڑ ہوتی ہے۔ مگر کیا کرے کہ میاں کا مزاج تقدیر سے اس کے خلاف ہوتا ہے۔

یہ دو قسم کے میاں دیسی گھروں میں عموماً زیادہ ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم نہ ہونے کے سبب وہ میاں بننا نہیں جانتے۔

مگر انہی دیسی جاہلوں میں ایسے میاں بھی ہوتے ہیں جو نہ زیادہ میٹھے ہوتے ہیں، نہ زیادہ کڑوے اور درمیانی

چال سے چلتے ہیں۔
یوی سے کچھ غلطی ہو تو نرمی سے، اشارے کنائے سے
بتا تھیں۔ اگر یوی نے زمانہ اور پھر غلطی کی تو کئی کئی دن منہ سے
نہیں بولتے۔ یہی سزا یوی کو کافی ہوتی ہے اور وہ پھر میاں کے
خلاف مزاج کوئی بات نہیں ہونے دیتی۔

نئی روشنی کے میاں انہی روشنی کے میاں کا یاوا آدم زالا
اگر یوی اخبار میں، اردو کے ناول میں کسی چیل چیل یوی کا قصہ
دیکھتے ہیں اور گھر میں اگر اپنی دیسی یوی میں اپنی باتوں کو، اسی
جہت پھرت کو، اسی بنا و سہنگار کو تلاش کرتے ہیں اور جب ان کو
وہ بات نظر نہیں آتی تو ٹھنڈا مانس بھرتے ہیں۔ یوی سے منہ پھیر
لیتے ہیں۔ اس سے ان کو نفرت ہو جاتی ہے۔ یوی بچاری چیز

ہوتی ہے اور سوچتی ہے کہ مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا مگر اس کو کوئی
بات یاد نہیں آتی۔ یاد کہاں سے آئے۔ اس غیب کو کیا خبر کہ
بانسکوپ میں ایک دلا بقی یوی یوں تھرک کر چلیں تھیں کہ میاں کا
دل اس پر آیا ہے۔ میں بھی تھرک کر چلوں۔ اور وہ کیا جانے کہ
اخبار و ناول میں میاں نے یوی کے ایسے اوصاف پڑھے
ہیں جو مجھ میں نہیں ہیں۔

میں منہ سے کچھ کہتے نہیں۔ بس چپ چاپ آتے، رونی ہٹاتی
اور چپ چاپ چلے گئے۔

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ میں گھر میں گھسوں تو یوی پھدک کر
کھڑی ہو جائے، مسکرائے، ہاتھ ملائے، اور ہلو ہلو دیکھم
ڈیر اس کے معنی ہیں آئیے حضور، آئیے جناب آؤ کیا
کہے۔ نئی روشنی کے میاں اس کی مندر کر رہے۔

خدمت گارمی کی تعلیم

کے بیکار لوگوں کو مفید ہو سکے۔ اس کے جواب میں میں کہوں گا۔ کہ خدمت گارمی
میں ایک شریف آدمی کے گزارہ کے لئے کافی آمدنی ہوتی ہے۔ اگر
خدمت گارمی چوری نہ کریں اور تنخواہ معقول لیں۔ تو ان کا گزارہ نہایت اچھی
طرح سے ہو سکتا ہے۔ خدمت گارم لوگ جن کو اس نوکری کا تجربہ ہے۔ میرے
اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

تعلیم خدمت گارمی کے اصول پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے۔
کہ خدمت گارمی کے بنیادی

اصول تمام انسانوں میں مشترک ہیں۔ یعنی بادشاہ، نواب، راہب، پیر،
مولوی، ادنیٰ، اعلیٰ، عورت، مرد ہر ایک کو اس اصول کی ضرورت ہے۔
اور ہندوستان کے باشندوں میں خانگی نظم کی جو خبریاں پائی جاتی ہیں۔ ان
کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ ہندوستانی اس اصول پر عمل کرنا نہیں جانتے۔
اور وہ اصول سلیقہ مندی ہے۔ اپنی چیزوں کا رکھ رکھاؤ اور سلیقہ مندی
سے ان کا برتنا۔ کپڑا ہو یا گھر کی کوئی اور چیز ہو۔ ہم لوگ بڑے ہوں یا چھوٹے
بالکل نہیں جانتے۔ انگریز اس معاملہ میں ہم سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہم لوگوں
کے گھروں کی اتھری اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ ہمارے ہاں بچھانے کے فرش
پینے کے کپڑے رتنے کے برتن نہیں ہوتے۔ یا کم ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کی
وجہ یہ ہے۔ کہ ہم ان چیزوں کو سلیقہ کے ساتھ استعمال کرنا نہیں جانتے
ہمارے بعض اہلکار کے گھروں میں لاٹ صاحب کے گھر سے بھی زیادہ
سامان ہوتا ہے۔ مگر سلیقہ مندی نہ ہونے کے سبب وہ سامان اشرپراستا ہے

۲۳۴ **انگریزوں کی خدمت گارمی** ایک زمانہ تھا کہ انگریزوں کے
خدمت گارم نامہ مسلمان ہی ہوتے تھے
مگر اب پادری صاحبان نے چاروں اور اہل خوروں کو عیسائی کر کے خدمت گارمی کا
پیشہ سکھایا ہے۔ اور اب ان کی سفارشوں سے انگریز لوگ نیادہ تر انہی عیسائی
چاروں اور اہل خوروں کو خدمت گارمی میں لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں
کے ہاتھ سے یہ روزگار رفتہ رفتہ نکل رہا ہے۔ اور عیسائی ان جگہوں پر قبضہ
کرتے جاتے ہیں۔ پہلے یہ خاندان اور میرے عمر نامہ مسلمان ہی ہوتے
تھے۔ اور اب بھی اکثر مسلمان ہی اس کام پر ہیں۔ لیکن اب جمل مسلمان
خاندانوں میں کمی ہو رہی ہے۔ اور عیسائی یہ نوکریاں حاصل کرنے میں
ترقی کر رہے ہیں۔ پس اگر مسلمان خدمت گارم اس خطرہ کو محسوس نہ کریں گے
اور نئے مسلمانوں کو تعلیم و تربیت دیکر خدمت گارمی کے مختلف حصوں میں
نہ بھجیں گے۔ اور عیسائی خدمت گارموں کے داخلہ کا بندوبست نہ کریں گے
تو ایک دن خود ان کی نوکریاں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔

اب دوسری بات یہ ہے۔ کہ خدمت گارمی تعلیم و تربیت سے ہو سکتی
ہے یا نہیں۔ اس کا جواب بھی اوپر کی تحریر میں آگیا کہ خدمت گارمی تعلیم و
تربیت سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کی تعلیم و تربیت محض یہ ہے۔
کہ اس کتاب کے اصولوں اور خدمت گارم لوگ اپنے تجربوں پر اپنی ذہنی ترقی
عمل کرتے ہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ خدمت گارمی میں آمدنی ہے یا نہیں۔ جو مسلمان

اور طبعی خراب اور برباد ہو جاتا ہے۔

تعلیم خدمت گاری میں سلیقہ شکاری بہت بڑا اصول ہے۔ اگر انگریزوں کے مسلمان خدمت گار انگریزی گھر کے رکھ رکھاؤ اور چیزوں کے استعمال کا طریقہ مسلمان لڑکوں کو سکھائیں۔ تو ایسے تعلیم یافتہ خدمت گار مسلمان امرار کے گھروں میں اتنی بڑی بڑی تنخواہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ جو بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس لوگوں کو بھی میسر نہ ہوں۔ سلیقہ مندی کے معنی یہ ہیں کہ معمولی چیز کو ایسے سنگھڑاپے سے رکھا جائے۔ کہ وہ بد صورت و بد بنا ہونے لگے یا جو داؤد بھی معلوم ہونے لگے۔ باغوں کی چین بندی میں شکر یاں اور کوئلے اور کنگر سلیقہ مندی سے لگائے جاتے ہیں تو جو اہلٹ کی بچی بکری سے بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ سلیقہ مندی کے اصول پر عمل کرانے کیلئے اس کی ضرورت ہے۔ کہ جو چیزیں ہاں سے لو کام میں لانے کے بعد فوری طور پر جگہ رکھ دو۔ دوسرا کام بعد میں کرو۔ اور جہاں کہیں کوئی بے قرینہ چیز دیکھو۔ پہلے اس کو باقرینہ رکھنے کی کوشش کرو۔ صفائی بھی سلیقہ مندی کے خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کے مزاج میں سلیقہ مندی ہے۔ وہ گنا کے فرش اور لباس اور برتنوں وغیرہ میں میل کا معمولی سادہ بھی دیکھنا گوارہ نہیں کر سکتا۔

بس سلیقہ مندی ایک ایسا اصول ہے جس کے نہونے کے سبب تمام ہندوستانی انگریزوں کی نگاہ میں جانوروں سے زیادہ بدتر بنے ہوئے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ خدمت گار اس کی اصلاح بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ خدمت گاری کا دوسرا اصول محنت ہے۔ یہ اصول بھی ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور خدمت گار کے لئے تو ازیں ضروری ہے۔ جو آدمی کامل وجود ہے اور محنت سے گھبراتا ہے۔ اس کے ہر کام میں اتری نظر آئے گی۔ ایسا ہی جو خدمت گار محنت سے دم چرایمگا۔ اس کو کسی کام میں کامیابی نصیب نہ ہوگی۔

تیسرا اصول دیانتداری ہے۔ جو خدمت گار چوری نہیں کرتا۔ اس کو روپیہ تو کم ملتا ہے۔ مگر روپیہ کا حاصل مقصد عزت اور اہمیت قلب روپیہ والوں سے زیادہ اس کے پاس ہوتا ہے۔ آقا کی خوشنودی کے علاوہ خود اس کا دل ہر وقت لبشاش اور مطمئن رہتا ہے۔

چوتھا اصول اطاعت ہے۔ لوگوں نے اطاعت کو غلامی سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ غلامی اور چیز ہے اور اطاعت اور چیز ہے۔ غلام اپنے ضمیر اور ایمان کے خلاف مجبور و مقہور ہو کر کام کرنے کو کہتے ہیں۔ اطاعت اس کو نہیں کہتے۔ اطاعت کے معنی یہ ہیں۔ کہ آقا کے احکام کو مستعدی اور فرماں برداری سے پورا کیا جائے۔ جس نوکریں اطاعت کا مادہ نہیں ہے

وہ ہمیشہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں قاصر رہیگا۔

پانچواں اصول خیر خواہی ہے۔ جب تک خدمت گار اپنے آقا کا ایسا خیر خواہ نہ ہو جیسا کہ وہ خود اپنی ذات کا خیر خواہ ہے۔ جب تک وہ اپنے آقا کے مال و اسباب و عزت و آبرو کے ساتھ ایسی خیر خواہی نہ کرے گا۔ جیسی وہ خود اپنے مال و اسباب اور اپنی عزت و آبرو کی چاہتا ہے۔ اس کو کامیاب خدمت گار نہ کہہ سکیں گے۔

آقاؤں کا فرق

تو ہر انسان کا مزاج علیحدہ ہوتا ہے۔ مگر انگریزوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے مزاج میں تو یہ حالات و روایات کے سبب زمین آسمان کا فرق ہے۔ جس خدمت گار کو انگریز آقا کی نوکری کا تجربہ ہو۔ اور وہ اس میں جب ماہر ہو۔ اس کو ایک ہندو یا مسلمان آقا کی نوکری میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ مسلمانوں کا مزاج انگریزوں سے بالکل علیحدہ ہوتا ہے۔ انگریز آقا اپنے جسم کی راحت اور گھر کی آرائش اور عمدہ خوراک و لباس میں بیدار رہ کر خرچ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔

مگر ہندو آقا سوائے شادی بچی کی رسوں یا مذہبی رسوں کے ذاتی آرائش کے معاملات میں بہت کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اور اس فرق کے سبب خدمت گار کو طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مسلمان آقا بھی عموماً ہندوؤں کی طرح شادی بچی کی رسوں میں مبتلا خرچ کرتے ہیں۔ اتنا ذاتی آرائش اور گھر کی زیبائش میں خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ اور جو عیاش و فضول خرچ ہیں۔ ان کو چونکہ خرچ کا اندازہ نہیں ہوتا اس لئے نوکر کو اور بھی مشکل ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات نیک اور دیانت دار خدمت گار محض آقا کی فضول خرچی و بے خبری کے سبب بے دیانت اور چور بن جاتے ہیں۔ کیونکہ رفتہ رفتہ ان کا نفس ان کو لوٹ کھسوٹ پر راجع کر دیتا ہے۔ جب وہ آقا کو بے خبر پاتے ہیں۔

انگریز آقا کھانے اور پینے یعنی اسباب خوراک اور سوڈا واٹر وغیرہ کے لئے ایک دین میں جتنا خرچ کر سکتا ہے۔ ہندو مسلمان آقا ایک ہفتہ بلکہ ایک مہینہ میں اپنے کھانے پینے پر اتنا خرچ گوارا نہیں کرے گا۔ اس لئے جن خدمت گاروں کو محض انگریزی نوکری سے سابقہ پڑا ہے۔ وہ اس نکتہ کو یاد رکھیں کہ سب آقاؤں کو ایک نظر سے دیکھنا بڑی غلطی ہے کامیاب خدمت گار وہ ہے۔ جو اس فرق کو سمجھتا ہو۔ اور ہر مزاج و فہمیت کے آقا کی نوکری کر سکتا ہو۔

چھٹا اصول دیانتداری ہے۔ اور دیانتداری بھی

ان کی اعلیٰ ہوتی ہے۔ اور کام ہی نہایت سلیقہ مندی سے کرتے ہیں۔ مگر ان کی بول چال نہایت سخت ہوتی ہے۔ آقا کو اس طرح جواب دیتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے پھر کچھ نہیں ملا۔ اس کو راز بن کہتے ہیں۔ اور یہ عجیب سبب تخیلوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ قدر دان آقا جن کو دیانت و صداقت کی سمجھ ہے۔ وہ تو غم سے بچ کر وہیہر کے بے رواشت کر لیتے ہیں۔ ورنہ اکثر نا محض زبان کی سختی کے سبب رُسے خدمتگار کو نوکری سے نکال دیتے ہیں۔

لہذا خدمتگاروں کو تعلیم دینے وقت بات کرنے کی نیز ضرور سکھائی جائے۔ وہ آقا کے مزاج اور درجہ کی موافق بات کیا کریں۔ اور جب ان کے پاس کوئی غیر آدمی بیٹھا ہو اس وقت تو ایسے ادب سے پیش آئیں۔ کہ آقا کی عزت میں چار چاند لگا دیں۔ تاکہ آقا خوش ہو اور اجنبی بھی سمجھے کہ یہ نوکر کیسا مہذب و مودب ہے۔

حیدر آباد کے خدمتگار

ہندوستانی طرز معاشرت میں حیدر آباد سے بڑھ کر شاید کسی اور جگہ کے نوکر و نوادار

نہ ہوں گے۔ ایسی ریاستوں میں یوں تو عموماً سب نوکر بڑے نیز دار اور اطاعت شعار اور مودب ہوتے ہیں۔ مگر حیدر آباد کے نوکروں کو سب پر فوقیت ہے وہاں میں نے دیکھا ہے۔ کہ نوکر آقا کے حکم کی تعمیل ایسی پھرتی جتنی اور مستعدی سے کرتے ہیں۔ گویا کردہ برتی شرار سے ہیں۔ آقا کا حکم سن کر ان کا اٹنے پاؤں دوڑا ہوا جانا۔ اور جب آقا ان کو اپنے پاس بلائے تو ہاتھ جوڑے ہوئے مکر جھکاتے ہوئے نظریں آقا کی نظروں سے مٹاتے ہوئے ڈرتا ڈرتا سہما ہوا آنا۔ اور ادب سے اپنے سر کو آقا کے سامنے جھکا دینا۔ تاکہ وہ حکم کو آہستہ سے کان میں کہہ دے۔ اور پھر پچھلے پاؤں آقا کی طرف پیٹھ کے بغیر واپس جانا بڑا لطف دیتا ہے۔

حیدر آبادی خدمت گزار بد وقت آقا کے سامنے نہیں رہتے۔ بلکہ پردوں اور دیواروں کی آڑ میں چھپے کھڑے رہتے ہیں۔ اور جب آقا آواز دیتا ہے تو اس طرح حاضر کہہ کر سامنے آتے ہیں۔ گویا وہ بھی آسمان سے اتر کر آئے ہیں۔

یہ ادب قاعدے مشرقی اور ہندوستانی طبائع کو بہت مرغوب ہیں خدمتگاروں کو تعلیم دینے وقت یہ باتیں ضرور سکھائی جائیں۔

مصری ہٹل کے خدمتگار

تو میں نے وہاں ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں عجیب نوکر دیکھے۔ ارمنی خوبصورت لڑکے چھانٹ چھانٹ کر ان دوکانوں پر رکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ گاہک انہی دوکانوں پر زیادہ آتے ہیں۔ جہاں خوبصورت اور قہر دار نوکر ہوں۔ مصر کے

راستہ میں اسمعیلیہ نام کا ایک جکشن آتا ہے۔ وہاں گاڑی بدلی۔ میں وقت گزارنے کو کہ دوسری گاڑی میں دیرینہ پلیٹ فارم کے ایک قہوہ خانہ میں چلا گیا۔ میرے جاتے ہی ایک خوبصورت سولہ سترہ برس کا ارمنی لڑکا کوٹ چلون اعلیٰ درجہ کا پیپے ہونے چکدار انگریزی جوتہ چرچر کرتا ہوا ہلکا بسم ہونٹوں پر ادب سے میرے سامنے آیا۔ اور سیاہ بڑی بڑی آنکھوں کو میری طرف متوجہ کر کے بولا۔ (عربی زبان میں) کیسا ارشاد ہے جناب! میں نہیں سمجھا کہ یہ نوکر ہے۔ حیرت سے اس کو دیکھنے لگا۔ برابر ایک ترک مسافر بیٹھے تھے۔ انھوں نے کہا۔ نہ لاؤ۔ یہ سنتے ہی اس نے ہلکے بناوٹی مگر نہایت دلچسپ انداز سے مسکراہٹ کو اپنے چہرے پر ظاہر کیا۔ اور اس طرح طیب یا سیدی دہشت اچھا میرے آقا کہہ کر سر کو ذرا خم کر کے واپس چلا گیا۔ گویا بہشت کا غلام فرشتوں کی تعلیم سے بہشتی کے حکم پر دروڑا ہے۔

پھر اس کا چار لانا اور چار کی تبدیلی میں انداز ارمنی سے حصہ لینا ایک عجیب منظر تھا۔

ہندوستان میں ایسی دکانیں بہت کم ہیں۔ جہاں ایسے ہندب تربیت یافتہ نوکر رکھے جاتے ہوں۔ اگر اس کی کوشش ہو تو تجارت کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک مسلمان خدمتگار کا صبح کے ات تک پیر و گرام

ذیل میں ہم ایک اوسط درجے کے گھر کے خدمتگار کا پیر و گرام دست کرتے ہیں۔ جو خفیف سی ترمیم کے بعد (جو کسی انگریز، ہندو یا مسلمان، یا امیر یا رئیس کے گھر کی خصوصیات کے متعلق کی جاسکتی ہے) ہر جگہ کام آئیگا۔

(۱) صبح سویرے اٹھنا، وضو پات سے فاسخ ہونا اور نماز پڑھنا۔
(۲) گرم پانی کا انتظام کرنا، غسل خانہ کی صفائی کرنا، منجن، صابوں، تولیہ قرینہ سے رکھنا۔ اور غسل خانہ میں جو چیزیں ہوں ان کو جھلاٹنا۔ اور کپڑے یا پانی سے صاف کرنا۔

(۳) سونے کے کمرے کے علاوہ دوسرے کمروں میں جھاڑو دینا۔ ہر چیز کو صاف کرنا۔ ہر چیز کو قرینہ سے رکھنا۔ شیشہ وغیرہ کی چیزوں کو نہایت احتیاط سے صاف کرنا۔ تاکہ کوئی چیز ٹوٹ نہ جائے۔

(۴) کھانے کی میز پر جو کافذات بے ترتیبی سے پڑے ہوتے ہوں انھیں سلیقہ سے رکھنا۔ قلمدان صاف کرنا۔ روٹی کی نوکری کے کاغذ وغیرہ باہر پھینکنا۔

(۵) جوئے وغیرہ پریش کر کے انھیں صاف کرنا۔



حب اندیٹر جنتری کا ہاتھ ٹوٹ
گاتھا حواجہ حسن نظامی کا بواسہ
مسلم اکی گود میں۔



رید بن حسن نظامی
عمر ۴۰ سال

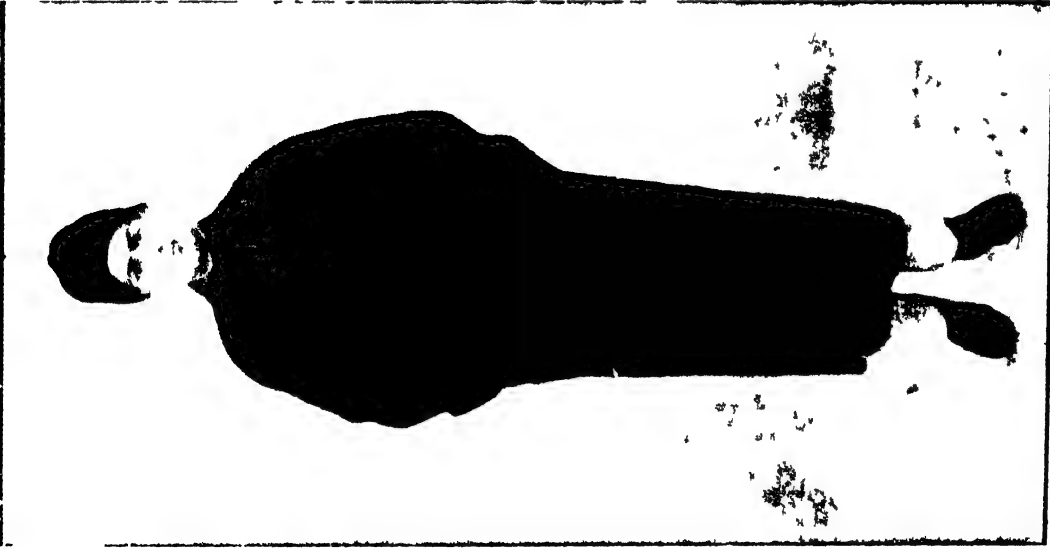


۱۹۱۵ میں دس سرہ جسمیں جہا جہ حسن حامی نے ائیں طرف جاسا
صاحب تشریف دلہتے ہے جہ جہا جہ حسن حامی نے ہما تھے۔



مئی ۱۹۰۹ ع

مستر ڈیوڈ بھودی اور ان کے لڑے او جہا جہ حس نظامی مسٹر ڈیوڈ
تہ درگاہ حصرت جہا جہ نظام الدس اولہا کی بہت خدمات انجام دی ہس۔



علی بن حس نظامی عمر ۱۷ سال

نامور وکیل



ماورائے نیش جعفر صاحب بی۔ اے بی۔ ایل۔ بی۔
دہلی نے دھڑوا کر۔

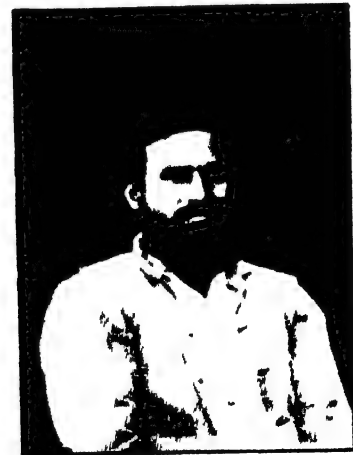


حکیم محمد دلدار علی صاحب عرف حکیم
والا جاہی مقیم جعفر آباد دہلی۔
۱۹۰۰ء

جعفر آباد نے سید اندیش



سید احمد شیخ صاحب اندیش
نہ جعفر آباد جعفر آباد دہلی صاحب احمد
جعفر آباد سے جعفر آباد سے رندہ اشاعت
نہ جعفر آباد سے جعفر آباد سے کلاہ
سید احمد شیخ صاحب اندیش



مہادی شیخ احمد صاحب آربری لکھنؤ کے رکن
سنٹرل کونسل و مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین
و پیش امام مسجد پھلس لائن آکولا براہ۔





امیر شریحی حال سہ قی بادشاہ کابل کی یونیسیٹے پریس محمد بد الدین حامی حلف ہاں و حب و آگروا کی شادی دھن میں ۱۵۳۰ ع

(۹) کپڑوں پر پیش کرنا۔

(۱۰) سونے کے کمرے میں جا کر جھاڑ دینا۔ اور صفائی کرنا۔ یعنی اس قدر احتیاط سے کراٹا کی آنکھ دکھل جائے۔

(۸) آقا کے بیدار ہونے کے بعد فوراً ادب سے سلام کرنا۔ اور اس کے احکام کو غور سے سننا۔ غسلخانہ میں پانی رکھنا۔ اسٹنڈ آف مانہ ہاتھ دھو کر فارغ ہو۔ اسٹنڈ ناسٹریک کا انتظام کرنا۔ اور ناسٹریک کا وقت آنے ہی است پیش کرنا۔ لیکن برتن صاف ہوں۔ ہر چیز پر سلیقہ سے رکھی ہوئی ہو۔ اور ہر چیز پر موجود ہو۔

(۹) آقا کے کھانے کے برتن وغیرہ صاف کرنا۔ اور دسترخوان یا میز پر نمک گرم مصالحہ، گلاس وغیرہ قرینہ سے لگانا۔ تاکہ کھانے کے وقت کوئی ایسی چیز کم نہ ہو جو وہاں ہونی چاہئے تھی۔

(۱۰) ہاتھ دھوئے کا سامان بھیا کرنا۔

(۱۱) وقت پر سلیقہ سے کھانا لاکر لگانا۔

(۱۲) جانے کے وقت آقا کو کپڑے پہنانا۔

(۱۳) معمولی کام جو آقا بنا جائے اسے کرنا۔

(۱۴) آقا کی راسبھی پر اس کے کپڑے اتارنا اور ہر چیز کو صاف کر کے اس کی مقررہ جگہ پر رکھنا۔

دانت

بغیر درد کے نکالوانے اور پائریا کے مکمل علاج کیلئے

ڈاکٹر کنیش داس صناسی دیو

نمبر ۷ دریا گنج دہلی

کے سب سے بہترین ڈینٹل سرجن ہیں۔ اسلئے کہ پیشہ میں ان کا موروثی ہے دوسرے وہ علاوہ دانتوں کے ڈاکٹر ہونیکے ویسے بھی ڈاکٹر ہیں تیسرے ولایت کے سب سے بڑے کلج دیو کے رائل ڈینٹل ہسپتال آف لندن کے تعلیم یافتہ و پاس شدہ ہیں

ہمارا کتب خانہ

عرصہ دراز سے حیدرآباد و کنیرن ملک کی خدمت کر رہا ہے مگر عموماً اسٹاک درسی کتابوں پر مکمل تھا۔ اسلئے ہم نے اہل ملک کے علمی ادبی ذوق و شوق کی خاطر ایک شاخ عریز بلڈنگ عابد روڈ پر قائم کی ہے جہاں سے علمی ادبی و مشہور مصنفین و مؤلفین کی تصانیف و کتب لاتبریری و کتب انعامی و جلد درسی کتابیں اور ابتدائی جماعتوں سے لیکر اعلیٰ جماعتوں تک دستیاب ہو سکتی ہیں اور علاوہ اس کے سامان اسٹیشنری بھی موجود رہتا ہے اور جو سامان یا کتب موجود نہ ہوں وہ جتنی الامکان ان کی فراہمی کی کوشش کی جاتی ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے طلباء کی سہولیت کے لئے ایک مہلہ پر ایک بک اسٹال بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے عثمانیہ نصاب کی جملہ کتابیں مل سکتی ہیں۔

امید کہ اہل ذوق اور شائقین علم و ادب ہماری خدمات سے استفادہ فرمائیں گے۔
فوف۔ جامعہ عثمانیہ کی تمام مطبوعات ہمارے ہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

غلام دستگیر تاجر کتب

صدر دکان شاخ بک اسٹال
چارکن عابد روڈ حیدرآباد و کنیرن
جامعہ عثمانیہ اڈاک سٹ

ہندوستان کی فلم کمپنیاں

(فلمی نقاد کے قلم سے)

پر بھات فلم کمپنی پونا

ہندوستان کی سب سے بڑی فلم کمپنی ہے جس نے پوائس پر بھات نگر کے نام سے فلمی سستی قائم کر لی ہے۔ پہلے ہندی زبان کی شیدائی تھی۔ لیکن سیر نہدھری کی ناکامی نے کمپنی کو متا دیا کہ ہندوستان میں صرف اردو زبان کے ڈرامے چل سکتے ہیں۔ اب تمام ڈرامے صاف اردو میں ہوتے ہیں۔ جو بہت مقبول ہیں یہی ایک دیسی کمپنی ہے جو تھیل نگاروں کے اشاروں پر نہیں ناچتی بلکہ تھیل نگار اس کمپنی کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ ہر سال بالکال تھیل نگار بناتی ہے اور ان سے کام لینے کے بعد بے نیاز ہو جاتی ہے۔ جتنے شاندار اسٹنگ اس کمپنی کے ہوتے ہیں وہ ہندوستان کی کسی کمپنی کو میسر نہیں۔ شاندار نام۔ اور فتح علی اس کمپنی کے روح رواں ہیں۔ تجارتی ضرورت نے اگرچہ فتح علی کو فتح لال بنادیا ہے۔ مگر ان کا دل ہنوز اسلامی ہے۔ ہندوستان میں فلمی صنعت کا وقار اس کمپنی کے دم سے قائم ہے۔ اگر یہ کمپنی نہ ہوتی تو اعلیٰ طبقہ میں کوئی فلموں کا نام بھی نہ لیتا۔

نیو تھیسٹرس لمیٹڈ کلکتہ

صوبہ بنگال کی سب سے بڑی کمپنی ہے بنگال کی دوسری کمپنیوں سے عمر میں کم ہے مگر عقل اور سمجھ میں زیادہ ہے۔ پورن بھگت کی تیار ۱۹۷۱ سے پہلے مقبول نہ تھی مگر پورن بھگت نے اسے ایسا ہر دل عزیز بنایا کہ سامے ہندوستان میں مشہور ہو گئی۔ اور اس شہرت میں ہودی کی لڑکی نے چار چاند لگا دیے۔ مگر چنری داس کی تیاری کے بعد کوئی اچھا ڈرامہ نہ تیار کر سکی۔ ترقی کر نیکی بجائے پستی کی طرف جا رہی ہے۔ مگر بھر بھی بہت غنیمت ہے۔ جتنی اچھی اردو زبان اس کمپنی کے ڈراموں کی ہوتی ہے وہ شاید ہی کسی دوسری کمپنی کو میسر ہو۔

امپیریل فلم کمپنی ممبئی

ممبئی کی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ اور ممبئی کی کمپنی ہے۔ جو اچھے مصنفوں سے گور اچھے ڈراموں سے بیزار ہے آرٹ اور لٹریچر کی بجائے حسن کی نمائش سے روپیہ پیدا کرنا چاہتی ہے اور اس مقصد میں کامیاب بھی ہے۔ چنانچہ سلوچیا کی شوخی کو اور نام کو بیچتی ہے۔ اور ان کی قیمت خوب وصول کرتی ہے۔ پہلے پہلک میں زیادہ مقبول نہیں مگر اب مقبولیت کم ہو رہی ہے۔ اگر حسن کی نمائش کی بجائے آرٹ اور لٹریچر سے یہ کمپنی مدد لے تو ہندوستان کی ممتاز

کمپنی بن سکتی ہے۔ اور شیر ایلانی اس کمپنی کے روح رواں ہیں۔ رنجیت فلم کمپنی ممبئی لٹریچر سے ذہنی رکھتی ہے اور جس کے ڈرامے ایسے مصنفوں کے کہے ہوتے ہیں جو ادبی لحاظ سے کچھ بھی نہیں ہیں۔ زیادہ تر ایک ہی پلاٹ پر ڈرامے تیار کرتی ہے اس کمپنی کے ہر ڈرامے میں تین مسخرے ہوتے ہیں۔ ایک مغرب زدہ عورت ہوتی ہے ایک قدامت پسند عورت کو دکھایا جاتا ہے اور ایک دو بچے ہوتے ہیں۔ پہلے گورے نام سے روپیہ کماتی تھی۔ اب تین سحرور اور رادھودی کے بل پر چل رہی ہے۔ چند مال اور کس ہر اس کمپنی کے کرنا دہتر ہیں۔

ساگر فلم کمپنی ممبئی

ممبئی کی بڑی کمپنی ہے۔ پہلے زیادہ مشہور نہ تھی۔ اب دن بدن شہرت برہمتی جا رہی ہے۔ اگرچہ آرٹ اور لٹریچر میں یہ بھی زیادہ متاثر نہیں ہے۔ مگر بھر بھی دوسری کمپنیوں سے غنیمت ہے۔ شرمناک مناظر سے کمپنی کے اکثر ڈرامے پاک ہوتے ہیں۔ اسی لئے اعلیٰ طبقہ میں مقبول ہو رہے ہیں۔ مگر مذاق کا حصہ اس کمپنی کے ڈراموں کا بھی ہست ہوتا ہے۔ محوڑی سی اصلاح کے بعد یہ کمپنی اچھی کمپنی بن سکتی ہے۔

مسٹر چین لال۔ اور ڈاکٹر مہل اس کمپنی کو چار ہے ہیں۔ اور لالہ الوپی پرشاد اس کمپنی کی روت رواں ہیں

سروج فلم کمپنی ممبئی

ممبئی کی یہ کمپنی روپیہ کمانا چاہتی ہے۔ مگر ڈرامے تیار کرنا اسے نہیں آتا۔ زیادہ مسلمانوں سے متعلق ڈرامے تیار کرتی ہے۔ مگر تقریباً سب ہی مہل اور بے سرو پا ہوتے ہیں۔ اعلیٰ طبقہ میں اس کمپنی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ روپیہ بہت خرچ کرتی ہے مگر عقل بالکل خرچ نہیں کرتی۔ نافہجائی ڈسائی اس کے مالک ہیں۔

ایسٹرن آرٹ پروڈکشن لمیٹڈ ممبئی

ممبئی کی سب سے نوجوان کمپنی ہے۔ چند سال پہلے کوئی اس کمپنی کو جانتا بھی نہیں تھا۔ مگر اب آرٹ اور لٹریچر

کے اعتبار سے ہمیں میں سب سے اونچی ہے۔ بھارت کی بیٹی فلم نے اس کمپنی کو بہت مشہور کر دیا ہے۔ اگر اسی طرح ترقی کرتی رہی تو دوسری نیو تھیٹر بھی اس کا کاروبار بھی ہمیں میں ہے۔

کمار مووی ٹون ہمیں

تصویریں بھی سرفج کی طرح بہل ہوتی ہیں۔ مدت سے قائم ہے۔ مگر اعلیٰ طبقہ کی نظر میں نہونے کے برابر ہے۔ شعبہ بازی سے اور جنات کی کہانیوں سے اسے بڑی دلچسپی ہے۔ بے عقلی کی باتوں سے بھرے ہوئے فلموں کے لئے مشہور ہے۔

آج سے تین سال پہلے قائم ہوئی تھی

ایجنٹا سینی ٹون ہمیں

آجکل فلموں کی تیاری کا کاروبار اس کمپنی نے بند کر رکھا ہے۔ نوجویں اس کمپنی کا سب سے اچھا ڈرامہ ہے نوجویں کے علاوہ دوسرے ڈرامے عامیانہ ہیں۔ اگر کاروبار بند نہ ہو گیا ہوتا تو یہ کمپنی ضرور ترقی کرتی۔

مالی لحاظ سے کامیاب ہے مگر آرٹ اور لٹریچر کے اعتبار سے قطعی ناکام ہے۔ کئی سال سے قائم ہے۔ مگر کوئی اچھا فلم تیار نہ کر سکی۔ پبلک کی بد مزاتی کیساتھ جلتی ہے اور اس بد مزاتی سے خوب روپیہ کھاتی ہے۔

ہندوستان کی بڑی کمپنی ہے

ایسٹ انڈیا فلم کمپنی کلکتہ

جو بہت بڑے دو تہند کے سٹریٹ سے چل رہی ہے اس کے فلموں کو کیسا نیت سے نفرت ہے۔ ہر فلم نئے رنگ کا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس فلم کمپنی کے فلموں میں بھی کوئی خوبی نہیں ہوتی لیکن سید تیار کر کے اس نے اپنی کمزوریوں کی تلافی کر دی ہے بس یہی اس کمپنی کا بڑا نمونہ

میڈن تھیٹر س لمیٹڈ کلکتہ

لیاں مجنون اور شیریں فرما د جیسی معمولی فلموں سے اس نے اتنا روپیہ پیدا کیا کہ اب اچھے سے اچھے ڈرامے سے اتنا روپیہ کما نا ممکن ہے۔ ترقی کی بجائے پستی کی طرف جا رہی ہے۔ اپنے ڈراموں کا معیار بدل کر نے کی بجائے گمن کی دلداری کو مقدم سمجھتی ہے۔ اور گمن ہی کے نام سے کچھ تہوڑا بہت کما لیتی ہے۔

پہلے بنگلہ زبان کے ڈرامے تیار کرتی تھی

کالی فلم لمیٹڈ کلکتہ

اب اردو ڈرامے بھی تیار کرتی ہے مگر اردو ڈرامے ایسے تیار کرتی ہے کہ اگر نہ کرتی تو اچھا تھا۔ اس کمپنی کے ڈراموں میں کئی خوبی ہو یا نہ ہو مگر تاثر دہرے کہ زبان شستہ ہوتی ہے۔

نیو تھیٹر س لمیٹڈ کلکتہ کی شاخ ہے۔

نیو انڈیا فلم لمیٹڈ لاہور

جو لاہور میں فلم بنانے کے لئے قائم

کی گئی تھی نیو تھیٹر کی شلخ ہونے کے باوجود نیو تھیٹر سے اسے کوئی نسبت نہیں۔ کاروان حیات۔ جوش انتقام اور اس کے علاوہ جتنے بھی اس نے ڈرامے تیار کئے انہیں ناکام ہی سمجھنا چاہئے۔

سنگیت فلم کمپنی

نئی فلم کمپنی ہے۔ جس نے حال ہی میں اپنا پہلا فلم تلاش حق تیار کیا ہے۔ اٹھان برا نہیں ہے۔ لیکن آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ جدن باقی اس کمپنی کی روح رواں ہیں جو ایک نہایت ہوشیار ماہر فن ہیں۔

پنجاب کے نوجوانوں نے اسے

کنول مووی ٹون ہمیں

لاہور میں جاری کیا تھا اب کمپنی بھی چلی گئی ہے۔ اب تک صرف ایک فلم کارواں حسن تیار کر سکی ہے۔ جو پبلک میں پسند نہیں کیا گیا۔ کام کرنے والے ہوشیار ہیں شاید آئندہ چکر کمپنی ترقی کر سکے۔

ایجنٹا فلم کمپنی کے نامور ڈائریکٹر

بھونانی پروڈکشن ہمیں

مسٹر بھونانی اس کمپنی کو چلا رہے ہیں کمپنی کا پہلا ڈرامہ شادی کی رات تیار ہو چکا ہے۔ مگر ابھی پبلک میں نہیں آیا ہے۔ بھونانی کی شہرت کو دیکھتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ کمپنی کیسے قدر ضیعت فلم تیار کر سکے۔

یہ کمپنی اب تک بہت سے

شری کرشنا فلم کمپنی ہمیں

ڈرامے تیار کر چکی ہے۔ مگر پھر بھی ملک میں کوئی شہرت نہیں رکھتی اس کمپنی کے ڈراموں پر روپیہ بکافی صرف کیا جاتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ کارکن روپیہ لے جانے صرف سے واقف نہیں ہیں ہی لئے اس کے ڈرامے اچھے نہیں ہوتے۔

نہ کوئی مشہور کمپنی ہے۔ اور نہ

جانیٹ پکچر سن ہمیں

اچھے ڈرامے ہی تیار کرتی ہے۔ جمی میں قائم ہے اور روپیہ کمانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

نفاذ صاحب نے اپنی معلومات کی بنیاد پر یہ تنقید لکھی ہے۔ مگر میں ذاتی طور پر اپنی رائے سے متفق نہیں ہوں۔ یاد رہے کہ پبلک رائے کی معلومات کی عرض سے اس تنقید کو درج کیا جاتا ہے اگر ان کے خلاف کوئی تحریر آئے گی تو اس کو بھی منادی میں اور آئندہ سال کی جنوری میں درج کر دیا جائے گا۔ فلم کمپنیوں کو چاہئے کہ وہ جاری اصول پر اپنے مسلمان نااہلوں کے عقائد و جذبات کا خیال رکھ کر فلم بنائیں۔

فلمی ستارے

یعنی فلم میں کام کرنے والے مشہور ایکٹر اور ایکٹریسیں

نوشتہ مسٹر ظفر تبریزی صاحب بنی۔ اے ساکن کلکتہ

ماسٹر نواب کاشمیری

پہلے اسٹیج ایکٹر تھے۔ فلمی دور ”راجہ ہرنیش چند“ نامی فلم سے جویدین نے بنایا تھا شروع ہوا۔ ”بلو اسٹنگل“ اور ”یہودی کی لڑکی“ میں اپنے فن ایکٹنگ کا وہ غیر فانی کمال دکھایا۔ جسے ہندوستانی فلم کہی فراموش نہیں کر سکتا۔ خاصکر ”یہودی عذرا“ کے کیریکٹر کی اداکاری اس انداز سے کی کہ اس کے متعلق اسٹیج کے دور میں جو غلط فہمی تھی وہ دور ہو گئی۔ ادیب اعظم آغا حشر چیم نے ”عذرا یہودی“ کو ایک مظلوم کی حیثیت سے رنگا تھا۔ لیکن اسٹیج پر اس کیریکٹر کو کرنیوالوں نے ہمیشہ ظالم اور ضدی کی حیثیت سے پیش کیا۔ ماسٹر نواب ایک ذہین آدمی ہیں انھوں نے اس کیریکٹر کا صحیح مطالعہ کرنے کے بعد کیریکٹر جس بات کا مقتضی تھا اس طرح اس کو پیش کیا۔

سید علی اطہر

ان کا فلمی دور ایک دن کی بادشاہت سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے یہ اسٹیج ایکٹر تھے۔ یہ ہندوستان کے بہترین کیریکٹر ایکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ مرنے کا پارٹ ”ایک دن کی بادشاہت“ میں جس موثر طریقہ سے انجام دیا ہے وہ دنیا بھول نہیں سکتی۔ ”سلمیہ“ آخری فلم ہے جس میں کیریکٹر ایکٹنگ کا بہترین نمونہ انہوں نے پیش کیا ہے۔ لیکن فلمی دنیا کی بد قسمتی سے گزشتہ سال آپ پر فالج گر گیا اور اس دنیا کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔

حیدر شاہ نظامی

عرصہ سے فلمی دنیا میں کام کر رہے ہیں خاموش فلم میں اس وقت سے شریک ہیں جب لوگوں کی توجہ بہت کم اس طرف منعطف ہوئی تھی۔ دلیں اردب معاش (کیریکٹر) میں کامیاب ہونا آپ ہی کا حصہ ہے ”لنکا دہن“ میں ”راون“ کے کیریکٹر کی اداکاری بے مثل کی ہے حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ العالی کے مرید ہیں اور یہ مرشد کے فیوض و برکات کا نتیجہ ہے۔ جس نے ان کو ہر کیریکٹر کی اداکاری میں مہر

گوھر

جذبائی ایکٹنگ کی ہندوستان میں یہ بہترین ایکٹریس ہیں۔ اپنے کردار میں اس طرح ڈوب کر کام کرتی ہیں کہ ان کی ہستی اس میں جذب ہو جاتی ہے۔ خاموش فلموں میں عرصہ تک کام کرنے کے بعد ٹانگی میں پہلی مرتبہ ”دیوی دیویانی“ میں کام کیا۔ ”دیوی دیویانی“ اور ”رادا رانی“ دو بہترین فلم ہیں جن میں بیک وقت ہنسنے اور رونے کی ایکٹنگ اس خوبی سے کی کہ ناظرین حیرت ہو گئے۔

سلوچنا

خاموش فلم کے دور میں ایک زمانہ وہ محتاج ان کا طوطی بول رہا تھا۔ ٹانگی کی آمد کے بعد زبان کی ناقصیت نے کچھ دنوں ان کو اس دنیا سے علیحدہ رہنے پر مجبور کیا۔ لیکن بہت جلد زبان سیکھ کر اس کی مشکلات جو ان کے راستہ میں حائل تھیں دور کر لیا۔ اور ”بادپوری“ فلم سے ٹانگی کی دنیا میں قدم رکھا۔ ان کے کامیاب فلم ”نیمیل بیل“ اور ”ڈاکو کی لڑکی ہیں“ ان کے کام میں ایک عیب اکثر نظر آتا ہے کہ ایکٹنگ بچرل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں کسی قدر نقصان کا شائبہ ہوتا ہے۔

شاننا آپٹے

”پرہیات“ کی اس شوخ اور چھل لڑکی کا نام ہے جس نے اپنے پہلے ہی فلم ”امرت متھن“ سے سارے ہندوستان کو موہ لیا۔ باوجود وہ درجہ شوخ اور چھل ہونے کے غم کے ایکٹنگ میں بھی اپنا ایک خاص اثر لوگوں کے دلوں پر چھوڑ گئی۔ خاصکر گھٹ پر جب خوشی کا گانا گارہی تھی اور باب کی موت سے دل پھٹا جاتا تھا جس انداز سے خوشی و غم کے دو مختلف جذبات کا اظہار کیا ہے اس کی مثال ملنی دشوار ہے اور ہندوستان اب تک اس جوہر خاص سے اچھی طرح باخبر نہیں ہے۔

اوما

بنگلہ کی ایک بہت ہی کامیاب ایکٹریس ہیں۔ بنگلہ ”چنڈی داس“ میں پہلی مرتبہ فلم میں آئیں۔ اس فلم میں ان کا کام بہترین رہا۔ اور یہ فلم فقط کلکتہ میں سلسل ایک

سال چلا۔ بعد میں اسے ارغوزبان میں بنایا گیا اور سارے ہندوستان نے اسے خراج تحسین پیش کیا۔ ”او ما کی ایکٹنگ کی دھاک آج ہر جگہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اور وہ دنیا کے ایکٹنگ میں ایک خاص وقعت سے دیکھی جاتی ہیں۔ ”پورن بھگت“ میں سوتیلی ماں کا پارٹ اپنے رنگ کا ایک ہی رہا۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ کسی فلم کو کامیاب بنانے کے لئے فقط ”او ما“ کا نام ضامن ہے۔

اصلی نام عجب علی میر۔ لکھنؤ کے باشندے ہیں سید ہیں۔ مسلمان ہیں۔ مگر ”پورن بھگت“ فلم سے ان کا نام ”گمار“ مشہور کر دیا گیا ہے تاکہ ہندو خوش ہوں۔ اس فلم سے ان کا جوہر چھلا۔ ”ٹیمبو“ جو ایکٹنگ کی جان ہے اس کے یہ بادشاہ ہیں۔ ان کی ایکٹنگ بہت ہی سچی ہوئی اور دونوں براثر کر نیوالی ہوتی ہے۔ یہی وہ واحد ایکٹر ہیں جو ”نیو تھیٹر“ کلکتہ سے نکلنے کے بعد بھی اپنی شہرت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے ان کے جتنے فلم طیار ہوتے ہیں پبلک پسندیدہ نظروں سے دیکھتی ہے

سہگل پہلا فلم ”جوش تحت یا محبت کے آنسو“ ہے۔ جو نیو تھیٹر میں کا پہلا فلم ہے۔ اور جوش نذر طریقہ سے ناکامیاب رہا۔ لیکن کہنی کی رفتہ رفتہ ترقی سے ان کا کام آہستہ آہستہ چمکنے لگا۔ اور آج وہ دن ہے کہ یہ معراج کمال پر پہنچے ہوئے ہیں۔ ٹلیکس پارٹ ان کا خاص حصہ ہے ”روپ لیکھا“ اور ”دیوداس“ ان کے شاہکار کہے جاسکتے ہیں۔ گمانے کے بھی فائز ماہر ہیں۔ آواز میں ایک خاص اثر ہے۔

غلام محمد اس پر فلم کہنی کے ویلن اسٹار ہیں۔ چونکہ پہلے اسٹیج ایکٹر تھے اس لئے کام میں کسی حد تک سٹیجیت ہے۔ بد معاش کیرکٹر خوب کرتے ہیں۔ ”ڈاکو کی لڑکی“ نامی فلم میں ڈاکو کا کام ان کا بہت پسند کیا گیا ہے۔ ساری زندگی گناہ میں گزارنے کے بعد جب تاسف کے اظہار کا وقت آتا ہے ایسے موقع پر ان کا کام خوب چمکتا ہے۔

زبیدہ بارہ سال کی عمر سے انہوں نے فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ خاموش فلموں کے دور میں بہت کامیاب ایکٹر بن کر تسلیم کجائی تھیں۔ ٹاکی کی آمد نے انہیں سسٹیمڈ ریجی پھینک دیا لیکن بہت جلد یہاں بھی ان کا دامن کامیابی کے پھولوں سے بھرنے لگا۔ باوجود اس کے کہ ہندوستان میں ”زربینہ“ فلم کو ملعون کیا گیا۔ لیکن میری ذاتی رائے ہے کہ زبیدہ کا

پیشہ ہمارا ہے۔ اور اس میں انہوں نے ایکٹنگ کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

رتن بائی اصل نام امام باندی ہے۔ فلم والوں نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے ان کا نام امام باندی کی

جگہ رتن بائی رکھ دیا تاکہ ہندو پبلک ان کو ہندو سمجھے۔ ”نیو تھیٹر“ کلکتہ میں پہلی موقع ”صبح کا ستارہ“ نامی فلم میں کام کیا۔ جو اپنی جگہ پر بہت کامیاب تھا۔ لیکن چونکہ فلم پبلک میں مجموعی خثیت سے فیمل ہو گیا۔ اس لئے یہ ابھر نہ سکیں۔ ”یہودی کی لڑکی“ کے بعد ان کا شمار فلم اسٹار میں ہونے لگا۔ کام کرنے کا جوہر ان میں موجود ہے مگر منظر یہ ہے کہ اچھے ڈائریکٹر کے ماتحت کریں۔

نیلینی تارکھنڈ بی۔ اے آجکل برصغیر فلم کہنی کی سب سے ”امرت منتھن“ اور ”چندر سینا“ ان کے شاہکار ہیں ایکٹنگ کا انداز بہت خوب ہے۔ اپنا کردار بہت ہی سمجھ کر کرتی ہیں۔ جذباتی اور عیجان پرورد کام ان کا خوب ہوتا ہے۔

خلیل سیکروی خاموش دور کے بہت ہی کامیاب ایکٹر ہیں۔ ٹاکی میں گوانٹی کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر پھر بھی ”دولت کا لٹنہ“ ”دورنگی دنیا“ وغیرہ فلموں میں کافی شہرت حاصل کی۔ ایکٹنگ میں یہ خوبی ہے کہ بہت ہی کم ایکٹنگ کرتے ہیں۔ لہذا جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ نیچرل ہوتا ہے۔

منظر خاں بد معاش کیرکٹر ان کو بہت زیب دیتا ہے خاموش فلموں میں جب طرح کامیاب تھے اسی طرح ٹاکی میں بھی کامیاب رہے ”میک اپ“ کے لحاظ سے ہمیشہ اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے ”نور جہاں“ نامی فلم میں اکبر کامیک ان کا بہترین رہا۔

عبدالرحیم ہیلوان افغانی آدمی ہیں۔ خاموش فلموں کے بہت ہی کامیاب اداکار ہیں۔ ٹاکی میں پارٹ بہت ہی چھوٹے چھوٹے ملے۔ مگر ان چھوٹے چھوٹے کیرکٹروں میں بھی بڑے بڑے پارٹ والوں کے دانت کھٹے کر دئے۔ ”سلطانہ“ فلم اس کا شاہکار ہے۔ امی بلیو لیا رنجیت کے ہیرو ہیں سنجیدہ کام سے کام لگا

بہتر کرتے ہیں۔ اچھل کود میں اچھے ہیں۔ اپنے فلموں میں جس میں مار پیٹ ہو کامیاب رہتے ہیں۔ مادھوری کا اور ان کا جوڑ خوب ہے۔

”طوفان میل“ اور ”نادرہ“ میں کام اچھا کیا ہے۔

لیلا نازک اندام۔ دہلی سی ایکٹس ہے۔ پر بھات فلم کمپنی میں چکیں اور وہیں بچہ بھی گئیں۔ ”چندر سینا“ خاموش اور جلتی نشانی میں ایکٹنگ دلنشیں ثابت ہوئی۔

سیتا جذباتی کام خوب کرتی ہیں۔ چہرہ پر تاثرات بہت خوب نمایاں ہوتے ہیں۔ ”بھگوا لکشمی“ خاموش میں بہت

کامیاب ہوئیں۔ زبان کی نادرہ کیفیت نے ٹاکی میں کچھ دنوں نہیں بیچے رہنا پڑا۔ مگر آجکل ٹاکی میں بھی زبان سیکھنے کے بعد کامیاب ہو رہی ہیں۔ ”سلور کنگ“ ان کا نازہ کارنامہ ہے اور خوب ہے

جہنا نیو تھیٹر میں کی نئی اسٹار ایکٹس ہیں۔ صورت سے سادگی اور کھولا پن برساتا ہے۔ دیہات لڑکی کا کام جو گناہ کی

آلودگیوں سے پاک ہو اور روح کے اندر جذب کر جانویالی معصومیت رکھتی ہو خوب کرتی ہیں۔ ”روپ لیکھا“ اور ”دیو داس“ میں ہیروئن کا پارٹ دلنی گہرائیوں میں جذب ہو جانویالا کیا ہے۔

چارلی مذہباً مسلمان ہیں۔ مذاہبہ کام کے ہندوستان میں بہترین اداکار ہیں۔ ان کی ایکٹنگ اور حرکتیں

ایسی بسیا ختم ہوتی ہیں کہ خواجواہ ہنسے کو جی چاہتا ہے ”طوفان میل“ اور ”نادرہ“ میں بہت اچھا کام کیا ہے اور اپنے ساتھیوں پر بھاری پڑے ہیں۔

راج گرو ”امرت شقن“ میں راج گرو کا پارٹ اس قدر با اثر اور مرعوب کرنے والا کیا ہے کہ لوگ انہیں

”راج گرو“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ فقط آنکھ کے ذریعہ اکثر موقعوں پر ایکٹنگ کی ہے جو اپنی طرز کی بالکل نئی چیز ہے۔ انگلو انڈین کلاس سے ان کا تعلق ہے۔

مادھوری حد درجہ شوخ اور چھل طبیعت پائی ہے ایکٹنگ ہمیشہ شہوانی جذبات کو بھر کانے میں تازیا نہ کا کام کرتی

ہے۔ سنجیدہ طبقہ ان کی حرکتوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ بوسہ دینے اور لینے کا ڈھنگ خوب معلوم ہے۔ ”طوفان میل“ اور ”نادرہ“ ان کے رنگ کے جدید شاہکار ہیں۔

کجن بانی اصلی نام جہاں آرابیگم۔ خطابوں کے سلسلہ میں ہندوستان کی وہ واحد ایکٹس ہیں جو سرکاری

خطاب یافتہ لوگوں پر بھی بھاری پڑی ہیں۔ ان کے خطابوں کی لمبی فہرست میں سے چند یہ ہیں۔ ”ملکہ حسن وادب“، ”دبیل بنگالہ“

”ناز آفریں نازک ادا“، ”ملکہ فلم دا شیخ“، ”حور جہاں جہاں آرابیگم“ وغیرہ وغیرہ۔ پہلا فلم ”شیریں فرما دے“ ہے اور دوسرا

”لیلا“ ”مجنوں“۔ آواز قدرت نے اچھی دی ہے اور مانگو دھن میں بالکل فٹ ہے۔ کام کے متعلق یہ عرض ہے کہ جتنا کرتی ہیں

اس سے زیادہ پرکینڈا کر انیکا شوق ہے۔ میری رائے میں اگر آپ عشاق بنائیں گے بجائے لوگوں کو اپنے کام کا گرویدہ بنائیں گے کوشش کریں تو زیادہ مناسب ہو ان میں جو ہر موجود ہے لیکن غلط طریقہ کار نے بڑی حد تک بیکار کر دیا ہے۔ سنا جاتا ہے ”میرا پیارا“ نامی فلم میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

جدن بانی ہندوستانی فلم میں موسیقی کی جان ہیں۔ سب سے پہلے بچاؤ کی کسی کمپنی میں کام کیا

لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ جیڑ سینٹر آرٹ کے بعد اب خود اپنی کمپنی کھولی ہے۔ اور ”تلاش حق“ نامی فلم تیار کیا ہے فلم میں ہیروئن خود ہیں جو ذرا نامناسب انتخاب ہے۔ کیونکہ

ان کی عمر اب اس کی مقتضی ہے کہ ہیروئن کی مال کا پارٹ لیا کریں یہ ایک کس مرثا قوم کا لڑکا ہے۔ کام خوب کرتا

مودک ہے۔ آواز بڑی رسپی ہے۔ ”آوارہ گرد شہزادہ“ اس کا شاہکار ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر بڑی

صحبتوں سے بچ گیا تو امید ہے آئندہ جھلک بہت ہی کامیاب ایکٹر ثابت ہوگا۔

پرکھوی راج۔ بی۔ اے اچھل کود کا کام خوب کرتے ہیں۔ منصور ڈاکو

میں ان کا کام بہت کامیاب رہا۔ یوں تو اکثر فلموں میں آتے رہتے ہیں لیکن فطرت اور نیچر کے مطابق کام ان کو بہت ہی کم ملے ہیں۔ ایکٹنگ گرنیکا جو ہر اچھا ہے لیکن ضرورت چلا دینے کی ہے

ملینا فلم کی بہترین رقاصہ ہیں۔ ان کے رقص میں یہ خوبی ہے کہ ایکٹنگ اور ڈانسنگ بھی بولتی جاتی ہیں

اور ناموزوں نہیں مودم ہوتا۔ راج رانی میرا اور ”کارواں جیا“ میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

راجہ بانی عرف راج کمار ان کا پہلا فلم ”رائن“ ہے۔ لیکن اس میں کوئی

ایسی کامیاب ثابت نہیں ہوئیں۔ جب سے نیو تھیٹرس میں آئی ہیں۔ قابل ڈائریکٹروں کی نگرانی میں کام بہت عمدہ کرتے لیکن ہیں۔ ہونہار ہیں اور آئندہ بہت کچھ امیدیں ان سے وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ ”کارواں حیات“ اور ”دیو داس“ آپ کے شہکار کہے جاسکتے ہیں۔

انوری ”پورن تھگت“ ان کا پہلا اور بہترین فلم ہے۔ جس میں پورن کی ماں کا کام کیا ہے۔ کیونکہ اسکے بعد سے جتنے فلموں میں آئیں کام کوئی ایسا کچھ انہیں۔ رونے کی ایکٹنگ اچھی کرتی ہیں اور آنسو بہانے خوب آتے ہیں۔ ماسٹر نثار ٹاکی میں سب سے زیادہ فلموں میں ہیر و کارٹ کیا ہے اور اس سے کہیں زیادہ ناکامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فلم کی نامراد اولاد ہیں۔ کیونکہ آجنگ ان کے کام میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کامیاب ہو سکتے ہیں بشرطیکہ یہ منہ بنانا چھوڑ دیں ”لیلیٰ محزون“ فلم ان کا پہلا میں بہت چلا تھا۔

اسمعیل کیریکٹر ایکٹنگ بڑی شاندار ہوئی۔ ”ہیر راجھا“ ”مس کیدو“ کا پارٹ بہت کامیاب رہا۔ اسے کردار کو خوب سمجھ کر کرتے ہیں اور کام کرتے وقت اس میں محو ہوتے ہیں۔ ویلن کیریکٹر بڑا اچھا کرتے ہیں۔ اور ایکٹنگ کرتے وقت یہ پتہ نہیں چلتا کہ نقصان سے کام لے رہے ہیں۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں وہ حد درجہ بد معاش ہیں۔ ”خدا دوست“ ان کا شہکار ہے۔

ذول ہندوستانی فلم کی سب سے پرانی ایکٹرس ہیں۔ اکثر ان کا پارٹ کرتی ہیں۔ غم کی ایکٹنگ ان کا حصہ ہے۔ ہونا اور رولانا خوب جانتی ہیں۔ ڈرامہ بولتے وقت کچھ اس طرح دلوں کو متاثر کرتی ہیں کہ پتھر سے دل بھی سوز و گداز کی لذتوں سے آشنا بن جاتا ہے۔

سلطانہ خاموش فلموں کے دور میں آپ کے عشاق ہر فلمی کوچہ میں ”آپا“ ”آپا“ کہہ کر پکارتے تھے۔ لیکن دو حد تک ان کی ماں بچانے کے بعد سے ان کے بھائیوں کی تعداد بھی کم ہو گئی۔ ٹاکی میں انہیں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کام اچھا کر سکتی ہیں اگر توجہ سے کام لیں۔ اور اردو زبان سیکھ لیں۔

زرینہ اسکرین ہوئی اچھی ہے۔ مسٹر لے۔ آر۔ کاردار ہندستان کے مایہ ناز ڈائریکٹر نے انہیں ”سلطانہ“ فلم میں ہیر و کارٹ دیکر آسمان شہرت پر پہنچا دیا ہے۔ اپنے اوپر جذبات اچھے طاری کرتی ہیں۔ اور کردار کو نبھانا اچھا آتا ہے۔

حسن نظامی کی رائے مسٹر ظفر تبریزی نے مختصر الفاظ میں اکثر مشہور ایکٹروں اور

ایکٹرسوں کا تذکرہ اس مضمون میں لکھ دیا ہے۔ وہ چونکہ فلم کے ماہر ہیں اور انہوں نے فلم پر ایک عمدہ کتاب بھی لکھی ہے اس لئے میں ان کے اس مضمون پر حاشیہ آرائی کا مستحق نہیں ہوں۔ تاہم مجھے یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فلم ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی قابلیت زیادہ تر ڈائریکٹروں کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اچھا کام دیں اور اچھی رہبری کریں تو ایکٹر کامیاب ہو جاتا ہے ورنہ بدنام کر دیا جاتا ہے۔ خصوصاً مسلمان اداکاروں میں یہ صیبت زیادہ ہوتی ہے مجھے فلم کمپنیوں پر بہت سے اعتراضات ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ وہ مسلمان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے ہندو نام رکھ دیتے ہیں۔ جیسے علی میر کا نام مہار رکھ دیا اور امام باندی کا نام رتن بانی رکھ دیا اور یہ لوگ روٹی اور عزت اور نوکری کے لئے مجبوراً اس اندھی کو قبول کر لیتے ہیں۔ مگر خدا اور مسلمان قوم کبھی ان کو معاف نہیں کرے گی کمپنیوں کا یہ عذر تسلیم کر لیا جاتا کہ ہندو پبلک کے اطمینان کے لئے یہ ہندو نام رکھے گئے ہیں اگر فلم صرف ہندو پبلک دیکھ کر ہی چلائے فلم دیکھنے والے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں تو پھر نام بدلنے کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ ہندو کمپنیاں مسلمان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی شہرت بخشیت مسلمان گوارا نہیں کرتیں اور یہ قابل سزا جرم ہے۔ میں امپیرل فلم کمپنی اور رنجیت فلم کمپنی کی بخش بندی کو حد سے زیادہ قابل اعتراض سمجھتا ہوں۔ اور زمریدہ اور سلطانہ اور سلوچنا اور کچن کے طرز اداکاری کو بھی حیا کے خلاف باتا ہوں اگرچہ وہ اپنے مالکوں کے ہاتھوں مجبور ہیں لیکن ان کی مجبوری ایسی نہیں ہے جس کو معاف کیا جاسکے۔ کیونکہ وہ جن فلم ساز کمپنیوں میں توہمیں وہاں ایک خاص قدر رکھتی ہیں۔ اسلام کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا نہیں تو وہ کمپنی سے علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ اگر فتح علی اور امام باندی۔ اور علی میر اپنے اسلامی نام بدلنے پر اعتراض کرتے تو کمپنی کی کیا مجال تھی جو ان کے نام بدلتی۔

اُردو زبان کی ایک شکوہ کتاب

مکتبہ

جو
پہلے ایڈیشن ۱۸۹۸ء کی صفحہ پانچویں جہانم خصوصاً کے تھا

مکر چھپکر تیار ہو گئی ہے

۱۲۵- امیر کن بلاک، ۶۵۱ صفحہ، اعلیٰ کاغذ، نفیس چھپائی، بہترین سنہری جلد

فرائض کے مایہ ناز مورخ ڈاکٹر گستاوی بان کی اہل کتاب کا ترجمہ

مولوی سید علی بگرامی اور جوم کا بے مثل علمی کارنامہ

جس کی پچاس روپے قیمت تھی مگر سو روپے میں بھی نہیں مل سکتی تھی!!

اعلیٰ خصوصاً مانروای دکن مظاہر کے

جشنِ سیمین

کی شادمانی میں ————— پچیس روپے ————— قیمت کردی گئی ہے!!

جَامِعَةُ عُثْمَانِيَّةٍ

کی مطبوعات اور ہر قسم کی نادرہ روزگار کتابوں کے لئے

سید عبدالقادر بدیشتر گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹروپر پرائٹر

اعظم انیم پریس، چارمینار حیدر آباد دکن کاپتہ

(یا درجئے)

حمددر آزاد کی ایک نظامیہ جماعت



اسکاواہ : مستقیم نظامی - مولانا عابدی نظامی - محمد عبدالغفار - - - - - محمد مسعود علی نظامی - ڈاکٹر
 سہد عابد حسون نظامی - غلام نبی نظامی - نواب صہتر یار خاں نظامی - ڈاکٹر ہلالی شاہ - پلقت جذب نظامی
 نشستہ : محمد قاسم نظامی - فخر اللہ شاہ نظامی - توخ اللہ شاہ صاحب اہدیپور نظامی - سہد مسعود حسون نظامی -
 ہلالی شاہ نظامی

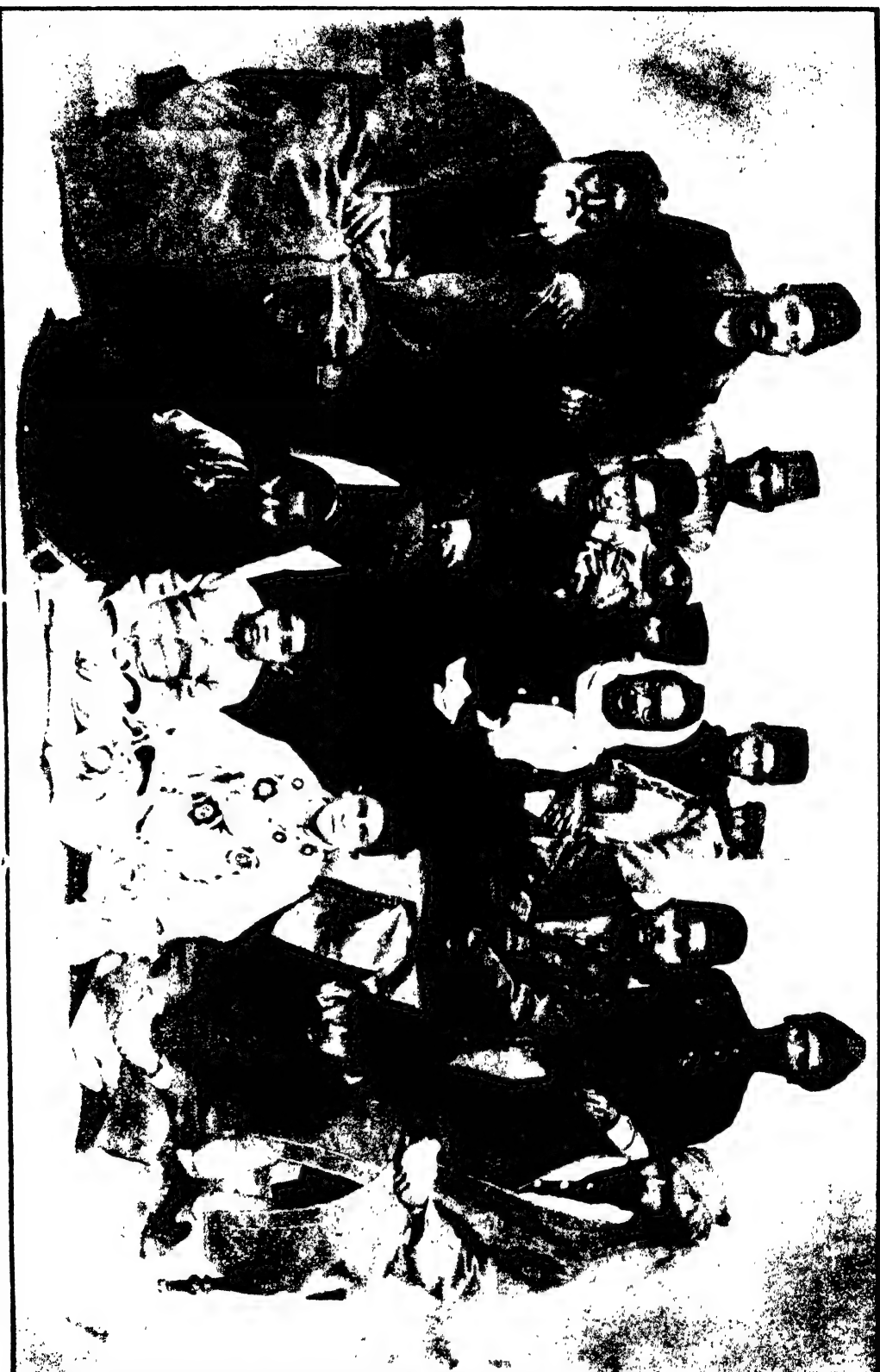
۴

حیدر آباد ۲ مشہور فاکٹر

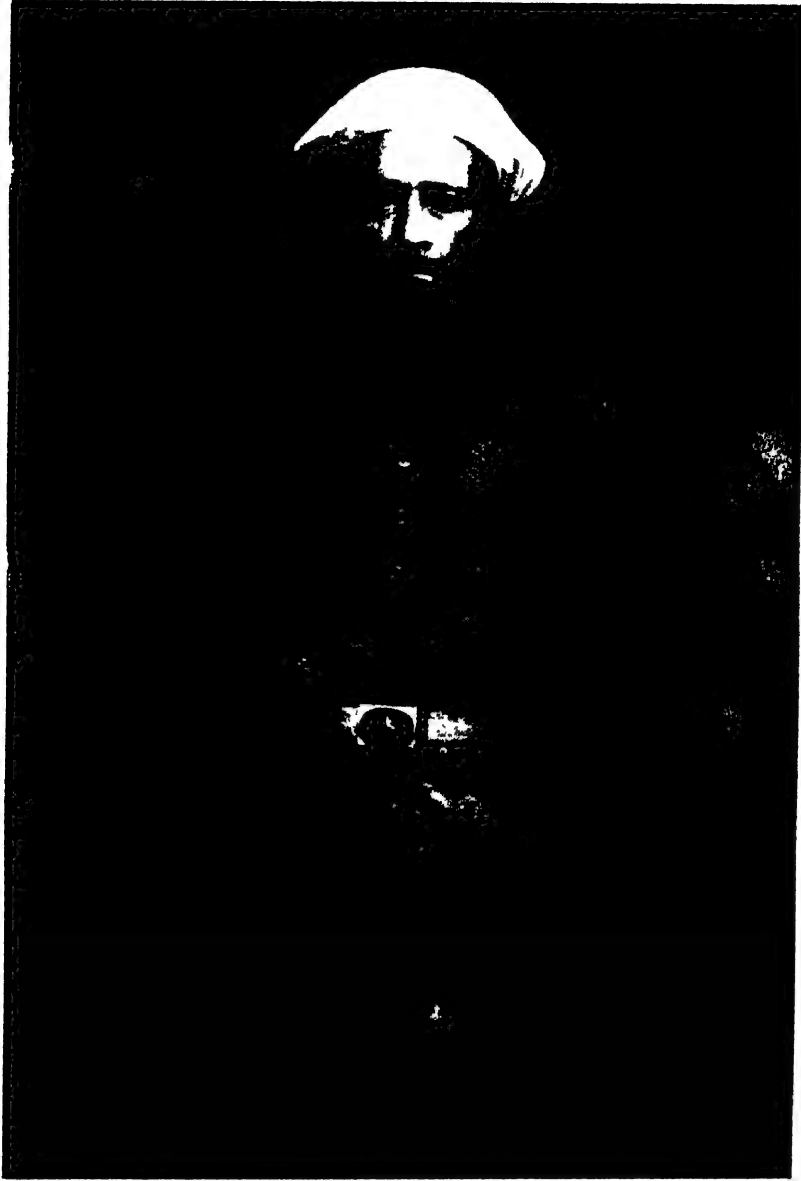


ڈاکٹر ارشد علی، حلیہ سہادر و غیرہ - صفحہ ۱۹۲۱ ع

اصل بيمت خواجه حسن نظامي، صله ۱۳۵۱ع



نورث پیر : کوثر بانو بيمت حسن نظامی - صادق مروتی - زلفه والاشاه - شيخ محمد شبلی این فقہور عشقی
 کرسچون پیر : پھارے شاہ پھاروی - حسنین نظامی - خواجہ حسن نظامی - علی نظامی - سہیل نثار علی نظامی
 استعارہ : شہاب الدین موقتہ دارالنبور - غلام رسول ملارم - نجمہ بيمت پھار فقہور عشقی - یونس ملارم - گود مونس حسن چمبر نولر ابو طالب -
 مرزا سہراب شاہ لہورہ بہادر، شاہ سالشاہ



مولانا عبدالغفور صاحب نامی خواب لطف الدولہ بہادر امیر پانگاہ
اورد وزیر عدالت و امور مذہبی سوکار نظام کے دیار کے شاعر

حشیمین والے سلطان

ایلیحضرت میر عثمان علی خان صفا جہ مفتاح کو

دنیا بھکے اہل علم

سلطان العلوم کیوں کہتے ہیں؟

اس لئے کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں بے شمار روپیہ صرف کر کے تمام دنیا کے لائق لائق ماہرین علوم و فنون کو جمع کر کے ترجمہ و طباعت کا محکمہ قائم کیا اور ان ماہرین سے اپنی پیاری زبان اردو میں حسب ذیل علوم و فنون کی کتابیں دنیا بھر کی علمی زبانوں سے ترجمہ کر کے چھپوا دیں جو ہر شخص کو قیمت ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ لہذا ایسے سلطان کی پچیس سالہ حکومت کے یادگاری جشن میں ہر علم دوست کو دلی مسرت کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے۔

ایلیحضرت نے یہ محکمہ قائم کرنے کے وقت جو فرمان جاری فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس محکمہ کی معلومات ہے پھر ان کتابوں کی فہرست ہے جو اس محکمہ نے تیار کیں۔ حسن نظامی۔

۲۳۵

ترجمہ اوتالیف و تصنیف کا محکمہ قائم کرنے کی نسبت حضور نزل سبحانی علیحضرت سلطان العلوم نے جو فرمان صادر فرمایا تھا اسکی نقل یہ ہے

نقل فرمان واجب الاذعان مترشده ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

حکم

بملاحظہ۔ عرضداشت صیف تعلیمات معروضہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ جو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے متعلق شعبہ ترجمہ قائم کرنا کی نسبت ہے حکم۔ تجاویز مندرجہ عرضداشت جن سے زمین المہام فیناش کو اتفاق ہے، منظور کئے جاتے ہیں۔ چیرلونیو سٹی کا شعبہ ترجمہ قائم کیا جائے۔ جس کا سالانہ خرچ جلد پچھن ہزار دو سو پچھن سے اسی ہزار تین سو چھٹے روپیہ تک ہوگا اور پہلے سال کے لئے اخراجات یکمشت مصرعہ عرضداشت کے لئے سولہ ہزار روپیہ بھی منظور کئے جاتے ہیں۔ مترجمین کا تقرر ابتداً ایک سال کے لئے اتھنا کیا جائے بعد اُنکے کام وغیرہ کو دیکھ کر ان کے استقلال یا توسیع ملازمت کی کارروائی حسب ضرورت و مناسبت کی جائے گی۔ ہر سال کے ختم کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایک رپورٹ میرے ملاحظہ میں گزارانی جائے جس سے معلوم ہو کہ اس سال ترجمہ کا کام کس قدر ہوا۔

مشرعہ مستخط مبارک علیحضرت سلطان العلوم۔ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

مشرعہ مستخط امین جنگ رہبر دار صدر المہام پیشی مبارک۔

نظمائے سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۴۔ مولوی محمد غلامی صاحب ۲۰۔ اسفندار ۱۳۶۶ لغایت ۱۰۔ اسفندار ۱۳۶۷

۵۔ مولوی محمد الیاس برنی صاحب۔ ۲۰۔ اسفندار ۱۳۶۷ لغایت ۱۰۔ اسفندار ۱۳۶۸

یکم آبان ۱۳۶۷ لغایت ۲۵۔ شہر یور ۱۳۶۸

۲۹۔ شہر یور ۱۳۶۸ لغایت ۲۶۔ فروردی ۱۳۶۹

۲۶۔ فروردی ۱۳۶۹ لغایت ۱۰۔ اسفندار ۱۳۶۹

۱۔ مولوی عبدالحق صاحب

۲۔ مولوی میر علی الدین صاحب

۳۔ مولوی قیصر صاحب انصاری

جدول بابت کتب شائع شدہ یا زیر ترجمہ یا تالیف اور کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف

ردیف	نام مضمون	تعداد کتب شائع شدہ	تعداد کتب زیر طبع	تعداد کتب زیر ترجمہ یا تالیف	تعداد کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف	جلد	نام مضمون	تعداد کتب شائع شدہ	تعداد کتب زیر طبع	تعداد کتب زیر ترجمہ یا تالیف	تعداد کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف	جلد
۱	تاریخ ہند	۲۸	۱	۱۸	۶	۵۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲	تاریخ انگلستان	۶	۰	۱	۰	۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۳	تاریخ یورپ	۸	۳	۱	۱	۱۳	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۴	تاریخ یونان	۴	۱	۰	۰	۸	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۵	تاریخ روم	۸	۰	۰	۰	۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۶	تاریخ اسلام	۱۵	۲	۹	۵	۳۳	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۷	جغرافیہ	۵	۰	۰	۰	۵	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۸	سیاسیات	۹	۲	۴	۱	۱۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۹	دستور و محنتان	۳	۰	۱	۰	۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۰	معاشیات	۸	۲	۹	۱۹	۳۸	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۱	عمرانیات	۲	۰	۰	۲	۶	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۲	فلسفہ	۱۲	۲	۸	۹	۳۳	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۳	منطق	۲	۰	۰	۰	۲	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
	جملہ	۲۱۹	۶۷	۹۳	۸۷	۴۶۶						

۲۲۶

تعداد مصطلحات موضوع تا ختم امرداد ۱۳۴۴ھ

۱- تاریخ	۳۶۷	۹	کیما	۱۰۸۹
۲- جغرافیہ	۳۲	۱۰	حیاتیات	۶۵۶۸
۳- سیاسیات	۳۶۷	۱۱	طب	۱۱۰۳۰
۴- معاشیات	۵۰۷	۱۳	انجینیری	۶۹۷۸
۵- فلسفہ	۳۵۰	۱۳	تدریسات	۱۹۸۶
۶- قانون	۸۲۳۹	۱۴	متفرقات	۱۵۳
۷- ریاضی	۱۳۷۱	۱۵	ترقیات	۳۲۳
۸- طبیعیات	۱۲۰۷	جلد		۴۰۰۷۳۳

اطلاع

۱- جن کتابوں پر حقیت کا اندراج نہیں ہے وہ ذرا تالیف یا زیر ترجمہ یا زیر نظر ثانی یا زیر طبع ہیں۔
 ۲- فرانسیس کے ساتھ جو کتابیں رقم پیشگی وصول ہوئے پر مطلقہ کتابیں بعد منہائی رقم وصول شدہ ذریعہ دی. پی. روانہ کی جاسکتی ہیں۔

۳- خرچہ ڈاک بندہ خریدار ہوگا اور کسی قسم کا کمیشن نہیں دیا جائے گا۔

۴- جملہ خط و کتابت ناظم تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نام ہونی چاہیئے۔

فہرست مطبوعات اردو

کتب زیر تالیف، زیر ترجمہ یا زیر طبع
جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ردیف		کتاب	ردیف		کتاب
۱۴	۲	قسم دوم	۹	۲	تاریخ ہند - طبع پنجم
۱۳	۳	قسم اول	۹	۳	تاریخ ہند - عہد ہنود
۹	۱	قسم دوم (زیر نظر ثانی)	۵	۳	بدھ متی ہند
۰	۲		۹	۳	قسم اول
۸	۲	معاشی حالات ہند از اکبر تا اورنگزیب	۱۲	۰	قسم دوم
۷	۳	ہند کی معاشی حالت (شہنشاہ اکبر کی وفات کے وقت)	۱۲	۲	قسم اول
۳	۳	اقبال نامہ چھائیگری	۸	۱	قسم دوم
۸	۳	تأثر عالمگیری	۱۲	۰	قسم اول
		بابرنامہ	۶	۲	قسم دوم
		حواشی طبقات ناصری (زیر ترجمہ)	۸	۷	قسم اول
		بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) جلد اول (زیر طبع)	۱۲	۶	قسم دوم
		بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) دوم (زیر نظر ثانی)			قسم اول
		بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) سوم (زیر نظر ثانی)			قسم دوم
		طبقات ناصری (زیر ترجمہ)			تاریخ ہند - عہد مسلمانان
		ذرائع اصل سلطنت مغلیہ (زیر نظر ثانی)			تاریخ داؤدی (زیر نظر ثانی)
		تاریخ فیروز شاہی (زیر طبع)			آئین اکبری جلد اول (زیر نظر ثانی)
		تاریخ ہند - عہد برطانیہ			قسم دوم (" ")
۴	۳	برطانوی حکومت ہند			تاریخ فیروز شاہی
		ہند کی مصطلحات سیاسی کا مفرد نامہ (زیر طبع)	۵	۲	تاریخ جہانگیر (زیر نظر ثانی)
		بنگلہ کی ابتدائی تاریخ مالگڈاوی اور دنداد پنجم (زیر طبع)	۱۰	۵	اسلامی فن تعمیر سندھوستان میں
۶	۲	دوسرے دکانیو	۱	۵	تاریخ فرشتہ جلد اول (معہ حواشی) قسم اول
۹	۲	رجیت سنگھ	۸	۲	قسم اول
۵	۲	قسم دوم	۴	۲	قسم دوم
۰	۳	قسم اول	۷	۳	تاریخ فرشتہ جلد دوم
۱۳	۲	قسم دوم	۴	۵	تاریخ فرشتہ جلد سوم
			۴	۵	تاریخ فرشتہ جلد چہارم
			۴	۵	تاریخ ہند

[illegible]

کتاب		جلد		تاریخ	
ردیف	شماره	جلد	تاریخ	ردیف	شماره
۱	۱	۱	تاریخ طبری جلد دوم	۱	۱
۲	۲	۲	تاریخ طبری جلد سوم	۲	۲
۳	۳	۳	تاریخ طبری جلد چهارم	۳	۳
۴	۴	۴	تاریخ طبری جلد پنجم	۴	۴
۵	۵	۵	تاریخ طبری جلد ششم	۵	۵
۶	۶	۶	تاریخ طبری جلد هفتم	۶	۶
۷	۷	۷	تاریخ طبری جلد هشتم	۷	۷
۸	۸	۸	تاریخ طبری جلد نهم	۸	۸
۹	۹	۹	تاریخ طبری جلد دهم	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	تاریخ طبری جلد یازدهم	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	تاریخ طبری جلد بیستم	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	تاریخ طبری جلد سی و دوم	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	تاریخ طبری جلد سی و نهم	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	تاریخ طبری جلد سی و دهم	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	تاریخ طبری جلد سی و یازدهم	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	تاریخ طبری جلد سی و پنجم	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	تاریخ طبری جلد سی و هفتم	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	تاریخ طبری جلد سی و نهم	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	تاریخ طبری جلد سی و دهم	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	تاریخ طبری جلد سی و یازدهم	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ طبری جلد سی و پنجم	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	تاریخ طبری جلد سی و هفتم	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	تاریخ طبری جلد سی و نهم	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	تاریخ طبری جلد سی و دهم	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	تاریخ طبری جلد سی و یازدهم	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	تاریخ طبری جلد سی و پنجم	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	تاریخ طبری جلد سی و هفتم	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	تاریخ طبری جلد سی و نهم	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	تاریخ طبری جلد سی و دهم	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	تاریخ طبری جلد سی و یازدهم	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	تاریخ طبری جلد سی و پنجم	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	تاریخ طبری جلد سی و هفتم	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	تاریخ طبری جلد سی و نهم	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	تاریخ طبری جلد سی و دهم	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	تاریخ طبری جلد سی و یازدهم	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	تاریخ طبری جلد سی و چهارم	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	تاریخ طبری جلد سی و پنجم	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	تاریخ طبری جلد سی و ششم	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	تاریخ طبری جلد سی و هفتم	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	تاریخ طبری جلد سی و هشتم	۵۵	۵۵

کددار		کددار	
ردیف	آئینہ	ردیف	آئینہ
		۲	۱۰
		۵	۶
		۵	۱
۹	۳		
		۲	۲
		۲	۲
۱۳	۲		
		۱۲	۳
		۶	۵
۶	۲		
۱۲	۳		
۷	۰		
		۱	۶
		۸	۵
		۹	۵
۷	۳		
		۱۳	۲
۹	۲		
۷	۲		
۱۲	۲		
۷	۲		
۱	۳		
۵	۶		
۱۰	۵		
		۲	۲
		۱۲	۳
۱۱	۱		
۱۰	۵		

کتابدار		کتابدار	
ردیف	آ	ردیف	آ
۱۱	۳	۵	۱
۹	۵	۳	۲
۹	۳	۱۲	۳
۵	۳	۱۲	۲
		۱۰	۱
		۳	۵
		۱۳	۲
		۸	۲
		۱	۶
		۶	۲
		۱۵	۳
		۱۱	۳
		۱۲	۵
		۱۲	۲
		۶	۳
		۵	۵
		۱۲	۲
		۲	۲

مفتاح المنطق

اسفار اربعه حصه اول

اسفار اربعه حصه دوم رسوم

اسفار اربعه حصه چهارم

مفتاح المنطق حصه دوم

منطق

مابعد انطبیعیات

مقدمه مابعد انطبیعیات

طریق و تفکرات

نتایج

نفیات

اصول نفیات

اصول نفیات جلد اول

اصول نفیات جلد دوم

دستور نفیات

مباحث نفیات

اساس نفیات

نفیات عضوی کی پہلی کتاب

مقدمه نفیات متقابلہ

مبادی علم نفس

حدیقه نفیات

نفیاتی اصول

اخلاقیات

کتاب اخلاق تقوا جس

مقدمه اصول اخلاق و قوانین

اخلاقیات

مقدمه اخلاق

علم اخلاق

افادیت

فیثوس، لائیس اور پروطاغورس

جمہوریہ فلاطون

تاریخ اخلاقیات

تاریخ اخلاقیات

اخلاقیات

اصول فقہ اسلام

اصول شرع محمدی

اصول انگریزی قانون معاہدہ

دستوری قانون

انتخاب اصول دھرم شاستر

قانون روما

قدیم قانون

لغت قانونی

اصول قانون

معقولات قانون

اصول قانون حصہ دوم

قانون ٹارٹ

قانون بین الاقوام

ریاضیات

علم ہنیت کردی

ماسکونیات

نظریہ معادلات جلد اول

نظریہ معادلات جلد دوم

جبر و مقابلہ

علم ہندسہ نظری

علم الحیل

سکونیات

علم حرکت

جبر و مقابلہ حصہ دوم

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

زیر طبع

کتاب		کتاب	
ردیف	آء	ردیف	آء
۱	۴	۱	۴
۵	۳	۲	۲
۲	۳	۳	۵
۰	۵	۴	۲
۸	۴	۵	۶
۷	۵	۶	۶
۲	۵	۷	۴
۶	۴	۸	۶
۲	۴	۹	۵
۶	۵	۱۰	۲
۰	۵	۱۱	۵
۹	۳	۱۲	۳
۶	۳	۱۳	۲
۱۳	۴	۱۴	۲
۱۵	۴	۱۵	۵
۱۴	۳	۱۶	۵
۱۴	۲	۱۷	۵
۱۰	۲	۱۸	۵
۱۳	۴	۱۹	۵
۵	۲	۲۰	۵
۱۰	۲	۲۱	۵
۱۲	۳	۲۲	۵
۱۲	۲	۲۳	۵
۱۱	۴	۲۴	۵
۶	۴	۲۵	۵
۲	۴	۲۶	۵
۹	۶	۲۷	۵
۶	۳	۲۸	۵
۲	۳	۲۹	۵

کمدار		کمدار		کمدار	
ردیف	آ	ردیف	آ	ردیف	آ
۱	۴	۶	۲	۱	۴
۲	۵	۵	۱۰	۲	۵
۳	۶	۴	۱۳	۳	۶
۴	۷	۳	۶	۴	۷
۵	۸	۲	۸	۵	۸
۶	۹	۱	۹	۶	۹
۷	۱۰	۱۰	۱۰	۷	۱۰
۸	۱۱	۹	۱۱	۸	۱۱
۹	۱۲	۸	۱۲	۹	۱۲
۱۰	۱۳	۷	۱۳	۱۰	۱۳
۱۱	۱۴	۶	۱۴	۱۱	۱۴
۱۲	۱۵	۵	۱۵	۱۲	۱۵
۱۳	۱۶	۴	۱۶	۱۳	۱۶
۱۴	۱۷	۳	۱۷	۱۴	۱۷
۱۵	۱۸	۲	۱۸	۱۵	۱۸
۱۶	۱۹	۱	۱۹	۱۶	۱۹
۱۷	۲۰	۱۱	۲۰	۱۷	۲۰
۱۸	۲۱	۱۰	۲۱	۱۸	۲۱
۱۹	۲۲	۹	۲۲	۱۹	۲۲
۲۰	۲۳	۸	۲۳	۲۰	۲۳
۲۱	۲۴	۷	۲۴	۲۱	۲۴
۲۲	۲۵	۶	۲۵	۲۲	۲۵
۲۳	۲۶	۵	۲۶	۲۳	۲۶
۲۴	۲۷	۴	۲۷	۲۴	۲۷
۲۵	۲۸	۳	۲۸	۲۵	۲۸
۲۶	۲۹	۲	۲۹	۲۶	۲۹
۲۷	۳۰	۱	۳۰	۲۷	۳۰
۲۸	۳۱	۱۲	۳۱	۲۸	۳۱
۲۹	۳۲	۱۱	۳۲	۲۹	۳۲
۳۰	۳۳	۱۰	۳۳	۳۰	۳۳
۳۱	۳۴	۹	۳۴	۳۱	۳۴
۳۲	۳۵	۸	۳۵	۳۲	۳۵
۳۳	۳۶	۷	۳۶	۳۳	۳۶
۳۴	۳۷	۶	۳۷	۳۴	۳۷
۳۵	۳۸	۵	۳۸	۳۵	۳۸
۳۶	۳۹	۴	۳۹	۳۶	۳۹
۳۷	۴۰	۳	۴۰	۳۷	۴۰
۳۸	۴۱	۲	۴۱	۳۸	۴۱
۳۹	۴۲	۱	۴۲	۳۹	۴۲
۴۰	۴۳	۱۳	۴۳	۴۰	۴۳
۴۱	۴۴	۱۲	۴۴	۴۱	۴۴
۴۲	۴۵	۱۱	۴۵	۴۲	۴۵
۴۳	۴۶	۱۰	۴۶	۴۳	۴۶
۴۴	۴۷	۹	۴۷	۴۴	۴۷
۴۵	۴۸	۸	۴۸	۴۵	۴۸
۴۶	۴۹	۷	۴۹	۴۶	۴۹
۴۷	۵۰	۶	۵۰	۴۷	۵۰
۴۸	۵۱	۵	۵۱	۴۸	۵۱
۴۹	۵۲	۴	۵۲	۴۹	۵۲
۵۰	۵۳	۳	۵۳	۵۰	۵۳
۵۱	۵۴	۲	۵۴	۵۱	۵۴
۵۲	۵۵	۱	۵۵	۵۲	۵۵
۵۳	۵۶	۱۴	۵۶	۵۳	۵۶
۵۴	۵۷	۱۳	۵۷	۵۴	۵۷
۵۵	۵۸	۱۲	۵۸	۵۵	۵۸
۵۶	۵۹	۱۱	۵۹	۵۶	۵۹
۵۷	۶۰	۱۰	۶۰	۵۷	۶۰
۵۸	۶۱	۹	۶۱	۵۸	۶۱
۵۹	۶۲	۸	۶۲	۵۹	۶۲
۶۰	۶۳	۷	۶۳	۶۰	۶۳
۶۱	۶۴	۶	۶۴	۶۱	۶۴
۶۲	۶۵	۵	۶۵	۶۲	۶۵
۶۳	۶۶	۴	۶۶	۶۳	۶۶
۶۴	۶۷	۳	۶۷	۶۴	۶۷
۶۵	۶۸	۲	۶۸	۶۵	۶۸
۶۶	۶۹	۱	۶۹	۶۶	۶۹
۶۷	۷۰	۱۵	۷۰	۶۷	۷۰
۶۸	۷۱	۱۴	۷۱	۶۸	۷۱
۶۹	۷۲	۱۳	۷۲	۶۹	۷۲
۷۰	۷۳	۱۲	۷۳	۷۰	۷۳
۷۱	۷۴	۱۱	۷۴	۷۱	۷۴
۷۲	۷۵	۱۰	۷۵	۷۲	۷۵
۷۳	۷۶	۹	۷۶	۷۳	۷۶
۷۴	۷۷	۸	۷۷	۷۴	۷۷
۷۵	۷۸	۷	۷۸	۷۵	۷۸
۷۶	۷۹	۶	۷۹	۷۶	۷۹
۷۷	۸۰	۵	۸۰	۷۷	۸۰
۷۸	۸۱	۴	۸۱	۷۸	۸۱
۷۹	۸۲	۳	۸۲	۷۹	۸۲
۸۰	۸۳	۲	۸۳	۸۰	۸۳
۸۱	۸۴	۱	۸۴	۸۱	۸۴
۸۲	۸۵	۱۶	۸۵	۸۲	۸۵
۸۳	۸۶	۱۵	۸۶	۸۳	۸۶
۸۴	۸۷	۱۴	۸۷	۸۴	۸۷
۸۵	۸۸	۱۳	۸۸	۸۵	۸۸
۸۶	۸۹	۱۲	۸۹	۸۶	۸۹
۸۷	۹۰	۱۱	۹۰	۸۷	۹۰
۸۸	۹۱	۱۰	۹۱	۸۸	۹۱
۸۹	۹۲	۹	۹۲	۸۹	۹۲
۹۰	۹۳	۸	۹۳	۹۰	۹۳
۹۱	۹۴	۷	۹۴	۹۱	۹۴
۹۲	۹۵	۶	۹۵	۹۲	۹۵
۹۳	۹۶	۵	۹۶	۹۳	۹۶
۹۴	۹۷	۴	۹۷	۹۴	۹۷
۹۵	۹۸	۳	۹۸	۹۵	۹۸
۹۶	۹۹	۲	۹۹	۹۶	۹۹
۹۷	۱۰۰	۱	۱۰۰	۹۷	۱۰۰

دکن اور شہر یار دکن

از مولوی محمد مہدی علی صاحبہ صدر مدرس مڈل سکول ٹانوی

مختصر پیش کروں گا جس سے ترقیات کا اندازہ ہو جائے۔

تعمیرات کی وسعت | عمارات: حضرت اقدس

والہی نے تعمیر المکنہ میں خوب کجی پی لی ہے مسلمان بادشاہوں میں ہر خاندان میں ایک بادشاہ الیہا گذرا ہے جس نے فن تعمیر میں اپنے پیشروؤں سے زیادہ کجی پی ہے جس کی وجہ سے اس کا عہد نمایاں رہا۔ چنانچہ خاندان مغلیہ میں سلطان شہاب الدین شاہجہاں، خاندان عادل شاہیہ میں سلطان محمد عادل شاہ، خاندان قطب شاہیہ میں سلطان محمد قلی قطب شاہ کا عہد فن تعمیر میں بے حد نمایاں رہا۔ فرماں روا یان خاندان آصفیہ میں اعلیٰ حضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر نے سب سے زیادہ توجہ اس جانب مبذول فرمائی جس کا ثبوت

جدید شاندار عمارتوں سے ملتا ہے۔ عدالت العالیہ، شفا خانہ عثمانیہ، دو خانہ یونانی، سٹی کالج، جاگیر دار کالج، کتب خانہ آصفیہ عمارات جامعہ عثمانیہ مسجد بلخ عامہ، نمائش گاہ معظم جاہی مارکٹ۔

جہلی ہال، باغ عامہ، مسافر خانہ، ساحل رود موسیٰ کے سرسبز و شاداب جمن، بڑے بڑے تالاب، پل، جدید سڑکیں وغیرہ یہ تمام اپنے الوالعزم بانی کی زندہ یادگاریں ہیں اور تاریخ میں ایک مستقل باب کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان عمارتوں کی تعمیر میں کروڑوں روپے صرف ہوئے ان کے علاوہ دار السلطنت میں قدیم آبادی کی اصلاح آبادی اور سڑکوں کی توسیع و آرائش شہر کی ترقی و ترقی کے لیے

تالاب: جب سے حضرت اقدس والہی نے سلطنت کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اس وقت سے اب تک جو عظیم الشان کارہائے آب پاشی سر انجام پا چکے یا پارہے ہیں ان کی تفصیل کے لئے ایک علیحدہ دفتر کی ضرورت ہے کروڑوں روپے تالابوں کی تعمیر ترمیم اور نگہداشت پر صرف ہو رہا ہے۔

ممالک محروسہ میں کوئی قدرتی عیبیل نہیں جس قدر تالاب ہیں وہ دریاؤں کی وادیوں میں بند باندھ کر اغراض آب پاشی کیلئے بارش کا پانی جمع کر کے مصنوعی طور پر پناہ گئے ہیں۔ ان میں

ریاست حیدرآباد ایک عظیم الشان ریاست اور مسلمانوں کی دنیا میں سب سے بڑی شاندار سلطنت ہے۔ اپنے رقبہ کی وسعت، آبادی کی کثرت، آمدنی کی فراوانی، تہذیب و تمدن کی رفعت، علوم و فنون کی ترقی، سیاست و حکومت کی برتری، مذہبی آزادی اور سب سے زیادہ اپنے فرماں روا کی بزرگی و جلالت کے لحاظ سے آج ہندوستان کی تمام ریاستوں کی سترجلی ہے۔ بلحاظ رقبہ و آبادی ہندوستان کی دسی ریاستوں اور دیوبند کی کئی سلطنتوں سے بڑی ہے۔ یعنی اس کا رقبہ انگلستان و اسکاٹ لینڈ دونوں کے مجموعی رقبہ سے بڑھ کر، انگلستان اور ویلز کے مجموعی رقبہ سے بھی بقدر زیادہ اگر لینڈ کے رقبہ کا ڈھائی گنا، میسور کے رقبہ کے سہ چاند سے کچھ ہی کم اور ٹرانس جبر سے تو دس گنا بڑا ہوا ہے۔ جو عظمت و اقتدار اور مخصوص اختیارات اس کو حاصل ہیں وہ کسی دسی ریاست کو نصیب نہیں بلکہ ہندوستانی ریاستوں پر اس کو فوقیت حاصل ہے۔

حضرت اقدس والہی حضور پر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر۔ خلد اللہ ملکہ و سلطنت کے عہد سمیت نے تاریخ دکن میں جس شاندار باب کا اضافہ کیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ میں پیش نہیں کر سکتی حضور پر نور کا وہ حکومت سلطنت آصفیہ کی تاریخ کا وہ عہد زریں ہے جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں بشکل مل سکیگی۔ اعلیٰ حضرت کی نصیحت پروری، عدل گستری، رعایا نوازی، بیدار مغزی، علم دوستی، مکتہ سنجی نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلام میں ضرب المثل ہیں۔

حضرت اقدس والہی جب مسند نشین شاہی بریلوہ افروز ہوئے تھے اس وقت ملک کی جو حالت تھی اس سے ناظرین بخوبی واقف ہوں گے اس لئے یہاں بخوف طوالت اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس پچیس سالہ مدت میں جو نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ وہ صرف خسرو دکن کی بیدار مغزی کا نتیجہ ہے۔ سلطنت کے تمام شعبوں میں جو حیرت انگیز انقلاب ہوئے اس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے ان شاندار ترقیات کے علاوہ بعض ایسے کام بھی ہوئے ہیں جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

میں یہاں اس وقت صرف تعمیرات کی وسعت اور علمی ترقی کا خاکہ

چند اس قدر بڑے ہیں کہ ان پر قدرتی جھیل کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

حکامک محمد دسویں جہوٹے بڑے تالابوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے جن میں سے سترہ ہزار تالابوں سے ذرائع آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔ چند بہت بڑے تالاب حسب ذیل ہیں:- نظام ساگر، عثمان ساگر، حمایت ساگر، حسین ساگر، میر عالم، رائی پٹی پوچارم، پاکھال، سنگر بھوپال، رامپا، لکناورم، بابل مرہٹہ، پالیر، ویرا، وغیرہ۔

سرکاری:- سرکار بنانا ہمیشہ بادشاہوں کا خاص فرض مانا گیا ہے سرکار بنانی اور جن کے ذریعہ آمد و رفت ہوتی اور نقل و حمل میں مدد ملتی تھی حضور پر نور نے ذرائع حمل و نقل کی ترقی میں خوب دلچسپی لی ہے۔ عہد عثمانی میں بے شمار جدید سرکاری تیار ہوئیں۔ تعمیر کی رفتار دن بدن تیز ہوتی جا رہی ہے۔ اضلاع کو دارالسلطنت، دوسرے اضلاع اور تعلقات سے سرکاروں کے ذریعہ ملایا جا رہا ہے۔

پل:- حمل و نقل کی سہولت کی خاطر بڑے بڑے دریاؤں پر پل تیار ہو چکے ہیں۔ اور بعض زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تعمیر میں لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔

علمی ترقی:- قدیم زمانہ میں یہاں تعلیم کا خوب جہ قیام رہا ہے۔ اس زمانہ کے علمی کارنامے از حد حیرت انگیز اور قابل تحسین ہیں لیکن اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں تعلیم کا رواج بہت عام ہو گیا ہے۔ اس میں بیدار مغز روشن فہم اور علم پرور بادشاہ نے اپنی دور بینی بلند نظری اور فیاضی سے کام لیکر ملک میں علوم و فنون کے سرچشمے جاری کر دئے تاکہ اس کی آبپاشی سے گلشن دکن سرسبز و آباد ہو اور ہر مذہب و ملت کے افراد کی تشنه لبی دور ہو۔

جب عثمانیہ یونیورسٹی کی تجویز پیش ہوئی تو حضرت اقدس اعلیٰ نے جن کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ یہ بات قدرت نے محض کر رکھی تھی کامل دوراندیشی کے ساتھ اپنے فرمان عطا وقت نشان ممبر ۱۶ رذی الحج ۱۳۱۷ھ کے ذریعہ اس کے قیام کی منظوری عطا فرما کر دنیا کے سامنے شاندار کارنامہ پیش کر دیا۔ جامعہ عثمانیہ کے انعقاد و قیام کے متعلق جو منشور خداوندی نافذ ہوا ہے اس کے چند فقرے حسب ذیل ہیں:-

”جو نیک مابدولت و اقبال کو اپنی عزیز رعایا کی فلاح و بہبود مدد دے اور مد نظر ہے اور یہ مقصد اعلیٰ صرف اس صورت میں بوجہ احسان حاصل ہو سکتا ہے جبکہ موجودہ انتظام تعلیم ممالک محروسہ سرکار عالی کو پرانی جامعات سے مناسب حد تک آزاد و مستغنی کر کے اعلیٰ تعلیم کا انتظام ملکی خصوصیات و مصلحت کے اعتبار سے خود اندرون ملک کیا جائے لہذا

مابدولت و اقبال حکم صادر فرماتے ہیں کہ:-
فل حیدر آباد دکن میں ایک جامعہ بنام جامعہ عثمانیہ یکم محرم الحرام ۱۳۳۰ھ سے قائم کی جائے۔

فل جامعہ عثمانیہ کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی، اخلاقی، ادبی، فلسفی، طبی، تاریخی، طبی، قانونی، زراعتی، تجارتی، اعلیٰ تعلیم کا اور دیگر مفید علوم و فنون و سود مند پیشوں اور صنعت و حرفت وغیرہ سکھانے اور ان سب میں تحقیقات و ترقی کا انتظام کرے۔

فل جامعہ عثمانیہ کی خاص خصوصیت یہ ہوگی کہ جملہ علوم کی تعلیم زبان اردو میں دی جائے گی اور اسی کیساتھ انگریزی زبان کی تعلیم بھی دی جائے گی۔ اس فرمان کے ایک ایک حرف سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اعلیٰ کو کس درجہ اپنی رعایا سے محبت ہے اور رعایا کی تعلیم و بہبودی کا کس قدر خیال و خاطر اقدس میں جاگزیں ہے۔ جامعہ عثمانیہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہندوستان میں پہلی یونیورسٹی ہے جس میں انگریزی زبان و ادب لازمی ہے اور دوسرے فنون کی تعلیم زبان اردو میں دی جائے گی۔ یہ پہلا وقت ہے کہ زبان اردو اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ قرار پائی۔ اس میں شک نہیں کہ دکن اردو لٹریچر کا مولد و وطن اصلی ہے اس کی پیدائش اور ابتدائی ترقی مملکت آصفیہ ہی کے حدود کے اندر ہوئی ہے اور اردو ادب نے بڑا عروج حاصل کیا۔ گویا زبان اردو کا آفتاب دکن ہی سے طلوع ہوا۔ اور آج دہلی لکھنؤ اور پنجاب کا چکر لگاتا ہوا حیدر آباد ہی پر اُٹتا ہے۔

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اس میں شک نہیں کہ دکن اردو لٹریچر کا مولد و وطن اصلی ہے اس کی پیدائش اور ابتدائی ترقی مملکت آصفیہ ہی کے حدود کے اندر ہوئی ہے اور اردو ادب نے بڑا عروج حاصل کیا۔ گویا زبان اردو کا آفتاب دکن ہی سے طلوع ہوا۔ اور آج دہلی لکھنؤ اور پنجاب کا چکر لگاتا ہوا حیدر آباد ہی پر اُٹتا ہے۔

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

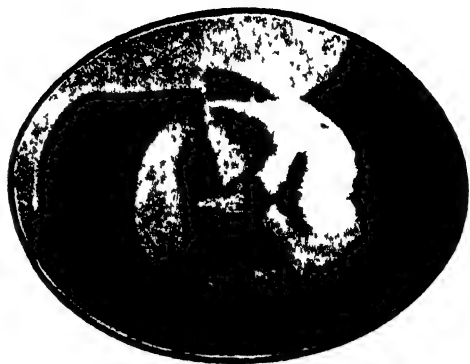
اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

اردو زبان کا یہ دور جو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی تکلیفی نے عام نکتہ چینوں کا قلع و قمع کر دیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اس کو بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرائض و فرائض بظرافت و کمال دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے

مولانا حنیف مرحوم



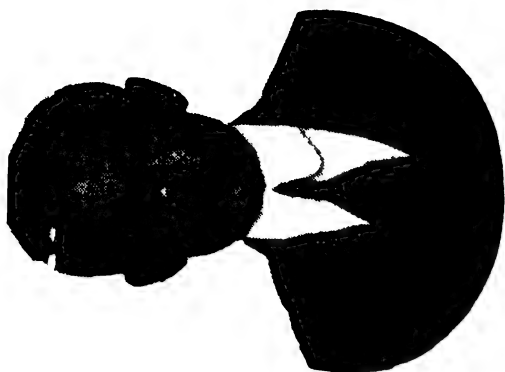
نواز صاحب چغتاری



مسو لبنی



مسٹر محمد علی جناح



سر عبدالرحیم



ڈاکٹر احاری





مالوی جی



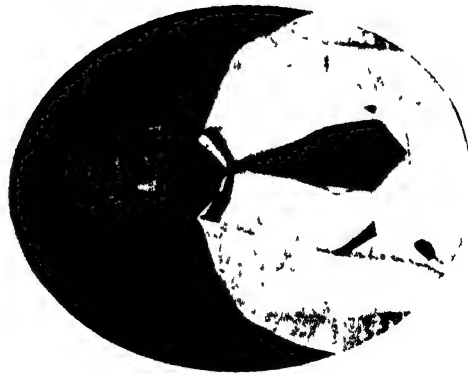
کادمی جی



مسز نیندو



جواہر لال جی سرد



ڈاکٹر امیندر



بانو راجندر پرشاد جی
صدر کنگرس

چند اردو اخبارات و رسائل کے نام

- ۱۶۔ مجاہد لاہور روزانہ۔
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ احراری۔
- ۱۷۔ بھارت ملال لاہور روزانہ۔ اڈیٹر لالہ بی بی اج منا
صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۱۸۔ الفضل قادیان روزانہ۔ اڈیٹر غلام نبی خان صاحب
صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ قادیانیوں کا آرگن۔
- ۱۹۔ ہند جدید کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر ملا عبدالرزاق صاحب آبادی
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔
- ۲۰۔ عصر جدید کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر عبدالجبار صاحب وحیدی
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی (خلافتی)۔
- ۲۱۔ حقیقت لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر انیس احمد صاحب عباسی
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔
- ۲۲۔ اودہ اخبار لکھنؤ۔ روزانہ۔ اڈیٹر گوپی لال صاحب ناتھ
صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۲۳۔ صداقت لکھنؤ روزانہ۔
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔
- ۲۴۔ حق لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر عبدالرؤف صاحب عباسی
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۲۵۔ ہمدرد لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر نواب عبدالغفار صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔
- ۲۶۔ ہلال کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر غلام احمد خان صاحب آریو
صفحات آٹھ۔ مصور۔ کانگریسی۔
- ۲۷۔ انصاف کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر سید علی حسن صاحب
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔
- ۲۸۔ خلافت کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر مولانا شوکت علی صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ خلافتی۔
- ۲۹۔ پیام حیدر آباد دکن روزانہ۔ اڈیٹر قاضی عبدالغفار
صاحب۔ صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۳۰۔ رہبر دکن حیدر آباد دکن روزانہ۔ اڈیٹر سید احمد
محمد الدین۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

- ۱۔ وحدت دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید عاشق علی صاحب بیگ
آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔ مالک مولانا مظہر الدین صاحب
- ۲۔ ملت دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید محمد جعفر صاحب
صفحات ۱۰۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔ نہایت تین و سنجیدہ۔
- ۳۔ وطن دہلی روزانہ۔ اڈیٹر شیونرائن بھٹناگر صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔ اسکے کارٹون بہت ہوتے ہیں
- ۴۔ پیج دہلی روزانہ۔ اڈیٹر دھرم پال گپتا صاحب صفات
بارہ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔
- ۵۔ منصف دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید عبدالعزیز صاحب
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۶۔ اقدام دہلی روزانہ۔ اڈیٹر محمد رضا صاحب صفات
چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۔ خادم دہلی روزانہ۔ اڈیٹر کیف صاحب دہلوی صفات
چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۔ انقلاب لاہور روزانہ۔ اڈیٹر غلام رسول صاحب مہر
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۹۔ زمیندار لاہور روزانہ۔ اڈیٹر مولانا اختر علی صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔ آجکل بند ہے۔
- ۱۰۔ سیاست لاہور روزانہ۔ اڈیٹر سید حبیب صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔ آجکل بند ہے۔
- ۱۱۔ اکالی لاہور روزانہ۔ اڈیٹر سردار گوردیت سنگھ صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔ سکھوں کا آرگن۔
- ۱۲۔ ملال لاہور روزانہ۔ اڈیٹر خوشحال چند صاحب صفات
آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔
- ۱۳۔ ویر بھارت لاہور روزانہ۔ ہندو آرگن۔
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۱۴۔ پر تاب لاہور روزانہ۔ اڈیٹر مہاتہ کرشن۔
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔
- ۱۵۔ احسان لاہور روزانہ۔ اڈیٹر مرتضیٰ احمد خاں۔
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔ مالک ملک نور ہاشمی

۳۱۔ صحیفہ حیدر آباد وکن روزانہ ایڈیٹر مولوی اکبر علی صاحب

صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۲۔ مشیر وکن حیدر آباد وکن روزانہ

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۳۔ مشیر رنگون روزانہ۔ ایڈیٹر سید ظہور شاہ صاحب۔

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۴۔ الامان دہلی سہ روزہ۔ ایڈیٹر مولوی ظہور الدین صاحب۔

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۵۔ الجمعیت دہلی سہ روزہ ایڈیٹر ہلال احمد زبیری۔

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۳۶۔ دستور دہلی سہ روزہ ایڈیٹر محمد مرزا صاحب صفحات

آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۷۔ قومیت لاہور سہ روزہ۔ ایڈیٹر بشیر احمد صاحب۔

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۸۔ پیغام صلح لاہور سہ روزہ ایڈیٹر محمد الغام الحق صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۹۔ اصلاح سرینگر سہ روزہ۔ ایڈیٹر غلام احمد میر صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۴۰۔ البرق سرینگر سہ روزہ۔ ایڈیٹر ام اسے صابر صاحب

صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۴۱۔ حقیقت سرینگر سہ روزہ ایڈیٹر پیر مبارک شاہ صاحب

صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۴۲۔ سر فراز لکھنؤ۔ سہ روزہ۔

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ شیعہ کانفرنس کا آرگن

۴۳۔ مدینہ بکھور۔ سہ روزہ۔ ایڈیٹر نصر الد خاں صاحب عزیز

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۴۴۔ اردو گزٹ رنگون سہ روزہ ایڈیٹر عجیب چند شرمہا

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۴۵۔ مسلم پٹنہ سہ روزہ۔ ایڈیٹر سید منظر علی ندوی صفحات

آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۴۶۔ اتحاد پٹنہ سہ روزہ۔

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

شعبہ شیعہ شیعہ شیعہ شیعہ شیعہ شیعہ

۴۷۔ ریاست دہلی ہفتہ وار۔ ایڈیٹر دیوان سنگھ صفحات

صفحات بیالیس۔ مصور۔ کانگریسی۔

۴۸۔ سوراجیہ دہلی ہفتہ وار۔ ایڈیٹر شنبو ناتھ صاحب چوڑہ

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ سرکار پرست۔

۴۹۔ پیسہ اخبار لاہور۔ ایڈیٹر عبد المجید صاحب صفحات

بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۵۰۔ انتخاب لا جواب لاہور۔ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر

عبد المجید صاحب صفحات اٹھائیس۔ غیر مصور۔

غیر کانگریسی۔

۵۱۔ نیچ لکھنؤ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر مولانا عبدالمجید صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ ظریف۔

۵۲۔ اودھ نیچ لکھنؤ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر سجاد حسین صاحب

صفحات بارہ۔ مصور۔ ظریف۔

۵۳۔ سر نیچ لکھنؤ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر شوکت صاحب تھانی

صفحات بارہ۔ مصور۔ ظریف۔

۵۴۔ سالار بکلی۔ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر یعقوب علی عرفانی

صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۵۵۔ خاتون بکلی۔ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر زینب خاتون صاحبہ

صفحات اٹھارہ۔ مصور۔ حمایت نسواں۔

۵۶۔ حمایت اسلام لاہور ہفتہ وار۔ ایڈیٹر شیخ حسن الدین

صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ انجمن حمایت اسلام

کا آرگن۔

۵۷۔ دین دنیا دہلی ہفتہ وار۔ ایڈیٹر شوکت علی فہمی صاحب

صفحات بیس۔ مصور۔ غیر کانگریسی۔

۵۸۔ منادی دہلی ہفتہ وار۔ ایڈیٹر بیاض فقیر عشق صاحب

صفحات اٹھارہ۔ مصور۔ غیر کانگریسی۔

۵۹۔ یارس لاہور ہفتہ وار۔ ایڈیٹر لالہ کرم چند صاحب

صفحات بیس۔ مصور۔ غیر کانگریسی۔

۶۰۔ مشیر وطن بھوپال ہفتہ وار۔ ایڈیٹر بھگوان دیاں

صاحب لکھنؤ۔ صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۶۱۔ رہنمیر جموں۔ ہفتہ وار۔ ایڈیٹر ملک راج

صراف صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔

نیشنلسٹ۔

- ۶۲۔ کانفرنس گزٹ علیگٹھ ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد اکرام الد
خالص صاحب۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا
آرگن۔
- ۶۳۔ کلکتہ وکی کلکتہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبدالودود صاحب
صفحات اٹھائیس۔ مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۶۴۔ پریم لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر مولانا تاجور صاحب۔ صفحات
چوبیس۔ مصور۔ بچوں کا اخبار۔
- ۶۵۔ منصور بکلی ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد ظفر صاحب۔ صفحات
اٹھائیس۔ مصور۔ فلم ریویو۔
- ۶۶۔ شریعت عبدالملک لورکلائن ہفتہ وار۔ اڈیٹر حبیب
صاحب۔ صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ مذہبی
- ۶۷۔ ہمدرد سرنگر ہفتہ وار۔ اڈیٹر ایس ایس نشاط صاحب
صفحات اٹھارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۶۸۔ رشی امرتسر ہفتہ وار۔ اڈیٹر گلشن چند صاحب گلشن
صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۶۹۔ عبرت ہورہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر جوہر صاحب۔ صفحات
بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۰۔ شذیعہ لاہور ہفتہ وار۔ ملک صادق علی صاحب۔
صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۱۔ نیر اسلام لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر غلام نبی صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۲۔ غریب کانپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر شوکت صاحب بھوپالی
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۳۔ البشیر اٹاوہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر مولانا محمد بشیر الدین صاحب
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۴۔ مجیب فرخ آباد ہفتہ وار۔ اڈیٹر حفیظ صاحب مجیب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۵۔ امید ناگپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر حکیم اسرار احمد صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۶۔ ہمدرد دسرحد بنوں ہفتہ وار۔ اڈیٹر بی سی چوڑہ
صفحات دس۔ غیر مصور۔ نیشنلسٹ۔
- ۷۷۔ نظارہ لکھنؤ ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید ظفر عباس صاحب
فصل نقوی۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۸۔ ذوالقرنین بدایوں ہفتہ وار۔ اڈیٹر نظامی صاحب
بدایوںی صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۷۹۔ مسلم راجستان ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبدالعزیز خاں بٹ
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۰۔ البربان اکولہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید وار حسین صاحب
صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۱۔ پریم پرچارک آگرہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر صاحب اس جی
صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ رادھا سوامی فرقہ
کا آرگن۔
- ۸۲۔ وحشیپ فچپور مسوہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر ظہور الحسن صاحب
صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۳۔ ینگ پنجاب لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر کنور بہادر
صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۴۔ مشرق گورکھپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد قربان صاحب
صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۵۔ سوداگر بریلی ہفتہ وار۔ اڈیٹر جودہری اشتیاق احمد
صاحب۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ مسلم پنجابی تاجروں
کا آرگن۔
- ۸۶۔ عارف غازی پور ہفتہ وار۔ اڈیٹر منشی عبدالحمد
صاحب عارف۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۷۔ اہلسنت والجماعت امرتسر ہفتہ وار۔ اڈیٹر
مولوی ابوزراب عبدالحق صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور
مذہبی۔
- ۸۸۔ خبر دار دہلی ہفتہ وار۔ اڈیٹر آرسی لہری صاحب
صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۸۹۔ شملہ سماچار شملہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر پروانہ صاحب
اڈروی۔ صفحات تیس۔ مصور۔ آریہ سماجی۔
- ۹۰۔ انیس سہسواں ہفتہ وار۔ اڈیٹر مرزا عبدالحق صاحب
صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۹۱۔ سرفروش کلکتہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر مرزا یادر علی صاحب
صفحات سولہ۔ مصور۔ غیر کانگریسی۔
- ۹۲۔ المجاہد پونچھ ہفتہ وار۔ اڈیٹر شیخ ضیاء الحسن صاحب
صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۳۔ انصاف انبالہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر حافظ شیر محمد صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۴۔ بھوپال پنج بھوپال ہفتہ وار۔ اڈیٹر لکھنؤ دیال صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ ظریف۔

۹۵۔ پنج بھوپال ہفتہ وار۔ اڈیٹر عثمان محمد صاحب

صفحات بارہ۔ مصور۔ ظریف۔

۹۶۔ مسلم راہبوت گدھ شنکر ہفتہ وار۔ اڈیٹر چوہدری

احمد خاں صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۷۔ الفقیمہ امرتسر ہفتہ وار۔ اڈیٹر پوریاض معراج الدین

صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مذہبی۔

۹۸۔ سرگزشت علیگڑھ ہفتہ وار۔ اڈیٹر ابراہیم بیگ صاحب

صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۹۔ الکلام بنگلور ہفتہ وار۔ اڈیٹر کے۔ ام ظفری صاحب

صفحات بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۰۔ نقاد بکینی ہفتہ وار۔ اڈیٹر نیاز احمد خاں صاحب

صفحات بیس۔ مصور۔ ظریف۔

۱۰۱۔ شباب بکینی ہفتہ وار۔ اڈیٹر قیصر صاحب

صفحات بیس۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۲۔ مسٹر گزٹ لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر مسٹر علی بخش صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۳۔ دردمند علیگڑھ ہفتہ وار۔ اڈیٹر حکیم مفتوں صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۴۔ الحدیث امرتسر ہفتہ وار۔ اڈیٹر مولوی نثار اللہ صاحب

صفحات بیس۔ غیر مصور۔ فرقہ الحدیث کا آرگن۔

۱۰۵۔ قومی اخبار کانپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید محمد اسماعیل صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ نوجوان مسلمانوں کا آرگن۔

۱۰۶۔ برق بکینی ہفتہ وار۔ اڈیٹر آغا خٹہ حسری صاحب

صفحات بارہ۔ مصور۔ فلم ریویو۔

۱۰۷۔ نگار خانہ لکھنؤ ہفتہ وار۔ اڈیٹر اسد انصاری صاحب

صفحات بیس۔ مصور۔ فلم ریویو۔

۱۰۸۔ اسد لکھنؤ ہفتہ وار۔ اڈیٹر اسد لکھنوی صاحب

صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۱۰۹۔ شیر سرحد پشاور ہفتہ وار۔ جے اس کلا صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مہاسپہائی۔

۱۱۰۔ رہنما مراد آباد ہفتہ وار۔ اڈیٹر ام اسحاق حسین صاحب

صفحات چودہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۱۔ مولس اٹاوا ہفتہ وار۔ اڈیٹر غلام محی الدین صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۲۔ مشیر حقیقی لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد بشیر صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۳۔ آریہ گزٹ لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر چوہدری ویر بر

صاحب۔ صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ آریہ سماجی۔

۱۱۴۔ ہندوستان پنج بکینی ہفتہ وار۔ اڈیٹر غایت صاحب

دہلی۔ صفحات چوبیس۔ مصور۔ ظریف۔

۱۱۵۔ پیام زندگی سرگودھا ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبداللطیف

خاں صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ دیہات کی اصلاح

۱۱۶۔ مجر عالم مراد آباد ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید محمد عبد العلی صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۷۔ درخشاں سیالکوٹ ہفتہ وار۔ اڈیٹر غایت

علیشہ صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ شیعوں کا آرگن

۱۱۸۔ ہندو لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر دھرم ویر صاحب

صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مہاسپہائی۔

۱۱۹۔ آریہ مسافر لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر جرنی لعل صاحب

صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ آریہ سماجی۔

۱۲۰۔ دیدہ سکندر می لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر

محمد فضل حسن خاں صاحب۔ صفحات چودہ۔ رامپور

۱۲۱۔ نقیب کراچی ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبدالعزیز صاحب

صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۲۲۔ الاصلاح لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر علامہ مشرقی

صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ مذہبی۔

۱۲۳۔ عزیز ہند جھانسی ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد رفیق صاحب

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

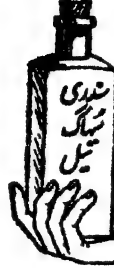
۱۲۴۔ جوہر بکینی ہفتہ وار۔ اڈیٹر مہر محمد خاں صاحب

صفحات بیس۔ مصور۔ ادبی۔

۱۲۵۔ جین سنسار دہلی ہفتہ وار۔ اڈیٹر دیپ چند صاحب

خوشبو دار اور مقوی دماغ سندری سہاگ تیل

عورت اور مرد ہر ایک کے لیے مفید ہے



اس تیل کو لگانے سے عورت اور مرد کے بال خوب بڑھتے ہیں۔
دماغ میں تراش اور ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ سر کی خشکی دور
ہو کر بال کی جڑ مضبوط ہو جاتی ہے۔

اگر بال گر رہے ہوں مین سر میں ہاتھ رگڑنے اور کنگھی پھرنے
بال اتر جاتے ہیں۔ تو چند روز مسلسل اس تیل کی استعمال کرنے سے بال کی جڑ
مضبوط ہو کر بال اترنے کی جگہ سے گرتے جاتے ہیں۔
لگانے سے بال لگنے اور لانے ہو جائیں گے۔ مرد۔ عورت۔ دونوں کے لیے تیل بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کا دام دو روپیہ آٹھ آنے

دماغ چکراتا ہو آنکھ میں جلن اور اندھیرا معلوم ہو۔ نیند کم آتی ہو تو سندری سہاگ تیل کے چند قطرے سر پر ڈال کر رگڑنے سے ایسا معلوم ہوگا کہ گلے کا دھڑکاؤ
کوئی دوسرا سر نہ کھدیا گیا ہے۔ کیونکہ سندری سہاگ کو پانچ منٹ رگڑنے سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہے۔ سر کا درد خراب ہو جاتا ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

سندری سہاگ تیل میں دماغ اور بال کو قوت پہنچانے والی جڑی بوٹی ڈالی جاتی ہے۔ اور خوشبو تو ایسی عمدہ ہے کہ دل بارغ
ملح ہو جاتا ہے۔ چین لوگوں نے اس کو آزمایا ہے۔ ان کے ہزاروں کی تعداد میں سر شفیق ہمارے پاس آپ کے ہیں۔ اگر آپ نے آب نکاس
مفید تیل سے قافلہ نہیں اٹھایا ہو تو آج ہی کم از کم ایک شیشی منگال خود آزمائش کیجئے۔ ہمارے قریب کا جھوٹ دیکھ معلوم ہو جائے گا۔
(مصلوب ذکر فرمادہ ہے) قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (مصلوب ذکر فرمادہ ہے)

بات کی بات

وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں
آپ کہاں تک تھیں مٹاؤں میں
دل غایب حسراب کی باتیں
حاصل ہو کر زکرت و حور
کر شرب و کعب کی باتیں
نئے ہیں ان کو چھڑ چھڑکے ہم!
کس نرسے سے حساب کی باتیں

اجمیر شریف۔ جناب مولوی عبدالحمید رضا
چشتی۔ سیلانی۔ سندری سہاگ تیل سے
آنکھوں کو نور۔ دل کو سرور حاصل ہوا۔
ایک مہینہ سندری سہاگ تیل اور دماغ تھکا
سیکا تھیں اس لیے جناب شریف نے فرمایا
سندری سہاگ سے کم غلغلہ نہ منت دماغ کی
مشکلات دور ہو گئی۔ اور بالوں کا کھو جانا
ہاں کامل دماغ تھکا تھکا تھا۔

بھوپال۔ جناب ارشد بیگ صاحب
سندری سہاگ کو حرمہ پلاسل سے تین
گھنٹہ پہلے لگوا دیا۔ پہلے بال گونگم والے بھی
ہو گئے۔ تین اس تیل سے بہت خوش ہیں
لناتین شیشی سندری سہاگ اور دماغ تھکا
کے گھر شریف۔ جناب بی بی سلیمانہ صاحبہ
سندری سہاگ تیل مقوی دماغ ہے
تین شیشی اور بی بی شکور فرمائیے۔

حیدرآباد دکن۔ جناب شیخ محبوب صاحب
ابن۔ سی۔ اور بی بی سی۔ وی نظام۔
مہینہ پہلے برس سے تھوڑا سندری سہاگ تیل
استعمال میں ہے جو فائدہ سبیل میں ہیں اور
کسی تیل میں نہیں۔ اس لیے کہ تین شیشی
سندری سہاگ پیو رہے ہیں۔

ملیر کوٹہ۔ جناب کریم بخش صاحب سندری سہاگ
ہزاروں تیل میں سب سے بہتر ہے۔ اس لیے اس کی شیشی
میں ایک روپیہ لکھا ہے۔

سندری سہاگ تیل مقوی دماغ ہے
تین شیشی اور بی بی شکور فرمائیے۔

عورتوں کے پرستوت کی بیماری
اور سفید رطوبت دور کرنے کی
زود اثر اور لاشانی دوا

نسوانی



کستابی نے کہا۔ بہن تم میری صحتوں میں کئی سوالات کا
استعمال شروع کر دیا۔ تو دیکھو تم کس قدر جلد
تندرست ہو گئیں
پہلے کداری نے کڑی لے لیے ہوئے جواب دیا
اں سبیل
میں نے تو گویا
دوبارہ زندگی پائی



آجکل ہر گھر میں بیابانی ہوتی اور جوان عورتوں کو سفید سفید رطوبت آنے کی شکایت رہتی ہے جبکہ وجہ سے ان کے بدن میں کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔
اور بہت تھوڑی عمر میں چہرے کی چمک اور بدن کی پھرتی غائب ہو جاتی ہے یہ رطوبت جبکہ پرستوت کی بیماری بھی کہتے ہیں۔ شل پانی کے سفید سفید قطرہ
نکل رہا ہے۔ اور اکثر نیلے رنگ کی گاڑی گاڑی سفید رطوبت برا بھلا کرتی ہے۔ اور کپڑے پر دھبہ آ جاتا ہے۔ اسکی وجہ سے تھوڑے دن میں بدن پالا
پانے کو کھنے لگتا ہے۔ ۱۔ ٹانگ میں درد ۲۔ آنکھ تلے اندھیرا ۳۔ اٹھتے بیٹھتے سر چکرانے لگتا ہے ۴۔ کوئی چیز کھانے کو ہی نہیں چاہتا۔
۵۔ ہاتھ پیر کا تلوہ جلتا رہتا ہے ۶۔ کمر میں درد ۷۔ طبیعت میں سستی ۸۔ بھوک نہ لگنا ۹۔ سردی سب سے جی گھرا نا ۱۰۔ گل نہ دہنا
۱۱۔ یا حمل گر جانا ۱۲۔ یا اولاد کمزور پیدا ہونا ۱۳۔ اولاد پیدا ہو کر زندہ نہ رہنا۔ غرض کہ ان سب بیماریوں کے لئے اگر آپ ہلکے سے مال لایا اور پلا
نسوانی استعمال کریں گے۔ تو خدا چاہے تو عورت کی جلد مندرجہ بالا شکایتیں جاتی رہیں گی عورت کی کمزوری سستی۔ ملاغری دور ہو کر
بدن میں پھرتی۔ ہاتھ پیر میں طاقت۔ چہرہ پر رونق۔ اور دل میں جوانی کی آنگ آجائے گی۔ صحت میں شیشی نسوانی پلانے سے
رطوبت کا آنا بند ہو جائے گا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ۔ مسؤل طمانہ

نسوانی استعمال کے شفاء حاصل کیونکہ ہوتے مریضوں کا بیان		
<p>راجو باناتہ۔ بنی بنی غریب خانہ دار نسوانی اپنی صفت میں لا جواب ہے۔ جتنی تعریف کجائے کم ہے۔ سہرائی فرما کر تین شیشی اور روانہ فرمائیے۔</p>	<p>کراچی چھاؤنی جناب تصدق حسین صاحب میں نے جو شیشی نسوانی جناب کے کارخانہ سے منگوا اپنے گھر میں پلایا جس سے خدانے بہت فائدہ بخشا۔ اس دوائی نے چہرے پر بس کی رونق بیماری کو دور کیا۔ بندہ دعا گو ہے کہ خداوند عالم بیشکی کسی کو پیشہ چہرے میں کے لئے قائم رکھے</p>	<p>۵۔ بزرگی پرستوت کی بیماری نسوانی سے بخوبی بلاں اور۔ جناب محمد عباس صاحب پائیں امیر خیر خاں تھانہ میں۔ کورسہ برش پرستوت کی بیماری تھی۔ چنانچہ تین شیشی نسوانی منگوا پلانی تھی جس سے اکھ لاشد بہت کچھ فائدہ ہے۔ لہذا کڑی شیشی نسوانی اور اکھ صحت چمکے جانا ہے۔</p>
<p>پرفکت آنکھیں کیا غضب ہے کہ پاد آنکھوں میں دل چڑا تھے یا آنکھوں میں چمک مین کے سرخ ٹھوسے پتھاری ہے بسد آنکھوں میں اکھ لاشد اشکوں پر سلا میں نے دو کا ہزار آنکھوں میں چہرے اپنا لقب ہوا ہے شہرہ روز و شب ہر خدا آنکھوں میں</p>	<p>راکے اور۔ شریستی پیر کداری صاحب میں نے جو شیشی نسوانی استعمال کیا۔ واقعی بڑی سفید دوا ہے۔ کچھ تو بہت ہی فائدہ ہو گیا۔ پھر میں نے ایک ورن نسوانی دوسری عورتوں کے لئے منگوا۔ ان سب کو بھی نسوانی سے فائدہ ہوا۔ واقعی شامی دوا بڑی انمول ہے۔ ایک کاکہ کچھ شیشی نسوانی اور جلدی بھی بھیجئے۔</p>	<p>اندور۔ جناب عزیز الرحمن صاحب نسوانی کے استعمال سے سیلان الارسم کو افادہ ہے۔ نسوانی عورتوں کے حق میں بالک انمول دوائی ہے۔ لہذا تھرائی فرما کر شیشی نسوانی اور بھیجئے۔</p>

پرستوت کی بیماری جب پلانی ہو جاتی ہے تو ہاتھ پیر میں تھکن۔ آنکھ میں سوزش بھگھک
جتن۔ اور شام کو کبھی خفیت دولت آئے لگتی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں اگر احقر بھیجے
استعمال کرنا پڑے سفید ہوگا۔ اور زلف کو بہت جلد صحت ملے گی۔ اگر احقر بھیجے

شیشی نسوانی

شریب اکیر



جریان - احتلام
نامردی اور سستی
دور کرنے کی لاجواب
اور آزمائی ہوئی دوا

عورت - میں تم سے شرمندہ ہوں کہ دل نہ مجھ کر دیا۔ اور میرا کرکلی تم کو جو بکا۔ تم سے لا جلائی
پیارے مجھ کو صحت ملے۔ اب تو تم میرے دل کے مالک بن گئے ہو۔
مرد - آج بھی جس تذکرہ کو جانے دو نہ تیر
بولی دیوانی کا شکر جتنا۔ اور نہ شادی ہونے پر
مجھ کو سوا ہونا۔ گردل تو چاہت ہے کہ۔۔۔
جو شے کہتی کو اپنی پوری فاسان کہ میں
کہ وہ بولانی جس کو میں نام بھی ہے نہ چکا
تھا شربت اکیر کے استعمال سے
میرے جسم میں واپس لوٹ آئی۔
عورت - میں نہیں تم کو قسم ہے۔
اب کہ نہ بگو۔ وہ لوگ میری طرف
سے دل میں کیا خیال کرینے۔



جریان

یعنی خواب میں حلام ہو جانا۔ کمزوری اور سستی
معلوم ہونا۔ پیشاب کے آنے سے پیچھے سفید قطرہ
دھات کا گرنا۔ صحت کے وقت جلد خارج ہو جانا یا باطل رکاوٹ ہی
نہ ہونا۔ اولاد پیدا نہ ہونا۔ بدن میں ناخوشی اور داغ کا گونا۔ چہرہ
زرد ہو جانا۔ کام کج میں جتنی ان میں اگر آپ کو کوئی بھی شکست ہو تو فوراً
جریان کی لاشانی دوا شربت اکیر کا استعمال شروع کریں۔

شریب اکیر

جریان اکیر - جریان کو جڑے کو دیتا ہے۔ سوکھا ہوا حلیہ کی طرح
زندہ چہرہ میں خون دوڑنے لگتا۔ بدن
میں پھرتی آجاتی ہے داغ کا گونا یا آنکھوں سے اندھیرا آنا۔ باطل
جاتا رہیگا۔ بھوک خوب لگے گی۔ کھانا جلد ہضم ہوگا۔ بدن میں خون
پیدا ہوگا۔ دھات (مٹی) گاڑھی ہو جائیگی اور صحت کے وقت
لذت اساک پیدا ہوگی دل کی مراد حاصل ہو جائے گی۔ صحت عطا
قیمت نی شیش ایک دہیہ۔ تین شیش کی قیمت دو دہیہ بارہ آنہ
اگر بیمار کسی پرانی ہے تو تین شیش استعمال ہے انتہا آپ تندرست ہو جائے
نوٹ۔ شربت اکیر ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
بائش کی فراہم کے ہر تین دہیہ میں ضرور آنا چاہئے ورنہ تیل فراہم نہیں

اگر آپ کو جریان ہو گیا ہے تو آپ فوراً شربت اکیر استعمال شروع
کریں۔ کیونکہ ہزار ہا مریضوں نے شربت اکیر کو آزمایا اس بات
شریفیت دیا ہے کہ جریان کو جڑے کو دیتا ہے۔
واقعی ایک لاشانی دوا ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ
شربت اکیر کوئی اشتہاری دوا نہیں ہے جس کو فروخت کر کے ہم
پیسہ کماتا چاہتے ہیں بلکہ شربت اکیر جریان کو جڑے
کھودینے والی ایک لاشانی دوا ہے۔ جس سے ہم
خلق خدا کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ اسکی قیمت گروڈیہ
فی شیشی دہی جاتے تو بھی کم ہے مگر ہم نے صرف خلق خدا کو فائدہ
پہنچانے کے لئے اسکی قیمت نی شیش ایک روپیہ رکھی ہے۔
سات روز کی دوا ہوتی ہے۔ اب آپ کو شربت اکیر استعمال کرنے
میں دیر نہ کرنی چاہئے آج ہی ایک شیشی منگوا کر اس لاشانی
دوا سے فائدہ اٹھائیے۔

دوستو اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں
صرف ایک دہیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکیر
استعمال کر کے قدرتِ خدا کا تماشا دیکھئے

اعظام بازی۔ یا خلق نگار اپنی ربادی کر لی ہے تو تالیش کے
واسطے امریکن طرز اسکا لگا ہے قیمت ایک دہیہ

عشویں کمزوری کو تالیش واسطے اور غنطاریہ قیمت شیشی ایک دہیہ

شریب اکیر - شربت اکیر - شربت اکیر - شربت اکیر

عرق اکیر اعظم

جسٹو۔ نئی ذمائی ہے۔ بلکہ دیش ۲۲ برس ۷۰ سال
تیار ہو کر فروخت ہوئی ہے۔ اور اب تک لاکھوں شیشی
فروخت ہو چکی ہیں۔

دوستو۔ میرے خیال میں عرق اکیر اعظم ہر مرض میں ہر وقت موجود رہنا چاہئے۔ کیونکہ بعض ایسا ایک مرض اس قلم
ہوتے ہیں کہ اگر فوراً دوا نہ دی جائے تو مرض کی جان خطرہ میں ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں عرق اکیر اعظم
میں صحت کے لئے ایک تجربہ کار حکیم ڈاکٹر کا کام دیگا۔ پھر بڑی خوبی ایسی ہے کہ ہر موسم اور ہر فصل میں چنگے
جوان۔ بلوٹے۔ عورت۔ فرد۔ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ علاوہ ان امراض کے جن کے نام چاروں طرف
لکھے ہیں۔ بہت سے لاعلاج مریضوں کو خدا کے فضل سے اس اکیر اعظم سے صحت ہوئی ہے جن کے شرفیٹ ہزاروں
کی تعداد میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً پبلک میں شہر کے جاتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک
کہ سینکڑوں بزرگوں نے تو اپنے خاندان کے لئے۔ اس عرق اکیر اعظم کو حکیم حلق مان لیا ہے۔ اور ہزاروں
خاص خاص مریضوں پر آزمائے والے نتائج کے خاص شرفیٹ اکیر اعظم کے کالک اور ہر خدا شفا بخشے ہوئے ہیں۔
کی تعریف میں محفوظ ہیں جن کا ملاحظہ کرنے کی ہر خاص خاص کو ہمارے یہاں اجازت ہے۔ نوٹ کر لینا چاہئے کہ
اکیر اعظم پیٹ کی ہر ایک بیماری کا فوراً کی طرح قابض کر دیتا ہے۔ خواہ فوراً پیدا ہو گئی ہو۔ یا عرصہ تک پڑی ہو۔
چنگے کو بویا لوٹے کو، عورت کو بویا مرد کو۔ اکیر اعظم اپنا فائدہ بخش اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔
ضعف کمزوری معدہ۔ سورہنسی۔ نفخ۔ ریاحی فساد۔ تیز۔ گرمی۔ معدہ معمول سے ناپید اور غیر مست (بچکا اور بھٹکا)
دستوں کا آنا۔ ہر ایک شکایت کو مفید ہے۔ ہیضہ اور تھلی۔ تھلی (الٹی) کو اکیر اعظم فوراً فائدہ پہنچاتا ہے۔ چونکہ یہ
اکیر اعظم حلق سے اترتے ہی معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔ اس واسطے اگر قبض کی شکایت ہو۔ یا پانچ ماہ کا بچہ غلامہ آتا ہو
تو آتا ہو۔ ششہ میں گرمی۔ یا سردی کے باعث پیشاب زیادہ آتا ہو تو اکیر اعظم استعمال فرمائیے۔
مصلحت یہ ہے کہ قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ ادا کرنا۔

تازہ کیرٹھیٹ ملاحظہ فرمائیے	تازہ کیرٹھیٹ ملاحظہ فرمائیے
ایسٹ۔ جناب جو دھری موڈ اور اشد خاندان اسٹنٹ کلکٹر تین شیشی اکیر اعظم آراض معدہ اور دیگر مختلف امراض میں آزاد کش کیا گیا جو بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ یہ دھاتی ہے۔ اسٹا ہ شیشی عرق اکیر اعظم اور دھاتی فرمائیے۔	استعمال پر گتہ۔ جناب غلام مصطفیٰ صاحب راج اکیر پری دہی میں تین شیشی اکیر اعظم کی طرح حلق کی بیماریوں سے بھرپور شفا ملی۔ کہنا بہل بہتر ہو تا تھا کہ اکیر اعظم کے جلد سے صحت فائدہ بخشی آپ کا دوا گاہوں۔ لہذا ایک شیشی اکیر اعظم اور دھاتی فرمائیے۔

لے کا پتہ ایس۔ اے۔ بی۔ جی۔ جی۔ نائید پنی۔ کوٹھی نمبر ۳۳ کو لو لہ اسٹریٹ پو۔ بکس نمبر ۱۲ کلکتہ

صفحات ۱۸۰ - غیر مصور - چین فرقتہ کا آرگن -

۱۲۶ - بیدار مظفر نگر ہفتہ وار - ایڈیٹر رفیق احمد صاحب -

صفحات ۱۲۰ - غیر مصور - غیر کانگریسی -

۱۲۷ - تہذیب السنواں لاہور ہفتہ وار ایڈیٹر سید تیار علی صاحب -

تین صفحات ۳۲ - مصور - اصلاح خواتین -

۱۲۸ - پھول لاہور ہفتہ وار -

صفحات ۱۲۰ - مصور - بچوں کا اخبار -

۱۲۹ - غنچہ بجنور ہفتہ وار - ایڈیٹر حمید حسن صاحب -

صفحات ۱۶ - مصور - بچوں کا اخبار -

۱۳۰ - دور جدید لاہور ہفتہ وار -

صفحات - غیر مصور - زمیندار پارٹی کا اخبار -

ماہوار رسائل

ہونہار دہلی - جانشین صفحہ - ایڈیٹر فیاض حسین صاحب -

مصور - بچوں کا مجلہ -

شاہجہاں دہلی - ۳۲ صفحہ - ایڈیٹر سید وحی شریف صاحب -

مصور - ادبی -

تحفہ دہلی دہلی - ۸ صفحہ - ایڈیٹر س ایم یوسف صاحب -

غیر مصور - تجارتی -

خصمت دہلی - ۸۴ صفحہ - ایڈیٹر علامہ راشد الخیری صاحب -

مصور - انشوائی ادبی -

مختصر خیال دہلی - ۱۰ صفحہ - ایڈیٹر عبدالمد فاروقی صاحب -

غیر مصور - تجارتی ادبی -

ساقی دہلی - ۹ صفحہ - ایڈیٹر شاہد احمد صاحب بنی اکبر صاحب -

ادبی -

طبی دنیا دہلی - ۸ صفحہ - ایڈیٹر خواجہ محبوب علی صاحب -

غیر مصور - طبی -

سفیر سخن لکھنؤ - ۸ صفحہ - ایڈیٹر ابوالکلیف کیفی صاحب -

مصور - ادبی -

پیام اسلام جالندھر - ۱۰ صفحہ - ایڈیٹر عبدالحی عباس -

غیر مصور - مذہبی -

کامیاب دہلی - ۵ صفحہ - ایڈیٹر خضر نیازی صاحب -

غیر مصور - ادبی -

رہبر دہلی - ۴ صفحہ - خواجہ عترت حسین صاحب -

غیر مصور - مذہبی (شیعائی) -

اخبار از لکھنؤ کوٹ غنیمت الخالق - ۵۰ صفحہ - ایڈیٹر نوشید علی انصاری صاحب -

غیر مصور - ۱۵۶ - ایڈیٹر سائر نظامی صاحب -

ایشیا میگزین - ۵۶ - ایڈیٹر سائر نظامی صاحب -

مصور - ادبی -

نیرنگ خیال لاہور - ایڈیٹر حکیم محمد یوسف حسن صاحب -

مصور - ادبی -

جہانگیر لاہور - مصور - ادبی -

عالمگیر لاہور - صفحہ - ایڈیٹر حافظ محمد عالم صاحب -

مصور - ادبی -

ادبی دنیا لاہور - صفحہ - ایڈیٹر علی خالص صاحب -

مصور - ادبی -

ہمایوں لاہور - ایڈیٹر منصور احمد صاحب -

مصور - ادبی -

آگاہ لکھنؤ - ایڈیٹر علامہ نیاز فتحپوری صاحب -

غیر مصور - ادبی -

زمانہ کانپور - ایڈیٹر دیانرین صاحب -

مصور - ادبی -

معارف اعظم لکھنؤ - ایڈیٹر مولانا سلیمان خان صاحب -

غیر مصور - مذہبی ادبی -

مولوی دہلی - ایڈیٹر مولوی عبدالحی صاحب -

غیر مصور - مذہبی ادبی -

نظام المثلح دہلی - ایڈیٹر ملا احمدی صاحب -

غیر مصور - مذہبی ادبی -

پیشوا دہلی - ایڈیٹر عزیز حسن بٹانی صاحب -

غیر مصور - مذہبی ادبی -

شاہکار لاہور - ایڈیٹر علامہ تاجور نجیب آبادی -

مصور - ادبی -

پچہ دہلی - ۱۰ صفحہ - ایڈیٹر عبد اللہ قریشی محمود صاحب -

غیر مصور - ادبی -

تہذیب السنواں - ۸ صفحہ - ایڈیٹر سید امتیاز علی صاحب -

مصور - ادبی -

صفحات ۸۴ - اصلاح خواتین -

سچے رہنما کی ضرورت و پہچان

کائنات کی وسعت اس کے عوالم کا شمار اس کے اندر مقیم ارواح کا حساب، اس کے نظام کا حال اور اس کے مالک و حکمران کی شان و شوکت، جہت و عظمت کا بیان سننے ہی پر سمجھدار انسان کے ہوش اٹھاتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے میں! میں کیا اور میری بساط کیا ہر کل کائنات کے مقابل میں یہ نظام شمسی ایک تل کے دانہ سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے۔ اور نظام شمسی کے تمام عوالم کے مقابل میں یہ زمین ایک رانی کے دانہ سے بھی چھوٹی ہے۔ اور روئے زمین پر جتنے ذی ادراج آباد ہیں ان کے شمار کے مقابل میں انسان مٹی جیسی نہیں ہیں۔ پھر ان فقیر انسانوں میں سے میں صرف ایک ہوں۔ کل پانچ فیٹ سات انچ لمبا۔ گوشت پوست استخوان کے قالب میں مقید۔ زین سے بندھا۔ کرہ ہواسے دبا۔ تو این قدرت کا باندہ، خواہشات کا غلام بے بال و پر کا طائر، محض آنکھ، کان، ناک وغیرہ کی توتوں کی امداد، تین ناپوں کے اندر محدود عقل کے بوتے پر کیا کر سکتا ہوں؟ کیا میں اور کیا میری بساط مجھے جلا وطن کر چاہیے چاہے ایک گوشہ میں لیٹ جانا چاہیے۔ روح کا دیدار بھی نجات، لازوال سرور، لافانی زندگی، ایسی بایں میں جن کا ذکر ملک کرنا میرے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ ذات باری کے مقابلہ میں نہیں کسی عالم کے والی کے مقابلہ میں نہیں آفتاب مانتا ہر ملک کے مقابلہ میں میری حیثیت ایک پھر یا پسو سے زیادہ نہیں ہے۔

سچے جہان مردہ کجا؟ شمع آفتاب کجا؟ مجھے کبھی ان قید میں رکھنے والی توتوں پر فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ مجھے کبھی آنکھ ناک کان وغیرہ کی توتوں کی حد سے باہر کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ قید میں پیدا ہوا۔ قید میں ملا۔ اور قید ہی میں مر چکا۔ لیکن تصوف ایسے بزموردہ دل و افسردہ خاطر انسان کو مرادہ دیتا ہے۔ کہ اسے نادان تو الیہ بد حیثیت و بد نصیب نہیں ہے۔ اول تو اپنی حقیقت سن۔ پھر کوئی رائے قائم کر۔ تو اسی ذات باری کے جوہر کا ایک ذرہ ہے۔ جس کی صفات و آفرینش کا حال شکر تیرا دل اس قدر ہراساں ہو گیا۔ تیری قدرت، تیری قابلیت اور تیری بزرگی بھی بے پایاں ہے۔ پانچ فیٹ سات انچ تیرا جسم ہے۔ گوشت، پوست استخوان تیرا پیرہن ہے۔ توان سے علیحدہ ہو رہے۔ تو زمین سے بندھا ہے۔ نہ کرہ ہواسے دبا ہے۔ خواہشات کا غلام تیرا نفس ہے۔

بے بال و پر کا جانور تیرا جیوا تاکا ہے۔ تو حقیقت و روحانیت مجسم سرور و عشق مصور ہے۔ تیری قدرت لامتناہی، تیرا علم لامتناہی، تیرا سرور لامتناہی ہے۔ آفتاب مانتا نہیں نہیں کل مادی کائنات کی تیرے سامنے کیا حقیقت ہے؟ تو اس ذات و کمال کی ایک شعاع ہے۔ جو اوصاف آفتاب کے وہی آفتاب کی شعاع کے۔ ابھی تجھے اپنی پہلی ہیئت کی خبر نہیں۔ بادشاہ کا فرزند گڈرے کے گھر پرورش پا کر اپنی اصلی حیثیت بھول گیا۔ اٹھ آنکھ ناک، کان بند کر چشم باطن کھول اور اپنی طاقت اور اپنے جہاد مجد کی قدرت کا جلوہ دیکھ آگے قدم بڑھا۔ اپنے وطن پہنچ کر اپنی آبائی بزرگی کا لطف لے۔

یہ مژدہ جالغزا سننے ہی بنیم انسان کا بال بال حرکت میں آجاتا ہے۔ اس کا پشمرودہ دل یکدم شگفتہ ہو جاتا ہے۔ اور کچھ نال کے بعد اس کے دل سے آواز نکلتی ہے۔ "لیکن کیا میں اپنی طاقت سے اندرونی آنکھ کھول سکتا ہوں؟ کیا میں اپنے بوتے سے آگے قدم بڑھا سکتا ہوں؟ کیا میں اپنی طاقت سے آنکھ ناک، کان بند کر سکتا ہوں؟"

تصوف کی طرف سے ان سوالوں کا جواب تو محض دو لفظی ہے یعنی "ہرگز نہیں" مگر کچھ اور بھی سنو۔ اور صبر سے سنو، اس میں تمہاری ہیبت و مضمر ہے اس کے سمجھ لینے سے تمہارے دل کے سب دوسوے دور ہو جائیں گے اور تمہاری سمجھ میں آجائے گا کہ آئندہ کیا کرنا چاہئے۔ اور اس پر عمل کرنے سے تم جاہلی اپنی حقیقت سے آشنا ہو کر وطن کی شاہراہ پر گامزن نظر آؤ گے۔ سو سنو:-

جب انسان دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا اپنے لئے کوئی بندوبست کر کے آتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ سب انتظام قدرت ہی کی طرف سے ہونے ہیں۔ ماں باپ کے دل میں بچہ کے لئے خواہش و محبت قدرت ہی پیدا کرتی ہے۔ بچہ کی پرورش کے لئے ماں کے خون کو دودھ میں تبدیل کرتی ہے۔ بچہ کے چلنے پھرنے، کھیلنے کو دسنے کے لئے زمین، سانس لینے کے لئے ہوا۔ دیکھنے بھالنے کے لئے روشنی کا بندوبست بھی قدرت ہی کرتی ہے۔ ماں باپ و فرشتے ہیں جو قدرت کی جانب سے اس عرض سے تعینات ہیں کہ بچہ کو پیدا کریں۔ پالیں، پڑھائیں اور انسان بنائیں یہ سب سہولتیں اور امدادیں پا کر ہی بچہ انسان بنتا ہے۔ اگر قدرت کی طرف سے ایسا مکمل انتظام نہ ہو۔ تو اول تو بچے اس دنیا میں قدم رکھنے ہی نہ پائیں اور اگر کوئی بچہ قدم رکھ بھی لے تو وہ جلد ہی بھوکا رہ کر یا کسی بیماری کے جراثیم کا شکار ہو کر یا کسی دزدانہ کا نالہ ہو کر طلب عدم کی دہلی کی کا سفر اختیار کرتے پر مجبور ہو۔ اور اگر بالفرض کوئی بچہ ان حوادث

سے زندہ رہے بھی جائے تو بلا قدرت کے سلاں روشنی، آگ، ہوا، پانی
مٹی، لکڑی، لوہے وغیرہ کو استعمال میں لائے زندگی کا کلیہ لطف
اٹھائے گا؟

واضح ہو۔ کہ اس جہنم قادر مطلق نے جیسے ارواح کے اس زمین
پر جسم انسانی اختیار کر لئے اور اس سے مستفید ہونے کے لئے اپنی قدرت
سے سب ضروری سامان ہیا فرمائے ہیں۔ ایسے ہی ان کے دوسرے
عالم میں رسائی اور انسانی جسم سے بہتر جسم حاصل کرنے کے لئے بھی
اسباب بہم پہنچائے ہیں۔ چونکہ اس دنیا میں مادہ کا قوی غلبہ ہے اس
لئے اس کی طرف سے انتظام ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً دنیا میں اس قسم کی
ارواح کی آمد ہو۔ جو معمولی ارواح کے مقابل میں بہت زیادہ روحانی ہوں
اور جن پر مادہ کا غلبہ نہ ہو سکے۔ ایسی ارواح دنیا میں تشہیف فرما ہو کر
انسانوں کی توجہ دینا کی بے ثباتی و بد چستی کی طرف مبذول کرانی میں مامور
انہیں درجاء علوی میں رسائی حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ جو لوگ
ان کے کام یا تلقین پر یقین لاتے ہیں۔ وہ انہیں جسم انسانی کے اندر
پوشیدہ قوتوں کے راز اور ان کے بیدار کرنے کی ترکیب بتلا کر مناسب
تربیت دیتی ہیں۔ اور جیسے ماں بچہ کو چٹائی بچا کر توجہ قائم کرنا اور ہاتھ پیر کر رکھنا
بیٹھنا اور چلنا پھرنا سکھاتی ہے۔ ایسے ہی وہ ان روحانی بچوں کو اپنی اخلاقی
مدد سے باطن میں توجہ قائم کرنا۔ چلنا اور چڑھنا سکھاتی ہیں۔ اور جیسے ماں
باپ بچے کو تربیت دیکر اسے ایک دن اپنا سا انسان بنالیتے ہیں۔ ایسے
ہی وہ اپنے روحانی بچوں کو ایک دن اپنی طرح ہر قسم کی قیدوں سے آزاد،
پوری طرح بیدار اور انی وطن میں واپسی کے قابل بنا کر روحانیت کی اعلیٰ
منزل پر پہنچاتی ہیں۔ یہی ارواح رشی، سادھ، سنت، مہاتما، فقیر،
اولیاء و رسول ناموں سے موسوم ہیں۔ یہ ارواح وہ فرشتے ہیں جو قدرت
کی جانب سے دنیا میں تقیم مستحق ارواح کی سنبھال کرنے، انہیں علوی
عالم میں پہنچانے اور ایک دن اصلی روحانی صورت رونما ہونے پر ذات
باری کے حضور میں بار بار کرانے کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔

اس زمانہ میں چونکہ علم و فن کا بہت زور ہے۔ اور ان کی مدد سے
انسان نے بہت سی قدرت کی طاقتوں آگ، بجلی وغیرہ کو قابو میں کر لیا
ہے۔ اس لئے ان کا گمان ہے کہ فقر اور اولیاء کی روحانی رسائی اور
علوی مقامات کی نسبت جو کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ سب لغو ہے۔ کیونکہ
وہ لوگ نہ تو اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ نہ علوم و فنون سے آشنا تھے۔ اس
کے نزدیک اگر طاقت ہے تو سائنس میں ہے۔ اگر تحصیل کے قابل کوئی
علم ہے تو سائنس ہے۔ اور لطف یہ کہ محترم پیشواؤں کے پیروؤں نے

کچھ خوش عقیدت اور کچھ ناہنجی سے ان کے متعلق ایسی احمیاد از عقل کہ متنب
مشہور کر رکھی ہیں جن کا نقص بکڑا لینا آجکل کے تعلیمیافتہ اصحاب کے
لئے ایک معمولی بات ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دن بدن پیشواؤں سے لوگوں
کا عقیدہ کم ہو رہا ہے۔ اور فقر و اولیاء اور علم روحانی دنیا میں بدنام ہیں
اس کے علاوہ خود غرضوں و سیاح دلوں نے بزرگوار دین کا ظاہری
لباس و رویہ اختیار کر کے ایسا طوفان بد تمیزی ہوا کر رکھا ہے کہ بچے
پر رارحمہ (مذہب) کے عاشقوں کے لئے قتل مالک کا نام تک زبان
نے کالنا دشوار ہو رہا ہے۔ نیز اکثر لوگ دیگر ممالک کے علماء کی ایسی
تصانیف پڑھ کر جن میں دراصل دین عیسوی کی بگڑی ہوئی تعلیم پر
حرف گیری کی گئی ہے۔ مذہب اور خدا ہی سے منفرد ہے ہیں۔ انہیں
یہ خیال نہیں آتا کہ ان علماء کا اعتراض مذہب کے متعلق اس خاص تعلیم کی
تباہی ہے۔ جو انہوں نے اپنے ملک میں پادری صاحبان کے توسط سے
حاصل کی۔ اور یہ کہ پادریوں کی غلط سلط باتوں کے لئے حضرت مسیح و خدا
کو ذمہ دار گردانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ اس لئے تصوف
ہر شوقین تملاشی کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ وہ بزرگان دین کی سوانح پوچھیں
اور او اعطال مذہب کے ظاہری لباس کو زیادہ اہمیت نہ دیں بلکہ اپنی
توجہ پیشواؤں کی ذاتی تلقین اور ان کی رفتار و گفتار کی جانب رکھیں
ہر مذہب میں دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ (۱) ضروری (۲) غیر ضروری
ضروری باتوں کی نسبت جملہ بزرگان دین کی تلقین یکساں ہے یعنی
سب ہی ان باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ البتہ غیر ضروری باتوں کی
نسبت ان کی تلقینات میں اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کا ہونا
ایک قدر قدرتی امر ہے۔ وجہ یہ کہ ہر ایک بزرگ اپنے وقت میں کچھ ایسی
باتیں رائج کرتا ہے۔ جو زمانہ اور ملک کی ضروریات سے متعلق ہوتی ہیں۔
اور ان کا مذہب یعنی روحانی تلقین سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا
مثلاً روزہ کا رکھنا تندرستی نیز ذکر و فکر کے وقت طبیعت کی مزاج دینی کے
لئے ایک نہایت مفید عمل ہے۔ اہل عرب پیغمبر صاحب کی تعلیم
کے زیر اثر روزہ کے بہت پابند ہیں۔ اور چونکہ وہاں کھجور کا پھل عام ہوتا
ہے۔ اس لئے اس ملک میں روزہ افطار کرنے کے لئے خشک کھجور
کا استعمال مروج ہوا۔ لیکن اگر کسی ایسے ملک کے باشندے جہاں
کھجور دستیاب نہیں ہوتی اس بات پر زور دیں کہ روزہ رکھنا تب ہی درست
ہوگا جب اس کے افطار کے لئے خشک کھجور استعمال کی جائیں۔ گو یہ
مذہب کی ایک غیر ضروری بات کو غیر ضروری اہمیت دینا ہے۔ اس
لئے ہر تملاشی کو چاہئے۔ کہ ضروری و غیر ضروری باتوں میں تمیز کرے۔

درد کی تعلیم سے بہرہ اندوز فرمائیں تو دل و جان سے اسے قبول کرے اور اس کی برکات سے مستفیض ہو۔ اس کی برکت سے دن بدن اسے اندرونی صفائی ہوتی جائے گی۔ اور وقتاً فوقتاً رہنما کی اصلی روحانیت و فضل و کرم کے اندرونی تجربات حاصل ہو کر اسے مذہب کی دشوار گزار گھاٹیوں پر چڑھنے کی ہمت آجائے گی۔ اور کچھ عرصہ بعد ہر قسم کے وسوسے و فکر و غمٹ کر اسے دنیا سے بے نیازی ہو جائیگی اور بچے عشق الہی کا سرور دل میں پھابائے گا۔ رہنما کے قدموں میں سجدی محبت پیدا ہو کر ہر قسم کے دنیوی تعلقات سے نجات اور ذات باری سے زیادہ سے زیادہ نزدیکی حاصل ہوتی جائے گی۔ اور ایک دن نیکی کا کر اسے اپنی ذات اور رہنما کی ذات اور کل مالک کی ذات ایک نظر آئیں گی۔ اور یہ وہ دن ہوگا جب اسے رہنما کی اصلی پولوری پہچان آئے گی۔ سوامی رائے دھروپ صاحب جی حوالہ پیشوائے اعظم رادھا سوامی مت)

سرت شب دیوگ

رادھا سوامی مت میں جو عملی شکل رائج ہے ”سرت شب دیوگ“ کے نام سے موسوم ہے۔ آوازیں دو نوع کی بتلائی جاتی ہیں۔ آہستہ، آناہستہ۔ آہستہ آوازیں وہ ہیں جو آگاہات یعنی دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور آناہستہ وہ ہیں جو از خود یعنی بغیر آگاہات پیدا ہوتی ہیں۔ آناہستہ آوازیں میں تو جھوٹ نے ہی کو سرت شب دیوگ“ (شغل سلطان الاذکار) کہتے ہیں۔

ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ ہر قوت کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ پوشیدہ و ظاہر، جب کوئی طاقت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تو انسان کو اس کا کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ وہ غیر متشکل و لاموسوم رہتی ہے جب وہ کارکن ہوتی ہے تب ہی انسان کو اس کا علم ہوتا ہے۔ اور جب کوئی طاقت کارکن ہوتی ہے اس کا پھیلاؤ و دھار کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ یعنی اس کی دھاریں چاروں طرف پھیل کر اپنا دائرہ بناتی ہیں اور ایسی ہر دھار کے ساتھ ایک آوازیں دھار رواں رہتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ جہاں کوئی طاقت کارکن ہے۔ وہاں آوازیں و سن بھی موجود رہتی ہے۔ دیکھئے آفتاب کی شعاعوں کے ذریعہ جو قوت شمسی کرہ ہوا میں بکھر کر وئے زمین پر اترتی ہے اس سے بھی دھن پیدا ہوتی ہے۔ مگر ہمارے کان یہ طیف آواز سننے سے قاصر ہیں۔ مگر یہ آواز ہوتی ضرور ہے۔ واضح ہو کہ نہ صرف قوت ساحل بلکہ ہمارے نام حواس کی پہنچ کا دائرہ محدود ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے پانی کے ایک

اندازہ بزرگانِ دین کی اپنے کلام میں فرمائی ہوئی ضروری باتوں پر غور کرے ان کی احادیث کی تعلیم کی نسبت رائے قائم کرے۔

متلاشی کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ وہ کسی رہنما کی پہچان کیوں کر کرے۔ دنیا میں ہزاروں گندم نا جو فروش فقیر و دیو کی کہلاتے ہیں۔ اور سادہ لوحوں کو اپنے دام میں بھنسا کر پریشان کرتے ہیں۔ متلاشی بچے و جھوٹے رہنماؤں میں نمیز کو بھڑکائے؟ لیکن اس مشکل کا حل اتنا دشوار نہیں ہے۔ جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ متلاشی یا در کئے کہ ریاکار رہنما ہمیشہ حریص دنیا ہوتا ہے۔ وہ رہنما کا سوا لگ کسی بڑی غرض کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور سچا رہنما ہمیشہ کل مالک کے عشق میں محو اور دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔ اور رہنما کے فرائض محض اپنے محبوب کی خدمت کے طور پر ادا کرتا ہے۔ اس لئے اگر متلاشی اپنے مقصد یعنی تلاشِ حق پر جہاد کرے گا۔ تو اس کی صحبت چند ہی دنوں میں ریاکار رہنما کے لئے وبالِ جان ہو جائے گی۔ برخلاف اس کے سچا رہنما اس کے عشق و درد کی زیادہ سے زیادہ قدر کرے گا۔

متلاشی کو اتنا اور خیال رکھنا چاہئے کہ رہنما کی تلاش کے سلسلہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ کیونکہ بسا اوقات فقر و اولیاء اپنی روش میں دو ایک باتیں ایسی رکھ لیتے ہیں جسے دیکھ کر دنیا دار گھبرا جائیں اور ان کی صحبت سے دور رہیں۔ متلاشی کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ جہاں کہیں رہنما کی موجودگی کی اطلاع ملے۔ نہایت شوق و جذبات سے اسے دل کا پیالہ دنیاوی خواہشات کی آلائش سے پاک کر کے حاضر ہو۔ اور ہفتہ عشرہ ان کی صحبت میں رہ کر دیکھے کہ اس کے پیالہ میں کیا چیز داخل ہوئی ہے۔ اگر ان کی صحبت کے اثر کا نتیجہ دنیا سے نفرت اور کل مالک کے دیدار کی تڑپ میں ترقی ہو تو یقین لائے کہ کسی صاحب کمال سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور اگر نتیجہ برعکس ہو تو دامن جھار کر اپنے گھر واپس جائے۔

شروع میں متلاشی کے لئے یہ پہچانیں کافی ہیں۔ رہنما کی اصلی و پوری پہچان رفتہ ہی رفتہ آتی ہے۔ کیونکہ جیسے کسی ماہر علم کی قابلیت کا اندازہ لگانے کے لئے اپنے اندر اس علم کی کسی قدر ماہیت لازمی ہے۔ ایسے ہی فقر و اولیاء کی اعلیٰ روحانیت کا اندازہ لگانے کے لئے بھی اپنے اندر کسی قدر روحانی بیداری لازمی ہے۔ ابتدائی آزمائش کے بعد متلاشی کو چاہئے کہ ایک سعادتمند فرزند کی طرح ان کی خدمت میں لگ جائے۔ اور گوشِ ہوش سے ان کے کلام سے ماہ وقت نکال کر ان پر غور کرے۔ اور جب وہ مہربان ہو کر اسمِ اعظم کے

قطرہ کو صاف و شفاف دیکھتے ہیں۔ لیکن جب اس کا خوردبین سے لسمان کرتے ہیں تو اس کے اندر صد ہا جزائیم متحرک پاتے ہیں۔ یعنی ہمارے جسم میں مقیم قوت روحانی کی دھاروں سے متعدد وضعیں پیدا ہوتی ہیں۔ جنہیں ہمارے کان سننے سے قاصر ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص شغل کر کے اپنی لطیف روحانی قوت سامعہ بیدار کرے تو اس کے ذریعہ اسے ضرور لطیف و روحانی آوازوں کا تجربہ حاصل ہوگا۔ اسی اصول کے مطابق مشرب سلطان الاذکار کا پیروان روحانی قوتوں کو بیدار کر کے گوشش کرتا ہے۔ جب کسی شغل کو یہ آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں۔ تو اس کے اندر نمایاں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک قانون قدرت ہے۔ کہ ہر آواز اپنے مخزن کا اثر لئے رہتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ کسی عورت کی چیخ بیکار سن کر میں فوراً محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ بیٹے کی موت بریاں کی گریہ و زاری سننے ہی ہم سمجھ جاتے ہیں کہ اس کے دل پر کوئی صدمہ عظیم پہنچا ہے۔ اسی طرح وہ لطیف روحانی آوازیں جو شائسل سلطان الاذکار کو باطن میں سنائی دیتی ہیں۔ اپنے پیدائشی مقامات کے اوصاف کا اثر لئے ہوتی ہیں۔ لہذا ان آوازوں کے ساتھ تعلق ہوتے ہی شائسل کے اندر ان آوازوں کے پیدائشی مقامات کے اوصاف کا اثر سرایت کر جاتا ہے۔ اور اسے یک نخت ایک عجیب قسم کا سکون و صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ اور کچھ صمد گزرنے پر طری اصوات کے زیر اثر اس کے روحانی حواس بیدار ہونے پر اسے روحانی کائنات نظر آنے لگتی ہے۔ جس سے اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

جارجم انسانی بظاہر محض پوست و گوشت و استخوان کا بلندہ ہے۔ مگر صانع حقیقی نے اس کے اندر مختلف الانواع علوی قوی رکھی ہیں۔ جسم کے ان مقامات کو جہاں ان باطنی قوتوں کے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ چکر، کنول اور پدم کہتے ہیں۔ جو اصحاب علم باعمل کی اصطلاح سے آشنائیں ان الفاظ کا معہوم بخوبی سمجھتے ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ حالت بیداری انسان کی سمجھنے بوجھنے دیکھنے سننے وغیرہ کی جملہ حرکات اس کے دماغ میں واقع مختلف مرکوزوں کے کارکن ہونے پر ہی بن پڑتی ہیں۔ ان مرکوزوں میں تو صرف اسی قسم کی حرکتیں ظاہر کرنے کی قابلیت ہے۔ مگر پدموں اور کنولوں کی قابلیت اعلیٰ سے اعلیٰ ہے۔ حتیٰ کہ ایک کنول ایسا ہے۔ جس کے کارکن ہونے پر انسان کو خدا کا ایسے ہی دوبدو دیدار ہوتا ہے۔

جیسے ان مادی آنکھوں کے بیدار ہونے پر مادی عالم کے آفتاب کا ہوتا ہے۔ اور ایک کنول ایسا ہے جس کے بیدار ہونے پر شائسل کو اعلیٰ روحانی یعنی مادی حدود سے بلا بلے لوٹ، لطیف جوہر کا تجربہ ہوتا ہے۔ اور یہ امر مسلم

ہے کہ ان کنولوں میں اعلیٰ ترین کنول یا پدم کا رکن ہونے پر انسان کو سچے کل مالک کا بے غلاف دیدار ہو سکتا ہے۔ لہذا رادھا سوامی مت میں جو اشتغال بتاتے جلتے ہیں ان کا مقصد یہی ہے۔ کہ شائسل کی روح درجہ بدرجہ اندرون باطن چڑھ کر ان پوشیدہ چکروں کنولوں اور پدموں کو بیدار کر کے انسانی قالب کا پورے سے پورا فائدہ اٹھائے اور لطیف و روحانی عوالم کی حلقہ کا تجربہ حاصل کرتی ہوئی بالآخر سچے کل مالک کے دیدار سے شرف اندوز ہو۔

یہ نگھنے کی ضرورت نہیں ز شغل سلطان الاذکار کا عمل ایسا آسان نہیں۔ جیسا کہ مضمون ہذا سے ظاہر ہونے کا امکان ہے۔ نفس تیارہ کا تحریک و ناپاکی اس شغل کی کمائی میں بھی ویسے ہی مزاحم ہیں جیسے کہ دوسرے مختلف اشتغال میں۔ مگر شائسل کی امداد کے لئے اس ضمن میں ایک خاص انتظام ہے یعنی رادھا سوامی مت کے پیرو کو دو ایسی جگتیاں (طریق عمل) سکھائی جاتی ہیں جن کے ذریعہ وہ ان غفلوں سے بہت کچھ نجات پاسکتا ہے۔ یہ ذکر و فکر کے عمل ہیں۔ ذکر کا مقصد اپنے باطن میں ایک خاص اسم اعظم کا ورد ہے۔ اور فکر کا باطن میں روحانی شکل کا تصور۔

شائسل کو یہ بھی یقین کی جاتی ہے۔ کہ اپنے خوردنوش اور بطن میں میانہ روی کا لحاظ رکھے۔ مسکرات اور گوشت وغیرہ اشتیاء سے طعنا پرہیز کرے اور محتاط رہے کہ جو غذا استعمال میں آئے تخی و حلال کی کمائی سے حاصل کی ہوئی ہو۔ اور صاف ستھری ہو۔ اور مقدار میں نہ بہت زیادہ ہونے لگے کہ دن بھر کھانے کی چیزوں کے خواب آتے رہیں۔ اور جسم کمزور ہو جائے۔ علاوہ بریں اسے دینی و عہد ضروری امور سے بھی کنارہ کش رہنا ہوگا۔ اور مذہب و صحبت سے تو اسے سخت گریز کرنا ہوگا۔ مناسب ہے کہ مو متعلقہ زندگی سے فارتع ہونے پر جو وقت تھے اسے یا تو اندرونی شغل کی کمائی میں لگائے۔ یا تفرار و عاشقان مولیٰ کی صحبت یا اولیاء کی مقدس تصانیف کے مطالعہ میں صرف کرے۔ تاکہ نفس کو ناپاک و متحرک ہونے کا کم از کم موقع ملے۔

ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے سے سالک کا کام پل نکلتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ نئی روحانی طاقت حاصل ہونے پر اس کی جملہ مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دن اس کی روح آواز کی ڈور پکڑ کر پیٹھ پر صائد کو عہد روحانی ہے۔ اور سچے کل مالک رادھا سوامی دیال کے قد مول میں راحت پذیری سے بخلیہ ہوتی ہے۔ (آئندہ سروپ)

صاحب جی جبار ارج کی کھسی ہوئی کتا میں مطالعہ کرنے ملے زندگی اور روحانیت کا لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ دیال باغ آگرہ کے پتر پریس گی۔

رادھاسوامی ممت

محترم بھائی صاحب جی ہمارا ج کے دست مبارک سے لکھے ہوئے یہ مضامین ایسے وقت وصول ہوئے۔ کہ جنہری مکمل ہو چکی تھی۔ اور عہدہ نہ رہی تھی اس لئے ہندو مذہب کی معلومات کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین کا لکھا ہوا خارج کیا گیا۔ کیونکہ میں صاحب جی کے مضامین کو زیادہ مفید خیال کرتا ہوں زندگی ہے تو وہ مضامین آئندہ سال کی جنہری میں آجائیں گے۔

تعارف صاحب جی ہمارا ج ہندوؤں کے ایک صوفی مشرب فرقہ کے پیشوا ہیں۔ جن کی نسبت آریہ سماجی وغیرہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ رادھاسوامی مذہب خدا کا انکار کرتا ہے۔ یا اپنے گرد کو خدا کہتا ہے۔ مگر ان مضامین سے جو فرقہ مذکور کے گردے خود لکھے ہیں ان غلط باتوں کی تردید ہو جائیگی۔ صاحب جی ہمارا ج نے اگرہ کے قریب ایک اجاڑ جنگل میں اپنے مریدوں کی ایک نوآبادی قائم کی ہے۔ جہاں کئی ہزار عورت مرد رہتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ عمارت بن گئی ہیں۔ جن کو ہندوؤں کی پہلی اور تاریک عمارات سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ وہ بہت صاف ہوا دار اور روشن ہیں۔ صاحب جی نے ہر قسم کی معصوعات کے بڑے بڑے کارخانے قائم کئے ہیں۔ اور کئی کالج اور بہت سے اسکول جاری کئے ہیں جو سب اس مقام پر ہیں جس کو دیال بانگ کہتے ہیں۔ اور جہاں دانشورائے لیکچرر درجہ کے محکام اور ہر مذہب و ملت کے عام خاص اشخاص آتے رہتے ہیں۔ میں سوامی جی کو بھائی کہتا ہوں۔ کیونکہ وہ اصلی معنوں میں بھائی معصوم ہوئے ہیں۔ اور بھائیوں جیسا بڑا بھائی تھے ہیں (حسن نظامی)

خدا کے برحق اور وصل حق

۲۶۶

”خدا ہے“ یہ یقین اس روح سے انسان کے دل میں جاگزیں ہے۔ اور یہ عقیدہ ایسا قدیم و عالمگیر ہے۔ کہ ہمیں خواہ مخواہ اس فاضل فلسفی کی داد دینی پڑتی ہے۔ جس نے انسان کی تعریف قائم کرتے ہوئے اسے اول اول ”مشتاخی حق“ مفلوک قرار دیا۔ ہر چند یہ صحیح ہے کہ سب انسان خدا کی نسبت یکساں خیال نہیں رکھتے۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک اعلیٰ و بالاترین پوشیدہ قوت یا معلوم کبریٰ کی عنصر کی موجودگی کے متعلق اعلیٰ و ادنیٰ ہر طبقہ کے انسان متفق الراء ہیں۔ کیا روشن دماغ سائنس دان و فاضل فلسفی جنہیں انگلستان کی رائل سوسائٹی کے سے نامی ادارات میں داخل ہے۔ اور جن کی زندگی کا بیشتر حصہ دقیق تحقیق سائنس کی چھان بین ہی میں صرف ہوتا ہے۔ اور کیا جنوبی افریقہ کے وہ پست قحط بادیر نشین جو ایسے تنگ و تاریک جنگلوں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ جہاں زلفہ حال کی تہذیب کی شعاع اب تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ اور جو اپنی زندگی کا ۹۹ حصہ محض شکم پرستی کے متعلق و ہندوؤں میں صرف کرتے ہیں۔ سب کی زندگی میں ایسے لمحے آتے ہیں جب ان کا دل اس بالاترین پوشیدہ قوت کے جلال کے سامنے سرسبز و چونکے کی آرزو کرتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ ان جنگلیوں کو ذات باری کی ان صفات کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔ جو ہندو مذاہب و

نے قرار دی ہیں۔ لیکن اس امر کا انھیں احساس ضرور ہے۔ کہ ان کی زندگی، آسائش اور خوش اور پوشش کا انتظام کسی عیبی قوت کے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ ہم لوگ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ جو زوفا و تخانیات سے معمور ہے۔ اس لئے ہمیں موقع ہے۔ کہ اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کے (جو ہم جیسے خوش نصیب نہیں ہیں) خیالات کا مذاق اڑائیں۔ مگر بہر کیف ہمیں تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ بھائیوں کے سادہ دلوں میں طلب حق ای پائانہ میں مضمر ہے۔ جیسی کہ ہمارے دلوں میں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر چند انسان کو مخلوقات میں نہایت بلند رتبہ حاصل ہے۔ لیکن تاہم اس کے اندر فطرت حیوانی غالب ہے۔ اس لئے جب کبھی کسی وجہ سے اس کی فطرت حیوانی کی کارروائیاں سدو دیا کمزور ہو جاتی ہیں۔ تو اس کی روحانی فطرت زور دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناہنڈ افراد جن کی زندگی کا بیشتر حصہ شکم پروری کے متعلق کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ نیز ہنڈ اصحاب جن کے ضمیمہ عقیدہ دنیاوی خواہشات سے گرا ہوا رہتے ہیں۔ موجود برحق کی جانب اسی وقت مخاطب ہوتے ہیں۔ جب کسی جسمانی تکلیف خوف، مسرت یا کسی دوسری وجہ سے ان کے نفس کی آزاد و حرکت یک گونہ ساکن ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سالکین و شاعرین روحانی غفل کے ذریعہ اپنے نفس و جو اس کو پورے طور سے حالت سکون میں لا کر علی التواتر خدا کا تصور کر سکتے ہیں۔

سطور بالا قلمبند کرتے وقت ہم اس امر واقع کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ دنیا میں ہمیشہ ہزاروں ایسے انسان موجود رہے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ جو خدا کی ہستی کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ اس مختصر تحریر میں یہ ناممکنات سے ہے۔ کہ ان کی بے اعتقادی کے وجہ کی چھان بین کی جاسکے۔ یا ان کے خیالات کے اوصاف و نقائص کا بیان ہو سکے۔ مگر اس قدر ضرور گوش گزار کیا جاسکتا ہے۔ کہ زیادہ تر اصحاب کے خدا کی ہستی سے انکار کا باعث یہ ہے۔ کہ وہ خدا کو اس صورت و ڈھنگ سے دیکھنے و محسوس کر نیسے تھیں۔ جس صورت و ڈھنگ سے وہ نبوی اشیا کو جن کی ہستی کے وہ قائل ہیں دیکھنے و محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یہ پوزیشن اختیار کرنے پر وہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں فقط انہی اشیا کا وجود قائم ہے جن کا ظاہری جو اس جسم سے احساس ہو سکتا ہے۔ یا یہ کہ قدرت کی تمام اشیا کا ظاہری جو اس سے احساس کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ فراموش کر بیٹھے ہیں کہ ظاہری جو اس جسم کی پانچ محض مملو ہے۔ اور ہر حس کا دائرہ مقرر و فعل مخصوص ہے۔ انہیں یہ علم نہیں کہ ان کے وجود کے اندر کچھ اور بھی پوشیدہ قوتیں ہیں۔ جو انی الحال خفہ ہیں۔ مگر جو اس جسم کی قوتوں کے مقابل میں کہیں افضل ہیں۔ ایسے اصحاب کا علم جو اس جسم کے تجربات اور ان کی بنیاد پر قائم اور لاکھ عقلی برہوتوں پر رہتا ہے۔ اور علم باطن یا کشیف روحانی سے وہ قطعی بے بہرہ ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ علم و تجربہ کا محض جزوی استعمال کرتے ہیں۔

راوہا سوامی مت سکھاتا ہے۔ کہ انسان کے لئے خدا کے برحق کا دیدار ویسا ہی ممکن ہے۔ جیسا کسی آنکھ دالے کے لئے سورج کا جلوہ دیکھ لینا۔ مگر اس کے لئے اول یہیں آئیں چشم باطن کا پتہ لگانا ہوگا۔ جس کے ذریعہ خدا کا دیدار ہو سکتا ہے۔ اور پھر اسے بیدار کر کے ان فرائض شفاعوں کے ساتھ وابستہ کرنا ہوگا۔ جو کل موجودات کی جان ہیں۔ عام لوگ اس حس کا ذکر تو کرتے ہیں۔ اور اسے چشم باطن۔ نقطہ سویدا و چشم تجریر وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر محدود و محدود ہے ایسے میں جو منعم حقیقی کے اس افضل ترین عطیہ کے استعمال سے باخبر ہیں۔ یا اس کی قدر کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی سفلی باطنی حرکات ایسی زور آور ہیں۔ کہ بہتوں کو وہ ابتدائی شغل تک ناممکن العمل معلوم ہوتا ہے۔ جو انسان کی روحانی طاقت کو سلب ہونے سے محفوظ رکھ کر اسے دیدار حق کے اہل بنانے کے لئے ضروری ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح سورج کی فشر شعاعیں آنکشی شیشہ کے وسطی نقطہ پر مجتمع ہو کہ نہ زور ہو جاتی ہیں ایسے ہی روحانی اشغال کے عمل سے جسم انسانی میں رواں روحانیت کی معمولی

لہروں کا اندرونی مرکز پر اجتماع ہونے سے وہ بغایت زور آور ہو جاتی ہیں۔ اور جب شغل مرکز مخصوص پر کافی مقدار میں یکسوئی تو جو حاصل کرنے کا اہل ہو جاتا ہے تو اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کے اندر تحصیل علم کی ایک نئی قوت بیدار ہو رہی ہے۔ بعدہ اس نئی قوت کے ذریعہ اسے ایسے اندرونی احساسات ہوتے ہیں۔ کہ اس کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ شغل کامیابی کے ساتھ رہا ہے۔ اور محبت پیدا ہوئی ہے۔ کہ نئے روحانی مقام یا مرکزی طرف قدم بڑھائے۔ ہر نئے مرکز کے بیدار ہونے پر اس کے اندر ایک نئی قوت ادراک نمودار ہوتی ہے۔ جو پہلے مرکزی قوت ادراک سے قطعی مختلف و افضل ہوتی ہے۔ اور یہ تجربہ حاصل ہونے پر وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ نئی منزل پر رسائی افضل تر و بیشتر حسانی شخصیت کی بیداری کا موجب ہو رہی ہے۔ بالآخر ایک دن یہ نوبت آجاتی ہے۔ کہ اس کے اندر وہ روحانی مرکز بیدار ہو جاتا ہے جس کے ذریعہ دیدار حق ممکن ہے۔

سطور بالا میں مذکور ہوا۔ کہ ہمارے ہر حس کے ذریعہ ایک مخصوص کام ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہر حس میں پانچ آفتاب عناصر میں سے ہر خمسہ عناصر کی لطیف اشکال ہیں۔ ایک اتم عناصر مقیم ہے۔ اس لئے ہر حس اپنی اتم عناصر کے اندر ہونے والی حرکت ہی کو محسوس کرنے یا اس کے مطابق کام کرنے پر قادر ہوتی ہے۔ مثلاً آنکھ میں آتش یا نور کی اتم عناصر رکھی ہے۔ اس لئے ہم آنکھوں کے ذریعہ صرف روشنی یا اشکال ہی کو دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اس مرکز میں جس کے ذریعہ دیدار حق حاصل ہوتا ہے روح کا نہایت لطیف شکل عنصر مقیم ہے۔ اور اس مرکز کے بیدار ہوجانے پر جب اس کا کل روحانیت کے مخزن خداوند تعالیٰ سے رونا ہونے والی کسی روحانی لہر کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تو فی الفور اس مرکز میں حرکت پیدا ہو کر ذات حق کا اسی طرح دیدار ہو جاتا ہے جس طرح ظاہری آنکھوں کی معرفت آفتاب کی شعاعوں کے ذریعہ آفتاب کا دیدار ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تحقیقات سے واضح ہوگا۔ کہ دیدار حق کے لئے دو باتوں کا عمل میں لانا اشد ضروری ہے۔

(۱) نفس اسامہ کو رام کرنا۔ (۲) باطنی خفہ اعلیٰ قوتوں کو بیدار کرنا۔ اور یہ بھی صاف ہو جاتا ہے کہ مذکورہ بالا روحانی شغل پر عمل پیرا ہونے بغیر خدا کے وجود سے منکر ہونا ویسا ہی نامناسب ہے۔ جیسا آنکھوں کا استعمال کئے بغیر آفتاب کی ہستی سے انکاری ہونا۔

سوامی (آئندہ سروپ) صاحب جی ہاراج

ترجمہ وصیت نامہ اورنگ زیب عالمگیر

”اللہ کے لئے سب تعریف ہے اور اُس کے مقبول بندوں پر سلام پہلی وصیت“ یہ ہے کہ اس گنہگار غریب معاصی کو تربت مقدسہ مطہرہ چشتیہ سلام اللہ علیہ کے قریب وطن کریں اسلئے کہ گناہ کے دریازں میں ڈوبے ہوئے کو سوائے اس درگاہ غفران پناہ کے ایجا کرنے کا کوئی ٹھکانا نہیں اور سعادت عظمیٰ کو فرزند ارجمند بادشاہ عایجاہ حاصل کر سکتے ہیں

دوسری وصیت | یہ ہے کہ مبلغ چودہ روپیہ بارہ آنے جو ٹوپوں کی سلاخی کے عالیہ بیہم حملہ دار کے پاس جمع ہیں وہ اُن سے لیکر بھلے جا رہے کہن میں صحت کریں اور جو بیخ بن سو روپے تزان شریف کی نگہانی کے میں وہ تعالٰی کے بن صرف خاص میں محتاجوں کو دیں اسلئے کہ کلام مجید کی نگہانی میں حرمت کا طے سے میرے لفظ ضروری ہیں یہ روپیہ صرف نگرانی تیسری وصیت | یہ ہے کہ اگر اور صرف کی ضرورت ہو تو بادشاہ عایجاہ کے وکیل سے لیں کیونکہ اولاد میں یہی وارث قریب ہیں۔ حلت و حرمت انکے ذمہ ہے مجھ پچارہ سے باز پرس نہیں کہ مردہ بدست زندہ۔

چوتھی وصیت | یہ ہے کہ اس سرکشہ بینا بن گمراہی کو نگے سر دفن کریں کہ گنہگار تباہ روزگار کو بادشاہ عظیم الشان کے دوبرنگے سر لے جانے سے نظر رحمت زیادہ ہوگی۔

پانچویں وصیت | یہ ہے کہ میرے تابوت پر نکاحا حب و گری کہتے ہیں اسکی چادر (علائق) ڈالیں اور امیروں کی برعمتوں (بڑی رسوں) سے پرہیز کریں۔

چھٹی وصیت | یہ ہے کہ والی ملک کو چاہئے کہ بے سرو پا غارتخاؤں سے جو اس گنہگار بے حیا کے ساتھ جنگل اور بیابانوں میں رہتے ہیں مہربانی کریں۔ اور بظاہر اُن سے کوئی قصور نہ ہو جائے تو اُن پر عفو و احسان کریں۔

ساتویں وصیت | یہ ہے کہ ایرانی سے بہتر کوئی متصدی نہیں ہے کہدش آشیان کے زمانہ سے اسوقت تک ان میں سے کوئی لڑائی سے نہیں بھاگا، بلکہ استقلال سے ثابت قدم رہے اور علاوہ اسکے کبھی خود سری اور تکبر حرامی نہ ہو۔ نہیں کی۔ مگر یہ لوگ آرام طلب بہت ہیں ان سے نباہ مشکل ہے۔ بہر حال اُن سے موافقت کرنی چاہیے۔ آٹھویں وصیت | یہ ہے کہ سادات عظام سے بموجب آیت شریف قل لا آسفکم علیہ اَجْرًا اَلَا الْمَوْذٰی فِی الْقَمْرِ ہن

پر عمل کر کے ان کی تعظیم اور رعایت میں کمی نہ کریں۔ کیونکہ انکی محبت اجر نبوت ہے۔ بہرگز انہیں کمی نہ کرنی چاہئے کہ دنیا و آخرت میں سکا نتیجہ اچھا ہے۔ مگر اس امر کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ خاہری مرتبہ ان کا بہت بڑا یا نہ جائے کہ شریک غالب اور ملک کے طالب ہیں اگر اس کے خلاف کیا جائیگا تو نہ امت ہوا اور پھر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

نویں وصیت | یہ ہے تو مہر شہنشاہ شریفوں کے ساتھ بہت نرمی مہربانی سلوک اور احسان چھپا کر (بوسیدہ طور پر) کرنا چاہئے اور بجز بڑی بڑی خطاؤں کے جن کا بدلہ لینا (بد رجنہ مجبوری) ضروری ہے اور کسی بات سے اُن کے دلوں کو آزدہ نہ کرنا چاہئے اسلئے کہ میں نے اس قوم کو بہت آزمایا ہے ان میں سے ہر شخص محبت و وفاداری میں کامل سچا اور استباد ثابت ہوا ہے۔ گویا مقولہ اَلْاِنْسَانُ عِبْدٌ لِّاَحْسَنَاتِ (یعنی آدمی احسان کے بند ہے) کے تصدیق میں ہی لوگ ہیں۔ ان لوگوں کو عفو کی جزا سزا دینے سے زیادہ مستحب کرنا اور بہتر ہے اور ان کی خطا پر مواخذہ کرنا خطا کرنا ہے۔

دسویں وصیت | یہ ہے کہ والی ملک کو چاہئے کہ جہان تک ہو سکے چلتا پھرتا (یعنی ملک کا دورہ کرتا رہے) ایک جگہ بیٹھ رہنے سے جو ظاہر میں آرام کی صورت معلوم ہوتی ہے اور حقیقت میں ہزاروں رنج و مصیبت کا سامنا ہے پر ہیز کرے۔

گیارہویں وصیت | یہ ہے کہ فرزندوں پر ہرگز بھروسہ نہ کریں اور ان کے ساتھ مصاحبوں کی طرح ہرگز نہ کرنا کہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت دارالشلوہ کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرے تو یہ خرابی واقع نہ ہوتی۔ بارہویں وصیت | یہ ہے کہ والی ملک کو چاہئے کہ اپنے خاص

موسلوں مقرروں اور قدیمی ملازموں کے ساتھ بہت نرمی اور مہربانی کیا کریں اور بلا ضرورت سختی ان کے دلوں کو سیاست سے نہ تانیں ان کا خوش رکھنا بہت کام آتا ہے اور انکی ناخوشی کسی وقت باعث مضرت ہو جاتی ہے۔

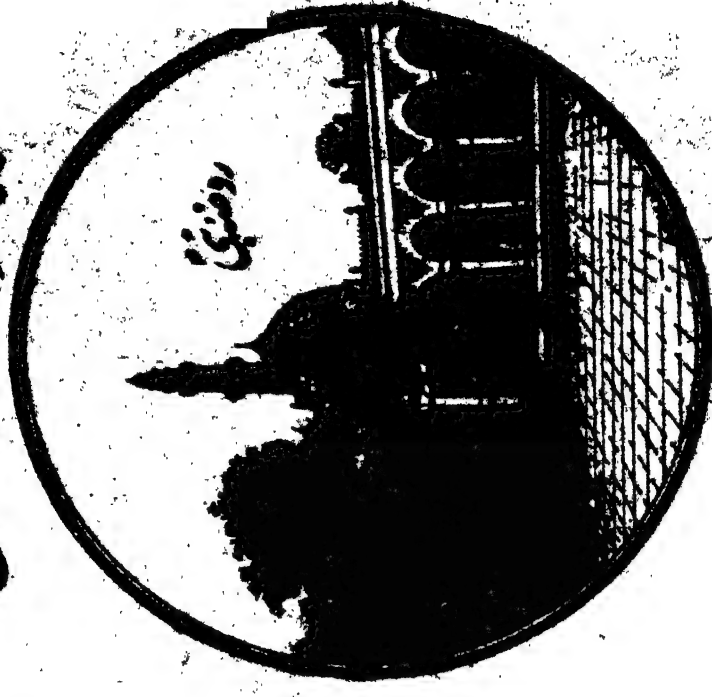
برکت کے لئے بارہ اماموں کے نام پر ان بارہ وصیتوں کا فاتحہ کیا گیا۔

حکومت اورنگ زیب کی پہلی تاریخ

نشتہ عالی جناب ذاب میرزا یار جنگ بہادر چھپا جسٹس الی گورٹ حیدر آباد وکن۔ اس کتاب میں جس رواداری اور مہولیت کے ساتھ اورنگ زیب کی حکومت کی تاریخ لکھی گئی ہے اس کی نظیر کسی کتاب میں نہیں ملے گی۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲) رپہ و فترچین آر دو بک ڈپو۔ وھلی

سیرت نبوی

عورتوں اور بچوں کے لیے



کتابت خدیجہ حسن بنظافت دہلوی

فہرست از محمد حسن دہلوی لاہور

چھٹی ہونی حرارت کا نفاذ ہے

طبیعت ذرا بھی کمزور ہو تو حرارت مستحکم کرنے کا آد

یعنی تھرماسٹر لگا کر دیکھ لیں کیجئے

لے لیں بل کا تھرماسٹر

سب اپنی تصویریں سے لیا ۱۰۰ پرانا تھا تو اس وقت تھرماسٹر

جو کبھی دھوکا نہیں دیتا اور کبھی حرارت ظاہر نہیں بتاتا

صرف آدھونٹ یعنی ۳۰ سینکڑے دکھاتا ہے

انگلستان کی گورنمنٹ میں فرنگل لیبوریٹری نے اس کا

تقصیراتی کی ہے

کہ اسے ایسے بنی کا تھرماسٹر بنایا ہے جس سے اس کا سلسلہ کے

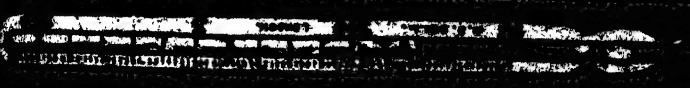
معاقیق کو دیکھا ہے۔ یہ سن کر تو تھرماسٹر کو دیکھ کر دہشت زدہ ہونے کے لئے نہیں جاتا

ہر انگریزی ہائیڈروکس سے دستاویز ہو سکتا ہے یا اس سے مستحکم ہو سکتا ہے

عبدالسلام محمد علی صاحبان سہلان ادویہ انگریزی کی اسٹاک فروش

سوال ایجنٹ بل کا تھرماسٹر

50. BRAND THERMOMETER



دیوان پروین

جہاں شل زینما شتری متاجن مضامین کا نمائشہ ہے کہ یو سنہ جی کے وہ باتاریں گے

یہ وہ دیوان ہے جس کی چمک عرصہ سے متنازع ہے۔ اور جس کو قابل مصنفہ کی حیا پر مبنی و پر نفیسی نے جنگ بے شک نہیں ہوئے دیکھ کر ہر
 پردہ ہی میں اس عروس کلام کی ضیاء یزیوں نے بڑی سے دکن اور مالو سے ملک نور پاشیاں کر دکھائیں حتیٰ کہ شہر دارکن خوار ملک کے بیرون شاہی کی اسٹیشن
 کا فخر حاصل کیا جس پر حضور اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دوست طبیعت و خلق ادب نے توجہ کر کے مصنفہ صاحبہ کو فرمایا کہ خداوندی اور پانچویں دہائی کی عظمت کو اظہار
 فرمائے۔ اور دو سانس ہندستان کے لکھنؤ کے علاوہ حضرت سلطان جہاں بیگم صاحبہ خدیوہ شیش ساقی وادی جہاں نے سو شکر و تباد میں کتب کا سٹ اپے اس کا اظہار فرمایا۔
 مصنفہ محترمہ مدیدہ ام شتاق شخص پروین "بڑی بزرگ صاحبہ کے قلم حلی دلی کی آخری بیگم کی زبان پر نے کے علاوہ کلام کی مدانی غزل کی باکینہ کی طرز وادی جہاں کی جڑی جڑی جڑی
 جذبات کی بھٹی خیالات کی راحت دیکھنے پر صاحبہ مرید بن ملک کے علم دوست و متحرع و جہاں بیگم کی ہے وہ میں ایوں سے ظاہر ہے جو آگاہ و ارباب ادب کی ہر نظر پر ہے جہاں میں
 میں عطا شہر و مہم نے دیکھ کر ہر جگہ کہ وہ اس کلام کی غزلوں کی کافی مناسبت ہے کبھی خوش کا خیال متجاہد وادی کی جلدی تھوڑی دکانی میں اسے باغی باغیہ و مضامین میں لکھا ہے
 ہم نے تیرا منت التجا کر کے اٹھواری و محبت کے جذبات سے قائم ہوا کہ اس آب حیات کو تشنگان ادب کیلئے عالم کر دینے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ اس دیوان میں شریح کا کلام ہے جو منقہ اخلاص
 قلمی نظمیں قصائد و قطعات و رباعیات، حربہ، سلام نظمیں، نظمیں، نامہات، تصوف کے مضامین، ایک مقولہ حضرت باری کا قابل زمین ہے دیوان کیا ہے کلام کا گوارا سلام ہے۔
 دیوان بیچ لول کا قلم قطع ہے۔ بیگم کی قلمی شاعری ہے۔ نہایت خوش رنگ و بل سے مزین ہے۔ نقش نقش ثانی بہتر کشد زاول، بلحاذا یوں کی غزلوں کی قوت بہت کہ ہے جن
 صاحب کو فرمایا جو جلد خریدیں جس میں ان کی قیمت کا مطلع لکھی ہے۔ {الشہر سید شتاق حسین، شتاق، خاکپا اربابہ۔ جے پور راج قبلہ عالم شریح شریح} ہر دو دیوان میں۔
 ہر اس جلد کے خریدار کو ہماری رعایت ہے۔ ہر دو دیوان میں۔

رنگوں میں اخبارات اور کتابوں کی فروخت کا انتظام

رنگوں میں اگر آپ اپنا اخبار، رسالہ، کتب، کلنڈر، جہتیری، اشتہار، تصاویر وغیرہ بطور کمیشن، خواہ ایکشنس پر فروخت کرنا چاہیں۔ تو
 ذیل کے تہہ پر مدعہ نمونہ و شرائط آج ہی خط و کتابت کریں۔

پتہ: عبدالرزاق خاں نظامی فیصل آبادی ایجنٹ ایجنٹ پبلیکیشن سکال باراشیرٹ رنگون (برما)

پانیرا سٹس سپنی

متصل کشمیری و دانہ فنی سے ہر قسم کے کارٹونس اور تصاویر مل سکتے ہیں۔

آوی کی شان ٹوپی سے ملو ہوگی آپ کیسی ٹوپی پسند کرتے ہیں

ہندوستان میں ہونی ہفتا کی ٹوپیاں استعمال کی جاتی ہیں وہ سب ہماری دکان میں مل جاتی ہیں مثلاً دینارہ چھاپ، ڈیوٹر گروہ، ہرن چھاپ، غیر چھاپ، تلوار چھاپ، کال، کیپ، ایرائی کیپ، اسٹروڈ اور ٹیڈی کی ٹوپیاں، ڈیپیاں، ڈیپیاں اور موری کی ہاوس، ہر قسم کی ٹوپی، ٹیڈی کی ٹوپیاں، فیشن کی ٹوپی، ڈیپیاں بھی ہیں۔ اور زرہ روزی کام کی بنیادیت عمدہ اور ڈیپیاں، اور بچوں کے لئے تو ایسی خوبصورت اور خوش رنگ و روغن بننے والی فرتزی ٹوپیاں ہماری دکان میں ہیں۔ ٹوپوں کے علاوہ مری کی کونفر اور مری کی کونفر بھی مختلف اقسام کے اور فنیس اور کڑی ہمارے یہاں ملے ہیں (ہر قسم طلب کو سہرہ داند کی جائے گی)

المش
اسٹیل حاجی قائم ٹوپی والا عدد بازار ناگپور (سی پی)

جب آپ دہلی ایشین پیر آئیں اور آپ کو بھوک لگی ہوئی ہو یا آپ دہلی ایشین سے گزر رہے اور وہاں کے میلے کھیلے کھانا پیچھے والوں کو دیکھ کر آپ کو بھوک آئے۔ تو آپ غور

مسلم ریفر شمنٹ روم ریوے دہلی پلیٹ فائرم
پر تھک چکے آئے۔ وہاں کی آرائش اور خوش منافی
دیکھ کر آپ کی بھوک بڑھتی ہو جائے گی۔ اور جب آپ
کھانے کے کچے ہوئے۔ نہایت لذیذ طرح طرح کے
کھانے میز پر آ رہے ہوں گے تو بڑی رغبت
سے نوش فرمائیں گے۔ اور جب قیمت کا بل آپ کے
سامنے آئے گا تو آپ کو حیرت ہوگی کہ اتنا اچھا کھانا اور
اتنا سستا؟

اور اگر آپ ریل سے نہ اترنا چاہیں تو کسی قریبی کھجور ہوٹل
مذکور سے جو کھانا اور کار ہو سکا ہے

روزانہ وطن دہلی

اردو کار روزانہ اخبار ہے جو ہندو مسلمانوں
میں بہت مقبول ہو رہا ہے۔ ہر پندرہویں روز
اسکا افسانہ ایڈیشن شائع ہوتا ہے۔ جس میں تقریباً
دس اعلیٰ پایہ کے افسانے ہوتے ہیں۔

سالانہ چندہ بارہ روپے۔ ششماہی
چھ روپے۔ سہ ماہی ساڑھے تین روپے ہے
مشدد خبر بالائے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ریاست جموں کشمیر کے تازہ ترین حالات سے

آپ کو کما حقہ طور پر معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج
ہی وہاں کے سب سے بڑے اخبار، شائع ہفتہ وار اردو اخبار
"ریاست جموں کشمیر" کے خریداریں۔ چنانچہ اشتہارات کیلئے
وہ بہترین ترین اختیار ہے۔ چند سالہ صحت چاہنے والے
تفصیل کے لئے پتہ ذیل پر خط لکنا بت کریں۔

جنرل منیجر اخبار ریاست جموں (کشمیر)

ہندوستانی لوگوں کو ہر ایک کا بہترین
موجودہ اردو رسالہ "ریاست جموں"
میں شائع ہوتا ہے۔ دو روپے سالانہ
میں "ریاست جموں" (کشمیر)

اصلی رنگ سدا کر جرنی خضاب جب سڑوسی شام دوسرے صبح

بہترین رنگ بنانا ہے۔ جو سب رنگوں میں ہے۔ مشکل پر آسان اور

REGISTERED
NAG
BRAND -
GERMAN
HAIR
DYE



رنگ
نسل
تیلکیا
رنگ مارک
جرنی خضاب
پیشا پتھار بننے

بنا سکتا ہے۔ ایک مرتبہ ضرور استعمال کیجئے۔ جو نوا و نو رنگوں کا

نہایت زیادہ اور سب سے زیادہ اچھا اور سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ

نئی موٹرین نہایت کم قیمت میں

وہ موٹرین جو پہلی ہو کر دنیا بھر میں ہو چکی ہیں، ہمارے کارخانہ میں نہایت زیادہ خوبصورت اور بہت زیادہ طاقتور کی دلائی رنگ سازی سے ماہرانہ طور سے کی گئی ہے۔ اس کے جسم کی ٹیکسٹاں کرنا بہت ہی آسان اور ہر قسم کی شیشی کی قابل اطمینان طریق پر درست کی جاتی ہے۔ اس کے اندر موجود ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس کے تمام کام کے لیے فائدہ مند ہیں۔ ماحول کا نقصان

کریم موٹرین کی اسٹیشن وڈ جیٹا مارک کرنا دیکھئے

حضرت مولانا قاری سیدہ حسین میں قادیسیہ حشری پھلواڑی

حضرت قلمہ مولانا قاری سید شاہ محمد سلیمان قادیسیہ حشری پھلواڑی
رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ اور جانشین۔

وطن اور مولد و منشا۔ پھلواڑی شریف ضلع پٹنہ۔ صوبہ بہار
آپ کا خاندان عہد ماضی سے برابر علوم مشرقی اور تصوف کا گہوارہ
رہا ہے۔ آپ کے والد محترم کو تمام دنیا کے اسلام میں شہرت حاصل
ہوئی۔ نسب: سید۔ آبائی سلسلہ مخدوم سید تاج فقیہ نیری
سے ملتا ہے۔ نسب مادری زینی جعفری ہے۔ حسب ذیل
بزرگوں کی جرنیت بھی مختلف ذرائع سے پہنچی ہے۔ حضرت
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔ شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر رضی
مخدوم حسام الدین حشری یا پھلواڑی۔ مخدوم الملک شیخ شرف الدین
بہاری رضی اللہ عنہ۔ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی بھی جرنیت پہنچی ہے۔
تاریخ ولادت: ۱۲ ربيع الثانی روز جمعہ ۱۳۱۲ھ۔ عمر ۲۴ سال
علوم عربیہ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اور گھر پر حاصل کئے۔ انگریزی
تعلیم بی۔ این کلج پٹنہ میں بائی۔ ۱۹۳۶ء میں عراق کا سفر
کیا جہاں حضرت پیر سید عبد الرحمن نقیب الاشراف و ذی
اعظم حکومت عراق علیہ الرحمۃ کے مہمان ہوئے۔ نجف اشرف
کر بلائے معلیٰ۔ بغداد شریف۔ سامرہ۔ بصرہ و کابلین
شریفین و دیگر مآکن مقدسہ کی زیارت سے فارغ ہو کر وطن آئے
پھر ۱۹۳۷ء میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج و زیارت
سے مشرف ہوئے۔

جادو بیان مقرر ہیں۔ قرآن و خوش الحانی جنکا آبائی ورثہ
ہے۔ بیان سیرت و ذکر میلاد میں غیر معمولی شہرت رکھتے ہیں
انگریزی داں طبقہ میں آپ کا وعظ بھی مقبول ہے۔ آپ کے
وعظ اور بیان سیرت و میلاد میں گورنر بہار نے بھی کئی بار
شرکت کی ہے۔ اور بہار ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بھی
شریک ہوئے ہیں۔ اور اپنی تقریریں آپ کے بیان کی طرح ہی
آپ کی مذہبی تقریروں اور بیان سیرت و میلاد کی محفول
میں حجام یا ٹیگورٹ۔ اعلیٰ و ادنیٰ حکام پیرسٹر و کلاکچول
کے طلبہ پرنسپل و پروفیسر۔ انگریز ہندو سکھ عورت و مرد
سب کے نسب بکثرت شریک ہوتے ہیں۔ آپ جدید تعلیمات
طبقہ کی ذہنیت کا اور مجمع کے رنگ کا ایسا صبیح اندازہ کرتے
ہیں کہ آپ کی تقریر سبھوں کے لئے دلچسپی اور غور و فکر

کا مواد فراہم کر دیتی ہے۔ اور نئے خیال والوں کو اسلام
سے قریب تر اور اسلام کے مطالعہ کا ان میں ذوق پیدا کر دیتی
ہے۔ مفہوم کو سمجھانے کے لئے انگریزی اصطلاحات بھی
خوب استعمال کرتے ہیں۔ مذہبی وعظ کا نئی روشنی والوں
کو گرویدہ کرنا اور کسی دوسرے مذہب پر اعتراضات کیے
بغیر محاسن اسلام کو پیغمبر اسلام کی سیرت مبارکہ کی روشنی
میں پیش کرنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

آپ کی دوسری خصوصیت تحریک اتحاد صوفیہ ہے۔
آپ نے دل میں اس امر کی سچی تڑپ ہے کہ جماعت صوفیہ
جس سے آپ کا تعلق ہے اپنی عملی زندگی میں ایسا تغیر
پیدا کرے جو دنیا کے لئے مذہب کا جاذب نمونہ ہو اور
ان کی خالقا ہیں تبلیغ دین کا پھر دلیا ہی مرکز بن جائیں جیسا
پہلے تھیں۔ طبقہ صوفیہ کے مجدد و بے حسی کو دور کرنے۔

ان میں تعلیم بھیلانے اور ان کو ان کے اصلی مشن (تبلیغ)
سے آگاہ کرنے کے لئے آپ نے بزم صوفیہ صوبہ بہار و اترپردیش
کی بنیاد ڈالی جو تقریباً بارہ برس سے صوبہ بہار میں
اسلوبی سے کام کر رہی ہے اور آپ اپنے ان کاموں کی وجہ
سے جماعت صوفیہ میں بہت محبوب ہیں۔

آپ کی خالقاہ میں وعظ و نصیحت۔ فتویٰ فرائض درس
و تدریس اور مریدوں کی تعلیم و تلقین کا کام برابر ہوتا رہتا
ہے۔ اور یہاں سے ضروری مضامین و رسائل بھی شائع
ہوتے رہتے ہیں۔



اصول دین از روئے اعتقاد فرقہ شیعہ اثنا عشریہ

(نشیہ حضرت مولانا علامہ اکبر بن محمد باقر عظیمی)

مسلمانوں میں سواد اعظم کے نزدیک اصول دین صرف تین ہیں جن پر سب کا اعتقاد ہے۔ یعنی۔ توحید۔ نبوت اور قیامت۔

شیعوں کے نزدیک اصول یہ تین بھی ہیں اور ان کے سوا دواویس بھی ہیں یعنی عدل۔ اور امامت۔ ان پر اعتقاد رکھنا ایسا ہی ضروری ہے جتنا پہلے تین پر

عدل سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو مصدر ہے محض خیر ہی خیر کا اس سے ترس سزد نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی سے بدی نہیں کرتا۔ اس نے انسان کو مختار بنایا ہے مگر وہ اور بدی انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر گناہ خدا کی طرف سے ہوتا۔ اور خیر و شر اللہ کی طرف سے ہوتا تو جزا و سزا بیکار رہتا۔ یا خود بدی کر کے سزا دینا صریح ظلم تھا اور عدل کے خلاف ہوتا۔

امامت۔ دوسرا اصول جس میں شیعوں کا دوسرے مسلمانوں سے اختلاف ہے وہ مسئلہ امامت ہے۔ شیعہ امامت پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل اصول دین سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جناب رسالت

باب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ حضور کی ذات نبوت کا منقطع ہے۔ لیکن حضور کے بعد سلسلہ رشد و ہدایت خلق بند نہیں ہوا۔ اور دنیا بھر محبت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ حضور کے بعد بارہ

امام منصوص من اللہ ومن الرسول ہدایت خلق کیلئے معین اور مقرر فرمائے گئے ہیں۔ ان بارہ میں سب سے پہلے امام حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کے بعد ان کی اولاد میں سے

گیارہ امام اپنے اپنے زمانہ میں امام مقرر فی الطاعت ہوئے ہیں جن کے اسمائے پاک یہ ہیں۔ (۱) حضرت امام حسن علیہ السلام۔ (۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام (۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۵) حضرت امام جعفر صادق (۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۷) حضرت امام موسیٰ رضا (۸) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام (۹) حضرت امام علی نقی علیہ السلام (۱۰)

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام منصوص من اللہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا اور رسول مقرر کرتے ہیں اس کا فقر و مثل ضافت کے بیجاؤت کے فیصلہ کا محتاج نہیں ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جناب امیر رسول

موسیٰ دکن لابی بعدی حضور کے نائب تھے۔ اور وہ کار نبوت کے اجراء میں حضور کے ساتھ ایسے ہی شریک تھے جیسے حضرت ہارون

حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔ شیعہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول نے جناب امیر کو اپنی زندگی ہی میں حسب فرمان داد

جناب امیر کو تمام مسلمانوں کا امیر سردار و امام بنادیا تھا۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے بعد راستہ میں حضور پر یہ آیت نازل ہوئی

یا ایھا الرسول، بلغ ما اتول الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ط ای پیغمبر

پیچھے جسے جو کچھ تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ تیرے رب کی طرف سے اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو رگڑ دیا تو نے رسالت ہی کو نہیں پہچانا۔ اور اللہ تجھ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھیگا۔

شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ تحریری حکم کسی معمولی امر کی تبلیغ کے منقول نہیں آسکتا لازماً کوئی امر اہم ہے جس کی تبلیغ کے لئے ایسا تحدیدی حکم نازل ہوا ہے اور جس کی انجام دہی میں رسول

مزدود۔ اور متامل تھے۔ اور حضور کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے یہ نذر کر دیا کہ اللہ تیری حفاظت کرے گا۔

اس آیت کے نزول کے بعد حضور اقدس نے مقام کر دیا جو لوگ آگے چلے گئے تھے ان کو واپس بلایا۔ جو پیچھے تھے ان کا انتظار کیا۔ اور جس وقت سب لوگ جمع ہو گئے حضور نے

اونٹوں کے کجاوہوں کا ایک بلند منبر تیار کرایا۔ اس پر تشریف لیا کہ جناب امیر کو برابر کھڑا کیا اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

الست اولاً بالمومنین من انفسہم و اولادہم کیا میں مومنین کے اپنی ذات اور اولاد سے بالا تر نہیں ہوں۔

سب نے عرض کیا بیشک حضور ہمارے نفسوں اور اولاد سے بالاتر ہیں۔ تب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں

گنت مولاہم فہذا علی مولاہم جس کا میں مولا ہوں پس علی بھی اس کا مولا سردار ہے الحمد والہ من والاہ و دعا

من عادیہ۔ و انصر من نصرہ و اخری من خزلہ۔ یعنی اللہ تو اس کو دوست رکھے جو علی کو دوست رکھے۔ اور دشمنی

اللہ تو اس کو دوست رکھے جو علی کو دوست رکھے۔ اور دشمنی

جب آپ کسی کی دشواری کریں

اور خوش ذائقہ، صاف ستھرے کھانے بسکٹ
پیٹری اور اعلیٰ ترین مغلیٰ اور انگریزی مٹھائیاں دے کر ہوتی

نظامیہ رسٹورنٹ مصطفیٰ بازار

کو حکم دیجئے۔ جہاں آپ کی مرضی کے مطابق
تمام انتظام کیا جاسکتا ہے۔

اگر آپ کو

حیدر آباد شریف لاکر

۲۷۱

کسی ایسے ہوٹل کی تلاش ہو جس میں ہوادار کمرے
آراستہ قیام گاہ اور جس کے قریب اسٹیشن
پوسٹ آفس ہمارے گھر اور مسافرانہ راحت کے تمام
سامان ہوں۔ تو وہ

نظامیہ رسٹورنٹ ہے

جہاں قیام و طعام دونوں کا بہترین انتظام ہے۔
پتہ نہ بھولئے

نظامیہ رسٹورنٹ ہوٹل،

مصطفیٰ بازار حیدر آباد دکن

رکھ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے۔ اور مدد کر اس کی جو اس کی
مدد کرے! اور ذلیل کر اس کو جو علی کو ذلیل کرے یہ کلمات غلط
ہوئے رسول اللہ ﷺ نے روز نبوت کے حضرت علی کی بغل میں
ہاتھ دیکر اتنا بلند کیا کہ رسول اللہ کی پسیدی بغل نظر آئے لیکن
رسالہ نمائندگان کے اس ارشاد کے بعد سب مسلمانوں نے جناب امیر
کو مبارک باد دی اور بعض اکابر اصحاب نے مبارکباد ان الفاظ میں
دی۔ بخیر بخیر یا علی یا صبیحۃ مولا فی و مولا علی مومن
و مومنہ۔ علی منکو مبارک ہو۔ تم ہمارے اور تمام مومن مردوں
اور تمام مومن عورتوں کے سردار ہو گئے ہو۔

ان آیات و احادیث کی بنیاد پر شیخ ابی حضرت علی ؑ کو اللہ
اور اس کے رسول کی طرف سے منصوب اور مقررۃ اطاعت
سمجھتے ہیں۔ اور ان پر اعتقاد رکھنا داخل اصول دین جانتے ہیں۔
بارہ اماموں میں سے گیارہ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن بارہویں
امام یعنی حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کے منتظر یہ اعتقاد رکھتے
ہیں کہ ابھی تک زندہ و سلامت ہیں۔ لیکن مصلحت الہی نظروں
سے پوشیدہ ہیں لیکن ان کا فیض برابر بختا رہتا ہے۔ جس وقت
تمام دنیا ظلم اور فسق و فجور سے بھر جائے گی اور اسلام کے لئے
تنگ ہو جائے گی اس وقت بحکم الہی ظہور فرمائیں گے اور تمام
دنیا کو عدل و انصاف سے بہرہ دیں گے۔

شیعوں کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی حضرت امام مہدی کے
متعلق عقائد رکھتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ امام مہدی اولادِ فاطمہ سے پیدا ہونگے
ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ حالانکہ شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ
پیدا ہو چکے ہیں لیکن غائب ہیں۔ ظہور فرمائیں گے۔

شیعوں کے پانچ اصولوں میں سے تین اصول میں سب
مسلمان ان کے ساتھ شریک ہیں۔ دو اصول یعنی عدل
اور امانت کو دوسرے فرقے داخل اصول دین نہیں سمجھتے ہیں
لیکن حقیقت میں جیسا کہ بعض علماء کا اتفاق ہے۔ یہ اصول
اسلام نہیں ہیں بلکہ اصول تکمیل ایمان ہیں۔ اسلام کے لئے
توحید۔ نبوت اور قیامت کا اقرار پس کرنا ہے شیعوں
کے اعتقاد کے بموجب کسی اصول کا انکار اسلام خارج کر دیتا ہے اسلئے مناسب
امانت و عدل کا منکران کے اعتقاد کے بموجب یا اسلام سے خارج کر دیتا اور
تجسیر دیتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اسلئے اسلام دین صرف تین ہی ہیں جن پر سب
مسلمانوں کا اتفاق اور یہ اصول ہوئے ایمان ہیں نہ کہ اصول اسلام۔

کتب خانہ رامپور کی چند نادریہیں

مہر چند کہ کتب خانہ سرکاری ریاست رامپور اپنے دامن میں صلی دنیا کے بیشمار نادریہ جواہر ریزے سمیٹے ہوئے ہے لیکن ان میں سے بعض جن کا تذکرہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ حسب ذیل ہیں۔

قرآن شریف

اس کی تقطیع صفحہ ۴۲ × ۳۱ ۱/۲ انچ تقطیع کتب ۳۱ × ۲۱ ۱/۲ انچ ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۸ سطریں کوئی الخط، ابتدائی ۲۸ صفحہ بخط غیر ہیں۔ کل صفحات ۴۳۰ ہیں۔ ابوعلی محمد بن علی بن الحسن الشہیر باین مقلد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ جو خط نسخ کا موجد ہے۔ یہ شخص ۱۱۷۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۵۵ھ میں دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے حسن خط کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔ قابر بالمد اور راضی بالمد کا وزیر رہا ہے۔ ۱۲۵۵ھ میں راضی باین اس سے خفا ہوا اور اس نے اس کا سید ہا ہاتھ کٹوا لیا۔ لیکن یہ سب تو اپنے پونچے میں قلم بند ہوا کر لکھتا رہا۔ قرن اول کے کچھ ہوئے وہ خطوط جن کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی ہے یا وہ قرآن شریف جن کی کتب ثابت عام طور سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اگر صحیح ثابت کر دئے جائیں جو بجائے خود ایک دشوار ترین حقیقت ہے۔ تب بھی یہ قرآن شریف قدامت کتب کے لحاظ سے دنیا کے مکاتیب میں تیسرے نمبر کی چیز ہوگی۔ اور اس اعتبار سے کہ موجد خط نسخ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اپنی نظر آپ ہے۔

معارف ابن فیتیہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم الشہر باین فیتیہ الدینوری متوفی ۱۱۷۵ھ کی مشہور و معروف تالیف۔ خاتمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۱۱۷۵ھ میں مکمل ہوئی تھی۔ تقطیع صفحہ ۱۰ × ۶ ۱/۲ انچ تقطیع کتب ۸ × ۴ ۱/۲ انچ۔ عنوانات جلی قلم سے خط کوئی میں لکھے ہوئے ہیں باقی قلم ضخی تقطیع خرد خوش خط نسخ۔ ۱۳ سطریں۔ دیوان بابر (ترکی) لوح وجد ول طلائ و رنگین۔

عنوانات نظم طلائ۔ ٹائٹل بیچ پر قلم نواب بیرام خاں خانخاناں لکھا ہے کہ مکتوبہ ۱۱۷۵ھ۔ ۹۳ صفحہ ۴۰۔ یہ دیوان بقلم بابر بادشاہ مکتوب ہوا ہے۔ لیکن خاتمہ دیوان پر ایک ترکی رباعی کے ذیل میں شاہجہاں بن جہانگیر سلطان الہند اپنے قلم سے عبارت لکھتا ہے کہ

اُس رباعی ترکی در رسم مہرک تحقیق خط اعلیٰ حضرت فردوس مکاری بابر بادشاہ غازی انا را لند بریانہ است حررہ شاہجہاں بن جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ بن ہمایوں بادشاہ بن بابر بادشاہ خزانہ شاہی کا نسخہ جس کے سرورق اور آخری صفحہ پر متعدد تحویدار شاہی و منتیان شاہی کے سچے اور ہمیں ہیں ہندوستان کے مغلیہ سلاطین کا مورث اسلی بابر بادشاہ بن عمر بن شیخ مرزا بن سلطان ابوسعید مرزا بن سلطان محمد مرزا بن سلطان میران شاہ بن امیر تیمور الشہید جس کی تمام عمر لڑنے بھڑنے گزری صرف اہل سیف ہی نہ تھا۔ بلکہ اہل قلم بھی تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے حالات میں ایک مبسوط کتاب کنزک بابر کے نام سے ترکی زبان میں لکھی ہے جس سے اس کے مذاق زبان دانی اور وقائع نگاری کی خدا داد قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے اس کتاب کا ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔ وہ ترکی اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتا تھا۔ ۶ محرم ۱۱۷۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۱۷۵ھ میں وفات پائی نسخہ زریحہ اُس کی وفات سے ایک سال قبل لکھا گیا ہے جس کو بابر کے قلم کی کپی ہوئی۔ رباعی اور شاہجہاں کی تحریر نے مادر روزگار اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ سر ڈینی سن راس اس نسخہ کا عکس شائع کر چکے ہیں۔

صدیہ نقد لہمان و رسالہ خواجہ عبداللہ نصاری

تقطیع کتب ۶ × ۳ ۱/۲ انچ سطر ۹۔ ورق ۱۸۔ نو خط تعلیق۔ صفحہ اول پر لوح اور تمام صفحات پر بہترین گلکاری طلائی۔ زرافشاں نوشتہ میر علی کاتب سلطانی جس نے ۱۱۷۵ھ میں کتب ختم کی۔ ابن مقلد اگر خط نسخ کا موجد ہے تو میر علی کاتب خود نستعلیق کو معراج کمال پر پہنچا نیا والا ہے کون شخص ہے جو دنیا کے خطاطی میں یا قوت مستعصمی اور میر علی کاتب کی عالیقدر ہستیوں سے واقف نہ ہو کسی کتاب کو ان کی طرف منسوب کر دینا اس کی غفلت کتب کے لئے کافی دوائی ہے۔ غفلت کتب کے ساتھ ساتھ نسخہ زریحہ کے سرورق پر جہانگیر اور شاہجہاں اور آخری صفحہ پر ملکہ جہاں آرا بنت

شاہجہاں بادشاہ کی تحریریں ہیں۔

جہانگیر لکھتا ہے ”امداد اکبر بتاریخ سدیم محرم سلسلہ داخل کتابخانہ این نیازمند درگاه اکبری شد حرره جہانگیر بن اکبر۔۔۔ ہند نامہ لقمان حکیم سخن بہ عبد القصادی بخط ملا میرعلیست عام است سلسلہ جلوس۔“

شاہجہاں لکھتا ہے۔ این ہند نامہ لقمان حکیم وغیرہ کہ بخط خوب ملا میرعلیست بتاریخ نسبت و پنجم ملہ ابان الہی سلسلہ جلوس مطابق سلسلہ شہرہ یاقوت سلسلہ ہجری و دروار الخلافہ اکبر آباد داخل کتابخانہ این نیازمند درگاه شد حرره شہاب الدین محمد شاہجہار بادشاہ بن جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ غازی ۵ قیمت ہزار روپیہ۔ دوسری جگہ اسی صفحہ پر لکھتا ہے۔

این ہند نامہ در ذی الحجہ سلسلہ ہجری موافق سلسلہ جلوس مبارک بفرزند ارجمند سعادت مند برنج و دارمکار بجاں برابر ملکہ ازجاں بہتر جہاں آراکیم۔۔۔۔۔ آخری صفحہ پر جہاں آراکیم بنت شاہجہاں بادشاہ تحریر کرتی ہے

این چند سخن کہ خواہ عبد اللہ انصاری شیخ الاسلام وقت خود لفظہ است اگر ہزار زبان داشتہ باشند کہ تعریف منیتو ام کرگوں دل را بول دل را عجب خبر میدہد اگر تو فین رفیق گرد دہ۔ حررہ جہاں آرا میر حضرت شیخ خواجہ

معین الدین چشتی قدس سہ۔

دیوان شعر الحادۃ

سطر ۱۱۔ بروج و جدول و ہر دو صفحہ اول و دواں موتس تعالیٰ۔ گلکاری طائی زرافشاں۔ مکتوب ۲۹۷ ہندوشتہ جمال الدین یاقوت مستعصمی متوفی ۹۵۰

اس شخص نے طویل عمر پائی تھی۔ ابن بواب کے طریقہ پر لکھتا تھا۔ صاحب شدات الذہب لکھتے ہیں کہ ”انہمت الیہ ریاستہ الخوط المنسوب“، جعفر باہر اسمعیل بن طہاسب الحسینی المومسی العسقی المتوفی ۹۵۵ ہ کی جہر ہے صفحہ ۳ پر لکھا ہے و کتاب خاص مہابول الشرف اقدس ارفع ابراہیم عادل شاہ بہ شخص سلاطین بجا پور میں مشہور بادشاہ ہے۔ اس کے باپ کا نام اسمعیل عادل شاہ تھا۔ اپنے بھائی ملوک عادل شاہ کے بعد ۹۵۴ھ میں بجا پور کے تخت پر بیٹھا۔ اس نے اثنائ عشری مذہب چوڑ کر حنفی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ ۲۴ سال حکومت کر کے ۹۶۵ھ میں فوت ہو گیا۔ صفحہ ۳ پر رسم بن مقصود حسن اور عقیوب بن حسن بن عقیوب کی مہریں ہیں۔

مورخ الذکر اپنے باپ حسن شاہ ترکمان کا سلسلہ ھ میں جانشین ہوا۔ ترکمان قبیلہ کا سرور تھا صفحہ ۳ پر یہ عبارت بھی لکھی ہے ”و این کتاب خط حضرت قبلہ کتاب البالد را بوقت المستعصمی علیہ الرحمۃ است و بہرط یک تنگہ طای از نو کتبہ شیخ محمد التبریزی السلطانی عفی عنہ“

نہایت السؤل فی رواۃ السئلہ الاصول

تقطیع کتاب ۱۰۰ ۵۴ ۱/۲ خط و کاغذ عربی قلم خفی سطر ۳۰۹ -

صفحات ۹۹۹۔ مؤلفہ ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط ابن العجمی المکی المتوفی ۱۲۷۵ھ نادر و نایاب نسخہ ہے اسماء الرجال پر ایک بہترین تالیف ہے اس میں اسی ہزار سے زیادہ راویوں کا تذکرہ ہے اس فن کے ماہرین کا خیال ہے کہ باعتبار ضبط رواۃ حدیث جرح تعدیل وغیرہ اس کتاب سے بہتر کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی۔ نہ اس سے قبل اور نہ اس کے بعد۔ خود مؤلف کا مسودہ ہے جس کی تالیف کتابت ربیع الاول یا ربیع الآخر ۱۲۷۵ھ میں شروع ہوئی اور ۲۲ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ میں ختم ہوئی۔ اس حساب سے گیارہ یا بارہ مہینے ہیں۔

۹۹۹ صفحات کا ایک دفتر بے پایاں تیار ہو گیا۔ جسے اگر ذرا طبعی علم میں لکھو یا جائے تو چار ہزار صفحات سے کم میں تحریر نہ ہو سکتا۔ خود مؤلف خاتمہ میں لکھتا ہے۔ ”فرخ من تعلیقہ مؤلفہ ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط ابن العجمی المکی فی سادس عشرین ربیع الاول

من سلسلہ ۱۲۷۶ھ و شہانماتہ بالدرستہ المشرقیہ بحسب الجملہ و حد و علی سیدنا محمد وآلہ و صحبہ وسلم و ابتدأت فی علمہ من شہادۃ ربیع الاول او فی ربیع الآخر من سنہ ثمان و عشرين و شہانماتہ“

تمام صفحات کے ہوا میں اصلاح و اضافے تحریر ہیں۔

عمر بن عبد الوہاب بن ابراہیم العرضی الشافعی الشاذلی الخلوانی کے مطالعین لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ سرور قی پر تحریر فرماتے ہیں۔ ”الحمد للہ نظر فیہ و احیا لمالکہ و مستفید امینہ الفقیر عمر بن عبد الوہاب بن ابراہیم العرضی الشافعی الشاذلی الخلوانی فی شہر جمادی الآخرہ

من سلسلہ ۹۶۶ھ و الحمد للہ و حدہ“

مؤلف کتاب الحافظ برہان الدین ابوالفتح ابراہیم بن محمد بن خلیل ایک بہت بڑا نام طویل المرتبہ عالم تھا۔ اس نے ایک جماعت کثیر سے علم حدیث بیان کیا ہے۔ ۱۲۰ رجب ۱۲۷۵ھ میں پیدا ہوا

علم حدیث شیخ کمال الدین عمر بن العجمی اور شرف الدین بن حبیب اور الطغیر بن العجمی سے حاصل کیا۔ علم نحو شیخین ابو جعفر و ابو عبد اللہ اندلسی بن وغیرہ سے پڑھا۔ نیز فقہ۔ قرأت، صرف، بدیع، تصوف، میں مہارت پیدا کی۔ حمات و شوق

قاہرہ میں۔ الحافظ ابن المحصب اور اصلاح الدین بن ابی عمر اور الحافظ ابن الدین العراقي اور الحافظ سراج الدین بن المنظ

حجازی روزنامہ

یہ وہ روزنامہ ہے جو کامل سولہ مہینے تک دہلی کے مشہور اخبار منادی میں نکلتا رہا ہے۔ یہ روزنامہ ہے جو ہندوستان کے مشہور سحر نگار مولانا ابوالقلم حسن الدین خاٹا فقیہ دہلی کے قلم سے دہلی ارض مقدس مکہ اور مدینہ میں نکلیا گیا ہے یہ روزنامہ ہے جو درمیان میں ڈاک کی غریب سے چند مہینے کے لئے بند ہو گیا تو ہندوستان ایران، افغانستان اور افریقہ کے ناظرین منادی توپ اٹھے اور دفتر منادی میں خطوط رجسٹریاں اور تاروں کا ڈھیر لگ گیا سب کا یہی سوال تھا کہ مولانا خاموش کا روزنامہ کیوں بند ہو گیا اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ اس مقدس روزنامہ میں کیا کچھ ہوگا تفصیل کی گنجائش نہیں بس یوں سمجھ لیجئے کہ روزنامہ کے حرف حرف میں دیا حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وہ تصویر ہے جس کو ہر مومن اور عاشق رسولؐ کی نگاہ سے لگا کر رکھنا چاہتا ہے یہ روزنامہ اب خوبصورت کتاب کی صورت میں بچا سوں نقاد میر کے ساتھ عزیز پرستان آگرہ میں طبع ہوا ہے قیمت دو روپیہ ہے گزشتہ نظام سلطان العلوم کی سلور جوبلی کی خوشی میں نصف قیمت پر دیا گیا مولانا خاموش کی دیگر تصانیف پر ہٹا اگر چاہتے ہوں تو مکمل فہرست طلب فرمائیں

ہر قسم کے مضامین اور علمی تراجم

مشہور اہل قلم کے ہر قسم کے نشر و نظم مضامین اور فرائض جسے طلب فرمائیں اور ہندی کی ہر چیز کا فصیح و بامعاورہ ترجمہ کیجئے گئے۔ آپ اپنے نام کی ہر چیز بھی مجھ سے لکھوا سکتے اور ترجمہ کرا سکتے ہیں۔

مہتمم ادارہ ترجمہ و تصنیف رام نگر بنارس

رباعیات سرمدیہ ترجمہ منظوم ۹۶ صفحہ قیمت بارہ آنے ۱۲ روپے پتہ: منادی اخبار دہلی

علم حدیث حاصل کیا مولف سے بھی بڑے بڑے مشاہیر نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ جن میں ابن حجر ابن ناصر الدین حافظ دمشق کا نام قابل ذکر ہے۔ اسے سبط بن العجی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی مال العجی خاندان حلب سے تھی یہ تعلیم کی غرض سے اول ششہ حدیثیں اور دوبارہ ششہ میں مصر گیا۔ بہت اسے علوم میں دستگاہ حاصل کی لیکن حدیث ہی میں زیادہ تبحر ہم پہنچا، دوسو علمائے حدیث سے استفادہ کیا۔ نظم عربی میں خاص استادوں کی شاگردی اختیار کی۔ دوسرے فنون میں تیس استادوں سے تعلیم پامقام حلب ۳۴ رشوال ششہ میں وفات پائی۔

شرح الکاتبہ المعروف بالرضی

انج۔ خوشخط نستعلیق شکست آمیز۔ لوح و جدول طلانی۔ کاغذ شیریں۔ ۲۵ صفحات ۸۸۲ سنہ کتابت ششہ۔ بہترین نسخہ ہے جس کے حاشیہ کا اکثر حصہ شاہجہاں بادشاہ کے نامور اور مشہور وزیر سعد الدہ خاں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ سرورق پر شاہجہاں کے قلم کی بھی ہوئی یہ عبارت موجود ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم این کتاب تلخیص الرضی بر حاشیہ آن بیشتر خط سعد الدہ خاں مرحوم و معذور است در غرہ شہر رجب المرجب داخل کتابخانہ این نیاز در گاہ شد حررہ شہاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی شاہ جہاں بادشاہ"

علاوہ ازیں سرورق پر ابوالظفر محمد الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی اور سعد الدہ خاں مرید حضرت شاہجہاں اور اعتماد خاں بندہ شاہجہاں اور حکیم معالج خاں مرید شاہجہاں اور قاضی خاں بندہ شاہجہاں اور عنایت خاں شاہجہانی کی مہریں اور حضرت آزاد بلوچی کی قلمی عبارت ذیل اور مہر ثبت ہے "ومن عواری الزمان الی الفقیر غلام علی المنخلص بازار اداسی الواسطی البکراحمی عاملہ المد بلطقہ السامی ۹۹ھ"

ایک جگہ لکھا ہے "قیمت اعلیٰ حسب الحکم اقدس ختمہا" آجکل کتاب خانہ کی فہرست زیر ترمیمیت ہے عملہ کی عدم الفرضی کے سبب مختصر لکھا گیا ہے۔ انشمار آمد آئندہ لوازمات کتب خانہ کے حالات بالتفصیل تحریر کئے جائیں گے۔

اردو کا سب سے زیادہ دلچسپ اخبار
باتصویر ہفتہ وار منادی
قیمت صرف تین روپے سالانہ

ابتدائی اردو تعلیم کیلئے طریقہ صوت کا رواج

ترقی زبان کے لئے چند جدید اصلاحی تجاویز

(از عشرت رحمانی صاحب ایڈیٹر نیشنل گزٹ دہلی)

جدید دور ہے اور جدتوں کا زمانہ۔ ہر شعبہ میں نئی نئی تبدیلیاں زمانہ گزرتی ہو رہی ہیں کیونکہ زمانہ انقلابی دور سے گزر رہا ہے، اس کیلئے تبدیلی لازمی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہندوستان جو ہر شعبہ میں جدت اور تبدیلی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے تعلیمی سلسلہ میں سب ملکوں سے پیچھے اور ترقی و ایجاد سے بہت دور ہے۔ اور یہی ہماری بد حالی اور پستی کے اسباب ہیں تعلیم کے ہر شعبہ کو ایسے ہی حالت نظر آئیگی۔

جدید دور ہے اور جدتوں کا زمانہ۔ ہر شعبہ میں نئی نئی تبدیلیاں زمانہ گزرتی ہو رہی ہیں کیونکہ زمانہ انقلابی دور سے گزر رہا ہے، اس کیلئے تبدیلی لازمی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہندوستان جو ہر شعبہ میں جدت اور تبدیلی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے تعلیمی سلسلہ میں سب ملکوں سے پیچھے اور ترقی و ایجاد سے بہت دور ہے۔ اور یہی ہماری بد حالی اور پستی کے اسباب ہیں تعلیم کے ہر شعبہ کو ایسے ہی حالت نظر آئیگی۔

کی معقول و ضروری ترمیم و ایجاد کیجئے قدیم خیال بزرگ برافروختہ ہو جائے کہ ”نئے دماغوں میں نئی باتوں کا ضبط سمایا ہے“ یہ غور نہیں کیا جاتا کہ ہر زمانہ کی ترقی اس کی رفتار کے مطابق چلنے سے ہوتی ہے۔ آج ریل کے تیز رفتار زمانہ میں ریل گاڑی بھی موجود ہے مگر آپ ریل کو تیز چھو کیوں دیتے ہیں۔ راہ کے خطرات کی پرواہ کیوں نہیں کرتے۔ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے وقت بچانے اور ریل گاڑی کی دشواریوں سے بچنے کے لئے۔

یورپ اور امریکہ کی تعلیمی ترقی و جدید ایجادات ہی اس کی اقتصادی ترقی و خوشی ہی کا سبب ہیں۔ اور ہندوستان کی پستی و بد حالی کا سبب تعلیمی پستی۔ زبان کے مسئلہ کو ہی لیجئے۔ امریکہ نے فونک سسٹم -

(Phonic System) کی ایجاد سے انگریزی زبان کو آسان سے آسان بنا دیا ہے۔ لیکن اردو زبان کی ابتدائی تعلیم کیلئے ہمارے بزرگ سطوف غور کرنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ فونک سسٹم Phonic System

کیا ہے۔ طریقہ الصوت، یعنی جس حروف کی جو آواز

نکلتی ہے وہی بتائی اور سکھائی جائے مثلاً انگریزی حرف ”A“ کو اے نہیں کہتے بلکہ ”ا“ کی خفیف صوتی حرکت کافی ہے۔ اس جدید طریقہ کے مطابق میں نے اردو حروف بھی کے لئے بھی غور کیا اور مدت مدید کے تجربہ و انداز کا نتیجہ یہ ہے کہ ”الف - بے - لے“

۔۔۔ سین - صا د -۔۔۔ اور قاف - وغیرہ حروف پڑھاتے وقت ابتدائی عمر میں بچوں کے ذہن اور دماغ پر بیکار ہو جھوٹا لاجانا، حرف کی آواز محض ایک خفیف حرکت سے ادا ہوتی ہے مگر اس کا تلفظ تین چار حروف سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے۔ اسلئے ”الف“ کی

اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں بعض دشواریاں بھی ہیں۔ کیونکہ عربی فارسی حروف کی آمیزش کے سبب اردو حروف مختلف شکلوں کے ہم آواز ہیں لیکن ذرا غور سے آسان بنانا دشوار نہیں اور یہ اعتراض بالکل غلط ہے کہ اردو زبان مشکل ہے۔ اس کو طریقہ الصوت، (Phonic System) کے مطابق نہیں بنایا جاسکتا۔ ہم اس طریقہ جدید سے اردو کو غیر ملکوں کی ترقی یافتہ زبان کے مقابلہ میں کامیاب اور سہل الحصول بنا سکتے ہیں جس نے اس جدید سلسلہ کے لئے بہت کچھ لٹریچر تصاویر و نقشہ جات - چارٹ وغیرہ انگریزی کے مطابق کافی تیار کر لیا ہے)

رسم الخط: اردو رسم الخط کے سبب سے اردو ٹائپ کے رواج

جہاں ہر قسم کا سامان ہے

اُمرا کی راحت اور آرائش کی چیزیں
بچوں کو خوش کرنے اور دل بہلانے
کے خوبصورت کھلونے

شوقین اور بلند پایہ حضرات کے لئے
کپڑے کا اعلیٰ ترین اسٹاک، اٹیشزری
کانٹینر ایل سامان
ہر قسم کی چیزوں کا ذخیرہ
جرمن انگلینڈ اور جاپان کی ہر نئی چیز

سب سے پہلے
میر حسن اینڈ سنز جنرل مرچنٹ
چادر گھاٹ روڈ مصطفیٰ بازار
حیدر آباد دکن
کی دکان پر ملتی ہے

میں بھی دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں اگر اس تجویز پر غور کیا جائے تو
مناسب ہو گا کہ اردو میں جو عربی کتب کی ترکیب رائج ہیں۔
ان میں ترمیم کر کے اردو ترکیب سے ہی انہیں لکھیں۔ مثلاً لفظ
بالکل ہے۔ جس کے لکھنے اور پڑھنے میں فرق ہے۔ اس کو اگر
بالکل لکھا جائے تو مفہم لگتا ہے۔ اس صورت میں حرفی کے
جوڑ کم ہو جائیں گے اور نیا ہیج و خود ایک سہولت میسر آئے گی۔
یا جیسے البو الکلام، کو اگر نیم ابو الکلام لکھیں۔

حامیان اردو بھی خواہان زبان اگر ذرا غور و توجہ سے ان
ضروری ترمیمات و ضوابط کے رواج میں کوشش کریں تو اردو
کامیابی کی ایک اہم منزل طے کر سکتی ہے۔
”اردو کا تقریریں۔ دہلی“ کو خصوصاً اردو کے ارباب بیت
و کشاد کو دعوتاً ان تجا دیز کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ شاید کام کی
بات سے کوئی کام لیا جائے۔

مذہبی معلومت

حاصل کرنے کا جن مسلمانوں کو شوق ہو
وہ دہلی کا مشہور تبلیغی، اصلاحی رسالہ
پیشوا آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت
منگوالیں۔

المشیر
مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

رباعیات سلطان ابوسعید ابوالخیر ۴۴۴ مدد منظم ۱۱۲ صفحہ قیمت ۱۲ روپے
پتہ:- انجمن منادی دہلی

ضرورت ہے

ہم اپنی اپنی کھینے ایسے
تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے
جو اپنے ہی شہر میں رہ کر فرمت کے
وقت میں چند گھنٹے کام کر کے نین چلیں
روپے ماہوار پیدا کرنے کے خواہشمند
ہوں صرف ہی لوگ درخواست کریں
جو مبلغ پچیس روپے بطور ضمانت
بھیج سکیں۔ کام نہایت آسان اور
بہت فائدے کا ہے۔ ایک آنے
کا ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ
سے شرائط طلب کریں۔

تعلیمی تاش کمپنی فریڈیل عتیٰ بی

تعلیمی تاش

انکارور پبلشنگ کمپنی، پتہ: پٹر سٹریٹ لاہور، پاکستان

اس تاش کی ایجاد تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دی ہے ہر ایک کلاس کے طالب علم اعلیٰ
تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے پٹر سٹریٹ کا جو کمر فینڈر اسکولوں کا ہیڈ ماسٹر ہے ہی اس تاش
کے کھیل سکتے ہیں اس کے کھیلنے بازاری تاش زیادہ مہلک تاشی تاش اس طرح پر تیار کیا
گیا ہے کہ بچے بیٹے کے ساتھ اور مسنود اپنے شاگرد کے ساتھ کھیل سکتا ہے اس کے
کھیلنے کو محنت نہیں ملتا بلکہ قابلیت بڑھتی ہے تاش اردو انگریزی۔ فارسی عربی
ہر ایک زبان میں کھیلا جاسکتا ہے بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے پسند کیا ہے اس کے ذریعہ استاد
اپنی باہمت کو اردو انگریزی کی تعلیم دے سکتا ہے کوئی طالب کوئی اسکول اس تاش کو
غالی نہیں بنا چاہئے قیمت فی کس تھوڑا چھوٹا بغیر انگریزی قیمت ۱۰ روپے کھیلنے کو قواعد
کتابیں دیکھو مفت دیجاتی ہیں اپنے شہر کے بڑے بڑے کتب خانوں سے خرید لیں

تعلیمی تاش کمپنی پتہ: فریڈیل عتیٰ بی

مگر آپ کو پتہ نہ ہو کہ کون اور کون کیسے کسی آپ رسالہ کی ضرورت ہے تو

رسالہ ہو بہا اردو

رسالہ ہو بہا اردو سالانہ رسالہ ہے سال سے جاری ہے اور سندھوستان کے بہت سے
محکمات تعلیم میں منظر ہے اور طلبہ کیلئے بہترین رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جنوری میں اس کا نہایت
شاندار شمارہ شائع ہوتا ہے۔ لوگوں اور لوگوں کیلئے نہایت مفید مضامین اور انعامی معے
ملنے کے ہوتے ہیں۔ ہر صفت سالانہ چھپنے والا ہے۔ طلبہ کیلئے خاص ایڈیشن۔ چندہ پٹر سالانہ

تعلیمی تاش کمپنی فریڈیل عتیٰ بی

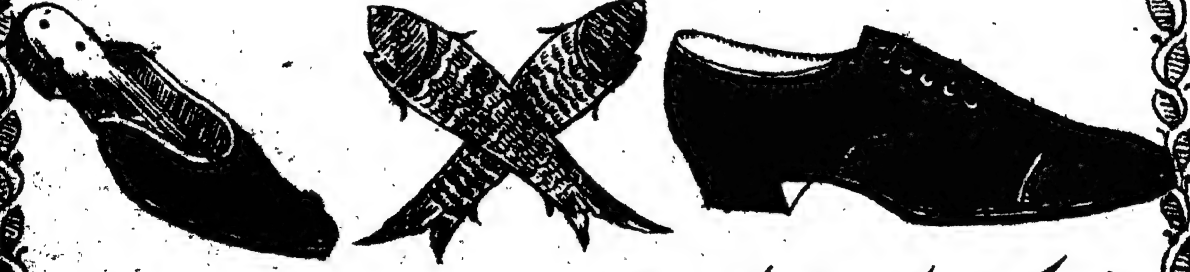
کوڑیوں کے مول اردو کا خزانہ

نور اللغات اردو کا وہ انمول لغت ہے جس کا جواب ابھی تک نہ ہوا۔ اس میں تقریباً پچاس ہزار ہندی، سنسکرت، عربی، فارسی، ترکی، اور انگریزی وغیرہ کے الفاظ ہی کاوش کے بعد جمع کئے گئے ہیں۔ مثل محاورہ، مقولہ اور روزمرہ کا فرق اور ہر لفظ کا محل استعمال اس کی تذکرہ و ثابیت تحقیقات کے ساتھ مع سند کے معتبر اساتذہ کے کلام سے دی گئی ہیں۔

نور اللغات کے محاسن اور خوبیوں پر نظر کر کے گورنمنٹ یو۔ پی نے مولف لغات کو چھ ہزار روپے بطور انعام مرحمت فرمائے اور اور مصنفین اور مصنفین ادب لطیف مثلاً حضرت خواجہ حسن نظامی، مولوی عبدالحق صاحب (عید آباد)، منشی اسیر احمد صاحب، مولوی بی۔ اے۔ حضرت نیاز فتحپوری، مولانا سید سلیمان ندوی اڈیٹر معارف، دیاندرائن نگم (اڈیٹر زمانہ) ڈاکٹر کریم پیل (لندن) وغیرہ نے اس کی مداحی میں بے مثل اور قیمتی رائیں عنایت کیں۔

دوسرے جگہ پر تک قیمت میں خاص رعایت، کل سٹ غیر جلد بجائے چالیس کے بیس روپے میں اور جلد سٹ بجائے دس کے بیس روپے میں بلا کمیشن لیکن تین سٹ سے زائد کی خریداری پر چالیس اور پینتالیس کمیشن ماہوار دس سٹ سے زائد کی خرید پر کمیشن چھ ہزار روپے کا پتہ۔ ایئر ٹکٹ اور ایک سٹینڈرڈ سنڈی کیٹ بذریعہ مولانا محمد الرشید صاحب مغربی محل۔ لکھنؤ۔

نقلی مال سے بچئے



ہمیشہ تحصیلدار کمپنی کے تیار کردہ ٹوپل مچلی مارکہ کو الٹی مٹھتے شوز۔ چمپ شوز۔ ہاٹ سلپر استعمال کیجئے، نقلی مال پر ٹوپل مچلی مارکہ نہ ہوگا۔ اپنے شہر کے ہر دوکان داروں سے طلب کیجئے۔
(دکاندار غیر مست ملت طلب کریں)

تحصیلدار اینڈ کو کوٹھی محلہ ۲ پوسٹ بکس ۱۸۸۶ گلگتہ۔ دہلی شہر کیٹ اگرو

لاکھوں روپیہ نفع کے رالعام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ سالانہ سو فی صد منافع کا رالعام آپ کی توجہ سے ملے
جس میں شامل ہو کر لاکھوں روپیہ کے نقد انعام جنوری 1937ء
اور اپریل 1937ء میں حاصل کریں تو ایک کارڈ بھیج کر
مفصل قواعد و ضوابط منگالیں۔

اس کے علاوہ یورپین سلطنتوں کے تسمکات قرضہ کے
روپے لگا کر ان سلطنتوں کے ہزاروں روپے ماہوار
کے انعام آپ حاصل کرنا چاہیں تو یہ قواعد بھی طلب کریں۔

مینجر کارخانہ آبجیات لمیٹڈ

پنڈی بہاؤ الدین - پنجاب

اگر آپ کی بیوی کی صحت تباہ ہو چکی ہے تو پریشان نہ ہو جسے ہسٹریا سائیڈ

سے فائدہ اٹھائیے۔ ہسٹریا سائیڈ ہر امراض نسوانی کیلئے بے بہا
اگر صفت دنیا کے طب کی ہی ایجاد ہے۔ کجوابی، کمزوری، رخ، دل کی
دھڑکن، ہاڈ گولہ، سر کا کیٹے ایک بے بدل اور بیفر خوشنالہ جادو
انرا کیر ہے۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ اہل اہلئے اصحاب ہسٹریا سائیڈ
کے شعل کیا تحریر فرماتے ہیں۔

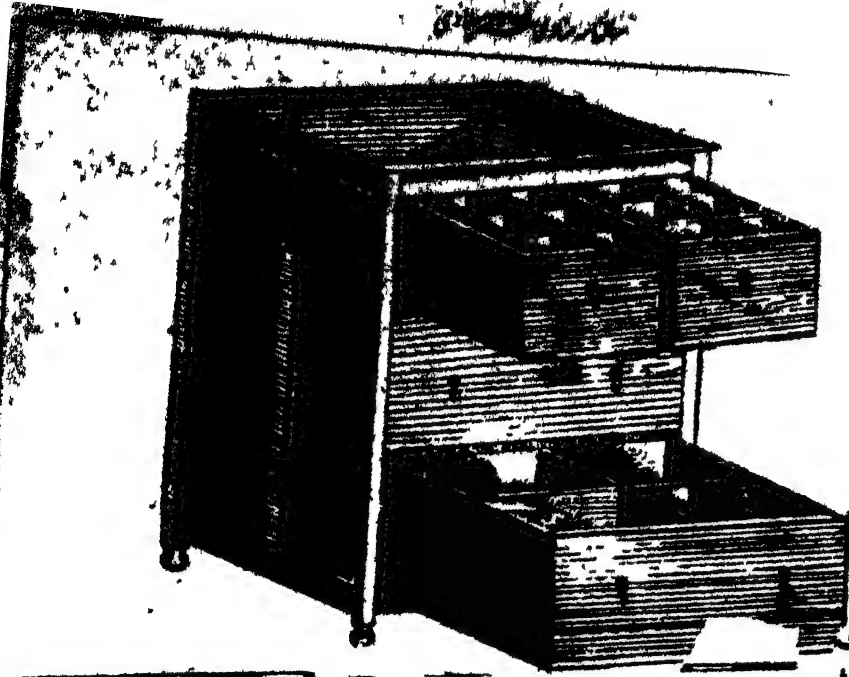
کراچی موٹر ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء
حقیقتاً آپ کی ہسٹریا سائیڈ ایک نہایت
عہہ دہلے ہے۔ خوشیاں جو آپ کے
میں دستیاب ہو گئے ہیں یہ سب
لڑکی کو کلیتہاً ادا ہے۔ یہاں سے بلکہ
اس پادشہی ہسٹریا سائیڈ بند یودی
پی بواپی ڈاک بھیج کر پکڑو فرمائیں
تجارت رام نیٹھی مالک فرم موہن
لال بھگت ہم اینڈ کمپنی کراچی
۲۔ دہرو دھن ہے جانا ہسٹریا
نگہ صاحب ریجنٹ گراؤنڈ فن کپن
ہزاروں شواہد تحریر فرماتے ہیں۔
اپنی اہلیکی باری لیں گے
ہزاروں مصلحتیں کتنے مگر جسود۔ اکی
مالت بد سے ہر ہوتی گئی۔ انہیں
۲ تھوں پر دھڑک رہا تھا امدان
بھروس ۱۵۔ ۲۰ دوسرے ہوئے تھاب
اسے ہسٹریا سائیڈ دیا جا رہا ہے۔ اب
دو ہسٹریا جی ہے۔ چھ دن میں ایک
دو ہوئے ہیں بہت معمولی براہ کرم
محنت فی عیشی (۱۰۰ کیم) 2/8/- علاوہ محمولہ ایک
مینیکل میسر جی لیو ریشی حوصل قاضی دہلی

دارالافتاح بٹھاو کا خانہ عینک سازی

ڈاکٹر ایچ۔ ایم سلطان اینڈ سنس حیدر آباد کن
جب کبھی آپ کی آنکھیں کلپنے پڑھنے دور دیکھنے اور دور
سے پریشان کریں تو اپنے قدیم مندرجہ بالا
پستہ پر تشدد لینا کر بعد معائنہ چشم بلا فیس مفید
عیسکوں سے تکلیف رفع فرمائیں۔

قیمتیں بالیقین پائیداری اور عمدگی کا لحاظ کرتے
ہوئے بہت کم ہیں۔ مکمل عینک عمدہ لینس کے ساتھ
سرف دس سو روپیہ جلی۔ جز معاش حضرات وغریب طلباء
کے ساتھ ہر وقت کھانے پینے کی جاسکتی ہے۔

اس ۱۵۔ دن۔ میں ادس
بیس ڈرام
جو گئے اوما۔
کوئی عمدہ نہیں ہیں بوند
کے لئے بے مثل دعا ہسٹریا سائیڈ
پر بہت یقین ہے۔



دستور
کے تحت میں ہاکیٹر
لے گا پندرہ
بجے

لوہا کا دار الماری

چی خانوں میں رکھنے کیلئے بنائی گئی ہے
کے مصالحے اور وال، چاول وغیرہ رکھنے کیلئے خانے ہیں جن میں

میں زہریلے اور موزی جانوروں سے محفوظ رہتی ہیں۔ یہ بہت خوبصورت

اور آرام کی چیز ہے۔ قیمت آٹھ روپے (بشلی)

ورما ہائی۔ اینڈ کمپنی کشتیری دروازہ ملی

روزی کمانے کے ہنر

ذیل میں روزی کمانے کیلئے چند عجرب اور آسان نسخے لکھے جاتے ہیں جن سے ہر ہندوستانی جو بے روزگاری اور بے کاری میں مبتلا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ میری غیر مطبوعہ کتاب روزی کا اقتباس ہے۔ حسین۔

خضاب برش سے لگایا جائے لیکن اگر انگلی سے بھی لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے جلد پردہ نہیں پڑتا۔ یہ خضاب لگانے سے پیشتر بالوں کو خوب دھو لینا چاہئے تاکہ ان میں تیل کی چکنائی باقی نہ رہے۔ اور استعمال کے بعد بھی گرم پانی اور صابن سے بالوں کو دھو لینا چاہئے۔

بالوں کیلئے خوشبودار تیل بازاروں میں خوشبودار تیل کثرت کے ساتھ فروخت

ہوتے ہیں۔ پہلے تو زیادہ تر غیر مالک ہی کے تیل بنے ہوئے بازاروں میں دستیاب ہوتے تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ہندوستانی فرموں نے بھی اس جانب توجہ مبذول کی ہے اور سر کے بالوں کیلئے اعلیٰ قسم کے سودیشی تیل بازاروں میں نظر آنے لگے ہیں۔

ابھی اس تجارت کیلئے ملک میں بہت وسیع میدان موجود ہے اگر ہمارے بیکار نوجوان اس صنعت کی جانب توجہ کریں تو بہت ہی قلیل سرمایہ سے وہ اپنی معاش آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں بالوں کے لئے خوشبودار تیل بنانے کا ایک نہایت عجرب اور سادہ ہی نہایت آسان طریقہ درج کرتے ہیں جس کی مدد سے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار تیل کوڑیوں کے مول تیار کیا جاسکتا ہے اور اس کو بازار میں معقول قیمت پر فروخت کر کے کافی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ حسب ذیل ہے :-

میں ادونس

بنز و بیڈ آئل

میں ڈرام

چمیل کا تیل

میں بوند

آلو گلاب

چالیس بوند

تیل گل نارنج

میں بوند

برگٹ آئیل

چالیس بوند

آئیل آف مسام

ان تمام چیزوں کو ملا کر شیشیوں میں بھر لیں۔ نیز و بیڈ آئیل بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک پیسٹ روغن بادام میں ایک آدھ بنز و بیڈ

سفوف خضاب ہلک میں خضاب کی مانگ جس قدر زیادہ ہے وہ کسی مراحت کی محتاج نہیں۔ مگر ایک خاص حتمہ طے کرنے پر لا تعداد اصحاب خضاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور ان ضرورت مندوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔

بازاروں میں جو مختلف اقسام کے خضاب فروخت ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر غیر مالک کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جرمن اور جاپانی خضابوں کو ہندوستان میں غیر معمولی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے ذریعہ ہر سال رقم خیر ہندوستان سے گھنٹہ گھنٹہ ان ملک میں جاتی ہے۔ خضاب ایسی چیز نہیں ہے جو ہندوستان میں تیار نہ کی جاسکے لیکن اہل ملک نے ابھی اس جانب توجہ کم کی ہے کہ تجارتی لائسنس پر خضاب سازی کی صنعت کو فروغ دیا جاسکے ہندوستان میں جو خضاب بالعموم تیار کئے جاتے ہیں وہ بالکل دقتیاب ہوتے ہیں اور اپنی مقبولیت میں بازار کے مروجہ بدیشی خضابوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بعض اصحاب نے جدید طریقہ جو خضاب بنائے ہیں ان کے نسخے بدیشی خضابوں کی طرح عمائدہ نہیں۔

ہم ذیل میں ایک بہت عمدہ سفوف خضاب بنانے کا طریقہ درج کرتے ہیں۔ اگر اسے بنا کر تجارتی لائسنس پر فروخت کیا جائے تو ہمارے نام سرمایہ سے معقول فائدہ کی امید ہے۔ اس نسخے سے جو خضاب تیار ہو گا وہ جرمنی اور جاپان کے بہترین خضابوں سے کسی طرح کم نہ ہو گا۔ طریقہ حسب ذیل ہے :-

دو ادونس

ٹارٹرک ایسڈ

چار ادونس

بریم ہیکسائیڈ

دو ادونس

پرائیما ٹیلن ڈیامین

ان تمام چیزوں کو آپس میں ملا کر ایسی بوتلوں میں رکھیں جن کے گلاس مضبوطی کے ساتھ بند ہوں۔ ضرورت کے وقت کسی قدر سفوف نکال کر اسے پانی میں گھولیں اور سفید بالوں پر لگائیں۔ چند منٹ میں بالوں کی سفیدی سیاہ قدرتی رنگ سے بدل جائے گی بہتر تو یہ ہے کہ

کو کچل کر حل کریں اور اس کے بعد کسی باریک کپڑے میں چھان لیں نیز پتھر
آئین تیار ہو جائے گا۔

نیم کا صابن معمولی امراض جلد کیلئے نیم کا صابن بہت مفید
ثابت ہوا ہے اور گرمیوں کے موسم میں اکثر
اشخاص اسی سے غسل کرتے ہیں، چونکہ نیم کا صابن دوسرے بیش قیمت
جراثیم کش صابنوں کے مقابلہ میں بہت ارزاں ہوتا ہے اس لئے بیکہ
یہ اس کی مانگ بھی زیادہ ہے اور بازاروں میں بکثرت فروخت ہوتا
ہے۔ ہندوستان میں اس وقت کئی کارخانوں نے نیم کے صابن کی
تیاری کا کام شروع کر رکھا ہے اور انہیں معقول فائدہ بھی ہو رہا ہے۔
ہم ذیل میں نیم کے صابن کا ایک بہت آسان اور عمدہ طریقہ درج
کرتے ہیں جس کی مدد سے ایک مستعد نوجوان بغیر کسی زیادہ محنت کے
عمدہ نیم کا صابن تیار کر سکتا ہے۔ ملک میں افلاس اور بیماری کا عام
دور دورہ ہے۔ اگر ہمارے بیکار نوجوان ملازمتوں کی تلاش میں
سہ گرواں پھرنے کے بجائے نیم کے صابن کی تجارت شروع کر دیں تو
وہ بہت سی کم سرمایہ سے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
نیم کا صابن بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ ریل کاتیل ۵ سیر
نیم کاتیل ایک سیر
کاسٹک سوڈا (۷ ڈگری سے ۷۲ ڈگری تک) ایک سیر
پانی دو سیر
وکتور یا بیو ۳ سیر
بورمینائن زرد رنگ ۱۲ سیر

پہلے کاسٹک سوڈے کو پانی میں حل کر کے علیحدہ کسی مقام پر ٹھنڈا
ہونے کیلئے رکھ دیں۔ اس کے بعد دوسرے برتن میں ماربل اور نیم کے
تیل کی باہم آمیزش کریں اور اس میں کاسٹک سوڈا لائی ملا کر کسی چمچے
یا لکڑی سے برابر ملاتے رہیں۔ جب یہ مرکب گاڑا ہو جائے تو اس میں
رنگ ملا دیں اور اس طرح بالائی کی طرح جو مرکب تیار ہو اس کو دو دن تک
علیحدہ رکھ دیں۔

صابن تیار ہے سانچہ کے ذریعہ اس کی ٹکیاں بنا کر بازاروں
میں فروخت کریں۔ کسی چیز کی تجارت کو بازاروں میں فروغ دینے کیلئے
بہ ضروری ہے کہ اسے پبلک کے سامنے نفاست اور بلیقہ کے ساتھ
بسنایا جائے۔ صابن کے مختلف سانچے بازاروں میں دستیاب ہو جاتے
ہیں۔ جس شخص کی جی بنانا منظور ہو اس کا سانچہ خرید لیں تیار شدہ ٹکیوں کو

رنگین کاغذ میں پیسٹ کر کارڈ بورڈ کے خوشنما بکسوں میں فروخت کرنا چاہئے
تاکہ یہ پبلک کی نظروں میں کشش پیدا کر سکیں۔

ہر مہینے شہر میں نیم کے صابن کی تجارت با آسانی فروغ پذیر ہو سکتی
ہے اور ہمارے بیکار نوجوان اس کے ذریعہ معقول فائدہ حاصل
کر سکتے ہیں۔

پین بام درد دور کرنے کیلئے مختلف اقسام کی دوائیں بننے
سے ناموں سے بازاروں میں بکثرت فروخت ہوتی
ہیں اور ان کی تجارت کرنے والی فرمیں معقول فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ذیل
میں ہم نہایت زود اثر اور محرب پین بام نسخہ درج کرتے ہیں۔ اصل
میں یہ ایک مشہور مغربی پین بام کا نسخہ ہے جس کی فروخت سے ایک
کارخانہ نے ہندوستان ہی سے چند سال کے اندر لاکھوں روپے
کمل لئے ہیں نسخہ درج ذیل ہے:-

شہد ۱۲ پونڈ
موم خالص ۱۲ پونڈ
ونٹر گرین کاتیل دو اونس
اسپرٹ نارپین ایک اونس
لاؤ نیم دو اونس
چربی (ولایتی پین باموں میں بالعموم "لارڈ" یعنی سور کی چربی
مستعمل ہوتی ہے) ۱۲ پونڈ

دروازے رنگنے کیلئے حسب ذیل طریقہ سے
سبز رنگ عمدہ سبز رنگ تیار کر کے با آسانی بازاروں میں
فروخت کیا جاسکتا ہے۔

سفوف درڈ گرس ۲۲ پونڈ چائینا کلے ۵۵ پونڈ
باریس ۵۶ پونڈ اسی کاتیل خام ۸ گیلن
خوشبودار سگار ہندوستان کے اونچے طبقوں میں سگار پینے
کا رواج عام ہو گیا ہے اور خالص سگار دیوں
کے موسم میں تو سگار کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ سگار جنوی ہندوستان
میں بھی بننے لگی ہیں لیکن ان کی تعداد اس قدر کم ہوتی ہے کہ اپنی مقامی
ضروریات ہی کو پورا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کے مارکٹ میں غیر
ملکی سگار جھانٹے ہوئے ہیں۔

اگر سگار سازی کی صنعت کی جانب توجہ کی جائے تو یہ ایک
منفعت بخش تجارت ثابت ہوگی وسیع پیمانہ پر کارخانے قائم کر کے
علاوہ اگر ہمارے بیکار نوجوان تہوڑی مقدار میں سگار ہاتھ سے تیار

کر لیا کریں تو اپنی قوت لایموت حاصل کر ہی لیں گے۔

سنگار بنانے میں تنباکو کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہے اس کو خوشبودار بنانے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تنباکو کو کو پانی میں بھگو کر رکھا جائے اس طرح تنباکو کی بدبو بھی کم ہو جائے گی اور ضرورت سے زیادہ تیزی بھی رفع ہو جائے گی۔

اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑے برتن میں پانی بھر کر اس میں تنباکو کو ڈبو دیں اور اوپر سے کوئی دزنی چیز رکھ دیں۔ تاکہ تنباکو دبا رہے۔ پانی دن میں کئی مرتبہ بدنا چھبے پانی بدلنے وقت تنباکو کو ہاتھ سے دبا کر نچوڑ بھی دیں۔ اس طرح اس کی بدبو اور تیزی رفع ہو جائے گی اس کے ساتھ ہی پتیاں بھی نرم ہو جائیں گی۔

تنباکو تین دن تک پانی میں بھگونے کے بعد اسے برتن سے نکال لیں اور صاف پانی میں دھو کر سایہ میں ہوا دار جگہ پر خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ پتیاں خشک ہونے پر سنگار بنانے کیلئے تیار ہو جائیں گی۔

اس کے بعد حسب ذیل نسخہ کام میں لائیں :-

دو ڈرام	ونیلا
دو ڈرام	نورنگا
دو ڈرام	اورس
دو اونس	اکھل
ایک ڈرام	کارٹ تانوس
ایک ڈرام	فلوریونڈ
۱/۲ ڈرام	کاربونفل
چار اونس	پانی

ان چیزوں کا ٹھیکہ بنوالیں۔ اور ضرورت کے وقت اس میں ایک حصہ پانی اور دو حصے اکھل ملا کر پتلا کر لیں۔

سنگار سازی کے سلسلہ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تنباکو زیادہ گرم مقام پر نہ رکھا جائے ورنہ اس کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے مندرجہ بالا طریقہ سے جو سنگار تیار کئے جائیں گے وہ جراثیم سے عمدہ اور خوش ذائقہ ہوں گے اور لوگ انہیں پسند کریں گے۔

کولڈ کریم کولڈ کریم کا رواج ملک میں بڑھ رہا ہے اور یہ بھی غیر تیار ہی بھی کافی فائدہ بخش ثابت ہو سکتی ہے۔

کولڈ کریم بنانے کا ایک عمدہ طریقہ حسب ذیل ہے :-
سفید موم ایک اونس

سپر سیٹی
روغن بادام

ایک اونس
۱/۲ پائینٹ

ان سب چیزوں کو ایک واسٹا بنہ پر ملانا چاہئے۔ پھر اس کو پتھر کے ایک برتن میں جو گرم پانی رکھ کر گرم کیا گیا ہو ڈالیں اس کے بعد چار اونس گلاب کا عرق آہستہ آہستہ ملائیں اور کسی چیز سے اس وقت تک ہلاتے رہیں جب تک کہ مرکب دودھ کی طرح سفید نہ ہو جائے پھٹنڈا ہو جائے۔ پھٹنڈا ہونے پر اسے شیشیوں میں بھر لیں زیادہ خوشبودار بنانے کیلئے برگٹ لیور کے چند قطرے شامل کر دیں۔

نقلی سنگ مرمر کے کھلونے بچوں کے کھیلنے کیلئے نقلی سنگ مرمر کے کھلونے اور

گولیاں بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے :-

۲۰ حصے	سفیدہ باریک
۱۰ حصے	پلاسٹک آف سپرس
۱۰ حصے	پسا ہوا تازہ جونا
۲ حصے	سوڈے کی گینی

ان چیزوں کو ملا کر کسی قدر سوکھنے پر سا پنچر کے ذریعہ کھلونے یا گولیاں بنا لینا چاہیں۔ گولیوں کو کاٹھ کے دوہرے پتروں سے ٹسکنجہ وار سا پنچر میں تھوڑی دیر ہلانے سے یہ خوب گول ہو جاتی ہیں اس مصالحہ سے بنائے ہوئے کھلونوں اور اصلی سنگ مرمر کے کھلونوں میں بیکشلی امتیاز کیا جاسکے گا۔

جاپان میں سنگ مرمر کے نقلی کھلونے چینی مٹی۔ پسے ہوئے پورسلین اور سوڈے کی گینی سے بنائے جاتے ہیں۔ یہ سوڈا بہت تیز بھٹی میں پھونکا جاتا ہے لیکن اس طریقہ سے کھلونے بنیہ شیشیوں کی مدد کے آسانی سے بنائے نہیں جاسکتے۔ اس لئے جو لوگ مختصر زمانہ پر ہاتھ سے نقلی سنگ مرمر کے کھلونے وغیرہ کا کام شروع کرنا چاہتے ہیں انہیں مندرجہ طریقہ ہی کام میں لانا چاہئے۔

گولیاں اور کھلونوں کو بنا کر انہیں ہاتھ سے رنگ لیا جاتا ہے اور اگر ان کو آگ میں پتالیا جائے تو رنگ پختہ ہو جائے گا اور وہ آسانی سے خراب نہ ہو سکے گا۔

سائیکلو سٹائل کی روشنائی ہندوستانی دفینوں میں سائیکلو سٹائل کی روشنائی عام ہے اس کے لئے ایک خاص قسم کی سیاہی درکار ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہندوستانی فرموں نے ایسی سائیکلو سٹائل کی روشنائی

بنانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی ہے اس تجارت کا میدان ہندوستان میں بہت وسیع ہے اور اگر مستعد نوجوان تھوڑے سرمایہ سے اس تجارت کو شروع کرنا چاہیں تو معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سانیکلوستان کی روشنائی بنانا بہت آسان ہے، ذیل میں اس کی تیاری کا ایک عمدہ طریقہ درج کیا جاتا ہے۔

انیلائن بلیو۔ ۲ حصے

گلیسرین ایک حصہ

رکٹی فائیڈ اسپرٹ حسب ضرورت

پہلے انیلائن رنگ کو گلیسرین میں خوب باریک پس لیں۔ اس کے بعد اس میں اس قدر اسپرٹ ملائیں کہ پتلی لٹی سی بن جائے۔ صاب سے آخر میں روشنائی کی بو کو خوشگوار بنانے کیلئے آئل آف کلوڑ کے چند قطرے شامل کر دیں۔ نہایت عمدہ روشنائی تیار ہو جائے گی۔

ڈپلی کیٹر روشنائی رائج ہیں ان کی روشنائی بنانا بھی ایک منفعت بخش تجارت ہے۔ ڈپلی کیٹر روشنائی میں زیادہ سرمایہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ اس کی تیاری میں کوئی خاص دشواری ہے ایک مختصر نوجوان چند روپوں سے اس کی تجارت شروع کر کے بیکاری کے عذاب سے نجات حاصل کر سکتا ہے ذیل میں دو قسم کی روشنائیاں بنانے کے محرب طریقے درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) اگر نیلے رنگ کی روشنائی بنانا ہو۔

بلیو انیلائن ۱/۲ اونس

اکھل ۱ اونس

گلیسرین ۱ اونس

شکر ۲ ڈرام

پانی ۶ اونس

سب سے پہلے انیلائن کو اکھل میں خوب حل کر لیں اور اس کے بعد دوسری چیزوں کو ملا کر نرم آئینہ پر جوش دیں۔ جب سیلوشن مکمل ہو جائے تو برتن کو آگ پر سے اتار لیں۔

(۲) اگر سبز رنگ کی روشنائی تیار کرنا ہو تو اس کیلئے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا جائے گا:-

انیلائن گرین ڈی ۰۰ اگرین

گلیشیل ایکسٹریکٹ ۵ پونڈ

گلیسرین ۱/۲ ڈرام

رکٹی فائیڈ اسپرٹ

آب مقطر

۱ ڈرام

۷ ڈرام

مندرجہ بالا طریقہ پر رنگ کو دوسری چیزوں کے مرکب میں حل کریں۔ عمدہ سبز رنگ کی ڈپلی کیٹر روشنائی تیار ہو جائے گی۔

مختلف اقسام کی روشنائیاں تجربہ کے سلسلہ میں انگریزی اور دیسی

سیاہیوں کی ضرورت ہر شخص کو ہوتی ہے۔ اور ان کی تجارت بہت فائدہ بخش ہے۔ اس معیون میں ہم مختلف اقسام کی روشنائیاں بنانے کے طریقہ درج کرتے ہیں۔ ہمارے تعلیم یافتہ بیکار نوجوان تھوڑے سرمایہ سے اس کام کو شروع کر کے فکر معیشت سے آزاد ہو سکتے ہیں۔

ملک میں بلیو بلیک روشنائی کا رواج زیادہ ہے، اگر اس کی بلیو اسکولوں اور دفاتروں میں گشت کر کے فروخت کی جائے تو معقول فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور اعلیٰ قسم کی بلیو بلیک نہایت آسانی سے بیکری زیادہ خرچ کے تیار کی جاسکتی ہے۔

بلیو بلیک بنانے کے طریقے درج ذیل ہیں:-

(۱) ہیراکیس ایک پاؤ نیل توتیا ۱/۲ پاؤ

نیلارنگ ایک پاؤ گوند بول ایک پاؤ

بھنگری ۱/۲ پاؤ

اول الذکر تین چیزوں کو بیس سیر پانی میں ہلکی آہنی پر پکائیں اور ایک گھنٹہ بعد بول کا گوند اور بھنگری ملا دیں تین دن بعد چھان کر بوتلوں میں بھر لیں۔ عمدہ خوش رنگ سیاہی تیار ہو جائے گی۔

(۲) بیڑہ ایک پاؤ کیس ۱/۲ پاؤ

نیل ۱/۲ پاؤ

ان چیزوں کو کھل کر کے دو سیر پانی میں ملا دیں۔

موجودہ زمانہ میں روشنائی کی ٹیکوں کا بھی رواج زیادہ ہے انکے بنانے کا طریقہ درج ہے:-

اکزاکم ایسڈ تین پاؤ سلفیٹ آف انڈگو ایک پاؤ

وانہ دارچینی ۱/۲ سیر گوند بول ایک پاؤ

ان سب چیزوں کو باریک پیسکر تھوڑا پانی ملائیں۔ اور چھچھ

گرین کی ٹیکیاں بنالیں۔ ایک ٹیکہ ایک بڑی دوات کیلئے کافی ہے۔

کاپی کرنے کی روشنائی بھی بازار میں بکثرت فروخت ہوتی ہے

اور اس کی تیاری کا طریقہ درج ذیل ہے:-

معمولی سیاہی میں ستوری گلیسرین یا مصری ملائیں۔ کاپی کی سیاہی بن جائے گی۔

اس کی کسی تھریسے پانچ چھ کاپیاں باسانی حاصل کیجا سکتی ہیں۔ ہندوستان میں دیسی سیاہیوں کا رواج بھی عام ہے اور پرانے فیض کے بزرگ تو صرف اسی روشنائی سے کام لیتے ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:-

کاجل ایک سیر صفوف مازو۔ دو سیر صفوف گوند بھول دو سیر۔ ان سیکو لوہے کی کڑہائی میں ڈالک خوب رگڑیں اور پانی بقدر اندازہ ڈالنے جائیں جب سب چیزیں کیجا ہو جائیں تو اسے کسی برتن میں نکال لیں۔ دیسی سیاہی تیار ہے۔

عمدہ دیسی سیاہی بنانے کا ایک اور طریقہ درج ذیل ہے۔

کاجل	ایک سیر
کچی لاکھ	پاؤ کھیر
گوند بھول	تین پاؤ
سجی	دو تولہ
سہاگہ	دو تولہ

ان سب چیزوں کو لوہے کی کڑہائی میں ڈال کر خوب رگڑیں اور ستورہ ستورہ پانی ملائے جائیں۔ تاکہ سب کیجا ہو جائیں۔ اور رگڑنے میں سہولت رہے۔ بہت عمدہ کچا دیسی سیاہی تیار ہو جائے گی۔

دیسی سیاہی کی خوشنایاں بنا کر اگر بازار میں فروخت کی جائیں تو معقول فائدہ ہوگا۔ اور کچھ مندرجہ بالا طریقہ سے سیاہی بہت عمدہ تیار ہوتی ہے۔ اس لئے عوام میں پسند بھی کی جائے گی۔

بچے جس سیاہی سے تختی وغیرہ لکھتے ہیں۔ وہ بہت آسانی سے تیار ہوتی ہے۔ اور اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ صرف مصرولی کاجل اور گوند ملا کر تختی کی سیاہی تیار کی جا سکتی ہے۔ روغن کچھ یا رنیدی کے تیل کا کاجل اچھا ہوتا ہے۔ اور یہ گھر میں باسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دو چار پیسوں کے خرچ سے بچوں کیلئے تختی لکھنے کی سیاہی کافی مقدار میں تیار ہو جائے گی۔

وارنش وارنش کا رو بار اس زمانے میں ترقی پر ہے۔ آج کوئی تہذیب یافتہ گھر اور کوئی دفتر ایسا نہیں۔ جہاں میز کھلیا الماریاں اور کلوڑی کی آرائشی چیزیں موجود نہ ہوں۔ ان چیزوں پر وقتاً فوقتاً وارنش کرانی کی ضرورت پڑتی ہے۔

وارنش کے بنانے کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ اور خوبی یہ ہے

کہ دیسی وارنش، ولاتی وارنش سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو اشخاص ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس وارنش کو تیار کر کے اس کی تجارت سے فائدہ اٹھائیں۔

وارنش بنانے کی ترکیب

گندہ ہر وزہ خشک آدھ سیر رال آدھ پاؤ تیل تارچن اصلی ایک بوتل رال اور گندہ سے ہر وزے کو ایک دیکھی میں ڈال کر ہلکی ہلکی آہ پھر لیں اور کڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب یہ دونوں چیزیں پھل جائیں اور ایک جان ہو جائیں تو دیکھی اتار لیں پھر دیکھی کے منہ پر بوریا نہ کر کے کس کر بانہ دیں۔ عین بیچ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے تارچن کی بوتل اس میں سے الٹ دیں بعد میں دیکھی کو ذرا ہلاتے رہیں۔ ہنڈا ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں یہ نہایت عمدہ وارنش ہے۔

کپڑے دھونے کا بہترین صابن کپڑے دھونے کے صابن کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ اور یہ نہایت نفع بخش چیز ہے۔ جو اشخاص کم سرمایہ لگا کر نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ کاروبار مفید ہے صابون کے نسخے بے شمار ہیں لیکن سب سے بہتر نسخہ وہ ہے جو ارازاں بھی تیار ہو اور کپڑے کے صاف کرنے میں اسے خاص اہمیت حاصل ہو۔ ذیل میں ایک نہایت عمدہ صابن کا نسخہ لکھا جاتا ہے:-

مہوے کا تیل	چالیس پونڈ
آدھ گندم	چالیس پونڈ
سوڈا لائی	تیس پونڈ
سوڈیم کلورائیڈ	پندرہ پونڈ
سوڈا لیش	پندرہ پونڈ
پانی	بیس گیلن

پہلے مہوے کے تیل کو صاف کر لیجئے اس کے بعد تیل کو دیکھی میں ڈال کر جوش دیکھئے اور اس میں پانی کے چند چھینے ڈال کر دیکھئے جب وہ کڑکڑانے لگے اور اس میں سے جھاگ اٹھنے لگیں تو انہیں تین چوتھائی سوڈا لائی ڈال دیکھئے اور بدستور جوش دیکھئے اس کے بعد تمام پانی اس میں ڈال دیکھئے اور دو گھنٹے تک اسے جوش دیکھئے جب شہد کی سی صورت ہو جائے تو آگ پر سے اتار لیجئے اور دوسرے برتن میں اسے الٹ دیکھئے۔ اس کے بعد آدھ گندم سوڈیم کلورائیڈ اور سوڈا لیش اس میں ڈال دیکھئے اور ڈال کر اتنا ملائے کہ ایک جان ہو جائے اور صاف آخر میں ایک چوتھائی سوڈا لائی جو باقی ہے

اسے بھی ملا دیجئے جب خشک ہو جائے تو ٹھیکیاں بنا لیجئے اور ان ٹھیکوں کو تین دن تک نہ چھپ میں رکھئے۔

چہرے کے داغ دھبے دور کرنے کا صابن یہ صابن بھی ایک نفع بخش چیز ہے۔ اور اس کی تجارت بھی آجکل ترقی پر ہے۔ ذیل میں ایک ہنایت عمدہ نسخہ لکھا جاتا ہے :-

سوڈا کاشک ایک پاؤ
صاف پانی تین پاؤ
میٹھا تیل ایک سیر
میدہ گھیروں ۱/۲ چٹانک

سب پہلے سوڈا کاشک کو پانی میں خوب حل کیا جائے پھر تیل میں میدہ ملا جائے۔ جب کاشک پانی میں خوب حل ہو جائے تو اسے آہستہ آہستہ تیل اور ملے ہوئے میپے میں ڈالیں اور دس منٹ تک ہلاتے رہیں۔ ان کو کرہ بانی میں ڈالکر آئینہ دیں اور ہلاتے رہیں۔ جب قوام سخت ہو جائے تو خوشنما چوڑے کے فریم میں ڈالیں اور کچھ دیر تک پڑا رہنے دیں جب منجمد ہو جائے تو اس کی ٹکیاں کاٹ لیں اب اس صابن کا کوئی اچھا نام تجویز کر کے اسے دوکانداروں اور ایجنٹوں کی معرفت فروخت کریں۔

محفوظ پھلوں کی تجارت پھلوں کو عرصہ تک بوتلوں میں محفوظ رکھنے کا طریقہ حال ہی میں ہندوستان میں رائج ہوا ہے۔ اس سے پیشتر ہندوستان میں صرف یہی ایک طریقہ رائج تھا کہ آنولہ یا آم وغیرہ کو شکر کے قوام میں ڈال کر مرہ کی صورت میں محفوظ رکھا جائے۔

یورپین فرموں نے پھلوں کو ان کی اصلی صورت اور اصلی حالت میں ہندوستان پہنچ کر یہاں صنعت و تجارت کا ایک دروازہ کھول دیا ہے باوجودیکہ وہ ایک ہندوستانی فرموں نے ہی اب یہ کام شروع کر دیا ہے لیکن اس کے لئے ایسی میدان بہت وسیع ہے پھلوں کو ان کی اصلی حالت میں عرصہ تک محفوظ رکھنا زیادہ دشوار نہیں ہے اور اگر ہمارے بیکار نوجوان اس کام کو تجارتی لائقوں پر شروع کریں تو بہت محفوظ سے سرمایہ سے معقول مالی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کو شروع کرنے کے لئے چند بڑے سائیز کی بوتلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھے شکر مٹر کی۔ ایک دلائی چوڑے کی اور ایک سٹرپلائٹرز کی جو بوتلوں کو اندر سے گرم کر سکے۔

۲۸۹

اس کام میں بوتلوں کا انتخاب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بازار میں مختلف اقسام کی بوتلیں دستیاب ہوتی ہیں لیکن کارآمد ہی بوتلیں ہوتی ہیں جن کا منہ چوڑا ہو اور جن میں لاک بھی شیشے کا لگا ہو۔ بعض بوتلوں میں سوڈے کی بوتلوں کی طرح ربر کا چھلا بھی لگا ہوتا ہے۔ یہ بھی کام آسکتی ہیں۔ لیکن جن بوتلوں کے لاک دہات کے بنے ہوئے ہیں وہ زیادہ مفید نہیں ثابت ہوتیں۔ کیونکہ اندر بند کئے ہوئے پھلوں میں جو ایسڈ ہوتا ہے وہ دہات کے بنے ہوئے لاک پر اثر انداز ہو کر تارک ہے اور اس طرح اس زہر کے پیدا ہو جانے کے اندیشہ رہتا ہے جو دہاتوں سے پیدا ہوتا ہے۔

اسپرنگ کلب کی بوتلیں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ یہ مقابلتا زیادہ آسانی سے اسٹرپلائٹرز کی جاسکتی ہے۔ اور جس وقت انہیں اندر سے گرم کیا جائے تو ہوا خود بخود خارج ہو جاتی ہے۔

اسٹرپلائٹرز کے متعلق چوڑے کا ایک برتن جس میں بیک وقت چھ سات بوتلیں آسانی کے ساتھ آسکیں کافی ہوگا۔ اس کا پینڈا بانس کی کھجیوں کا ہونا چاہئے اور اس کو تار سے تار باندھ دینا چاہئے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ گرم پانی آسانی کے ساتھ بوتلوں تک پہنچ سکے ورنہ ٹیپر پیر میں فرق پڑ جائے گا اندیشہ رہتا ہے۔

معمولی چوڑے سے دلائی چوڑا اس کام کیلئے زیادہ سودمند ہے کیونکہ اس میں مدت کا ایک درجہ قائم رہ سکتا ہے۔ ٹیپر پیر کا درجہ ۲۱۲ ڈگری فہرینس سے کم رہنا چاہئے۔

جن پھلوں کو محفوظ کرنا ہو یا تو پختہ ہوں یا نیم پختہ انہیں ستر پانی سے خوب دھو لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی بوتلوں کو بھی پانی سے خوب صاف کر لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد پھلوں کو بوتلوں کے اندر بھرنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ کسی پھل پر خراش نہ آئے۔ پھلوں کی تہہ برابر ہونا چاہئے۔

شکر کے قوام کے بجائے صرف پانی کی مدد سے بھی پھلوں کو بوتلوں کے اندر محفوظ رکھا جاسکتا ہے لیکن اس طرح ذالیقہ میں شیرینی کم ہو جاتی ہے۔

ایک گیلن پانی میں دو سیر شکر کا تھلا قوام تیار کر لیں۔ اس سے پھلوں کا ذالیقہ بہت لذیذ رہتا ہے۔ اس قوام کو باریک کپڑے میں کئی مرتبہ چھان کر سرد ہو جانے کے بعد بوتلوں میں آہستہ آہستہ بھرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ بوتل صرف ایک انچ کے قریب خالی رہے۔ اس کے بعد بوتل کا لاک آہستگی کے ساتھ بند کر دیں اور بوتلوں کو اسٹرپلائٹرز کے

کچھپوں کے چنبیسے میں اس طرح رکھیں کہ ہر بوتل چٹوڑہ علیحدہ رہے۔ اس کے بعد اسٹریٹائٹس زین سر دپانی اسقدر بھر دیں کہ وہ بوتلوں کی سطح تک پہنچ جائے اور اسے چولے پر رکھیں۔ اسٹریٹائٹس کی سطح میں ایک سوراخ ہونا چاہئے جس سے تھرمامیٹر کے ذریعہ درجہ حرارت معلوم ہوتا رہے۔

ٹھہرے بکھرے ۵، ۱۰ ڈگری سے ۵، ۱۰ ڈگری فہرہنہائٹ تک رہنا چاہئے ایک پونڈ سے ذیڑہ پونڈ کی بوتلوں کے لئے دو گھنٹے کافی ہوتے ہیں۔ زیادہ بڑی بوتلوں کو زیادہ دیر تک آگ پر رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد بوتلوں کو نکال کر ان کے کاگ خوب کس کر بند کر دیں اور سرد ہونے پر بازاروں میں فروخت کریں۔

دانت صاف کرنے کا عرق

ہندوستان میں مسواک کا استعمال عہد قدیم سے رہا ہے اور اب بھی اس کا رواج عام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستانی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسواک نہایت عمدہ چیز ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں منجنوں کا بھی رواج ہوا اور ان منجنوں کی فہرست میں معمولی سبے ہوئے کوئلہ سے لیکر وہ قیمتی منجن جن میں حفاظت دندان کیلئے مختلف ادویات شامل ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں ایسے اچھے منجن تیار ہوتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے جہاں ہندوستان کے مارکٹ پر مغربی ممالک چھارہ ہیں وہاں انہوں نے منجنوں کے میدان پر بھی چھاپہ مارا اور غیر ممالک سے سینکڑوں اقسام کے منجن سفوف یا پیسٹ کی صورت میں ہندوستان آنے لگے اور ہندوستانیوں نے اپنے قدیم اور مفید منجنوں کو چھوڑ کر ان غیر ملکی منجنوں کی حوصلہ افزائی بھی شروع کر دی۔

چونکہ اندوں ہندوستان میں مغربی ممالک کے پیسٹوں کا رواج زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ہم ایک عرق تیار کر نیکاطریقہ درج کرتے ہیں جس سے اگر غرضہ کیا جائے تو منہ سے خوشبو آتی ہے اور اس عرق کی مالش سے دانت بہت صاف ہو جاتے ہیں۔ علاوہ بریں مسوڈ ہوں کے لئے بھی یہ عرق مفید ہے۔ طریقہ حسب ذیل ہے:-

بنجونک ایسڈ ۳ گریں

روح پیپرہنٹ

کلوروفارم

ستھال

ٹنکچر پوکلپش

الکحل

لونگ کاتیل

۲ گریں

۲ گریں

ایک گریں

۱۰ گریں

ایک گریں

ایک گریں

ان چیزوں کو ایک بوتل میں ملا کر خوب ہلایا جائے۔ دانت صاف کرتے وقت ایک چائہ پانی میں اس کی دس بارہ بوندیں ڈال کر اچھی طرح ہلا لیں اور اس سے غرضہ بھی کریں اور دانت بھی ملیں۔

اگر ہمارے بیکار ہندوستانی نوجوان تجارتی لائٹوں پر اس عرق کی تیاری شروع کر دیں تو بہت تھوڑے سرمایہ سے معقول فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ذیل میں اسی قسم کے عرق کا ایک دوسرا نسخہ بھی درج کیا جاتا ہے:-

بورک ایسڈ

تیل پوکلپش

ٹنکچر بنزائٹ

تیل پیپرہنٹ

سیلال

تیل اینائٹ

لونگ کاتیل

تیل ستامن

آب مقطر

بنزرائیک ایسڈ

ایک گریں

۱۰ گریں

۸ گریں

۸ گریں

۸ گریں

۲ گریں

ایک گریں

۱۰ گریں

۲۰۰ گریں

۳ گریں

ان چیزوں کو بھی ایک بوتل میں ملا کر خوب ہلا لیں اور بوقت ضرورت ایک گلاس پانی میں اس عرق کی دس بارہ بوندیں استعمال کریں۔

اس عرق کو چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر بازار میں بآسانی فروخت کیا جاسکتا ہے اور چونکہ اسکا استعمال دانتوں کے لئے مفید ہے اس لئے پبلک میں اسے مقبولیت بھی کافی حاصل ہوگی۔ اور اس کے فروخت کرنے سے وہ بہت جلد معقول فائدہ حاصل کر کے فکر معاش سے مستغنی ہو جائیں گے۔

فیس پوڈر

ہندوستان میں پوڈر کا رواج فروغ پذیر ہے اور ان کی مختلف قسمیں یورپین ممالک سے تیار ہو کر بکثرت آتی ہیں۔ خواتین اسے اپنے چہرے کا رنگ نکھارنے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ فیشن ایبل اصحاب خط بنانے کے بعد پوڈر کا استعمال ضروری سمجھتے ہیں اور عام گھرانوں میں بچوں کو ہنڈانے کے بعد ان کے جسم پر پوڈر چھڑکا جاتا ہے۔

چونکہ ملک میں اس کی مانگ زیادہ ہے اس لئے یورپین سرمایہ دار اس کی فروخت سے ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان سے کھینچ لیتے ہیں۔ حالانکہ بہتر سے بہتر اقسام کے فیس پوڈر خود ہندوستان میں باسانی تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ہمارے بیکار نوجوان اگر ملازمتوں کی تلاش میں تھوکریں کھانے کے بجائے فیس پوڈر کی تیاری تجارتی لٹمنوں پر مشرور کریں تو انہیں معقول فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہم ایک عمدہ فیس پوڈر بنانے کا طریقہ درج ذیل کرتے ہیں۔ ضرورت مندوں کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے :-

پوڈر سازی کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز "گیولین" یا فرینچ چاک ہے۔ یہ ایک سفید رنگ کا سفوف ہوتا ہے۔ اور انگریزی دوائی دکانوں کی دوکانوں سے چند آنوں میں ایک پونڈ کا پکیٹ مل جاتا ہے۔

ایک پونڈ فرینچ چاک لے کر کسی چینی کے برتن میں ڈال دیں اور اس میں خشک گلابی رنگ اس قدر ملائیں کہ وہ سفید رنگ پر غالب آجائے۔ جب یہ دونوں چیزیں بالکل یکجان ہو جائیں تو اس میں روح گلاب یا عطر گلاب کے چند قطرے ملا دیں تاکہ سفوف میں تیز مہک پیدا ہو جائے اس مقصد کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ رکٹی فائیڈ اسپرٹ میں دلائی ایسنس کے چند قطرے ملا کر اعلیٰ درجہ کی خوشبو تیار کریں اور اسے مندرجہ بالا سفوف میں ملا دیں۔ اس طرح خوشبو بہت عمدہ اور دل فریب ہو جائے گی۔ اب پوڈر تیار ہے۔ اس کو خوشنما اور رنگین ڈبوں میں بھر کر بازار میں فروخت کریں۔

پوڈر سازی کا یہ طریقہ نہایت ارزاں ہے اور اس

کے لئے زیادہ سرمایہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں خوبصورت ٹرسٹے اور رنگین لٹمنوں کے لئے چند روپیوں کا انتظام ضرور کر لینا چاہئے۔ کیونکہ کسی تجارت کی کامیابی کا انحصار اس کی نمائش اور پروپنڈے پر ہوتا ہے۔ مغربی سوداگروں کی مصنوعات جو عین معمولی ذوق حاصل کرتی ہیں اس کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنے مال کو نہایت دلکش طریقہ پر پبلک میں پیش کرتے ہیں اور ان کو ہر ممکن طریقہ پر شہرت دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے ہندوستانی سوداگر اپنی مصنوعات کی ظاہری زیب و زینت اور خوشنما پیکٹنگ کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بازار میں جب سودیشی اور بدیشی دونوں اقسام کی مصنوعات دوش بدوش رکھی ہوں تو عوام غیر ملکی مال کی ظاہری زیب و زینت دیکھ کر فوراً اسی کو خریدتے ہیں۔

لکڑی کی عمدہ وائرش

لکڑی کے لئے عمدہ وائرش تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے :-
 رال میں چٹان، زیت، سیٹ یا چٹانک، نشاستہ گندم، دس چٹان، پھلی تازیں، سوسیر۔

رال کو کسی مغفوف برتن میں ڈال کر ایک پرہیزگار میں مجموعی کاتیل ملا دیں۔ نشاستہ گندم میں سوسیر کے قریب مانی دال کر اسے لینی کی طرح بنا لیں۔ اس کے بعد زیت سفید کو ابلت ہوئے پانی میں ڈال کر حل کر لیں۔ اور نشاستہ گندم ملا دیں جب دونوں چیزیں یکجا ہو جائیں تو رال ملائیں۔ وائرش تیار ہے

ٹریڈ مارک کی حسبری

ٹریڈ مارک۔ ادویات کے نام تجارتی نام وغیرہ کو رجسٹرڈ یا پیٹنٹ کرانے کا دستہ یہ ہے

دی سنٹرل ٹریڈنگ کمپنی بازار کٹرہ ٹریان ٹی

لڑکیوں کو جہیز میں، بچوں کو انعام میں اور دوستوں کو تحفہ میں دینے کیلئے
تاج کپنی کی نہایت ہی خوبصورت و خوشنما چھپی ہوئی مندرجہ ذیل متبرک کتابیں فوراً شکار پتھے جن سے

روح کو مسرت اور آنکھوں کو فرحت

حاصل ہوگی

اس قدر خوبصورت کئی کئی رنگوں میں نہایت اعلیٰ چمکدار کاغذ پر چھپی ہوئی اسلامی کتابیں ساری دنیا میں نہیں ملیں گی

(۱) **دعائے گنج العرش مترجم** یہ دیکھنے ہی سے عقل کو تپتی ہے اسے دیکھ کر زبان سے
بے ساختہ نکل جاتا ہے سبحان اللہ والہ اعلیٰ
جانتا کہ نظروں سے اوجھل کی جائے قسم اول نہری سرسوتی ۵ قسم دوم ۲۔

(۲) **یازدہ سورہ شریف مترجم** (مجموعی ساڑھے) اس میں ذیل کی گیارہ سورتیں درج ہیں
نیس، نفع، الرحمن، واقعہ، ملک، ہرمل، مہا
نجر، اخلاص، نطق، الناس قسم اول فی جلد نمبر ۱۰۔

(۳) **دوازده سورہ شریف مترجم** (قسم عام) مع سورہ کہف اس میں ذیل کی بارہ سورتیں
دعوت تاج، دعوت لکھی اور عہد نامہ درج ہے۔ نیس، نفع
الرحمن، واقعہ، ملک، ہرمل، نجر، اخلاص، نطق، الناس، کہف۔ یہ چار خوشنما رنگوں میں چھپا

(۴) **نہایت خوبصورت چھپی ساڑھے نہری سرسوتی** چار خوشنما رنگوں میں
چھپائی اور ہدیہ فی جلد ۲۔

(۵) **دروود تاج درود لکھی و عہد نامہ** قسم اول نہری سرسوتی ۵ قسم دوم ۲۔
اس میں سورہ نیس، نفع، الرحمن

(۶) **ہفت سورہ شریف مع دعائے گنج العرش** واقعہ، ملک، اخلاص اور دعائے
گنج العرش ترجمہ کے بغیر درج ہے۔ قسم اول فی جلد نمبر ۱۲۔

(۷) **سورہ کہف مترجم** قسم اول ۲ رنگ چھپائی جلد ۲ اور جلد ۳ قسم دوم ۲ رنگ چھپائی
جلد ۲ اور جلد ۳ قسم عام ۲ رنگ چھپائی جلد ۲ اور جلد ۳

(۸) **مسند حالی** مولانا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم کی مطبوعہ و محفوظ اسلامی
نظم جو ردہ اور جس لوگوں میں اسلامی جوش اور دلوریدار کو تپتی

ہے۔ حجم ۱۰ صفحے۔ قسم خاص جلد تین روپے۔ قسم دوم دور روپے۔
بکھوہ جواب شکوہ و ترانہ ڈاکٹر محمد اقبال کا مسلمانوں کی طرف سے اللہ

قسم خاص ۱۲۔ قسم دوم ۱۲۔ قسم سوم ۱۲۔
ملنے کا پتہ۔ نظامیہ چین اردو پوسٹ بکس ۱۲۶۵

(۱) **یازدہ سورہ شریف مترجم** اس میں ذیل کی گیارہ سورتیں درج ہیں سورہ تاج، دعوت
و عہد نامہ درج ہے۔ نیس، نفع، الرحمن، واقعہ، ملک، ہرمل، مہا، نجر، اخلاص، نطق، الناس۔ اردو ترجمہ عربی عبارت کے
میں پتھے درج ہے۔ جلد بہت مضبوط اور صیاد لائی کیپرٹ کی ہے۔ قسم اول فی جلد نمبر

(۲) **یازدہ سورہ شریف مترجم مع دعائے گنج العرش** اس میں وہی گیارہ
سورتیں ہیں جو پہلے

کے یازدہ سورہ شریف میں ہیں۔ لیکن اس میں درود تاج درود لکھی اور عہد نامہ کی
جگہ دعائے گنج العرش شامل کر دی گئی ہے۔ ہدیہ قسم اول فی جلد نمبر ۱۲۔

(۳) **نہایت خوبصورت چھپی ساڑھے نہری سرسوتی** چار خوشنما رنگوں میں
چھپائی اور ہدیہ فی جلد ۲۔

(۴) **دروود تاج درود لکھی و عہد نامہ** قسم اول نہری سرسوتی ۵ قسم دوم ۲۔
اس میں سورہ نیس، نفع، الرحمن

(۵) **ہفت سورہ شریف مع دعائے گنج العرش** واقعہ، ملک، اخلاص اور دعائے
گنج العرش ترجمہ کے بغیر درج ہے۔ قسم اول فی جلد نمبر ۱۲۔

(۶) **سورہ کہف مترجم** قسم اول ۲ رنگ چھپائی جلد ۲ اور جلد ۳ قسم دوم ۲ رنگ چھپائی
جلد ۲ اور جلد ۳ قسم عام ۲ رنگ چھپائی جلد ۲ اور جلد ۳

(۷) **مسند حالی** مولانا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم کی مطبوعہ و محفوظ اسلامی
نظم جو ردہ اور جس لوگوں میں اسلامی جوش اور دلوریدار کو تپتی

ہے۔ حجم ۱۰ صفحے۔ قسم خاص جلد تین روپے۔ قسم دوم دور روپے۔
بکھوہ جواب شکوہ و ترانہ ڈاکٹر محمد اقبال کا مسلمانوں کی طرف سے اللہ

قسم خاص ۱۲۔ قسم دوم ۱۲۔ قسم سوم ۱۲۔
ملنے کا پتہ۔ نظامیہ چین اردو پوسٹ بکس ۱۲۶۵

جبکی عقل کی آنکھیں روشن ہیں
وہ ہندوستانی بوٹیوں کی تاثیرات جانتے ہیں
سچے موتیوں اور کم یاب بوٹیوں سے بنا ہوا

سچے موتیوں کا سر

ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ سرمہ سالہا سال سے بک رہا ہے۔ اسکی تاثیرات اشتہاری مبالغہ سے پاک ہیں۔ اور بالکل سچی اور واقعی ہیں۔ یہ ایسی جڑی بوٹیوں سے بنایا جاتا ہے جو اگرچہ کم یاب ہیں لیکن آنکھوں کی بیماریاں دور کرنے اور بینائی بڑھانے میں طلسمی اثر رکھتی ہیں۔ اور سچے موتی ان بوٹیوں کے ساتھ اس سرمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔

سچے موتیوں کا سرمہ حسب ذیل
امراض چشم کیلئے تیرہ ہدف کیسیر ہے

(۱) موتیا بند کیلئے اگر ابتدائی حالت میں ہو۔ (۲) روہوں کے لئے۔ غبار یعنی دھند کے لئے۔
(۳) آنکھوں کی سرخی اور غارش کیلئے۔ (۴) بڑھاپے کے سبب بینائی کمزور ہو تو اس کے استعمال سے نگاہ قائم رہے گی بلکہ بینائی بڑھے گی۔ (۵) ہر قسم کی عینک کی ضرورت سے یہ سرمہ بے نیاز کرویتا ہے۔ قیمت بارہ روپے تولہ۔ ایک ماشہ کی قیمت ایک روپیہ۔

ملے کا پتہ: حافظ محمد یعقوب گنگوہہ ضلع سہارنپور

لوہے کا عمدہ سامان

حیدر آباد دکن میں کفایت سے عمدہ سامان بیچنے والے

محمد عبداللطیف اینڈ سنس۔ افضل گنج حیدر آباد دکن
(کا پتہ یاد رکھیے)

قتل المودی قبل الایذا

میٹھی اینڈ سلاٹس والا

قاتل پوڈر قتل عام

سب سے پہلے پڑھیں

شعل سپر مچھر دیکھ چوٹی۔ کچھو کچھو گھنگر مکڑی۔
یہ دوا سودیشی ہونے کے علاوہ بے ضرر ہے اور موت لگتی ہے۔ قیمت نہایت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ عزیز اور بے گھر لوگ اس
فائدہ مند ہوں کیونکہ اس کی ہر گھر میں ضرورت ہے۔ جینوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن مسقول دیا جائیگا۔ دینر ایجنٹوں کو مقامی
فردخت کے اور پبلک کی سہولت کے برطانوی میں۔
ایک روپیہ سے کم قیمت کا یہی صدقہ مسیح کے دست
لے کا پتہ: منشی حیدر بانی والوں کو جس نماز کے وقت روٹی
اطعمہ مرطودہ سٹی۔

ہندوستان کا سب سے بڑا عقائد کا قائم شدہ قدیمی دواخانہ، جس کی سب سے بڑی قابلِ فخر اور ایہ ناز و محبت جو کسی کا خانہ یا دواخانہ میں نہیں پائی جاتی یہ ہے۔ کہ دواخانہ کی سرپرست ہمیشہ سے دیندار اور بزرگ ہستیاں رہی ہیں چنانچہ دواخانہ کے سب سے پہلے محسن اور سرپرست نواب یوسف علی خاں صاحب ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے عہد کے مشہور و معروف بزرگ سید امیر حسن شاہ صاحب جشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور اس وقت خاندان کے مورث اعلیٰ حکیم حاجی مرزا علی احسن صاحب مرحوم اس کے ہتھم تھے جن کے بعد آپ کے صاحبزادہ گلچہر مرزا محمد ابراہیم حسن صاحب اخلاقی مظاہر العالی نے اس دواخانہ کو اپنے زیرِ انتہام لے کر حضرت میاں بخشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، بی بی عصیت (وائے) کی سرپرستی میں پیش کیا۔ اور حضرت محدس کے وصال کے بعد چچن پو کی مشہور و معروف سستی میاں سید مبارک حسن صاحب اخلاقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سرپرستی میں لیکر لفظ اخلاقی اور دیگر برکات سے مستفیض فرمایا۔ اور اس کے بعد حکیم ڈاکٹر مرزا اسحق حسن نظامی صاحب (ایچ۔ یو۔ ایچ۔ بی۔ تی۔ سی) اپنی اے اپنے زیرِ انتہام لیکر ہندوستان کے مشہور و معروف بزرگ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب (مظاہر العالی) کی سرپرستی میں پیش کیا۔ اور حضرت خواجہ صاحب نے دواخانہ کو اپنی سرپرستی میں لیکر بیخمار برکات سے مستفیض فرمایا خیال فرمائیے کہ جس دواخانہ کی سرپرست ایسی ایسی جہت سے مستحکم ہستیاں رہی ہوں وہ کس طرح کا ذب، افزوی، بدستار اور اسٹنڈرڈ ہو سکتا ہے۔

مرزا یعقوب حسن نظامی، معاون ایڈوٹا نائنگ نیجر

محرمات خصوصاً مع افعال و خواص و قیمت و غیره

شہنشاہ مجربات | یوں تو بہت سی بیماریوں کو مفید ہے۔ مگر خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ ذیل کے امراض میں یہ دوا زیادہ فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ فالج، لقمہ، تشنج، دود گوش، درد سر، درد دندان، پرانہ تیز زکام، مگاسمی، دمر، نمونیا، ہیپتہ، درد جگر، درد گردہ۔ قیمت ایک تولیہ یعنی ۱۲۔ خوراک عام۔

برقی گولی | طلاء کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ ناکارہ کو بہ کاردار اور کمزور دماغی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ بغیر ابلے اسے رنگ بشوں کی جڑ خرابیوں کو ایک ہفتہ میں دود کر دیتی ہے (نوٹ) ایک گولی ایک مریض کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایک گولی ایک پیسہ (دعمر)

سبحون نشاط | مقوی باہ ہے۔ مفت قلب اور مقوی دماغ ہے۔ مادہ تولیدی اثر کرتی ہے اور خرابی اور جھوٹ کا تھک بھارتی ہے قیمت ۲۰ نورنگ کے کسی بھی صبر جگہ اپنی قیمت لے لے کے استعمال سے مریضوں کی تمام کمزوریاں جاتی تھیں اسکے علاوہ اگر ناہ اور نپھی ہی لقا ہے قیمت ایک شیشی ۲۰

اخلاقی منجن | امراض پائیرامس بہت مفید ہے۔ قیمت ایک شیشی ۲۰

ملنے کا پتہ منہ ۱۱

اکر آتشک | آتشک کی شخصوں دوا ہے سالہا سال سے تجربہ می آجکی ہے کبھی غلابیں لرنی۔ قیمت ایک ڈبہ ۵۰

معجون جاویدی | مقوی اعصاب دیکھ ہے جریان، سرور، انزال اور کثرت ختام کی مخصوص دوا ہے۔ قیمت ایک کبس ۵۰

صفوف شاہی | بے ضرر فیض کشا دوا ہے۔ نہ اس سے مراد پیدا ہوتا ہے نہ پانی لگتی ہے نہ جی ملتا ہے نہ اس کے استعمال میں وقت کی کمی ہے۔ جب چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۳ خوراک عام

دماغی عینک | اس کی تعریف اسبق قد کافی ہے کہ اس کے استعمال سے بارہ سال تک کارناما سوز کا جاتا رہا ہے۔ بیس خوراک کا مکمل کمر قیمت ۵۰

دماغی عینک | اس کے استعمال سے مریضوں کی تمام کمزوریاں جاتی تھیں اسکے علاوہ اگر ناہ اور نپھی ہی لقا ہے قیمت ایک شیشی ۲۰

دوا کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

پاک مٹھائی دکن مسلم شیرینی فروش

مذہبوں کی نیاز اور سلاموں کی خواہش کے لئے ایسی شیرینی کی اسذمی حکم کے بموجب اور اصول صحت اور نفاست سے بیچ کے لی فاضل سے ضرورت ہے کہ اس کے بنانے میں اسلامی طہارت اور صفائی کو ملحوظ رکھا جائے جو عموماً غیر مسلم حضرات کی طرف سے نہیں رکھ سکتے کیونکہ وہ اسلام کے مسائل طہارت سے ناواقف ہوتے ہیں اور اسی بنا پر علمائے کرام اور مشائخ عظام کا حکم ہے کہ جب تک اسلامی طہارت کے بموجب مٹھائی نہ بنائی گئی ہو اس وقت تک اس پر ادلیار اللہ کی نیاز جائز نہیں ہے

دکن مسلم شیرینی فروش حیدر آباد دکن میں معظم جابی مارکیٹ کے قریب ایک شہرہ رکھتا ہے جہاں مسلمانوں کی طہارت کے احکام کے بموجب یہ بھی احتیاط اور نفاست کے ساتھ ہر قسم کی مٹھائیاں اسکی کمپنی نے بہت خوش ذائقہ تیار کی جاتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ بکتی ہیں۔ انہیں جو حیدر آباد میں بہت دور خود اپنی تنگد سے دکان پر کر کے اسکی صفائی اور نفاست کا ملحوظ کر سکتا ہے

محمد ریاض الدین نظامی مالک دکن مسلم شیرینی فروش متصل معظم جابی مارکیٹ نظام شاہی و حیدر آباد دکن

حلوائی کی تعلیم

نیچے سنایا ہے۔ وہ ان گنیوں میں لکڑیوں اور زور سے یا کر زرق یا کر زرق پر ہونا شروع کر دیتے ہیں۔ اور گھروں کے سمجھ جاتے ہیں۔ مگر روٹی والے آئے وہ سب اپنے گھروں سے نکل کر روٹیاں خریدتے ہیں۔ تم بھی یا کر زرق یا فتاح یا کر پیچ کی صدائیں لگا سکتے ہو۔ بہر حال تمہارے پاس اگر سرمایہ تھوڑا سا ہے۔ تب بھی حلوائی کا کام شروع کر دو۔ چند روز میں سب پیچہ دیا جائے گا۔

وہ چیزیں جن سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

ایک نوکری گروں کی چوری ہے۔ جو دکان دار مٹھائی بنانے والے کا گروہ کی نگرانی نہیں کر سکتا۔ وہ ہمیشہ کھاتے ہیں۔ بے گار۔ اگر وہ بیکر مشکل سے شے میں۔ تاہم آئندہ

کم سرمایہ کے حلوائی
آج کل کے زمانہ میں خیر اور آدمی بوجھے ہیں۔ کہ ہم کیا روزگار کریں کوئی بات سمجھیں نہیں آتی۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ تو میری سمجھ میں آگیا۔ تم مٹھائی بیچ کر پیچہ کرنا شروع کر دو۔ تھوڑی سی محنت ہے۔ اور تھوڑا سا سرمایہ اگر تمہارے شہر میں کوئی سہان حلوائی نہیں ہے تو سب دھوئی سے صبح کے وقت پورے حلوائی خرید کر محلوں میں گھر گھر آوازیں لگا کر فروخت کر دیا کرو۔ یا اپنی بیوی کو حلوائی بنا کر پوری پکانا سکھا دو۔ ۱۰۰ روپیہ سے آٹھ کر حلوائی پکا کر۔ اور تم اس کو سنہ کر حلوائی میں پینے چلے جاؤ۔ اور ایک خاص صدہ اپنی مقدار کر دو۔ ایسی صدہ صبح کے وقت خدا کا نام بھی تمہاری زبان سے نکلے۔ اور دکان دار ہی مجھو اسے۔ میں نے "شام" کے ملک میں مسلمان روٹی والوں کو صبح نماز کے وقت روٹی

کو جو بڑی کام کو قوی نہ ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ دکان کو لوگوں کے سپرد نہ کرو۔ اگر خود کو بیچنے کی فرصت نہیں ہے تو یہ بہتر ہے کہ دکان بند کر دو۔ مگر نوکر کے قوالہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر نوکر بھروسہ کا اور ایمان دار ہو تو مضائقہ نہیں۔ تیسری چیز یہ ہے کہ بکری کے نوٹ الگ رکھو اور روپیہ الگ۔ ریزگاری الگ اور پیسے الگ۔ صلواتی کا کام چکنائی کا ہوتا ہے۔ اور اکثر اس کو نوٹوں کے چکنا ہونے سے نقصان ہو جاتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ دکان پر ہر وقت موجود رہو۔ ایک گھنٹہ کی غیر معافی بھی دوکانداری میں رخصت ڈال دیتی ہے مسلمان دوکاندار عموماً اسی واسطے نقصان میں رہتے ہیں۔ کہ ان میں دکان پر جم بیٹھنے کی عادت نہیں ہوتی۔ پانچویں بات یہ ہے کہ مٹھیاں بنوانے میں موسم کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ جو صلواتی بے موسم کی مٹھیاں بنوائے ہیں۔ وہ گھاسے میں رہتے ہیں جیسی بات بہر بکری کا اندازہ کر لینا چاہئے۔ اگر دوسرے کی بکری ہوتی ہو تو ۴ سیر مٹھیاں بنواؤ۔ تاکہ بچی نہ رہے۔ کیونکہ وہ صلواتی گھاسے میں رہتے ہیں جو اندازہ سے زیادہ مٹھیاں بنوائے ہیں۔ ساتویں جو صلواتی بچی ہوئی ہاں مٹھیاں کی جلدی سے خرد خست کرنے کا خیال نہیں کیے وہ دو چار دن میں ساری مٹھیاں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یا پولیس کے ہاتھوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ شری ہوئی مٹھیاں بیجا جرم ہے۔ لہذا جب مٹھیاں پر ایک دو دن گذر جائیں تو فوراً لاکٹ کی لاکٹ یا تھوڑے بہت گھاسے سے اس مٹھیاں کو بیچ ڈالو۔ اور بڑے نقصان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

۲۸۶

پھیری کے ذریعہ بکری

چند جیری والے مقبرہ شریف معزز مسلمانوں کی ضمانت پر دس دس یا سب سے پانچ روپے کا سودا بیچنے کے لئے دیدیا کرو۔ جب وہ جیکروام لادیں تو اپنے نفع میں سے نصف کا شریک ان کو بنا کر ان کے حصہ کے دام ان کے حوالہ کرو۔ ایسے پھیری والوں کو شہر کی مسلمان آبادی میں علاقہ دار تقسیم کر کے بھیجا جائے۔ اس سے تمہارا کاروبار بھی ترقی کرے گا۔ اور جاتی مسلمانوں کی امداد بھی ہوگی۔ جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ ٹری دکان والے صلواتی کو کم سے کم دو لڑکے اوپر کا کام کرنے کے لئے ضرور رکھنے چاہئیں جن کی مٹھیاں بنانے کے وقت بے حد ضرورت ہوتی ہے۔

پھیری کے لئے عورتیں اور لڑکے بھی کارآمد ہو سکتے ہیں۔ مگر سب کا دیانت دار اور محنتی ہونا ضروری ہے۔ جب تک ان کے خیال میں اور دیانتداری کی کوئی شخص ضمانت نہ دے۔ ان پر بھروسہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ورنہ تھوڑے سے فائدے کی امید پر بہت زیادہ نقصان ہو جائے گا اندیشہ ہے کہ خسرہ کی خریداری منڈی میں اگر تم معاملہ کے اچھے ثابت ہوئے تو تم

کو تھوڑے دنوں کے بعد ذخیرہ قرض مل جائے گا۔ مگر قرض لینے میں بعض اوقات چیزیں گراں بنتی ہیں۔ اور آدمی ایک ہی جگہ سے خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر حتی المقدور دوکان کا ذخیرہ نقد خریدنا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

اگر قرض ہی لینا پڑے تو اپنے پاس حساب کی ایک کتاب رکھو جس میں جملہ جس نامہ رخ میں جس بھاد کا لیا ہے۔ اس کو لکھو یا لکھو۔ اور جب روپیہ ادا کرو تو اس کو لکھو یا لکھو۔ بغیر لکھو اسے نہ پیسہ دیا جائے۔

قرض نہ دیا کرو
قرض دینے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر احتیاط نہ کی تو تباہ ہو جائے گا۔ شروع شروع میں تو کسی کو قرض نہ دو۔ مگر جب گاہکوں کے معتبر غیر معتبر ہونے کا حال معلوم ہو جائے۔ تو قرض دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔ گاہک جس وقت دوکان پر آئے۔ تو اس کا مسکر کر اخیر مقدم کر کے مزاج پرسی کرنی چاہئے۔ اس کے ہر سوال کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دینا چاہئے۔ گاہکوں کو نرخ ہمیشہ ایک بتاؤ۔ کوستش کرو۔ کہ تمہاری دوکان پر سب سے سستا اور سب سے عمدہ سودا ملے۔ اس طرح تم کو ایک بات کہنے میں شروع میں تکلیف تو ہوگی۔ اور گاہک کما کما لکھ کر تم کو پریشان بھی کریں گے۔ مگر تم ان تمام دقتوں کو برداشت کرو اور اپنی ایک بات پر قائم رہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد لوگ تمہاری چٹائی کی قدر کریں گے۔ اور تم تمام شہر میں سچے دوکاندار شہور ہو جاؤ گے۔ گاہکوں کے ہر قسم کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا قرض بھجو۔ زیادہ سودا ہو تو اپنے ملازم کے ساتھ مکان تک بھجواؤ۔ سودا دینے کے لئے کاغذ کی تھیلیاں بنوائی جائیں۔ اگر سرمایہ اجازت دے تو سادہ کاغذ پر اپنی دکان کا نام مع تیرہ کے چھپو اگر تھیلیاں بنواؤ۔ اس سے تمہاری دکان کی شہرت ہوگی۔ اور گاہکوں کو چھانٹنے کا۔ معمولی سے سمجھائی گاہک سے نہایت تواضع سے پیش آنا اپنا قرض سمجھو۔ ترش روئی دوکانداری کے لئے تباہ کن ہے۔ اس سے احتیاط کرنی لازم ہے۔

دوکان کس موقع پر ہو
دکان لینے وقت موقع کی ضرورت کا بہت زیادہ خیال کرنا چاہئے۔ دوکان کا رخ شمال کی جانب ہو تو اچھا ہے۔ چوتھرہ نہایت زیادہ نیچا ہو۔ اور نہ بہت اونچا۔ دوکان ہمیشہ ایسے بازار میں ہونی چاہئے۔ جہاں عام گزرگاہ ہو۔ مسلمان آبادی زیادہ ہو۔ اور خصوصاً شیعہ مسلمانوں کی۔ تمام دوکان پر اگر سرمایہ اجازت دے۔ تو پتھر کے چوکوں کا فرش کرنا چاہئے۔ ورنہ کم سے کم چار فٹ دیواریں سینٹ سے مع زمین کے

پلاٹر کرو۔ ہر چٹے مینے دوکان میں سفیدی کرانی ہے۔ دوکان کے کوڑوں پر ہر دوسرے سال سبز یا فیروزہ رنگی کرنا چاہیے۔ اسی طرح الماریوں پر درختی ہونا ضروری ہے۔

دوکان کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ کم سے کم دن میں دو مرتبہ پانی سے فرش دھونا چاہیے۔ اور تین چار مرتبہ چار دیواری ضروری ہے۔ خوب یاد رکھو کہ غلاظت سے نہ صرف تمہاری صفائی خراب ہوگی بلکہ گاہک بھی سودا خریدنے میں تامل کریں گے۔ اسی طرح ہر وہ برتن جو دوکان میں ہر روز استعمال کیے گئے ہوں ان سے بچھونا چاہیے اس کا اثر بھی دوکان کی بہت اچھا پڑتا ہے۔

حلوائی کی دوکان کا سامان اعلیٰ درجہ کی دوکان کے لئے اس سامان کی ضرورت ہے مگر معمولی درجہ کی دوکان معمولی سامان سے بھی ہو سکتی ہے۔

(۱) چھوٹے بڑے آرتے چڑھتے کرٹھا۔ پاشنی بنانے کے لئے۔ یعنی انہ بڑے نہ ہوں جن کو چھٹی پر چڑھانا اور چھٹی سے اناڑا مشکل ہو۔

(۲) چھوٹی بڑی کڑا بیاں پکوانے کے لئے۔

(۳) چھوٹی بڑی متعدد پونیاں نکٹیاں وغیرہ بنانے کے لئے۔ اور موٹے دانے والے پونے۔

(۴) چھوٹے بڑے آرتے چڑھتے تھال دوکان پر مٹھائی بجانے کے لئے

(۵) چھوٹے بڑے کھپے بوروا، کھویا، بھوننے اور دیگر ضروریات میں کام آتے ہیں۔

میںیاں جو حلوائیوں نے اور کھویا اور روا بھوننے کے کام

میں بنانے کے کام آتی ہیں۔

اک قسم کے کام ہوتے ہو

(۱۰) دوسرا یہ ہیں وسعت ہونے کی مٹھائیوں کی الماریاں جن میں فروخت کے لئے مٹھائی رکھی جاتے۔

(۱۱) سرکٹس اندھ سے کترنے جن پر مٹھائی کے تھال رکھے جاتے ہیں

(۱۲) چھوٹی بڑی ترلڑ مع بٹوں کے۔

(۱۳) بڑا اکاشتا مع پورے بٹوں کے جس پر پوریاں مل سکیں۔ یا زائد مٹھائی تولی جاسکے۔

(۱۴) متعدد چھراں جو مٹھائی پر خط ڈالنے وغیرہ کے کام آتی ہیں۔

(۱۵) متعدد دانے جو مٹھائی بنانے کی بعض ترکیبوں کے گودنے کے لئے

ضروری ہیں۔

(۱۶) جھاڑ کی ٹوکریاں ڈھاک کے پتے۔ کانڈکی بڑی روہ

کی پٹاریاں۔ مٹی کی تھلیاں، کلاو بار کی وسعت کے لحاظ سے

(۱۷) چھوٹی بڑی سنسلیاں جو گرم برتن پکڑنے کے کام آتی

(۱۸) سویاں بنانے کے لئے باریک اور موٹے ٹونے کی ٹھوڑیاں

(۱۹) گاڑھے کی متعدد صفائیاں جو ہر وقت پاس رہنی ضروری ہیں

(۲۰) متعدد لوہے کے تاروں کے چھینکے جن پر دوکان بجانے کے لئے مٹھائی رکھی جاتی ہے۔

(۲۱) چھوٹی بڑی برتنیں جو زیادہ مٹھائی رکھنے کے کام آتی ہیں۔

(۲۲) گھیا کش جو کاجر کا حلوائی بنانے کے لئے کاجر کا پھانکا لٹا۔

(۲۳) دو پچلے مین پلوہری کچوری اور متعدد مٹھائیوں کے دبانے کے لئے ضروری ہیں۔

نوا پھر دوشوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خواجہ کی صفائی کا بہت

زیادہ خیال رکھیں۔ اور خواجہ کے اوپر کے لئے ایک جالی دار ڈھکنا

بناویں۔ تاکہ بھڑوں کھپوں اور چیلوں کے حملہ سے مٹھائی محفوظ رہے

ڈھکنا تاروں کی باریک چھنی کا ہو۔ تاکہ مٹھائی راستہ چلنے والوں کو دکھائی دے

دوکان بجانا حلوائی کی دوکان کی بکری کا بہت زیادہ تعلق دوکان

بجانے سے بھی ہے۔ جو حلوائی اپنی دوکان کو قرینہ سے بجانا جانتا ہے۔ اس کا کام

بمقابلہ دوسرے حلوائیوں کے زیادہ چلتا ہے۔ یہ کام دیکھنے سے زیادہ آتا ہے۔

تھوڑی سی مشق کے بعد ناواقف آدمی اچھی طرح دوکان بجاتا ہے۔ ہندو

حلوائی دیوالی کے موقع پر ایسے چھ طرف سے دوکان بجاتے ہیں۔ کہ انسان

دیکھ کر عجب حیرت منگتا ہے۔ اب بعض مسلمان حلوائی بھی اچھی وار

پیں، کوٹھیاں، حیرت منگتا ہے۔ مٹھائیوں کے مندر۔

دیواریں اس خوش اسلوبی سے بناتے ہیں۔ کہ دیکھنے والی حیرت منگتا ہے۔

مٹھائیوں کے درمیان آئینے، صراحیاں وغیرہ لگا کر کاغذ کے پھولوں سے

خوشنما طریقہ پر دوکان کی رونق دوبا لائی جاتی ہے۔

یہ کام بہت زیادہ وقت طلب نہیں ہے۔ صرف دوہیں ہونا ضروری

ہے۔ مٹھائی بجانے کے لئے پیسے اور ورق بہت کام میں لاتے جاتے ہیں۔

جس سے مٹھائی کی رونق دو بالا ہو جاتی ہے۔ اکثر کاریگر پستہ کی جگہ کھوپڑے

کو سبز رنگ کر لیتی استادی سے باریک کترتے ہیں۔ کہ اصل اور نقل میں شناخت

نہیں ہو سکتی۔ پستہ جس قدر باریک کترا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ ہوگا اور

خوشنما معلوم ہوگا۔ یہ کام بھی مشق سے تعلق رکھتا ہے۔

یہی اسی گول ہوتی ہے۔ جیسے بسکٹ بکات داسے کاتور۔ ایک
دکھانہ نقشہ کے حصہ کے مطابق لکڑیاں جلانے کے لئے ہوتا
بھرا حصہ صرف آٹا اٹھلا ہوا ہوتا ہے جس کے ارد گرد گہرائیں کھنی
ہو کر گہرائی کا منہ بند نہ ہو سکے۔ اگر انہیں نہ کھنی جائیں گی تو ہوا کا گزر
آگے۔ اور اس کی وجہ سے آگ بجھ جائے گی۔ یہ بھی عموماً جلدی قاب
ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کی مرمت کا خیال رکھنا چاہئے۔
بھٹی میں لیکرہ بیرونی دھیرہ سخت قسم کی لکڑیوں کی ایک فٹ لمبی لکڑیاں
نی جاتی ہیں۔ جن کا تاؤ سخت ہوتا ہے۔ لیکرہ کو تار بھی جلائے جاتے ہیں
اس میں خروج زیادہ ہوتا ہے۔ کوئلوں کی بھٹی بنانے کی ترکیب یہی ہے۔ فرق
اس ہے کہ اس میں نیچے میں موٹی جالی دی جاتی ہے۔ تاکہ کوئلے ٹپک
نہیں۔ اور ان میں ہوا کا گزر رہے۔

چاشتیاں

صلواتی کے کام میں سب سے زیادہ مشکل اور اہم
کام چاشنی پکانا ہے۔ جس کو چاشنی پکانی آگئی۔
اس کو آدھے سے زیادہ کام آگیا جس کو چاشنی پکانی نہیں آتی۔ وہ صلواتی کا کام
نہیں کر سکتا۔ مٹھائی کا اچھا برا بننا صرف چاشنی کی برائی بھلائی پر منحصر ہے
چاشنی کا کام بہت مشکل ہے۔ یہ بہت احتیاط سے پکانی جاتی ہے۔
ایک آتش میں کام خراب ہو جاتا ہے۔ مختلف قسم کی مٹھائیوں
میں مختلف قسم کی چاشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ کوئی نرم کوئی سخت۔
کوئی معتدل۔ کوئی دو تار کی کوئی تین تار کی اور چار تار کی ہوتی ہے۔ کسی کا قوام
تار سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسری کا کوئی ہار۔ دانت میں دبا کر خشک کر دیکھا
دیکھی جاتی ہے۔ اسی ہی مختلف قسم کی چاشتیاں ہوتی ہیں۔
کرتے ہیں۔ کل مٹھا بھوسے کا کام آتی ہیں۔
تار کی چاشنی ہوتی ہے۔ اسے بھوسے کے چھوٹے ٹکڑے ہاتھ سے ہاتھ سے
رہن گول، گلاب جامنوں، گھیس، شیرے کے بنانے کے کام میں آتی ہیں۔
ان سب مٹھائیوں کی چاشنی نرم ہوتی ہے۔

دوسری مٹھائی کی چاشنی ہے۔ جو پلیبیوں سے آگے قوام کی ہوتی ہے
یعنی دو تار کی۔ دو تار کی چاشنی اس کو کہتے ہیں۔ رجب اس کو چھٹی میں
سے کر اس کا تار دیکھیں تو دور تک اس کا تار کھینچے۔ پلیبیوں کے تار کا
قوام دور تک نہیں جاتا۔ اور رقیق بھی ہوتا ہے۔ یہ قوام ذرا غلیظ اور لیسہ
ہوتا ہے۔ لڈو، بالوشاہی، گل بہشت، لوز، کھیلہ، دبی کے بالوشاہی، شکر
پارہ، پیٹھے کی مٹھائی، سموسہ، موٹی باگ وغیرہ سب میں چاشنی کام

تی ہے۔

برنی، تھانہ وغیرہ کے لئے لکڑی چاشنی سے سخت پاشنی کی ضرورت
ہوتی ہے۔ اسے تین تار کی چاشنی کہتے ہیں۔ اس کے دیکھنے کی ترکیب
وہی ہے۔ جو اہر بتائی گئی ہے۔

کچی چاشنی

جس تھکر کا قوام نہ کیا جائے۔ بادہ قوام کے اس درجہ
تھکر نہ پیسے جے چاشنی کہہ سکیں۔ تو اسے کچی چاشنی
کہتے ہیں۔ یہ کچی چاشنی طو سے کے کام آتی ہے۔ جو صبح کے وقت بنا کر
خود خست رہتے ہیں۔

بعض چاشتیاں اس قسم کی بھی ہوتی ہیں جو اس کھید سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔
درجن کو صلواتی اپنے ذہن کی مدد سے تیار کرتا ہے۔

چاشنی بنانے اور کھنکھڑا کرنے کی ترکیب

پانی ۱۱ رگٹا بھنڈ پر رکھ دو۔ جب خوب جوش آئے لگے تو آدھ پاؤ، آدھ میں
برکائی لگاؤ۔ چھینٹ کر اس پانی میں ملے ہوئے۔ وہ دھک چاشنی میں ڈالو۔ اس
سے ایک لمبے کے بعد قند کا میل اور پرا جائے گا۔ جس کو پوٹی کے، لید جالنا
چاہئے۔ یہ عمل ہر پانچ منٹ کے بعد کرتے رہو۔ حتیٰ کہ دو دھلا ہوا پانی ختم
ہو جائے۔ چاشنی زیادہ تیز آگ پر نہ پکانی چاہئے۔ اس ترکیب سے قند
اور تھانہ کا تمام میل صاف ہو جائے گا۔ اور مٹھائی نہایت آبدار تیار ہوگی۔

چاشنی کے فضلہ کا استعمال

چاشنی کا جو میل نکلتا اس
کو ایک کنٹر میں بڑی
پوٹی سے نکال کر رکھتے جاؤ۔ اور جس برتن میں چاشنی یہ اجازت دے تو سارے
کنڈوں پر بھی سماس کے ذرات جم جائے چھوڑ کر تھیلیاں بناؤ۔ اس سے
کھانے کا باعث ہے۔ بلکہ اس ہوگی۔ اور کانوں پر چھانٹ کر پڑے گا۔
صاف کرنا چاہا اور زچہ جی سخت ہے۔ اس کا استعمال کرنا چاہئے۔
کی صاف شدہ چاشنی کل آ

آٹا میدہین گوندھنا

کی احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ اگر خوشبو
رہ گئی۔ لہذا بہت احتیاط کی
جس طرح چاشنی بنانا۔ اگر میدہ کے گوندھن شبنوں بھی آتی ہیں۔
تو ساری مٹھائی خراب ہو جاتی ہے۔ خود چاشنی سے۔ حالانکہ وہ
نہ پکائی جائے۔

صلواتی کو اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جو مٹھائیاں پکے

لوٹتی ہیں۔ ان کا سیدہ خست گوندھنا چاہئے۔ جو رحم مونی ہیں۔ ان کا سیدہ نرم گوندھنا چاہئے۔ جو میدہ رات بھر گندھار ہے۔ اس کی مٹھائی اعلیٰ درجہ کی بنتی ہے۔ کیونکہ میدہ کے تمام ذرات کو خوب فی منجھائی ہے۔

جس میدہ میں نمی ملا کر گوندھا جائے یا دھنیا یا جاتے۔ وہ میمن دار۔
میدہ کہلاتا ہے۔ اس کی مٹھائی بہت خستہ ہوتی ہے۔ یہ میدہ دیر
تک گندھارہا رہے۔ تو زراب نہیں ہوتا۔ اگر میدہ جلد تیار کرنا ہو تو میدہ
میں ذرا سا سوا ملانا چاہئے۔ پھر بہت جلد میدہ پھول جائے گا۔ اگر جلد تیار
کرنا ہو تو گرم پانی سے گوندھ کر اوپر سے کپڑا ڈالنا چاہئے۔ فوراً خمیر تیار ہو گا
موٹے کے علاوہ زیرے کے ذریعہ سے بھی خمیر تیار ہو سکتا ہے۔ جس کا
نمونہ یہ ہے۔

زیرہ مفہود ہے۔ شہ دہ لایچی ایک ستہ۔ بردواشیہ کورورا
لوٹ لہر ایک چھوٹی سی شیشی میں وال رادپر کے گرم پانی والہ۔ ایک
چتر پانی اس سے اوپر آجائے۔ تو کھوٹی مسری ڈان دو۔ زیار روز
کے بعد سیانی میں حمیر کا ترہ۔ م۔ م۔ آٹے امیدیں ملا کر
گوندھو گے۔ حوتیہ بن جائے گا۔ راجی سیانی میں تھوڑی سی رانی
ملانی جائے تو یہ کھٹے تھیر کا کام آئے گا

مختلف قسم کی چاشنیاں

جلدوں کی چاشنی

کے تار و اسلی اور انگوٹھے سے چھپا کر دیکھو ایک

6.

سورج بے ڈال

میرے دیکھو۔ اگر تمہارے دوست تک جائے۔ تو

۱۔ قند و سیرابی ایک سیر جلیبی سے ڈیڑ مار کی

ار ار جمہوری

تیار کرنی چاہئے۔ مذہبوں سے دسے قوام کی جو۔ ایک کا منہ

گھوڑکی چاشنی | اس کے لئے سب سے جلیبیوں کو
ہے۔ مزہ اسی سخت ہونی چاہیے۔

ہوشیاری کی جانشینی اور کھوٹنے کے جدھوڑا پانی دینا چاہیے

گل بہشت کی چائنی

اس نے تے ندووں والا توام دو مار کا برتا جا ما ہے ۔ بلکہ اس ۔
 قی : اودکر ابر الہن اوا سہ ۔

نکستی دانہ کی چاشنی اس کی چاشنی میں شل جلیبیوں کو

ہے۔ جلیبیں جلیبیوں کا ٹکڑا اس کا تار باؤ شاہی سے ذرا ہلکا
جلیبیوں سے ذرا کٹا، کچھا ہوا ہوتا ہے۔

نور کی چاشنی | دو مار کی لٹوؤں والی
سے کام لیا جائے۔

کبھی کی چاشنی

سیدب کی چاشنی

دہی کو، اگر اس کی چاشنی

میں نے اس قدر ملال و غم دینی چاہئے۔

شکر پانی چای

اکبروں کی چاشنی

کی چاشنی بھی بنا کی جاتی ہے۔ مگر کلیسیوں سے ذرا چرخی ہوئی ہو۔

ہے۔ لڑکوں کی ذرا سخت ہوتی ہے اور جب ملائم۔ ورنہ

میں نے گھر کے کچھ اشیاں لے کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

موسیٰ پاپ

رنگ کی چاشنی اس میں دو تار سے ذرا ملائم کام لیتا جائے۔

پیمائشوں کی چاشنی اس میں بھی دو تار سے ذرا ملائم چاشنی سے کام لیا جائے۔
پیمائشیں بالوشا ہی جیسی چاشنیوں کے مطابق ہوتی ہیں۔
لئے وقت اس کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے۔ کہ ایک سیر کھویہ کے
رنگ کی چاشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سے نکلتی کی چاشنی یہ چاشنی جلیبیوں سے
سوا حصہ چڑھی ہوئی ہوتی

پھٹی لی چاشنی دو تار کی لٹوؤں والی چاشنی سے کا لینا چاہئے
یہ مٹھائی پنجاب میں پسند کی
گپ چپ کی چاشنی جاتی ہے۔ اس کی چاشنی
بالکل لٹوؤں کی سی ہوتی ہے۔

حلوے کی چاشنی صبح ناشتہ کے وقت جو حلو عام طور پر
ملوئی بناتے ہیں۔ اس کی چاشنی بہت لمبی
ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جلیبیوں کی چاشنی سے بھی ملائم۔ اس کا طریقہ یہ ہے
کہ تھلک سیر بانی دو سیر لا کر شیر کر لو۔ اس کو چند منٹ آگ پر رہنے
دو۔ جب شیر ہلک جائے۔ یعنی پرے سے کڑھاؤ۔ تار دار اس کی چاشنی
کا کوئی نمبر یا کاٹا نہیں ہے۔ یہ مٹھائی بھی پنجاب میں پسند کی جاتی ہے
اس کے لئے دو تار کی چاشنی سے زائد
لٹوؤں کی چاشنی کی مانند کام دے سکتی ہے۔

سموسوں کی چاشنی جو چاشنی شکر یا روں پر
چڑھائی جاتی ہے۔ وہی ان
پر بھی چڑھائی جاتی ہے۔

مٹھائیوں میں رنگ کس طرح دیا جائے
ان مٹھائیوں میں رنگ دیا جاتا ہے۔ عام طور پر جو رنگ پتھر رنگنے کے
کام آتے ہیں۔ انہی ملوئی دی رنگ استعمال کرتے ہیں۔ جو صحت کے
لئے مفید ہیں۔ کیونکہ دلائی رنگ تیزاب سے بنے ہیں۔
اگر رنگ ہی دینا منظور ہے۔ تو ان رنگوں کا استعمال کرنا چاہئے
جو شہرتوں وغیرہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ اور خاص اسی کام کے لئے بنائے

جائے ہیں۔ مگر قدیمی رنگ دینے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ زرد رنگ کے لئے
ہلدی کا رنگ بھاڑ کر استعمال کرنا چاہئے۔ لال رنگ کے لئے گندو
سے کام لیا جائے۔ کیسری رنگ کے لئے زعفران رتی جائے۔ سبز
رنگ نیل اور ہلدی ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ تیزاب لک کے تون کا عرق
بھاڑ کر بھی سبز رنگ بنایا جاتا ہے۔ نیلا رنگ نیل سے تیار ہوتا ہے۔
اس کے علاوہ بڑھیا رنگ اس طرح تیار کئے جاتے ہیں۔ سرخ رنگ
کے لئے آتش کی گلاب یا عجمی کے پھولوں کا عرق، نیلے رنگ کے لئے
اودی گا جردوں کا رنگ، سیاہ شہتوت، جامن اور کاسنی کے پھولوں
سے رنگ نکل سکتا ہے۔ سبز رنگ کے واسطے پستے ٹھونٹ کر کام
میں لائے جاتے ہیں۔ مگر یہ رنگ دوکانداری کی مٹھائی میں استعمال
کرنے سے مٹھائی گراں پڑے گی۔ کا لال رنگ بادام کے جھلکے جلا کر تیار
کیا جاتا ہے۔ جو مٹھائی حلو اسوہن وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔
یا درکھنا چاہئے۔ کہ رنگ جس قدر ہلکے دے جائیں گے۔ اسی قدر عام
پسند ہوں گے۔ پنجاب اور دیہات میں گہرے رنگ کو پسند کرتے ہیں
مگر گہرے رنگ سے مٹھائی خراب ہوتی ہے۔ اور مزے میں بھی فرق آتا ہے
اس لئے گہرے رنگ سے احتیاط کرنی چاہئے۔

مٹھائیوں میں خوشبودینے کی ترکیب
جس طرح بعض مٹھائیوں میں رنگ دینا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض
مٹھائیوں میں خوشبودینے بھی ضروری ہے۔ خوشبود دیتے وقت موسم طبع
ورما و ہوا کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ ورنہ سخت نفعیہ اثرات دے کر
مشک، عنبر، عینہ، جیو کر تھیلیاں بنواؤ۔ اس سے
نیک اثرات پڑیں گے۔ بھڑکے ہوئے اور کھلے ہوئے چھوڑ دینے
بڑا صاف کرنا چاہئے۔ اور اس میں خوشبودینے کی عادت ہے۔ اس کا استعمال کرنا چاہئے۔
صاف شدہ چاشنی نکل آ

یہ خوشبودیں سب ہمیں گونہ مٹھائی کی احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ اگر خوشبو
خوشبود دیتے وقت بھی اس کے گوند شہتوت بھی آتی ہیں۔
زیادہ ہوگی تو مٹھائی کڑوی بد مزہ ہو جائے۔ خواہ چاشنی دے۔ حالانکہ وہ
کی ضرورت ہے۔ ولایت سے مٹھائیوں کی تو
مگر محتاط اور شکی لوگ اس کا استعمال پسند نہیں کرتے۔ مٹھائی یا دینے کے
سستی بھی ہوتی ہیں۔ اور خوش رنگ بھی۔
جو تونوں اور کھلے ہوئے مٹھائیوں بنانی سکھائی جائیں تو بازار کی مٹھائیوں میں
خرچ سے بچ سکتی ہیں۔

ہر گھر کے قابل استعمال ادھونی کی پائیدار شطرنجیاں (دریاں)

حضرات ناظرین! ہمارا کارخانہ عرصہ دراز سے نہایت دیانتداری و کامیابی سے چل رہا ہے۔ حیدر آباد دکن و صوبہ مدراس و ریاست میسور و بمبئی بلکہ جنوبی ہند کے ہر شہر میں کھوک فزیشن منگوا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نیز ہمارے کارخانہ میں سوئی و جاپانی ریشم کی نفیس نہایت اعلیٰ قسم کی شطرنجیاں (دریاں) مسجدوں کی جانمازیں، مصلے، پردے ہر سائز و ہر قسم کے رنگین و بلبین و اگرہ پائٹرن تیار ہوتے ہیں بالخصوص بڑی بڑی دالانیں اور BEDDING AND WEDDING CARPETS کی بہت مانگ ہے۔ چونکہ یہ رنگ کی بڑی کمی ہوتی ہے۔ علاوہ ان ریشمی دروں کے کیا کہنے۔ ملائم و چمکیلی، بناوٹ میں بایندار، سجاوٹ میں شان و شوکت دو بالاکر نیوالی، خوش بو منہ کی ہوتی ہے۔ سوئی دریاں بھی اس سے کچھ کم نہیں ہیں چونکہ جرمنی رنگ و رنگو کا ملک بن کے نمبر ۲ و ۶ و ۱۵ کے بہترین سوت سے تیار کردائی جاتی ہیں غرضکہ ہم اپنے مال کی اس سے زیادہ مدح سرائی کرتی نہیں جانتے "عطر آنت کہ خود بوی نہ کہ عطار بگوید" آپ نوشتہ ایک بار ہمیں آرزو دیکر استعمال کر کے ہماری صداقت کی "بیجہ خط و کتابت سے مفصل حالات و واجبی نرخ معلوم ہوں گے"

المشاہرین: مین ندیم اللہ نظامی - بی عبد الرزاق نظامی - کارپٹ فیکٹری - ادھونی (علامہ سہ)

۲۹۱

لاکھ روپیہ

شادی ہو

سور وپیہ کی

ہر قسم کے پارچہ سر کا واحد مرکز

آر آر جیون لعل تاجر پارچہ پتھر گڈ

تصنیفات مولینا الحاج رئیس الشعراء ابوالاحرار بتمل

جنہیں حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ بھی پر زور الفاظ میں سراہ چکے ہیں۔

تاریخ آل نبی در حصص

(حصہ اول تذکرۃ الرسول - حصہ دوم کی مفصل سوانح نبوی

کافہ سفید و بزم - ۵ غزات ۴۴۴ - قیمت ۴۴

(۲) حصہ دوم سردار ماں باپ - دوسرا بیٹے آل عبا کی مفصل سوانح و سوانح

(۳) حصہ سوم ائمۃ اللہ علیہ السلام - مدح و دو سادات صوفیہ نوادر اہل بیت اور

سادات ادب و ادب کی تاریخ اور انساب - و آخر کے تمام مشہور اولیاء اللہ کے

حالات اور انساب بڑی تلاش سے ہم پہنچا ہے

(۴) توسیع فی فضائل الشیخین فی تفسیر علی الترتیب اختلافہ فی عائدہ تحقیق

(۵) السراج - حقیقت روح انسانی پر تحقیق اور عارفانہ بحث

(۶) مثنوی فیض مدینہ - سلوک طریقہ مجددیہ عمل (۷) ادب و ادب

(۸) تذکرۃ شہداء و شہداء سید قریب علی نقشبندی مجددی نہادہ قدس کی مفصل سوانح و سوانح

ملنے کا پتہ - راجستان باب و پو - میر جی کا باغ - صدر ڈاکخانہ جے پور (راجپوتانہ) (مخصوص ڈاک ہر حالت میں بند نہ رہے گی)

(۹) کشف مبلشرات - حضرت سراج الحقیقت محبوب لاویا - مجاہدین ناخداہ تاریخ

نظامیہ برہم کے وصال کے حالات غیر معمولی کہنہ و گہر و معنی لمانہ مادہ تاریخ

(۱۰) صلوة الاعتصاف - کلمات شوق حضور نبی رسالت معلم

(۱۱) شجرۃ الجامعہ - جمع حرف کے رنگوں کے سحر آمیز حاشیہ ادبیہ و نظم

(۱۲) فتنان آرزو - نالہ ہائے غم

(۱۳) یادگار طحطاح - بیچوں کی غباری مدد و انگریزی کی ابتدائی تعلیم

(۱۴) مقامات مقدسہ اور یہ معلومات متعلق سفر و سفر نامہ

(۱۵) نغمۃ العشرۃ - حضرت خواجہ حافظ شیرازی کی دس غزلوں پر زمین جیسے متعلق

رہے ہیں کہ حضرت حافظ نے اپنی غزلوں کی نو دہائی کی ہے

(۱۶) العول المشہور فی احوال العیون - (معارف و معارف) و ادب و ادب و ادب

مولفہ دہلی امیر حسن صاحب شہا محدث دہلی زبان کی معنی و معنی و معنی

(۱۷) ترجمہ از مولانا الحاج ابوالاحرار بتمل مدظلہ

(۱۸) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۱۹) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۰) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۱) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۲) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۳) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۴) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۵) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۶) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۷) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۸) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۲۹) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۰) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۱) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۲) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۳) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۴) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۵) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۶) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

(۳۷) ہر دم راجستان - مضامین نظم شکر معینہ و خیر و معینہ و خیر و معینہ

پانیر آرمس کمپنی دہلی سے بغیر لائسنس خریدیے

پرند کے شکار کے لئے کم خرچ بالائین ہتیار

نواکچادر اقل اور بندوق

۲۳ بورا کپرس رائفل ۳۳ = ۷۷ بورا ایروگن ۵۲ = گولی پانچو کا بکس ۵۲ اور ۵۲

۷۷ ہزار روپیہ والے انعامی کوپن مفت ملیں گے بشرطیکہ قیمت ہمراہ فرمائش وصول ہو۔ ہر قسم کے بندوق، رائفل، پستول، اگر رنگ

شہرتوں وغیرہ میں ڈالے جائیں ۵۲ = گولی افیوز کا بڑا اسٹاک موجود ہے۔ فہرست مفت

۵۲ = کمینہ، نرود تھانہ پولیس کشمیری دروازہ دہلی



میلندو عالی میں بہترین خوبصورت مشہور جوتے کہاں دستیاب ہوتے ہیں - چکا کوجرنی - امریکہ - فرانس اور لندن جیسے جوتے کہاں ملتے ہیں - نرپ - راجہ اور - ڈیس بہت ہی جوتے کہاں سے خرید لیتے ہیں - ہنگامات والہاں ریاست اور ٹوہی و ہولہا کہاں سے طلب فرماتے ہیں - ایک دم بطور نمونہ کے آپ بھی طلب فرماویں - پتہ ہم بتاتے ہیں -

حاجی حالہ عبدالکریم محمد رحیم - انقلاب سٹور لکھنؤ - نئی سوک معصل گھنٹہ گھر - دہلی

DELHI
PHOTO BLOCK CO.
DELHI
LINE. HALFTONE. TRI-COLOUR
BLOCK MAKERS.

لیڈی ڈاکٹر مسز اجہ
ایل ایچ ایم، این و طبی سب ذوق
عورتوں کے پوشیدہ امراض کی خاص معالج
پتہ - تحصیل فرامٹانہ - برابر فابن پیننگ و کرن دہلی

دہلی فوٹو بلاک کمپنی میں
اپنی قسم کے لائن اور ہاف ٹون
بلاک بنوائے
میں فرق اس کی بڑی انجی کے بلقین
بہترین کام مناسبت نام
دہلی فوٹو بلاک کمپنی تحصیل فرامٹانہ دہلی

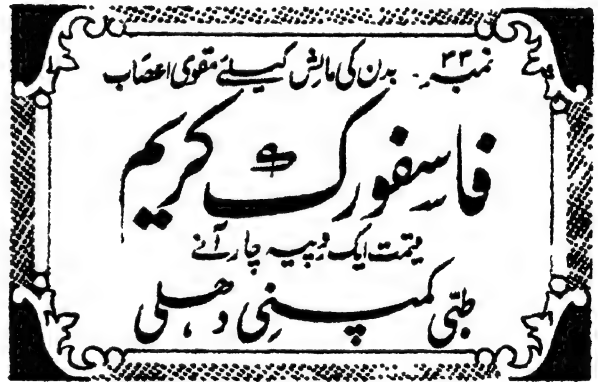
سود بادشاہ حسنین دہلوی گورنمنٹ • ہڈا سٹ



سود بادشاہ حسنین مالک کارخانہ بادشاہ پسند
چٹلی بہترین کانج مارہرہ ضلع ایٹہ

جن کی چٹلی کو اکثر نمائشوں میں تمغے
ملے ہیں۔ اور سالہ ۱۹۳۵ء میں سہا، پھور کی
نمائش سے گورنمنٹ ہند نے اس چٹلی کو
پسند کر کے تمغہ اعلاہیت دیا ہے و نیز اسامہ و
روہاء اور مہاراجہ سر کیشن پورشاہ یسین الساطلہ
دکن وغیرہم پسندگی کا اظہار فرما کر بذریعہ تار
اس چٹلی کو ملکا تے رہتے ہیں۔

قیمت خاص التخاص فی سہر دو روپہ
قسم دوم فی سہر ایک روپہ



بزرگ کی کمزوریوں کو زبردستی توڑیں پتھو نکھوٹا تھو سناٹو لا
مقوی اعصاب
شربت فاسفورس
 طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا
 قیمت دو روپیہ

موتروں کے درد
قبض کش
 ساہتہ طبی کمپنی دہلی

زہریلے اور دہائی امراض کیلئے
طلسمی کیپسول
 طبی کمپنی دہلی

چیش کی گولیاں
 بڑی ہائی چین کو تین دن میں آرام ہوا ہے
 قیمت چار آنے
 طبی کمپنی دہلی

مکمل

جرمنی تیل
 قیمت ایک روپیہ
 طبی کمپنی دہلی

فیلن
 قیمت ایک روپیہ
 طبی کمپنی دہلی

منوین
 قیمت آٹھ آنے
 طبی کمپنی دہلی

خوش بایام گولیاں
 بستہ گولیاں قیمت
 طبی کمپنی دہلی

جگر اور معدے کیلئے
آرسٹو کا
چورن
 ساہتہ طبی کمپنی دہلی

TRADE MARK

 جبرو ڈرنیک مارک
 طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا
 مشہور
فاسفورس کا تیل
 ۱۲ اونس
 قیمت ایک روپیہ

سیر مرض کی دوا
شفائی
 دیزہ توکر قیمت
 طبی کمپنی دہلی

طب یونانی کے کم ہائے نسخے

جو اطباء کی سالہا سال خدمت کرنے کے بعد مشکل حاصل ہوتے ہیں

مقوی دماغ اطریفل

دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ نئے پورے دروس کو دہرا کرنا ہے نزلہ زکام کو اچھا کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ معدہ جگر آنتوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بواسیر کیلئے مفید ہے۔ مغز باو ام مقشر اتولہ۔ مغز تخم کدو شیریں اتولہ۔ مغز تخم تربوز اتولہ۔ مغز تخم پیٹھ اتولہ۔ مغز تخم خیارین اتولہ۔ پوست ہلیلہ زرد اتولہ۔ پوست ہلیلہ کابی اتولہ۔ ہلیلہ سیاہ اتولہ۔ پوست ہلیلہ اتولہ۔ آملہ خشک منفعہ اتولہ۔ نبات سفید و چند قوام کر کے اطفال تیار کر کے صبح اور رات کو سوتے وقت ایک ہفتہ تک سات ماشہ اور ایک ہفتہ تک ایک ایک اتولہ۔ نوش کیا کریں اگر زیادہ عرصہ تک کھنا نا منظور ہو تو ایک اتولہ کھلانا چاہئے۔

مقوی دماغ جوارش

دماغ کو قوت دیتی ہے قبض کشا ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبات کو دور کرتی ہے۔ موصلی سیاہ ۶ ماشہ۔ موصلی سفید ۶ ماشہ۔ مرچ کنکول ۶ ماشہ۔ کباب چینی ۶ ماشہ۔ عرق قرعہ ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۶ ماشہ۔ قرعہ ۶ ماشہ۔ دارچینی ۶ ماشہ۔ خولنجان ۶ ماشہ۔ دانہ الہچی کلاں ۶ ماشہ۔ دافضل ۶ ماشہ۔ شقائق مصری ۶ ماشہ۔ تخم کرفس ۶ ماشہ۔ تخم نذر ۶ ماشہ۔ تخم شلم ۶ ماشہ۔ تخم ہلیون ۶ ماشہ۔ تخم حماض ۶ ماشہ۔ تخم پیاز ۶ ماشہ۔ ترنفل ۳ ماشہ۔ جوز بو ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ۳ ماشہ۔ شکر سفید ۵۰ چند کے قوام میں جوارش تیار کر کے پانچ پانچ ماشہ۔ صبح شام کھلائیں۔

دافع زکام گولیاں

نزلہ زکام کی وجہ سے اگر بیمار ہو تو اس کو اچھا کرتی ہیں۔ گولی مقوی دماغ۔ خشک کھانسی کو آرام کرتی ہیں۔ گل بنفشہ ڈیوٹو اتولہ۔ مغز باو ام مقشر ۱ اتولہ۔ گل سرخ ۱ اتولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۱ اتولہ۔ کثیرا ۱ اتولہ۔ مغز تخم خیارین ۱ اتولہ۔ رب السوس ۱ اتولہ۔ گل ارمنی ۱ اتولہ۔ سنبل الطیب تین ماشہ۔ مصطکی رومی ۴ ماشہ۔ نشاستہ گندم ۱۰ ماشہ۔

کوٹ چانکر گوند کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے دو گولی تک صبح شام کھلائیں۔

دوسری گولیاں

در دسہر نیا پورا نا دور کرتی ہیں۔ بلغم کا تنقیہ کرتی ہے۔ امراض چشم میں بھی مفید ہے۔ جائفل ۴ ماشہ۔ صبر ۳ ماشہ۔ زیرہ سفید ۶ ماشہ۔ چرائیہ ۲ ماشہ۔ اجودہ ۶ ماشہ۔ کوٹ چانکر چھلکائی کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر کھلائیں۔

مرگی کی گولیاں

صرع (مرگی) ام العبیان (بچوں کے پسلی کا خلل) کے لئے بھی مفید ہیں۔ بچوں کے پیٹ کے اچھارے کو دور کرتی ہے۔ تیزد سفید کبیرا ۶ ماشہ۔ بخون خراشیدہ اتولہ۔ پودینہ خشک ۴ ماشہ۔ سچ ۴ ماشہ۔ کوٹ چانکر سونف کے عرق میں گوند بکریڑوں کیلئے چنے کے برابر اور بچوں کیلئے موشہ کے دانہ کے برابر گولیاں تیار کر کے عرق دیان کے ہمراہ کھلائیں اور دودھ پیتے بچے کو اس کی ماں کے دودھ میں حل کر کے دینا چاہئے۔

مقوی اعصاب گولیاں

فارح۔ لقوہ۔ رعشہ۔ نزلہ کو اچھا کرتی ہے۔ تمام اعصابی امراض کیلئے مفید ہیں۔ اگر عورت ایام ماہوار سے فارغ ہو کر ایک ایک گولی ایک ہفتہ تک کھائے تو باختم پن دور ہو سکتا ہے۔ کچلہ ۲ اتولہ۔ شیر گاؤ میں تین یوم تک پکا کر مقشر کر کے باریک ورق تراش کر بسانے اتولہ۔ دارچینی اتولہ۔ خود صلیب اتولہ۔ جوز بڑا اتولہ۔ قنفل اتولہ۔ سب کو خوب باریک کر کے تازہ یودینہ کے عرق اور ناخواہ کے پانی میں حل کر کے چنے کے برابر گولی بنالیں۔ ایک گولی روزانہ صبح مار العسل۔ یاعرق بادیان۔ یا عقی کبوتر کے ہمراہ کھلائیں۔ گمی کا استعمال زیادہ کرائیں۔

پسلی کے خلل کی گولیاں ام الصبیان۔ (بچوں کی پسلی کا خلل) کو اچھا کرتی ہیں۔

بچوں کی طبیعت کو بحال رکھتی ہیں۔

بچوں کے پیٹ کی اصلاح کرتی ہیں۔ دستوں کو آرام کرتی ہیں۔ دانت نکلنے کی تکلیف میں راحت پہنچاتی ہیں۔ بچوں کے ہر مرض میں اکسیر ہیں۔ قبض کشا ہیں۔ اگر دایہ کو کھلائیں تو دودھ کو صاف کرتی ہیں۔

دانہ الائچی خورد اتولہ۔ مغز تخم کشنیز خشک بریاں اتولہ۔ بلبل ایک اتولہ۔ زیرہ سفید ایک اتولہ۔ زیرہ سیاہ اتولہ۔ دانہ الائچی کلاں اتولہ۔ امار دانہ اتولہ۔ سہاگہ بریاں اتولہ۔ پوست ہیلہ زرد اتولہ۔ آملہ خشک ایک اتولہ۔ نمک سیاہ اتولہ۔ زہر مہر خطائی اتولہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چانکر لیہوں کے عرق میں کھول کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ بچے کو ایک گولی سے دو گولی تک۔ بچے کی ماں کو دودھ پلانے والی دایہ کو دو گولیوں سے چار گولیوں تک کھلائیں۔

مقوی دماغ حریرہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ نزلہ۔ زکام کو آرام کرتا ہے۔ درد سر کو دور کرتا ہے۔ تخم خشک ۹ ماشہ۔ مغز تخم کدو ۶ ماشہ۔ مغز تخم باقلا ۶ ماشہ۔ مغز بادام مفقشر ۱ دانہ۔ فشاہ گندم اتولہ۔ روغن زرد ۲ اتولہ۔ مصری ۳ اتولہ۔ سب کو پانی میں پیسکر مصری اور گھی میں پکا کر حریرہ تیار کر کے روزانہ صبح پلائیں۔

مقوی حافظہ حریرہ دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ دماغ کی خفگی کو دور کرتا ہے۔ حاذقہ بڑا مال ہے۔ مینائی کو طاقت دیتا ہے۔ مغز بادام مفقشر پانچ دانہ۔ مغز تخم خربوزہ ۳ ماشہ۔ مغز تخم کدو ۳ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۳ ماشہ۔ تخم خشک سفید ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۳ ماشہ۔ ان سب کو پانی میں پیسکر گھی ۷ اتولہ میں بگھار کر مہ ۲ اتولہ ملا کر پکا کر حریرہ تیار کر کے پلائیں۔

مقوی دماغ خمیرہ دماغ۔ دل۔ بلکہ تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت اور فرحت پہنچاتا ہے۔ درد سر اور نزلہ کو اچھا کرتا ہے۔ دماغ میں تری بخشتا ہے مایغولیا اور مرق کو دور کرتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مفرح ہے۔ مرجان ۶ ماشہ۔ کبریاے شمع ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ زہر مہر خطائی ۶ ماشہ۔ شیش سبز ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ صدف صادق ۶ ماشہ۔ ان دواؤں کو عرق جید مشک میں کھول کر کے بعد از ان برگ گاؤ زبان ۹ ماشہ۔ گل گاؤ زبان

۹ ماشہ۔ کویہ ابریشم ۹ ماشہ۔ برگ بادرنجنوبہ ۹ ماشہ۔ تخم شترتی ۹ ماشہ۔ برادہ مندل سفید ۶ ماشہ۔ برادہ مندل سرخ ۹ ماشہ۔ منڈی ۹ ماشہ۔ بہن سفید ۹ ماشہ۔ بہن سرخ ۹ ماشہ۔ گل نیلوفر ۹ ماشہ۔ گل بفتشہ ۹ ماشہ۔ تخم بالنگو ۹ ماشہ۔ کشنیز خشک ۹ ماشہ۔ کورات کو گرم پانی میں سبکو دیں۔ صبح مل چانکر نبات سفید آدھ سیر۔ شہد خالص ایک پاؤ میں توام پکا کر مغز تخم کدو ایک اتولہ۔ مغز تخم خیارین اتولہ۔ مغز تخم خربزہ اتولہ۔ تخم خشک سفید اتولہ۔ مغز پیچہ اتولہ۔ مغز بادام مفقشر ایک اتولہ۔ چداپس کر مع ان دواؤں کے جو پہلے سے کھل کر کے رکھی ہیں شامل کر دیں۔ ٹہنڈا ہونے کے بعد زعفران اتولہ۔ ورق فقرہ ایک سو عدد ملا کر پانچ ماشہ صبح پانچ ماشہ شام کھلائیں۔

خمیرہ مقوی قلب دماغ دل کو طاقت دیتا ہے۔ غشی اور خفقان کو دور کرتا ہے۔ درد سر کو آرام کرتا ہے۔ دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ برادہ مندل سفید اتولہ۔ سنبل الطیب اتولہ۔ گل سرخ اتولہ۔ برگ بادرنجنوبہ ۵ اتولہ۔ گنے پانی اور دھوئے عرق گلاب میں سبکو سبکو کر جو شش دیں جب چوتھائی حصہ باقی رہ جائے تو ٹمکر چانکر قند سفید تین پاؤں میں توام کر کے ادھ سے زعفران ۴ ماشہ باریک پیسکر ملا دیں۔ پانچ پاؤں ماشہ صبح شام پانچ پاؤں دوا سکتے کیلئے اکسیر ہے۔ نیل اتولہ۔ چوک ایک اتولہ۔ خوب باریک پیسکر ایک ماشہ۔ ادراک کے عرق میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں۔ اور ایک ماشہ کے قریب دانتوں پر منہ کی طرح لگا دیں۔

ام الصبیان دوا کیلئے اکسیر ہے معتبر۔ جند بیدستہ۔ زیرہ سفید ہموزن لیکر خوب باریک پیسکر چار رتی سے ایک ماشہ نمک بچے کی ماں کے دودھ میں یا عرق بادیان میں گھول کر ملا دیں۔ اگر ضرورت ہو تو دن میں تین چار مرتبہ دے سکتے ہیں۔

آدھے سر کے درد کی دوا (آدھے سر کے درد) کے لئے (آدھے سر کے درد) کے لئے مفید ہے۔ ادراک کا عرق دوا ماشہ۔ شہد ماشہ۔ دودھ بکری کا چھ ماشہ۔ ان سب کو ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

ایضا شقیقہ کو اچھا کرتی ہے۔ سمندر رچل چار رتی کے قریب سٹنڈے پانی میں پیسکر درد کے خلاف طرف ناک کے نچنے میں ٹپکائیں۔ فوراً آرام ہوگا۔

ایضاً شقیقہ کیلئے مفید ہے۔ بندال سقوٹے پانی میں بھگو دیں پانی چھانچو خلات سمت ناک کے نچنے میں ٹپکائیں۔

سرسام کی دوا سرسام گرم کیلئے مفید ہے۔ مونگ کا آٹا ایک پاؤ گائے کا دودھ بقدر ضرورت لیکر گوندھ کر ایک

روٹی اس طرح پکا کر تیار کریں ایک طرف سے بچختہ ہو جائے اور دوسری طرف خام رہے۔ روٹی کی کچی سمت پر روغن گل ۳ تولہ چھ کر سر پر باندھیں۔ دو تین گھنٹہ کے بعد کھول دیں اور سر پر روغن گل کی مالش کریں۔

حافظہ کی دوا حافظہ بڑھاتی ہے۔ مقوی دماغ ہے۔ قسط شیریں زیرہ سیاہ۔ پھل۔ اجودہ۔ ہلدی۔ بجنج۔ اصل السک

عود صلیب۔ ہر ایک دوا ایک ایک تولہ۔ لیکر پیسکر چھانچو دوا ماشہ سے تین ماشہ تک دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

روغن دماغ کو طاقت اور فرحت پہنچاتا ہے۔ خشکی کو دور کرتا ہے۔ روغن لبوب سبعہ دماغ پر مالش کریں۔

روغن دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ برگ کا ہوا تازہ کھلکر پانی ایک سیر نکال کر ایک پاؤ خالص تیل کے

تیل میں اس قدر پکائیں کہ صرف تیل باقی رہ جائے چھانچو گھنٹہ ۱۰ کے بوتل میں رکھ لیں اور کوئی مناسب خوشبو شامل کریں ضرورت کے وقت دماغ پر مالش کریں۔

مرگی کا سقوٹ صرع (مرگی) کیلئے مفید ہے۔ تخم ہوہ ۲ عدد۔ فلفل سیاہ ۳ عدد ایسی عورت

کے دودھ میں جس کے لٹکی ہو خوب باریک پیسکر ناک میں ٹپکائیں۔

لیپ دوسر دروسر بار دیکھئے مفید ہے۔ نرگس ۲ تولہ۔ پانی میں پیسکر پیرد کے تلوں پر لیپ لگانے سے درد سر کو آرام ہو جاتا ہے۔

ایضاً گرمی سے سر میں درد ہو تو تیل کے درخت کی پتیاں گھنڈے پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً درد سر کیلئے اکیر ہے۔ گل چکن ۳ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ گل تیلوفر ۳ ماشہ۔ پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً درد شقیقہ کو آرام کرتا ہے۔ مالون ۶ ماشہ۔ پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً سرسام اور سر کے درد کیلئے مفید ہے۔ گل نیلوفر ۳ ماشہ۔ گل خطی ۳ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔ گل سرخ ۳ ماشہ

عرق گلاب یا بکری سادہ دھ میں پیسکر لیپ کریں۔

ایضاً نیند لاتا ہے۔ رماغ کو فرحت دیتا ہے۔ صندل سفید ۹ ماشہ۔ پوست خنقاہ ۱۰ ماشہ۔ گل نیلوفر ۱۰ ماشہ

تخم کاہوے ماشہ کاہوے کے پانی میں پیسکر پیشانی اور کانوں کی جڑ میں طلا کریں۔

ہلاس (ہلاس۔ ناس) ناک میں دوا سونگنا، آدھے سر کے درد کو اچھا کرتا ہے۔ بیہوشی کو دور کرتا ہے۔ سدہ دماغی

کو کھولتا ہے۔ غلیظ مادہ کو خارج کرتا ہے۔ سر کے درد کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ بچکنی ۸ ماشہ۔ کاخور ماشہ۔ قرفل ۲ ماشہ۔ مرچ

سیاہ ۱۶ عدد۔ باریک پیسکر ناک میں سونگھیں یا کسی نفی کے ذریعہ سے ناک کے تھنوں میں پہونک دیں۔

ہلاس نزلہ رکھنے کی وجہ سے درد سر کو آرام کرتا ہے۔ کانفل باریک پیسکر ناک میں سونگھیں۔

زکام کی ٹپکیاں (نکیر) نزلہ کو روکتی ہے۔ درد سر کو آرام کرتی ہے۔ زعفران ۳ ماشہ

انیون ۶ ماشہ۔ صمغ عربی اتولہ۔ سب کو پیسکر پانی ملا کر قرص لکھ کر بنا کر خشک کر لیں۔ ضرورت کے وقت پانی میں حل کر کے کاغذ پر لیپ کر کے کینی پر چپکا دیں۔

آنکھ کی دوا آنکھ دیکھنے کو اچھا کرتی ہے۔ درم اور میس کو آرام کرتی ہے۔ زیرہ سفید ۳ ماشہ۔

نودھ چٹھائی ۳ ماشہ۔ پیسکر گرمی خام دوا ماشہ۔ مغز گھیکو ۳ تولہ سب دواؤں کو پیسکر مغز گھیکو میں مخلوط کر کے پوٹلی بنا کر نزلہ پر پھیرنا چاہئے۔ جب پوٹلی خشک ہو جائے تو اس کو پانی سے تر کر لینا چاہئے۔

سسر بھولا۔ اور جالادور کرتا ہے۔ کانچ سبز ۲ تولہ۔ ملی چینی کا ٹکڑا ۲ تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ۔ سنگ سہاوی

۳ ماشہ خوب باریک پیسکر سر مرہ بنا کر ابتدا میں دوسلائی سے تین سلائی تک صبح اور رات کو لگائیں۔ اور بعد میں ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

روہوں کا مسر روہوں کو اچھا کرتا ہے۔ آنکھوں کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ نزلہ کے پانی کو بڑھتے

سفیدہ جست ۶ ماشہ۔ شاخ نیم سوختہ ۶ بارہ

۳ ماشہ۔ ان دواؤں کو بارہ گھنٹہ

عزن کانوں کی خشکی اور ابتداءً نقل سماعت (بہرین) کو دور کرنا ہے
روغن بادام تلخ نیم گرم کانوں کے اندر ٹپکانا چاہئے۔
نکسیر کی دوا نکسیر کو فوراً اچھا کرتا ہے۔ انار کے پھول کی تازہ
پتیاں عورت کے دودھ میں حل کر کے ناک کے
نتخے میں ٹپکائیں (ایسی عورت کے دودھ میں زیادہ بہتر ہو گا جو لڑکے
کو دودھ دلاتی ہو)

ایضاً نکسیر کیلئے اکسیر ہے۔ افیون، کندر، کافور، ہموزن لے کر
شہینے پانی میں پسیرناک میں ٹپکائیں۔

ایضاً نکسیر کے خون کو فی الفور بند کرتا ہے۔ گل ملتان ۳ ماشہ۔
سریشا ۱ ماشہ۔ پانی میں حل کر کے نیم گرم پیشانی پر پسیر کریں
ایضاً نکسیر کو عکس بند کرتا ہے۔ ادنٹ کے بال جلا کر سر دکر کے
ناک میں پھونکیں۔

ایضاً ناک کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔ تخم ڈھاک باریک پسیر بیلو
بلاس کے سو بھگیں۔

لکنت کی گولیاں زبان کی لکنت کو دور کرتی ہیں۔ ذرٹیک
ایک تولہ۔ پوست سماق اتولہ۔ طبائیر

۱ ماشہ۔ اذخرہ ۳ ماشہ۔ عاقر قرحا ۳ ماشہ۔ برہنڈی ۲ ماشہ۔ فلفل سیاہ
۲ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چاٹ کر شہد میں کابی چنے کے برابر گولیاں
بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر رس چوسنا چاہئے۔ دن میں چار
پانچ گولیوں تک استعمال کر سکتے ہیں۔

منہ کی بدبو کی گولیاں منہ کی بدبو کو دور کرتی ہیں۔ قنفل
۳ ماشہ۔ دانہ الائچی ۳ ماشہ۔

موز مالٹھی ۳ ماشہ۔ پسیر پانی میں بڑے چنے کے برابر گولیاں
بنا کر منہ میں رکھیں۔ (دن میں چار پانچ گولیاں استعمال کر سکتے ہیں)

دوا آتشک کی وجہ سے منہ میں اور تالو میں زخم ہو گئے ہوں انکو
اچھا کرتی ہے۔ آم کے زرد پتے خشک پسیر جلم میں رکھ کر
ادراپہ سے جیر کی لکڑی کے کوئلہ کی آگ رکھ کر ایک ہفتہ تک حقہ
پینا چاہئے۔

خناق کی دوا خناق کیلئے حکمی ہے۔ ہموہ کی گٹھلی ۳ ماشہ
باریک پسیر پانی کے ہمراہ نوش کریں۔ بلغم

خارج ہو کر فوراً تسکین ہوگی۔
دوا خناق کو آرام کرتی ہے۔ تخم بکائن حقہ میں رکھ کر
پینا چاہئے۔

سرمر بنا کر صبح اور رات کو سلائی سے استعمال کریں۔

موتیا بند کا مسر ابتدائی موتیا بند کو اچھا کرتا ہے۔ روشنی کو
بڑا تلسہ۔ عینک کی عادت کو چھڑاتا ہے
زہر سیاہ سانپ دو قطرے۔ سرمر سیاہ اتولہ۔ سولف کے تازہ
عرق میں اس قدر کھل کریں کہ ایک بونل عرق جذب ہو جائے۔
چاندی یا جست کی سلائی سے آنکھ کے اندر لگائیں۔

مسر رتوند (شکبوری) کو اچھا کرتا ہے۔ زرد چوب ۲ ماشہ نمک
سنگ ۲ تولہ۔ باریک پسیر آنکھوں کے اندر سلائی سے
لگائیں۔

شیاف آنکھ دیکھنے کو آرام کرتے ہیں۔ یہ وہی شیاف ہیں
جن کو اکثر شمال اور اقلیہ مختلف رنگ کے تیار کر کے
مریضوں کو دیتے ہیں اور اس نسخے پر فخر کرتے ہیں۔ سفیدہ
جست اتولہ۔ کیترا ۱۱ ماشہ۔ صمغ عربی ۱۱ ماشہ۔ پشکری بریاں
ایک ماشہ۔ پانی میں کھل کر کے شیاف تیار کر کے رکھ لیں اور ضرورت
کے وقت پانی میں گھسکر سلائی سے آنکھوں کے اندر لگائیں۔ اگر
سیاہ شیاف تیار کرنے ہوں تو سرمر سیاہ ۱ ماشہ ملا دیں اگر زرد
رنگ کے تیار کرنا چاہیں تو ہلدی ملا دیں۔ اگر سرخ رنگ کے تیار
کرنا منظور ہوں تو دم الاخوین ۱ ماشہ ملا دیں۔

لیپ آنکھوں کی سُرخی کو اچھا کرتا ہے۔ تولہ کے پانی کو
روکتا ہے۔ درد اور دم کو آرام کرتا ہے۔ ہر زنگی
۳ ماشہ۔ پوست بہیرہ ۳ ماشہ۔ پشکری خام ۳ ماشہ۔ باریک
پسیر پانی میں ملا کر نیم گرم آنکھوں کے اوپر لیپ کریں۔ اگر دوا
آنکھوں کے اندر بھی چلی جائے تو مضائقہ نہیں۔

کان کے درد کی دوا کان کے درد کو آرام کرتا
ہے۔ افیون ۱ ماشہ۔

روغن گل ۲ تولہ۔ سرکہ خالص ۴ قطرے ملا کر کان میں ٹپکائیں۔
ایضاً کان کے درد کو اچھا کرتا ہے۔ کان کے کیڑوں کو ماکر
نکالتا ہے کان کی پیپ اور مواد کو آرام کرتا ہے۔

مرکی دو ماشہ۔ سمندر جھاگ ۴ ماشہ۔ دم الاخوین ۴ ماشہ۔ آب مولی
۱۰ تولہ۔ آب پیاز اتولہ۔ روغن گل ۴ تولہ۔ روغن نیم ۲ تولہ
دائے الاپی ۱۰ واؤں کو پسیر ملا کر آگ پر رکھ کر پکائیں کہ مولی اور پیاز
بید مشک میں کھل جائے چنانکہ رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت کان
۱۱ میں ہمیشہ گرم کر کے دوا ڈالنی چاہئے۔

شام مناسب بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔

کالی کھانسی کی گولیاں کالی کھانسی کیلئے مفید ہے

نفل ۱۰ ماشہ۔ دارنفل ۱۰ ماشہ۔ انار دانہ ۳۰ ماشہ۔ جو اکار ۵ ماشہ۔ کارو اسبگی ۵ ماشہ۔ قند سیاہ ۵ ماشہ۔ کوٹ چنان کرچنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح اور ایک شام کھلائیں۔

نمونہ کارغون سینہ اور پیپڑوں کے درد کو آرام کرتا ہے

زنجبیل ۳ ماشہ۔ بوبان ۳ ماشہ۔ صبر ۳ ماشہ۔ ایون ۴ رتی۔ روغن گل ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو پیسکر روغن گل میں حل کر کے نیم گرم چمچیں اور اوپر سے روغن گرم کر کے سینک کر بائیں

کھانسی کا لعوق نئی پورانی۔ نرذ خشک کھانسی کیلئے بچہ

مغز بادام ۷ عدد۔ کثیر ۳۰ ماشہ۔ رب السوس ۳۰ ماشہ۔ آرد باقلا ۷ ماشہ۔ شکر تیغال ۴۰ ماشہ۔ قند سفید ۵ ماشہ۔ لعوق تیار کر کے صبح

شام کھلائیں۔ ضرورت کیلئے دن میں دو تین مرتبہ بخور اچھلائیں۔

مقوی قلب جراث مقوی دل۔ مفرح دل۔ خفقان براق

توحش۔ کو دور کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ مقوی اعصاب رکیہ ہے۔ آب ترخ ۳ نولہ۔ آب انار ترش

۳ نولہ۔ آب انار شیریں ۳ نولہ۔ آب امروہ ۲ نولہ۔ آب جاسن ۳ نولہ۔ آب ناشپاتی ۳ نولہ۔ آب پودینہ سبز ۳ نولہ۔ آب لیموں

۳ نولہ۔ عرق گلاب نیم پاؤ۔ عرق نعناع ۴ نولہ۔ آب زرشک ایک نولہ۔ آب سیب ۳ نولہ۔ آب سیب ولایتی ۳ نولہ۔ آب

۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ وسمہ ۶ ماشہ۔ خطائی ۶ ماشہ۔ شیش سبز ۶ ماشہ۔

روغن ۶ طبیب ۶ ماشہ۔ پوست ترخ ۶ ماشہ۔ پوست بید ۶ پوست ۶ ماشہ۔ کشتیر خشک بریاں ۶ ماشہ۔ قند نفل ۲ ماشہ۔ جوز بوا ۲ ماشہ۔

برادہ صندل سفید ۶ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ۔ دانہ مویر بریاں ۳ ماشہ۔

شک خالص ۱ ماشہ۔ عینر اشہب ۱ ماشہ۔ کوٹ چنانہ قوام میں ملا کر

جوارش تیار کریں اور ورق نقرہ ۳ ماشہ اور ملائیں۔ مقدار خوراک شعی ۶ ماشہ سے سات ماشہ تک صبح شام۔

دانہ الائچی خوردہ کی دہن کن کو جو کہ تجھ کی وجہ سے ہوا چھوڑنا ہے

بیدوشک میں کھرن کرے ہراق کیلئے بچہ مفید ہے۔ دل اور معدہ کو

طاقت دیتا ہے۔ ہادیان ۲ نولہ۔ انقیون ولایتی ۱ نولہ۔ صغیر ۱ نولہ۔

مصطکی رومی ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی ۶ ماشہ۔ عود عرقی ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔

انار دانہ ۱ نولہ۔ جدوار ۶ ماشہ۔ کشتیر خشک ۱ نولہ۔ صندل سفید ۱ نولہ۔

پودینہ خشک ۶ ماشہ۔ کوٹ چنانہ صغیر ۶ ماشہ۔ صبح دو ماشہ

شام پانی یا کسی مناسب عرق کے ہمراہ کھلائیں۔

مفرح قلب بت دل کو فرحت دیتا ہے۔ خفقان۔ مایو لیا

دل کو آرام کرتا ہے۔ کھسرخ ایک نولہ۔

گل نیلوفر ۱ نولہ۔ گل گاؤ زبان ۱ نولہ۔ گل بنفشہ ۱ نولہ۔

گل زنجبیل ۱ نولہ۔ تخم کاسنی ۱ نولہ۔ تخم خیارین ۱ نولہ۔

افقیون ۳ نولہ۔ انار دانہ ۲۵ نبات سہ خند میں قوام پکا کر شربت تیار کر کے کسی مناسب

عرق کے ہمراہ پلائیں۔ (عرق گاؤ زبان۔ عرق نیلوفر عرق گذر ملا کر)

عرق مقوی قلب دل کو فرحت اور طاقت پہنچاتا ہے خون بکثرت

پیدا کرتا ہے۔ مجاہدوں کا چہلکا اور بڑی فطارت کے نوری

کے یا بچہ کے برتن میں کچل کر بندہ۔ سیر عرق پخوڑ لیں اور اس میں

مرہ آملہ گھلی صاف کر کے ایک سیر۔ کشمش سبز ایک سیر ملا کر بھیک کے

ذریعہ عرق کشید کر لیں۔ پانچ نولہ سے آٹھ نولہ تک مصری مناسب

شریت ملا کر پلائیں۔

یا قوتی دل کو طاقت اور فرحت دیتی ہے۔ نخی توحش کو دور

کرتی ہے۔ مایو لیا کو نفع دیتی ہے۔ قوت رسانی

۷ ماشہ۔ مردارید نافہ ۷ ماشہ۔ بید ۷ ماشہ۔ کہربائے شعی ۷ ماشہ۔

لاجو۔ مغسول ۷ ماشہ۔ صندل سفید ۱ نولہ۔ برگ گاؤ زبان ایک نولہ۔

مغز قند ۷ ماشہ۔ آب ترخ ۳ نولہ۔ تخم خیارین ۱ نولہ۔ تخم کاسنی ۱ نولہ۔

رومی ۱ نولہ۔ تخم خرفہ ۱ نولہ۔ تخم زنجبیل ۱ نولہ۔ دانہ الائچی ۶ ماشہ۔

سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ ورق طلا

۲۰ عدد۔ ورق نقرہ ۲۰ عدد۔ نبات۔ آب دواؤں کو کوٹ

چھانکر نبات کے قوام میں یا قوتی تیار کر کے دو ماشہ سے چھ ماشہ

تک کھلائیں۔

مقوی معدہ اطریفیل مقوی معدہ۔ معدہ کو اخلاط غلیظہ

سے پاک صاف کرتا ہے۔ معدہ

کی رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ پوست بلیلہ زرد ۲ نولہ۔ پوست

بلیلہ ۲ نولہ۔ آملہ خشک ۲ نولہ۔ کوٹ چنانہ روغن بادام سے چرب

کر کے تین نولہ۔ شہد میں ملا کر اطریفیل تیار کر لیں۔ ۹ ماشہ سے

ایک نولہ تک صبح اور رات کو کھلائیں۔

جوارش مقوی معدہ نفع معدہ کو دور کرتی ہے۔ بطن اور ریح کو خارج کرتی ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کرتی ہے۔ بند پیشاب کو کھولتی ہے جیسے جاری کرتی ہے۔ رحم کے درد کو دور کرتی ہے۔ کلونجی ۱۷ ماشہ سرکہ خالص میں چوبیس گھنٹے تک جگودیں۔ خشک کر کے کوٹ چھانکر شکو سفید آدھ سیر کے قوام میں جوارش تیار کر لیں ۹ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک صبح شام کھلائیں۔

مقوی معدہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی ہیں۔ کھانا ہضم کرتی ہیں۔ پیٹ کے درد کو آرام کرتی ہیں۔ متلی اور رے کو دور کرتی ہیں۔ ہیضہ میں مفید ہیں۔ ریح کو خارج کرتی ہیں۔ نفع کو دور کرتی ہیں۔ جگہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ نمک سانہ ۴۔ تولہ۔ نمک سیاہ ۲۔ تولہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ دار فلفل اتولہ۔ زنجبیل اتولہ۔ پیل اتولہ۔ اورک اتولہ۔ قرنفل اتولہ۔ گل آکھ ۶ تولہ۔ سبز بودینہ کے عرق میں کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے چھ گولی تک کھلائیں۔

مقوی جگر گولیاں معدہ۔ جگر کو طاقت دیتی ہیں۔ دم ہیں۔ متلی اور رے کو آرام کرتی ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر نکالتی ہیں۔ گندک آملہ سار مدبر (۱۳ یا ۱۴) مرتبہ گائے کے دودھ میں بھجھاؤ دنیا چاہئے) ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ نمک لاہوری ۳ ماشہ۔ عرق لیموں میں تین یوم تک خوب کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولا سے چار گولی تک کھلائیں۔

ہیضہ کی گولیاں ہیضہ۔ بد ہضمی۔ متلی۔ رے۔ دست کو اچھا کرتی ہے۔ معدہ کو ہیضہ کی سیت سے پاک کرتی ہے۔ نارجیل دریائی پونے دو ماشہ۔ تخم ترنج ۳۔ ماشہ۔ تخم نارنج ۳۔ ماشہ۔ تخم لیموں ۳۔ ماشہ۔ عرق گلاب میں اچھی طرح کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر تین گولی سے چھ گولی تک دیں۔

ایضاً ہیضہ دبائی اور غذائی دونوں کیلئے مفید ہیں۔ غغہ آکھ ناشگفتہ اتولہ۔ قرنفل ۵ ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۵ ماشہ زنجبیل ۵ ماشہ۔ دار فلفل ۵ ماشہ۔ گلاب کے عرق میں کھل کر کے گولیاں چنے کے برابر بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک عرق گلاب کے ہمراہ دیں۔

تلی کی گولیاں تلی اور جگر کے درد کو اچھا کرتی ہیں۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ شورہ تلی اتولہ۔ سہاگہ بریاں اتولہ۔ کالی زبیری ایک تولہ۔ اشنتین اتولہ۔ سب کو کوٹ چھانکر پانی کے ہمراہ چنے کے برابر گولی بنا کر صبح شام دو پہر کو ایک ایک گولی پانی یا کسی مناسب عرق سے کھلائیں۔

دافع ہیضہ عرق ہیضہ کیلئے بید مفید ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ پودینہ خشک۔ مار تر اشہ پیاز عثار۔ پوست اندرون۔ درخت نیم سفید۔ ثارہ زید سیاہ ۲ تولہ۔ عود خام کو فستہ ۲ تولہ۔ عرق گلاب ایک ثارہ۔ آب پیاز عثار۔ آب اورک ثارہ۔ بھیکہ کے ذریعہ عرق کشید کر کے دو تولہ سے چار تولہ تک پلائیں۔

اطر لفل سرعت انزال کو اچھا کرتا ہے۔ قوام منی کو گاڑا کرتا ہے۔ بند کشاد کیلئے مفید ہے۔ پوست ہلیہ زرد ۷ ماشہ۔ پوست ہلیہ ۷ ماشہ۔ آملہ خشک ۷ ماشہ۔ ہلیہ سیاہ ۷ ماشہ۔ کشیز خشک ۱۲ ماشہ۔ کشمش ۳۔ تولہ۔ نبات ۷ تولہ۔ روغن بادام ۳ ماشہ۔ کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کر کے اطر لفل تیار کر کے سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھلائیں۔

گولیاں دافع سرعت انزال۔ مغذ منی۔ مقوی باہ۔ گوگل ایک پٹانک کو سوا سیر پانی میں پکائیں کہ پانی آدھ پاؤں بجائے اس پانی میں اتولہ سلجیت خوب حل کر لیں بعدہ ہلیہ سیاہ ۶ ماشہ۔ ہلیہ زرد ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ کوٹ چھان کر مل کر خوب کھل کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی یا دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔ اگر گرمی کا موسم ہو تو گوگھر و خور ۲ تولہ۔ کاجوشا۔

فرباطین کی گولیاں فرباطین کو اچھا کرتی ہیں۔ ہلیہ سیاہ اتولہ۔ زرد چوب۔ ایک تولہ۔ پوست ہلیہ اتولہ۔ کوٹ چھانکر تھوڑے سے۔ شام میں چکنا کر کے شہر میں ملا کر مٹر کے برابر گولیاں۔ سستوں کا زہر صبح شام کھلائیں۔

ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ جڑ شل اور ہیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

در دگر وہ کی گولیاں

در دگر وہ کیلئے بعد مفید ہیں۔
بارہ سینکڑہ کا سینکڑہ جدا کر ۲ تولہ

جگر الیہود ۲ تولہ۔ کوٹ چہانکر مولی کے عرق ایک پاؤ میں کھل کر
کر کے مٹر کے برابر گولیاں بنا کر صبح شام ایک ایک گولی کھلائیں۔

سوزاک کی گولیاں

سوزاک کو اچھا کرتی ہیں۔ گندہ
بہر ذرہ ۲ تولہ۔ میدہ گندم ۲ تولہ

دانہ الاچی کھلاں ۱ تولہ۔ باہم حاکر۔ جہاڑی کے بیر کے برابر گولیاں
بنا کر ایک ایک صبح شام کھلائیں۔

سوزاک کی دوا

سوزاک نئے پورے کو اچھا کرتی ہے
طباشیر ۲ تولہ۔ مصطکی رومی ایک تولہ

مغز بلوط ۶ ماشہ۔ شورہ قلی ۶ ماشہ۔ ماز و سبز ۳ ماشہ۔ روغن
صندل ۲ تولہ۔ دواؤں کو باریک پیسکر روغن صندل میں حاکر
چار رتی سے ڈبڑھا ماشہ تک کھلائیں۔

جریان کا سفوف

نئے پورے جریان کو اچھا کرتا ہے
تالک باندہ ۳ تولہ۔ جیندہ ۳ تولہ۔

اندر جو شیریں ۱ تولہ۔ دانہ الاچی خوردا ۱ تولہ۔ خار خشک ۱
۱ تولہ۔ نبات ہمزون کوٹ چہانکر سفوف بنا کر پانچ ماشہ سے
سات ماشہ تک صبح شام کھلائیں۔

اٹریفیل

آنٹوں کے تمام قسم کے کیڑوں کو مار کر نکالتا ہے
مثلاً کچھوے چرنے۔ کدو دانے وغیرہ۔ اور آنٹوں

سے مواد خارج کرتا ہے۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ کالی

۱ تولہ۔ پوست بیڑہ ۱ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ۔ آملہ خشک ایک تولہ۔

۱ کھیل ۱۱ ماشہ۔ بائے بڑنگ ۸ ماشہ۔ حب الملوک مدبر ۳ ماشہ۔ فسط

۱ ماشہ۔ ریوند جینی ۵ ماشہ۔ سورنجان شیریں ۵ ماشہ۔ اندر جو تلخ ۵ ماشہ

۱ رس ۳ ماشہ۔ انستین ۳ ماشہ۔ ورمہ ۳ ماشہ۔ افیمون ۳ ماشہ۔

رائی ۳ ماشہ۔ شک نفعی ۳ ماشہ۔ تخم خنظل ۳ ماشہ۔ ناگر موسقا ۳ ماشہ

پلاس باڑا ۳ ماشہ۔ سناسکی ۳ ماشہ۔ زیرہ سیاہ ۳ ماشہ۔ رخیل ۳ ماشہ۔

انیسون ۳ ماشہ۔ مصطکی رومی ۳ ماشہ۔ گل سرخ ۳ ماشہ۔ کتیرام ۳ ماشہ

رب ۱۱ دوس ۲ ماشہ۔ کوٹ چہانکر روغن بادام ۲ تولہ میں چرب کر کے

جو غسل خالص کف گزرتہ سے چند میں اٹریفیل کا توام بنا کر پانچ ماشہ سے

شعری ۶ ماشہ تک کھلائیں۔
دانہ الاچی خوردا ۲ تولہ۔ بواسیر کے مسوں کو بلات کلیف کے آرام
بید مشک میں کھل کر کے کھرتی ہے۔ مردہ کچھوے کی ہڈی کا سفوف

بنا کر چہا ماشہ سے ایک تولہ تک سیر کی لکڑی کے کونٹہ کی آگ پر ڈال کر
مسوں پر دھونی دیں۔

پیش کی گولیاں

پیش کو بہت جلد آرام کرتی ہیں۔ ہونٹ
اور خون کو روکتی ہیں۔ مروڑ کو

آرام کرتی ہیں۔ افیون ۶ ماشہ۔ آملہ خشک ۱ تولہ۔ کافور ۶ ماشہ۔

زعفران ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ کوٹ چہانکر گلاب کے عرق

میں کھل کر کے چنے سے چھوٹی گولیاں بنا کر ایک گولی سے دو گولی

تک پانی یا عرق گلاب کے ہمراہ کھلائیں۔ گولی کھانے کے بعد مریض

کو تھوڑی سی دیت تک چت لینا چاہئے۔

قبض کشا گولیاں

قبض کشا ہیں۔ معدہ اور آنتوں کی
غلاظت کو صاف کرتی ہیں۔ ریاح

کو خارج کرتی ہیں۔ بادی بواسیر کو اچھا کرتی ہیں۔ بھوک لگاتی ہیں۔

صبر مقطر ۱۲ تولہ ۸ ماشہ۔ مرج سیاہ ۳ تولہ ۶ ماشہ۔ اجوائن خراسانی

نوا ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۵ ماشہ۔ کوٹ چہانکر گھیکوار کے گودے میں تین

ہوم تک خوب کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے

چار گولی تک کھلائیں۔

پیش

جلیق (مشت زنی) کی وجہ سے عضو تناسل میں جو کچھ خرابی ہوگی
ہو اس کو اچھا کرتی ہے۔ باہ پیدا کرتی ہے۔ سیاب ایک تولہ

عاقہ قرعہ ۱ تولہ۔ شیر مدار ۲ تولہ۔ روغن گاؤ ۶ ماشہ۔ شہدہ خالص ۶ ماشہ۔

خوب کھل کر کے کپڑے کی پٹی پر لگا کر تضییع پر ملغون کر کے اوپر سے

برگ تنہول جنگلہ گرم کر کے باندھیں۔

پیش

باہ پیدا کرتی ہے۔ سیاب ۳ ماشہ۔ شہدہ ۵ ماشہ۔ میں حاکر کے
کپڑے کی پٹی پر لگا کر کے اعضا تناسل پر لپیٹ دیں۔

باہ کی گولیاں

باہ کو طاقت دیتی ہیں۔ معوی معدہ ہیں۔ رومی
مصطکی ۱ تولہ۔ ہیرا ہینگ ۲ تولہ۔ مست لوبان

۶ ماشہ۔ عنصل دشتی ۲ تولہ۔ خوب کھل کر کے مٹر کے برابر گولیاں بنا کر

ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں۔

امساک کی گولیاں

امساک کرتی ہیں۔ ریگ ماہی ۳ ماشہ
شگرفت ۳ ماشہ۔ مازوم ۳ ماشہ۔

قرنفل ۳ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ کوٹ چہانکر چنے کے

برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے تین گولی تک دو دو کے ہمراہ
جوار سے ایک گھنٹہ قبل کھلائیں۔

سینک

عفو تاسل کے بیوں کو
سے قبل اس کا استعمال

ملکہ ہستہ سرائے

حیدر آباد کن کے ساختہ کھنہ آفاق ملکوت ہیر آئل کے چند فائے
جو اس ملک کے نامور اصحاب نے تجربہ کے بعد معلوم کئے ہیں

۱۔ یہ تیل حیدر آباد میں بنایا جاتا ہے۔ کلی کارگر کی مراد سے بنائے میں اس لئے ملک میں جو تیل ہے اور ملک کے باہر بھی بہت جاتا ہے۔
۲۔ اس تیل کے لئے سے ہل کائے رہتے ہیں اور سفید نہیں ہوئے پائے اور سفید ہوئے شروع ہو گئے ہیں تو سفیدی رنگ
جاتی ہے یعنی کاس کے استعمال سے سفید نہیں ہوتے لہذا اگر بال بھر سے یا ہنگ ہوں تو کالے ہو جائے ہیں اور دین میں چمک بھی
پیدا ہو جاتی ہے اور بالوں کی جڑیں اگر سفید ہوئے کلی ہیں تو کالی نکلنے لگتی ہیں۔
۳۔ یہ تیل دلہ لکام کو دھکتا ہے اور لکھ میں نزلہ کا پانی، موتیا کا پانی اترے نہیں دیتا، اور کتیا ہی پرانا نولہ دکام ہوا
کے استعمال سے جانور ہوتا ہے۔

۴۔ بخار کی حالت میں تالور ملا جائے تو دیکھ کر جانا ہوتا ہے اور بخار و لہری اتر جاتا ہے۔
۵۔ چم جو جنی سر کے گچ کے لئے بہت مفید ہے۔ چند دنہ استعمال سے گچ جاتا ہوتا ہے۔
۶۔ ہر قسم کی صافی کڑوسی اور صاف کی خرابی کو دھکتا ہے اور بہت جلد دماغ اور نقطہ مشیطہ اور قوی ہوتا ہے۔
۷۔ عینہ آئی جو قوس کے لئے سے مسکی نیند آئے لگتی ہے۔
۸۔ سر کے دھت تالور کے صو اور صو دانا سر اور چکروں کے لئے بہت مفید ہے۔
۹۔ اس کے استعمال سے سر میں جو میں نہیں پڑتیں اور پیش کے لئے دھو جاتی ہیں۔
۱۰۔ بالوں کو بڑھاتا ہے اور نرم کرتا ہے اور خوشبودار ہے۔

شرطیہ اعلان (حربی دور کرنا)

اگر کوہ بالا دس قاعدوں کے خلاف ثابت ہو کر صلح بیان آنے کے بعد قیمت واپس کر دی جائے استعمال سے خون میں
پھوٹ نکلے ہیں جس سے
خام اور ناقص کشتوں کا ہر بلا
بیسہ اور شریف پر ہوا اثر ڈالتا ہے خون
طبیعت میں گرمی۔ مزاج
پیدا کر دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھے ہیں
سنا میں جن کا دہر شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

[illegible]

دولت مند و سزا کاظمی کا موقف

[illegible]

Page

انہما سبھا صلی اللہ علیہ

اسلامی ہندوستان کا شہر تبلیغی و اسلامی ہندو
 میں ہیں اسلام کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ
 اور اسلامی ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت پر
 ہندوستان کی تاریخ اور ہندوستان کے
 ہندوستان کی تاریخ اور ہندوستان کے
 ہندوستان کی تاریخ اور ہندوستان کے
 ہندوستان کی تاریخ اور ہندوستان کے

ہندوستان کے شیراز کا نام
دکن میں آج ہے

یہ ایک نادر انسان کو خلق و عدالت، اخوت و مساوات کا فلسفہ
 کیلئے پیدا کیا۔ اس کی ہر بات پر غور و خوض کرنا اور اس کی
 باتوں پر عمل کرنا ہی ہیرو کی حقیقی اوصاف کے علاوہ کسی
 کا اس شخصیت پر ہے کہ اس میں ہندوؤں کے گہرے اثرات
 دانی ہم ماسٹا سنگھی ہمارا آئندہ سرفہرست

پلاس پارڈیام مارنیہ ہندوؤں کے ایک بڑے فلسفی
 انیسویں صدی کے ہندو فلسفہ کے ایک بڑے
 رب انیسویں صدی کے ہندو فلسفہ کے ایک بڑے
 جو عیسائی فلسفہ کے گزشتہ سترہ صدیوں کے
 شمع، آتش، شمشک، کھلا ہیں۔

دانہ انا پچی خورد ہا ۲ بوا سیر شمشک
 بید مشک میں کھرا کر کے کج کرتی ہے۔ مردہ پہر

سینک صفو تناسل کے پتھوں کو درست کرتا ہے۔ اکثر طلاکے استعمال سے قبل اس کا استعمال مفید ہے۔ مقوی باہ اور محرک باہ ہے۔

خصیہ میں ایک عدد کنو سیاه ۲ تولہ پیاز سفید ۲ تولہ مغز بنولہ ۲ تولہ مغز بادام مقشر ۱ تولہ۔ کوٹ کر یا ایک کپڑے میں دو تین پوٹلی بنا کر تھوے ہر گرم کر کے سینکنا چاہئے۔ یہ عمل کم از کم پانچ چھ یوم تک کرنا چاہئے۔

ایٹنہ چہرے کے مہاسے جہانیاں۔ کیل۔ دارغ دہے دو کرتا ہے۔ حسن پوست ۱ تولہ۔ مغز تخم کدوا ۱ تولہ۔ مغز تخم خرپڑہ ۱ تولہ۔

مغز تخم خیارین ۱ تولہ۔ چروہنجی ۱ تولہ۔ پوست نارنگی خشک ۱ تولہ۔ آرد جو ۲ تولہ پسیکر رکھ لیں۔ ضرورت کے موافق صبح پانی میں گھول کر چہرہ پر لگا کر ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیں اس کے بعد پانی سے دھو ڈالیں۔

ایٹنہ چہرے کے مہاسے۔ دارغ دہوں کو اچھا کرتا ہے۔ برگ نیم ایک تولہ۔ بیج سوسن ۱ تولہ۔ پوست درخت سرس ۱ تولہ۔

پانی میں پسیکر چہرہ پر ایک گھنٹہ تک لگا رہنے دیں اور پھر پانی سے دھو ڈالیں۔ داد کو اچھا کرتی۔ کافور ۱ تولہ۔ گندک آملہ سارا ۱ تولہ۔

داد کی دوا کو مٹی کے تیل میں خوب کھل کر کے داد پر لگائیں۔

کھجلی کی دوا خارش کو اچھا کرتی ہے۔ شورہ قلمی ۱ تولہ۔ روغن سرش ۱ تولہ میں ملا کر جسم پر مالش کریں اور دو تین گھنٹہ کے بعد غسل کریں۔

دوا خارش کو آرام کرتی ہے۔ نیلا سونٹھا ۲ ماشہ۔ ایک چٹا تک چنبلی کے تیل میں ملا کر جسم پر ملکر دو چار گھنٹہ بعد غسل کریں۔

بال بڑھانے کی دوا سر کے بال بڑھاتی ہے۔ ماش کی دال پسیکر پانی میں پتلی کر کے بالوں کی چھوڑوں میں لگا کر ایک گھنٹہ کے بعد اس پانی سے سر کو دھوئیں جس میں ہیر کی پتیاں جوش کی گئی ہوں۔

ہر قسم کے بخار کو اچھا کرتی ہیں۔ گلو سبز آدہ پاؤ چرائتہ دو تولہ۔ فلفل سیاہ ۱ ماشہ۔

بخار کی گولیاں ایک سیر گرم پانی میں رات کو بھگو دیں اور صبح اس قدر جوش دیں کہ پانی کا آٹھواں حصہ باقی رہ جائے ملکہ جہاں کہ مغز تخم خرپڑہ ۵ تولہ۔ کو اس پانی میں خوب کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک سے لیکر تین گولی تک کھلائیں۔

ایٹنہ جال بخار کو اچھا کرتی ہیں۔ شکوہ برگ بید انجیر ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ تنک لاہوری ۱ ماشہ۔ کوٹ پسیکر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی بخار سے دو تین گھنٹے قبل اور ایک گولی

ایک گھنٹہ قبل کھلائیں۔

دق کی گولیاں تپ دق اور سل کے لئے مفید ہے۔ کافور ۲ ماشہ۔ گل ارمنی ۴ ماشہ۔ زہر ہرہ ۴ ماشہ۔

خطائی ۴ ماشہ۔ طباشیر سفید دو تولہ۔ مر وارید ناسفتہ ۱ ماشہ۔ کشنیز مقشر ۲ تولہ۔ صندل سفید ۲ تولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۱۸ ماشہ۔ کوٹ پسیکر عرق گاؤ زبان ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک عرق گاؤ زبان سے کھلائیں۔

ایٹنہ چو سٹیا بخار کو اچھا کرتی ہے۔ مغز تخم خرپڑہ ۱ تولہ۔ مغز تخم پلاس پا پڑہ ۱ تولہ۔ کوٹ پسیکر پانی کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں۔

طاعون کی گولیاں طاعون کو اچھا کرتی ہیں۔ مغز تخم خرپڑہ ۱ تولہ۔ دروہج عسقری ۱ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ۔ کوٹ چانکر عرق بید میں ملکہ گولیاں چنے کے برابر بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں۔

کاپا پٹ گولیاں کاپا پٹ جس کو کاپا کلب بھی کہتے ہیں ۳۱ سال تک متواتر ہر ہیز کے ساتھ ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں تو عمر بھر بال سفید نہوں۔ برگ نیم ایک سیر۔ گل نیم ایک سیر۔ شمر نیم سیر۔ ایک شمر نیم زرد ایک سیر۔ سایہ میں خشک کر کے کوٹ چانکر شہر خالص کے ہمراہ گولیاں بنا کر کھلائیں۔

کشتہ بنانے کی طریقہ

(نوشتہ حکیم مہر صاحب)

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطباء ہند کے سر اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چاہیں کی خرابی دور کرنا کی ہے کسی دوسری طب میں عا س کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں کارنامہ ہے۔

اگر فن کشتہ سازی پر غائر نظر ڈالی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہر لا اور کمیاب گری اس کا ایک معمولی عضو رکیبہ اور شریفہ پر پالائش ہے خون دوا میں کشتہ جی ہائے آدمی کو دہلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج اطمینان نہیں پیدا دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں بعد ان فاضل باجی جن کا وہ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ ان مرض خراب اور

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطباء ہند کے سر اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چاہیں کی خرابی دور کرنا کی ہے کسی دوسری طب میں عا س کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں کارنامہ ہے۔

اگر فن کشتہ سازی پر غائر نظر ڈالی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہر لا اور کمیاب گری اس کا ایک معمولی عضو رکیبہ اور شریفہ پر پالائش ہے خون دوا میں کشتہ جی ہائے آدمی کو دہلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج اطمینان نہیں پیدا دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں بعد ان فاضل باجی جن کا وہ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ ان مرض خراب اور

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطباء ہند کے سر اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چاہیں کی خرابی دور کرنا کی ہے کسی دوسری طب میں عا س کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں کارنامہ ہے۔

اگر فن کشتہ سازی پر غائر نظر ڈالی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہر لا اور کمیاب گری اس کا ایک معمولی عضو رکیبہ اور شریفہ پر پالائش ہے خون دوا میں کشتہ جی ہائے آدمی کو دہلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج اطمینان نہیں پیدا دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں بعد ان فاضل باجی جن کا وہ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ ان مرض خراب اور

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطباء ہند کے سر اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چاہیں کی خرابی دور کرنا کی ہے کسی دوسری طب میں عا س کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں کارنامہ ہے۔

اگر فن کشتہ سازی پر غائر نظر ڈالی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہر لا اور کمیاب گری اس کا ایک معمولی عضو رکیبہ اور شریفہ پر پالائش ہے خون دوا میں کشتہ جی ہائے آدمی کو دہلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج اطمینان نہیں پیدا دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں بعد ان فاضل باجی جن کا وہ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ ان مرض خراب اور

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطباء ہند کے سر اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چاہیں کی خرابی دور کرنا کی ہے کسی دوسری طب میں عا س کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں کارنامہ ہے۔

فنا کر کے مرض اور مریضوں کے حسب حال ایک ایسی نادر الوجود شے تیار کر لی جس کو آج کشتہ کے مبارک نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
 ”کشتہ“ حقیقتاً ایک ایسا نفیس اور لطیف مرکب ہے جو اپنی لطافت کی وجہ سے بہت جلد خون میں جذب ہو کر روح پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ چونکہ روح بلا شعور مدبر بدن ہے۔ اس لئے مرض کے دفعیہ میں کشتہ جلد سے جلد اپنا اثر ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض کشتے اپنے لطیف مگر قوی اثر کے سبب دوران خون میں شامل ہو کر سسکرات کی حالت کو بھی عارضی طور پر چند لمحہ کیلئے بدل دیتے ہیں اور اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

کیمیائے قدیم کے عاملوں (کشتہ سازوں) نے اس فن شریف کی بنیاد اپنی انتہائی تحقیق و تدقیق کے بعد قائم کی اور کشتوں اور کشتوں کے استعمال سے دنیا کو خاطر خواہ فائدہ پہنچایا۔
 طب اسلامی نے بھی کشتوں کی خوبیوں کو مانا اور بنظر احترام اپنے دستور العلاج میں شامل کر کے اس کو چار چاند لگا دیے۔

سب سے بڑی دلیل اس کی خوبی کی یہ ہے کہ آج بھی باوجود صدیاں گزر جانے اور ملک میں نئی نئی ادویہ اور ایجادات روشناس ہونے کے کشتے اپنے محیر العقول اثرات کے باعث مقبول عام و خاص ہیں۔

کشتہ سازان قدیم صحیح ترکیب کے ساتھ موسم، مقام، عمر اور مرض کے مطابق کشتے تیار کر کے کام میں لاتے تھے۔

آج ”ہند نام کنندہ“ مکتوبہ چند، ایک دوسری سنائی ترکیبوں سے خام اور ناقص کشتے تیار کر کے رزحہ باطلہ یعنی بک اور جب سببے کھان کے استعمال سے ضرر پہنچاتا ہے تو اس کا دفعیہ بھی رانی نام نہان کشتہ اپنی وجہ سے آج کل عام لوگ کشتے کے نام اور

پلاس یا پڑا ہمارے مریض کے کشتوں سے ضرور پرہیز کرنا چاہئے مگر انکو انیسویں صدیء ہجری کے کشتوں سے قطع پر کسی اپنے طیب یا وید کی رائے سے رب الہیہ ۲۱ ماشہ کو ۱۰۰ ماشہ سے زیادہ کی رائے سے جو غسل خالص کف کر دے سیر کشتہ کے وہ کامل طریقہ سے تیار کئے گئے ہوں شمع ۱۰۰ ماشہ کھلائیں۔
 دانه الانچی خورد ہا ۲۱ برا سیر کشتہ کئے گئے ہیں۔ کیونکہ انکے بید مشک میں کھرنے کرے کبر کرتی ہے۔ مردہ پتھر میں اور وہ بالکل نقصا

جو اہرات کے کشتے (بجز ہیبرے کے کشتے کے) جو مزاج۔ موسم اور مرض کی رعایت سے تیار کئے گئے ہوں بلا قید عمر و صفت کھا سکتے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر جو اہرات کے محلول معاجین اور دیگر ادویہ میں شامل کئے جاتے ہیں جو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں۔ کشتہ جس بوٹی کی اعادہ سے تیار کیا جاتا ہے اس کے اجزاء لطیف اور جس شے کا کشتہ بنایا جاتا ہے اس کے بعض اجزاء باہم خاص مناسبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے میں شامل ہو کر اس کی طاقت اور خوبی کو دو بالاکر دیتے ہیں۔ اور بعض بوٹیوں کا خاصہ ہے کہ وہ کشتہ والی شے کی اصلاح کر کے اور نقصان دور کر کے اس میں لطافت پیدا کر دیتی ہیں۔

پارہ۔ تانبا۔ سنکلیا۔ شکر۔ ہڑتال وغیرہ کے کشتے نوجوانوں کو ہرگز استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ان چیزوں کے کشتے بڑبڑوں کیلئے ہی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

نئے کشتوں سے پورے کشتے زیادہ بہتر ہوتے ہیں حتیٰ الوسع پرانے کشتوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ معتدل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کشتہ صحیح ترکیب سے تیار کیا گیا ہو اور مرض کے مطابق اس کا استعمال کرایا جائے تو اس سے جلد فائدہ پہنچانے والی ایسی قلیل مقدار اور سریع الاثر دوسری کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔
 (خان صاحب) حکیم محمود علی خان۔ ماجر اکبر آبادی ۱۵۰۱۔

معلوم ہر معلق ضروری معلومات

گلکھمت کی ترکیب
 مٹی کی بانڈی یا مٹی کے سکوروں یا مٹی کی کھلیا کے اندر دو ارکھکر بانڈی یا کھلیا کا مٹی کے سر پوٹ سے منہ اس طرح بند کریں کہ پہلے بانڈی یا کھلیا کے کناروں پر ملتا فی مٹی بانڈی میں گوند ہی ہوئی لگا کر سر پوٹ رکھکر گوند ہی ہوئی ملتا فی سے دونوں لب اچھی طرح دسل کر کے کپڑے کو گوند ہی ہوئی ملتا فی ہیں آنودہ کر کے تہ برتہ اس طرح لپیٹیں کہ ایک تہ خشک ہو جائے تب دوسری تہ چڑھائیں۔ معمولی چیزوں کے کشتہ کیلئے ایک ہی تہ کافی ہے۔ اس طرح مٹی کے سکوروں کو بھی بند کرنا چاہئے۔ معمولی چیزوں کا کشتہ بنانے کیلئے بوٹی کے نغذہ کے اوپر کپڑے

اور ملتان کی تہ چڑھا کر گولہ سانا لینا کافی ہے۔

کشتہ پھونکنا معمولی چیزوں کے کشتے مثلاً نرم دہاتوں یا نرم معدنیات یا جواہرات کے کشتوں کیلئے گھمکت شدہ گولہ یا بانڈی یا سکورہ کو مقررہ مقدار کے مطابق اپوں کے درمیان میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ مگر خاص کشتوں کیلئے مثلاً پارہ اور سخت دہاتوں اور سخت معدنیات کیلئے ایک گڑ باکھو در سقڑے سے اچھے بھاکر درمیان میں گھمکت شدہ بانڈی یا سکوروں یا کلہیا کو رکھ کر اوپر سے بقایا اچھے بھر کر آگ روشن کریں۔ یہ گڑ بااے مقام پر ہو۔ جہاں پر تیز ہوا نہ ہو آگ سرد ہونے پر گھمکت شدہ برتن نکالیں۔ جو کچھ اس برتن میں سے برآمد ہوگا وہی کشتہ ہے۔ ہر شے کا کشتہ مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ مگر بہت سی چیزوں کے کشتے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

کشتہ کھانے کا طریقہ
حتی الوسع پرانا کشتہ استعمال کرنا چاہئے

اگر پرانا کشتہ دستیاب نہ ہو تو نئے کشتہ کو شیشی میں رکھ کر مضبوط ڈاٹ لگا کر کیلے کی جڑ میں ایک ہفتہ تک دفن کریں یا مناک زمین میں ایک ہفتہ تک دفن کریں پھر شیشی باہر نکال کر مقدار مقررہ اور ترکیب بیان کردہ کے مطابق نوش کریں۔ پہلے روز کشتے کی مقررہ خوراک سے چوتھائی خوراک کھلائیں۔ چوتھے روز سے چھ روز تک آدھی خوراک کھلائیں۔ اس کے بعد پوری خوراک کھلائیں۔

تمام قسم کے کشتہ جات خواہ جڑی بوٹیوں سے تیار کئے گئے ہوں یا دہاتوں کی آمیزش سے تیار کئے گئے ہوں۔ مقدار مقررہ کے مطابق خمیرہ گاؤ زبان۔ خمیرہ مروارید۔ خمیرہ ابریشم۔ مرہلہ آملہ۔ مرہ سبب۔ مرہ بھمی۔ گلقدن گلاب۔ گلقدن سیبوی۔ شربت انار۔ شربت بزدی۔ شربت بنفشہ۔ جوارش انار۔ جوارش آملہ۔ جوارش مصطلکی۔ منقے اور بادام کی چٹنی میں۔ یا صرف منقے میں لپیٹ کر بالائی۔ کہن حلوہ وغیرہ میں کھلائیں۔

ہر ایک کشتے کے استعمال کے زمانہ میں نہایت مرغن اور

مہرب غذا کھانی چاہئے۔

تیل۔ ترشی۔ گڑہ۔ بجن۔ مسور کی وال۔ مونگ کی وال۔ میچی کا ساگ۔ اور کدو دراز سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کشتے زندہ کرنے کی ترکیب

بعض دہاتوں کے کشتوں کو زندہ کرنے کی ترکیب

(۱) شہد۔ سہاگہ۔ ٹمھی۔ یہ کشتہ کا جیو۔ یعنی ایسی دہاتوں کے کشتے مثلاً سونا۔ چاندی۔ قلعی۔ زندہ کرنا منظور ہو تو ایک لوہے کی کرچی میں شہد سہاگہ۔ ٹمھی ہموں ملا کر اس میں کشتہ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ چرخ کھا کر زندہ ہو جائیگا۔ یعنی اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔ سونا۔ سونا ہو جائیگا چاندی چاندی ہو جائے گی۔

کامل اور ناقص کشتوں کی شناخت سوئے

ایموں تازہ کے عرق میں کھل کر کرنے سے مرغن رنگ کا ہو جائے تو بہتر ہے۔

(۲) چاندی کے کشتہ کو قنفل کے ہمراہ کھل کر سب سے سیاہ ہو جائے تو درست ہے۔

(۳) فولاد کے کشتہ کو پانی پر ڈالیں یہ نشین ہو جائے تو ناقص ہے۔ اگر اوپر ہی تیرتا رہے تو کامل ہے۔

(۴) تانبے کا کشتہ وہی میں ملانے سے وہی سبز ہو جائے تو ناقص ہے۔

(۵) سیسہ کے کشتہ کو دھتے ہوئے کوئلہ پر ڈال کر دیکھیں۔ مسرخی مائل ہو جائے تو اچھا ہے۔ ورنہ ناقص۔

(۶) قلعی کے کشتہ کو مور دی تازہ پتوں کے ساتھ ملکیں۔ اگر قلعہ کے ذرے چمکے لگیں تو ناقص ہے۔

ناقص کشتوں کے استعمال کی خرابی دور کرنا

بسا اوقات ناقص اور خام کشتوں کے استعمال سے خون میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ ناقص کشتے پھوٹ نکلتے ہیں۔ جس سے جلد کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہر بلا اثر خون میں ملکر اعضا رعبیہ اور شریفہ پر پٹا اثر ڈالتا ہے خون کو خشک کر کے آدمی کو دہلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج میں فتور پیدا کرتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کا دہر شل اور ہیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

خام کشتوں کی خرابی گوناگوں امراض کا باعث ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ہلاکت تک نہایت پہنچا دیتی ہے۔ چند تجربہ نشین جو خراب کشتوں کے استعمال کی وجہ سے خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں ان کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں لکھ جاتے ہیں۔

پارہ کے کشتے کی مصرت کو دور کرنا۔ بوٹی گاگ چنگی ۲ تولہ تک لیکر دو چار کالی مرہیں ملا کر پانی میں پسیر چھانکروں بازہ روز تک پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

پارہ اور رسکپورے کشتے کی مصرت دور کرنا۔ سیاہ کے تازہ دودھ آدہ سیر میں لیوں تازہ ۲ عدد کا عرق پھونک کر فوراً پلا دیں۔

پارہ کے کشتے کی مصرت کو دور کرنا۔ پوست اندون کو ایک سیر پانی میں چوشدیں۔ جب پون پاؤ پانی رہ جائے تو چھانکر شربت عناب ملا کر پلائیں۔

پارہ کے کشتے کی مصرت کو دور کرنا۔ بھنگرہ تازہ اتولہ ایک تولہ۔ برہنڈی کرپانی میں۔ سیاہ پانچ عدد ایک پاؤ

پارہ کے کشتے کی مصرت کو دور کرنا۔ کپاس کے درخت کوٹ کر پانچ تولہ عرق نکا کر پلائیں۔

پارہ۔ تانہا۔ سنگھیا۔ چاندی کے کشتوں کی مصرت کو دور کرنا۔ برگ لٹ زمرہ (الٹا چرخہ) پانچ سات عدد سیاہ مرچ ملا کر پانی میں پسیر چھان کر پلائیں۔

پارہ۔ سنگھیا۔ شگرف۔ ہڑتال۔ تانبے وغیرہ کے کشتوں کی مصرت دور کرنا

تلسی تازہ کا عرق اتولہ۔ بھنگرہ تازہ کا عرق اتولہ۔ مکوہ تازہ کا عرق اتولہ ملا کر پلائیں۔

تانہا۔ شگرف۔ چاندی۔ قلعی وغیرہ کے کشتوں کی مصرت دور کرنا۔ چملائی خاردار تازہ کا عرق اتولہ۔ بوٹی گاگ چنگا تازہ کا عرق اتولہ۔ بھنگرہ کا تازہ عرق اتولہ۔ مولی کا تازہ عرق اتولہ ملا کر پلانے سے ہر ایک کشتہ پیشاب کے ساتھ ہلا نکلیں گے خارج کرتا ہے۔

تمام کشتوں کی مصرت کو دور کرنے والا عرق

پوست درخت گولرہ تولہ۔ پوست درخت کھنار تولہ۔ پوست درخت موسری ۵ تولہ۔ پوست درخت نیم ۵ تولہ۔ پوست درخت بکائین ۵ تولہ۔ برگ نیم ۵ تولہ۔ برگ بکائین ۵ تولہ۔ دودھی خورد پانچ تولہ۔ شاخ معبر برگ جوانہ ۵ تولہ۔ برگ بھنگرہ سیاہ ۵ تولہ۔ برگ حنا ۵ تولہ۔ برگ شاہترہ ۵ تولہ۔ برگ بید ۵ تولہ۔ چرائیتہ پانچ تولہ۔ سر بھوکہ ۵ تولہ۔ ٹھوٹا تازہ ۵ تولہ۔ گل منڈی ۵ تولہ۔ گل نیلوفر ۵ تولہ۔ گل گاؤ زبان ۵ تولہ۔ گلسرخ ۵ تولہ۔ دھابہ ۵ تولہ۔ مندل سفید ۵ تولہ۔ مندل سفید ۵ تولہ۔ جیسارہ ۵ تولہ۔ برادہ شیشم پانچ تولہ۔ خس خشبوہ ۵ تولہ۔ اقیقون ۵ تولہ۔ عناب ۵ تولہ۔ نیم کاشی پانچ تولہ۔ آملہ خشک ۵ تولہ۔ بوٹی گاگ چنگا تازہ ۵ تولہ۔ پانی ۱۲ سیر میں رات دن جھلک کر سیکے کے فدیہ عرق کشید کر کے تنہا یا شربت عناب ۵ تولہ ملا کر بخور یا سفند پانی ملا کر پلائیں۔

ابرک سفید کا کشتہ۔ ورم۔ بواسیر۔ اسہال۔ بخار کیلئے مفید ہے۔ ابرک اتولہ۔ شورہ قلعی ۵ تولہ۔ کوٹ پسیر ٹھکست کر کے بیت بھینس سیراپوں کی آگ میں چھونک لیں مقدار خداک دو چاول سے چار چاول تک۔

ابرک سیاہ کا کشتہ۔ بخار۔ کھانسی۔ ورم۔ بلغمی بیماریوں کو آرام دینا۔ لیکر آگ میں گرم کر کے کھانسی کے دودھ میں سات بھجوا دیں اسکے بعد آگ کے دودھ ۱۰ تولہ میں کھل کر کے مٹی کے سکوروں میں ٹھکست کر کے ایک من اپلوں کی آگ میں بھونکیں۔ مقدار خوراک دو چاول سے چار چاول تک مناسب بد رفتوں کے ساتھ۔

انڈے کے چھلکوں کا کشتہ۔ عورتوں اور مردوں کے جربان کیلئے مفید ہے۔ انڈے کے چھلکوں کا اندرونی سفید پردہ صاف کر کے مٹی میں خوب بھون کر کھل کر کے دو چاول سے چار چاول تک کھلائیں۔

پشکری کا کشتہ

سوزاک کو آرام کرتا ہے۔ خون کو بند کرتا ہے۔ پشکری سرخ و ماشہ کو کرپے میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب پشکری نرم ہو جائے تو چند گوبی اتولہ بار یک پیسکر چھڑک دیں۔ جب دونوں مجاہیں تو اتار لیں مٹی کے برتن میں گھمکت کر کے دس بارہ سیراپونگی آگ میں پھونک لیں۔ ایک رتی سے دور رتی تک کھلائیں۔

جست کا کشتہ

آنکھوں کی بیماریوں کی اکثر دواؤں میں کام آتا ہے۔ جست دو تولہ۔ ہلدی ۲ تولہ۔ دونوں کو ملا کر خوب کھل کر میں اور پستے عرق لیموں کا فندی آدھ پاؤ ڈال کر کھل کر کے جذب کریں۔ نمکیہ بنا کر گھمکت کر کے آٹھ دس سیراپوں کی آگ میں پھونک لیں۔

چاندی کا کشتہ

مقوی باہ۔ مضر ہے۔ ہاضم ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ چاندی ۲ تولہ کے پتھر کو کولہ کی آگ پر نپا کر ادھک دو تولہ کے پانی میں سات مرتبہ بجھاؤ دیں اس کے بعد لیموں کے دو تولہ عرق میں سات بار بجھاؤ دیں۔ بڑی کٹائی کے درخت کے ڈیڑھ پاؤ پتوں کو کوٹ کر اس کے نغذہ میں چاندی کا پتھر رکھ کر گھمکت کر کے پچیس تیس سیراپوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک ایک چاول سے چار چاول تک۔

چاندی کا کشتہ

مقوی باہ ہے۔ رقت سرعت کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ چاندی ۲ تولہ کا برادہ بار یک بنا کر گھمکتو ڈیڑھ پاؤ کے اناب میں کھل کر کے جذب کریں نمکیہ بنا کر اوپر نیچے گھمکتو آدھ گودہ بجھا کر مٹی کے سکوروں میں گھمکت کر کے پچیس تیس سیراپوں کی آگ میں پھونکیں مقدار خوراک ایک چاول سے تین چاول تک کھلائیں۔

خشب الحدید کا کشتہ

معدہ۔ جگر۔ آنتوں۔ مغیصہ۔ ریاحی بوا سیر کو اچا کرتا ہے۔ لوہ چوں۔ اتولہ کو بونی ہاستی سوئی تازہ کے بقدر حاجت پانی میں بارہ گھنٹے کھل کر کے نمکیہ بنا کر گھمکت کر کے پندرہ بیس سیراپوں کی آگ میں پھونکیں۔ اگر قوی کرنا منظور ہو تو مکمر سدہ کر رہی علی کریں۔ مقدار خوراک ۲ رتی تک۔

خشب الحدید کا کشتہ

معدہ۔ جگر۔ آنتوں۔ اچھا کرتا ہے۔ تجخیر کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ لوہ چوں

پانچ تولہ کو کر بھنگرہ تازہ کا عرق ڈال کر کھل کر رہیں۔ جب کھل کر کے کرے تبارہ گھنٹے ہو جائیں اور عرق ڈالنے ڈالنے جذب ہو جائے تو نکلیاں بنا کر گھمکت کر کے تیس پتیس سیراپونگی آگ دیں۔ مقدار خوراک دو رتی تک۔

روپیہ کا کشتہ

مقوی باہ ہے مضر ہے۔ روپیہ کو پوکھ مول کے سفوف ایک پاؤ میں رکھ کر گھمکت کر کے ایک من اپلوں کی آگ دیں۔ مقدار خوراک دو چاول تک کھلائیں۔

روپیہ کا کشتہ

مقوی باہ ہے۔ روپیہ کو سناکی پیسکر نغذہ بنا کر اس میں رکھ کر گھمکت کر کے ایک من اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مکمر اسی طرح آگ دیں۔ مقدار خوراک دو چاول تک۔

زمرود کا کشتہ

دل کی دہرکن کو دور کرتا ہے۔ مستورات کی گندی رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ نہایت مضر اور مقوی ہے۔ زمرود (یا زمرودی کہہ ۲) تولہ کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں خوب کھل کر کے سرمدہ کی طرح بار یک کر لیں نمکیہ بنا کر کنول گٹھ کا گودا نکال کر مٹی کی گلیاں اور پیچھے بھجا کر گھمکت کر کے دس سیراپوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چھ چاول۔

سونے کا کشتہ

مقوی باہ ہے۔ مضر ہے۔ سونے کا برادہ ایک تولہ۔ (یا سونے کے ورق) کو کچال سفید رنگ کے ایک پاؤ پھولوں کو کوٹ کر بعدی بنا کر اس میں سونے کا برادہ رکھ کر گھمکت کر کے۔ پندرہ بیس سیراپوں کی آگ میں پھونکیں۔ اسی طرح مکمر سدہ کر آگ دیں۔ مقدار خوراک چار چاول تک۔

سونے کا کشتہ

مقوی باہ۔ مقوی اعضاء رقیصہ۔ سونے کا برادہ یا ورق یا پتھر اتولہ۔ برگ چسپا ایک پاؤ کو کوٹ کر اس کے نغذہ میں رکھ کر گھمکت کر مٹی سیراپوں کی آگ دیں۔ اگر خام رہے تو مکمر سدہ کر رہی علی کریں خوراک چار چاول تک۔

سیسہ کا کشتہ

پیشاب کی بیماریوں سے پرانے سوزاک کو اچھا کرتا ہے۔ سیسہ ۲ تولہ کو لوہے کی کڑہائی میں رکھ کر آگ پر گھمکتیں۔ شورہ قلی ۸ تولہ پیسکر آہستہ آہستہ چھڑکیں۔ کشتہ ہو جائیگا۔ آدھی رتی سے دور رتی تک کھلائیں۔

سیسہ کا کشتہ

مردوں اور عورتوں کے جریان کو اچھا کرتا ہے۔ دل کی دہرکن کو دور کرتا ہے۔ سیسہ سچی پانچ تولہ کو کوٹ پیسکر چھا چھترس آدھ سیر میں کھل کر کے نمکیہ

بنائے گیگیوار کے آدھ پاؤ گودے میں رکھ کر گھمکت کر کے دس بارہ سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چار چاول سے ڈیڑھ رتی تک۔

سیل کھڑی کا کشتہ بوا سیر اور حیفی کے خون کو بند کرتا تازہ ایک پاؤ کے عرق میں کھل کر کے ٹکیہ بنا کر سینک ڈیڑھ پاؤ کوٹ پیسکر اس کے نغذہ میں رکھ کر گھمکت کر کے دس بارہ سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک ایک رتی سے دور رتی تک۔

عقیق کا کشتہ باہ کو طاقت دیتا ہے۔ دل کی دہڑکن کو دور کرتا ہے۔ مفرح ہے۔ عقیقہ تو لہ کو گلاب آدھ سیر کے عرق میں کھل کر کے ٹکیہ بنا کر رسیٹے کے چھلکے کا سفوف ایک پاؤ بنا کر مٹی کے سکوروں میں اوپر نیچے بچھا کر عقیق کی ٹکیہ رکھ کر گھمکت کر کے پچیس تین سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چار چاول سے دور رتی تک۔

عقیق کا کشتہ مقوی اعضائے ریسیہ اور مفرح ہے۔ عقیقہ تو لہ کو گلاب کیوڑہ کے عرق میں کھل کر کے سمرہ کی طرح باریک کر کے ٹکیہ بنالیں۔ بونی بھنگرہ ایک پاؤ کوٹ کر اس کے نغذہ میں عقیق کی ٹکیہ رکھ کر گھمکت کر کے ایک من اپونگی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک آدھ رتی سے دور رتی تک۔

فولاد کا کشتہ مقوی معدہ و جگر۔ آنتوں کی اصلاح کرتا ہے۔ سبوغ بڑھاتا ہے۔ بوا سیر کو اچھا کرتا ہے۔ فولاد کا برادہ تو لہ۔ جامن کے ایک بوتل سرکہ میں سات روز تک بھگو دیں اگر درمیان میں سرکہ خشک ہو جائے تو اور ڈال دیں کھل کر کے ٹکیہ بنا کر گھمکت کر کے بیس سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ آدھ رتی سے دور رتی تک کھلائیں۔

گودنی ہڑتال کا کشتہ دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ ہاستہ چیر کی زیادتی کو آرام کرتا ہے۔ گودنی ہڑتال تو لہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے منفر گھیکوار ایک پاؤ تہ تہ بچھا کر گھمکت کر کے چھ سات سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار چار چاول سے ایک رتی تک۔

مونی کا کشتہ مقوی دل و دماغ ہے۔ فرحت بخشا ہے۔ مونی پے لیموں کو آدھ پر سے تراش کر اس میں بھر کر تراشہ ہوا ٹکڑا رکھ کر گھمکت کر کے بیس سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چار چاول تک کھلائیں۔

مونگے کا کشتہ جریان۔ رقت۔ سرعت۔ کثرت احتلام کی شکایت کو دور کرتا ہے کہانسی کو اچھا کرتا ہے۔ مونگے کی شاخیں سرخ تو لہ بیکر گھیکوار کے ایک پاؤ گودے میں نہ نہ رکھ کر گھمکت کر کے دس بارہ سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

نمک کا کشتہ دمہ اور کھانسی کیلئے مفید ہے۔ نمک لاہور کا اندرائن کے پھل میں جس قدر بھر سکیں بھر کر گھمکت کر کے پندرہ سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک ماشہ

یا قوت کا کشتہ مقوی ارواح۔ مفرح۔ مقوی اعضائے ریسیہ ہے کبڑ یا قوت یا اصلی یا قوت کو عرق کیوڑہ گلاب ایک بوتل میں کھل کر کے ٹکیہ بنا کر۔ منفر تخم کنول گڑھ تو لہ تھو بالہ بچھا کر گھمکت کر کے چھ سات سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

یا قوت کا کشتہ مقوی اعضائے ریسیہ ہے۔ مفرح ہے۔ یا قوت یا قوت کی کبڑ دو تو لہ کو گلاب کے پھول کے پتوں کے تازہ عرق آدھ پاؤ میں کھل کر کے ٹکیہ بنا کر گلاب کے پھول کے تازہ پتوں میں لپیٹ کر گھمکت کر کے آٹھ سیراپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

ادویات کے جوہر کا لے کے طریقہ

نوشہ حکیم ماہر صاحب

ادویہ کے جوہر۔ سست بھگ اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ ان کے لطیف اور قوی اجزاء حاصل کر کے مریض کو مختصر مقدار میں دوا کا استعمال کرایا جائے۔

طب جدید (ڈاکٹری) کی جملہ ادویہ اسی اصول پر تیار کی گئی ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی مقدار خوراک بھی بہت قلیل ہے۔

طب جدید کے عاقلوں (ڈاکٹروں) کا دینی نظام طب پر بہت بڑا اعتراض یہ ہے کہ ان کے دستور العلاج میں مریض کیلئے ایک وقت کی دوا مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ جس کو اس متدن دور کے آدمی بشکل برداشت کر سکتے ہیں۔

ہمارے ملک کے اطباء کا فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے دور میں اپنے فن شریف پر ہرگز یہ الزام و اعتراف عاید نہ ہونے دیں۔ فنی قوم

ملکی معاف کو پیش نظر رکھ کر ہندوستان میں ایسی اڑاں اور مفید دوائیں پیش کریں جو ڈاکٹری دواؤں سے بھی زیادہ قلیل المقدار کثیر الفوائد اور سرلیج الاثر ہوں۔

ڈاکٹری ادویہ ہمارے ملک کیلئے بہت کم مفید ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اکثر سرد و مالک کے باشندوں پر تجربہ کرنے کے بعد تیار کی جاتی ہیں۔ ہمارے اور ان کے ملک کی آب و ہوا اور معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہم کو اپنے ملک کے لئے ان جڑی بوٹیوں اور ان اشیاء سے جو ہمارے ملک کی آب و ہوا میں نشو و نما پاتی ہیں۔ اور جن کا مزاج ارے مزاج سے خاص تعلق اور لگاؤ رکھتا ہے ان کے جوہرست نمک وغیرہ تیار کر کے اپنے ملک کے مریضوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ ہمارے ملک کے قدیم دوا سازوں نے جوہرست۔ نمک تیار کرنے کے آسان کم خرچ بالانشین طریقے بتا دیے ہیں۔ ہم کو ڈاکٹری فن دوا سازی کی طرح کسی بڑے سرمایہ سے دوا سازی کا کارخانہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم مٹی کی بانڈیوں میں لوہے کی کڑیاؤں اور دوسری دہاتوں کے برتنوں میں ادویہ کے نفیس، صاف، اور شفاف جوہر نمک اور ست بنا سکتے ہیں۔

میں پچیس سال سے اپنے ملک کی جڑی بوٹیوں اور معدنیات وغیرہ سے جوہرست۔ اور نمک بنانے اور تجربہ کرنے میں مصروف ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے میرے مطب کی کامیابی کا بڑا راز بھی یہی ہے کہ میرے زیر علاج مریض قلیل مقدار دوا کے استعمال سے گہرا تے بھی نہیں ہیں اور جلد سے جلد غاظر خواہ ان کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ طبیب کسی ایسے ہوئے مایوسہ علاج مریض کو لطیف اور مختصر مقدار میں دوا کا استعمال کرانے سے اچھی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایسے مریضوں پر جوہر صہ تک بڑی مقدار میں دوائیں کھاتے کھاتے آگئے ہوں ان کی طبیعت پر زیادہ مقدار خوراک کی ادویہ کے استعمال سے ایک ناگوار بار اور روح پر بیجا دباؤ پڑتا ہے جس کا نتیجہ بعض اوقات مرض کی طوالت سے ہلاکت تک پہنچ جاتا ہے۔

میرے مجوزہ اور تیار کردہ جوہرست۔ نمک جو سالہا سال سے مایوسہ علاج مریضوں پر میرے مطب میں کامیابی کے ساتھ برتے جاتے ہیں اور جو ایک حد تک لطیف سرلیج الاثر اور قلیل المقدار ہونے کی وجہ سے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے تیار کرنے

اور مریضوں کو استعمال کرانے کے تمام طریقے اس کتاب میں لکھتا ہوں میرے معاصرین ان ترکیبوں سے جوہرست۔ نمک وغیرہ تیار کر کے اپنے مطب کو کامیاب بنائیں اور نیز اپنے تجربوں کے ذخائر بچائے پوشیدہ رکھنے کے ملک کیلئے عام کر دیں۔ اس طریقے سے دیسی طب کے سر سے ایک حد تک دوا کی مقدار خوراک کا الزام بھی دور ہو سکتا ہے اور اہل ملک کو غاظر خواہ فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے۔

ہر سہمدار طبیب ان کو تیار کرنے کے بعد تنہا یا ان میں سے دو تین کا مرکب بنا کر مریض پر استعمال کر سکتا ہے۔

اب میں اس مختصر متہد کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ شافی مطلق اپنی رحمت کاملہ سے اس کتاب کی دواؤں میں نفع و تاثیر عطا فرمائے آمین۔ بزم آئین : خادم الناس

(خان صاحب) حکیم محمد علی خاں۔ ماہر اکبر آبادی بمبئی معدنیات یا اکثر ادویہ کے جوہر اڑانے کا عام اور مشہور طریقہ یہ ہے کہ دوا

کو مقررہ چیز مثلاً کسی بوٹی کے رس۔ برانڈی۔ گہی۔ دودھ یا پانی وغیرہ میں اچھی طرح کھل کر کے مکیاں بنا کر یا ویسے ہی مقررہ قاعدہ کے مطابق مثلاً تین چار دوا میں ہتہ برہتہ مٹی کی ہانڈی یا پیالے میں رکھ کر اوپر سے دوسری ہانڈی یا پیالہ جس کے لب بالکل لمبا میں کھکر ملتائی مٹی میں کپڑا اچھی طرح آلودہ کر کے کناروں پر اس طرح لپیٹ دیں کہ اندر سے دوا کا دھواں بالکل باہر نہ نکل سکے۔ پھر اس ہانڈی یا پیالے کو چولے پر اس طرح رکھیں کہ دوا کی ہانڈی یا پیالہ آگ کے رُخ رہے اور خالی ہانڈی یا پیالہ اوپر کے رُخ رہے۔ اس کے بعد چولے میں بیری لکڑی یا اور کسی مقررہ لکڑی کی آگ اس کے نیچے روشن کریں اور اوپر والی ہانڈی یا پیالے پر موٹے کپڑے کی کئی ہتہ کی گدی سی بنا کر پانی میں تر کر کے رکھ دیں۔ اور خیال رکھیں کہ کپڑے کی یہ گدی خشک نہ ہونے پائے۔ اگر خشک ہونے لگے تو اس کو ہانڈی پر سے اتار کر پھر تر کر کے رکھ دیں۔ کیونکہ جوہر اوپر کی ہانڈی میں ٹھنڈک کی وجہ سے جتنا ہے۔

جوہر اڑانے کے لئے لکڑی کی آگ کی بجائے گہی۔ یا تیل کے چراغ میں موٹی جی ڈال کر ہانڈی یا پیالے کے نیچے روشن کرتے ہیں۔ آج کل جوہر اڑانے کیلئے آسان طریقہ یہ ہے کہ اسپرٹ یا مٹی کے تیل کے دلائی چولے پر ہانڈی یا پیالے رکھ کر جوہر اڑاتے ہیں۔ ہانڈی یا پیالہ سرد ہونے کے بعد نہایت احتیاط سے کھولنا چاہئے

رہتی تک کھلائیں۔

لوبان کا جوہر - مقوی دماغ - مقوی باہ - مقوی معدہ - بھوک بڑھاتا ہے - بلغمی بیماریوں کیلئے مفید ہے اگر در دوسرے سردی سے ہو تو اس کے سونگھنے سے آرام ہوتا ہے - روغن چنبیلی یا روغن بلسان میں ملا کر عضو تناسل پر بطور طلا استعمال کرنے سے مقوی اور محرک باہ ہے۔

لوبان - ایک پاؤ عمدہ قسم کا لیکر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر اوپر کی ہانڈی میں چاول کی پرال یا جھاڑو کی سینکلیں آڑی تر چبی لگا کر خیمے کی ہانڈی پر بند کر کے مٹی کے چوٹے پر رکھ کر سرسوں کے تیل کا چراغ موٹی جی ڈال کر جلائیے سرد ہونے کے بعد اوپر کی ہانڈی میں تنکوں پر جما ہوا جوہر ملے گا - چار چاول تک کھلائیں۔

نوشادر کا جوہر - سحر - جگرتی - پتہ - آنکھوں کی بیماریوں کیلئے مفید ہے نوشادر ہ تولہ - عرق گلاب ایک پاؤ سمجھوڑا ہوا ڈال کر کھل کر کے جنب کریں - مٹی کی ہانڈیوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں - ایک رتی سے چار رتی تک کھلائیں۔

نوشادر کا جوہر - سنگھیا - افیون - اور دوسرے قسم کے زہروں کیلئے تریاق ہے - نوشادر ہ تولہ - بکری کے پیشاب آدہ سیر میں کھل کر کے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں - دوسری سے ایک ماشہ تک کھلائیں - اور ضرورت کیلئے سفوفی سفوفی دیر کے بعد کھلائیں۔

حکیم ماہر صاحب کی جن کتابوں سے یہ اقتباسات لئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) بیاض ماہر (۲) علاج الانسان باجزائر النجیوان (۳) اکسیر ماہر (۴) جوہر ماہر (۵) صدائے ماہر (۶) محافظ شباب (۷) بقائے شباب (۸) تحفہ شباب - (۹) دستور علاج اطباء دہلی (۱۰) مجربات ماہر - (۱۱) طب و حکم -

ان سب کتابوں کی قیمتیں اور مفصل حالات دوسری جگہ اس جنتری میں دیکھئے - منیجر منادی دہلی

کیونکہ اوپر کی ہانڈی یا پیالہ کا جوہر بے احتیاطی یا زیادہ ہلنے کی وجہ سے اکثر خیمے کے اس برتن میں جس میں دوائیں رکھی جاتی ہیں گر جاتا ہے جوہر بدقت اسٹایا جا سکتا ہے۔

ہلاکت :- جوہر ایسی شے میں جس کا ڈاٹ مضبوط ہو رکھنا چاہئے کیونکہ معمولی بے احتیاطی سے جوہر شیشی میں سے اڑ جاتا ہے۔

جوہر

پھٹکری کا مرکب جوہر - آٹکھ کی پھٹی اور جانے کو آرام کرتا ہے پھٹکری سفید تولہ - نیلا سمجھوڑا ایک تولہ - نوشادر تولہ - معدنی - سہاگہ تولہ - سب کو اچھی طرح کھل کر کے مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر بند کر کے درخت فرش کی لکڑی کی لمبی آگ پر جوہر اڑائیں - رات کو سوئے وقت ایک دو سلائی صوف اس آٹکھ میں لگائیں جس میں جالا یا پھٹی ہو۔

تمباکو کا جوہر - نزلہ سرد - بلغمی کھانسی کو آرام کرتا ہے - تمباکو تلخ ایک چٹانک - مقدسیاہ ایک چٹانک - دونوں کو اچھی طرح کھل کر کے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں - آدھی رتی سے ایک رتی تک شہد میں ملا کر کھلائیں۔

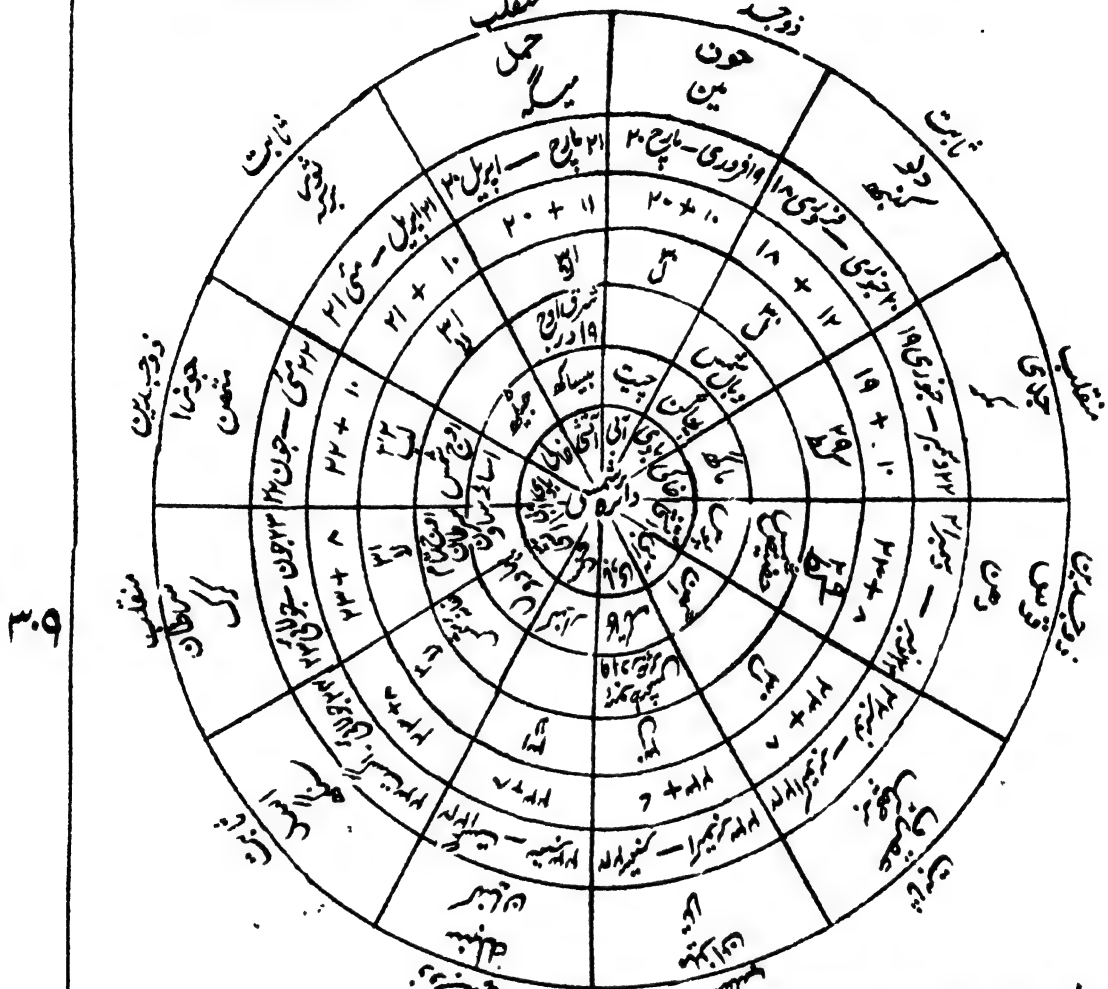
چاندی کا مرکب جوہر - آتشک کو آرام کرتا ہے - مقوی معدہ کو آرام کرتا ہے - چاندی کا براہہ تولہ - رسکپور تولہ - سنگھیا سفید ایک تولہ - سب کو ملا کر خوب کھل کر کے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں - اوپر کی ہانڈی سے کھرچ کر دوبارہ خیمے کی ہانڈی کی دوائیں ملا کر کھل کر کے ہانڈیوں میں دوبارہ بند کر کے جوہر اڑائیں اور اس جوہر کو علیحدہ رکھیں - اس کے بعد خیمے کی ہانڈی کا سات مرتبہ جوہر اڑا کر پہلے کا جوہر جو علیحدہ رکھا ہے اس سات مرتبہ کے اڑائے ہوئے جوہر میں ملا کر دو چاول سے چار چاول تک منقعی میں لپیٹ کر دانتوں سے بچا کر کھلائیں۔

گندہک جوہر - بھوک بڑھاتا ہے - ہاضم ہے - بدہمی - اور کھجی ڈکاروں کو دور کرتا ہے - مٹی - پیغہ کیلئے مفید ہے - تنی کی بیماریوں کو آرام کرتا ہے - جگر کی اصلاح کرتا ہے - مصفی خون ہے - پیٹ - بیکڑوں کو خارج کرتا ہے -

گندہک - آدہ پاؤ عرق لیموں تازہ میں کھل کر کے مٹیاں مٹی کی ہانڈیوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں - ایسے ہی سے چار

دائرہ شمسی مولوی محمد عبداللہ

شعر استاد: لا اولاب الا ولا شش ماہ است + لل کف و کطل شہور کو تہ است -



۲۰۹

برج ثابست :- کشائش رزق اور عزت اور مرتبہ بڑھنے کے واسطے عمل کرنا چاہئے۔
برج منقلب :- مقہوری دشمن بغض اور لفاق کے واسطے عمل کرنا چاہئے۔
برج ذوجہدین :- جب اور تسخیر مطلوب کے واسطے عمل کرنا چاہئے۔

واضع ہو کر یہ دائرہ شمسی ہے برج حمل میں ۲۱ مارچ کو آفتاب داخل ہوتا ہے اور اپریل کی ۲۰ تاریخ تک برج حمل میں رہتا ہے۔ ۱۱ روز مارچ میں اور ۲۰ روز اپریل میں ہوئے یعنی ۲۰ + ۱۱ = ۳۱۔ وزیر برج حمل میں رہتا ہے۔
بحساب الجداول ہوتا ہے اور برج حمل کے ۱۹ درجہ پر شرف شمس ہوتا ہے۔
اور برج حمل بیساکھ سے تعلق رکھتا ہے اور آتش ہے اور یہ ماہ منقلب ہے اسلئے برج پر کل دائرہ کو سمجھنا چاہئے۔

کتبہ فقیر خادم مولویان محمد عبداللہ۔ ساکن محلہ کٹیگن برکان شیخ حفیظ اللہ صاحب سید اہلسکندر شہر الہ آباد

نقشہ بارہ برجوں میں سیاروں کا داخل ہونا اور انکی تاثیرات مؤلفہ مولوی عبدالمد صفا
(مؤلف کتب مآلات السلوک جو کہ سالک کے لئے نہایت مفید ہے)

شمال	قمر	مرئج	عطارد	مشتري	زہرہ	زحل
سعد و دوست شرف آفتاب ۱۹ درجہ پر	ندوست نہ دشمن	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن حقیقت تمام برجوں میں	سعد و دوست	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	مخس ہبوط ۲۱ درجہ پر
مخس	شرف ۳ درجہ پر	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	سعد و دوست	مخس	صاحب خانہ	سعد و دوست
ندوست نہ دشمن اوج شمس	سعد و دوست	مخس	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	سعد و دوست اوج تمام برجوں میں	سعد و دوست حقیقت تمام برجوں میں
سعد و دوست	صاحب خانہ	سعد و دوست	مخس	شرف ۱۵ درجہ پر	مخس	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں
صاحب خانہ	سعد و دوست	سعد و دوست اوج تمام برجوں میں	سعد و دوست	سعد و دوست	مخس	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں
ندوست نہ دشمن اوج برج سنبلہ میں	سعد و دوست	مخس	شرف ۱۵ درجہ پر	مخس	سعد و دوست ہبوط ۲۶ درجہ پر	سعد و دوست
مخس	ندوست نہ دشمن	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	سعد و دوست شرف ۱۹ درجہ پر	مخس	صاحب خانہ	شرف ۲۱ درجہ پر
سعد و دوست	سعد و دوست ہبوط ۳ درجہ پر	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	مخس
سعد و دوست حقیقت تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	سعد و دوست	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن
مخس	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن شرف ۲۸ درجہ پر	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست ہبوط ۱۵ درجہ پر	سعد و دوست	صاحب خانہ
سعد و دوست	سعد و دوست ہبوط ۳ درجہ پر	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	ندوست نہ دشمن	ندوست نہ دشمن
سعد و دوست حقیقت تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	سعد و دوست	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن
مخس	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن شرف ۲۸ درجہ پر	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست ہبوط ۱۵ درجہ پر	سعد و دوست	صاحب خانہ
سعد و دوست	سعد و دوست ہبوط ۳ درجہ پر	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	ندوست نہ دشمن	ندوست نہ دشمن
سعد و دوست حقیقت تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	سعد و دوست	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن
مخس	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن شرف ۲۸ درجہ پر	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست ہبوط ۱۵ درجہ پر	سعد و دوست	صاحب خانہ
سعد و دوست	سعد و دوست ہبوط ۳ درجہ پر	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	ندوست نہ دشمن	ندوست نہ دشمن
سعد و دوست حقیقت تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن	سعد و دوست	سعد و دوست	صاحب خانہ	ندوست نہ دشمن وہاں تمام برجوں میں	ندوست نہ دشمن

برج حمل میں جب شمس داخل ہوتا ہے تو سعد و دوست ہے اور شرف آفتاب ۱۹ درجہ پر ہوتا ہے۔ برج حمل میں جب قمر ہوتا ہے تو دوست نہ دشمن ہے۔ برج حمل میں جب عطارد داخل ہوتا ہے تو دوست ہے نہ دشمن۔ اور عطارد جب برج ذی الحول ہوتا ہے تو سعد ہے اور صاحب خانہ ہے یعنی اعلیٰ گھر اس کا ہے۔ برج حمل میں جب عطارد داخل ہوتا ہے تو دوست ہے نہ دشمن۔ اور عطارد کا حقیقت تمام برجوں میں ہوتا ہے۔ برج حمل میں جب مشتری داخل ہوتا ہے تو سعد ہے اور دوست ہے۔ برج حمل میں جب زہرہ داخل ہوتا ہے تو دوست ہے نہ دشمن۔ اور زہرہ کو تمام برجوں میں ہوتا ہے۔ برج حمل میں جب زحل داخل ہوتا ہے تو مخس ہے اور ہبوط زحل ۱۴ درجہ پر ہے۔ علیٰ ہذا التعمیسات۔

ادبی تفریحات

آل کچہری یہ آل بھی کچہری سے دامن بچائے کھڑا ہے۔ اس کو بھی کچہری سے ڈر ہے۔ بیاچھوت لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ آل عربی نژاد ہے۔ ہندی کچہری سے احتیاط اس کا تو ہی فرض ہے مگر کیا کرے اشارہ کرنے کو جس طرح انگریزی میں "دی" کی ضرورت پڑتی ہے۔ مسلمان آل کو صحت اشارہ سمجھ کر کام میں لائے ہیں۔

آل کتاب ہے وہ کچہری اس اشارہ میں بڑی بلاغت ہے بڑی ظرافت ہے کیونکہ کچہری کو ہم لوگوں نے جھوٹ بولنے کا ٹھکانہ بنا رکھا ہے۔ بڑے بڑے ثقہ لوگ جن کی ساری عمر سچ بولنے میں صرف ہوتی ہے۔ کچہری میں جا کر جھوٹی گوای دیں گے اسے نہیں اور کہتے ہیں کہ کچہری میں سچ کیونکر بولیں یہ آل اس کا اشارہ کرتا ہے یعنی وہی کچہری جس میں جہر و عامہ کو جھوٹ جانتے ہیں۔

جنرل فیہر کچہری کا سارے ملک میں ایک ہے۔ کچہری ایک جڑی ہے جس کے آس پاس عقل و تدبیر کے پہاڑ ہیں اور پھر قانون کے سمندر۔ کچہری میں قانون انصاف کے خم ہوتا ہے مگر اہل مقدمہ اپنی ہالاکوں کا کھاری پانی دے کر اس بیج کو ہر انہیں ہونے دیتے۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں بھی کچہری کا یہی حال تھا اور مجھ جیسے دہلے لوگ قاضیوں کے چٹکیاں لبا کرتے تھے۔

کچہری کے جلاشیم ڈاکٹروں نے جہر میں کیڑے دریافت کئے ہیں وہ ہر مرض کا سبب جراثیم یعنی کیڑوں کو بتاتے ہیں۔ کچہری بھی جی ہتی ہے ایک وجہ ہے ایک جسم ہے اس کے بھی جراثیم ہیں اور وہ کیل سیرسٹ اور مغناہیں۔ کچہری کا مرض ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے۔

جس نے کبھی کچہری کی شکل نہ دیکھی ہو وہ کسی وکیل یا بیرسٹر سے ملاقات پیدا کرے ایک ہی دفعہ کا ملنا اس کو کچہری کا سائق بنا دے گا کیونکہ اس میں کچہری کے کیڑے گھس جائیں گے۔

ان کیڑوں کا ایک کوئی علاج دریافت نہیں ہوا۔ یہ کیڑے ملک کے اچھے اچھے آدمیوں کو بیمار کر دیتے ہیں۔ کچہری کا مریض اور عشق کا بیمار ایک ہی حالت رکھتا ہے عاشقی کا مرض بھی آدمی کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے اور کچہری کی بیماری بھی انسان کا کام تمام کر دیتی ہے کچہری کا چاہنے والا ریلی اور حسین آنکھ سے تیار ہوتا ہے اس کو کسی معشوق کے قہر یا اور سخن شیریں کی ہوس نہیں ہوتی وہ دفعت قانون کے ہندسوں پر مرتا ہے۔ تقریرات ہند کی کتاب اسکے لئے نامہ محبوب ہے اسی کو سینہ سے لگاتا ہے اسی کو چوم چوم کر جی ٹھنڈا کرتا ہے۔

کچہری کا دلدادہ مشاہیر اہل بی۔ کی گلی میں سو سو پھیرے کر لے لیں ایک لذت پاتا ہے اس کی جان میں جان آ جاتی ہے۔ جب کیل یا بیرسٹر صاحب کی زبان سے مقدمہ کی سرسبزی کا کوئی جملہ سن لیتا ہے، کچہری کا بیمار مرنے وقت صرف ایک ہی آرزو کر سکتا ہے کہ اُسے کسی قانون مشیہ آدمی کا چہرہ دکھا دیا کہ اسے کم اس کے گھر کا ساٹن ہوڑ (نام کا تختہ) ہی منگا دو۔

کچہری کے مبتلا کو جب موت آتی ہے اور اس کے آس پاس کلمہ پڑھا جاتا ہے تو اس کے کانوں میں یہ آواز آتی ہے۔

کوئی صفدر بیگ حاضر ہے!!

اور وہ فوراً حاضر حاضر کتا ہے اور گھبرا جاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں فرشتے اس کے سامنے آئے ہیں اور خدا کی حضوری کا پیام لائے ہیں کیسا نیک اور جنتی ہے کہ مرنے سے حاضر حاضر نکلتا ہے۔

کچہری کا دیوانہ اخبارات میں کسی خبر اور مضمون کو نہیں پڑھتا۔ اس کی نظر مقدمات کے اشتہاروں پر ہوتی ہے اور جب کسی اخبار میں اپنے مطلب کی خبر نہیں دیکھتا تو کتا ہے کہ یہ اخبار بالکل نکتا ہے اور کام کی بات تو اس میں ایک بھی نہیں۔

کچہری کے شوقین جو اربوں۔ ٹراپیوں اور تماش میزوں سے زیادہ اپنے شوق کے پکے ہیں وہ مقدمہ بازی کسی حق کی خاطر نہیں کرتے، ان کو تو جوئے اور شراب کی طرح کچہری کی ایک لت ہوتی ہے جس میں ان کی دولت و زندگی ختم ہو کر جاتی ہے کچہری اور مقدمہ بازی جس کی زندگی ہے وہ دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک ہے اور سب سے زیادہ قابل رنم ہے۔ کتاب مقدس تقریرات ہندا اور اس کے تمام دفعات مبارکہ کی قسم کچہری بازوں نے حکام کچہری کو بدنام کر رکھا ہے۔ کچہری کے عشاق اپنے توڑ جوڑے قانون کو میدان عارستہ نہیں چلنے دیتے۔

تجسس سے لوں گا نہیں تو اسے ٹھونگوں کے کھلا بنا دوں گا۔ بڑی صاحب بلی محض چوہا کھائے۔ اب بتاؤں تجھ کو چوہا کھانے کا مزہ۔ چڑیا پہلے تو اپنے غم میں چپ چاپ چرسے کی باتیں سنتی رہی۔ لیکن جب چڑیا سے بڑھا تو اس نے زبان کھولی اور کہا۔
بس بس سن لیا۔ بگڑ چکے زبان کو روکو۔ انڈے بچے پالنے کا بھی پریشانی نہیں ہے۔ تم بھی برابر کے شریک ہو۔ سویرے کے گئے گئے یہ وقت آگیا۔
خبر نہیں اپنی کس سکی کے ساتھ کچھ بڑے اڑاتے پھرتے ہوئے دو بہر میں گھر کے اندر گئے ہیں اور اُسے تو مزاج دکھاتے آئے۔ انڈا گڑھا میرے چوہی نوک سے بہت کروں۔ میں کیا انڈوں کی خاطر اپنی جوان جہان جان کو گھس لگاؤں، دو گھڑی باہر کی چوہا بھی نہ کھاؤں۔ صبح سے یہ وقت آیا ایک آنہ ملنے سے بچے نہیں گیا۔ تم نے جوئے منہ سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے کچھ ٹھوڑا کچھ نکلا یا مزاج ہی دکھانا آتا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ اکلی چڑیا سب بوجھ تھا۔ اب آزادی اور بڑی کا وقت ہے۔ آدھا کام تم کرو آدھا میں کروں۔ دیکھتے نہیں میم صاحبہ کو وہ تو کچھ بھی کام نہیں کرتیں صاحب کو سارا کام کرنا پڑتا ہے اور تجھ کو آٹھ لاتی ہے۔ تم نے ایک آبار کھی ہوئی میں تمہارے انڈے بچوں کی یا نہیں ہوں۔
چڑیا کی اس تقریر سے چڑیاں ہنسیاں اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ پیارہ غصہ کوہی کچھ خوشامد کرنے لگا اور اُس دن سے چڑیا کے ساتھ آدمی خدمت انڈے کی بانٹ کر اس نے اپنے ذمہ لے لی۔

میم صاحبہ کی پیدائش

ایک انڈا تو ٹوٹ چکا تھا دوسرے انڈے سے ایک بچہ نکلا جوا آدھی چڑیا بنی۔ جب یہ بچہ ذرا بڑا ہوا اور اس نے میم صاحبہ کے بچے کو دیکھا کہ وہ کاک کے گھونٹے پر سوار ہوتا ہے۔ گھڑی گھڑی دو دھ پیتا ہے۔ ٹپ میں بیٹھ کر نہاتا ہے۔ نئے نئے خوبصورت کپڑے پہنتا ہے۔ تو اس چڑیا زادی نے بھی باپ سے کہا۔

میں نہیں۔ میں۔ آبا مجھ کو بھی گھوڑا منگا دو۔ آبا میں بھی ٹپ میں نہاؤں گی۔ آبا مجھ کو بھی ایسے رنگ رنگ کے کپڑے لا کر دو۔ چڑے نے چڑیا سے کہا۔ تے سن۔ دیکھا مزہ کو بھی میں گھر نہانے کا۔ اب لاہنی لالائی کے واسطے گھوڑا لا۔ ٹپ منگا۔ کپڑے بنا۔
چڑیا نے کہا دیکھو بہر دی لڑائی کی باتیں نکالیں۔ ایک کی تو ہتھاری اس کل کل سے جان گئی۔ یہ نگوڑی بھی ہے۔ تم اس کو بھی نہیں دیکھ سکتے بچہ ہے کہنے دو یہ کیا جاتے ہم غریب ہیں اور یہ چیزیں نہیں لاسکتے۔ بڑی ہوگی تو آپ سمجھ لے گی کہ چڑیوں کو آدھیوں کی ریس سے کیا سروکار۔ میں چڑیا نے مال کی بات سن کر کہا۔ وہابی اتاں وہ تم غریب محض۔ تم چڑیا محض تو اس امیر کی کو بھی میں آکر کیوں رہی محض گاؤں کے چھتر میں گھر بنایا ہوتا میں تو ہرگز نہ مالوں کی اور مجھ۔ احہ کے بچے کی سی سب چیزیں منگا کر رکھوں گی۔ نہ لاؤ گی تو لو میں کرتی ہوں۔ مرنی ہوں۔ پاپ کاٹے دیتی ہوں نہ زندہ رہوں گی نہ تم پر میرا بوجھ ہوگا۔

چڑے چڑیا نے گھر کر کہا۔ ہے ہے۔ ایسا غضب نہ کجھو۔ اچھا اچھا ہم سب کچھ منگا دیں گے۔ یہ کہہ کر اور اس چڑیا کو دلاس دے کر دونوں نے چونچ سے چونچ ملائی اور چوٹ چوٹ کر دنا شروع کیا۔ روتے تھے اور یہ کہتے تھے۔ ہائے اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے اور بُروں کی صحبت بُرا کر دیتی ہے۔ یہ میرے صاحب اچھے ہی مگر ان کی صحبت سے ہمارا تو متناہس ہو گیا۔ ہائے ہماری لالڑی ہاتھوں سے نکل گئی۔ ہائے یہاں تو آدم کوئی چڑیا بھی نہیں جو ہمارے دھم میں شریک ہو چڑے چڑیا روتے تھے اور اس چڑیا قہقہہ لگاتی تھی کہ نئے زمانہ کی اولاد ایسی ہی ہوتی ہے۔

میری سب کتابوں کو جاکھ لیا۔ بڑا مودی تھا۔ ہڈا سے پردہ ڈھک لیا۔ اُوہ جب اس کی لمبی لمبی دو مونچھوں کا خیال کرتا ہوں جو وہ مجھ کو دکھا کر بلا کر کرتا تھا تو آج اس کی لاش دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ بھلا دیکھو تو قصہ ولیم کی برابری کرتا تھا۔

جمینگر کا جنازہ

اس جمینگر کی داستان ہرگز نہ کہتا۔ اگر دل سے عہد نہ کیا ہوتا کہ دنیا میں جتنے حقیر و ذلیل مشہور ہیں۔ میں ان کو چاند لگا کر چمکاؤں گا۔ ایک دن اس مرحوم کو میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عربی کی فتوحات مکہ کی ایک جلد میں چھپا ہوا میٹھا ہے۔ میں نے کہا کیوں۔ سے شہر تو یہاں پہنچ آیا۔ اُچھل کر لاؤ اس کا مطالعہ کرتا تھا۔ سبحان اللہ۔ بھائی کیا خاک مطالعہ کرتے تھے۔ جہنئی تو ہم انسانوں کا حصہ ہے۔ بولا وہ قرآن نے کدے کی

کی باہمی خوش باش زندگی کے لئے خواجہ حسن نظامی اور ان کی اہلیہ محترمہ خواجہ بانو صاحبہ کی مشترکہ تصنیف بیوی کی تعلیم مطالعہ کیجئے قیمت عہر پتہ۔ دفتر چمن اردو بک ڈپو۔ دہلی۔

میاں بیوی

مثال دی ہے کہ لوگ کتابیں پڑھ لیتے ہیں مگر نہ ان کو سمجھتے ہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ لہذا وہ بوجہ اٹھانے والے گدھے ہیں جن پر علم و فضل کی کتابوں کا بوجہ لٹا ہوا ہے۔

مگر میں نے اس مثال کی تقلید نہیں کی۔ خدا مثال دینی جانتا ہے تو بندہ بھی اس کی دی ہوئی بلاغت سے ایک نئی مثال پیدا کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان مثل ایک جھینگڑے کے ہے جو کتابیں چاٹ لیتے ہیں۔ سمجھتے بوجھتے خاک نہیں۔

یہ جتنی پونیورسٹیاں ہیں سب میں ہی ہوتا ہے ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس نے علم کو سمجھ پڑھا ہو۔ جھینگڑے کی یہ بات سن کر مجھ کو غصہ آیا اور میں نے زور سے کتاب پر ہاتھ مارا، جھینگڑے بھوک کر دوسری کتاب پر جا بیٹھا اور قہقہہ مار کر کہنے لگا۔ واہ خفا ہو گئے، مگر نہ گئے۔ لا جواب ہو کر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

لیاقت تو یہی تھی کہ کچھ جواب دیتے لگے ناراض ہونے اور دھتکارنے۔ ہائے کل تو یہ تماشہ دیکھا تھا آج غسل خانہ میں وضو کرنے گیا تو دیکھا۔ بیچارے جھینگڑے کی لاش کالی چیونٹیوں کے ہاتھوں پر رکھی ہے اور وہ اس کو دیوار پر کھینچنے لگے جلی جاتی تھیں۔

جمعہ کا وقت غریب تھا خطبہ کی اذان پکار رہی تھی۔ دل نے کہا جسے تو ہزاروں آئینے خدا سلامتی دے۔ نماز پڑھ لینا۔ اس جھینگڑے کا جنازہ کو کنہا دینا ضروری ہے۔ یہ سوتے بار بار نہیں آتے۔

بیچارہ غریب تھا۔ خلوت نہیں تھا۔ خلقت میں حقیر و ذلیل تھا۔ مگر وہ تھا۔ غلیظ سمجھا جاتا تھا۔ اسی کا ساتھ نہ دیا تو کیا امر کہہ کے کرٹ ہتی راک فیلڈ کے شریک ماتم ہو گئے۔

اگرچہ اس جھینگڑے نے ستا تھا جی دکھایا تھا لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کا چھٹے اعظا میں کر کیا کرو۔ اس دُسط میں کہتا ہوں۔ خدا بخشے بہت سی خوبیوں کا جانور تھا۔ ہمیشہ دنیا کے جھنگڑوں سے الگ کوئے میں کسی سوراخ میں پورے کے نیچے آنجورے کے اندر چھپا بیٹھا رہتا تھا۔

نہ بچو کا ساز مہلا ڈنک تھا۔ نہ سانپ کا سا ڈسنے والا پھن۔ نہ کوئے کی سی شریر چوچ مٹی نہ لمبل کی مانند بچول کی عشق بازی۔ شام کے وقت عبادت رب کے لئے ایک مسلسل بین بجاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ یہ غافلوں کے لئے صو ہے اور عاقلوں کے لئے جلوہ طور۔

ہائے آج غریب مگر گلابی سے گزر گیا۔ اب کون جھینگڑے کہلائے گا۔ اب ایسا مونچھوں والا کہاں دیکھیں میں آئے گا۔ ولیم میداں جنگ میں ہے ورنہ اسی کو دو گھڑی پاس شکار کر بی ہلائے کہ مری مٹی کی نشانی ایک ہی بے جا رہ دنیا میں باقی رہ گیا ہے۔

ہاں تو "جھینگڑے کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے" جیونیاں تو اس کو اپنے پیٹ کی قبر میں دفن کر دیں گی میرا خیال تھا کہ ان شکم پرستوں سے اس توکل شمار فاقہ مست کو بچاتا۔ اور ویسٹ منسٹر ایبے یا قادیان کے ہشتی مقبرہ میں دفن کراتا۔ مگر خباب یہ کالی جیونیاں بھی افریقہ کے مردم خور سیاہ وحشیوں سے کم نہیں۔ کالی جو چیز بھی ہو ایک بلائے بے دریاں ہے۔ اس سے چھٹکارا کہاں ہے۔

خیر تو مرنے کے دو لفظ لکھ کر مروجہ سے رخصت ہونا چاہئے ہے جھینگڑے کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

قبر کا پیارا ہے اسے توپ پر کھینچو اسے پروفیسر اسے فلاسفر اسے متوکل درویش۔ اسے نمبر رہا باقی گانے والے تو الہم تیرے علم میں نفع الہی اور توپ کی گاڑی بہتری لاش اٹھانے کا اد اپنے بازو پر کالائشان باندھنے کا زولپوشن پاس کرتے ہیں۔ خیر اب تو تو شکم موری قبر میں دفن ہو جا۔ مگر ہم ہمیشہ رینو لیونٹوں سے بچنے یاد رکھیں گے۔

کرنے سے پہلے خواجہ حسن نظامی کی لکھی ہوئی کتاب
اولاد کی شادی { اولاد کی شادی پڑھ لیجئے جس میں بیبا بیٹی کے شے
تلاش اور منتخب کرنے کے بہت مفید طریقے بتائے
گئے ہیں۔ قیمت :- ایک روپیہ - پتہ :- چمن اردو بک ڈپو دہلی۔

مہدی فرقہ کے اصول و حالات

(نوشتہ ذاب بہادر یار جنگ بہادر)

یہ فرقہ حضرت سید محمد جوہری (علیہ السلام) کو مہدی موعود و آخر الزماں مانتا ہے۔ اور اب مہدی آخر الزماں کی بعثت کا منتظر نہیں ہے۔ مسئلہ مہدیت کے سوا اس کے تمام عقائد و اعمال اہل سنت و الجماعت کے مطابق ہیں۔ سوائے بعض مسائل کے دوسرے تمام امور میں اس فرقہ کے لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی فقہ پر عمل کرتے ہیں۔ مسئلہ مہدیت سے متعلق ان کا یہ اعتقاد ہے کہ بعثت مہدی علیہ السلام احادیث متواتر المفی سے ثابت ہے۔ اسلئے یہ لوگ سید محمد جوہری (علیہ السلام) کی مہدیت کے منکر کو احادیث متواتر المفی کا منکر یعنی کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ کفر مراد نہیں ہے جو کسی کو اسلام سے خارج کر دے۔ اس فرقہ کے نزدیک ایمان کے بھی مدارج ہوتے ہیں اور کفر کے بھی مدارج ہیں گو یا کہ یہ لوگ کفر و نافر کے قابل ہیں۔ اسی سبب سے مہدی کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

اور اصحاب طریقت کی طرح اس فرقہ کے نزدیک بھی دار دنیا میں سر کی آنکھوں سے دیدار ذات الہی ممکن ہے۔ اور اس دیدار کی طلب ہر مہدی پر لازمی ہے۔ چونکہ یہی طلب دیدار خدا اس فرقہ کا مقصد حیات ہے اس لئے اس کی تکمیل کی غرض سے وہ ذکر الہی (دواتا) ترکیب حب دنیا۔ توکل۔ ہجرت از وطن۔ صحبت صادقان اور عزت کو بھی اپنے ادب پر فرض سمجھتے ہیں۔ اس سے مراد رہبانیت نہیں ہے۔ رہبانیت کی نسبت ان کا بھی یہی مذہب ہے کہ لارہبانیت فی الاسلام۔

حضرت سید محمد جوہری (مہدی موعود و آخر الزماں) آپ بات

سے ۱۳۶۵ھ میں ۱۲ جمادی الاول کو دوشنبہ کے دن بمقام جوہر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید عبداللہ اور خطاب سید خاں تھا۔ اپنے عہد کے مشہور عالم باعمل حضرت شیخ وانیال رحمہ سے علوم متداولہ کی تکمیل و تحصیل کی۔ موافق و مخاطب تمام مورخ متفق ہیں کہ سات

سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا۔ اور بارہ سال کی عمر میں تمام علوم و محقولات و منقول سے فراغت حاصل کی اور اسی عمر میں جوہر کے علماء نے آپ کو اسد العلماء کے لقب سے یاد کیا۔ بچپن ہی سے کچھ ایسے حالات و واردات آپ سے ظاہر ہوتے رہے کہ عالم شباب میں کسی کو بھی آپ کے ولی کامل ہونے میں شک نہ تھا۔ مجلس و عظمیٰ شہرت اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس قدر ہجوم ہوتا کہ لوگ درختوں اور مکالوں کی چھتوں پر چڑھ جاتے۔ سلطان حسن شرقی رانی جوہر اکثر اس مجلس میں حاضر ہا کرتا جو گورما کے راہ دلبست رائے کا باجلہ آ رہا تھا۔ حضرت نے ایک روز اپنے وعظ میں مومنین کے ساتھ حضرت رب الفرب کے وعدہ نصرت کا ذکر فرمایا اور سلطان حسن کو ترغیب جہاد دی۔ اور خود بھی اپنے مریدین و معتقدین کے ساتھ اس جہاد میں شرکت کی۔ رائے دلبست آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا اور جب اس کا قلب سینہ سے نکال کر آؤ آپ نے اس پر اس بت کے نفوس کا مشاہدہ فرمایا جس کی وہ پرستش کرتا تھا۔ اسی وقت آپ پر ایک جذبہ جنت طاری ہوا کہ جب باطل کی پرستش اپنے اتنے گہرے نفوس چھوڑ سکتی ہے تو خدا کی رضا مندی میں جینا کس قدر خوشگوار ہو سکتا ہے۔ یہ حالت جذب ۱۲ سال تک جاری رہی جن میں سے ابتدائی سات سال ایسے گزرے کہ آپ صرف اذان کی آواز پر بیدار ہوتے نماز نہایت اہتمام کے ساتھ ادا فرماتے اور پھر مست و مستغرق ہو جاتے۔

۳۱۵
۱۳۶۵ھ میں جبکہ آپ سے اس مستی و استغراق کی کیفیت بالکل رفع ہو چکی تھی آپ نے دعویٰ مہدیت فرمایا۔ اور اسی زمانہ میں جوہر سے ہجرت بھی کی۔ اور کانی۔ چندیری۔ جاپانیر (جو اس وقت شاہان محرات کا دارالسلطنت تھا) ماندور پانچت سلاطین کو وہ دولت آباد۔ احمد نگر بیدر۔ گلبرگہ اور بیجا پور ہوتے ہوئے ڈالول بندر پہنچے اور حج بیت اللہ کا قصد فرمایا۔ خانہ کعبہ میں رکن و مقام کے درمیان استاد ہو کر اپنے دعویٰ مہدیت کا اعلان کیا۔ اور وہاں سے واپس آکر۔ پھر محرات و کانٹیا وار کے علاقہ میں اپنے دعویٰ کی تبلیغ کی۔ جب آپ سے آپ کے مذہب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”مذہب ما کتاب اللہ و اتباع سنت رسول اللہ“

آپ نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ ہمیشہ فرماتے: "انی نبی
عبداللہ تابع محمد الرسول اللہ" میں خدا کا بندہ اور محمد الرسول
کا تابع ہوں۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
مہدیت کی دوبارہ تجدید و تائید کی اور اسی سلسلہ میں مسلمان
مہجرات کے نام دعوت نامے لکھے اور اس میں تحریر فرمایا کہ میں
خدا کے حکم سے دعوت مہدیت موعودہ کرتا ہوں۔ اور
اپنے اس دعوت پر اتباع کلام اللہ اور پیروی سنت رسول
گوشتوار رکھتا ہوں۔ میرے اس دعوت کی تحقیق کو اور جس طرح
چاہتے ہو مجھے آزماؤ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں جھوٹا اور مفری
ہوں تو مجھے قتل کرو تاکہ خلق خدا کو ایسی سے بچے۔ ورنہ مجھ پر
ایمان لاؤ کہ اب جبکہ میری بعثت ہو چکی ہے منیٰ اتبعنی فہو مومن
آپ نے اس دعوت و تبلیغ کے راستہ میں بہت بڑی
بڑی صعوبتیں سہیں۔ پچاسوں مقامات سے آپ کا اترنا
ہوا کئی کئی دفعہ فتنہ کشی رہی لیکن کبھی اپنے دعوت سے
منہ نہ موڑا اور اسی طرح مہجرات سے سفر کرتے ہوئے پنجاب اور
بلوچستان سے ہو کر قندھار پہنچے اور وہاں سے خراسان کا قصد
نہا کہ راستہ میں فراہ نامی ایک مقام پر داعی اجل کو لبیک
کہا۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
آپ کا پوری طرح امتحان کیا۔ اور آپ کے دعوت کی
نصبت کی۔ آج بھی فراہ میں آپ کا مزار مرجع خلافت ہے۔

۳۱۴

ہمدوی فرقہ

جس فرقہ کی نسبت نواب بہادر
بارجنگ بہادر نے یہ حالات لکھے ہیں۔ اس
کے افراد کچھ حیدر آباد میں ہیں۔ کچھ ریاست مسوری میں۔ اور کچھ ریاست
جے پور میں ہیں۔ اور کچھ ریاست پانڈو میں ہیں۔ موجودہ فرماں روا پانڈو
نیرا کی نس نواب علی محمد خاں صاحب بھی اسی عقیدہ کے
ہیں۔ لیکن وہ بھی نواب بہادر بارجنگ کی طرح اسلام کے اور
مسلمانوں کے ایسے ہی دفا دار اور خیر خواہ جیسے کہ ایک کے مسلمان
کو ہونا چاہئے۔

مجھے اس فرقہ پر ایک اعتراض ہے۔ کہ وہ غیر ہمدوی
امام کے پیچھے نہ رہیں بڑھتے۔ اور یہی اعتراض قادیانی فرقہ
کی نسبت بھی ہے۔ ان دونوں فرقوں کے مقلدین میں بعض افراد اخوت اسلامی کے
بہت دلدادہ اور پرچوش مسلمان ہوتے کے باوجود اس خطرناک تفرقہ سے احتیاط نہیں
کرتے۔ اور اس کو سیدھا کئی تصور کرتا ہوں یا اندھی تقلید۔ حسن نظامی

آپ گھر بیٹھے لکھتی بن گئیں

سینکڑوں آدمی گزشتہ برسوں میں لکھتی بن گئے
بنکوں میں روپے جمع رکھنے سے پرہیز باندھ کر
لاکھوں روپے حاصل کر سکتے ہیں

جب تک انعام نہ نکلے آپ کے باندھ لکھی ذمہ دار گورنٹ
فرانس ہوگی۔ روپے ہمیشہ محفوظ ہوں گے۔
اصل رقم قائم۔ انعام لاکھوں روپے تک۔
چار دفعہ سالانہ تقسیم انعامات

گورنٹ فرانس نے کروڑوں پونڈ سرمایہ کے پچاس برس پانامہ بلڈ
جاری کئے ہوئے ہیں جبکہ منافع لاکھوں روپے ہر مہینے جینے خریدا
پرہیز باندھ میں انٹرن گورنٹ کی موجودگی میں ہر نوعی قرضہ اندازی منع
تقسیم کئے جاتے ہیں۔ سالانہ دو انعامات پانچ پانچ لاکھ فرانک کے
دو انعامات ڈیڑھ لاکھ فرانک کے۔ چار انعامات ایک ایک
لاکھ فرانک کے۔ سینکڑوں انعامات ہزاروں فرانک کے یعنی
کل میزان سالانہ انعامات کی بائیس لاکھ فرانک ہے جسکی ادائیگی
کی ضمانت گورنٹ فرانس ہے۔ آپ کے خرید کردہ باندھ کی ذمہ دار
اور ضمانت فریج گورنٹ ہوگی۔ پچاس برس میں ہزاروں آدمی
مالا مال ہو گئے اور کسی ایک خریدار کا روپیہ تلف نہیں ہوا۔

(مورنامی چٹھی رساں کو تین لاکھ روپیہ انعام ملا۔ اور ہزاروں آدمی
خریدار بن باندھ جن کے انعام نکلے گورنٹ فرانس کی طرف سے
سب کو گھر بیٹھے رقوم مل گئیں) ایک باندھ کی قیمت مبلغ پینتیس روپیہ
ہے۔ جو ہماری معرفت آپ خرید سکتے ہیں۔

تمام خط و کتابت اور روپے پتہ ذیل پر روانہ کریں۔
پروفیسر ایم۔ ڈی۔ جعفری۔ القادری۔ جاگیر لاہور
وائیٹ پرہیز باندھ۔ جعفری بلڈنگ
میہر وڈ۔ لاہور۔ پنجاب۔

1551

کتابخانه عمومی و اطلاع رسانی

بیان القرآن فی اربعہ عشر تفسیریں ان کے مکمل مرتب ہیں۔ قرآن کریم کی شان و کرامت اور اس کی عظمت کا بیان ہے جس سے ہر مومن کو ایمان میں مضبوطی ملے گی۔

[Handwritten signature]

سائنس کے اصل و اصلی مراکز و مراکز کی بدولت - ۱۸۷۵ء

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مسند محمد الرشید - در بیان فضیلت و مناقب ائمه و اولاد ائمه علیهم السلام و در بیان فضیلت و مناقب ائمه و اولاد ائمه علیهم السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلسه اول - در این جلسه که در روز شنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۳ در محل اجتماعات انجمن معارف اسلامی تهران برگزار شد و در آنجا به بحث و تبادل نظر در مورد موضوعات مختلف پرداخته شد.

تاریخ خلافت راشدہ - امام ابوحنیفہ - حضرت عثمان - حضرت علی - حضرت عمر - حضرت ابوبکر

کہا ہے کہ ان کے ہر ملک میں ایک عالم دین ہو جس کی طرف سے تمام امور کو چلایا جائے

اول خلعت طاعت پوشا که از روی درگاه هدایت و بصیرت برکت شد

موايد الاثبات على انهم لم يثبتوا

... ..

THE UNIVERSITY OF CHICAGO PRESS

تاریخ ہندوستان

[illegible]

کتابخانه عمومی مسجد اعظم کربلا

۱- در هر یک از این موارد، اگرچه ممکن است که

روزنامہ حسن نظامی کی روح

معلومات اور مفاد عامہ کی متفرق تحریریں

دہلی میں ہنوں کی حکومت

منزل سلطنت کی انتہائی کم زوری کے زمانہ میں

مرتبہ قدم کا دہلی میں بھی تسلط ہو گیا تھا اور ان کی طرف سے ایک سید صاحب جو حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی اولاد میں تھے دہلی میں عہدہ دار مقرر ہوئے تھے۔ ان سید صاحب نے تہہ بازی و مصلحت کرنے کا نیا طریقہ مرتب ہوں کیلئے جاری کیا تھا جو دہلی کے باشندوں کیلئے بالکل نئی چیز تھی۔ مرنٹوں کے کارندے سید صاحب کے ذریعہ دکانداروں سے تہہ بازی کی کوڑیاں وصول کرتے تھے۔ اس واسطے سید صاحب کو عوام کو بڑا شاہ کہتے تھے۔ رفتہ رفتہ سید صاحب کی بدنامی اتنی بڑی کہ ایک شخص نے مرنے محروم میں ایک شعر لکھ کر بازاروں اور گلیوں میں چسپاں کر دیا جو یہ تھا:

اپنے نواسہ کو سمجھاؤ باخواجه باقی باللہؒ امیری سے لی نقیری لاولی لاؤ اللہ اللہ اس شعر کا دہلی میں ہر خاص و عام کی زبان پر چرچا ہو گیا تھا۔

چاؤ ڈی بازار میں شاہ جی کا چہرہ اور ترکمان دروازہ کے باہر شاہ جی کا تالاب انہی سید صاحب کا ہے۔ خدا کی شان ہے۔ نہ مرنے رہے نہ شاہ جی اور نہ ان کی تہہ بازی۔ البتہ اس زمانہ سے زیادہ بڑی ہوئی تہہ بازیوں اور شاہ جی کا تالاب اور شاہ جی کا چہرہ موجود ہے۔

چرن سنگھ صاحب شہید

امرت سر میں رہتے ہیں۔ لیاقت رنگ ہے۔ لٹری آدی ہیں۔ گورکھی زبان میں ایک ہفتہ دار اخبار بھی نکالتے ہیں جس کا نام ”موجی“ ہے جو سکھوں میں بہت مقبول ہے میری ان سے پندرہ سال سے بھی زیادہ عرصہ کی دوستی ہے۔ ان کے ایک لڑکے کی نسبت پیدا ہونے سے پہلے میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ بڑا ہوگا اور اس کا نام دلدار سنگھ رکھا جائے گا۔ جو پوری ہوئی۔ اور خدا کے فضل سے اب دلدار سنگھ بارہ تیرہ سال کی عمر میں اور نہایت ہونہار بچہ ہے۔ سردار صاحب اردو کے بھی بہت شائق ہیں اور اردو

لٹریچر کی نسبت نہایت عمدہ رائے رکھتے ہیں۔ ہندوستانی اقوام کے باہمی اتحاد کا ان کے اندر بہت زیادہ احساس ہے۔ ان کے خاص و غرض کی بہت سی مہر میں میرے دل اور دماغ پر نقش ہیں لیکن میں نے کسی محکمہ رجسٹری میں ان نقوش کا لائسنس حاصل نہیں کیا۔ (انتقال ہو گیا)

سنیہا کمپنیوں کے اشتہار

حسین نے کہا سنیہا کمپنیاں مقررہ اجرت سے ڈبل اجرت یعنی چالیس روپیہ فی صفحہ دیکر اپنی تصویر اور اشتہارات جنتری میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا بیشک جنتری ایک تجارتی چیز ہے۔ اور اس میں ہر قسم کے اشتہارات ہونگے۔ اور تم پر ان اشتہاروں کے صدق و کذب کی کوئی ذمہ داری بھی نہ ہوگی۔ پھر بھی میں تم کو یہی رائے دوں گا کہ جس کتاب میں تم نے مجید کی آیات ہوں۔ اور اولیاء اللہ کے تذکرے ہوں۔ اور اعمال ہوں اور دعائیں ہوں۔ اس کتاب میں سنیہا کے شیطانی تصویریں اور اشتہار کسی طرح مناسب نہیں ہیں۔ وہ اگر چالیس روپے صفحہ نہیں اسی روپے صفحہ بھی دیں تب بھی ان میں سے کسی کی تصویر یا اشتہار نہ چھاپو۔

سلوچنا اور کچن کے حلیے

حسین نے کہا میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ اور سب سنیہاؤں کے اشتہارات اور تصویریں واپس کر دوں گا۔ مگر ایک شبہ میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ اس کو کہوں یا نہ کہوں۔ میں نے کہا بیان کرو کیا شبہ ہے؟ حسین نے کہا آپ نے کچن اور سلوچنا اور رنڈی اور نانگہ کے حلیے لکھے ہیں۔ اور جنتری میں ان کو درج کیا ہے کیا یہ مناسب ہے؟ میں نے کہا۔ حلیہ تو میں نے شیطان کا بھی لکھا ہے۔ اور فرعون کا بھی لکھا ہے اور جنتری میں جس قدر میرا لکھا ہوا لٹریچر تم نے جمع کیا ہے۔ اس میں خیر و شر دونوں کی بہار ہے۔ مگر یہ حلیے ان لوگوں کے اشتہار کی نیت سے

نہیں لکھے گئے ہیں۔ بلکہ اردو زبان میں ہر اچھی بُری چیز کی تصویر
دکھانے کی نیت سے اس کو لکھا ہے۔ لہذا اس میں اس میں
بہت فرق ہے سینما کمپنیاں اور ان کی ایکٹریسز تو اپنے اشتہار
بے شرمی اور بھیمانی کی تبلیغ کے لئے دینا چاہتی ہیں۔ اور میں نے
یہ چلے گئے کہ ان کی بے شرمی اور بھیمانی کا خاکہ اڑایا ہے۔ تاکہ پڑھنے
والوں کے اخلاق درست رہیں۔

حسین نے کہا۔ میں سمجھ گیا۔ اگرچہ مجھے ان اشتہاروں کو دیکھ کر
کڑے میں کئی سو روپیہ کا نقصان ہو گا۔ مگر میں اس جتنی کو اس
عیب سے پاک ہی رکھوں گا۔ اور یہ سب دیکھ کر وہ لوگ
میں نے کہا خاتم کو برکت دیا۔ اور تم اس نیک نیتی کے عوض
خدا کے خزانہ عیب سے دس گنا بلکہ ستر گنا فائدہ حاصل کر لو گے۔

ٹیلیفون میں بات کر نیک کا ہنسر

ہر جگہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً مجھے اس کی بہت ضرورت رہتی ہے کیونکہ میں ایک
گاؤں میں رہتا ہوں جو کہ شہر سے باغیچہ میں دور ہے۔ اور میرے تجارتی دہیار
جہاں شہر سے ملحق رکھتے ہیں۔ اس واسطے میں گھر میں بھی ٹیلیفون رکھتا ہوں
اور شہر کے دفاتروں میں بھی جس جگہ سائے سات کو چلے سالانہ چلنے پھرنے میں
میرے گھر میں دفاتر میں اور اپنے بھی ٹیلیفون میں بات کر لیتے ہیں۔ اور نوکر
بھی۔ مگر سوائے دو چار کے ٹیلیفون میں بات کرنے کا ہنر کوئی نہیں جانتا
خصوصاً خدمت گزار تو بالکل ہی ناواقف ہوتے ہیں۔ دہلی ٹیلیفون کی کتاب
میں ایک تصویر شائع ہو کر ہے کہ ایک شخص نے اپنی جلی دار ہی کو ٹیلیفون
کے اس من میں پھنسا رکھا ہے جس کے اندر بات کہی جاتی ہے۔ اور کہہ رہا ہے
خبر نہیں کیا بات ہے آواز نہیں آتی۔ مگر یہ نہیں سمجھتا کہ آواز اس کی فائری
سے دگ رہی ہے۔

مشرق مشرق میں جب میں نے ٹیلیفون لیا۔ تو اس طرح بات کرنا تھا
”آپ کہل سے بولتے ہیں“ ”آپ کس سے بات کر رہے ہیں“ ”آپ
کون کا حب ہیں“ ”آپ کیا کہنا چاہتے ہیں“ اس کے بعد جب مہارت
ہوئی اور تجربہ بھی ہوتا تو میں نے یہ گستاخ شروع کیا۔ میں حسن نظامی ہوں۔
نمبر ۲۱۳۳ سے بولتا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں“

ٹیلیفون میں بات کرنے کا ہنر یہ ہے۔ کہ جب کسی کو ٹیلیفون دیا جائے
تو پہلے اپنا نام وغیرہ بتا دینا چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات بات کرتے کرتے
گمراہ جاتا رہتا ہے۔ اور غبر بٹانے کے سبب سامنے والا ٹیلیفون کے
دفتر کو اطلاع دے کر ٹیلیفون درست کر دیتا ہے۔ اور نہ بتانیکا یہ بھی فائدہ

ہے۔ کہ جس شخص سے بات کرنی ہو اور وہ ٹیلیفون پر موجود نہ ہو۔ تو اس
کا ذکر نمبر لکھ لیا جائے۔ تاکہ اس سے جا کر کہہ دیا جائے۔ کہ فلاں نمبر سے فلاں
شخص بات کرنی چاہتے ہیں۔

ایسے ہی جس شخص سے بات کرنی ہو۔ اور اس کا آواز اگر پہچانی جائے
یا وہ ناواقف ہو تو اس سے بھی اس نام اور نمبر پوچھ لینا چاہئے۔ مگر سچے
رات دن ایسے احمقوں سے سابقہ بڑھتا رہتا ہے۔ اور اپنا نام اور نمبر نہیں
بتاتے۔ صرف یہ پوچھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کہل ہیں۔ اور جب ان سے
ان کا نام اور نمبر پوچھا جائے تو خفا ہوتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے بات
نہیں کرتا۔ اور ٹیلیفون بند کر دیتا ہوں۔

ٹیلیفون میں مختصر بات کرنی چاہئے۔ جہ سے بعض لوگ ٹیلیفون
کے ذریعہ مسائل کی تحقیقات کرتے ہیں۔ اور جب میں ان سے کم فرستی
کاغذ کرتا ہوں تو خفا ہوتے ہیں۔ اور ہر روز ایسے احمقوں سے سابقہ بڑھتا
رہتا ہے۔ جو میرا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔

انگریز ٹیلیفون میں زیادہ دیر تک بات نہیں کرتے۔ جب وہ کسی کو ٹیلیفون
دیتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ”میں ڈاسن ہوں“ ”میں سن سے بات کرنی چاہتا ہوں“
”میں جواب میں کہتا ہے“ ”اسپیکنگ“ ”میں بول رہا ہوں“ (یا ”میں سن میں“
”میں موجود ہے“) اور اس کے بعد مختصر فطولی سے وہ اپنا مطلب بیان کر دیتا
ہے۔ مگر ہم لوگ ایک ایک گھنٹہ تک فصول بائیں کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر
محمد علی مرحوم بھی باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے اور بے مثل انگریزی لکھنے کے
ٹیلیفون میں بات کرتے تھے تو ایک ایک گھنٹہ تک بولتے رہتے تھے۔ اور
بالکل فصول بائیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے باتیں شروع کیں تو
۱۵ منٹ تک بولتے رہے۔ حالانکہ وہ بہت صرف ایک منٹ کی تھی۔

حیدر آباد میں دیکھا ہے۔ کہ لبروں کے مکانوں پر بارے دفاتر میں ٹیلیفون پر
اردی مقرر ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر شخص کا پیغام لکھتے ہیں۔ مگر اس کے وجود میں نے
اکثر گھر کے دیکھا۔ کہ ٹیلیفون کے اردی بہت نا سمجھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان ٹیلیفون
میں بات کرنا تعلیم نہیں دیتی۔ اور نہ ان کی قابلیت کا کوئی معیار مقرر کیا گیا ہے اس
واسطے جب کسی شائستہ آدمی کا ان اردیوں سے سابقہ بڑھتا ہے۔ تو بڑی شوق
پیش آتی ہے۔ اردی بات سمجھتی نہیں لکھتی ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

حیدر آباد میں ایک مختصر لفظ مجھے بہت اہم معلوم ہوا۔ اعلیٰ ہوتے ہی مخاطب چھتا
ہے۔ ”کہاں ہے“ لیکن اس سے بھی زیادہ اچھا لفظ میں نے سنا ہے۔ میں پوچھتا ہوں
”اگر کوئی اچھی مخاطب ہو تو کون صاحب کس نمبر سے؟“ مگر بہت کم اس شائستہ سوال کا
مشائستہ جواب ملتا ہے۔ اور غوما بھی کہا جاتا ہے۔ ”تم کون؟“ اور میرا نام کہہ کر بولتے ہو؟
یہ بات کو خواجہ صاحب کہاں ہیں؟ ان کو ٹیلیفون پر بلاؤ میں کہتا ہوں، جب تک آپ اپنا

نام اولیٰ کم نہ تبا میں ہے خواجہ صاحب آپ سے بات نہیں کریں گے۔ یہ کہہ کر ٹیلیفون بند کر دیتا ہوں۔ مگر وہ شخص بار بار ٹھنڈیاں دیتا ہے اور پریشان کرتا ہے پس اگر میں اپنی زندگی کی روزانہ کی مصیبتوں کو شمار کرنا چاہوں تو ٹیلیفون کی مصیبت سب سے بڑی ہوتی ثابت ہوگی۔

مگر مجھے سے گورنمنٹ ہند دریافت کرے کہ آئندہ ہندوستان کی وزارتیں کن لوگوں کو جائیں؟ تو میں جواب دوں (۱) جنکو ٹیلیفون میں بات کرنی آتی ہو۔ اور (۲) جن کو پان کھاتے ہوں (کیونکہ پان کھانے والا زیادہ دیر تک باغ نہیں چانتا یعنی بہت بات نہیں کرنا رہتا) اور جس کا اپنی بیوی سے جھگڑنا نہ رہتا ہو۔ (۳) اور جو رات کو جلدی سوتا ہو۔ اور سویرے جلدی بیدار نہ رہتا ہو۔ (۴) اور جس کو دوسرے دکار لینے کی عادت نہ ہو۔ (۵) جو پاٹ پاخانہ کرنا جانتا ہو۔ (۶) اور جو بد خط نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب صفات وزراء کے لئے بہت ضروری ہیں۔

لاکھوں بی اے ایم اے میں ہیں بچے کی دکری کی تلاش میں
بی اے ایم اے کو بھی ایسا نہیں دیکھا اس لئے مخصوص ٹاؤں (جوابی اس کی کوٹھوس کرتا ہو) کے کالج کی ادھوری تعلیم لے سکا جو بچہ اور قوت رائے اور قوت تصور اور معاملہ فہمی سے محروم کر دیا ہے اور جہ کریم کاغذ تو دھ جلتے ہی نہیں۔ اس کی کوشش کرتے ہیں بریلوی صاحب میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ اس نکتہ کو جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ ترجمہ کے فن میں دوسروں سے فائق ہیں۔ اور میں نے بھی ان کو اس کام کے لئے اسی لئے چننا ہے۔

حیدر آباد کے لائق انجمنیر آن سوہی نظام الدین صاحب
انجمنیر حیدر آباد ملنے آئے تھے انھوں نے سیمنٹ کی عجیب وغریب چیزیں بنائی ہیں۔ انھوں نے سیمنٹ کا فرش پاخانہ ایسا عمدہ بنایا ہے۔ جو دلائی پاخانوں سے کئی درجہ زیادہ مفید اور صحت مند اور رازاں ہے۔ ان کے بنائے ہوئے پاخانہ میں ٹنٹی سے پانی لینے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک بڑے برتن میں پانی بھر کر ڈال دیا جائے تو پاٹ صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس میں پانی بھی بھر ہوا نہیں رہتا۔ دلائی پاخانوں میں یہ عجیب بہت بُرا ہے کہ پانی ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ اور ناپاک چھینٹیں آتی ہیں۔ مولوی نظام الدین صاحب کا بنایا ہوا پاخانہ قیمت میں بھی بہت کم ہے یعنی صرف چھتیس روپے میں آتا ہے۔

قبر کا پٹاؤ مولانا نے ایک اور چیز بھی ایجاد کی ہے۔ کہ قبروں کے اندر کا جو کھٹہ سیمنٹ کا بنایا ہے نیچے کی تہ کی مٹی کی ہوتی ہے اور چاروں طرف سیمنٹ کی سلیں اور ادیر کا ڈھکنہ بھی سیمنٹ کا۔ یہ جو کھٹہ اٹھارہ روپے میں تیار ہو جاتا ہے۔ اس جو کھٹے کے سبب جانور مردے کو خزا

نہیں کر سکتے۔ اور قبر کے دھس جانیکا ڈر بھی نہیں رہتا۔

پاؤ گھنٹہ کا پنج میں کھانے کے بعد گلی اور خلال کرنے میں پورا لپٹو کرتا ہوں جب سب دیر سے صاف ہو جاتے ہیں تب مجھ کے سر کے تنکے سے دانت کے روزنوں میں خلال کرتا ہوں۔ اور خلال کے بعد پھر سات گلیاں اور کرتا ہوں۔ پان کھانے کی وجہ سے دانتوں کی رنجوں میں اس کوشش کے باوجود دیر لگے رہ جاتے ہیں۔ تو آئینہ ہاتھ میں لے کر تنکے سے سب رنجوں کو صاف کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر میں میرے دانت مضبوط ہیں۔ اور اب تک کوئی دانت ہلا بھی نہیں ہے۔ اگرچہ میں پان بہت کثرت سے کھاتا ہوں۔ میرے والد کے دانت بھی انتقال کی وقت تک بہت مضبوط تھے۔ لیکن ان کا انتقال ۵۰ برس کی عمر میں ہو گیا تھا۔ میرے دادا کا انتقال ۸۰ برس کی عمر میں ہوا تھا۔ مگر ان کے دانت بھی آخر تک سب قائم تھے حالانکہ وہ گوشت بہت زیادہ کھاتے تھے۔ یعنی روزانہ شکار کو جاتے تھے۔ اور اکیلے ایک ہرن بھون کر کھا جاتے تھے اور صبح کے وقت دو میر کچھری اور سیر بھی کاٹا شہ کرتے تھے۔ اور سردی کے موسم میں بھی رات کو دو بچے باؤلی کے خندہ پانی میں حاکر نہاتے تھے۔ اور ایک چادر اوڑھ کر درگاہ کے سہارے کھلی ہوا میں بیٹھ کر ذکر پڑھ کر لیا کرتے تھے۔

قروں باغ کی گلیوں کے نام میں نے اپنی بیماری کے زمانہ میں گلیوں کے نام لکھنے کی تجویز پوری ہے ایک صاحب نے مجھ سے خواہش کی کہ ان گلیوں کے عام فہم اور مختصر ادبی نام تجویز کر دیجئے میں نے کہا صحت درست ہو جاؤ تو نام تجویز کر دوں گا۔

یہ ایک اس بیماری کے زمانہ میں مقامی اخباروں سے معلوم ہوا۔ کہ گلیوں کے نام گذشتہ زمانہ کے ممبران پرنسپل کمیٹی کے ناموں پر رکھ دیئے گئے اور تختیاں بھی گلیوں پر لگادی گئیں۔ اور پرنسپل کمیٹی کے ایک جلسہ میں قروں باغ کے باشندوں نے ایک رزمیوش بھی پیش کیا جس میں گلیوں کے مذکورہ ناموں پر اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر کمیٹی میں اس تجویز پر مباحثہ ہونے کے بعد قرار پایا کہ چونکہ یہ نام گذشتہ کسی جلسہ میں منظور ہو چکے ہیں اور تختیاں لگی جا چکی ہیں۔ اس واسطے اب یہ تجویز تبدیل نہیں ہو سکتی۔

میں نے قروں باغ کے باشندوں کی تجویز کا ترجمہ سنا تو مجھے وہ تجویز بہت معقول معلوم ہوئی۔ اس میں لکھا تھا کہ گلیوں کے نام بہت طویل ہیں۔ مثلاً ایک گلی کا نام ہے ”گلی مسٹر علیہ الدین منشی“ یا مثلاً ایک گلی کا نام ہے۔ ”گلی خاں صاحب غلام محمد حسن خاں“ یا ”گلی مسٹر محمد علی نرائن گڈوریہ“ وغیرہ۔ یہ

نام ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص باہر سے قریل باغ کی کسی گلی کے بہتر تار بجھے تو باغ چھالنا کی اجرت تو محض گلی کے لیے لیے نام کے سبب دی ہو جائیگی بہر حال مجھے یہ معلوم کر کے بہت حیرت ہوئی کہ دہلی میونسپل کمیٹی نے قریل باغ کے باشندوں کی اس معقول درخواست کو رد کر دیا۔ اور اپنے نام معقول اور فصل اور غیر ادبی فیصلہ کو بحال رکھا یہی گلیوں کے نام بھی بحال رہے جو اوپر مذکور ہوئے لاہور کے اخبار انقلاب کو خبر ہوئی تو وہ دہلی کے ہندو مسلمان ممبران میونسپل کمیٹی کے ادبی ذوق کی خوب ہنسی ہاڑا دینا لگا۔ اور میرا اسکند اس شخص میں جن کی کیا ہونے لگی تھی وہی میں اسکا روڈ۔ اکبر روڈ۔ اورنگ زیب روڈ۔ کرنل روڈ۔ یان روڈ۔ روڈ بہت سی سنگین اشخاص کے ناموں پر ہیں۔ لیکن کسی میں مسٹر یا خطاب کی نہیں ہے۔ کیا دہلی کے ممبران میونسپل کمیٹی راہب اسکا، اور راہب مان سنگھ۔ اور شہنشاہ اکبر و شاہجہاں اور اورنگ زیب اور لارڈ کرنل اور لارڈ غنوا اور لارڈ ہارڈنگ سے بھی بڑے ہوتے ہیں جو گلیوں کے ناموں میں سیٹھ اور مسٹر اور خاں صاحب کا کہنا بھی ضروری سمجھا گیا۔ اول تو یہ اصول ہی غلط ہے کہ ممبران کمیٹی کے ناموں پر گلیوں کے نام رکھے جائیں اور اگر اس کے بغیر ممبروں کی شہرت طلبی کی پیاس نہیں بجھ سکتی تھی تو مختصر نام کافی تھے۔ مثلاً مسٹر ظہیر الدین شمس کی جگہ شمس گلی اور سیٹھ جی نرائن گڈویہ کی جگہ گڈویہ گلی کہنا کافی تھا۔ اور اگر نام ہی لکھتے تھے تو دہلی کے برائے بزرگوں کے نام ہوتے چاہئیں تھے مثلاً واصل گلی۔ اجل گلی۔ غالب گلی۔ ذوق گلی۔ پیاسے لال گلی وغیرہ اور سب سے زیادہ تو اس معاملہ میں باشندگان قریل باغ کی مرضی کو ملحوظ رکھنا ضروری تھا۔ مگر کسی کی مجال ہے جو ممبران میونسپل کمیٹی دہلی کی روشن باغی کے خلاف کچھ بھی چون و چرا کر سکتے۔ اگر وہ لوگ ان ناموں کے ساتھ ان کے گھروں کے پتے بھی تختوں میں درج کر دیتے تو قریل باغ والے کیا کر سکتے تھے۔ کیونکہ نمبر آخر ممبروں کی ہوتا ہے جس کو فادر آف سٹی۔ یعنی شہر کا بابا و اکھا جاتا ہے جس شہر کی میونسپل کمیٹی کے ممبر اپنے بچوں کے نام مولوی صاحب یا جو شمس سے دریافت کر کے رکھتے ہوں اور خود ان کو نام رکھنے کی لیاقت نہ ہو وہ گلیوں کے کیا خاک نام رکھیں گے۔

یہ لوگ ادبی نام رکھتے ہی تو گلی بوستان خیال اور گلی داستان امیر حمزہ کے سوا اور کوئی نام ان کے ذہن میں نہ آتا۔

جنگ یورپ کی قرآن مجید میں خبر
دُعا دیکھیں گے زمین میں سے ۳۳ سالہ ہجری نکلتے ہیں۔ اور اسی میں یورپ کی لڑائی شروع ہوتی تھی۔ اور عیسوی تاریخ اس آیت

سے نکلتی ہے۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ زم میں سے بعض دوسرے بعض لوگوں کے دشمن ہیں) اس سے ۳۳ سالہ عیسوی تاریخ نکلتی ہے۔ اور لارڈ کبیر کی عرقانی کی تاریخ اس آیت سے نکلتی ہے۔ وحال بینما للموجود فکان من المفرقین۔ رادیاں ہو گئی ان کے اطراف میں دریائی لہر پس وہ اس میں ڈوب گئے، کان کی منیر شو کو مثال کر کے اس آیت سے ۱۹۱۸ء عیسوی نکلتے ہیں اور یہی سنہ لارڈ کبیر کی عرقانی کے تھے۔

مسجد شہید گنج کی تاریخ
میں حافظ صاحب سے کہا مسجد شہید گنج کی تاریخ بھی قرآن مجید سے نکالنے لڑا ہوں نے یہ آیت پیش کی۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْبُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَرِيفٍ سَکَنَ سَکَنًا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی تعمیر کرنا نہیں) اس آیت سے ۳۳۴۸ھ فی الحقیقت نکلتا ہے۔ جو اہل جل رہا ہے۔

میر القادر
میں نے حافظ صاحب سے کہا۔ قرآن مجید میں سورہ بت پان شروع ہوتی ہے۔ تَبَّتْ يَدَايَايَ الْكُفْرَ وَتَبَّتْ يَدَايَايَ الْكُفْرَ ابولعب کے دونوں ہاتھ اور ٹوٹے) میں نے کہا۔

ابولعب کے دونوں ہاتھ ٹوٹنے کا ذکر تَبَّتْ کے لفظ میں آگیا تھا۔ پھر یہ دوسرا تَبَّتْ کیسا ہے؟ اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ابولعب کے ہاتھ ٹوٹنے کے بعد وَتَبَّتْ کہہ کر کسی اور کے ہاتھ ٹوٹنے کی نسبت کہنا چاہتا تھا۔ مگر اسکا نام مخفی رکھا اگر آپ اس آیت کے اعداد نکالیں تو شاید وَتَبَّتْ کے بعد مسکب کا لفظ ملائے سے مسجد شہید گنج کی تاریخ نکل آئے۔ حافظ صاحب نے حساب کر کے کہا۔ کہ لفظ کے عدد بڑھتے ہیں۔ اگر وَتَبَّتْ کے بعد ۱۰ ملا دیا جائے۔ تو پورے فقرہ کے اعداد ۳۳۴۸ ملے نکل آئیں گے۔ اور اس وقت اس آیت کے معنی یہ ہوتے کہ (ٹوٹے دونوں ہاتھ ابولعب کے اور ٹوٹا ہاتھ ہندوؤں کا میں نے کہا مسکب ہندو قوم سے نکلتے ہیں۔ اور ان کی جنگجوئی کے سبب ہندوؤں کو کہنا ہاتھ بجھتے ہیں اور اس ہاتھ نے خدا کی مسجد اور خدا کے لیٹ کی کامز اور ٹوڑ ڈالا ہے۔ اور جس طرح رسول کے چچا ابولعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا۔

تَبَّتْ يَدَايَايَ الْكُفْرَ۔ کہ (ٹوٹے دونوں ہاتھ تو میں) تو اس کے انتقام میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی۔ کہ (ٹوٹیں دونوں ہاتھ ابولعب کے اور ٹوٹا۔ آخری دو اور ٹوٹا) بعد ۱۰ ملا دیا جائے تو معنی ہو جائیں گے۔ اور ٹوٹا ہاتھ ہندوؤں کا۔ پس یہ چیز بشارت ہے اس بات کی کہ مسکب مسجد شہید گنج کے محل میں مغلوب ہونگے۔ اور ان کو مسجد اور مزار کے ٹوڑنے کی سزا خدا کی عدالت سے ملے گی کیونکہ اصلی عدالت اس خدا کی ہے اور جج امتیں اس کے سامنے بیٹھیں ہیں

باورچی خانہ کی صلاح

اکثر گھروں میں میاں بیوی کی لڑائی اس بات پر ہوا کرتی ہے کہ ذرا سا

سالم میں نمک مرع تیز یا کم کیوں ہے۔ مجھے بھی یہ تکلیف رہتی ہے مگر میں اس بات پر لڑتا نہیں کیونکہ عورتیں اس میں بے قصور ہوتی ہیں۔ اور ہندوستان کے ہر باورچی خانہ میں ہاتھ کے انداز سے نمک ڈالا جاتا ہے۔ وزن مقررہ نہیں ہوتا۔ اور یہ رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا۔ کیونکہ نمک چھینے کا ذکر اکثر حدیثوں میں آتا ہے۔ لہذا تعلیمیافتہ عورتوں کو چاہئے کہ وہ وزن اس کا تجربہ کیا کریں۔ کہ میرے سالن میں کے ماشہ نمک ٹھیک ہوتا ہے۔ اور پھر اتنے ہی وزن کے پنا بنائے جائیں۔ اور نمک پسوا ہوا رکھا جائے۔ کیونکہ نمک کی ڈلیاں ہوں گی۔ تو پانی میں وزن ٹھیک نہیں رہیگا۔ بہر حال ہندوستانی جب تک کام لینے کے سہڑ نہیں سکیں گے۔ ان کے کار بار ترقی کریں گے نہ ان کے دفنوں کا کام درست ہو گا نہ ان کے گھروں میں کفایت شعاری ہو سکے گی۔

بہت سے نوکروں میں

میں نے بعض ہندوستانی امیروں

ایک ایک دو دو نوکر ہیں۔ پھر ان کے گھر کا انتظام خراب ہے۔ اور بعض نئی روشنی کے امیروں کو دیکھا۔ کہ ان کے ہاں سارے گھر میں ایک یا دو نوکروں سے زیادہ نہ تھے۔ مگر انتظام بہت عمدہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ بہت سے نوکروں والے کام لینا نہ جانتے تھے۔ اور کم نوکر والے کام لینا جانتے تھے۔

ذاتی تجربہ

میرے اندر دم اور عروت ہے۔ اور نوکروں پر سختی کرنے کی عادت نہیں ہے۔ اسلئے میرے ہاں باوجود

نوکروں کی کثرت کے ہر چیز بے سلیقہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ قبیح اچھے ہی نوکروں کو کام بتا دیا جائے اور ہر ایک نوکر کو ایک ایک کام کا ذمہ دار کر دیا جائے۔ اور پھر کام ختم ہونے کے بعد چلی پڑنا لگ جائے۔ کہ کس نوکر نے بتائے کہیوافق کام ٹھیک کیا۔ اور کس نے غلط کیا جس نے ٹھیک کیا ہو اس کو انعام دینا چاہئے تاکہ دوسروں کو بھی ٹھیک کام کرنے کی ترغیب ہو۔

خلاصہ

مطلب یہ ہے کہ نوکر اس درجہ کامل اور لا پرواہ ہوتے ہیں کہ ہر وقت اندہ ہودران کے کاموں کی چلی پڑنا لگ ہوتی چاہئے

گھر کی ماماؤں کے کام اپنی لڑکیوں کی نگرانی میں دیدئے جائیں۔ تاکہ لڑکیاں کام لینے میں ماہر ہوں۔ یہ لڑکیوں کے لئے بے حد ضروری

ترتیب ہے۔ جس سے سب ہندوستانی خاف ہوتے ہیں۔

بے جان کانکھ

آج میری لڑکی کو ثرباؤ اور سیدان عربی کا لکھی

صادقہ بانو لافانہ پر میرے پاس آئیں۔ کوڑے کے ہاتھ میں لڑا تھا اور صادقہ کے ہاتھ میں لڑی تھی۔ اور دونوں کے سر پر بندھے ہوئے تھے۔ کوڑے کہا: میرے بیٹے کانکھ بڑھا دیجئے میں نے کہا کیوں بی صادقہ تم اپنی لڑکیاں کانکھ کے گڈے سے نکاح پڑیا تھی اجازت دیتی ہو صاف لڑنے کہا: ہاں، تب میں نے کہا: گاجری پینڈی گلاب کا پھول کیوں میاں گڈے نہیں لڑی قبول؟ اس کے بعد میں نے غصہ کیا: قبول قبول قبول پھر دونوں کو مبارک باد دی۔ اور تمیم جی (حسین) کے نام دو ہندیاں لکھیں کہ میری طرف سے دونوں دولہا دہن کو دو دو آتے دیدینا۔

حضرت عائشہؓ کی گڑیاں

بھروسے سب بچوں کو سنا

کہ حضرت عائشہؓ نے جو بھی لڑکیوں کے کھیل کا شوق تھا۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں تو اپنی گڑیاں بھی ساتھ لائیں تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہ کیا۔

پینے کے پانی کی خرابی

اجکل موسم بدل رہا ہے ہر گھر میں

بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ میرے گھر میں یہ بیماریاں رومہ کو بھارت ہے۔ علی کو بھارت ہے۔ اور خواجہ بانو بھی علیل ہیں مگر ہم میں سے کسی کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ان بیماریوں کی اصلی وجہ کیا ہے۔ آج میں خواجہ بانو سے کہا کہ پینے کا پانی خراب ہے۔ لوہے کے نلوں کے ذریعہ پانی تقسیم ہوتا ہے اور لوہے کے ٹنگ میں زہر ہوتا ہے۔ لہذا اس پانی کو جوش دیکر اور صاف کر کے پینا چاہئے۔ اور ممکن ہو تو کنوئیں صاف کرانے لیں اور ان کا پانی پیا جائے۔ اور نلوں کا پانی سب ہندوستان چھوڑ دیں کہ ساری تباہی اور بربادی اور بیماریاں اس پانی کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں یہ پینسل کیسٹیاں بلکہ کو جود کر کے کنوئیں ہندو کر دیتی ہیں۔ اور نلوں کا پانی پینے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ مگر پانی کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں نہ ہم کسی حکومت کی طاقت کر سکتے ہیں۔ نہ کسی کیٹی کی۔ بلکہ میں خود اپنے نفع نقصان کو سمجھنا چاہئے ہم غذا میں بد بھج خری کرتے ہیں۔ لیکن پانی کے لئے کچھ بھی خرچ کرنا نہیں چاہتے ہمارے گھروں میں کئی کئی برس کے برائے مٹی کے ٹنگ لگے ہوتے ہیں جن کی صفائی کبھی نہیں ہوتی۔ اور جن کا نازہ باسی پانی ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ اور اس پانی میں گیسٹریس بڑھاتے ہیں۔ اور ہم ان کی لڑکیوں کو آٹھیس بند کر کے پیتے رہتے

جہت دی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ کم الفاظ میں بڑا اشتہار لکھنا بہت مشکل کام ہے۔ مگر ذراے ہندوستان بھر میں صرف چھپے یہ نعمت دی ہے کہ میں بڑے سے بڑے مضمون کو کم سے کم الفاظ میں ادا کر سکتا ہوں اگرچہ یہ خدا وادبات سے سیکھنے سے پیشکل آتی ہے۔ تاہم میں چاہتا ہوں کہ حسین اس مہتر کو سیکھے۔ چنانچہ آج میں نے اس سے چند ایسے ہی اشتہارات لکھوائے۔ اور غرقہ

کلی کرتے ہیں۔ کہ اس کا کرنا نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے یعنی وہ اس طرح کلی نہیں

کہ دانتوں کے اوپر سے اور روزوں کے اندر سے غذا کے ذریعے دور ہو جائیں اور دانتوں کے اندر سے گوشت کی بوٹیاں اور غذا کے ذریعے نکلنے کا تو کسی کو بھی خیال نہیں ہوتا کھانے کے بہت دیر بعد فلال کرتے ہیں۔ اور بعض بے تمیز خورداتوں کی نگلی ہوئی بوٹیوں کو بھی کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ دانتوں کے اندر گوشت خور سے (بڑیا) کا ذہر چھپا رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بہت غلیظ اور مکروہ بھی ہے

آمدنی ہو اور خرچ کچھ تر روپے کئے جائیں۔ تب تو یہ لین دین کی رسم مفید ہو ورنہ بالکل فضول ہے۔ غریب مسلمانوں کی سب برادریوں میں نیوتہ کے نام سے یہ رسم جاری ہے مگر وہ بھی آمدنی سے پانچ حصہ زیادہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔

شکرہ اور شکوہ

اور بہت سے علوہ سوہن پہنچنے کا شکر یہ بھی ادا کرتا ہوں اور شکوہ بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے طشتہ یاں اور علوہ سوہن اور رومال بائٹنے کی فضول خرچی کیوں کی؟ خدا نے ان کو مائتہ اللہ بہت سے بچے دئے ہیں۔ معمولی تقریبات میں ہ اتنا خرچ کریں گے تو لڑکیوں اور لڑکوں کی شادی میں اس سے زیادہ خرچ کرنا پڑے گا۔ میں نے تو خواجہ بالو کے مشورہ کے بعد فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی

بہت ہی قعودے خرچ میں کروں گا۔ چنانچہ حسین کی شادی کے متعلق جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے پانچ روپے سے زیادہ خرچ نہیں کروں گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنے لڑکوں اور ان کی بیویوں کو ضروری اخراجات سے محروم کر دوں گا یا لڑکیوں کو جہیز نہ دوں گا۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ شادی کی کوئی فضول خرچی نہ کروں گا ولیمہ کو سنت سمجھ کر ہر شخص ادا کرنا چاہتا ہے لیکن خدا کے فرض ادا کرنے بھول جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولیمہ کی دعوتوں کی فضول خرچیاں سنت سمجھ کر نہیں بلکہ محض نام و نمود کے لئے کی جاتی ہے۔ اور میں اپنی مثال سے دوسروں کو فضول خرچی سے بچانا چاہتا ہوں۔ میرا طریقہ یہ ہو گا کہ اپنے لڑکوں کی نسبت اپنی لڑکیوں سے کروں گا جن کے والدین اس بات پر راضی ہوں۔ کہ نہ برادری والوں کو بلانے نہ دعوت کریں نہ جہیز دیں بلکہ لڑکیوں کا جو حصہ اور حق دنیا ہو وہ خاموشی کے ساتھ اپنی لڑکی کو نقدی کی صورت میں دیدیں۔ تاکہ لڑکی اپنے شوہر کے ہاں جا کر اپنی پسند اور ضرورت کے موافق خود زیور اور لباس بنائے۔ مگر یہ روپیہ لڑکوں کی ملکیت نہ ہو۔ اس بطور میں اپنی لڑکیوں کے ساتھ بھی برتاؤ کروں گا۔ اس لئے میرے ہر لڑکے اور لڑکی کی شادی میں پانچ روپے سے زیادہ خرچ نہیں ہوں گے۔

منشی عبد الحمید خاں وغیرہ میرے خاص احباب میں سمجھے جاتے ہیں لیکن میں خاص احباب میں اسی کو سمجھونگا

نیامیدان

ہندوستان میں پیشہ و تجارتیں اسی ہیں۔ کہ ابھی تو کسی نے فروغ نہیں دیا۔ اگر تعلیم یافتہ لوگ آجکل کی بے روزگاری کے زمانہ میں جب کہ بی۔ اے پاس نوجوانوں کو جیسا کہ جگہ بھی نہیں ملتی۔ نئی نئی تجارتوں پر غور کرنا شروع کریں۔ تو ان کے لئے بہت سے نئے تجارتی میدان پیدا ہو جائیں۔ مگر ہندوستانیوں کی توبہ حالت ہے۔ کہ دوسروں کی سوچی ہوئی اور پیدا کی ہوئی تجارتوں کی طرف تقلیدی نظر ڈالتے ہیں۔ خود اپنے لئے نیامیدان پیدا نہیں کرتے

خالہ میاں کی بسم اللہ

غزالی خاں کے برادر زادہ اور منشی عبد الحمید خاں ایڈیٹر رسالہ مولوی کے فرزند خالہ میاں کی بسم اللہ ہوئی تھی غزالی خاں بہت سی طشتہ یاں رومالوں میں بندھی ہوئی لائے تھے جن کے اندر علوہ سوہن تھا اور خالہ میاں کی ایک مطبوعہ تصویر بھی علوہ سوہن کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ خالہ میاں کے والد نے تشبیہ خوانی کی رسم میں کسی کو نہیں بلایا تاکہ لین دین کی رسم نہ ہو۔ اور میں اس کو بہت مفید سمجھتا ہوں۔ اگرچہ لین دین کی رسمیں اس لحاظ سے مفید سمجھی جاتی ہیں کہ ان سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور تقریبات کے وقت صاحب تقریب کو حقوق رقیب مل جاتی ہیں اور شادیوں کے اخراجات گراں نہیں معلوم ہوتے۔ لیکن تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جتنی رقیب قرابت داروں اور دوستوں کی طرف سے آتی ہیں اس سے بہت زیادہ رقیب دعوتوں میں خرچ کر دیکھتی ہیں۔ اگر شادی کرنے والے خرچ کم کریں تو لین دین کے ذریعہ ان کو یہ آمدنی مفید ہو۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ساری عمر دوسروں کی شادیوں میں اس موقع سے خرچ کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کسی شادی کا وقت آئے گا تو جو کچھ ہم دیتے ہیں وہ وصول ہو جائیگا۔ اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ وصول ہو جاتا ہے۔ لیکن وصول ہونے میں سو روپے اور خرچ کر دے جاتے ہیں پانچ سو روپے۔ سو روپے

کیمیا کا خاص نسخہ | میرے خاندان کے بزرگوں کو کیمیا بنا

درگاہ شریف کے بائیں حجرہ محراب بزرگ کے اوپر اپنے ایک کبلے میں ساتھی کے رفاقت میں ایک چھپر میں بیٹھے کیمیا سازی کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ جانندی بنانی جانتے تھے۔ میرے والد کو بھی اسکا شوق تھا۔ اور بڑے بھائی کو بھی۔ مگر مجھے کبھی اس کا شوق نہیں ہوا نہ میں نے کبھی کسی سے کیمیا کا نسخہ پوچھا اور نہ بنانے کی کوشش کی۔ البتہ میرے بڑے بھائی رات دن اسی فلجان میں رہتے تھے۔ جہاں کہیں سے کوئی نسخہ ملتا تھا اسکو ضرور آزماتے تھے۔

میرے ہاں ایک قلمی کتاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رض کے استاد حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری رض کی ہے جس میں انہوں نے خاص خاص اعمال اور خاص خاص نسخے لکھے ہیں۔ ان میں ایک نسخہ کیمیا بنانے کا بھی ہے اور بہت زیادہ مبارک لغہ اس نسخہ کی تعریف میں کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے مرحوم بھائی سے ذکر کیا۔ انہوں نے یہ نسخہ بنانے کی تیاری شروع کر دی۔ پہلے

ایک تولہ پارہ سود فغہ لڑہ میں بھانا گیا۔ اس کے بعد اتولہ سا۔ گندک ایک تولہ کھل لی گئی۔ پھر وہ پارہ گندھک میں ڈالکر کھل کیا گیا۔ پستے پستے پارہ اور گندک کی ایک گلدی سی بن گئی تب بھینس کے گوشت کا تین سیر قہر منگا گیا۔ اور اس میں وہ گلدی دونوں ہاتھوں سے طائی گئی۔ اور اس میں ایک گھنٹہ خریج ہوا۔ ایک گھنٹہ میں پارہ اور گندک تمام قہر میں آمیز ہو گیا تب وہ قہر مٹی کی ایک ہانڈی میں بھرا گیا اور اسپر ایک چینی ڈبہ دی گئی۔ اور چینی کے بیج میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر دیا تاکہ اندر مکھیاں اور ہوا جا سکے۔ پھر وہ ہانڈی بالا خانہ کے ایک حصہ میں رکھ دی گئی چند روز میں وہ گوشت سٹرا اور اس کی بدبو بھیلی جالیس دن کے بعد بدبو جاتی رہی۔ تو اس ہنڈیا کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اس گوشت میں کیرے بڑے بڑے تھے پہلے ان کیروں نے گوشت کو کھایا اور پھر بڑے کیروں نے چوٹے کیروں کو کھایا یہاں تک کہ کچھ موٹے موٹے کیرے باقی رہ گئے۔ ان بچے موٹے کیروں کو تانبے کے طباق میں نکال کر دھوپ میں رکھ دیا گیا نمازت آفتاب سے وہ سب مر گئے۔ اور ان میں سے تیل نکل آیا۔ اس تیل کو ایک شیشی میں بھر دیا گیا۔ اور ایک منصوبی پیسہ تیل میں تر کر کے کوئلوں کی آغچ میں رکھا گیا۔ پندرہ منٹ

کے بعد پیسہ کو لگ سے باہر نکالا تو وہ پیسہ کندن سونے کی طرح دمک رہا تھا۔ میرے بھائی کی خوشی اسوقت دیکھنے کے قابل تھی۔ اور میں بھی یاد وجود اس کے کہ کیمیا سے بے اعتقاد تھا اس کامیابی سے حیران تھا۔ میں نے پیسہ کو باغ میں لیکر بہت دیر تک دیکھا خاص سونا معلوم ہوتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے چٹکی سے پیسہ کو ملا تو ایک موٹا سنہری خول انتر گیا اور تانبہ کا پیسہ نکل آیا۔ وہ خول شاید دورتی کا ہو گا۔ بھائی کو دیکھ کر بہت مایوسی ہوئی۔ اور اس کے بعد انہوں نے اس تیل سے کئی بار تانبہ کے پستے اور موٹے ٹکڑے تپائے مگر پھر کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ وہ تیل مفوی طلائع ثابت ہوا اور مرغیوں نے معقول قیمتیں پر خرید لیا۔

سچے موتی بنانے کا نسخہ | ایک صاحب نے مجھے سچے

موتی بنانے کا نسخہ بتایا تھا مگر میں نے اس کو کبھی کبھی نہیں بنایا کیونکہ میں ان چیزوں کا قائل نہیں ہوں۔ اور اپنی ذاتی محنت کی کمائی کو کیمیا اور دست غیب سمجھتا ہوں۔

موتی بنانے کا نسخہ یہ تھا کہ تولہ بھر چھوٹے سچے موتی جو دو اونوں میں ڈالے جاتے ہیں چینی کے ایک پیالے میں ڈالے جائیں۔ اور وہ ایک تولہ پیاز کا عرق اور ایک تولہ اور گ کا عرق موتیوں میں ڈال دیا جائے۔ اور سات روز تک پیالہ ڈھکا رکھا جائے۔ سات دن میں موتی گل کر لعاب سا بن جائیں گے اس لعاب میں کاشغری سفید اتنا ملا جائے کہ وہ لعاب گولیاں بننے کے قابل ہو جائے پھر اس کی بڑی بڑی گولیاں جو چنے سے دگنی ہوں خوب گول بنائی جائیں اور ان گولیوں کو تانبے کے تار میں پرو لیا جائے۔ اور جب وہ سٹلے میں خشک ہو جائیں تو رہو چھلی کا پیٹ چاک کر کے آتش صاف کر دی جائے۔ اور وہ تار گولیوں سمیت چھلی کے پیٹ میں رکھ کر کچے تانے سے پیٹ کو سی دیا جائے۔ اس کے بعد وہ چھلی ایک بڑے پیٹے میں ڈالکر پانی میں ڈال دی جائے اور پانی کا منہ ڈھک کر پانی آگچ میں پانی ابلا جائے۔ تین گھنٹہ کی آغچ کے بعد چھلی کو نکال لیا جائے اور اس کے پیٹ سے گولیوں کا تار نکال کر دیکھا جائے۔ نہایت آبدار سچے موتی بن جائیں گے۔

چہرہ کا رنگ گورا کرنے کی ترکیب

رنگت نواز کی ایجاد سے دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا جو استعمال کرتا ہے حیرت میں رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اسکے استعمال سے چہرہ کا رنگ بہت گورا اور سُرخ مائل ہو جاتا ہے ہندوستانی عورتوں میں رنگت نواز اتنا مقبول ہوا کہ آج ہر عورت کی زبان پر اس کی تعریف موجود ہے۔ صدیوں عورتوں نے استعمال کیا اور دیکھ لیا کہ رنگت نواز کا چند روزہ استعمال چہرہ کے رنگ کو کیا سے کیا کر دیتا ہے یہ وہ ایجاد ہے کہ اگر اسکی قیمت ہزار روپیہ ہوتی تب بھی اس کے حیرت انگیز اثر کے مقابلہ میں کچھ نہیں مگر فائدہ عام کے خیال سے ایک شیشی کی قیمت صرف تین روپے ہے۔ عورت۔ مرد۔ بچوں کو یکساں مفید ہے۔ چہرہ کے گیل۔ مہاسہ اور جھانیاں بھی دور کر دیتا ہے۔ ایک شیشی پر محصول ڈاک کے پانچ آنہ اور دو شیشی پر سات آنہ۔ تین اور چار روپے کے پتے ہیں۔

پتہ: یونائیٹڈ میڈیکل سروسز مہر پور اسٹریٹ فری ایجنج۔ دھلی

ہندستان کی مایہ ناز ہستی حلیم علوی خاں صفا حرم مغفورہ

کی بہترین ایجاد
سفوف امیدی (رجسٹرڈ)

جس سے بفضل خدا جریان کے ۹۹ فیصدی مریض صحتیاب ہوتے ہیں دو سو سال سے ہر مذہب ملت کے لوگ استعمال کر رہے ہیں اور جریان کے لاکھوں مریض اسکے استعمال سے اچھے ہو چکے ہیں کمزوروں کو بیحد طاقت دیتا ہے اور خوبی یہ ہے کہ قبض بالکل نہیں کرتا اور گرم بھی نہیں ہے۔ بچوں کے حافظہ کو بھی قوت پہنچاتا ہے۔ تمام دواؤں سے جب آپ مایوس ہو جائیں تو ایک بار سفوف امیدی کی بھی چالیس خوراک استعمال کر کے دیکھیں۔ قیمت بھی زیادہ نہیں ہے یعنی چالیس خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے چار آنے ہے۔

ملے کا پتہ۔ علوی دوا خانہ (رجسٹرڈ) گلی محلہ مکان ۱۳۶ رنگون (بھولا)

بالکل مفت

رسالہ انشا تصوف کا اردو اسلامی ماہوار رسالہ خاں بان مولیٰ و عاشقان رسول کیلئے ہے یہاں صرف ۲۲ کے ٹکٹ بدلہ وصول ڈاک نے پر سالہ سال بھر خفت امیدی کا نظریہ کار ثواب میں درلغ نہ فراموش کیجئے۔ نیچر سالہ انشا داکٹر نے ڈیجیٹل ضلع جنگ

سوزہ اخبار الامان دہلی

عرصہ سولہ سال سے الحاج حضرت مولانا مظہر الدین صاحب جنرل سکریٹری جمعیتہ علماء ہند کا پنور کی زیر ادارت پاینتخت دہلی سے شائع ہو رہا ہے اور مسلمانان ہند کی سیاسی غلبہ اور سوشل خدمات کے صلہ میں جو مرتبہ الامان کو حاصل ہو چکا ہے وہ کسی اور اخبار کو نصیب ہونا مشکل ہے اس کی کثرت اشاعت اور مقبولیت کی عام زندہ دلیل یہ ہے کہ الامان دار السلطنت دہلی کے تمام اخبارات سے پرانا ہے اور اس نے اپنی ساری عمر میں کبھی ناغہ نہیں کی اس کی کامیابی کی وجہ سے حضرت مولانا مظہر الدین صاحب کو روزانہ اخبار "وحدت" جاری کرنے اور الامان "بک ڈپو کو اعلیٰ پیمانہ پر قائم کرنا" جو مصلہ ہوا۔ چنانچہ اخبار "وحدت" دہلی عرصہ سات سال سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر شائع ہو رہا ہے اور الامان بک ڈپو کی کتابیں خصوصاً شیر دل خاتون۔ سندھ کی راجاری حکومت کا دیوتا یعنی اولانگر کا پر بھو۔ کاشی رائے پھولکی بیٹی کا قبول اسلام۔ نہایت مقبول ہو چکی ہیں اور یہ تمام کتابیں حضرت مولانا مظہر الدین صاحب نے خود تصنیف کرنے کے بعد اپنے ذاتی پریس (الامان دہلی پریس دہلی) میں چھپوا کر شائع کی ہیں اس لئے انہیں قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔ آج ہی خط بھیج کر اخبارات کے نمونے مفت طلب فرمائیے۔ تاجروں کو چاہئے کہ الامان میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں مزید تفصیلات کیلئے حسب ذیل پتہ نوٹ کر لیں

مینجر اخبار الامان "زینت محل دہلی"

ہندوستان میں یورپ

کی صنعت کا نمونہ اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو

رحیم اینڈ کمپنی فضیل گنج

حیدر آباد دکن

کی ساختہ مہر

استعمال فرمائیے جو بہترین کوشن

ریڈر اور محل ٹیڈ مونٹ اور عمدہ ہینڈل

کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔

"ومٹو"

دنیا کا مقبول اور پسندیدہ ترین نمونہ

حیدر آباد میں کہاں ملتا ہے؟

بادشاہ اینڈ سنس میں!!

آر ج کرش، ایم کرش، لاکھ کرش، حکیم دی

مینٹھ، پومونہ لٹکین قلب اور ہر قسم کے سوڈا لیمنیڈ وغیرہ

بہترین کارخانہ

جہاں ہر وقت تازہ مال تیار رہتا ہے اور پھوپھو

آرڈر کی تعمیل کی جاتی ہے

ومٹو کے واحد ایجنٹ

بادشاہ اینڈ سنس سوڈا وائٹریکٹری اسٹیشن

روڈ حیدر آباد دکن کا پتہ یاد رکھیے

مالا کوٹہ شاپ

سنگ عثمانیہ

DUKE
SHOE

سنگ عثمانیہ

برون 4/8

کڈلیدر برون 6/14

برگ برون 5/14

REGD.



سیاہ 4/6

کڈلیدر 6/10

برگ 5/12

علاوہ اس کے ہر قسم و جدید فیشن کے بوٹ و شوز وغیرہ بہتہ ذیل سے ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔

ایوبٹ ہاؤس پتھر ٹی حیدر آباد دکن

S.A.B.H. BICYCLE,

ایس۔ ایس۔ بی۔ ایچ

بچہ وہ سیکل ہے جس کی آپ ضرورت ہے

جوان جو کہ بڑا۔

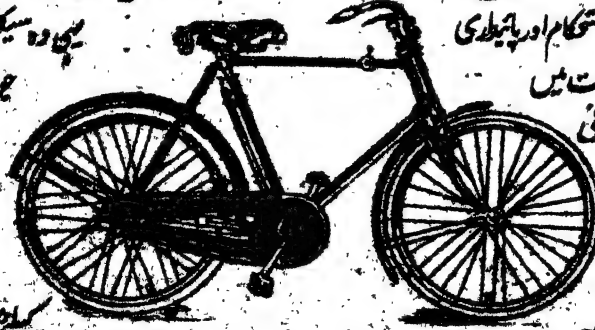
مرد جو کہ عورت۔

عزیز جو کہ امیر۔

موسم خشک جو کہ موسمی۔

برقی گاڑی ہے جو کہ برقی۔

کیا ہمارے گاڑیوں میں ہر قسم کی چیزیں



ایس۔ ایس۔ بی۔ ایچ سیکل استعمال اور پتھری

میں باقی آپ نظیر ہیں جن کی ساخت میں

ہندوستانی آب و ہوا اور ہندوستانی

سڑکوں کا خاص طور پر لحاظ

رکھا گیا ہے۔

ایس۔ ایس۔ بی۔ ایچ سیکل کی تلاش

صنعت میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔

(سوال پچھٹا ہوا ہندوستان برما اور سیلون)

سید احمد امین ڈیرا اورینٹل

گلزار حوض۔ حیدر آباد دکن

ایک علاوہ ہر قسم کی گاڑیوں کی تلاش ہوئی ہے

سید احمد امین ڈیرا اورینٹل

وضع داری کیا چیز ہے؟

بھی معلوم نہیں ہے۔ اور وہ وضع داری کا لفظ دیکھ کر پوچھتے ہیں۔ کہ وضع داری کیا چیز ہے۔ وضع داری عادت کے استقلال کو کہتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے ایک لباس پہنا اگر وہ وضع داری کا قائل ہے تو پھر ہمیشہ وہی لباس استعمال کرے گا۔ یا کسی شخص سے کوئی خاص برتاؤ کیا تو وضع داری یہ ہے کہ ویسا ہی برتاؤ ہمیشہ جاری رہے۔

غدر سے پہلے دہلی میں ہر ہندو مسلمان وضع داری کا پابند تھا اور دلی میں کیا تمام ہندوستان میں لباس اور عادت اور میل جول میں وضع داری کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ دلی میں سنگی ایک جاگیر دار تھے۔ ان کے ہاں چور آگیا۔ اور جب چور صندوق سے روپے نکال رہا تھا۔ میر سنگی کی آنکھ کھل گئی اور وہ تلوار کھینچ کر چور کے سر پر پہنچ گئے اور کہا کیوں رہے مجھے یہ خبر نہ تھی کہ یہ سب ابھی کا گھر ہے۔ چور نے سر پر تلوار کھینچی ہوئی دیکھی تو اس نے گھر انکر کہا بھائی کب کروں ضرورت سے مجبور ہو کر نہ گیا تھا میر سنگی نے بھائی کا لفظ سنا تو تلوار ہاتھ سے پھینک دی۔ اور کہا ہائے کجخت مجھے یہاں کھدیا۔ اچھا تو میرا بھائی ہے جابلنگ پر لیٹ کر سو جا صبح بات کریں گے۔ چور بھی میر صاحب کی عادت اور وضع داری جانتا تھا۔ بیخوف ہو کر سو گیا۔ صبح میر سنگی نے حال پوچھا۔ چور نے کہا بیوی ہے۔ بچے ہیں آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ نوکری ملتی نہیں مجبوراً چوری کے لئے آگیا۔ میر سنگی نے بازار سے مٹھائی منگانی کپڑے کے تہان منگائے اور چور سے کہا لو یہ مٹھائی بچوں کو دینا اور یہ کپڑے بھائی (اپنی بیوی) کو دینا اور یہ پانچ روپے بھی خرچ کے لئے دینا اور ہر مہینہ پانچ روپے یہاں آکر لے جایا کرنا۔ اس کے بعد ہر عید و تقریب اور ہوار پر مٹھائی اور خرچ اور کپڑے چور کے گھر پر پہنچ دیتے تھے۔ اور یہ وضع داری تھی۔

دلی میں ایک اور صاحب تھے جو کسی کی سلام علیکم کا وعلیکم اسلام سے جواب نہ دیتے تھے۔ سوائے ایک آدمی کے جس کو وعلیکم اسلام کہا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص اس آدمی کو مار رہا تھا جس کو وعلیکم اسلام کہا کرتے تھے۔ انہوں نے دشمن سے بچانے کی کوشش

کی۔ دشمن نے ان کو مارا اور اتنا مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے۔ اور ان کے دوست کو چھوڑ دیا۔ لوگ ان کو گھر میں اٹھا کر لائے اور کہا تم نے اپنی جان کیوں کہوئی خواہ مخواہ دوسرے کے جھگڑی میں دخل دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ میری وضع داری تھی کیونکہ میں اس کو وعلیکم اسلام کہا کرتا تھا۔ اور وعلیکم اسلام کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سلام کا جواب سن کر کہے کہ اور تم پر بھی سلامتی ہو اس لئے میں فقط ایک ہی آدمی کو جواب دیتا تھا۔ کہ جوابات کہتا ہوں وہی کر کے دیکھا دوں یعنی اس کی سلامتی کے لئے اپنی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دوں۔ اسی واسطے ہر شخص کو وعلیکم اسلام نہ کہتا تھا کہ کس کس کی سلامتی کے لئے اپنی سلامتی کو خطرہ میں ڈالوں گا۔ اور وضع داری کا تقاضا ہے کہ دوست سے جو کہہ وہی کر دیکھا ہے پس جس کو سلامتی کا جواب دیتا تھا اس کی سلامتی کے لئے میں نے اپنی زندگی قربان کر دی۔

منشی غلام نظام الدین خاکسار صاحب دہلی میں ایک نو مسلم کتاب فروش تھے جن کی قبر میرے مقبرہ میں صادق شہید کے پائنتی ہے۔ وہ بھی وضع کے بڑے پابند تھے۔ چوبیس برس تک ہر بدھ کو میرے ہاں درگاہ میں آتے اور ایک بدھ کی ناع نہ کیا۔ یہاں تک کہ ایک بدھ کو جوان بیٹا مر گیا تب بھی وہ یہاں آتے۔ اور یہاں سے جا کر بیٹے کا کفن و دفن کا سامان کیا۔ میرے لئے دو پیسہ کے پان لایا کرتے تھے اس وضع کو بھی آخر تک قائم رکھا اور جس دکان سے پان خرید کرتے تھے وہ اگر بند ہوتی تو بیٹھ رہتے جب دکان کھلتی تو اس سے پان لیتے تھے۔

الغرض وضع داری عادت کی بخیلی کو کہتے ہیں۔ آجکل کے لوگ خود غرض ہوتے ہیں۔ غرض کے وقت ملتے ہیں پھر ایسے جہنی ہو جاتے ہیں گویا کہی ملے ہی نہ تھے۔

نواب قاضی عزیز الدین صاحب بھی ہر بات میں وضع کے پابند ہیں سسل ہوٹل میں ٹہرتے ہیں کچھ بھی ہو جائے سسل ہوٹل کے سوائے ہوٹل میں نہیں ٹہرے گئے۔ صبح کے وقت مجھ سے ملنے آتے ہیں کیسی ہی حالت ہو اس وضع کو ضرور پورا کرتے ہیں یہی محبت تہذیب مشرقی پر واجب ہے کہ وہ اپنے قیدی علاج کے موافق وضع داری اختیار کرے اور بے اصولی کو چھوڑ دے

الکشن کا حلیہ خلافت کا ہو یا پارلیمنٹ کا کیونسل کا ہو یا میونسپل کمیٹی کا۔ الکشن ایک ترازو ہے جس میں عقل اور علم کو تولاجاتا ہے۔ اور ایک جھامہ ہے جو کم ہمتی یا بے ہمتی کا میل غم و ارادہ کے جسم سے چھڑا دیتا ہے۔ یہ ایک انداز ہے جو کلکڑی کا سہارا لئے بغیر دوڑتا ہے اور گرتا نہیں۔ اور یہ ایک آنکھ والا ہے جو صاف اور چوڑی سڑک پر سبھی بھوکریں کہا کر گرتا ہے۔

اس کی جو ہیئت یونان اور روم میں بھی موجودہ یورپ و امریکہ میں بھی اسی روم و یونان کے گزشتہ اصنام الکشن کو دیکھ کر نئے بت بنائے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ و کونسل و میونسپل کمیٹی ہی انہی رومی یونانی بتوں کی تقلید کرتی ہے۔

الکشن عملی جدوجہد کی نفعہ قوتوں کو بھرا کرتا ہے۔ ایمان انصاف بعض اوقات اس کو اپنا حریف خیال کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کبھی کبھی عقل علم ایمان و ضمیر کو حیرت زدہ کرتے والے کرتے دکھاتا ہے۔

یہ ڈبوئے والی آگ اور جلانے والا پانی ہے۔ یہ پیاسوں کیلئے بھی تشنگی اور سیرابوں کیلئے بھی پیاس ہے۔ یہ رات کیلئے اندیرا اور دن کیلئے دھوپ ہے۔ اس کے سر نہیں ہے مگر پاؤں ہیں۔ اس میں دل نہیں ہے۔ دماغ نہیں ہے مگر جسم بہت خوبصورت ہے۔ اس کی ناک میں ایک سو سو رانچ ہیں۔ اور اس کے چہرہ پر ہزار آنکھیں ہیں اس کی غذا جھوٹ ہے، مکر ہے، فریب ہے۔ اس کی شکل بی سے زیادہ مسکین مگر پنجہ شیر سے بڑا بکھار دار ہے۔

مانٹیکو سابق وزیر ہند کو لائڈ جارج سابق وزیر اعظم نے اسی الکشن کیلئے مدد کا بکرا بنایا تھا۔ اور دنیا نے مانٹیکو جیسے بے شمار بکرے اس دیہی پر قربان ہوتے دیکھے ہیں۔ اور الکشن قربانی اور بھینٹ لینے والا ایک سیاسی دیوتا بن گیا ہے۔

میں اس کا حلیہ لکھوں تو ساری دنیا کی زمین کو کاغذ اور سب مسند رو کی دوات اور سب درختوں کو قلم بنا کر بھی پورا حلیہ ادا نہ کر سکوں۔ بس اتنا کہہ دیتا کافی ہے کہ انسان کی انکلی کے ناخن میں ایسے بے شمار الکشن موجود ہیں۔

اگر تھیفہ کے دن وہ گھر سے باہر نہ آیا تو کیا ڈر ہے۔ وہ الکشن کی حکمتوں سے کبھی دست تو نہ تھا۔ وہ کون؟ میں! میرا باپ بھرمیرا دادا۔ اور رسول خدا کے بعد سب بڑا آدمی علی مرتضیٰ علیہ السلام۔

الاحمد والال چاول والے

میاں قدسے۔ گورابدن بگڑی عقل۔ اور گوراعمل۔ قدیم و جدید علوم کے ماہر۔ بچپن کی خبر نہیں۔ جوانی کا ایک حصہ ایسا بھی گزرا جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا تھا کہ۔

”درایام جوانی چنانکہ افتد وانی“

ایک چند دلال کیا دانی کے لفظ کو شکر تو بڑے بڑے دانا دانی سے گردن جھکا کر گزری ہوئی باتوں کو سوچنے لگتے ہیں مگر چند دلال نے یہ کمال کیا کہ عین طوفان جوانی میں نفس کو مغلوب کیا۔ اور وہ علم و قوم و ملک کی خدمت کی لہرت متوجہ ہوئے اور حالات کو بدل ڈالا۔ رسالہ ”زبان“ نامہ جاری کیا جو دہلی کا مشہور رسالہ مانا گیا۔ مقبول ہوا۔ کتابیں بھی لکھیں۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس جی کی تعلیم رسالہ آندھل میں شائع کی اور اپنے قلم کا زور دکھایا۔ میری ان کی بیس سال کی دوستی ہے اب وہ گاندھی ثانی ہیں مگر ایک رخ کے یعنی تارک دنیا درویش ہو گئے ہیں اور گاندھی جی کے دوسرے رخ کی تقلید نہیں کر سکتے یعنی سیاست کا کام چھوڑ دیا ہے کیونکہ ملیل رہتے ہیں اور بوڑھے نظر آتے ہیں۔ رنگ محل دہلی میں فقیرانہ شان سے رہتے ہیں۔ میں کبھی کبھی ان سے ملنے کی مسرت حاصل کرتا رہتا ہوں مناسبہ انتقال کر گئے۔

لوح مزار میاں نعیم

دو لنگ انگلستان کی خاک میں میاں ان کے باپ میاں سرفضل حسین گورنمنٹ آف انڈیا کی ایکریکٹو کونسل کے ممبر دہلی میں انکو یاد کر رہے ہیں۔ چھ بیٹے ہوئے ماں باپ نے اکیس برس کی کمائی کو جد کر کے ہندوستان سے یہاں بھیجا تھا کہ کیمبرج میں علم حاصل کریں۔ جس دن دہلی میں ان کے مرنے کا تا پچھا اسی دن ۲ مارچ کا لکھا ہوا ان کے ہاتھ کا خط بھی ماں باپ کو ملا۔ جو ہوائی ڈاک کے ذریعہ بھیجا گیا تھا اور جس میں لکھا تھا کہ میں تعطیل کی وجہ سے تفریح کیلئے لندن آیا تھا اب کیمبرج جا رہا ہوں۔

بہت گورا۔ بہت خوبصورت۔ گویا زمین کا چاند۔ بہت مضبوط چوڑے سینے والا، گویا پنجاب کا رستم۔ پردیس میں منونہ کا شکار ہوا۔ دہرے گلے پر اڑ گیا۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کے ذریعہ جان بچانی چاہی مگر اجل نہ مانی اس کو اس نوجوان سے بہت ہی محبت تھی۔

۱۰ مارچ منگل کے دن ۱۹۳۷ء کو اجل کامیاب ہوئی اور نعیم نے اپنا سراجل کے سینہ پر چکا دیا۔

۱۳۶۵ء کی مردم شماری کا نتیجہ تانہ مردم شماری کا نتیجہ شائع ہوا ہے ہندوستان میں بائیس کروڑ ہندو ہیں گویا اگر پندرہ کروڑ اپہوت اور کمین ذات کے ہندوؤں کو الگ شمار کیا جائے تو اعلیٰ ذات کے ہندو صرف کروڑ میں اس مردم شماری سے مسلمانوں کی تعداد ۷ کروڑ معلوم ہوئی اور بعد مذہب کے نوک جنگی زیادہ تعداد برما میں ہے۔ ایک کروڑ چھتر لاکھ ہیں اور سکھ ۴۲ لاکھ ہیں اور جین مذہب کے نوک گیارہ لاکھ ہیں اور عیسائی ۷۴ لاکھ اور پارسی ایک لاکھ اور یہودی ۱۲ ہزار ہیں۔

قصر ہزارستون آج شام کو قطب صاحب میں بابو ماتا پرشاد صاحب انسٹرکٹر آثار قدیمہ دہلی سے معلوم ہوا کہ ان کی تلاش سے سلطان محمد تغلق کا مشہور تاریخی محل ہزارستون دریافت ہو گیا ہے جس کا ذکر ابن بطوطہ نے بہت تفصیل سے لکھا ہے اس محل کے آثار کو دیکھنے کیلئے لارڈ دارون اور کمانڈر انچیف اور چیف کشر دہلی بھی آئے تھے۔ میں نے ماتا پرشاد صاحب کو اس عظیم الشان تاریخی دریافت پر مبارکباد دی۔ میں بھی یہ آثار قدیمہ دیکھنے جاؤں گا۔

۳۲۷

مصری حروف کا کتبہ ۱۹۰۷ء میں جو ناگلٹھڈ یا سٹا تو یہاں کی سب مشہور چیزوں کو دیکھا تھا اور سفر نامہ ہندوستان میں وہ سب یادداشتیں شائع ہوئی تھیں مگر اس وقت جبکہ اس مسجد اور چند غاروں اور دوسرے آثار قدیمہ کا حال معلوم نہ ہوا تھا۔ آج قاضی احمد میاں صاحب اختر کی عنایت سے کئی نئی چیزیں دیکھیں جن میں پہاڑ کے غار بھی ہیں ان کو غار کھنا موزوں نہیں ہے بلکہ پتھروں کے ترشے ہوئے مکانات ہیں۔ ایلڈ اور اجٹا وغیرہ مقامات پر جس طرح پہلے زمانہ کے بعد مذہب لوگوں نے پہاڑ کو دگر مکان بنائے تھے اور ان میں مورتیں بنائی تھیں۔ ایسے ہی جو ناگلٹھڈ میں بھی پہاڑ تراش کر چند مکانات بنائے گئے ہیں پرانے قلعہ کے شمال میں یہ مکانات ہیں اور ان میں کتبے بھی ہیں اور مورتوں کے نشان بھی ہیں۔ یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ ایک مکان کی دیوار پر مصری طرز تحریر کا ایک کتبہ بھی تھا۔ یعنی جس طرح مصری لوگ جانوروں کی شکلوں کے ذریعہ عبارتیں لکھتے تھے ایسا ہی یہاں بھی کتبہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرعون کی عرقابی کے بعد جب حضرت موسیٰ نے فرعون کی قوم کو مغلوب کر لیا تو بہت سے مصری ہندوستان میں بھاگ کر آئے یہ لوگ سامری کے پیر دستے اور قرآن مجید کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے سامری کو بدعادی

کوئی اس خاک خواب گاہ میں سونے والے سے کہے۔ تیرا بوڑھا باپ فضل حسین جو ہندوستان کے بیکس مسلمانوں کا سہارا ہے وہ تجھ پر دوسری کی جرائی سے بے تاب ہے۔ اور تیری غزوہ مال جو تیرے سفر ولایت کیلئے بمشکل راضی ہوئی تھی اپنی اکیس برس کی کمائی کو خاک میں ملتا ہوا سن کر نیم جنوں ہو گئی ہے اور تیرے بہن بھائیوں نے تیرے فراق میں رو رو کر آنکھیں لال کر لی ہیں۔ تیرا ملک ہندوستان اور تیرا گھر پنجاب بھی اسے یوسف ثانی تیرے بھرے منعم ہے۔ انگلستان سن اور اپنی خاک کو ہندوستان کا یہ پیغام پہنچا دے۔

جماعت احمدیہ کے امام جناب میرزا بشیر الدین محمود صاحب سے ملا تو واحدی صاحب بھی ساتھ تھے۔ ان کی عمر پچاس سال کی ہے۔ جب پہلے ملاقات ہوئی تھی تو ان کے ڈاڑھی نہیں نکلی تھی اور یہ اپنے والد کے ساتھ درگاہ میں آئے تھے۔ اب لمبی ڈاڑھی ہے۔ اور کچھ بال بھی سفید ہو گئے ہیں۔ مجھ سے بارہ سال چھوٹے ہیں۔ آنکھیں غلامی ہیں ہنس کر بینی خندہ پیشانی سے بات کرتے ہیں۔ بات چیت سے معلوم ہوا کہ بہت سہولے اور بہت سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ موجودہ زمانہ کی چالاک اور ہوشیاری نہیں معلوم ہوتی بلکہ بعض باتوں سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک معصوم بچہ گفتگو کر رہا ہے۔ مجھ پر اس سادگی کا بہت اچھا اثر ہوا اور میرے دل میں ان کی عزت پیدا ہوئی۔ گفتگو موجودہ حالات پر تھی۔ وہ جگہ کا انتخاب کے حامی ہیں۔ دلائل میں کوئی گہرائی نہ تھی۔

حسن نظامی کے اقوال روپے پیسے سے غذا خرید سکتے ہیں نہ کہ بھوک۔

دولت سے نرم نرم بھونے خرید سکتے ہیں نہ کہ نیند۔ روپے سے عینک خرید سکتے ہیں نہ کہ جینائی۔ دولت سے مصاحب خرید سکتے ہیں نہ کہ سچا دوست۔ روپے سے زیورات خرید سکتے ہیں نہ کہ خوبصورتی۔ دولت سے خوشامدی خرید سکتے ہیں نہ کہ سچی محبت کرنے والے۔ دولت سے مذہبی کام خرید سکتے ہیں نہ کہ ایمان۔ دولت سے خواجہ بانو کیلئے دوایا مانگا سکتا ہوں لیکن تندہی قارون کے خزانے خرچ کرنے پر بھی میسر نہیں آسکتی۔ نرم عورتیں روپیہ چاہتی ہو مگر مدہ پیہض نقلی چیز ہے اس واسطے نظم اصلی پیریں چاہو اور وہ میرے دماغ میں ہیں اور ان کو صرف خدا نے میرے دماغ میں اتارا ہے۔

افغانستان میں مذہب کی یادگاریں

افغانستان جس کے باشندے صدیوں سے مسلمان پلے آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں ہندوؤں کا ملک تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں ہندوؤں کے زمانہ کے مندر، بت، سنسکرت کے کتبے اور پرانے گھنٹہ رات اب تک موجود ہیں۔ افغانستان میں باسیاں ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ جہاں بدھوں کے زمانہ کے بت، سکے اور دیگر عجائبات افغان گدمنٹ کے عجائب خانہ میں ہیں۔

قدھار میں ہندوؤں کے آثار قدیمہ غائبے۔ جسے شیشہ غار کہتے ہیں۔ اس کے مرکز میں ایک گول پکڑ ہے۔ جو لوہے سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف تلواریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ پکڑ بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں رہتا ہے۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں تھکتا۔ صدمان گڑ گیسٹریکں دہ برابر چکراتا رہتا ہے۔ بڑے بڑے سائنس دان اس راز کو معلوم نہیں کر سکے۔

پانی میں بھنگ کا نشہ قدھار کے علاقہ میں ایک پہاڑی ہے۔ جسے ”آب شیو ملاں“ کہتے ہیں۔ لیکن قدیم زمانہ میں اس کا نام ”شیو بھو لے“ تھا۔ اس پہاڑی میں ایک گچھا ہے جس سے ہندو انجیری کا مکال ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اس میں تمام دن چکر لگاتے ہیں۔ لیکن گچھا ختم ہونے میں نہیں آئے گی۔ جب آپ باہر آنا چاہیں تو دروازہ آپ کے باطل قریب آجائے گا۔ یہ گچھا افغانستان کے ہندوؤں کا سب سے بڑا تیرتھ ہے۔ وہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ غار کی جھٹ سے سبزی والے پانی ہمیشہ ٹپکتا رہتا ہے۔ اور شیو لنگ ”کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے اس کے بعد وہ ٹپکنے لگتا ہے۔ اور گچھا کی تیر میں غائب ہو جاتا ہے۔ اس میں سے ایک چلو پانی پینے سے بھنگ جیسا نشہ ہو جاتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہندوؤں نے اس کا نام شیو بھو لے رکھا تھا۔

تالاب کی تیر میں چشمے اسی غار کے اندر ایک تالاب ہے۔ اس کی تیر میں قدرتی چشمے ہیں۔ اور ان ہی سے تالاب میں پانی آتا رہتا ہے۔ تالاب میں ہندو اشتنان کرتے ہیں۔ غار کے ایک حصہ میں قدیم زمانہ سے لوہے کی چاند لگی ہوئی ہے۔ جو آگ سے سہر وقت گرم دسرج رہتی ہے۔ اس کے نزدیک کسی کو جانے کی مجال نہیں اس کی دوسری طرف قدرتی طور پر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے۔ مگر یہ راز آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ آگ کیوں اور کس وجہ سے جلتی ہے۔ جسے لوہے کی چادر سے ڈھک دیا گیا ہے۔ قصہ مختصر افغانستان میں قدیمی آثار بہت کثرت سے ہیں۔ اور وہ ملک دیکھنے کے قابل ہے۔

سکتی اور فرمایا تھا۔ ان تقویٰ کا مصاسن (ترجمہ تو ہمیشہ کہتا رہیگا۔ چھونا مت۔ چھونا مت) اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندوؤں میں جھوٹ جھات جاری ہے۔ انہیں مصریوں نے جو ناگڈھ میں یہ مکان بنایا ہوگا اور اپنے مروجہ حروف کا کتبہ بھی لکھا ہوگا۔ ان مکانوں میں بانی حروف کا کتبہ بھی ہے اور چند شکستہ مورقوں کے نشان بھی ہیں۔

اڈیشہ انصاف بھٹی کے گجراتی اخباروں میں مسلمانوں کا کوئی روزانہ اخبار نہیں ہے اور ہفتہ وار اخباروں میں انصاف اخبار مسلمانوں کی حمایت اور عام رائے کی نمائندگی کا بہت اچھا کام کرتا ہے۔ اس کے اڈیشہ فٹنی فوج خان صاحب بہت تجربہ کار اور بڑے ہمدرد اور بڑے بہانہ نواز اور بہت پرانے تجربہ کار مسلمان ہیں۔ میرا ان کا بہت قدیمی ملنا جلنا ہے۔ ان کی رائے آزاد ہے۔ میل جول کی رعایت و مروت بہت کم کرتے ہیں۔ جو بات ان کی رائے میں ٹھیک ہوتی ہے اس کو دلیری سے کہتے ہیں۔ ان کا وصف یہ ہے کہ کنبہ پرور ہیں۔ دوستوں کی ادراک کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں اور ان کے گھر پر ہمیشہ مہانوں کے قافلے آتے رہتے ہیں اور یہی اوصاف اصلی مسلمانوں کے ہیں۔

زید کی دعا مغرب کی نماز ایمان خانہ میں پڑھائی۔ سب چوڑے بڑے بچے جماعت میں شریک تھے نماز کے بعد جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو زید نے بلند آواز سے کہنا شروع کیا۔ یا اللہ! یہاں مجھ کو پستول دو اور سجائی جان کو پستول دو اور سجائی جی کو پستول دو اور میرے دوست عزیز اور اختر کو بھی پستول دو اور بشیر اور سجائی حسن الدین کو بھی پستول دو۔ آج ایک یورپین مسافر عورت نے سوال کیا کیا تم ملا ہو؟ جب کہ میں اس کے پاس سے گزرا تو کیا تم ملا ہو؟ میں نے کہا میں ملا بھی ہوں اور سیاہی بھی ہوں۔ عورت نے کہا میں نے جہاز پر سنا تھا کہ تم مسلمانوں کے بہت بڑے ملا ہو؟

ملا کے لفظ سے یورپ کے مرد تو اب نہیں ڈرتے البتہ عورتیں اب بھی خائف ہیں۔ دہلی کے ملا واحدی اس رمزہ میں نہیں ہیں۔ اس قسم کا ملا صرف سرحد پر پیدا ہوتا ہے جس کو سپاہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ میں نے سپاہی ہونے کا دعویٰ اس لئے کیا کہ میں ایک شاعر بھی ہوں اور یہ میری شاعری سچی تھی کہ سپاہی بن گیا۔

ہندوستان کے چھ شاعر { آجکل دنیا میں ڈاکٹر راجندر پراکاش نے بہت مشہور ہے۔ مگر وہ بنگالی اور انگریزی زبان کے ناول نویس ہیں شاعرانہ صفات ان میں بہت کم ہیں۔ مگر تقدیر اچھی ہے کہ ہندو قوم میں پیدا ہوئے اور یورپ والے ہندو پر دیکھنے سے متاثر ہو کر ان کے گردیدہ ہو گئے۔ اور ان کی دیکھا دیکھی ایران وغیرہ میں بھی قدر پونے لگی۔ ورنہ شاعری حیثیت میں صرف چھ آدمی ہندوستان کے دلوں پر قابض ہیں۔

غالب، اکبر، حالی، اقبال، حفیظ، سناغیر غالب کا درجہ شعرا قدیم و جدید دونوں میں اول ہے۔ اور اکبر الہ آبادی قدیمی تہذیب کے مرثیہ خواں اور نئی تہذیب کے عیب دکھانے والے تھے۔ حالی اور اقبال اصلاح و ترقی کا انقلاب پیدا کرنے والے ہوئے۔ حفیظ اور سناغیر نے انقلابی پیکروں میں جان ڈالی۔ غالب اور اقبال عوام کے دل تک رسائی حاصل کر سکے۔ مگر حالی نے عام و خاص تک جانے کی راہ پیدا کر لی۔ اولیٰ اکبر ہر دست دشمن اور عام و خاص پر چاگئے۔ اور حفیظ اور سناغیر نے عوام کے ہر دل پر قبضہ کر لیا۔ اور دیگر شاعری نیکیت میں بانسلی بن گئے۔

اردو کے ظرافت نگار { اردو زبان میں میسار ادیب پیدا ہوئے ہیں۔ وہ زیادہ نہیں نکلتے۔ اور عوام کو ان کی قابلیت کا بہت کم علم ہوتا ہے۔ اس بات میں مرزا عظیم بیگ چغتائی اور ملازمی نے بہت ٹھہرت حاصل کی ہے۔ اور عوام و خواص عورت مرد اور بچوں کے دلوں تک دونوں پہنچ گئے ہیں اور قبولیت عامہ کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔

مرزا عظیم بیگ چغتائی اگر کے رہنے والے ہیں۔ ریاست جودھ پور میں رہتے ہیں۔ بیس کے قریب ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں ظرافت کی کتابیں ہیں۔ کچھ بابا ہادر، ملفوظات ثانی، مرزا جلی جنت کا بھوت، دیکھا جائیگا، گل بوٹ، کوکڑا وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اور ان کتابوں کے علاوہ ان کے مضامین بھی رسائل و اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور سوائے انقلابی مضامین کے سب پسند کئے جاتے ہیں۔ اور ہر مجلس کو سرور کر دیتے ہیں۔

ملازمی بھوپال میں رہتے ہیں۔ ان کے مضامین سے سمجھا جاتا ہے کہ کچھ کوئی مولوی ہیں۔ مگر حقیقت نئے زمانہ کے ایک مہذب نوجوان ہیں۔ ان کے نظریات مضامین خصوصاً گلابی اردو کے مضامین عوام میں بہت مقبول ہیں انھوں نے حسب ذیل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ سرائے ملازمی، انتخاب کلابی اردو، مقالات کلابی اردو، نکات، رموزی، باتھو، نکات، رموزی حصہ دوم، صبح لطافت، شام لطافت، شادی، نئے سیال کی سوانح عمری، خطوط ملازمی

عورت ذات، دیوان ملازمی، زندگی، شفا خانہ، لکھی اور بھینس، مہر درخشاں۔ وہ بہت زیادہ لکھتے ہیں۔ ہر شہر اخبار اور رسالوں میں ان کے مضامین نظر آتے ہیں۔ وہ معمولی باتوں میں ظرافت کا رنگ پیدا کر دینا جانتے ہیں۔ اور میری رائے میں مرزا چغتائی اور ملازمی اردو ظرافت نگاری میں سب سے زیادہ مشہور و مقبول ہیں۔

سورہ فاتحہ کا عمل { یہ عمل حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور حضرت خدوم غلام الدین صابر اور حضرت مخدوم جمال الدین ہنسوی بھی اس کا عمل کرتے تھے۔ اور اس زمانہ سے آج تک ہزاروں اولیاء اللہ نے یہ عمل کیا۔ اور میں نے بھی ہزاروں دفعہ اس کو آزمایا اور مفید پایا۔

تو ترکیب یہ ہے۔ کہ صبح کی سنتوں اور فضلوں کے پہچ میں لیا گئی اور فصحت کے وقت اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔ اس طرح کہ ہر پندرہ کا آخری سیم الحمد کے الفاظ سے ملا کر پڑھا جائے۔ یعنی سیم الحمد پندرہ پڑھا جائے۔ اور ایک نجد و ایک تسبیح پر اس مراد کا تصور کیا جائے جس کے لئے یہ عمل پڑھنا ہو۔ اور آخر میں تین دفعہ آمین پڑھی جائے۔ خدا نے ہمارے قیام دن کے اندر یا زیادہ سے زیادہ سات دن کے اندر ہر ماہ میں پوجا کی۔

ہزار کا عمل { مجھے ایک زمانہ میں نسخہ ہزار و تسبیح کو ایک تسبیح خوات پیل بھیت والوں نے یہ کہہ کر اس طبیبان سے نجات دلوا دی تھی۔ کہ خدا کے نکر ہو جاؤ ساری دنیا تمہاری نسخہ پڑھا جائے گی۔

اسی زمانہ میں ذیل کا عمل ہزار مجھے حاصل ہوا تھا۔ جس میں مجھے کامیابی بھی حاصل ہوئی تھی۔ لیکن اس کا کرنا بہت ہی دشوار ہے۔ یہ عمل بسم اللہ کا عکس ہے۔ لیکن چونکہ اس فقرہ کے معانی پچیس ہیں اس لئے پڑھا جائے۔ ترکیب یہ ہے کہ رات کو ایک پردہ دار محفوظ مکان میں جسم کے سب کپڑے اتار کر کھڑا ہونا چاہئے۔ روشنی پشت کے پیچھے اس طرح رکھی جاتی ہے۔ کہ سایہ سامنے پڑے۔ اور سایہ پر نظر ہمارا نہیں ہزار اور انیس مرتبہ یہ فقرہ پڑھا جاتا ہے۔ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** لڑکھنڈ یہ عمل انیس رات پڑھا جاتا ہے۔ آٹھویں دن سایہ میں حرکت ہوگی۔ نویں دن سایہ قلابا زیاں کھائینگا۔ اس کے بعد مہیب شکلیں اور آوازیں آئیں گی۔

انیسویں دن اپنی شکل کا ایک آدمی سامنے آئیگا۔ اور مسخر ہو جائے گا اور کرینگا۔ پھر وہ ہمیشہ پشت کے پیچھے اگر کان میں وہ باتیں کہے گا جو محال معلوم کرنی چاہے۔ دوران عمل میں گزشت بھی دودھ استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ دن کے وقت دنیا کے سب کام کئے جاسکتے ہیں۔ دوران عمل میں عورت سے بھی احتیاط ضروری ہے۔

ہندوستانی کیوں کمزور ہوتے جاتے ہیں؟

مشین کا آٹا کھانے کے سبب ذیل کا پانی پینے کے سبب اچھا نمی میسر نہ آنے کے سبب اچھا عادی ہوجانے کے سبب ذیل نہ پھرتے کے سبب سے ولایتی سگرٹ سگار پینے کے سبب ذیل تھک ٹائپ کے حروف بڑھنے کے سبب اسیما دیکھنے کے سبب ذیل بیکارتی کے سبب ذیل پان میں خراب متبا کو کھانے کے سبب ذیل

۱۔ مشین کا آٹا باریک ہوتا ہے مقوی جو ہر مل جاتا ہے اسلئے وہ جسم کو قوت نہیں دیتا۔ ہوتا آٹا ہتھ کی جلی کا یا خراس کا آٹا بہت قوت دیتا ہے ۲۔ نس لوہے کے ہوتے ہیں ان کا رنگ پانی کے ساتھ جسم میں جا کر لوگوں کو بیمار کر دیتا ہے کیونکہ وہ زہر ہوتا ہے۔ ۳۔ بناؤنی نمی میں چربی اور صحت کو خراب کر دیتی چیریں ملانی جاتی ہیں۔ ۴۔ چار ہندوستان کے گرم ملک کے لئے بہت نامناسب ہے اور جگر اور اعصاب کو خراب کرتی ہے۔ ۵۔ ریل بوٹر سائیکل، بزم وغیرہ سوار ریل کی کثرت کے سبب لوگ پیدل نہیں چلتے جس سے ورزش ہوجاتی تھی۔ ۶۔ حتمہ کے ذریعہ متبا کو کا زہر پانی سے صاف ہوجاتا تھا جو سگرٹ سگار میں نہیں ہوتا اور پھیپھڑے اور صلی کو خراب کر دیتا ہے

۷۔ باریک حروف پڑھنے سے آنکھیں خراب ہوتی ہیں اور دماغی اعصاب بگڑ جاتے ہیں۔ ۸۔ سینما دیکھنے سے آنکھوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے اور غش مناظر دیکھنے سے جریان پیدا ہوتا ہے۔ ۹۔ بیکاری اور بے روزگاری کے سبب خوراک جسم کی پرورش کے قابل میسر نہیں آتی۔ ۱۰۔ پان میں کھانے کا متبا کو بازاروں میں بہت خراب ملتا ہے کیونکہ اس کو تیز کر کے لئے دھتورہ اور مرچیں وغیرہ زہریلی چیزیں اس میں ملانی جاتی ہیں۔

۱۱۔ ایک من سائے بارہ میسر ہے۔ مگر میں نے اندر برس میں ایک من ساڑھے بائیس سیر متبا کو بانٹنے کے ذریعہ کھایا اور میری موجودہ جسمانی کمزوری اور معدہ جگر وغیرہ کی خرابی کا باعث محض یہ ہے کہ میں اصغر علی محمد علی لکھنوی کے کارخانہ کا بنا ہوا کالا پی ڈی متبا کو کھانے کا عادی ہوں جو اگرچہ مراد آبادی دھتورہ آمیز متبا کو ہونے تو غنیمت ہے مگر مجھے بھی اس کو ایسے اجزاء سے رنگا جاتا ہے جو جگر اور پھیپھڑے اور معدہ کے لئے بیکار نقصان رساں ثابت ہوتے ہیں یا کم از کم مجھے اس متبا کو سے نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ جب میں اس متبا کو کو ترک کر کے خانہ ساز متبا کو استعمال کرتا ہوں تو میری صحت اچھی ہوجاتی ہے۔

مگر متبا کو ساز اور چار فروش تاجر معلوم نہیں کیا چیز متبا کو اور چار میں ملاتے ہیں جس کے سبب انسان ان کا ایسا عادی ہوجاتا ہے کہ پھر وہی متبا کو کھاتا ہے جس کا عادی ہوجائے۔ اور چار کو چھوڑنا

چاہئے متو شرب اور انیسویں طرح چار کو ترک نہیں کر سکتا چنانچہ میں نبی کارخانہ اصغر علی محمد علی کے متبا کو کا ایسا عادی ہو گیا ہوں کہ اور کوئی متبا کو خصوصاً خانہ ساز متبا کو مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اور طبیعت اصغر علی محمد علی کے کارخانہ کا متبا کو مانگتی ہے۔

داندہ دار متبا کو بعض کارخانے کا متبا کو داندہ دار بناتے ہیں بعض بھی قلب اور دماغ اور معدہ اور جگر کے لئے بیکار نقصان رساں ہوتا ہے کیونکہ اس میں بھی تیزی بڑھانے کے لئے ایسی چیزیں ملائی جاتی ہیں جو صحت کے لئے قاتل ہوتی ہیں۔

قوام متبا کو کے قوام بہت سے کارخانے فروخت کرتے ہیں جن میں یورپ سے آیا ہوا نقلی رشک ڈالا جاتا ہے اور ذائقہ اور متبا کو کی تیزی بڑھانے کے لئے بعض نامناسب چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو ذیل اور دماغ کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہیں اور معدہ اور جگر کے فعل کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔

قوام کی گولیاں بعض کارخانے قوام کی گولیاں بناتے ہیں اور تدارک میں ان گولیوں میں بھی ایسی زہریلی چیزیں ڈالتے ہیں۔

تدارک میں اپنی ذاتی حالت اور ذاتی تکلیف اور ذاتی نقصان کے سبب جو مجھے بنے ہوئے متبا کو اور قوام اور گولیوں سے ہوا ہے اور جس سے میری قلبی اور دماغی اور معدہ اور جگر کی قوتوں کو نقصان پہنچا ہے سب برادران ملک کو ان کے جسمانی فائدہ کے لئے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے یہ سب کیفیت تفصیل کے ساتھ لکھی ہے اور میں لقمان الملک حکیم نابینا صاحب سے اور ڈاکٹر محمد علی صاحب سے اس نہایت ضروری معاملہ میں مشورے کر رہا ہوں۔ تاکہ کوئی تدارک متبا کو سازی متبا کو خودی کے مذکورہ نقصانات کا ہو سکے۔ اور لاہل بلکہ کروردن عورت مرد ہندوستانی متبا کو کے ضرر سے بچ سکیں۔

نسخہ عام کر دیا جائیگا اس تحریر کی اشاعت تک اگر مجھے طبیعت کوئی ایسا نسخہ مل سکا تو میں اس کو اسی تحریر میں درج کر دوں گا تاکہ ہر شخص اپنے گھر میں بے ضرر متبا کو بنایا کرے اور اس کے بعد میں خود اس نسخہ سے اپنے لئے اپنے گھر میں متبا کو بنواؤں گا اور مفید ثابت ہوا۔ تو پھر طبیعت کوئی نسخہ کے ذریعہ اس کی فروخت کا بندوبست کر دے گا اور اتنا ارزاں رکھوں گا کہ ہر شخص اس کو خرید سکے اور متبا کو کی طبیعت بھی ہو سکے۔ اور اس سے کوئی نقصان ہی نہ ہو۔ اور اس میں ذائقہ اور خوشبو بھی ہو۔

میں پہلے بھی اس کام کے لئے کئی بار کوشش کر چکا ہوں اور میرے کئی ہزار روپے تجروں میں خرچ ہو چکے ہیں مگر جیسی کامیابی میں جانتا تھا نہیں ہوئی اب خذلنے چاہرور کامیابی ہوئی کیونکہ بڑے کلین فٹ پیسے دیئے گئے

مولانا حاجی گوہر علی نور الدین حکیم صاحب موجد عرق طحال اور بزود میں سلیمانی فرقہ

کے (جو ازروئی اعتقاد تفضیلیہ ہیں) مسلمانوں کے سرگروہ ہیں عمر قریب ساڑھے سال۔ الفنسٹن

ہائی اسکول کے تعلیم یافتہ۔ فارغ التحصیل کے بعد ۱۸۹۶-۹۷ء تک زنجبار میں اون سمیتھدر سے

کے ہیڈ ماسٹر رہے ۱۸۹۶-۹۷ء بزود ہائی اسکول میں فارسی کے استاد رہے اسکے بعد ۱۸۹۷ء میں آپ نے ادویات کا کاروبار بنام ”میسرز جی“ این حکیم ”اینڈ سنس“ شروع کیا اور ایک مشہور

دوا طحال کی اور بخار وغیرہ کی بنام ”عرق طحال“ تیار کی جو تمام ہندوستان میں ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ آپ تجارت کے علاوہ اپنا تمام وقت خدمت الناس میں صرف کرتے اور خاص طور پر مسلمانوں کی تعلیم پر۔ آپ تمام علاقہ گجرات کا تھیوار اور بمبئی میں بہت ہی

ہردلعزیز ہیں آپ ۱۹۲۰-۲۳ء تک انجمن اسلام بزود کے اغرضی ناظم رہے ہیں۔ جامع مسجد بزود کی تعمیر میں بہت ہی انہماک سے کام کیا ہے اور خوب دل کھول کر روپیہ دیا ہے آپ بزود گورنمنٹ کی مسلم ایجوکیشنل اسٹینڈنگ کمپنی کے پانچ سال تک سکریتری رہے ہیں

آپ نے افریقہ جاپان وغیرہ کی سیاحت ۱۹۳۲ء میں کی ہے۔ آپ نے دو دفعہ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۳۵ء میں حج بیت الہ شریف ادا کئے اور دونوں دفعہ مدینہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرت ہوئے۔ آپ اردو کے بہت بڑے حامی اور مددگار ہیں آپ قریب قریب اردو کے کل اخبارات اور رسالے منگاتے ہیں آپ بہت سے نادار مسلمان بچوں کی تعلیم کی کفالت فرماتے ہیں اور وظائف دیتے ہیں آپ مسلم بورڈنگ ہاؤس بزود کے نائب صدر ہیں اور تربیت کاہ بنات بھی چلاتے ہیں (از سید محمد ہادی دہلوی جرنلسٹ نواب بازار بزود) ❀



گوہر علی حکیم کا یونانی عرق طحال

بخار میں جو تلی بڑھ جاتی ہے اُس کا یہ معجب علاج ہے اگر طحال کا عرصہ تک علاج نہ کیا جائے تو جلندر اور یرقان ہو جاتا ہے مگر وہ اس دوا سے حوت غلط کی طرح مت جاتے ہیں۔ ہر قسم کے روزانہ چوتھیا ملیر یا بخار۔ انفلوئنزا وغیرہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ تپ کہنہ (دق) کے لئے تو تیر بہت ہے۔ اگر کسی جگہ کا پانی موافق نہ آتا ہو تو یہ دوا بہت فائدہ مند ہے زیادہ لکھنا فضول ہے

مشک آنست خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ قیمت فی بوتل (جسمین آتھہ دن کی دوا ہے) صرت (۲ روپیہ) علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ۔

جی۔ این حکیم اینڈ سنس ٹاور بزود

نوٹ۔ نقلی مال سے بچو اصلی ٹاور چھاپ مال خریدو لوگوں نے اسکی نقل کی ہے اور مختلف نام رکھے ہیں لہذا آپ لفظ ”گوہر علی حکیم“ کا

یونانی عرق طحال، اور گوہر علی این حکیم کے دستخط بخط انگریزی دیکھ کر لیجیگا۔



اورینٹل

گورنمنٹ سکیورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۹۳۷ء

ہیڈ آفس بمبئی

خلاصہ رپورٹ ۱۹۳۳ء

نئی پالیسیاں جو اس سال جاری ہوئیں	۶۲۳۲۶۶۱ روپے	سات کروڑ بائیس لاکھ بیالیس ہزار سات سو اسی روپے
سالانہ آمدنی	۳۱۴۰۱۹۶۰ روپے	تین کروڑ چودہ لاکھ ایک ہزار نو سو ستتر روپے
پالیسیاں جو اب تک قائم ہیں	۵۴۲۰۳۸۵۱۸ روپے	چھ کروڑ تین لاکھ اڑتیس ہزار پانسواٹھارہ روپے
کل مطالبات جو اب تک ادا ہوئے	۱۶۲۹۸۸۹۱۴ روپے	سولہ کروڑ اسی لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو چودہ روپے
سرمایہ بعد اضافہ	۱۵۵۳۰۸۸۴۳ روپے	پندرہ کروڑ تیرہ لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو تینتالیس روپے

یہ اعداد و شمار

اورینٹل

کے قابل اعتماد اور ہر دل عزیز ہونے کا نہایت یقین اور بہت بڑا ثبوت ہیں

اس بر دل عزیز اور روز افزوں ترقی پذیر
زندگی کا بیمہ کرنے والی ہندوستانی کمپنی
سے اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیں

دیر نہ کیجئے

تفصیلات کیلئے اصحاب ذیل کو لکھئے

مسٹر بی۔ این۔ بھیری قائم مقام برانچ سکرٹری۔ جہا پیر جین بھون۔ چاندنی چوک۔ دہلی۔
مسٹر جیپال چندری۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ انسپکٹر۔ بینک کی منڈی۔ آگرہ۔
مسٹر این۔ سی۔ اسٹائونس۔ انسپکٹر۔ صدر بازار۔ انبالہ چھاؤنی۔

یا کمپنی کے مندرجہ ذیل دفاتر میں سے کسی دفتر کو

کالی کٹ	کلکتہ	بلاری	بریلی	بنگلور	الہ آباد	احمد آباد	جمیر
جبلپور	جلیانی گڑھی	جلگاؤں	گنٹور	گوڈاٹی	ڈاکہ	کولہو	کوئٹور
مرکارا	مدورا	مانڈلے	مدراں	لکھنؤ	لاہور	کوالا لپور	کراچی
رنگون	راچی	راج شاہی	رائے پور	پونہ	پٹنہ	ناگپور	ممبائی
	ونڈیکا پٹنم	ٹریوینڈرم	ترچنپالی	سکھ	سنگاپور	راولپنڈی	

ہمیکہ اور مسلمان

میں ہمیکہ کو تجارتی چیز سمجھتا ہوں۔ اہل تجارتوں میں جو نئی نئی ترقیاں اور اصلاحیں ہوتی ہیں بنگ اور ہمیکہ بھی انہیں چیزوں میں ہے۔

جو لوگ بنگ اور ہمیکہ کو ناجائز سمجھتے ہیں وہ ان کے بنیادی اصول پر غور نہیں کرتے کہ شریعت اسلام کے سب احکام مفاد انسانی کے اصول پر مبنی ہیں سود اس واسطے حرام ہوا تھا کہ اس میں خود غرضی پائی جاتی ہے اور ایک آدمی کی ضرورت سے دوسرا آدمی سود لیکر ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور اسلام خود غرضی کے خلاف ہے۔ اور انداد باہمی اس کا مقصد ہے۔ پس بنگ اور ہمیکہ چونکہ اصول تجارت کے فروغ اور بشری فائدہ رسانی کے مقصد پر جاری ہوا ہے اسلئے اس میں انداز رسانی یا خود غرضی کی بدینتی نہیں پائی جاتی اور اسی واسطے یہ دونوں ناجائز نہیں ہیں۔

آٹھ سال سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں نے بنگ اور ہمیکہ کے بنیادی اصولوں پر اچھی طرح غور کر کے ان دونوں کے جواز کو تسلیم کیا۔ اور خود بنگ میں روپیہ رکھا اور اس کا نفع لیا جو میری تحقیقات میں رہا انہیں بلکہ بچتا ایسے ہی میں نے اپنا ہمیکہ بھی کر لیا تاکہ جو لوگ میری تقلید کرتے ہیں اور میرے عقیدہ کی موافقی اپنے عقائد قائم کرتے ہیں وہ میری عملی مثال سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

بچت کی عادت میں نے گزشتہ جنگ شدہی و تبلیغ میں جبکہ میں چھ برس تک کردروں ہندوؤں سے فلی جنگ کروا رہا تھا۔ تجربہ کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کا ترک اسلام غلطی و فساد کی سبب ہوتا ہے۔ اور قرضداری علاوہ دیگر اسباب کے مسلمانوں کی فضول خرچی کی عادت کے سبب ہوتی ہے۔ اور چونکہ مسلمان خرچ کو آمدنی سے کم کرنا اور پس انداز کرنا اور بچانا نہیں جانتے اس واسطے وہ ہمیشہ مقروض و مفلس رہتے ہیں اور اس سے عاجز ہو کر بعض کمزوروں کو اسلام ترک کر دیتے ہیں جبکہ ان کو دوسری قومیں روپیہ کی مدد دیتی ہیں میں نے ہمیکہ کو اس نظر سے دیکھا کہ اس کی قسط دینے کے دباؤ سے مسلمان پس انداز کرنے اور آمدنی کا ایک حصہ بچانیکے عادی ہو جائینگے اس لئے میں نے ہمیکہ کی حمایت شروع کی تو رورٹیل ہمیکہ کمپنی میں اپنی زندگی کا ہمیکہ چھ ہزار روپے میں دس سال کے لئے کر دیا۔ جس کا روپیہ مجھے (اگر زندہ رہا) ۱۹۳۷ء میں مل جائیگا۔ ورنہ میری اولاد کو میرے مرتے ہی مل جائے گا۔

اس تاہم برس کے عرصہ میں مجھے کچھ ایسے تجربے بھی ہوئے جن کو میں نے

مسلمانوں کے مفاد عامہ کے خلاف سمجھا یعنی مجھے معلوم ہوا کہ مسلمان عام طور سے قسط کار و پیہ ادا نہیں کرتے اور ان کی زمین ضبط ہو جاتی ہیں اسلئے میں نے روزنامہ میں لکھ دیا کہ میں مسلمانوں کے سرمایہ کی بربادی نہیں چاہتا میں نے تو ہمیکہ کی حمایت اس لئے کی تھی کہ ان کی آمدنی سے ان کو کچھ بچائے اور پس انداز کرنے کی عادت ہو جائے اس لئے نہیں کی تھی کہ ان کی زمین ڈوبے لگیں وراثتی ضبطیاں ہوجائیں میری اس تحریر کے نتائج ہوتے ہی مجھے بہت سے مردوں اور دوستوں نے اطلاع دی جنہوں نے میری تقلید میں ہمیکہ کرتے تھے کہ ان کو میرے سے بچت کی عادت ہو گئی اور خرچ آمدنی سے کم ہو گیا۔ اور انکو ایک مثال بھی ایسی معلوم نہیں ہے جس میں کسی کی رقم قسط ادا نہ کر نیکی ضبط ہوئی ہے اگر مذکورہ آخری بیان درست ہے تو میں روزنامہ کی مذکورہ تحریر سے دست بردار ہو جاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ مسلمان ہمیکہ کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور ہمیکہ کر لیں اور خرچ کو آمدنی سے بڑھنے نہ دیں۔

ہمیکہ کہاں کر لیا جائے میں اس معاملہ میں کسی خاص اصول کی بنیاد نہیں دیتا ہوں کیونکہ میری غلطی ہو وہاں ہمیکہ کرنا خطرناک ہے معلوم نہیں کیا انتداب ہو جائے اور زمین ڈوب جائیں اسلئے ہمیشہ ملکی کمپنیوں میں ہمیکہ کرنا چاہئے۔ میں ایک بڑی اور بہت معتبر ملکی کمپنی یعنی اورینٹل انشورنس کمپنی میں اپنا ہمیکہ کر لیا تھا اور میرے لئے جسین کلیم میں ہمیکہ ہوا ہے۔ دہلی میں ٹریڈنگ کمپنی بھی ایک معتبر ملکی کمپنی ہے جسکے بانی پنڈت موٹی لال نہرو اور ڈاکٹر انصاری صاحب جیسے لیڈر تھے۔ اور جو اس وقت سے آج تک برابر ترقی کر رہی ہے اور جس کا صدر دفتر دہلی میں ہے۔

ایک کمپنی لاہور میں ہے جسکے بانی یا منظم سردار سنگھ صاحب کو شریں چوہیت مشہور ملکی لیڈر ہیں تیسری مسلم کمپنی ایچی لاہور میں قائم ہوئی ہے جس کا نام مسلم انشورنس کمپنی ہے۔ اور جس کے بانی ڈاکٹر سید محمد شریف متقی کو میں ساہا سال سے جانتا ہوں اور ان کے تجارتی دماغ کو بابتیا بہر حال یہ فیصلہ لوگوں کو خود کرنا چاہئے اور اچھی طرح غور کر کے کمپنی کو منتخب کرنا چاہئے۔ مگر کسی غیر ملکی رقم کو خود خطرہ میں ڈالنا ہے۔

حسین لاہور

میاں سرفضل حسین

خط

مکرمی زاد لطفہ

السلام علیکم - آپ کے پانچ سوال تو ایسے ہیں کہ اُن پر ایک خمسہ تیار ہو۔ اور ہر خمسہ میں اور کچھ نہیں تو دو تین سو صفحے تو ہیں۔

جو شخص ان میں سے ایک سوال کا بھی ایسا جواب دے سکے جس پر عمل ہو سکے اور مدعا حاصل ہو جائے وہ تو بہت لوگ ہیں۔ کیا کروں؟ لیوں قطبوں۔ بلکہ انبیاء سے بھی معاذ اللہ بڑھ گیا اور اگر وہ محض معمولی انسان ہے تو پھر وہ اس آب حیات کو ”روح الاتقاؤ“ ”روح الاخلاص“ کی گولیوں میں کیوں نہ فروخت کرے؟ اگر میری صحت درست ہو جائے طبیعت سدھ جائے دماغ صاف ہو جائے دل روشن ہو جائے تو میں شاید ان سوالوں میں سے ایک پر کچھ لکھنے کی جرات

میں کر سکتا ہوں۔ لیکن مانع صرف یہ ہے کہ میں اب تک میرا یہ مشورہ ہے کہ دل سے دعا دو و امفیث ثابت ہوتی

احمد آباد

کولہو

کوالا پور

پٹنہ

راولپنڈی

اجیر

کوئٹہ

کراچی

میرپور

چودہری سرفراز خان

خط

بسم الرحمن الرحیم

مکرمی جناب خواجہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے دو والد نامے شرف صدور لائے۔ بوجہ شدت معذرت پیشتر جواب عرض نہ کر سکا۔ آپ کے سوالات کے جوابوں کا تو میں اہل نہیں ہوں۔ البتہ اسلام کی کسی خاص شخصیت کے متعلق تعمیل آرت دیں عرض ہے کہ میرے نزدیک اسلام کی خاص خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلام نے اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی ہے اور اس پر اصرار کیا ہے۔ انسانی اعمال کی حد بندی کر کے بتا دیا ہے کہ قدرتی جذبات کا اظہار ان حدود کے اندر نفع مند ہے۔ اور ان سے باہر نقصان رساں۔ اور یہی حد بندی اعلیٰ اور ادنیٰ اخلاق کی حد فاصل ہے۔ اس حد بندی کے ماتحت ہر انسانی طاقت اور قوت کو صحیح اور کامل نشوونما کا موقع مل جاتا ہے اور کوئی حصہ بیکار نہیں رہتا نہ کوئی حصہ مضبوط پر استعمال ہوتا ہے۔ اس اصول پر غور کرنے سے ہر طالب حق ان وسیع اثرات اور مفید نتائج کا اندازہ کر سکتا ہے جو اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے مترتب ہو سکتے ہیں۔ والسلام۔ خاکار۔ سرفراز خان۔

مسلم انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

ہندوستان کے مسلمانوں کی بچی کاراز یہ ہے کہ ان کے سرمایہ کا کوئی انتظام نہیں۔ وہ تجارت نہیں کر سکتے۔ کاروبار میں صنعت و حرفت میں، بینکنگ اور انشورنس کے کام میں دوسری قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ناہشی رسوم میں دھوپ برباد کر دیتے ہیں۔ اور اپنے بال بچوں کو ناداری اور افلاس کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ ان مصیبتوں کو رفع کرنے کے لئے ایک خاص اسلامی بیمہ کمپنی قائم کی گئی ہے تاکہ ہر مسلمان اس میں بیمہ کر کے اپنی مالی حالت درست کر سکے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

خان بہادر تاج محمد خاں۔ سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی
ای ایم ایل۔ سی۔ خان آف بدلتی بٹو شہرہ۔
میاں عبدالحی۔ ایکس۔ ایم۔ ایل۔ اے،
ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور۔
سید امجد علی بی۔ اے آر آر آف کسٹرنس انڈیا
ایم وزیر علی ایڈسنر، آسٹریا، لاہور۔
شیخ محمد اسماعیل آف شیخ محمد اسماعیل مولائش مل افغان
لاہور۔
ڈاکٹر سید محمد شریف منتقی، ۲۲ منٹنگ روڈ، لاہور۔
(بینکنگ ڈائریکٹر)

ڈاکٹر سر محمد اقبال ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ ڈی لٹ
پیرسٹریٹ لاہور۔ (چیرمین)
خان بہادر نواب محمد حیات قریشی۔ سی۔ آئی
ایم۔ ایل۔ سی۔ شاہپور
سنگم جیاں آرمائنو از ممبر راولڈ ٹیل کالفرنس
(لندن) اقبال منزل لاہور
میاں عبدالعزیز پیرسٹریٹ لاہور۔ ایکس پریزیڈنٹ
لاہور پرنسپل کیشی لاہور
خان بہادر ملک زمان مہدی خاں سابق ڈپٹی کمشنر
ایوان ریاست مالیر کوٹہ لاہور

دیانت دار اور محنتی قومیوں کی ضرورت ہے جنہیں تنخواہ اور کیشن دیا جائیگا

مسلم انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

[illegible]

تالیفی انگریزی میں ششم
پرتوی کے اور مشاہیر و افاضی کے حوالے سے

یہ کتابیں جو کہ درج ذیل ہیں ان کے ساتھ ساتھ

[illegible]

الشيخ
الشيخ

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

آلایق انگریزی جلد دوم
 اس کتاب میں انگریزی کے الفاظ اور ان کے معنی دیے گئے ہیں۔
 اس کتاب میں انگریزی کے الفاظ اور ان کے معنی دیے گئے ہیں۔
 اس کتاب میں انگریزی کے الفاظ اور ان کے معنی دیے گئے ہیں۔

اینک که زنی به نام
ای کزینا که در این شهر است

مجلسی انگریزی جلد چہارم | معنی انگریزی لغت - اردو لغت

اس کے بعد ان کے لئے ایک مسجد بنائی گئی جس کے نام سے ان کی قبریں آج بھی دکھائی دیتی ہیں۔

مجنون وکیان

مجنون وکیان کہ جس کا نام وکیان ہے اس کا بیان کرتے ہیں یہ ایک ایسا
 درخت ہے جس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک درخت ہے جس کا
 نام مجنون وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک
 درخت ہے جس کا نام مجنون وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں



ہے صرف وہاں شہر
 آواز کر دیکھ لیجئے
 حرات مریزی کو گرا
 پنا کر تھی ہے جیسا
 ہوا اس کا وقت
 ہوا اس کا وقت
 ہوا اس کا وقت
 ہوا اس کا وقت

ہے فقط ایک مرتبہ
 مقوی اور بھی ہے
 دیتی اور اسی خواہش
 خواہش خیال میں کی
 باہر کیلئے کہیں اور
 کہ جڑ گھسنے پہنچا
 مستقل فائدہ کیلئے
 استعمال کریں تو
 پہنچے اسی طرح
 قوت باہر کا اثر پیش

اس کا نام وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک
 درخت ہے جس کا نام مجنون وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک
 درخت ہے جس کا نام مجنون وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک
 درخت ہے جس کا نام مجنون وکیان ہے اس کی جڑیں اسے کھانوا لے کر نکلتی ہیں یہ ایک

اقوام ہند کی معلومات

یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوؤں کی چار ذاتیں ہیں۔ ایک برہمن دوسرے چھتری تیسرے ویش جوتے شودر اور ان کے کاموں کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے کہ برہمن علمی اور مذہبی پیشوا ہیں۔ چھتری سپاہی اور حکمران ہیں۔ ویش سوداگر اور صنایع ہیں۔ شودر کھن اور خدمتگار ہیں۔ اوتاروں کے تیرتھ۔ اجرو دیان فیض آباد میں سری راجندر جی کے نام کا تیرتھ ہے۔ متھرا سری کرشن جی کی پیدائش کے سبب تیرتھ ہے۔ گوکول ان کی پرورش کا مقام تھا۔ اس واسطے تیرتھ ہے۔ بندرا بن ان کے ظہور کی جگہ تھی اس واسطے تیرتھ ہے۔ دوار کا جو کاشیا داڑ میں ہے سری کرشن جی کی وفات کا مقام ہے اسلئے اسکو تیرتھ سمجھا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ اور جبقتہ رسندر اور تیرتھ ہیں وہ یا تو سورج چاند یا اور ستاروں سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی مشہور اوتار سے ان کی نسبت ہے۔ سومات کا مشہور رسندر چاند سے تعلق رکھتا تھا۔ سوم چاند کو کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے نام۔ ہندو قوم کے نام اسامے ذات آپہ پر بہت کم رکھے جاتے ہیں بلکہ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں اور زیادہ تر سری کرشن جی کے ناموں پر ہوتے ہیں۔

اسامے ذات کے نام یہ ہیں۔ بشن سروپ۔ ہر نام داس۔ بہادوی پرشاد۔ ہرچن۔ بہیش چرن وغیرہ۔ رام چندر جی اور ان کے بھائی کے نام پر بھی نام ہوتے ہیں۔ مثلاً راجندر۔ رام سروپ۔ رام سنگھ۔ پھن داس۔ ہنومان۔ پرشاد۔

سری کرشن جی کے ناموں کی پیروی بہت ہی زیادہ کی جاتی ہے۔ مثلاً موہن داس۔ کنھیا لال۔ کرشن۔ پرشاد۔ جگدیش۔ پرشاد۔ جاگی داس۔ برج لال۔ گوپال۔ چند۔ کنھن سنگھ وغیرہ۔

جوتش ہندو قوم علم نجوم کو بہت مانتی ہے اور کوئی کام بغیر جوتش کے حکم اور اجازت کے نہیں کرتی۔ اس کی شادیاں تو عموماً جوتش کے حساب سے ہوتی ہیں۔

ہندو تہوار۔ ہندوؤں کے تہوار عموماً موسموں کی تغیرات سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی جگہ فتح کی یادگار میں وہ تہوار منایا جاتا ہے مثلاً رام میلہ۔ رام چندر جی کی فتح لنکا کی نشانی ہے اور ہولی موسم بہار کی شروعات پر منائی جاتی ہے۔ اور دیوالی دولت کی پوجا کا تہوار ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی کسی بڑی دیوائی کی فتح کا جشن ہے۔

ہندو مذہب { قوموں کے تاریخی حالات سے بخوبی ثابت ہے میں مصر اور یونان اور روم کے مذاہب کی بنیادی نہ پر ہی تھی اور اہل و نیل کے کان ان سے آشنا بھی نہ تھے۔ اس مذہب کی عمارت کب کی تیار ہو چکی تھی۔ یہی نہیں بلکہ ہندو مذہب قدیم زمانہ کے مذاہبوں سے نہایت شاندار اور عجیب و غریب ظاہر ہوا یہ کوئی ایک مذہب نہیں ہے نہ اس کی عمارت کی طرز تعمیر ایک وضع پر ہے۔ اس مذہب کو ایک مشرقی طرز کے نہایت خوشنما عظیم انسان اور وسیع محل سے تشبیہ دیا جاسکتی ہے جو دور سے صرف ایک حیرت انگیز عمارت نظر آتی ہے اور قریب جا کر بغور دیکھنے سے منزل پر منزل چنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ہندو مذہب ایک مذہب نہیں بلکہ مذاہب کا مجموعہ ہے جن کو مجتمع کر کے ان کی مختلف خاصیتوں سے ترتیب دیا ہے اسوجہ سے ان کو سمجھ کر مرکب کہنا بجا نہ ہو گا یہ مذہب دیگر مذاہب کی طرح ایک ہی شخص نے ایک ہی دقت میں وضع نہیں کیا۔ بلکہ اسے مختلف زمانوں رشیدوں اور سنتوں نے جو مختلف زمانوں میں پیدا ہوئے۔ ہزار ہا سال کے عرصہ میں بنایا ہے۔ یہ مذہب کسی ایسے نقشہ نویس کا بنایا ہوا نقشہ نہیں ہے۔ جو کسی ملک کے ایک ایک راستہ کو پیمائش کرتا ہے اور جنگلوں کی گڈ گڈیوں سے لیکر شہروں کی سڑکوں تک کو نقشہ کھینچ کر دکھاتا ہے بلکہ ایسے نقشہ نویس کا نقشہ ہے جس نے کسی اونچے پہاڑ پر بیٹھ کر اس کا عکس لیا ہے اور شہروں کو جنگلوں کے ذریعہ سے منسلک کر دیا ہے۔ مذہب ہندو بہت بڑا ذخیرہ مذہبی خیالات کا ہے اس میں نہ باطل عقائد کا نشان ہے نہ کفر و بت پرستی کا بلکہ یہ ایسا مذہب ہے کہ اگر اس کے نکات اور عظمت دریافت کرنے کیلئے مقدس رشیوں اور باخداؤں کے طریق علم و عمل کو دیکھا جائے تو خدا پرستی کی پوری شان اور توحید کی حقیقی تصویر نظر آئے گی۔ ہندو مذہب کا اصل اصول بالکل اس کے مصداق ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔

مقدس دیدوں میں نہ اسے قوانین ہیں جن سے مغفرت ہوتی دشوار ہو۔ نہ سبب اور سبب کی بغیر محدود و قیدیں ہیں بلکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان جملہ قوانین سے قطع نظر مادہ اور طاقت کے ہر جزو اور ذرہ میں ایک ایسی قوت ہے جس کے حکم سے ہوا چلتی ہے۔ آگ جلتی ہے مینہ برستا ہے اور موت آتی ہے۔ اس کے صفات یہ ہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ پاک ہے اس کی شکل نہیں ہے اور وہ قادر مطلق اور رحیم ہے علما نے وہ اس کی حمد و ثنا اس طرح کرتے ہیں۔ تو ہمارا مان باپ ہے۔ تو ہمارا عزیز دوست ہے تو تمام طاقتوں کا خالق ہے ہم کو طاعت

ہندوؤں کی علامتیں

ہندو ہونے کی کئی علامتیں ہیں۔ ایک تلک ہے اور دوسرے دھوتی ہے تمیسرے پوتی ہے۔ چوتھے جیندو ہے۔ یہ علامتیں جھاتی اور ظاہری ہیں اور ایک علامت مردہ کا آنگ میں جھانا ہے۔

پوتی اور دھوتی بڑی نشانیاں نہیں ہیں۔ بہت سے مسلمان بھی دھوتیاں باندھتے ہیں اور بعض مسلمان پیروں اور بزرگوں کے نام کی چوٹی بھی بچوں کے سر پر رکھتے ہیں۔

صرف تلک اور جیندو اور مردہ کا آنگ میں جھانا اور عقدہ ذکرانا ہندو پن کی خاص علامتیں ہیں عقدہ ذکرانے میں عیسائی بھی ان کے شریک حال ہیں کیونکہ عقدہ صرف مسلمانوں اور یہودیوں کی نشانی ہے۔

تلک ہر ہندو فرشتے کے تلک علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں جس سے ان کی قومیت اور ان کے عقائد کی شناخت ہوتی ہے۔ مثلاً برہمنوں کے تلک عموماً سفید صندل کے ہوتے ہیں اور ماتھے پر تین لکیریں چوڑی

میں کھینچی رہتی ہیں۔ یہ علامت سنوگن و جوگن متوگن کی ہے اور شیو کی پوجا اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ برہمن اکثر ہی تلک لگاتے ہیں کیونکہ سری راجندر جی اور سری کرشن جی کے تلک لگانے اپنی شان کے خلاف

خیال کرتے ہیں کہ وہ دونوں چہتری نسل سے تھے۔ چہتری اور ویش اگر راجندر جی کے ماننے والے ہوں تو ماتھے پر سرخ رنگ کے یا اور کسی رنگ کے تین تلک ماتھے کے طول میں لگاتے ہیں یہ علامت رام جیمن سیتا تین بڑوؤں کی ہے مگر یہ تلک زیادہ تر مدراس اور طیبہ کے علاقہ میں مروج ہے یا یوپی کے علاقوں میں۔

سری کرشن جی کے ماننے والے چہتری اور ویش زعفرانی رنگ کا ایک ٹیکا ماتھے کے پنج میں لگاتے ہیں اور جوگ صرف ہنومان جی کی پوجا کرتے ہیں وہ لال سیندور کا ایک ٹیکا ماتھے پر لگاتے ہیں۔

ویش لوگ یعنی بنیہ نمکشی (دولت) کی پوجا کرتے ہیں اور زرد رولی کا ٹیکہ اس کی علامت کیلئے لگاتے ہیں۔ یہ چند خاص اور بڑی بڑی علامتیں لکھی گئی ہیں درندہ ہندو قوم اور ہندو مذہب کی رنگارنگی پر کچھ لکھنا اور ایک حد مقرر کرنا بالکل ناممکن ہے۔

چھوٹ۔ ہندو قوم کی یہ خصوصیت تمام دنیا میں خالی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ہاتھ کا چھو رکھنا پانی نہیں کھاتے پیتے یہاں تک کہ باپ بیٹے اور بیٹا ماں باپ سے چوت کرتا ہے۔ اور کوئی شخص ایک

برتن میں شریک ہو کر کسی دوسرے کیساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ برہمن لوگ چہتریوں کو اپنے سے کم سمجھتے ہیں اور چہتری ویشوں کو اور ویش شوروں کو۔ اسی طرح تینوں فرشتے شوروں کو بناہیت دلیل خیال کرتے ہیں۔ یہاں تلک کہ اگر کسی شوروں کا سایہ کسی اعلیٰ ذات والے ہندو

پر پڑ جائے تو اس کو بھانا پڑتا ہے اور بغیر غسل کے وہ کھانا نہیں کھا سکتا اس چہوت کی نسبت عقلا کے دو خیال ہیں ایک خرفی کہتا ہے کہ ہندو قوم اسی چہوت کے مسئلہ کے سبب زندہ و برقرار ہے یہ مسئلہ ہنوتا تو ایک وہ یونانی اور اسلامی فاتحین کے اندر جذب ہو کر فنا ہو چکی ہوتی

دوسرا خرفی کہتا ہے ہندوؤں کی کمزوری اور قوی ہوتی کا سبب بھی مسئلہ ہے اور اسی واسطے ہندو بہت تیزی کے ساتھ کم ہو رہے ہیں۔ ہر دس سال کے بعد جب مردم شکاری ہوتی آتے تو ہندو دس بارہ لاکھ کم ہو جاتے

ہیں اور اس کمی کی وجہ یہی ہے کہ ان میں چہوت چہات ہے اور اس کے سبب ان کی جھاتی حالت کمزور ہوتی جاتی ہے اور نسل پر اس کا بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ پھر میں اس خرفی کی دلیل کو تسلیم نہیں کرتا۔ میرے خیال میں پہلا خرفی سچ کہتا ہے۔

چند و تیرتھ۔ ہندوؤں کا کوئی ایسا مذہبی مقام نہیں ہے جو سب ہندو فرقتوں کا مرکز ہو جیسے مسلمانوں کا مکہ ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کا بیت المقدس ہے۔ ان کی تیرتھ بے شمار ہیں اور بڑے تیرتھوں میں یہ

خصوصیت قابلِ لحاظ ہے کہ گنگا یا جمنادریا کے نہان کا تعلق اس سے ضرور ہوتا ہے۔ جیسے متھرا ہردوار بنارس۔ الہ آباد وغیرہ۔

خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھنے والے غائب تین تیرتھ بڑے ہیں (تیرتھ اس بڑی مقدس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کا جانا بہت ضروری مانا گیا ہو۔ ہندو ہر جگہ اور ہر مقام پر ہو سکتا ہے مگر تیرتھ مخصوص مقامات ہی میں ہوتے ہیں۔)

ایک تیرتھ ہردوار ہے۔ یہ مقام رڑکی کے آگے لنگا کے کنارے واقع ہے۔ یہاں صرف گھٹا کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور کوئی مخصوص مورت نہیں ہے (اگرچہ لوگوں نے بہت سے مندے بنائے ہیں مگر ان کا تعلق اصلی تیرتھ سے نہیں ہے) ان سیڑھیوں کو ہر کسی سیڑھی کہتے ہیں

یعنی خدا کی سیڑھی اس مقام پر غسل کرنا باعث نجات خیال کیا جاتا ہے لفظ ہر بھی اسم ذات ہے محفات کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ دوسرا تیرتھ کاشی (بنارس) ہے۔ یہاں بھی لنگا جھاتی ہوتی بہتی

ہیں اور ان میں غسل کرنا باعث نجات سمجھا جاتا ہے۔ اس تیرتھ کا تعلق شیو یعنی ہادیو سے ہے۔ جو اگرچہ محفات خلق و ہر ویش و فنا کا مجموعہ مانا گیا ہے تاہم اس کی حیثیت ذات واحد بھی جاتی ہے۔ یہاں بہت سے مندے

شیونا تھ کے پائے جاتے ہیں اور ہندو علوم کا بھی یہ مقام پرانا مرکز ہے۔ تیسرا تیرتھ تھ گیا ہے۔ یہ جھگڑا دیا کے کنارے ہے اور ویش جی سے اس کا تعلق ہے اور پتلیا جا چکا ہے کہ بش اسم ذات یا ذات نجات کا نام ہے۔ اس تیرتھ میں قدم کے نشان بھی ہیں جس کا طواف کیا جاتا ہے اور سے ہوئے لوگوں کی نجات کے لئے مرام ہوتی ہیں۔

ہندوؤں کی چار ذاتیں جو ہزاروں برس پہلے منوجی نے قائم کیں

برہمن ذات چاروں ذاتوں میں اول اور اعلیٰ مانی جاتی ہے

برہمنوں کو مذکری اور تجارت و زراعت کرنے کی سخت مخالفت کی گئی ہے مگر زمانہ کی مجبوریوں سے وہ آجکل یہ سب کام کرتے ہیں تاہم دیکھا جاتا ہے کہ وہ تجارت و زراعت میں فرقہ دیش سے کم و زیادہ ثابت ہوئے ہیں۔ برہمنوں میں اجتماعی قوت بہت ہے وہ قوم کو بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اپنے غم کو جمع کر لیتے ہیں مگر آجکل ہمانا گاندھی نے جو دیش فرقہ سے ہیں ان کو مات کر دیا ہے۔ یعنی ہندو لوگ برہمنوں سے زیادہ ہمانا گاندھی کا کہنا مانتے ہیں۔ برہمنوں میں سازش کرنے کا مادہ بھی بہت ہے وہ خفیہ کام کرنے میں بڑے ماہر ہیں اپنے راز کو بہت عمدگی کے ساتھ پوشیدہ رکھ سکتے ہیں۔

چہتری سپاہیوں اور حکمرانوں کا فرقہ ہے بہت بھولا، بہت سیدھا بہت شریف مزاج بہت بہادر۔ اس گروہ میں سازش کا مادہ کم ہے۔ کھری اور صاف صاف بات کہہ دیتا ہے برہمن قوم کا لوہ مذہبی اعتبار سے کرتا ہے مگر حکومت کی حکمت میں جب برہمن دخل دیتے ہیں تو چہتریوں کا کام خراب ہو جاتا ہے کیونکہ چہتری رعایا کی ہمدردی و انصاف میں مذہبی تعصب کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

چہتری امیر ہوں یا غریب بھروسہ کے قابل ہوتے ہیں۔ بات اور زبان کی پاسداری ان میں بہت ہے اور ہندوؤں میں یہی ایک ایسا فرقہ ہے جس کی خصلتیں انسانی عیوب سے مٹوا پاک ہیں اور کوئی گرفت ان پر نہیں ہو سکتی گو کوئی انسان فرشتہ نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ برائیاں ہر آدمی میں ہوتی ہیں۔

ویشی یہ تجارت پیشہ قوم ہے سود خوری اس کا جوہر ہے دولت جمع کرنے میں اس کو خوب مہارت ہوتی ہے۔ چہترم کے تو جوڑو اور قریب کر سکتی ہے۔ رات دن اس کو روپیہ کی فکر رہتی ہے دوسروں سے مال حاصل کرنے میں وہ بڑی بے رحم ہے۔ ہندوؤں یا ہندوؤں کے علاوہ کوئی دوسری قوم ہندوؤں کو سود کے ذریعہ اس کا خون چوس کر اس کو باطل بنا کر دینے سے بھی نہیں ڈرتے۔

وہ مذہب کی پابندی بھی دولت کیلئے کرتے ہیں ان کی جس قدر عبادت ہے ان کا حاصل مقصد روپیہ ہے۔

یہودیوں کے سوا دنیا کی کسی قوم میں روپیہ کی حرص اتنی نہیں ہے جتنی ہندوؤں کے دیش فرقہ میں ہے اسوا سٹلے ان پر بھروسہ کرنا بہت دشوار ہے کیونکہ وہ روپیہ کے لئے اپنے قریبی رشتہ دار کی بھی پروا نہیں کرتے ہیں۔

شودر کم عقل۔ جاہل۔ توہم پرست۔ جلدی دوسروں کا اثر قبول کر لینے والے۔ خلاف عقل افواہوں سے بھوک اٹھنے کے قابل اپنی بستی و بیچارگی پر صابر و شاکر اور ہزار ہا سال کی غلامی کے سبب خود داری کے ضمیر سے عروم لوگ ہیں۔ اگر یہ اعلیٰ ہندوؤں کی غلامی سے آزاد ہو جائیں تو صدیاں گزرنے کے بعد بھی خود داری کا احساس ان میں پیشکل پیدا ہوگا۔ بنگال میں لاکھوں شودر چند صدیاں پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور اسلام قبول کرنے سے ان کو انسانی مساوات کی آزادی مل گئی تھی مگر اب تک ان میں غلامی اور ذلت کے جذبات موجود ہیں اور تقاعدیوں کے بعد بھی ان کو اعلیٰ نہیں کر سکا کیونکہ ان کے خون اور نسل کا اثر شاید ہزاروں برس باقی رہے گا۔

جیور رکشاشا۔ ہندوؤں کے چاروں فرقوں میں برہمن اور ویشی فرقہ کے لوگ اس احساس میں سب سے زیادہ ہیں چہتری اور شودر اس کی پروا نہیں کرتے۔ جین مذہب میں جاندار کی حفاظت سب سے ضروری سمجھی گئی ہے۔ اور تحقیق کیا جائے تو ویشی فرقہ میں یہی زیادہ ملے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ چہتری لوگوں کا کام چونکہ لدائی ہے اسوا شودر بھی وہ خونریزی سے نہیں گھبراتے۔ چہتری گوشت بھی کھاتے ہیں اور شودر بھی چونکہ سب گوشت کھاتے ہیں اسوا سٹلے جیور رکشاشا کی انکو کچھ پروا نہیں ہے۔

برہمن اگر تہہ جیور رکشاشا میں مضبوط ہیں مگر ویشی فرقہ کی طرح زیادہ تعصبات ان میں نہیں ہے۔

کفایت شعاری۔ کفایت شعاری یا نجوسی میں ہندو قوم بہت بدنام ہے مگر برہمن چہتری۔ شودر و نجوس اور حد سے زیادہ کفایت شعار نہیں ہوتے صرف ویشی فرقہ اس صفت سے متصف ہے۔ یہ نہ بھنا چاہے کہ ویشی فرقہ میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔ تصور کے دوسرے رخ کو دیکھا جائے تو اس فرقہ سے ملک کی مالی اور حساسی حالت سنبھلی ہوئی ہے اور مالیات ہی پر ملکوں کی زندگی منحصر ہے۔ ویشی فرقہ نہ ہو تو برہمن چہتری اور شودر اقوام کی مالی تنظیم پاش ہو جائے۔ ہندو قوم کی خیر خیرات کا دار مدار بھی زیادہ تر اسی تجارت پیشہ فرقہ پر ہے۔ عرض قطع نظر مذکورہ برائیوں کے اس فرقہ میں خوبیاں بھی بہت سی ہیں اور جب سے ہمانا گاندھی جیسے بزرگ اس فرقہ میں ظاہر ہوئے ہیں اس وقت سے تو اس کی عزت ہر اعتبار سے بڑھ گئی ہے۔

ہندو عقیدوں کی شاخیں

سب سے پہلے ہندو مذہب کا حال لکھا جاتا ہے۔ اس مذہب میں دو فرقے ہیں۔ ایک ویدانتی کہلاتے ہیں۔ دوسرے پوراناہک یعنی پورانوں کے احکام کے پابند ویدانتیوں میں بھی دو فرقے ہیں۔ ایک دوامیت باوادی جو کہتے ہیں کہ مایا سے پرہیز کرنے کی جگہ کو بنایا ہے۔ دوسرے اوامیت باوادی جو کہتے ہیں کہ پرہیز خود جگہ روپ ہو گیا ہے۔ اس بات کا کچھ صحیح پتہ نہیں چلتا کہ وید اور پوران کس زمانہ میں تحریر ہوئے کیونکہ سانکھ سوتروں میں دو جگہ ویسکا حوالہ دیا ہے۔ ۱-۵-۶-۳۵۔ اور وہ ویدانت سوتر کی تردید کرتا ہے۔ یوگ سوتر ۲۵ سانکھ کے پاک کو تسلیم کرتا ہے۔ ویسکا سوتر نیار اور سانکھ دونوں کے سوتروں کو قبول کرتا ہے۔ نیار سوتر ویدانت و سانکھ کی تردید کرتا ہے۔ مہانسا ان سب کی اور مہنڈ باکی قدانت کو قبول کرتا ہے۔ مہانسا یا درسی کا بھی حوالہ دیتا ہے ویدانت یا پچوں مذکورہ بالا کے اصول کی تردید کرتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون پہلے ہوا اور کون پیچھے (دیکھو شرح پانچول بابوراج امد لال مترجم) کسی پستک میں اس کی تصنیف کے سہ سال نہیں ملے منسکوت کی جس میں مہی کتاب کو دیکھئے۔ سب میں بھی لکھا گیا کہ ارجن نے پوچھا بنگوان نے کہا یا فلاں شخص نے پوچھا نارو نے یا ہادیو نے یا فلاں نے جواب دیا۔ لہذا وید اور پوران کی صحیح تاریخ کبھی مشکل ہے۔ اگر مہی کتاب موسومہ مہنڈ آف انڈیا کے باب صفحہ ۶۶۶ میں لکھا ہے۔ کہ تین وید پائے ہیں۔ ۱- اتھرو وید ۲- یجور وید ۳- سب سے پہلی کتاب متعلق وید جو وید کے بعد تصنیف ہوئی تعداد میں ۲۵۰ ہیں اور یہ سب گوتم بد کے عہد کے بعد تیار ہوئی ہیں جن میں وید کی دو تقریبیں کی گئی ہیں۔ ایک گرم کاٹھ۔ دوسرا گیان کاٹھ، اس سے ظاہر ہے کہ علاوہ تین وید کے اور جس قدر تصنیفات ہیں سب دو ہزار چار سو یا دو ہزار پانسو برس کے عرصہ کی ہیں۔

ان سب ویدوں اور پورانوں کو بیاس جی ادران کے چیلوں کی نسبت منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھے اور ترتیب دے دی۔ یہ بیاس مہارشی تھے۔ مہا بھارت انہی کی تصنیفات سے ہے۔ ان کے باپ کا نام پرام اور ماں کا نام سمت دی ہوتا۔ بیاس جی پیدا ہوئے ہی بگل کو چلے گئے اور وہاں مذہب کی تعلیم پائے رہے۔ ان کا اصل نام کرشن۔ دے باق ہوتا لیکن وید کے جمع کرنے اور مہا بھارت کے تحریر کرنے میں انہوں نے شہرت حاصل کی۔ تب سے یہ وید بیاس کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں۔

ویدوں میں زیادہ تر دیوتاؤں کی پوجا بات اور بھجن کا بیان ہے

جس کا نتیجہ مرگ (جنت کا) ملنا لکھا ہے۔ برہم کا مختصر بیان ہے۔ لیکن بعد میں جو اوپ نشد تصنیف ہوئے ہیں ان میں برہم اور کرم وغیرہ کی مدال اور مفصل بحث کی گئی ہے۔ یہ صحیح پتہ نہیں چلتا کہ ان کا مصنف کون شخص گذرا ہے اور اس کے کیا حالات تھے۔

وید۔ اوپ نشد۔ مہان۔ نیار۔ سانکھ۔ ویسکا۔ چار پاک ایسے طول طویل ہیں کہ اگر بہت مختصر خلاصہ بھی ہر اک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہو جائے۔ لہذا ہم نے ہر ایک موقع پر کتاب پر ہر ایک کا جدا گانہ اعتقاد و نسبت خالق و مخلوق و موت و حیات و جزا و جزا وغیرہ لکھ دیا ہے جس قدر شاخیں ویدیت کی ہیں ان سب کی چوبیس شاخیں ہیں۔ بھگت بہت سی شاخوں کے ایک رامانجی ہیں۔ جو رامانج کے پیروکار ہیں۔ بھگت کہلاتے ہیں۔ سندھیسوی کی بارہویں صدی میں یہ رامانجنداس کے نواح میں ہوا ہے اس نے ایک نیا طریقہ جاری کیا۔ اس شخص کا مصنف ویدانت سارتمو سارتمو میں لکھتے ہیں مہا ہے۔ اس کے پیروکار رانچندر جی کی پوجا کرتے ہیں۔ سنگھ چکرادار اپنے جسم پر دیتے ہیں۔ افکا ملک ماسٹے پرایک خاص نمونہ کا ہوتا ہے۔ اس نے خلافت اوامیت برہم شکر اچارج کے دلیل کی ہے اور ہر ایک روح کو علیحدہ اور متحد دیتا ہے اور مایا کی تردید کی ہے رامانج کرام بھگت کہتے ہیں اور اوتار ملتے ہیں۔ جو دہویں صدی عیسوی میں ایک شخص رامانند پیدا ہوا۔ اورادوہ جناس میں اپنا امت جاری کیا۔ رامانندی ملک مشہور ہے۔ اس کے اور بھی فرقے ہیں جو رامانج سے اختلاف کرتے ہیں یہ دشمن کو مانتا ہے یا س کے پیروکار شمالی ہند میں بہت ہیں تیلی داس گوشائیں جس نے رامانند کی تصنیف کی اسی فرقے سے تھا۔ یہ تیلی داس منٹلہ میں پیدا ہوا اس وقت جہانگیر کی سلطنت دہلی میں تھی۔ اس کے باپ کا نام آمارام تھا۔ اسکے بچپن کا نام تیلی داس تھا۔ راج پور میں جو ضلع باندہ میں ہے پیدا ہوا تھا۔ اس کی وفات ۱۶۲۲ء میں ۱۹ سالوں کی عمر میں ہوئی۔ رامانند کا قول ہے کہ مایا جیو پریشیہر تین چیزیں انادی ہیں۔ سوامی دیانند جی باقی آریہ سماج نے بھی اس کی تقلید کی ہے۔

اسی زمانہ میں ایک شخص دکن میں بمقام گلیانا سسی بہ آئند تیرتہ میں پیدا ہوا۔ یہ مقام کالا ہار علاقہ مدراس میں واقع ہے اس نے اپنی نئی تعلیم لوگوں کو دی۔

ایک پتھ گبیر کا ہے۔ یہ گبیر بنارس میں قوم کا جولاہہ تھا یہ مسلمانوں کے مذہب کی طرف مائل تھا۔ وہ انیت کا کائل تھا۔ اس کے نزدیک نفات کی تیر فضول تھی مورتی پوجن کو برا کہتا تھا۔ اس کے نام سے بہت سی تصنیفات

پرجن وغیرہ کی قسم سے ہیں۔ جو اکثر پوروکاران پنڈت کبیر گایا کرتے ہیں۔

ایک داؤد پنتی ہیں۔ یہ داؤد قوم کا دھرمی تھا۔ اسکا پنڈت اجیر جیپو میں بہت ہے۔ کوئی خاص بات اس کے پنڈت میں قابل ذکر نہیں۔

ایک مایا لال والے ہیں۔ یہ شخص مالوہ کا رہنے والا قوم کا راجپوت تھا اس کے پوروکار داراشکوہ برادر شاہ اورنگ زیب کو سادہ ہوا تھے ہیں۔

ایک پوران نامی ہیں جو پوران نامہ کے پوروکار ہیں۔ یہ پوران نامہ قوم کا کھتری ہے۔ ہندو میل کھنڈ کا رہنے والا تھا۔ ہندو مسلمان دونوں مذہب کو ماننا تھا۔ (تفصیل میری کتاب فاطمی دعوت الاسلام میں ہے)

ایک مادہ ہوا چاریرہ۔ اس کا اصلی نام یاسد یو چاری تھا جب سے وہ سینا سی ہوا تب سے اس کا نام مادہ ہوا چاریرہ ہو گیا۔ اس کو اندر تیر تھ

بھی کہتے ہیں اور پوران پر گیا یعنی کامل گیا سی نامزد کرتے ہیں۔ یہ قوم کا برہمن تھا۔ اس کے باپ کا نام مہیاک بھٹ تھا۔ ۱۱۱۱ء میں اس کی

پیدائش ہے۔ مادہ ہوا چاریرہ کے پوروکار بیان کرتے ہیں کہ یہ بایوکا اوتار ہے۔ سری رام چندر جی کے عہد میں ہنومان بایوکا اوتار رہا۔ اور کھجک میں

وشنوکا اجات سے بایوکا مادہ ہوا چاریرہ کے روپ میں اپنا اوتار دھارن کیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ وشنو بھگوان (خدا تعالیٰ) ہی قائم و دائم ہے۔

مادہ اور روح کا اس کے حکم سے ظہور ہوتا ہے۔ جیو (روح) اور مادہ سے ظکر عمل ہوتا ہے اور بھگتی سے روح کو نجات ملتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ۷۰۷۰

ہے جب دنیا کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ برہم کا دن کہلاتا ہے اور جب قیامت ہوتی ہے تب برہم کی رات کہی جاتی ہے۔ برہم کی استری (ہوی) چھپی پر

کرتی (مادہ) کو طاقت بخشی ہے اور جب جیو (روح) اور پر کرتی (مادہ) مل جاتے ہیں تب اُس میں تین گن (صفات) پیدا ہو جاتے ہیں رجو گن۔

ستو گن۔ سکو گن۔ جیو (روح) تین قسم کے ہیں۔ ایک مکت جوگ جو دائم و اصل ذلت ہیں۔ دوسرے تم جوگ جو ہمیشہ جنم میں رہیں گے تیسرے سنساری جو ہمیشہ دنیا میں رہیں گے۔

ایک مت پنڈت شیونرائن کا ہے۔ جو غازی پوروکار راجپوت تھا یہ کسی گورو کو نہیں ماننا تھا اور قصوف کا قائل تھا۔

ایک سوامی نارائن گجرات میں ہوا ہے اس کا پنڈت بھی علیحدہ ہے یہ مورتی پوجن کے خلاف تھا اور خاص کر بلہ چاری گوسائیں کے بالکل

خلاف تھا۔ ایک نانک پنتی ہیں۔ یہ پنڈت کبیر سے ملتا ہے۔ بابا نانک ۱۹۶۹ء میں پنجاب میں پیدا ہوئے۔ یہ ذات کے کھتری تھے۔ نانک صاحب کا گرتھ

صاحب مشہور ہے نانک پنتی چیلہ سر بال رکھتے ہیں جسکو کس کہتے ہیں گردن سے اوپر استرے سے بال نہیں منڈواتے اکثر نیلا لباس پہنتے

ہیں۔ ان میں ذات کی تمیز نہیں ہے۔ ایک بگتی ہیں مختلف ذات کے لوگ

کھالیتے ہیں۔ ان کے آپس میں سلام کا طریقہ واہ روہ کی فتح ہے ان میں اکالی بھی کہلاتے ہیں ان میں ایک اور اسی ہیں جو گورو گوبند سنگھ کے گرتھ کو نہیں مانتے۔ ان میں سھری اور رنر علی سادہ بھی ہوتے ہیں یہ سترے

اوندے بجا کر بھیک مانگتے ہیں اکالی دیوی کا پامک بیان کرتے ہیں مختلف ذات کے ہندو نانک پنتی ہیں۔

سھری شنگر چارج۔ جو دیک کا نامی مفسر گزرا ہے۔ اسکی پیشہ وغیرہ کے باب میں بہت اختلاف ہے۔ مگر آخری نتیجہ جو صحیح پایا گیا وہ مختصر

یہ ہے کہ راجہ بکیرا جیت کے وقت میں یہ آچارج موجود تھا۔ یہ شنگر چارج مقام کلانی علاقہ مدراس علاقہ میں پیدا ہوا تھا۔ آٹھ برس کی عمر میں برائے نام

سینا سی ہو گیا۔ مزید انڈی کے گوبند جی کو جو سکھ دیو بھٹ کے نام سے مشہور تھا اور راجہ بکیرا جیت کا باپ تھا اپنا گورو بنایا۔ اور پورا سینا سی ہو گیا

۳۲ برس کی عمر میں بعض کہتے ہیں ۴۰ برس کی عمر میں مر گیا۔ اس شخص نے گوتم بدھ کے مذہب کے خلاف ہندوستان میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور

ہندوؤں نے بدھوں کو ہندوستان سے نکال دیا۔ مگر ایک مورخ کا بیان ہے کہ اس نے کبھی بدھوں سے جھگڑہ نہیں کیا بلکہ اس چارج کی تحریرات

سے پایا جاتا ہے کہ وہ بدھ مت سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا (دیکھو رسالہ تھیسا سوسنٹ او یار نومبر ۱۹۱۹ء جزوی صفحہ ۱۷۷) مغربی محقق جنہوں

نے مشرقی ملک کے حالات دریافت کئے۔ خیال کرتے ہیں کہ جوگ سوٹر اور بھاشا لکھنے والا پاتھل مقام گوترا میں جو خطہ کشمیر میں واقع ہے پیدا ہوا۔

اس کی ماں کا نام گونیکا تھا مغربی محقق اس کی ترقی کا زمانہ ۴۴۴ء سال قبل پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعد نروان گوتم بدھ کے بتلاتے ہیں

کیونکہ یہ لوگ سوٹو پاتھل میں زیادہ تر بدھ کی فلسفی ہے مگر اور لوگ دس فیصدی پہلے حضرت عیسیٰ کے پاتھل کی موجودگی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کچھ

حالات زندگی پاتھل کے معج دریافت نہیں ہو سکے (رسالہ تھیسا سوسنٹ او یار ستمبر ۱۹۱۹ء) مگر یہ روایت واقعات تاریخ کے بالکل خلاف ہے۔

ایک آریہ سماجی ہیں۔ یہ آریہ سماج سوامی دیانند سرستی نے ابھی حال میں شروع کیا ہے۔ سوامی دیانند سرستی گجرات کے رہنے والے سینا سی تھے

جمیر میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تصنیف ستیا رتم پرکاش ۱۸۸۵ء میں الہ آباد میں طبع ہوئی۔ یہ سوامی پوران اور مورتی پوجن کے خلاف تھے۔

ان کے نزدیک محض برہمن کے گھر میں پیدا ہو جانے سے کوئی برہمن نہیں ہو جاتا۔ خدا روح کو مادہ اور انی کہتے تھے انہوں نے پورے ہندو مذہب کے خلاف اپنا مذہب جاری کیا ہے۔

جن فرقوں کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے ان کے علاوہ بہت سے فرقے وید مت کے فقیروں کے ہیں جن کے مختصر حالات ذیل میں لکھے

جائے ہیں منجملہ ان کے ایک پنج دیو کے پوجنے والے ہیں۔ ایک لکھی پورو

والے۔ دوسرے رو دو رسمہر داسے والے تیسرے سنکا دی اسمہر داسے
داسے چوتھے برہم سمہر داسے والے۔ پانچویں مر جادو اسمہر داسے
سنجہر پانچ مرقومہ بالاکے ایک سری ویشنو ہیں۔ ان کے چار حصے ہیں دیوا
نندہ رامانندہ ہرمانندہ۔ رائے وانندہ۔ سری وشنو رامانندہ کے چیلے
ابہرہوت مارگی کی بارہ قسمیں ہیں۔ ایٹشانندہ۔ کبیر جولاہہ۔ دیاتش چاہدیشیا
راجہوت۔ سرستھانندہ۔ بہاوانندہ۔ دھنا جات۔ ستیتا نار۔ ہرنا نندہ
پڑمانندہ۔ سری انندہ۔

ان بارہ میں سے ایٹشانندہ کے چیلے تین ہوئے۔ کرشن داس۔ اگر داس
کپل بابا۔ کپل بابا کے چیلے ملوک داس اور ملوک داس کے چیلے جنت رام
جیون داس۔ گوہر دین داس۔ گومتی داس ہوئے ہیں۔ یہ سب چیلے صرف
وہ ہیں جنہوں نے کچھ کچھ نئی ایجاد کر کے اپنے عقیدے اور نشان کا سکھایا
بھلا ہے۔ چنانچہ سری انندہ کے چیلے ہیرا کی جٹا دیاری ہوئے ہیں۔ ایسے
ہی سب میں ایک دوسرے سے کچھ تیز رکھی گئی ہے۔

پنج دیوا پاسک کے جو رو دو رسمہر داسے والے ہیں ان کی تقسیم یہ ہے
پہلے وشنو سوامی اچارج ہوئے۔ ان کا چیلہ بلیہ چارج تھا۔ اس کی اولاد
میں بٹھل داس۔ برہم بھگت سری گردہرائی۔ گوہند رائے۔ بالکشن۔ گوگل
ناتھ۔ رگونا تھ۔ حدونا تھ۔ گھنڈام۔ آٹھ شخص ہوئے ہیں۔ ان میں سے
صرف گوگل ناتھ گدی نشین ہوئے جن کے چیلے کہتری۔ سورن۔ گجراتی
بنے۔ سیدھ گجراتی بنے۔ اکثر شور۔ اکثر برہمن ہیں۔ یہ لوگ آپس میں
بجے سری کرشن یا بجے گوہال بولتے ہیں۔ اب باقی رہے تین۔ ان میں
سے برہم سمہر داسے والدہ ہوانندی دکن میں ہیں۔ اور سنکا دی اسمہر داسے
داسے گوگل کے گوسائیں ہیں اور مر جادو اسمہر داسے والے ترڈنڈی دیوا
دکنی برہمن ہیں۔ ان کے علاوہ رادو بابھی ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ چنڈ
رادو بابھی۔ سبکی بہادر رادو بابھی۔ یہ زمانہ لباس رکھتے ہیں۔ سنیاسی
فقیروں میں مسر سولی۔ پوری۔ بہار تی۔ تین حسین ہیں۔ پوری اور
سجارتی کے پانچ چیلے ہوئے۔ سموہ لنگی۔ سموہ گودر۔ سموہ اوگھر۔ سموہ
سموہ اورہ باہو۔ برہم مٹس۔ ان پانچوں نے ساتھ ساتھ چلائے ایک تیراگ
کا پنڈہ۔ دوسرا چلیوں کا پنڈہ۔ تیسرا گورکھنا تہی کن پٹھوں کا پنڈہ چوتھا
شبیروں کا پنڈہ۔ پانچواں بام مارگیوں کا پنڈہ۔ چھٹا کھلیوں کا پنڈہ۔ ساتواں
اگھورتوں کا پنڈہ۔ ایک گروہ فقیروں کا آن پتی ہے۔ ان کے نو گروہ بنکے
ہیں۔ اودا آسی۔ گنج بخشی۔ رام دی۔ سترہ شابی۔ گوہند سنگھی۔ تری ناگا
واوہ پنچتی۔ پرآن ناتھی۔

ان چھ گروہ فقیروں کے علاوہ اور بہت سے فرتے ہیں۔ جو سنیاسی
کہلاتے ہیں اور پھر سے رہتے ہیں۔ انہیں سے بعضے اور کچھ کام نہیں کرتے
صرف اپنے ہاتھوں کو چرچر کیا کرتے ہیں۔ بعضے اگھوری ہوتے ہیں

بعضوں کا کوئی منتر نہیں ہوتا۔ بعضے مختلف لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔ بعضے
صرف کھلی اور گوشت کھاتے ہیں۔ بعضے آزاد ہیں۔ اپنے فرائض کی کچھ
پر واہ نہیں کرتے۔ بعضے شراب یا اور نشہ کی چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔
بعض صرف ایک یا تین یا پانچ ایسات فرقوں سے بھیک مانگتے ہیں۔
بعض فرتے میوہ جات ہی کھاتے ہیں یا کوشا گھاس یا پتے یا گودا دودھ
یا گہوہوں کی کھیر یا دی یا کھن یا شیرہ کھانا ہی نواب سمجھتے ہیں۔ بعضے
گاڑی بان طوطے اڑاتے والوں بلکاروں کے جسم کو دھو کر اس کا متحرک
بناتے ہیں۔ بعضے دیہات یا جنگلوں میں اپنی خواہش کے واسطے بستے
ہیں بعض گائے۔ ہرن۔ گھوڑا۔ سور۔ بندر۔ ہاسکی کی پوجا کرتے ہیں بعض
اپنی بزرگی کیلئے ایک جگہ دو زانو بیٹھ کر مراقبہ کرتے ہیں۔ بعض رات دن
میں صرف ایک مرتبہ کھاتے ہیں۔ بعض ایک دن درمیان دیکر بعض چار
پانچ چھ دن بعض پنڈرہ دن میں ایک دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض آٹو یا گدھ
کے پردوں کو پہنتے ہیں بعض تختے۔ چار بائی یا چٹائی پر بیٹھتے ہیں یا کوشا
گھاس یا اونٹ کے بال یا بکری کی اون کا کھیل اور ہتے ہیں یا چڑھ پہنتے
ہیں۔ بعض ننکے رہتے ہیں۔ بعض بے بال بے ناخن بی ڈاڑھی یا بے
بال رکھتے ہیں۔ بعضے صرف تل چاول کی خوراک پر گزارہ کرتے ہیں۔ بعض
اپنے جسم میں راکھ ملتے ہیں۔ بعضے اپنے جسم اور ہاتھوں میں مچھا گھاس
بال۔ ناخن جھڑے۔ کچھو یا ناریل کے چھلکے یا بھیک مانگنے کا برتن لئے
پھرتے ہیں۔ بعض گرم پانی پیتے ہیں یا چاولوں کی پیچ باجٹھ کا پانی یا دودھ
پانی جو تھمی کے برتنوں میں رکھا جادے پیتے ہیں۔ بعضے کوئی دھات یا کوئی
سمتے والی چیز یا تین پائی کی لکڑی یا کھوپری یا تلوار رکھتے ہیں اور اپنی پاکی
پر مضور رہتے ہیں بعض دھوئیں اور آگ کے سامنے پتے ہیں۔ یا ایک پر پر کھڑے
رہتے ہیں۔ یا ایک ہاتھ کو اوپر اٹھائے رکھتے ہیں۔ یا کھنٹوں پر چبکے
رہتے ہیں انہیں سب باتوں میں اپنی نجات سمجھتے ہیں بعض دھتھی ہوتی
آگ یا کونکوں میں گھس جائے سے یا دم روکنے سے یا اپنے تئیں پتھروں
پر جھلنے سے یا کسی آگ یا پانی میں کود پڑنے سے اور اپنے تئیں ہلاک
کرنے سے اپنی کتنی ہونا بیان کرتے ہیں بعض محض لفظ اوم۔ وشنو
سوامی۔ سوہا کا دلیفہ پڑھتے ہیں اپنی کتنی جانتے ہیں بعض اس امر مطمئن
ہیں کہ وہ برہما۔ اندر۔ روہر۔ وشنو۔ دیوی۔ گمار۔ ی۔ ماتری۔ کاتیا مینی۔
چندرا۔ اوتیا۔ ودن۔ باسوا۔ سونی۔ ناگا۔ جکش۔ گندھرب۔ اسور۔
کرڑ۔ کبہر۔ مہورگ۔ راکشش۔ پریت۔ بھوت۔ کسمند۔ پرشاد۔ گپتی۔
دیور۔ شی۔ برہم۔ رشی۔ راج رشی کونٹکار۔ زے ہیں۔ یا زمین۔ پانی۔ ہوا
پہاڑ۔ ندی۔ جھلمہ۔ جہیل۔ سمندر۔ جوہر۔ چاہ۔ درخت۔ چھاوی۔ پھل
گھاس وغیرہ کو پوجتے ہیں۔

ہندو مذہب کے چند ضروری الفاظ

اوم - اسم ذات - باعث اور بنیاد و منبعِ نگر تمام موجودات - ازل و ابداً
برہم - اسم ذات - بمعنی اللہ (ایکو برہم دو تینو ناستی وید میں ہے یعنی ایک ہی اللہ ہے دوسرا نہیں ہے)۔

دھرم - مذہب - دین - ایمان - عقیدہ -
مست - مذہبی شرف - خاص عقائد کا گروہ - رائے - عقیدہ - طبیعت
دو یا - علم - علم دین - معلومات ظاہری
ایشور بھگتی - خدا کی بخت - خدا کی اطاعت - عشق الہی - رضا آبی
برہما جی - صفت خلق - ذریعہ پیدائش عالم خالق - اسلامی لفظ کن کے بمعنی طاقت ایجاد و صفت برچوگن -

پرہم آتما - ذات بخت - ذات مطلق - لفظی معنی روح کل -
بشن جی - صفت باتیہ - باعث بقائے عالم سنوگن کا مقام - حواس دل اور انانیت سے بالاتر -

مہاتما - عارف - بزرگ - لفظی ترجمہ روح عظم -
- آتما کے معنی روح مہا کے معنی عظم -

جوگ - ملنا - وصل ہونا - علم تصوف درویشی
اندر - اندری یعنی حواس کا قادراور مالک - خوت تخیلہ - بارش کے دیوتا کو بھی اندر کہتے ہیں -

آتما روپ - یعنی پنج روپ اپنا ہی روپ ہے - تمام نام اور صفت آتما یعنی ذات ہے - مگر زمین معصوف ہے تمام صفات عالم اس سے مہیا ہوتی ہیں - یہاں پر مراد کلام ہے کہ جسم سے دھروے نظر اٹالی سکتی اور اندر یعنی مالک وقار روح اس کے ضبط اختیار سے دھروا ہر گویا تھا حواس کا تعلق دل سے ہے دل مرکز مہا رتوت ہائے مذکر تخیلہ ممتزہ اور حافظہ کا ہے یہ چاروں دیوتا عا ہر گئے تھے مگر ان کی قید سے بھی دھرو آزاد ہو گیا - ضبط حواس و دل ذرقت خیال کی برکت سے دھرو کا تصور تقدیر کی منزل تک پہنچا -

راجپس - حس و محسوسات کا اثر اور دل کے خطرات جو انسان کے قلب کو متحرک اور بے آرام رکھتے ہیں - بدکار اور برے جنابات و خیالات کے لوگوں کو بھی اس نام سے یاد کرتے ہیں -

دھیان شغل - تصور مراقبہ فکر -
چھیر سنگر - چھپر یعنی شیدادودہ اور ساگر یعنی سمندر یا بحر یعنی بحر شہر جسم

یہ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان سب عقیدوں طریقوں کی تفریق کس کس وقت میں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ ان فقیہوں نے ایک نہ ایک بات لیکر دوسرے سے اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے - مگر بلا لحاظ کسی خاص فرقہ کے اعتقاد کے جوگ شاستروں کے مطابق جو عام عقائد جوگیوں کے ہیں وہ یہ ہیں -

جوگیوں کے عام عقائد

(۱) کوئی ایک سب سے بزرگ خدا - ایشور ہے جو پاک ہے - اور وہ ایک ایسی روح ہے جو تمام دنیا پر محیط ہے - اور تمام مخلیوں اور تمام خواہشوں سے آزاد ہے - اس کا نشان لفظ اوم ہے - وہ پیدا کرنے یا محافطت کرنے والا دنیا کا نہیں ہے - اور نہ ان باتوں سے اس کا کچھ تعلق ہے -

(۲) دنیا میں ہیشمار روہیں ہیں جن سے سب جاندار موجود ہیں - اور وہ سب انادی (ازلی) ہیں - وہ روہیں پاک ہیں ان میں تغیر و تبدل نہیں ہے - لیکن وہ دنیا میں رہنے سے رنج و راحت معلوم کرتی ہیں اور جو اسی لاکھ قسم کی جون غالب میں جنم لیتی پھرتی ہیں -

(۳) دنیا کسی کی پیدا کی ہوئی نہیں ہے بلکہ ازلی ہے - دنیا کے ظہور بدلنے سے نہیں لیکن وہ قوت جس سے ظہور بدلے رہتے ہیں یکساں ہوتی ہے - اسکی ذاتی یا اصلی حالت کو جس سے وہ بنتی ہے پر کرتی (مادہ) کہتے ہیں جس میں تین گن یعنی صفات ہیں - سنوگن - رچوگن - متوگن مادہ بھی باعتبار اس کے صحیح اجرا کے انادی ہے - اس کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے - اس کی حالت کے تغیر و تبدل سے دنیا کا ظہور ہے جس سے تمام دنیا مرکب ہے -

(۴) علاوہ روح کے ایک چت بھی ہے جسکو خیال و من کہتے ہیں اور وہ من تینوں گن مذکورہ بالا کے تابع ہے اپنی کی وجہ سے من میں مختلف تبدل ہوتے رہتے ہیں - من خود چیتن نہیں بلکہ روح کی نزدیکی سے اس میں احساس پیدا ہوتا ہے - بیرونی تعلقات کا اثر من پر پڑتا ہے - اسی کے مطابق من میں تغیر ہوتا ہے - پھر عریان کا عکس اس پر پڑتا ہے - اسی سے من دنیا کے رنج و راحت کو معلوم کرتا ہے - اصل میں من روح کی میٹک (۵) خیال کے پانچ کام ہیں اول صحیح رائے قائم کرنا - دوم غلط تہیز کرنا سوم کسی بات کا خیال کرنا - چہارم نیند - پنجم یادداشت اور یہ پانچوں کام رچوگن - سنوگن - متوگن سے کسی ایک کے علیہ سے پیدا ہوتے ہیں -

(۶) مثل دنیا کے تمام موجودات جو محسوس ہوتی ہیں - باعتبار اپنی اصلیت کے انادی ہیں - صرف ان کے ظہور میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن کسی اصلیت ضائع نہیں ہوتی - جب ایک صورت سے دوسری صورت پلٹی ہے وہ محض اس کی صورت کی تبدیلی ہوتی ہے - اور جب وہ صورت جاتی رہتی ہے - اسی مادہ کی کوئی دوسری صورت پیدا ہو جاتی ہے

میں بکثرت کو نہایت مقام ہے جہاں شری بشن جی کا قیام ہے یہ مقام نات ہے نصرت و دیانت یعنی سلوک کے ایک مقام کا نام ہے۔

چتر بھوج - چار ہاتھ والی صورت یا مورتی شری بشن جی کی چتر بھوج تصویرات عام طور پر بازار میں فروخت ہوتی ہیں ایک ہاتھ میں سنگھ ہے جو مبداء عالم ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے ہاتھ میں چکر ہے جو اکال سروپ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

قیصرے ہاتھ میں کمال ہے۔ جو طاقت کا مصدر یعنی ایشور روپ ہونا ظاہر کرتا ہے۔ چوتھے ہاتھ میں پدم یعنی کنول کو بھول ہے جو ان کو سرور و آرام و اطمینان کا مرکز ثابت کرتا ہے یعنی ست چت آئند روپ ظاہر کرتا ہے۔

گرو ٹی - گرو شری بشن جی کا داہن یعنی سواری ہے یہ سواری چت یعنی قوت متحیہ ہے جو ہر انسان میں موجود ہے۔ گرو ٹی سانپ کا دشمن ہے۔ سانپ سننے یعنی واہات باطلہ میں ان کا رفع کرتا ہے۔ چت ہے یہ مثالی مورت ہے۔

وچار - غور - فکر - دیوی سرسوتی - طاقت - علم و گویائی۔
اٹل پدوی - دہر و کا مقام - قطب اعظم۔
گمن - خورسند و مطن۔
ورشن - دیدار - نیارت
پرہم ہنس - عارف باللہ - سنت - برہی از ہر صفت - واصل ذات
ولی - درویش۔

کلپنا - دھم - ادگون - آمد و رفت - ہیرایش اور موت - ننا - رخ۔
لکھ چوراسی - چوراسی لاکھ قالب جو اہل ہنود کے عقیدہ کے مطابق چرخ قدرت میں گھرے ہوئے ہیں
روپ - صورت - حسن - جلوہ۔

ابھان - پندار - غرور
جڑہ بھرت - نام درویش دلی۔
ویاکرن - قواعد زبان سنسکرت۔
استھان - مقام۔
وامدیو - نام درویش دلی
ڈنڈ - سونٹا۔

کنڈل - کشکول گدائی
اودھوت و تاتریہ - نام درویش۔
سنیاسی - وہ ہے جو گرہن دنیاگ یعنی اخذ و ترک سے آزاد ہو
اوداسی - وہ ہے جو پرہیز و پرکرت یعنی ذات و صفات کی قیود سے آزاد ہے۔

گویندر - بشن - بھگوان - ان سب الفاظ کا اشارہ ذات بحت و ذات الہی کی طرف ہوتا ہے۔

مہادیو - دیوتاؤں میں سب سے بزرگ جس کے سپارے زمین و آسمان اور ہر سر عالم ہنود قائم ہیں۔ ان کی سواری ہیل ہے۔ ان کے مندر میں پنڈی (عفو مخصوص) لوہا ایک ہیل کی صورت ہوتی ہے۔

پاربتی - مہادیو جی کی بیوی کا نام ہے۔
جتارون - خدا کا ایک نام سری کرشن کے نام کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے
رجوگن - صفت آفرینش - برہما جی - عالم فضا۔
ستوگن - صفت قیام - بقا - بشن جی - آسمان - باعث ہست
تموگن - صفت فنا - شیو جی - زمین۔

رام چندر جی - ادوہ کے بڑے راجہ۔ جو کچھ سال کے لئے تارک دنیا ہونگے تھے اور جن کی بیوی سیتا جی کو لٹکا کر بہن رابڈاون چرا کر لے گیا تھا جس پر ان کی اس سے لڑائی ہوئی اور وہ فتنیاب ہوئے۔ ہندوان کو خدا کا اذکار یعنی مظهر مانتے ہیں۔
اجو دیہیا جیض آباد میں ان کا پایہ تخت تھا

سیتا جی - سری رام چندر کی لائق بیوی۔
پچمن جی - سری رام چندر کے بھائی۔
ہنومان جی - سری رام چندر کے سپہ سالار پہاڑی قوم کے راجہ جنہوں نے راون کے مقابلہ میں راجندر کی امداد کی تھی۔ ہندوان کو ہندو کی صورت مانتے ہیں۔

سری کرشن جی - مقرر کے حکمران خاندان میں تھے۔ مہا بھارت کی شہو دیوانی میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ گیتان کی کتاب ہے۔ ہندوان کو اوتار مانتے ہیں مہا گول بندر بن - ہوار کا میں ابھی کے نام پر مندر ہیں۔ موہن - کنہیا جی شام - ماہوہر ابھی کے نام ہیں۔
ہندوستانی ہندوؤں کی وہ حصہ آبادی بلکہ کچھ زیادہ ان کی پیرو ہے۔
ارجن - سری کرشن جی کا چیلہ۔ مہا بھارت کی دیوانی کا مشہور سپہ سالار۔
بشٹ جی - رام چندر جی کے گرو استاد مشہور کتاب یوگ بشٹ کے مصنف بڑے عارف تھے۔

بہار و راج جی - بشٹ جی کے فرزند ان کا گوترا جنگ ہند میں چلا آتا ہے بہار و راج سمرتی ان کی تصنیف ہے۔
پراشر جی - یہ بہار و راج کے فرزند تھے بشن پوران اور پراشر سمرتی کے
ریاس جی - پراشر جی کے فرزند تھے۔ چاروں دید کے مفسر مہا بھارت کے مصنف مشہور عالم ہیں
سکھ دیو جی - دیاس جی کے فرزند تھے۔ شریو بھاگوت کے مصنف۔ ان کے بعد صلی اولاد کا سلسلہ نہیں رہا۔

سکھ

سکھ ایک قوم ہے۔ جو پنجاب کے صوبہ میں رہتی ہے۔ یوں تو دنیا کے ہر مقام پر اور ہندوستان کے ہر شہر میں سکھ لوگ موجود ہیں۔ مگر ان کا اصلی گھر پنجاب ہے۔ سکھ نہ ہندو ہیں نہ مسلمان نہ عیسائی۔ نہ موسائی۔ بلکہ ایک نئی قسم کے لوگ ہیں۔ ان کا مذہب اسلام سے بہت مشابہ ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو ایک وحدہ لا شریک مانتے ہیں۔ بتوں کو نہیں پوجتے۔ اور خدا کی ذات و صفات میں کسی غیر کو شریک نہیں کرتے اور خدا کی وحدت کا عقیدہ ان کا اور مسلمانوں کا بالکل ایک ہے۔ فرق صرف رسالت کے مسئلہ میں ہے۔ کہ وہ رسول کو ایسا نہیں مانتے جیسا مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

سکھ مذہب کی عمر پانچ سو برس کے قریب ہے۔ یا برابر شاہ کے زمانہ میں بابا نانک صاحب ایک دردیش گزرے ہیں۔ انہوں نے سکھ مذہب کی تسلیم شروع کی تھی۔ بابا گرو نانک صاحب تارک دنیا فقیہ تھے اور مسلمان فقہاء کی طرت دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کی حکمت اور خدا شناسی کے طریقے نظر اقوال میں سنایا کرتے تھے۔ ان کے مريدوں نے وہ اقوال ایک کتاب میں جمع کر لئے۔ اور گرو نانک صاحب کے علاوہ ہی بہت سے ہندو مسلمان بزرگوں کا کلام اس میں شریک کر دیا۔ اور اس کا نام گرنٹھ صاحب رکھا۔ صاحب کا لفظ ایسا ہی ہے جیسا مسلمان قرآن کو شریف کہتے ہیں۔ سکھ لوگ گرنٹھ صاحب کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس کو ریشمی غلافوں میں رکھتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی طرح گرنٹھ صاحب بھی محل کے اوپر رکھ کر پوجا جاتا ہے۔ سکھوں کے بڑے بڑے مندر ہوتے ہیں جن کو گورو دار کہا جاتا ہے۔ گورو دارہ کے معنی ہیں پیر کا پڑوس مرشد کا ہاٹا ہادی کا اصل خانہ۔

سکھوں کے کسی گورو دارے میں بت نہیں ہوتے وہاں صرف گرنٹھ صاحب رکھا ہوتا ہے۔ اور سکھ گرنٹھ صاحب کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔ امرتسر میں سوئے کا مشہور مندر ہے جس کو دیکھنے کیلئے یورپ امریکہ تک سے سیاح آتے ہیں۔ اس مندر میں بھی سوائے گرنٹھ صاحب کے اور کوئی شے نہیں ہے۔ سکھ اور سنگھ۔ گرو نانک صاحب کے زمانہ میں اور ان کے بہت بعد تک یہ فرقہ فقیرانہ طرز کا رہا۔ مگر گرو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ میں یہ جماعت سکھ سے سنگھ بن گئی۔ سنگھ کے معنی شیر کے ہیں۔ گرو گوبند سنگھ صاحب نے سکھوں کو فوجی سپاہی بنا دیا۔

صرف تین باتوں میں سکھ لوگ ہندوؤں سے مشابہ ہیں۔ ورنہ ان کی ہر چیز مسلمانوں کی مثل ہے۔ ایک تو وہ ہندوؤں کی طرح چہرے کے بعض حصوں پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے ہمراہ آنا دوسرے کے ساتھ کھانا پینا ان کے ہاں رائج نہیں۔ اور دوسرے ان کے مردے دفن نہیں ہوتے۔ بلکہ جلانے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ گائے کی حفاظت کو اچھا خیال کرتے ہیں۔

گائے کی تعظیم بھی انہوں نے ہندوؤں کے میل جول سے سیکھی ہے۔ ورنہ ان کے مذہب میں تو بید کی جیسی سخت تاکید ہے۔ اس کے لحاظ سے کسی غیر خدا کی عظمت ان کے ہاں جاری نہیں رہ سکتی۔

مردہ کا جلانا بھی ہندو رسم و رواج کی صحبت کا اثر ہے۔ اور اگر یہ سکھوں کا مذہبی حکم بھی ہو۔ تب بھی سکھ محض اس رسم کے سبب ہندو نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ بات اصول مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔

سکھوں کے ہاں مسلمانوں کی طرح تہجد کی نماز ضروری بھی مانتی ہے۔ کچھ بچی رات کو بیدار ہونا اور یاد الہی کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان ثلاثہ قرآن کو صبح کے وقت ضروری سمجھتے ہیں۔ سکھ بھی گرنٹھ صاحب کو صبح کے وقت پڑھنا لازمی قرار دیتے ہیں۔

سکھوں کا کلیہ۔ سکھوں کے ہاں مسلمانوں کی طرح سر پر کچڑی یا تونا ضروری ہے۔ عورتوں پر رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہاں تک کہ وہ بدن کے کسی حصہ کے بالوں کو آئستہ یا پتلی نہیں لگاتے۔ وہ بڑے خدا اور شاندار چہرے ہونے میں ان کی آنکھوں میں کچھ بلی رات کے جاگنے کے سبب پُر لطف خاما پوجا جاتا ہے۔

پانچ لگتے۔ ہر سکھ کیلئے پانچ لنگوں کا رکنا ضروری ہے۔ گلا کا ت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

(۱) کیس (مر کے بال)

(۲) کرود (چوٹی سی چھری جو سر کے بالوں میں ہتی ہے)۔

(۳) گنگھا (جو سر کے بالوں میں لگا رہتا ہے)

(۴) کڑا جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے۔

(۵) کچھ (جانگیا)

عبادت کے دو فرض۔ سکھوں کیلئے عبادت کے دو فرض بہت ضروری ہیں۔ ایک بچہ رات سو رچ نکلنے سے پہلے خدا کی جاتی ہے۔ جس کو ان کی زبان میں "جب جی صاحب" کہتے ہیں۔ دوسرے شام کو سو رچ چھینے سے پہلے یا دھوا کھجاتی ہے۔ اس کا نام ان کی زبان میں "رو راس" ہے۔ ان کے علاوہ اور عبادتیں بھی ہیں۔ مگر وہ ان دو کی طرح فرض اور لازمی نہیں ہیں۔ مثلاً "جب صاحب" سکھ ہی صاحب "آسا کی دار" وغیرہ

سکھوں کا اسلام۔ سکھ آپس میں سلام کرتے ہیں تو یہ لفظ کہتے ہیں "سری واہ گرو کا خالصد سری واہ گرو کی فتح" اور صرف "واہ گرو کی فتح" بھی کہتے ہیں غلطو میں ست سری اکال بھی سلام کی جگہ لکھا جاتا ہے۔

سکھ مذہب { یہ کتاب سکھ قوم اور سکھ مذہب کی معلومات کا خزانہ ہے۔ از حضرت خواجہ حسن نظامی قیمت ۸۰ } دفتر منادی دہلی سے ملے گی۔

ہندوستان کے پانچ مذاہب

چودہ نکات

نوشہ جناب مولانا محمد نظام الدین صاحب انجمن تحریک آباد دکن

ہندو

(۱) ہندو مذہب ایک بڑا مذہب ہے جس میں برہمن، کشتری، ویشی اور شودر کے چار طبقے ہیں۔ ہر مذہب کے اپنے اپنے اصول ہیں۔ ہندو مذہب کے اصول یہ ہیں کہ ہر مذہب کا حق ہے۔ ہر مذہب کے اپنے اپنے عقائد ہیں۔ ہندو مذہب کے عقائد یہ ہیں کہ ہر مذہب کا حق ہے۔ ہر مذہب کے اپنے اپنے عقائد ہیں۔ ہندو مذہب کے عقائد یہ ہیں کہ ہر مذہب کا حق ہے۔ ہر مذہب کے اپنے اپنے عقائد ہیں۔

(۲) ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔

(۳) ہندو مذہب میں عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔

(۴) ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہندو مذہب میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند بھائی عورت کو بھائی کی بیوی کے طور پر دیکھتا ہے۔

نہ لکھا۔ اسی دکن کے چلی مقام میں ایک مندر ہے۔ اس میں عورتوں کے آسنوں سے انہی تراشیدہ تصویریں کھورت کے ساتھ وقت و احوال کی تصویریں نظر کر سکتے ہیں۔ ان چاروں نے عورتوں کو باطل بے شرم بنا دیا ہے۔ چاروں کے لئے ایک دیوا اسی عورتوں کا روہ ہوتا ہے جن کا عقد مذہب دیول کے دیوتا سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ چاروں کی خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔

(۵) ہندو مذہب کے لئے چاروں کی خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔ اور اس کا کوئی بڑا مکان اور عورتوں میں بیٹے ہیں۔ اور اس کا پیشاب نذر ہے۔

(۶) عورت اگر حیض سے ہو تو ہندو مذہب میں باریک ناپاک سمجھی جاتی ہے۔ چلی کر اس کے ہاتھ سے ان ایام میں کھانا پینا ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ مکان کے سب

رہنے والوں سے ملجوڑ یا ٹوکر کے کونے میں یا دروازہ سے باہر بیٹھے کا حکم ہے۔ (۷) ہندو لوگ پیشاب کر کے استنجہ پانی سے صاف نہیں کرتے اور

فصد بھی نہیں کرتے۔ اس لئے پیشاب سے روحوں، نفوس اور مینوں کا انتقال کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بچا تو بچا ہے مگر بچہ ہی ہندو لوگ داوا و نماز سے

دیگر چاروں میں جتنا رہتا ہے۔ ران اور کر دیکھنے سے یہ کیفیت معلوم ہو سکتی ہے کہ عورتوں میں بدبو ہے۔ اتنا پیدا ہو جاتا ہے۔ عورت خاوند سے اس وجہ سے اکثر

مشغور رہتی ہے۔ اور دوسروں سے اجازت ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے لوگ بدنام ہو جاتے ہیں۔

(۸) ہندو اگر برہمن عورت سے کسی صورت میں شادی نہیں کر سکتا۔ برہمن اگر برہمن کو قتل کر دے تو نہ ہتھیار نہیں لاد نہیں۔ برہمن اگر برہمن کو قتل کر دے تو سارا گنہ قصاص کے قابل ٹھہرتا ہے۔ گلاب ایسے جرم کا قانوناً قصاص کی

تحت فیصلہ ہوتا ہے۔ برہمن کو جی خدمت سے مستثنیٰ کئے جاتے ہیں۔ مگر اوپر یہی تحفظ کی خدمت چھتری قوم کے حقوق ہے۔

(۹) ذات کے ہندو اور برہمن قوم کے دم درواج جدا گانہ ہیں۔ برہمن لوگ ذات کے ہندو کے حکوم سمجھتے ہیں۔ بلو چاری ان کا برہمن ہوتا ہے۔ جوان کو باہر نہیں لگا سکتا۔ برہمن بچے ہندو کے ساتھ تعلیم نہیں پاسکتے۔

ہندوؤں کے گھر کی صفائی اور کاشتکاری برہمن کے ذمہ ہے۔ برہمن عورت ذات کے ہندوؤں کے بچوں کو دودھ پلا سکتی ہے۔ مگر برہمن عورت برہمن بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی۔ نہ برہمن کا بچہ ہندو کھا سکتا ہے نہ ساتھ کھا سکتا ہے۔ (۱۰) ہندوؤں کی کتاب مذہبی کا کوئی خاص نام نہیں ہے۔ احکام مذہبی مختلف ویدوں، منتر، پیلوں اور اقوال ریشیوں پر جاری ہیں۔ جن کی تسخروں میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور اب تک باہداد حکومت ہر ہی برہمن کے لئے یہ کتابیں از نوئے مشا ستر تصنیف اور دیکھنا ممنوع ہیں۔

نایابین۔ مہا بھارت اور گیتا جو کہ شرف جی سے منسوب ہیں یہی مذہبی کتابوں میں داخل ہیں۔

(۱۱) ہندوؤں کا مرد بھلا یا جاتا ہے۔ اور برہمن کا مرد، واکٹر نہیں کیا جاتا ہے مرنے کے بعد ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ وہ حسب اعمال دوسرا جنم اختیار کرتے ہیں۔ یا تو کوئی راہبر ہوتا ہے۔ یا کوئی جانور وغیرہ دندہ ہوتا ہے مرد و مہلانے کے باعث ان کے بزرگوں پیشواؤں اور ریشیوں کا کہیں یہ نہیں ہے۔

(۱۲) ہندوؤں میں شراب۔ جوا۔ سود۔ بادو، ناچنا، گانا، کھیل۔ کو مذہباً جائز ہے۔ اور یہ لوگ بھوت پلست کے قائل ہیں۔ برہمن لوگ تو بے انتہا ان پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

(۱۳) ہندوؤں میں عورتوں کو بازی لگا کر جیتنے اور مارنے کی رسم قدیم سے ہے۔ نیز تکر و ذہباً جائز ہے جس کو برہمن چاری کہتے ہیں۔

(۱۴) ہندوؤں کی عبادت گاہ کا نام مندر یا متوالہ ہے۔ ان میں شیوا۔ ہادیو۔ یا گیش کی مورتیں رکھ کر پوجتے ہیں۔ مٹی، بھول، پانی ڈالتے ہیں۔ جنم کاتے ہیں۔ اور عبادت کے بعد مندر کو منتقل کر دیتے ہیں۔ برہمن کے بعد کوٹری کہتے ہیں جس میں بالارا یا اور کسی شی کا بت بٹھار پڑتے ہیں۔ گڑی حسد سے چھوئی ہوتی ہے۔ ہندو کے مندر میں برہمن نہیں جاسکتا۔ برہمن کے مندر میں ہندو بھاری جاسکتا ہے۔ ہندو گناہ کے معاوضہ میں برہمن کو کفارہ یا دان دیتا ہے۔ نیز پٹھاؤں پرانے کو یا اولاد کو قرآن کر دیتے ہیں یعنی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ اکثر زبان کاٹ کر بھی چڑھا دیتے ہیں متمثل ہندو کفارہ میں بڑے بڑے چندے تو ہی خدمت و تعلیم کیلئے دیتے ہیں۔

ہندو لوگ تدبیر کے قائل ہیں۔

عیسائی

(۱) عیسائی مذہب میں خدا۔ اس کا بیٹا یعنی حضرت عیسیٰ اور روح القدس میں اجسام کو مانتے ہیں۔ انجیل ان کی مذہبی کتاب ہے۔ اور اس کو حضرت عیسیٰ کے شاگردوں نے ان کے اقوال کو فہرستاً جمع کیا ہے۔ اگر کوئی کالا عیسائی ہوگا تو اس کا گرجا اور مذہم درواز علیحدہ ہوں گے۔ کالے اور گورے میں امتیاز رہیگا اور کالا گورے کی خدمت مدت العمر ادا کرتا رہیگا۔

(۲) عیسائی مذہب میں یسوع کی ماری کوئی رسم نہیں ہے۔ عدالتی قادیان سے مشقی لے سکتے ہیں۔ در نہ عزیزوں کو جائداد جو کہ گناہ دے کر تقسیم ہو جاتی ہے۔

(۳) عیسائیوں میں صرف ایک عورت سے شادی کرنا جائز ہے عورت ذہباً وراثت سے محروم ہے۔ مگر عدالت سے گناہ حاصل کر سکتی ہے مرد عورت صرف زنا کی صورت میں عدالت سے طلاق حاصل کر سکتے ہیں اور بیوہ یا مطلقہ عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔

(۴) عیسائیوں میں خدا۔ خدا کے بیٹے اور روح القدس کی پرستش لازمی ہے۔ مذہبی پیشواؤں کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔ عیسائی دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہیں۔ ایک برائٹ سنٹ جو پندرھویں صدی میں سکوالہ مارٹن کو تھوڑا قلم ہوا ہے دوسرا لیٹھنلک جو قدیم روپا یو پ کا گروہ ہے۔ ایک گروہ ن عورتوں کا گرجاؤں خالقہوں میں پیشواؤں اور بچاریوں کی خدمت کرتا ہے۔ یو پ یا مذہبی پیشوا شادی نہیں کرتا۔ دوسری صورت میں اپنی منگو پر لکھا کرتے ہیں۔ مگر چونکہ عیسائیوں میں سور کا گوشت مذہباً جائز ہے۔ اس لئے اس کا تکرار عورتوں کے افعال میں ہو جاتا ہے۔ اور ناجائز تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ گوشت کا انسانی خصائل پر روا کا ایسا اثر ہوتا ہے۔

(۵) عیسائیوں میں گائے کی پرستش نہیں کرتے۔ نہ اس کا گوبر اور پیشا استعمال کرتے ہیں۔ البتہ عبادت میں ناپاکی کا کوئی محاذ نہیں کیا جاتا۔

(۶) عیسائیوں میں حیض کی صورت میں کچھ محاذ نہیں کیا جاتا۔ البتہ حکمتاً پرہیز کیا جاتا ہے۔ اور عورت دوسرے کالوں میں مصروف رہتی ہے۔

(۷) عیسائیوں میں بھی استنجا نہیں کرتے۔ مگر چونکہ ان کی پرستش الہی ہے کہ کپڑوں کو جلد تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس لئے زیادہ بدبو نہیں آتی۔ اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۸) عیسائیوں میں شروع شروع میں عدم تعاون کی تعلیم تھی۔ مگر بعد میں عدالتی قانون رائج ہو گیا عیسائی پیشوا مجسم سے اقبال گناہ کرا کے فرزند خدا سے معافی دلانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ عورتیں اپنا راز ظاہر کر کے ان پیشواؤں کے مہندے میں بھنس جاتی ہیں۔ عیسائیوں میں مذہبی پیشوا جتنی خدمت سے مشغول ہیں۔ تحفظ ملازم سپاہ سے کیا جاتا ہے۔

(۹) سابق میں عیسائی لوگ دوسروں سے بہت تعصب رکھتے تھے کھانا پکانا چھو کر گورے اور کالے عیسائی میں بہت فرق ہے۔ کالے عیسائی سے گورے عیسائی تمام ادنیٰ کام لیتے ہیں۔ البتہ دودھ وغیرہ لے کر پی سکتے ہیں۔

(۱۰) عیسائیوں کی مذہبی کتاب انجیل ہے۔ جو حضرت عیسیٰ کے شاگردوں نے علیحدہ علیحدہ حضرت عیسیٰ کے اقوال کو ترتیب دیا ہے اور وہ کھیلے شاگردوں کے نام سے موسوم ہیں مگر کہیں ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور یہ سب نسخے ترجمہ کی صورت میں ہیں۔ اصل زبان انجیل کی عبرانی تھی۔ ترجمہ بھی

حقیقت سے وقتاً فوقتاً اور ضرورتاً تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ بہت سادہ
انجیل کا توراۃ زبور سے حاصل کیا گیا ہے۔

(۱۱) عیسائی مذہب میں مردے دفن کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے پیغمبر اور
مذہبی پیشواؤں کا ترتیب سے چہ نہیں جلنا کہ کہاں دفن ہیں۔ مردہ جلانے کا رواج
اب عیسائیوں میں پورا ہے۔ مسیح تاسخ کا اعتقاد عیسائیوں میں نہیں ہے۔
(۱۲) عیسائیوں میں شراب، بھجرا، سود، ناچا، گانا، کھیل کو مذہب کا جز
ہیں۔ اہم پرستی بھی ہے۔

(۱۳) عیسائیوں میں عورتوں پر برہمچیت کی بازی لگانے کی رسم موجود ہے
اور بچہ سے زندگی بسر کرنے کا بھی رواج ہے۔ پوپ اور مذہبی پیشواؤں کو
شادی کرنے کا حکم نہیں ہے۔

(۱۴) عیسائیوں کے عبادت گاہ کو گرجا کہتے ہیں۔ اس میں حضرت عیسیٰ
اور حضرت مریم اور دیگر پیشواؤں کی تصویروں بھی رکھی جاتی ہیں۔ عبادت
صرف مذہبی پیشواؤں اور گرجا میں۔ گورے عیسائی کے گرجا میں کالا عیسائی عبادت
کے لئے نہیں جاسکتا۔

گناہ کے لئے صرف صلیب کا نظارہ کافی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ
ہے کہ سارے عالم عیسائی کا گناہ حضرت عیسیٰ نے اپنے سر لے لیا ہے۔
عیسائی جائیدادیں اور زمینیں مذہبی اشاعت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔
عیسائی تدبیر کے قائل ہیں۔

بودھ

(۱) بودھ لوگ ایک خیالی وحدانیت کے قائل ہیں۔ امان میں بدھا اور ان
کے اوتاروں کے اقوال کی عبادت کرتے ہیں۔ سب کو مساد یا مذہبی نبیاس
میں جھکنا یعنی خیرات پر گزارہ کرنے کا حکم ہے۔ بدھا کے یہ اوتار بھی ہوتا
لہلاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ بدھا نے گویا دوسرا جنم لیا۔ بدھا اکثر ہاتھی پر
اور ہنس کی صورت میں بھی پیدا ہوا ہے۔ جن کے چار کھانے یعنی مذہبی لوگ چید بابا
کے مشہور غار ہائے اجیش میں ذریعہ لہوا پر نقوش ہیں۔

(۲) بودھ مذہب میں غالباً نیوک کی رسم نہیں ہے۔ مگر اولاد نہ ہونے کی
صورت میں ہندو قانون کی مطابق متبنی لے سکتے ہیں۔

(۳) بودھ مذہب میں پیشواؤں کو شادی کرنا حرام ہے۔ گرو بکر لوگ
ہندو قانون کے پابند ہیں۔

(۴) بودھ لوگ بوجھ تو ہیں۔ مگر غیر انسانی برہمنوں کی بھی پرستش کرتے
ہیں۔ ان پر شاموں کے لئے بھی ایک گروہ عورتوں کا پرستش گاہوں میں بچاؤں
کی خدمت ادا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ ایک فقیرانہ زندگی بسر کرنے کا مذہباً حکم
رکھتے ہیں۔

(۵) بودھ مذہب میں ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔

(۶) بودھ مذہب میں ہندوؤں کا ایسا عمل ہے۔

(۷) بودھ لوگوں میں ہندوؤں کا ایسا عمل اور مذہبی ہی کیفیت ہے۔

(۸) بودھ مذہب میں بھی قتل ممنوع ہے۔ مگر دوسری رسمیں مثل ہندوؤں کے
ان میں راج میں جنگ کرنا بھی ممنوع ہے۔ غلطی کے عوض جھکنا پسند کر لیتے ہیں۔

(۹) بودھ لوگ ہر کسی کے ہاتھ کا کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور بلا امتیاز عبادت
بھی کرتے ہیں۔ مگر عبادت کا حق پجاری کے ذمہ ہوتا ہے۔

(۱۰) بودھ مذہب کی کوئی خاص مذہبی کتاب نہیں ہے۔ بدھا کے اقوال
ان کے جانشینوں نے جمع کئے ہیں۔ دوسرے صورت میں عدالتی قانون پر مبنی ہے
(۱۱) بودھ مذہب میں مردے جلانے جاتے ہیں مگر بدھا کی ہڈیاں دانت اور
بال کثر مقامات میں رستہ (ایک گنبد یا ستون) بنا کر اس میں دفن کئے گئے ہیں
اور لوگ اس کا طواف کرتے ہیں۔ بودھ مذہب میں بھی مردہ دوسرا جنم لیتا ہے۔

(۱۲) بودھ مذہب میں ہندوؤں کا ایسا اعتقاد ہے۔

(۱۳) بودھ مذہب میں بائبل ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔ مذہبی پیشواؤں
کو شادی کرنا ممنوع ہے۔

(۱۴) بودھ مذہب کے معبود کو "چیتا" کہتے ہیں۔ جس میں ایک رستہ بند کر
اس میں بدھا کی کوئی جسمی یادگار مثلاً ہڈی یا دانت رکھا رہتا ہے۔ جس کا طواف
بودھ لوگ کرتے ہیں۔ اور پیشوا لوگ درجہ بدرجہ اپنی اپنی جھنڈیاں لگا دیتے ہیں
گناہ کا کفارہ دوسرا جنم خیال کیا جاتا ہے۔ بودھ لوگوں کی ساری جائیداد مذہبی وقف
بھی جاتی ہے۔ بودھ لوگ تدبیر و تقدیر پر کسی براعتقاد نہیں رکھتے۔ انفرادی کام یا عبادت
کے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں۔

سکھ

(۱) سکھ مذہب دو ڈھائی سو سال سے گرو نانک کے اقوال اور کلمات پر وجود میں
آیا۔ شروع میں اس مذہب کی فقیروں کے گروہ کی صورت میں تھی۔ گرو نانک کے
عبادوں کے جانشین چھ گروہوں اور سلطنت قائم کر سکھاؤں سے نئے قواعد
فائدہ کر کے اس گروہ کو سنگھ کا خطاب یا اور ان کو گیس یعنی بال، کنگھا، کنگن یا
لوہے کا کارا اور کرپان رکھنے کا حکم دیا۔ ان سب کے شروع میں صرف کافی ہوتا ہے
۲۔ سکھ مذہب میں غالباً نیوک کی رسم نہیں ہے۔ مگر ہندو قانون کے مطابق
متبنی لے سکتے ہیں۔ اکثر بھائی کی عورت بھائی کے پاس جاسکتی ہے۔

۳۔ سکھ لوگ بھی عام طور پر ہندو قانون کے پابند ہیں۔

۴۔ سکھ لوگ مود میں اور ان میں دیوا داسی عورتوں کا ایسا گروہ نہیں
ہے۔ ہندو قانون کے پابند ہیں۔

۵۔ سکھوں کے مذہب میں بھی غالباً ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔

۶۔ سکھ مذہب میں بھی ہندوؤں کا ایسا پرتاؤ کیا جاتا ہے۔

۷۔ سکھ لوگ بھی پیشاب سے ہندوؤں کی طرح ناپاک رہتے ہیں اور ناپاک وغیرہ نہ تراشنے سے بدبو زیادہ نمایاں رہتی ہے۔

۸۔ سکھوں کی کوئی آزاد سلطنت نہیں ہے اور نہ کوئی اس قوم کا خاص قانون ہے البتہ ہندوئی قانون سے فیصلہ ہوتا ہے۔ ان میں زیادہ تر ہندو رسوم مروج ہیں۔ جن کی خدمت غالباً سائے گروہ کیلئے لازم ہے۔ تحفظ کے جہتہ بنا کر مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

۹۔ سکھ اپنی قوم اور زمین کے کھاتہ کا کھانا کھاتے ہیں۔ عبادت ان کی صرف گرتھ صاحب یعنی گرو نانک اور دیگر گروں کے اقوال کے کتاب کی ہوتی ہے۔ ان میں میٹھوں اور گروہوں کے درایج ہیں سب کے علیحدہ سو سات تئیاں ہیں۔ ہندو پجاری سکھوں کے گرو دارہ میں پوجا کر سکتے ہیں۔ ۱۰۔ سکھوں کی مذہبی کتاب کو گرتھ صاحب کہتے ہیں جس میں گرو نانک اور دیگر گروں کے اقوال و بیانات درج ہیں گرو نانک کے اکثر و بیشتر اقوال اسلام کی فضائل کے متعلق ہیں۔ مگر ان کے جانشین گروں نے قوت و سلطنت حاصل کرنے کی عرصہ سے نئے اقوال و احکام ترتیب دیے اور ان کے پابندی کا حکم دیا۔

۱۱۔ سکھوں میں گرو نانک کا تو مزار ہے۔ باقی سب کے مردے جلانے جاتے ہیں اور راکھ دفن کر دی جاتی ہے۔ غالباً ہندوؤں کی طرح سکھوں میں دوسرے جنم کا اعتقاد ہے۔

۱۲۔ سکھ مذہب میں بھی ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔

۱۳۔ سکھوں میں بھی غالباً ہندو کا ایسا رواج ہے۔

۱۴۔ سکھ عباد گاہ کو گرو دارہ کہتے ہیں جس میں گرو نانک کے اقوال

اس کتاب گرتھ صاحب بہت حفاظت سے رشی رومالوں میں باندھ کر رکھتے ہیں اوس کا طواف کرتے ہیں اور اس کے ارد گرد بیٹھ کر اقوال اور ستر پڑھتے ہیں۔ گرتھ صاحب پر پیچہ پال چڑھاتے ہیں۔ گناہ کا کفارہ پادان دیا جاتا ہے اور خیرات کی جاتی ہے۔ منہول لوگ برست پڑے رقوم گرو دارہ کے شہنشاہ کیلئے دیتے ہیں۔ تدبیر کو مقدم جانتے ہیں

مسلمان

۱۔ مسلمانوں میں صرف ایک مذہب اسلام ہے۔ اگرچہ ان میں بھی منافق ہیں۔ مگر اہل عقائد مذہب میں سب یکساں ہیں۔ شاہ و گدا یکساں و غریب و عبادت اور رسوم کے ایک ہی قانون کے پابند ہیں۔ کوئی امتیاز نہیں۔ قرآن حکیم سب کی ہدایت کرتا ہے۔ اگرچہ کئی باجاء اسلام سے مشرف ہو جائے تو اس کو مسلم کہیں گے نہ کہ کھلی باجاء مسلم اور نو مسلم سب اسلام کے پیغمبر کے پیچے یکساں حقوق کے مستحق ہیں۔

۲۔ اسلامی قانون سے مسلمان کی صورت میں اپنی عورت کو اولاد کی

فاصلہ کسی غیر مرد کے پاس نہیں بھیج سکتا۔ اور اولاد مرد یا بیوہ بتنی نہیں لے سکتے۔ اگر اولاد نہ ہو تو خیریت تو خیر بیوہ کا شرعی حق ادا کرنے کے لئے جلد اطفال کر سکتے ہیں ایک عورت کی عاقد نہیں کر سکتی۔ کی عاقد و نہ تو درکار عورت کسی غیر خرم شخص سے گفتگو نہیں کر سکتی۔

۳۔ مسلمان مذہباً چار نکاح کر سکتا ہے مگر اس کے لئے قانون ہے کہ کن عورتوں میں ایسا ہونا چاہئے ورنہ صرف ایک عورت منکوحہ شریک حال و مال رہتی ہے۔ عورت وراثت سے محروم نہیں ہوتی اور عاقد کے مرنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ مرد اور عورت دونوں مذہباً طلاق حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۔ مسلمان بلا شرکت غیر سے صرف خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں جبکہ رب العالمین کہتے ہیں۔ عبادت میں سوائے خدا کے کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ مسلمانوں میں سنی و شیعہ کے گروہ بہت مشہور ہیں بشیخہ و حنفیہ ایران میں زیادہ ہیں مگر سنی تمام ایشیا و یورپ کے کچھ حصہ اور افریقہ کے نصف براعظم پر مسلط ہیں۔ ہندوستان میں چند سال سے ایک نیا گروہ قادیانیوں کا پیدا ہو گیا ہے۔ مگر یہ سب گروہ عبادت اور نیا زندگی میں خدائے واحد اور احکام قرآن کے پابند ہیں۔ جو یہ مسلمان پر فرض ہے البتہ

اقوال و معنی اسلام جو احادیث سے تعبیر کئے جاتے ہیں وہ مسنون ہیں۔ ۳۴۵ جن پر کسی گروہ کا عمل ہے کسیکا نہیں۔ فرض میں سب یکساں ہیں البتہ واجبات میں اختلاف ہے جس کا اسلام پر کوئی اثر نہیں ہے مسلمانوں میں کوئی گروہ عورتوں کا دیوار اسی ایسا نہیں ہے۔ پیران حضرت سوا اپنی شرعی منکوحہ کے کسی عورت سے تعلق نہیں رکھ سکتے۔ خلاف عورت میں حد شرعی کی سزا کے مستوجب ہوتے ہیں۔

۵۔ مسلمانوں میں مذہباً بول و برار ہذا دونوں کا ناپاک ہے اگرچہ چیتا پڑ جائے تو مزار جائز نہیں جب تک وہ حصہ پاک نہ کر لیا جائے۔

۶۔ مسلمانوں میں مذہباً بعض کی صورت میں مردہ مبارک نہ منع ہے۔ ورنہ ہر حالت میں عاقد کی شریک حال رہتی ہے۔ پیار و محبت سے محروم نہیں کی جاتی گھر گشتی کے کاموں میں باطل مردہ و فاسق ہے

۷۔ مسلمانوں میں پیشاب کے بعد استنجہ کرنا مذہباً لازمی ہے اور خطہ ہونیکی وجہ سے کوئی قطرہ پیشاب کا کپڑوں میں جذب نہیں ہوتا۔ اس لئے کپڑے اور بدن صاف و پاک رہتا ہے۔ بچوں کے لئے خطہ لازمی ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے لئے مسنون ہے۔ نو مسلم بچوں کا جو چہ برس کے اندھوں خطہ کرنا دینا لازم ہے۔

۸۔ مسلمان اگر کسی غیر قوم سے یا کثیرہ و غلام سے شادی کرے تو اس کی اولاد محروم ہو کر نہیں ہوتی بلکہ اکثر غلاموں نے باوجود شہادت اور جنوں کے عہدہ حاصل کئے ہیں۔ کسی کا قتل مسلمان پر شرعاً قصاص یا بدل کا

حکم رکھتا ہے۔ مگر شہادت شرعی لازمی ہے۔ ایسا قانون اور ممالک میں مروج ہے جہاں خالص اسلامی سلطنتیں ہیں دوسری صورت میں عدالتی قانون خوداری سے فیصلہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں پر پہنچ ہر عمر میں فوجی خدمت مذہباً لازمی ہے۔ مذہبی اور ملکی تحفظ ہر مسلمان پر واجب ہے جس کو جہاد کہتے ہیں جس سے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے شرکت کی دعوت ہوتی ہے۔

۹۔ تعلیم، حریت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کا عمل مسلمان امیر و عزیز بادشاہ اور فقیر سب کے لئے یکساں ہے۔ ایک ہی مسجد میں یہ سب لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اور ایک ہی دسترخوان پر بلا امتیاز کھانا کھا سکتے ہیں، اور شادی بیاہ کر سکتے ہیں۔ ہر نوجوان عورت مسلمان کے کوٹنٹر ٹنڈرستی دودھ پلا سکتی ہے۔ اگر کھانا صاف و ستھرا ہو اور کوئی غیر ممنوع یا حرام چیز نہ ہو تو مسلمان ہر شخص کا کھانا پکایا ہو کھا سکتا ہے اور ساتھ کھلا سکتا ہے۔

۱۰۔ مسلمانوں کی مذہبی کتاب کا نام قرآن ہے جس کا قانون ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور یہ احکام الہامی ذریعہ بغیر نازل ہوئے ہیں۔ پیغمبر اسلام کے اقوال کو حدیث کہتے ہیں جو سنت کے احکام رکھتے ہیں۔ قرآن میں اب تک کوئی تبدیلی حتیٰ کہ ایک حرف اور ایک نکتہ کی نہیں ہوئی اور نسل تبدیلی ہو نیکیا ناقیامت کوئی امکان ہے۔ مذہبی پیشواؤں کے اقوال تہذیب، تربیت، خلق و مدارات کے متعلق ہیں جن کی پیروی مسنون ہے ہر نسل کا کردہ انہیں اقوال کا پیرو بغیر سیر و منہا ہے۔ مگر قرآنی احکام سب کر دہوں کے لئے یکساں فرض ہیں ورنہ وہ مسلمان نہیں۔ قرآن بھی ایسا جس کے تیس پائے ہیں جن کو صد ہا حافظوں نے صدیوں سے سینہ بسینہ محفوظ رکھا ہے اور یہ ایک زندہ معجزہ ہے جس کی مثال کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ سیکڑوں اندھے حافظ قرآن موجود ہیں۔ جسے عربی زبان کا علم نہیں رکھتے مگر قرآن حکیم کے حافظ ہیں۔ ۱۱۔ مسلمانوں کے تمام مردے بہ احکام شرع دفن کئے جاتے ہیں وہ بھی ایسی صورت سے کہ آج تک پیغمبر اسلام سے لیکر خلفاء راشدین اکابر اسلام علماء فقیہین مجتہدین اور بزرگان دین کے مزارات شاندار حیثیت سے ایشیا کے بیشتر حصہ میں۔ یورپ کے جنوبی، مشرقی اور مغربی حصہ میں اور افریقہ کے وسیع براعظم کے بہت سے ملکوں میں موجود ہیں جن پر زائرین فاختہ پڑنے کا ثواب حاصل کرتے ہیں مسئلہ تاسخ یعنی ایک جہم سے دوسرا خیمہ حاصل کر نیکیا مسلمانوں میں عقائد نہیں ۱۲۔ مسلمانوں میں شراب، جوا، سود، جادو، ناچنا، گانا، کھیل کود مذہباً حرام ہے اور کوئی اویام رستی نہیں ہے۔ ایسی قوانی کو جس میں خدا و رسول اور دین اسلام کی توصیف بعض گروہوں نے

۳۴۶

جا کر رکھا ہے۔

۱۳۔ مسلمانوں میں عورتوں کی بازی لگانا مطلقاً حرام ہے۔ نیز تجرد سے زندگی بسر کرنا بھی حرام ہے۔

۱۴۔ مسلمانوں کے معبد گاہ کا نام مسجد ہے جو ہر وقت سب کے لئے کھلی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ غیر مسلم بھی بہاداب مسجد میں جاسکتا ہے۔

۱۵۔ امام اور مولف مقرر ہیں جو مسجد اور عبادت کا انتظام کرنے میں ہوتی لازم یا غلام بادشاہ کی امامت کر سکتا ہے۔ بیٹا باب کی امامت کر سکتا ہے۔ البتہ اندھے، کالے اور مبروص کی امامت مکروہ ہے۔

۱۶۔ درگاہ ربیعہ الامین مسلمان گناہ کے لئے توبہ کرتا ہے اور یتیموں اور غریبوں کے لئے کفارہ بھی دیتا ہے۔ عام طور پر زکوٰۃ کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

دہلی میں جوتوں کی مشہور تجارت گاہ

انقلاب شور و کمپنی نئی سڑک (گھنٹہ گھر) دہلی

پروپر اسٹر۔ حافظ محمد رحیم حسن دہلوی

بہترین چیز۔ کمترین قیمت۔ خوش خلق کارکن۔ نت نئے ڈیزائن ہر چیز و ایسی کی شہر طر پر پہلے سال ہی چاندی کا تمغہ حاصل کیا ہے جو مقبولیت کی کافی دلیل ہے۔ خود مذکورہ کاروبار نے اپنے لیکن تجربہ پرانا ہے۔ جسے بیل مشہور لوگ و ڈٹاؤ تھا ان سے چیزیں خرید چکے ہیں۔

ساتی و فضل جنرل انفانٹان برائے امیر لمان اللہ خاں سکاکن بہتر چترال برائے ہر لاتی نس۔ ہر ہائینس خواب را پیو۔ خواب احمد سید

آف چھتاری ہوم ممبر۔ سر مرزا اللہ خاں۔ خواجہ حسن نظامی مولانا محمد علی ڈاکٹر انصاری۔ مولانا شوکت علی۔ ینڈت جواہر لعل نہرو۔ مسٹر آصف علی ایم۔ ایل۔ اے۔ پسنٹ کلکٹر کربال پنجاب و مظفر گڑھ پٹی۔

امام صاحب جامع مسجد حکیم مولانا محمد علی۔ مسٹر آصف علی۔ مسٹر ایم ایم پاشا والا قائدہ امیر مل فلم کمپنی بمبئی۔ جہا راج پٹیل۔ مسٹر پول۔ مذہب

حضرات میں سے بعض لوگ ہمیشہ اپنی مزیجات صرف یہیں خریدنے ہیں۔ اس اشتہار کا معنون بھی ازراہ لطف و کرم حضرت خواجہ حسن نظامی

مظاہر نے خود تحریر فرمایا ہے

ہندوستان کے علاوہ ممالک غیر ترک مال جاتا ہے۔ آپ بھی ہر قسم کے انگریزی و دہلی جو تے بندیدہ ری پی طلب کر سکتے ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کے تجربے

سردی کے موسم میں پاؤں گرم رکھے جائیں تو سارا جسم سردی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
خدا نے یہ دنیا ہی شان کے اہلکار کے لئے بنائی ہے۔ بندوں کو بھی ایسی ہستی کا اظہار
اپنے علی مستعد جہ سے کرنا ضروری ہے۔ جو اس راہ کو سمجھ کر کام کرتا ہے گنہگار
ہو جاتا ہے۔

انسان اس تجارت میں کامیاب ہوتا ہے۔ جس کے ہر جزو کل سے پوری ملت
واقف بھی ہو۔

صبح اٹھ کر پہلے دل بھر کے کاموں کا پروگرام بنالیا وقت کے اندر بڑی
وسعت اور گنجائش پیدا کر دیتا ہے۔

زکام میں لور پیمپ میں انگریزی دوا میں بہت کم فائدہ ہی ملتا ہے دوسری دواؤں
سے جلدی فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزلہ زکام میں باہر نہ جانا اور جو اسے بچنا اور دل و دماغ کو سکون میں بیکار رہنے سے
اچھی دوا ہے۔

جو کمزور ہیں ان کی مدد کرنا کہ جو زور آور ہیں ہمت داری مدد کریں۔
دھوئی سیلے کپڑوں کو پتھر پر راتا ہے جب کپڑوں کا سیلے دو سو پہ ایسے ہی سیا

میں بغیر تکلیف کے آزادی اور حکومت کا اعلان حاصل نہیں ہو سکتا۔
حضرت موسیٰ کو خدا نے حکم دیا تھا کہ اپنی لکڑی کو پتھر پر بارود پتھر سے بارہ چٹے

نعلیں گئے گویا کہ در لکڑی پتھر پر پڑی تو اس نے بارہ چٹے جاری کئے مسلمان قوم
بھی جب تک پتھروں سے یعنی مضبوط قوموں سے ٹکرائی مٹی اسی قوت کا سیلاب بھی

نزلہ زکام میں اعضا شکنی ہو رہی ہو۔ ناک بند ہو تو حقوڑا اسالوق ہستان
عق کاؤ زبان میں ڈالکر ہلکا سا جوش دیکر پی لینا چاہئے۔ فوری فائدہ ہوگا۔

دیا سلائی کو دروازوں سے روشنی پیدا ہوئی۔ میں نے کہا روشنی پہلے ہے
یا دروازے پہلے ہے؟ دل نے جواب دیا قبل اور بعد کا سوال فصول ہے۔ دیکھنا

یہ ہے کہ رنگینی تکلیف کے بغیر کوئی روشنی پیدا نہیں ہوتی۔
قدیمی تہذیب مٹ رہی ہے اور نئی تہذیب اس کو مٹا رہی ہے۔ ایسی نازک

حالت میں کامیاب وہ ہوتے ہیں جو نئے والی تہذیب کی خوبیوں کو اور مٹانے
والی تہذیب کے محاسن کو جلدی سے جن لیں۔

آندھی جلتی ہے تو بڑے بڑے درخت گر پڑتے ہیں چہوئے درخت محفوظ رہتے
ہیں ہی حال انسانوں کا ہے کہ جب وہ کسی ملک کے یا کسی قوم کے یا کسی فرقہ
کے یا کسی کنبہ کے یا کسی گھر کے بڑے بنتے ہیں تو ان کو بیشمار مشکلات کا سامنا

کرنا پڑتا ہے۔ بڑے درخت اگرچہ آندھی میں گر پڑتے ہیں۔ لیکن جب تک قائم
رہتے ہیں ان کے سایہ میں خدا کی مخلوق کو امن اور راحت ملتی ہے۔ یہی حال
انسان کا ہے کہ جب وہ بڑا بنتا ہے تو اس کی بڑائی کے سایہ میں بہت لوگ
آرام و راحت حاصل کرتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے حبیب القوم خادمہم، قوم
کا سردار قوم کا خدمت گزار ہوتا ہے۔ لہذا جب خدا کی ادھی کو بڑا بنائے تو اس
کو مشکلات سے گھرا نا نہ چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ مشکلات ہر بڑائی کے لئے
ضروری ہیں اور اپنی مشکلات سے بڑائی کا فرض پورا ہوتا ہے۔

گھر اور خاک کے غبار سے جو تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو کوئی روشنی دور نہیں کر سکتی
ایسے ہی جس سیاست پر بناوٹ اور دیکاری کا گھر اور غبار ہو اس کو بھی کسی روشنی
سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

اگر کسی بڑے آدمی کو تنہائی اور غلشی میں دیکھو تو فوراً سمجھ لو کہ اس کے زوال
کا باعث یہی نہیں ہے اندرونی ہے اور اس کی ذات کی کوئی نیراز ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے اگر کسی کو دولت دیکر خوش نہیں کر سکتے تو سبھی
باتوں سے خوش کر دو۔ جس کی زبان سبھی سے وہ بڑا کامیاب جادوگر ہے۔

واحدی صاحب نے کہا جو شخص اپنے آپ کو اپنے کاموں میں خطرہ میں ڈال
سکتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور ہندو اور رانگر پرتیارت کے معاملہ میں

خطرہ میں پڑ جانا جانتے ہیں۔ غزالی خاں نے کہا کپڑے کے ہندو دسود اگر
ان لوگوں کو کپڑا قرض دیدیتے ہیں جن سے ایک پیسہ وصول ہونے کی امید

نہیں ہوتی۔ لیکن آخر وہ وصول کر ہی لیتے ہیں۔
جس کا حافظہ خراب ہو وہ خیال آتے ہی اپنے کام کو فوراً اقلیم کر لئے

رفتہ رفتہ حافظہ ٹھیک ہو جائے گا۔
انگریزوں کی حکومت اس لئے کامیاب ہے کہ ان کو دوسروں سے کام لینا

آتا ہے اور ہندوؤں کی کامیابی کا یہ راز ہے کہ انہیں کام کرنا آتا ہے۔ اور
مسلمانوں کی ناکامی کا یہ راز ہے کہ وہ کام کرنا بھول گئے اور کام لینا بھی۔

مسلمان قوم بالکل ہونے کے بعد بھی حاکمانہ خیال رکھتی ہے مسلمان بالکل
ہونے کے بعد بھی کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں یا امام مہدی ہوں۔ اس

سے ثابت ہوا کہ مسلمان پیدا کنشی حکمراں ہیں۔
جن کو کام لیتا نہیں آتا ان کو کام کرنا بھی نہیں آتا تنظیم ہر عمل میں
ضروری ہے۔

سیاست حکومت کا نام ہے اور حکومت عزت کی خواہش اور دولت کی طلب کا نام ہے۔ مذہب سیاست کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ مگر مذہب کو سیاست پر غالب آنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔

اپنے گھر والوں سے اور کنبہ قبیلہ والوں سے اور ہم نسل اور ہم مذہب گروں سے ہمدردی اور محبت ہر زمانہ میں رہی ہے اور اسی کو قومیت سمجھا جاتا ہے۔ انسانی ہمدردی جو فرقہ بندی سے اعلیٰ چیز ہے دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

ہمیشہ اس خیال میں رہنا کہ وہ کام کروں جو دوسرے نہیں کرتے انسان کو کامیاب بنا دیتا ہے۔

اول شب سونے کے وقت سے پہلے دماغی کام کرنی شروع کر دیتا ہے منہ ڈی کو جوش رکھے شکر ملا کر دنیا پر اسیر کے خون کو روک دیتا ہے میں نے اس مہنت میں اس کو آزمایا۔

اگر کوڑوں سے جوتی تیار کرنی ہے تو ان سے ترمیم کا مین دین نہ کرنا چاہئے۔
لے عقل رطاقا۔ اسے ۲۰ وقت ضائع کرنا عقل کے مذہب میں سب سے بڑا گناہ ہے۔

قبض ہر مرض کی بنیاد ہے اور قبض کے دفعیہ کا انتظام کر لیتا ہے وہ ہمیشہ خوش اور بشاش رہتا ہے۔

ضرورت مند آدمی کی ہر بات کے اعتبار میں فرق اور شک پڑ جاتا ہے اس لئے اپنی ضرورت مندی کو مخفی رکھنا چاہئے۔

بزرگوں نے کہا ہے اپنے عقیدہ اور اپنے روپے اور اپنے سفر کو جگہ جگہ ظاہر کرنا تکلیف کا امکان پیدا کر دیتا ہے ان میں بعض کا تجربہ جھوک بھی ہوا ہے۔ صورت کی ظاہری نیکی پر جلدی اعتبار کر لینا جلدی نقصان پہنچا دیتا ہے۔ آزمانی ہوئی چیزوں کو آزمانا پہلے حماقت تھا۔ اور اب عقلندی ہے۔

کہن گمی سے جو گنا منہنگا ہے مگر نی روٹی کے ہندوستانی گمی نہیں کھاتے جو گنا منہنگا کہن کھاتے ہیں اپنے گمی کو گرم کر کے اس میں نمک ملا دیتا ہوں اور پھر صبح کے ناشتہ میں تو اس پر وہ گمی لگا تا ہوں کہن حبیباً ذائقہ ہو جاتا ہے

انسان معاش کو مذہب اور عزت اور جان سے بھی زیادہ عزیز رکھنے پر مجبور ہو سکتا ہے اور گزشتہ تاریخ ہر قوم اور ہر ملک کی اس کی گواہی دیتی ہے بیماری کی خاموشی میں بھی دماغ برابر کام میں معروف رہتا ہے ڈاکٹر بیماروں کو مین کرتے ہیں کہ دماغی کام نہ کرو۔ مگر کسی بیمار کے دماغ کو کام سے روکنے کی طاقت ان کو بھی نہیں ہے۔

خواجہ بالو سے ایک خاتون نے کسی بڑے لیڈر کی شکایت کی کہ میرے شوہر نے دروازے کی جھریوں سے ان کو شراب پیتے ہوئے دیکھا۔ خواجہ بالو نے کہا

کہ پہلے کتاب کے شہر قابل ہدایت ہیں کیونکہ قرآن مجید میں دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گی کہ لیڈر دل کو ان کے جہل کاموں کی نفرت سے دیکھنا چاہئے۔ ان کے ذاتی کام اچھے ہوں یا بُرے ہیں ان سے کیا سروکار کیونکہ بشریت اولیاء اللہ میں بھی ہوتی ہے۔ جن کاموں سے دوسروں کو فائدہ پہنچے انہی سے دوسروں کو تعلق ہونا چاہئے اور جن کا نقصان کسی ایک آدمی کی ذات تک محدود ہو اس سے دوسروں کو کوئی سروکار نہ رکھنا چاہئے۔ یہ گفتگو سن کر خاتون نادم ہو گئی اور آئندہ احتیاط رکھنے کا وعدہ کیا۔

میں نے خواجہ بالو سے کہا۔ تمہارا یہ فلسفہ بشریت بہت اچھا فلسفہ ہے خبا دے بیروں کو ہمیشہ برا کہا کرتے ہیں اور حکمران طبقہ کو لمبی برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور اس پر غور نہیں کرتے کہ وہ سب بشر ہوتے ہیں۔ بے عیب ذات خدائی ہے۔ اعتراض صرف اس حد تک کرنا چاہئے جس حد تک کسی کے اعمال سے دوسروں کو نفع نقصان پہنچتا ہو۔

موجودہ زمانہ میں وہ شخص کسی کامیاب نہیں ہوگا جو ہر کام میں دوسروں کا محتاج بنا رہتا ہے اور اپنی خداداد قوتوں پر عبور و سہ نہیں کرتا۔

آج میں نے ناراضوں و ناشرے کو اپنے ہاتھ سے مزین اور کرسیاں ٹھیک کرتے دیکھ کر انداز کیا کہ اگر یہ قوم کی تاجدار کی کارا زاس میں ہے کہ ان کا ہر چہ ناظر ا فرد اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔

ہو مسو پیتھیک دوائیں مقدار میں کم ہوتی ہیں مگر اثر زیادہ ہوتا ہے شرط یہ ہے کہ دو میں تجویز کرنے والا ڈاکٹر لائق اور ذی علم ہو۔ انارڈی نہ ہو۔ مجہ کو ڈاکٹر الین ڈی محمود کی دواؤں سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

لعلی شاعروں کے سوا ہر شخص کے لئے معیوب ہے۔ مگر مضمون نگار بھی شاعروں کے حکمت میں پیدا ہوتا ہے۔

یہ کہنا کہ سب کچھ کر چکا اب آرام کی ضرورت ہے۔ بے بہتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ جتنا پہلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ جب تک نہ لوگوں کا آرام مجہ پر حرام ہے۔ عزم و ہمت کی علامت ہے۔

مفسسی اور قرضداری جب دوسری کی گھر کے چوٹے چوٹے اخراجات میں گھا شکاری کا خیال رکھا جائے۔

لڑکیوں کو سب سے زیادہ گھرداری کے کاموں کا سلیقہ سکھانا چاہئے اور شروع سے باور دینی فائدہ دینے پر نے کے کام میں شریک کرنا چاہئے۔

اپنے لڑکوں کو بناؤ سنگار کا عادی بننے دوسری زندگی سکھاؤ اور مخفی عاداتوں کی برائیاں کھلم کھلا ان کے سامنے کیا کرو۔

امیروں کی ہماری سے مرعوب نہ ہو جائو وہ غریبوں سے زیادہ دل سے غصے ہوتے ہیں۔ جس گھر میں رعب آتا ہے تو اپنے ساتھ بیمار و ست اور بیمار و دشمن بھی لاتا ہے۔

اخوان طریقت اور احباب

محمد ایل فضل اللہ شاہ نظامی (میانہ قد ہے۔ گواڑ جسم ہے۔ سیاہیانہ چہرہ ہے۔ سفید ڈاڑھی ہے۔ بہت مخلص کم سخن اور بکے مسلمان ہیں۔ کہتے کم ہیں کرنے زیادہ ہیں معاشرت بہت سادہ ہے۔ ملازمت سے گزراوقات کرتے ہیں نہایت خوش اعتقاد اور فقیر دوست ہیں۔ سلسلہ نظامیہ میں میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان کے گھر کے سب ہی عورت مرد داخل سلسلہ ہیں۔ اور حیدر آباد میں صرف ہی ایک ایسے مرید ہیں جن کی عورتیں کسی میرے سامنے نہیں آئیں۔ گویا پردہ کی پوری پابندی اس گھر میں ہے۔ جب سے بیعت ہوئے ہیں میرے تبلیغی اور علمی کاموں کی مدد کرتے رہتے ہیں میرے دل میں ان کی بہت وقعت ہے۔ اور میں ان کے خلوص و محبت کو بطور مثال کے بیان کیا کرتا ہوں۔

پیر جی عبداللہ (انبیہ ضلع سہارنپور کے پیر زادہ ہیں حافظ قرآن ہیں میانہ قد ہے۔ گورا رنگ ہے۔ جوان عمر ہیں۔ عمدہ سے میرے دفتر میں انتظامی کام کرتے ہیں۔ بہت دیانتدار آدمی ہیں۔ ہنستے کم ہیں اس لئے لوگ ان کو بڑے سچے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کا احساس رکھتے ہیں۔

لالہ متوالا صاحب (بلبل ضلع گورکھ پور کے رہنے والے ہیں۔ جہانگیر اور ساہرا گارہ کا پیشہ کرتے ہیں۔ قوم کے مینہ ہیں۔ میانہ قد ہے مضبوط جسم ہے عمر چالیس سے زیادہ ہے۔ ساہا سال سے مجھے اپنا پیر اور گرو سمجھتے ہیں۔ اور ہمیشہ میرے ہاں خوش میاں آتے ہیں۔ میں بھی ان کے ہاں کبھی بھی جاتا ہوں۔ علم و دست ہیں۔ ایک کتاب میں راج لکھی ہے جس میں کاروباری زندگی کے عجیب و غریب تجربے ہیں بعض باتیں اس کتاب میں ایسی ہیں کہ اگر تجارت پیشہ لوگ ان کو موٹے حرفوں سے لکھو اگر اپنے سامنے لگالیں تو ان کو بہت مفید ہوں۔ اس کتاب میں انسان کو انسان بنانے کی بکثرت عجیب و غریب اخلاقی نصیحتیں ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کے لڑکے گیان چند کو شیوا بنالیا ہے اور اس کے واسطے ایک وصیت نامہ بھی لکھ دیا ہے۔ اپنے ہرزانی معاملہ میں مجھ سے شورو کرتے ہیں۔ خصوصاً گیان چند کے معاملہ میں میری رائے کا ان کو بہت خیال ہے۔ میں بھی گیان چند کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتا ہوں۔ ان میں ہندو مسلمان کا تعصب نہیں ہے اگرچہ اپنے عقائد میں پختہ ہیں اور ہندو مذہب کو پورے اعتقاد کے ساتھ مانتے ہیں۔ گوشت بالکل نہیں کھاتے لیکن میرے ساتھ میرے گھر کا پکا ہوا کھانا اگر اس میں گوشت نہ ہو تو کھا لیتے ہیں انہوں نے رفاه عام کے کاموں کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیے کا ارادہ

کیا ہے میرے اسکول کی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ پول میں بھی ایک زمانہ بیکو چلا رہے ہیں۔ گزشتہ ہندو مسلم کشیدگی کے زمانہ میں نہایت استقلال کیساتھ صلح اور امن کی کوشش کرتے رہے۔

گشتی شاہ نظامی (پنجاب کے رہنے والے ہیں حضور غوث پاک کی اولاد میں ہیں ساہا سال سے یہ سلسلہ ملازمت برپا میں رہتے ہیں۔ لمبا قد ہے مضبوط جسم ہے۔ کتابی چہرہ ہے۔ ڈاڑھی رکھتے ہیں آواز بلند ہے۔ عمر چالیس سال سے کم ہے بہت کم سخن مگر پر جوش علمی مسلمان ہیں سادات بنی خاتمہ کی بہت سی صفات ان کے اندر موجود ہیں۔ مزاج میں تمکنت اور عزت نہیں ہے۔ اپنے فرائض کو نہایت محنت اور وقت کی پابندی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ایسے مخلص مسلمان بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔

صادق شہید (حسینی سید تھے۔ ۴۳ سال کی عمر میں ایک لالہ کی گولی سے شہید ہوئے لمبا قد تھا۔ مضبوط جسم تھا۔ بہت خوبصورت گورے جٹ تھے۔ آنکھیں موٹھ تھیں۔ ڈاڑھی سفید ہو گئی تھی۔ عینک لگاتے تھے سرفروزی میں روٹی کا باجامہ پہنتے تھے اور اسے باجامہ پر گولی لگی تھی۔

برکت علی نظامی (ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ بٹواری کا کام کرتے ہیں۔ لمبا قد چہرہ بریلدن ہے جوان عمر میں بہت صادق اور بکے مسلمان ہیں جس اعتقاد کا مانو نہ ہیں۔ اپنے فرائض کو ایچ ڈی سے ادا کرتے ہیں۔ حکیم خسرو شاہ نظامی (حکیم عبدالغنی (حکیم حکیم عبدالوہاب عرف حکیم نابینا صاحب) نام ہے۔ میں ان کو خسرو شاہ کہنے لگتا ہوں۔ پورا کورنا ہوں۔ اور اب یہی نام مشہور ہو گیا ہے۔ ان کے والد ایچ گومیاں جانی کہتے ہیں۔ ایسی ڈاڑھی ہے۔ سر کے بال بھی لمبے ہیں۔ بالکل بھیرا سالیاں اور میرا سالیاں ہے۔ کمالات طبی میں اپنے والد کے قدم پر قائم ہیں۔ حیدر آباد میں مطب پر تے ہیں اور بہت زیادہ رجوعات ان کے مطب میں ہے۔ میں نے ان کو خلافت بھی دی ہے۔ ذکر شاغل اور اب رزق تصوف سے واقف ہیں۔ میرے ساتھ بہت دیرینہ خلوص تھے۔ والدین کے بھی محبوب ہیں۔

پروفیسر محسن علی صاحب (داؤدی بوسرہ ہیں۔ ڈاڑھی نڈلے ہیں۔ لمبا قد ہے خوب مضبوط جسم ہے۔ ساٹھ لاکھ ہے۔ آنکھوں میں ایک غیر معمولی اثر اور جھک ہے بہت ترقی کرنے والے معلوم ہوتے ہیں عمر چالیس

کے قریب۔ ایک ٹیکسٹ انجینئر ہیں۔ تین سال کے لئے رٹکی کالج کے پروفیسر بنائے گئے ہیں۔ ولایت کے تعلیم یافتہ ہیں۔ تصور اور امتیاز شائے کا نام کا مادہ زیادہ ہے۔

ولی محمد صاحب مومن { احمد آباد بھارت کے رہنے والے ہیں۔ گورا رنگ ہے۔ لمبا قد ہے۔ پچاس کے قریب عمر ہے۔ گجراتی اور انگریزی اور فارسی اور اردو زبانوں پر عبور ہے۔ گجراتی زبان میں نہایت عمدہ علم رکھتے ہیں۔ میری ان کی مشائخ سے دوستی ہے۔ نہایت بچے اور خوش اعتقاد شیعہ ہیں۔ ان کے بڑے ہندو تھے۔ ان کے والد اب بھی ہندو نہ لباس استعمال کرتے ہیں یہ یورپ و امریکہ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ اور ایک نہایت دلچسپ سفر نامہ بھی لکھا ہے۔ زندہ دل صاحب۔ غور کرنے والے فلاسفر مروت کرنے والے دوست اور خوش رہنے والے مسلمان ہیں۔

میر الحاف { بہت موٹا ہے۔ پانچ سیر روٹی اس کے اندر ہے۔ میں اسکو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ ٹھڑی ٹھڑی کھل جاتا ہے۔ مجھے ساری عمر کاف کی شکایت رہی اور کبھی وہ میرے قابو میں نہیں آیا۔ دایاں پھلوں بالٹھوں تو بایاں کھل جاتا ہے اور بایں کو دبا تا ٹھوں تو دھانسا کھل جاتا ہے۔ حالانکہ میر الحاف دو دو جوڑا اور تین گز لمبا ہے۔ یہ چیز معمولی ہے۔ میرے لئے اور سب کے لئے نہایت غور طلب ہے کہ جو شخص اپنے لحاف کو مسخ نہیں کر سکتا وہ اپنے حکمران کو کیونکر مسخ کر سکتے گا۔

غلام احمد خاں صاحب { سباقہ ہے۔ مضبوط جسم ہے۔ گجراتی زبان میں بہت بھروسہ ہے۔ حیدر آباد دکن میں اول تعلقہ اردو ڈیپارٹمنٹ میں اور اعلیٰ ناظم مردم شماری بھی ہیں بہت سنجیدہ اور متین اور دانشمند اور فلاسفر مسلمان ہیں۔ خدا نے اولاد بھی لائق دی ہے اور دولت و عزت بھی عطا فرمائی ہے نئی تہذیب کے محاسن اسے اچھا کرتے ہیں اور پرانی تہذیب کی خوبیوں کو بھی بالحد سے جانتے نہیں دیتے۔ رباب درنگ آباد میں تعلقہ دار ہیں۔ بلالی شاہ نظامی { سیر محمد زیر نام ہے۔ میانہ قد ہے۔ سیاہ فام ہیں۔ عمر ساٹھ کے قریب ہے۔ سفید فام بھی ہے۔ حیدر آباد دکن میں رہتے ہیں حضرت سید علی شاہ صاحب رحمہ کے صاحبزادہ ہیں اور ان کی دوا گاہ تھے سجادہ نشین ہیں۔ حضرت علی شاہ صاحب رحمہ حیدر آباد کے مشہور بزرگوں میں تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو موم حصور نظام نے ان کے جنازہ کو گنڈھادیا اور میت کے قدموں کو جو ماورائے بلالی شاہ بھی اپنے والد کے قدم بقدم ہیں۔ نہایت قناعت اور توکل سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں نے ان کو خلافت بھی دی ہے۔ اور بلالی شاہ لقب

۳۵۰

بھی میرا دیا ہوا ہے۔ درویشانہ انکسار بہت زیادہ ہے۔ ہر قسم کے اختلافات سے علیحدہ رہتے ہیں۔ بہت کم سخن اور نیک آدمی ہیں۔

بلال راحتی نظامی { احمد آباد بھارت میں رہتے ہیں۔ ان کے اجداد سہسوان پوتہ پتی کے رہنے والے تھے۔ سید مدی سید ہیں۔ ان کے والد احمد آباد میں مقیم کرتے ہیں۔ ان کا ساڑھ لکھنا میرا مرید ہے۔ راحتی مادر سلم قلم میں نے خطاب دیا تھا۔ گجراتی زبان کے بہت اچھے انشا پر واز ہیں۔ میری کتابوں اور مضامین کا گجراتی میں ترجمہ کرتے رہتے ہیں۔ گجراتی اخبار ان کے مضامین کا موضوع پر لیتے ہیں۔ فوجیان ہیں۔ بات چیت سے بہت کم سخن اور نرم مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن تحریریں بہت زیادہ جوش ہے۔ بقائی صاحب دہلی کی تحریر اور تقریر دونوں جوشیلی ہیں مگر راحتی بات چیت میں ایسے نہیں معلوم ہوتے۔ عہد ملک اخبار میں احمد آباد میں بھی کام کر چکے ہیں۔ اور اپنا بھی ایک ماہوار رسالہ نظامی جاری کیا تھا۔ آج کل کانگریس سے بھرپور پیڑا ہے۔

توحیدی شاہ نظامی { رنگون برما کے رہنے والے ہیں اور بری مسلمان ہیں چہرہ برمیوں کا سا ہے۔ ستر برس کے قریب عمر ہے۔ بینائی میں فرق آگیا ہے مگر جملانی فنی اچھے ہیں برمی قوم میں تعوف اور دھت و جودی واقفیت ان سے زیادہ کسی کو نہیں ہے۔ فارسی کے اشعار بجزت یاد ہیں۔ بہت مہمان نواز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی سعادت مندی ہے اور مال بھی بقی بقی دینے والا ہے۔ بہت سادگی اور درویشی شان سے رہتے ہیں برمی زبان میں قرآن مجید اور فقہ کا ترجمہ کر رہے ہیں محمد جان نام ہے توحیدی شاہ میرا باپو القاب ہے۔

شہزادہ میرزا امیر الملک موم { تیموریہ خاندان کے شہزادوں میں تھے۔ عوام میں میرزا بلالی کے نام سے مشہور تھے۔ چونا قد تھا۔ گنجان بڑی ڈاڑھی تھی۔ بہت آہستہ بات چیت کرتے تھے۔ نہایت پابند وضع۔ وعدہ کے بچے۔ نماز روزہ کے پابند اور ہمہ درد خلاق بزرگ تھے۔ شعری بہت اچھا کہتے تھے۔ فارسی غزلوں پر اردو تصنیف خوب کرتے تھے۔ دہگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مشرق میں دفن ہیں جہاں ان کا خاندانی قبرستان ہے۔ مجھ پر بہت زیادہ عنایت کرتے تھے اور میں سالہا سال ان کے پاس بیٹھا ہوں۔ نقشہ بندہ خاندان میں بیعت بھی کرتے تھے مگر قالی کا بھی بہت شوق تھا۔ وجہ بھی ہوتا تھا۔ قوالی میں ان کا وجہ اور قس موسیقی اور رقص کے فن کے موافق ہوتا تھا ان کی کیفیت تمام محفل کو سن اور باکیف بنادیتی تھی۔

سید عقیل { حضرت اکبر الہ آبادی کے پوتے ہیں۔ سید عقیل نام ہے لمبا قد۔ دہلا بدن حضرت اکبر یعنی اپنے دادا کی صورت سے مشابہ ہیں

نہایت ذہین اور بہت سنجیدہ اور شریف طبع نوجوان ہیں۔ سوئہ ۱۹ سال کے قریب عمر ہے۔ دہلی میں آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان دینے آئے تھے حضرت اکبر مرحوم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ میں ان کو بہت چھوٹی عمر سے جانتا ہوں۔ ذکاوت اور ذہانت شروع سے ہے۔ خدائے چاہا کوئی بہت بڑا کام کریں گے۔

حبیب بانو مرحومہ میری بہن بیوی تھیں ۱۹۰۰ء میں انتقال ہوئے۔ میرے حقیقی چچا سید مشتاق علی مرحوم کی چھوٹی لڑکی تھیں۔ بڑی لڑکی پیر زادہ سید محمد صادق صاحب عرف صادق شہید سے منسوب تھیں۔ جن کی لڑکی محمودہ خواجہ بانو ہیں اور جو میری موجودہ بیوی ہیں۔

حبیب بانو بچپن کے مرض میں دایہ کی بے احتیاطی کی وجہ سے قبل از وقت مین چللی میں مر گئی تھیں۔ ان سے میرے ہاں دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ ابن حسن نظامی اور خواجہ حسن بھری دونوں لڑکے اور نذر بانو لڑکی مر گئی۔ جو بانو ایک لڑکی زندہ ہے جو اپنی والدہ کے انتقال کے وقت ۵ سال کی تھی۔ حبیب بانو تعلیم یافتہ نہیں تھیں لیکن نہایت صابر اور قانع اور شریف خصلت بیوی تھیں۔ میرا ان کا دس سال تک ساتھ رہا۔ اور وہ زمانہ میری بے کاری اور مفلسی کا تھا جس میں انہوں نے شریف خواتین کی طرح میرا ساتھ دیا۔ اور میں نہایت شرم اور ندامت کے ساتھ اپنے اس گناہ کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اس زمانہ میں اپنی مرحومہ بیوی کی قدر نہیں کی۔ اور آج میں محسوس کرتا ہوں کہ کم سنی کی شادیاں عموماً ہر جگہ ایسا ہی اثر پیدا کرتی ہیں۔ نہ شوہر بیوی کی قدر کرنی جانتے ہیں نہ بیویاں شوہروں کی قدر کر سکتی ہیں۔ میں نے حبیب بانو کے مزار پر کتبہ لگا دیا ہے اور ان کا مزار میرے موٹر گریج کے برابر عام راستہ میں ہے۔ جس کی دونوں وقت زیارت کرتا ہوں اور میں خوش ہوں کہ میری موجودہ بیوی میری گزشتہ بیوی کی نیاز نذر کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں اور ان کی یادگار جو بانو کے ساتھ بھی اپنی اولاد کی برابر تعلق رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین بڑا قد ہے۔ گدار جسم ہے۔ خوب گورا رنگ حسین چہرہ۔ شرافت اور متانت سر سے پاؤں تک ہر حصہ پر بھجائی ہوئی۔ جامعہ ملیہ دہلی کے پرنسپل ہیں۔ یورپ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائی ہے۔ مگر اسلامی خلوص کے تقاضہ سے زندگی جامعہ ملیہ پر قربان کر دی کہیں اور ہوتے تو ہزاروں روپے ماہوار تنخواہ ملتی۔ اگر ان کو چکر دیجھا جائے تو کوئی رنگ کوئی بچہ اور کوئی بڑی ایسی نبطی جس پر صادق و محض تحریر ہو علی طبقہ کے کام کرنے والوں میں مجھے ان جیسا ایک شخص بھی صادق اور

مخلص معلوم نہیں ہوتا ہے مولائے خاں بہادر مولوی بشیر الدین صاحب ثاودہ کے کہ وہ ان کی جوڑی کیے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ بڑے ہیں۔ اور یہ جوان۔ انہوں نے ساری زندگی تعلیمی خدمت میں خرچ کی ہے۔ اور انہوں نے زندگی کا ایک حصہ۔ ڈاکٹر فاکر حسین دو صدی پہلے پیدا ہو جاتے تو ہماری عظمت فارت نہ ہوتی وہ سلطنت قائم کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہندوؤں کو انسان بنانے کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر عمر کا متعلق کرنا ممکن ہوتا تو میں اپنی زندگی کے پانچ پچھنچھان کو دے سکتا تھا۔ زیادہ نہیں۔ کیونکہ میں فضول خرچی کو برا سمجھتا ہوں۔

حضرت احمد میاں قادری احمد آباد گجرات کے مشائخ میں ہیں۔ میانہ قد ہے گورا رنگ ہے۔ عمر چالیس کے قریب ہے یا کچھ زیادہ مگر صدیوں اور بیاریوں نے کمزور کر دیا ہے۔ عربی اور وفارسی کے فاضل ہیں انگریزی بھی جانتے ہیں نہایت ذہین ذکی اور بذلہ سخن ہیں اور بہت صاف اور پر لطف لکھتے ہیں۔ اہل زبان معلوم نہیں ہیں مشائخ قدیم کا لباس پہنتے ہیں۔ اطوار و عادات بھی سب قدیمی بزرگوں کی ہیں فیاضی اور حمان نوازی اور دوست پروری میں حاتم کے استاد ہیں۔ اس لئے حاتم کی روح ان سے شریقی رہتی ہے۔ درویشانہ قناعت و توکل پر پیر

۳۵۱

اوقات ہے۔ مگر یہ دل کے یاد شاہ ہیں۔ بچپن سے مہربان ہیں۔ جو وضع اس وقت شریعت کی تھی آج تک اس پر قائم ہیں۔ زمانہ رخ بدلتا ہے تو خفا ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی قدیمی عادتیں اور وضع و داریاں اور عروتیں زمانہ کے ہاتھ سے اپنی صورت نہ بدلیں مگر جب زمانہ فقہ بگاڑتا ہے اور اطوار میں خود غرضی و بے مروتی پیدا کرتا ہے تو یہ قلم اٹھا کر اس کی خوب ہی بھونکتے ہیں۔ جو زبان کی خوبی اور عبت کے لحاظ سے بہت دلچسپ ہوتی ہے سیاسی غل و شور سے ان کو بہت اذیت ہوتی ہے اور رہتے اس شہر میں ہیں جہاں سیاست کے گرد مہاراج گاندھی جی رہتے ہیں۔ اس لئے سب کچھ دیکھنا اور سننا پڑتا ہے۔ اور سب کچھ سنتے دیکھتے ہیں۔

خان نعمت اللہ خاں بڑا قد ہے۔ رنگ ہے۔ بلداقد ہے۔ خوب لمبی ڈاڑھی ہے ٹانگ صوبہ سرحد کے جیل خانہ میں داروغہ ہیں۔ دہلی جیل میں بھی عمر منگ داروغہ رہ چکے ہیں۔ پہلے ڈاڑھی سنڈاٹے تھے۔ پھر ڈاڑھی بڑھالی اور اس نے کئی سال تک ان کی ڈاڑھی کی سالگرہ کے جلسے کئے۔ جس میں دہلی کے عمائد اور ممبران اسمبلی بھی نہایت لطف و دلچسپی کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور ہندوستان میں غالباً اپنی قسم کا یہ پہلا جلسہ تھا جو ہر سال نہایت دھوم دھام کے ساتھ منایا جاتا تھا۔

لالہ چند دلال چاول والے { لمبا قد ہے گور بدن، گورا علم، گوری
غش، اور گورا غل، قدیم و جدید علوم

کے ماہر، بچوں کی خبر نہیں۔ جوانی کا ایک حصہ ایسا ہی گذرا جیسا کہ شیخ سعدی
نے کہا تھا کہ: ”وہ را یام جوانی چنانکہ افتد وانی“

ایک چند دلال کیا دانی کے لفظ کو سن کر بڑے بڑے دانادانی سے گردن چکا
کر گزری ہوئی باتوں کو سوچنے لگے ہیں۔ مگر چند دلال نے یہ کمال کیا کہ عین طوفانی

جہلی میں نفس کو مغلوب کیا۔ اردو علم اور قوم و ملک کی خدمت کی طرف متوجہ
ہوئے اور حالات کو بدل ڈالا۔ رسالہ ”زبان“ ماہوار جاری کیا جو دہلی کا شہر

رسالہ مانگیا، مقبول ہوا۔ کتاب بھی لکھیں۔ سوامی رام کرشن پریم ہنس جی
کی تعلیم رسالہ ”اندول“ میں شائع کی اور اپنے قلم کا زور دکھایا۔ میری ان کی

بیس سال کی دوستی ہے۔ اب وہ گاندھی ثانی ہیں مگر ایک رخ کے یعنی
تاریک دنیا اور رویش ہو گئے ہیں اور گاندھی جی کے دوسرے رخ کی

تقلید نہیں کر سکتے یعنی سیاست کا کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ علیل رہتے ہیں
اور بوڑھے نظر آتے ہیں۔ رنگ محل دہلی میں فقیرانہ شان سے رہتے ہیں

میں بھی کہی ان سے ملنے کی مسرت حاصل کرتا رہتا ہوں۔
علی بھائی { سیٹھ علی بھائی صاحب خلیفہ مراد جمی پیر بھائی بھٹی دلا

ان کے بھائی سیٹھ ابراہیم بھائی میرے بہت قریبی اور
مخلص دوست ہیں اور مجھے ان کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔

نہایت دانشمند اور مذہب کے لیے اور عبادت گزار آدمی ہیں۔ بوہڑوں کے
بڑے طاہری صاحب سے اس خاندان کی مقدمہ بازی رہتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام { میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
لمبی ڈاڑھی ہے اور کچھ بال بھی سفید ہو گئے ہیں۔ آٹھ بیس سال کی ہے۔

یعنی خذہ پیشانی سے بات کرتے ہیں۔ سید سے سادے مسلمان ہیں۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک معصوم بچہ گفتگو کر رہا ہے۔

حکیم میر انوار احمد صاحب { بڑے دواخانہ دہلی کی روح رواں
ہیں حکیم اعلیٰ خاں شیخ الملک کے

زمانہ میں ہی کشتہ جات تیار کرتے تھے۔
سید ہیں غریب پرور ہیں۔ دوست نواز ہیں۔ اور اپنے فن دوا سازی

اور کشتہ سازی میں بھی بہت لائق ہیں۔ خاموش مگر عملی آدمی ہیں۔
خواجہ غلام السبطین صاحب { بڑے دواخانہ دہلی کے منظم ہیں۔

خواجہ غلام السبطین مرحوم کے بھائی
ہیں۔ ذی علم۔ ذی عمل۔ محنتی۔ کار گزار اور کار فرما۔ سب لیاقتیں ان

میں پائی جاتی ہیں۔

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب { دواخانہ ہمدرد کے مالک ہیں۔ میانہ
قد مضبوط جسم۔ کم بولتے ہیں۔ کام

زیادہ کرتے ہیں ان کا دواخانہ بہت مشہور اور کامیاب ہے یہ خود ہر کام
کو دیکھتے ہیں۔ اور بہت محنت کرتے ہیں۔

امام صاحب جامع مسجد { شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب تمام
ہندوستان میں مشہور ہیں۔ حکومت

ہند اور ولیان ریاست کے ہاں ان کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ دہلی میں
بھی ہر جگہ ان کا احترام ہے۔

مولانا حافظ سید حمید صاحب { آج کل ان کے فرزند مولانا حافظ سید حمید
صاحب امامت کرتے ہیں جنہوں

نے فلسفہ تعلیم اسلام ایک نہایت عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔ یہ بہت
ہر دل عزیز اور خدمت خلق میں شہرہ آفاق ہیں۔

حافظ سید عبداللہ { شمس العلماء سید احمد صاحب کے پوتے اور مولانا
سید حمید صاحب کے فرزند ہیں۔ بارہ سال

کی عمر ہے۔ حافظ قرآن ہیں۔ اور بہت پونہا رہیں۔
شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ میں ان کے جد اقلے آئے تھے مولانا سید احمد

صاحب سمیں امام ہیں اور مولانا سید حمید صاحب گیارہویں امام ہیں
اور حافظ عبداللہ بارہویں امام ہوں گے۔

یہ سارا خاندان نہایت گور چا خوش لباس اور خوش اطوار ہے۔
مولانا عبداللہ صاحب { گورا رنگ۔ میانہ قد۔ سفید بال۔ نیلی ٹیٹیں

کرتے تھے۔ پھر آئے کی تجارت کی۔ خلافت و کانگریس کی تحریکوں میں
جزرندی دہلی میں نظر آتی وہ ہندوستان کے کسی شہر میں نہ تھی اور

دہلی میں ہندوئی کی روح مولانا عبداللہ تھے۔ علمی اور انتظامی قابلیت
میں بے نظیر و بے مثل ہیں۔ اور گزشتہ بھی ان کی عملی قوتوں کو اور

دعا کی قوتوں اور طاقتوں کو مان چکی ہے۔
آج کل دواخانہ ہندوستانی کے فیچر ہیں اور جب سے ان کا انتظام

شروع ہوا ہے ایک نئی روح دواخانہ میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور
دواخانہ ہر اعتبار سے ترقی کر رہا ہے۔ دواخانہ حاسدوں سے

بچانے کے لئے مولانا عبداللہ نے جو کام کیا ہے وہ تاریخ میں درج
کرنے کے قابل ہے۔ تجارتی تنظیم قدیم و جدید دونوں طریقوں پر کر سکتے

ہیں یورپ کی ذہانت اور یورپ کی صورت فائدہ دی ہے محرم زنا ہندوستانی ہے

حاملہ افسر میرٹھی {نوشہ مفتی شاکت علی فہمی۔ ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا ہدی}

درمیانہ قد۔ گدا ز جسم۔ گول چہرہ۔ گندی رنگ۔ آنکھیں بڑی اور ذہانت کا بہتہ دینے والی۔ باتوں میں بھولہن۔ مگر عقل اور سمجھ میں بہت بڑے مدرس۔ جب خاموش ہوتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہیں جانتے بلکہ جب بولتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی اور مغربی علوم کا دریا بہہ رہا ہے۔ اردو سے عشق رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اردو کی ترقی کے لئے بچپن نظر آتے ہیں اگر ان کے امکان میں ہو تو مساری دنیا کی زبان کو اردو بنادیں۔ انگریزی کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ انگریزوں کو حیرت ہوتی ہے۔ فرانسیسی زبان سے بھی واقف ہیں۔ عربی فارسی میں اتنی دستگاہ حاصل ہے۔ کہ حاملہ نجر کا درجہ ان کو دیا جاسکتا ہے۔ ادبی حیثیت سے ہندوستان کے بزرگ و شائیں۔ دور جدید کے مشہور شاعر ہیں۔ اور ایسے شعر ہیں۔ کہ ان کا کلام پڑھنے کے بعد مغربی ادب کے دلدادہ ملٹن کو بھول جاتے ہیں۔ اردو شاعری میں ایک جدید نئے طرز کے موجد خیالی کئے جاتے ہیں۔ ان کی نئی شاعری اس قدر ملک میں مقبول ہے کہ اس نے ہزاروں متبعین پیدا کر دیے ہیں۔ تقریباً بیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں سے نصف ادبی ہیں۔ اور نصف درسی ان کی اکثر کتابیں یورپی اور دوسرے ممالک میں درس میں داخل ہیں۔ ہندوستان کے مشہور ماہرین تعلیم میں ان کا شمار ہے۔ آجکل گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ میں پروفیسر ہیں۔ اردو الیگڑی لکھنؤ کے بانیوں میں سے ہیں۔ اگر گورنمنٹ یورپ کے سمائے کالے ہندوستانیوں کی لیاقت کا نمونہ پیش کرنا ہو۔ تو ان کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ اگر یورپ میں ہوتے تو نہ جانے کیا ہوتے لیکن کیونکہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے صرف حاملہ افسر ہیں۔

حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم {بلی دوا خانہ ہمدرد دہلی}

میانہ قد۔ گندی رنگ۔ دبے بدن، خاموشی صفت، معصوم صورت کے ایک مسلمان تھے۔ جو بہت معمولی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ جس طرح بڑے دوا خانوں میں عطار نوکریوں تھے۔ جو مریموں کے لئے دیکھ کر دوا ایس پٹیاں باندھ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح حکیم عبدالحمید صاحب بھی دوا خانہ ہندوستانی میں پندرہ روپے ماہوار کے نوکری تھے۔

تھا۔ کردہ بڑے دیانتدار اور محنت کرنے والے اور وقت کے پابند اور ہر وقت ترقی کے راستوں کو سوچنے والے آدمی تھے۔

حکیم عبدالحمید صاحب ہمیشہ بیمار صورت رہتے تھے۔ اور ان کی دکان بھی جلد چالیس برس کی عمر تک چلتی رہی۔ یعنی بڑھاپا آنے سے پہلے وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مگر جب انتقال ہوا تو ان کا دوا خانہ خاص عروج حاصل کر چکا تھا۔ ان کے بڑے صاحبزادہ حکیم عبدالحمید صاحب نے دوا خانہ کو بام ترقی پر پہنچا دیا ہے۔ اور یہ بھی مرحوم کی نیک نیتی کا اثر ہے۔ کہ خدا نے ان کو ایسی سعادت مند اولاد دی جس نے ان کے لکائے ہوئے بوردے کو ایک مضبوط درخت بنا دیا۔

مرحوم حکیم صاحب ذاتی محنت سے بام عروج پر پہنچنے والوں کے لئے ایک نمونہ تھے۔ خدا کرے ان کی کروٹ کروٹ بہشت ہو۔

خوش قبل نظامی محمد یوسف نام ہے۔ خوش اقبال لقب میں لے دیا ہے۔ دلازد گول چہرہ

گندی رنگ، عمر چالیس سے زیادہ، خزانہ عامرہ سرکار۔ عالی میں نوکریں میرے ساتھ راکا سفر کر چکے ہیں۔ اور حیدر آباد میں سب سے قدیم مرید ہیں۔ بیس پچیس برس پہلے ڈاکٹر محمد رفیع الدین ہلالی شاہ نظامی کے ساتھ دہلی میں آئے تھے اور میرے پاس عرصہ تک ٹھہرے تھے۔ اس وقت سے آج تک نہایت خاص و محبت اور خوش اعتقادوں کے ساتھ خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ نماز اور ذکر اشغال کے پابند ہیں۔

سردار شیر سنگھ نظامی ریاست دھولہ کے رئیس سردار شیر سنگھ نظامی تواب سردار شیر میاں میں اور میرے

ان کو غازی خطاب دیا ہے۔ نو مسلم راجپوت ہیں۔ احمد آباد کے قریب ان کی سیٹ دھولہ ہر گڑھ مشہور ہے۔ جب بایاں سات ہزار راجپوت جمع ہوتے تھے جو ساتھ سے پانچ لاکھ راجپوتوں کے نمائندے تھے۔ تو شیر میاں بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ اور اسلام کا اعلان کرانے اور آریہ سماج کی شدید مخالفت سے ان راجپوتوں کو بچانے میں انھوں نے بڑی خدمت انجام دی تھی۔

جب یہ بیٹے تھے اور ایک انگریز استاد کی حفاظت میں احمد آباد صابری دیہ کے گناہے رہتے تھے۔ تو میں ان سے مل گیا تھا۔ اس ملاقات کے بعد میں نے ان سے کہا تھا۔ رٹ کے سار بجایا۔ ستار سنا۔ شیر میاں نے سنا سنایا تو میں نے کہا۔ تو قاتل ہے۔ میرے سار کی آواز نے مجھے قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب ان کو ریاست کے اختیارات مل گئے۔ تو یہ دہلی آئے اور میرے مرید ہو گئے۔ اور میرے انھوں نے اپنی قوم کے ساڑھے پانچ لاکھ راجپوتوں کو مسلمان بنانے میں میری مدد کی۔

رحمت اللہ نظامی

دہرہ دون میں رہتے ہیں۔ فوجی درزی ہیں۔
لباقد گندی رنگ، مخنی، سیرچم، محبت
نکوس دیکھی عقیدت کی بولتی ہوئی صورت میں میں نے ملے ہوئے پڑے پتھاروں

عبد الرحیم نظامی

مجیدہ امرت سوس مکان ہے فوجی درزی میں
لباقد گندی رنگ، عیور، عاقل، بامروت
خوش اعتقاد، قوی حجت، قدرت خلق کا جوش۔

عبد القدوس نظامی

عبد الرحیم نظامی کا لڑکا ہے۔ نظام اسلام
اسکول و نگاہ حضرت خواجہ نظام الدین
اولیائے تعلیم پائی ہے۔ ذہانت اور حافظہ اور حاضر جوابی میں بے مثل ہے۔

خوشید عالم نظامی

رحمت اللہ نظامی کا چھوٹا لڑکا ہے۔
نظام اسلام اسکول میں تعلیم پائی ہے۔ کم
سخن، ذہین، مودب اور شائستہ خصلت ہے مزاج میں منساری ہے۔

سید ذاکر علی نظامی

گودھرو کے رہنے والے سیانہ قد سا نوا
رنگ اسب جیٹرا، بہت خوش عقیدہ
فرض شناس، خادم خلق۔

سید محمد زاہد نظامی

رائی برادر امرت سر کے خزانچی۔ خدا رسول
اور اولیاء اللہ کی محبت اور اسلام کی خدمت
کے خزانہ دار تسلیم جوش و گل سے بھر پور۔

سید امجد علی نظامی طیب

سیانہ قد سا نوا دھو کے رہنے والے
کوئٹہ بلوچستان میں فوجی نوکر
سیانہ قد سا نوا رنگ۔ ایمان اور خلوص اور وضع ولایت کا مجسمہ نام نہاد کی
خواہش سے پاک۔ عقیدہ میں طاہر و طیب، عمل میں خالص و مخلص۔
فاموش مگر زار حشرات میں ہر وقت بولنے والے۔

خان بہادر ابراہیم حسن نظامی

ضلع گورداس پور پنجاب
کے رہنے والے۔ پیلو
برما میں مقیم، برما کونسل کے ممبر، برما کے صوبے سے جیسے ٹھیکہ دار، لباقد
ساتھ فوجی رنگت، برما کے اکثر ریوے مقامات پر سمجھیں بنا فوجی ہیں
برما کے چیلیمی اور رفاہ عام کے کام کی روح رواں ہیں۔ باوشاہ ہیں
مگر دل بادشاہوں سے بڑا رکھتے ہیں۔ سچے کادری گاڑی کی طرح کچھ کرتے
ہیں۔ اور خدا ان کی گاڑی میں برابر پائی بھرتا رہتا ہے۔ فقرہ کی محبت
و خدمت اور اسلام کی حمایت اور خلق اللہ کی مدد کرنے میں اصلی
سلمان ہیں۔ غیبیوں اور دہشتوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں ابراہیم
نام کی برکت ساتھ رہتی ہے۔ اسلئے مہمان نوازی میں بھی ابراہیمی مشاں ہے۔

ابو مصطفیٰ بابا ابراہیم کا بیٹا صورت بھی یوسف کی اور نام بھی یوسف کا۔ خٹلے بابا
کی نیکیوں اور خدمت خلق کے طفیل میں لیا ہے۔ دور سے آیا ہے اسلئے دیر میں
آیا ہے۔ باپ کے نام کو روشن کرنے والا ہے۔

خان بہادر ابراہیم کے دو بھائی خان بہادر علی محمد رحمہ اور بابا شیر محمد رحمہ بھی برما
میں بہت مشہور تھے خان بہادر علی محمد رحمہ کے فرزند مسٹر عبد الرحمن نظامی اور بے
تعلیم یافتہ اور بہت مستعد کاروباری آدمی ہیں۔ اور بابا شیر محمد رحمہ سے برما
میں روزانہ اردو اخبار شیر جاری کر کے زبان اردو پر اتنا بڑا احسان کیا ہے
کہ تمام حامیان اردو ہمیشہ انکو شکر کے ساتھ یاد رکھیں گے۔

اب خان بہادر ابراہیم حسن اور مسٹر نظامی اور بابا علی محمد رحمہ کے دوسرے
ڑکے اپنے خاندان کی نیک نامی اور جذبات قومی وطنی کے برائیں محافظ
اور روح رواں ہیں۔

حکیم محمد جمیل خاں حسا

سیح الملک حکیم اہل منافص صاحب رحمہ کے
صاحبزادہ ہیں۔ گورنگ گنا بی جہو
میانہ قد، خوبصورت آنکھیں، آواز نرم و لطیف، مزاج میں عیوری اور صند
طبیعت میں فیاضی، اور اولوالعزمی پائی جاتی ہے۔ ایک نیا دہ افانہ جاری
کیا ہے۔ جس کی شاخیں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کھولے ہیں
جس میں ایک ایسے باپ کے بیٹے ہیں جس کی عظمت و عزت ہندوستانی
کے دل میں تھی۔ اور جس کی پہلک خدمات کا غلط کام دنیا میں تھا سو جس
نے یونانی طب کو مرتے مرتے زندہ کر دیا۔ اور جو آخر وقت تک یونانی طب
اور ہندوستان اور مسلمان قوم کی خدمت کرتا رہا تھا۔

حکیم امجد علی حسا

یہ امام بھی ہیں۔ اور طیب بھی ہیں۔ پنجابیوں
کے محکمہ شن گنج میں رہتے ہیں۔ آنرری
محسرت بھی ہیں۔ لباقد سا نوا رنگ، بڑی بڑی آنکھیں، بڑی ڈاڑھی اور
جسم، احکام سے ملے کا شوق ہے۔ مطب بھی کر لیتے ہیں۔ سجد کی امامت
بھی کرتے ہیں اور محسرت بھی۔ بہت منسا اور دوست نوا ہیں۔ اور وہی
کے ممتاز لوگوں میں ہیں۔

حکیم سردار خاں حسا

بابا دہی شیر نکلن محل دہلی میں مطب کرتے
ہیں۔ لباقد گندی رنگ، بڑی ڈاڑھی،
سینہ سینہ کے ننھے خوب جانتے ہیں۔ عامل بھی ہیں علاج کے کئے باہر بھی
جانتے ہیں۔ مابند وضع انیک حضرت دوست نواز طیب ہیں۔

الفت شاہ

سید محمد حسین شاہ صاحب چید آبادی ساہبا
سال سے حید آباد میں رہتے ہیں۔ ان کی سیرت
بھی درویشانہ ہے اور صورت بھی فقیرانہ سہی ہے۔ میانہ قد گندی
رنگ سیلی آنکھیں، جوان عمر نہیں لڑا، مزاج میں منکسار،

نواب سائل صاحب { نواب سراج الدین خاں صاحب سائل استاد دارغ کے داماد اور دہلی کے شہر قزاقی شعرا میں ہیں بہار کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ وجاہت بہت اعلیٰ ہے۔ گورنر کے چٹے سرخ و سفید ہیں۔ اگرچہ بڑا ہاپا ہے مگر آواز میں ایک رس ہے۔ ہر باری اور بڑے جلسہ میں لوگ ان کو بلاتے ہیں کیونکہ ان کی نظم ہر مجلس کی رونق کو برتھا دیتی ہے۔ لال دروازہ بازار لال کنواں میں رہتے ہیں۔

بے خود صاحب { استاد دارغ کے خاص شاگردوں میں ہیں میر وحید الدین نام ہے بے خود شخص کرتے ہیں۔ بیٹا محل میں مکان ہے جو جامع مسجد دہلی کے قریب مشہور محلہ ہے بے خود دہلی کے شعرا میں بڑی ممتاز شان رکھتے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کی عزت کی جاتی ہے۔ بڑے عابد اور گوشہ نشین آدمی ہیں پہلے اور حالات کے سبب باہر بہت کم نظر آتے ہیں۔ مشاعروں میں بھی کم شریک ہوتے ہیں۔

راؤ ہر چند صاحب { اعلیٰ حضرت حضور نظام کی سلطنت کے قدیمی منصب دار ہیں۔ ان کے بزرگ دہلی کے دربار میں حضور نظام کی طرف سے مقرر تھے اور یہاں کی خبریں وہاں بھی کرتے تھے ان کے والد کی تصویر بھی اس جنتری میں ہے اور راؤ ہر چند کی تصویر بھی ہے۔

پنڈت ساحر صاحب { پنڈت امر ناتھ صاحب ساحر دہلی کے قدیمی شرفا اور شعرا میں ہیں کشمیری برہمن ہیں۔ لمبا قد۔ لمبی ڈالھی۔ قدیمی لباس قدیمی خیالات بے تعصب اور بہت اچھے شاعر ہیں۔ ہندو فلسفہ تصوف کو خوب جانتے ہیں اور کئی کتابیں اس پر لکھی ہیں۔

خواجہ برقی پریس دہلی { محمد انوار صاحب ہاشمی ایڈیٹر اسلامی ایڈیٹر دین دنیا دہلی نے یہ پریس جاری کیا ہے جامع مسجد دہلی کے جنوب میں ہے اور بہت مشہور ہے۔ جلدی چھپائی ہوتی ہے اور نرخ بھی ارزاں ہے۔

محبوب المصلح دہلی { یہ چھاپہ خانہ بہت قدیمی ہے دہلی کے میں چھپتے ہیں۔ میرزا محبوب بیگ صاحب اس کے مالک اس فن کے بڑے ماہر ہیں۔ اور ان کے والد سے پریس کے کام کا ورثہ ان کو ملا ہے اب انہوں نے ٹائپ کی چھپائی کا کام بھی جاری کر دیا ہے۔

خان صاحب عبد اللطیف { جامعہ پریس دہلی کے مالک جوان عمر۔ بڑے مخفی اور مستعد آدمی ہیں۔ چھپائی کے کام کا بہت اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ ٹائپ اور لیتھو وڈوں قسم کی چھپائی ان کے ہاں ہوتی ہے۔ ہر کام میں صفائی اور ستمرائی اور نقاست کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ خود بھی نفیس طبع ہیں۔

جامعہ پریس جامع مسجد دہلی کے غریب میں ہے جو بہت بڑے پیمانہ پر تاجرانہ اصول سے کام کرتے والد کا رخانہ ہے۔ حکیم منظور الحق نظامی مجتبیٰ ضلع امرتسر میں رہتے ہیں غلدی فوج کے سرگرم ممبر ہیں اور بہت خوشیے لے جواں ہیں۔

سردار سیماں میاں نظامی ریاست بڑودہ کے مندرجی سرداروں میں ہیں اصلاح مراسم اور اصلاح معاشرت کا خاص جوش ان میں پایا جاتا ہے۔ عربی نظامی۔ بنی فیروز الدین عربی نظامی بٹالہ کے رہنے والے ہیں آج کل لاہور میں رہتے ہیں سلسلہ کے برائے متوسل ہیں خورشید انور نظامی۔ بی۔ آئی۔ بچوں کے اخبار ٹنگ پیل کے ایڈیٹر اور مخفی اور خوش سلیقہ نوجوان ہیں۔

حکیم محمد شریف صاحب لاہور کے مشہور طبیب ہیں۔ اشتہار باری دوا فروشی کے ذریعہ لاکھوں روپیہ کی جائداد پیدا کی ہے۔ بچوں کو تعلیم بھی بہت اچھی دلاتی ہے۔ خود بھی پابند صوم و صلوة ہیں اور ان کی اولاد بھی نماز روزہ کی پابند ہے۔

میر حمید علی صاحب مولوی ممتاز علی صاحب مرحوم مالک اخبار تہذیب نسواں لاہور کے بڑے صاحبزادے ہیں تجارتی سمجھ بہت اچھی رکھتے ہیں اور اپنے والد کے کاروبار کو بام عروج تک پہنچایا ہے۔ میر امتیاز علی تاج میر حمید علی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ادبی ذوق اعلیٰ درجہ کا رکھتے ہیں خصوصاً ڈرامے بہت اچھے لکھتے ہیں۔

ساعر نظامی علی گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ میرٹھ میں مقیم ہیں۔ یو پی میں ان سے زیادہ نئی شاعری کو اچھی طرح ادا کرنے والا اور موثر طریقے سے بچنے والا کوئی شاعر نہیں ہے۔ نوجوان ہیں آواز بہت اچھی ہے خیلا میں جدت اور ندرت ہے۔

نواب صاحب دادون۔ خان بہادر نواب محمد البکر خاں صاحب ریاست دادون ضلع علی گڑھ علوم و فنون کے حامی ہیں تصوف کے دلدادہ ہیں۔ عربی تعلیم کے لئے ایک بہت بڑا وقف کیا ہے جس سے عربی مدرسہ چل رہا ہے۔ رات دن امور خیر میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم بھی فقرا کے حلقہ گوش تھے اور بھائی بھی محب الفقرا ہیں۔

راجہ صاحب جہانگیر آباد راہ سر اعجاز رسول خان بہادر قدوائی اودہ کے تعلقہ داروں میں بہت بڑے سنی تعلقہ دار ہیں۔ سات لاکھ روپیہ سالانہ ریاست کی آمدنی ہے۔ بڑے منظم اور خوش سلیقہ ہیں ان کا مکان تمام صوبہ اودہ میں ایک تاریخی مکان مانا جاتا ہے جہاں تمام دنیا کے عجائبات جمع ہیں۔ مولانا قطب میاں، حضرت مولانا عبدالباری صاحب کے جانشین حضرت مولانا قطب الدین عبدالہالی صاحب فرنگی محل کلکتہ کے مشہور علماء میں ہیں شریعت و طرقت کی گنگا جمنان کے گھر سے بہرہ رہی ہے۔

مولانا لطاف الرحمن صاحب قدوائی حضرت مولانا عبدالباری صاحب کے خاص رفقا میں ہیں اور اب مولانا قطب میاں صاحب کی رفاقت میں رہتے ہیں شاہ عبدالرحیم صاحب، درگاہ حضرت مخدوم علاء الدین صابریہ کے سجادہ نشین ہیں، تہا سیت منظم اور ذی فہم اور ہمان نواز شلخی کی عزت کھینچنے والے سید فضل شاہ صاحب، جلال پور پنجاب کی درگاہ حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب کے سجادہ نشین ہیں اور تحریک حزب اللہ کے امیر ہیں شریعت اور طرقت اور سیاست کے تین دریائیں تریبی میں جمع ہیں۔ مولوی عبدالرحمن نظامی مظفر آباد کشمیر کی سلطانی جامع مسجد کے امام ہیں میرے خلیفہ ہیں۔ درویشانہ فلسفہ ساری اور خدمت خلق ان کے جوہر خاص ہیں ان میں ہول اودہ مجھ میں ہیں۔

شیخ عبداللہ صاحب علیگڑہ کے مشہور وکیل ہیں۔ برکین نل ہے ساری زندگی مسلمان عورتوں کی تعلیمیاتی کاموں میں گزار دی ہے علیگڑہ کی زبان کے پڑھنے والے اور ان کی بڑی ذہنی اور فنی اصلاح اور ترقی و حمایت کے گول میں مصروف رہتے ہیں ڈاکٹر محمد عمر صاحب دہلی کے شہرہ آفاق ڈاکٹر ہیں چین جاپان اور یورپ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ دہلی میاں میں ان کا مطب واقع ہے فق اور سل اور اراض سینہ کے علاج میں خاص مہارت رکھتے ہیں یہ علاج مریضوں کے ساتھ مل باپ کی شفقت کے ہیں اور ان کی طرح مریضوں پر خاصیت ہے بوجہ بھول کے ملا صاحب، سورت میں رہتے ہیں۔ داوری بوجہ بھول کے پیشوا ہیں۔ ملا ظہیر سیف الدین صاحب نام ہے۔

ابراہیم بھائی، سر آدم جی پیر بھائی کے فرزند ہیں ان کا خاندان بوجہ بھول کے مذکورہ اہلے ملا جی سے مشہور ہو گیا ہے۔ ابراہیم بھائی میں شاہانہ صفات ہیں۔ ارادے کے مضبوط، مزاج کے مستقل، اور طبیعت کے ضدی۔ گرا پنہ فرقہ کے عقائد کی پوری طرح پیروی کرتے ہیں۔

علی بھائی، سر آدم جی پیر بھائی مرحوم کے فرزند ہیں بڑے ہمان نواز اور غیور راج اور باندہ و خدمت داری ہیں۔

جہنمت رام کشن داس، پٹنہ میں رہتے ہیں ہندو فقر کی ایک گدی کے مالک ہیں۔ دوستانہ تعلقات اور میل جول میں بڑے متقبل مزاج ہیں میرے ساتھ بہت پرانا تعلق ہے سال میں کئی بار دہلی میں آتے ہیں

دلو انہ شاہ نظامی حیدر آباد میں رہتے ہیں ردیف اور قافیہ کی پابندی کے بغیر نہایت دلچسپ اور مہل نظیں لکھتے ہیں۔ میرے بڑے مریدوں میں ہیں۔

مخلص نظامی حیدر آباد میں رہتے ہیں محمد عبداللہ نام ہے مخلص اور ابو ذر نامی میں نے خطاب دیا ہے۔ سر سے پاؤں تک خلوص و عقیدت سے بھرپور ہیں۔

چھوٹے نظامی لاہور میں رہتے ہیں نام کے چھوٹے ہیں عقیدت و خلوص و ایثار میں بڑے ہیں۔ تبلیغی خدمات ہمیشہ انجام دیتے ہیں سعد اللہ نظامی، یہ بھی لاہور میں رہتے ہیں چھوٹے نظامی کے بھائی ہیں۔ خالدی تحریک کے سرگرم معاون اور مخلص مرید ہیں۔ حاجی اسماعیل نظامی، پشاور میں رہتے ہیں۔ پہلے قری پہاڑ پر مہل تھا۔ بہت بڑے اور مخلص مریدوں میں ہیں۔

محمد اسماعیل نظامی، فوجی بیکری کا کام کرتے ہیں۔ آجکل پشاور میں قیام ہے۔ میرے مریدوں میں اسماعیل اور ابراہیم نام کے جتنے آدمی ہیں وہ سب کے سب خلوص اور عمل اور محبت میں کچھ ہیں۔ اور ان محمد اسماعیل نظامی کا درجہ میرے دل میں بہت بڑا ہے کیونکہ وہ بڑے عابد ہیں۔ اور ہر دنیاوی اعراض سے پاک اور بے نیاز ہیں۔

فخر الدین نظامی، مشرقی افریقہ کی نظامیہ جماعت کے صدر ہیں حالہ ذہ کے رہنے والے ہیں کمپالہ افریقہ میں نوکری ہے۔ تبلیغی جنگ کے زمانہ میں بڑے خلوص سے خدمات انجام دی تھیں علی احمد نظامی یہ بھی افریقہ میں تجارت کرتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک خلوص اور محبت اور عقیدت کی تصویر ہیں۔

عطا محمد نظامی یہ بھی پنجاب کے ہیں افریقہ میں نوکری کرتے ہیں اور پورہ علاقہ افریقہ کی نظامیہ جماعت کے منتظم ہیں۔

عبدلحمید نظامی، جنوبی افریقہ میں تجارت کرتے ہیں بڑے مخلص اور خدمت گزار اور خوش اعتقاد اور فقیر دوست ہیں۔

قاضی برکت علی نظامی، برائے مرید ہیں ممالی مشرقی افریقہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ ابھی رخصت لیکن افریقہ سے ملے آئے تھے

اور ایک مہفتہ میرے پاس ٹھہرے تھے ان کی محبت اور خدمات اور خلوص کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ پنجاب کے رہنے والے ہیں

حکیم طفیل محمد خان نظامی یہ بھی پنجاب کے رہنے والے ہیں حکیم نابینا صاحب کے شاگرد ہیں مشرقی افریقہ میں مطب کرتے ہیں تبلیغ اسلام کا سلیقہ رکھتے ہیں۔

شاہ محمد نظامی میرے بڑے مرید ہیں خرطوم سوڈان میں رہتے

ہیں۔ اور تبلیغی خدمات انجام دیتے ہیں۔

خواجہ ناظر حسن صاحب انصاری سہارنپور کے رہنے والے ہیں بیت المقدس میں رہتے ہیں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے ہندی تلمیذ تھے ہیں۔ ان کے زمانہ میں ہندی تلمیذ نے بہت ترقی کی ہے اور عثمان مترل کے نام سے تلمیذ مذکور کی نئی عمارت کی تعمیر بھی ہوئی ہے۔ اور عثمان مترل کے نام سے اور شام کی بعض تصویریں انہیں کی فرستادہ ہیں جو جنتری میں شائع ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرشید نظامی حیدر آباد کے رہنے والے ہیں آج کل انگلستان میں مقیم ہیں۔

نواب حسن یار جنگ بہادر۔ نواب سر وقار الام کے پوتے اور نواب شجاع ان الملک بہادر کے فرزند ہیں۔ میری تحریرات سے خاص ذوق رکھتے ہیں آج کل انگلستان میں تعلیم پا رہے ہیں درمیان میں شریک ہیں زبیری صاحب بریلی کے رہنے والے ہیں دانشا ستریا میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ منادی کے نامہ نگار ہیں۔

غوث نوید نظامی۔ سکندر آباد دکن کے تاجر ہیں۔ مخلص جوان اور سید محمد موسیٰ صاحب مرحوم کے نواسہ ہیں خوش اعتقاد اور مہربان اور نوجوان ہیں۔

سرفراز نظامی۔ موتی بیگم نام ہے۔ سید محمد موسیٰ صاحب مرحوم سوگند ساگر آباد کی چوٹی لڑکی ہیں۔ میلادی جنتری کا ایڈیٹر حسین پیدا ہوا تو انہوں نے اپنے سر کے بال کاٹ کر حسین کی لڑکی بنا کر بھیجی تھی۔ اس وقت میں نے ان کو سرفراز کا خطاب دیا تھا۔

مولوی میر فرحت علی نظامی۔ موتی بیگم نظامی کے شوہر ہیں عابد اور نیک خصلت اور خوش عقیدہ آدمی ہیں۔

میر خجابت علی نظامی۔ میر فرحت علی کے چوتے بھائی ہیں حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ اور مخلص مرید ہیں۔

عبدالکریم نظامی۔ سید محمد موسیٰ مرحوم کے بڑے فرزند ہیں پہلے سکندر آباد میں دکان تھی اب حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ بہت پرانے مرید ہیں۔

چھوٹے میاں نظامی۔ سید محمد موسیٰ مرحوم کے چوتے لڑکے ہیں پرانے مرید ہیں سکندر آباد میں رہتے ہیں۔

منجہلی بیگم نظامی۔ سید محمد موسیٰ مرحوم کی بیٹی ہیں اور غوث میاں نظامی کی والدہ ہیں۔ بہت خوش عقیدہ اور خدمت گزار ہیں۔

سجھلی بیگم نظامی۔ محمد موسیٰ مرحوم کی لڑکی ہیں۔ عقیدت و خلوص سے بہرور ہیں مولوی کریم علی صاحب سجھلی بیگم نظامی کے شوہر ہیں ان کا بیٹا آدمی ہے مولوی حفظ الکریم نظامی۔ بہت اچھے شاعر ہیں۔ ریاست ریواں کی نظامیہ جماعت کے ناظم ہیں بہت پرانے مریدوں میں ہیں۔

رحمت اللہ خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے قدیمی اور مخلص مریدوں میں ہیں طریقت اور اسلامی تعلیم کی پیروی کا جوش رکھتے ہیں۔ ابراہیم خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے مخلصین خاص میں ہیں ان کے مرحوم لڑکے بہ دار خاں نظامی کو بھی میرے ساتھ خاص خلوص تھا۔

طیب خاں نظامی ریاست ریواں کے رہنے والے ہیں بچپن میں مرید ہوئے تھے خوش اعتقاد اور خدمت گزار ہیں۔

حسن لال نظامی لال محمد نام ہے ریواں میں تعمیرات کا کام کرتے ہیں میں حسن لال کہتا ہوں پرانے مخلصین میں ہیں۔

محمد فیضان خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے مخلصین میں ہیں اسلامی خدمت کا دلولہ رکھتے ہیں۔

مستری محمد عثمان خان نظامی ریاست ریواں میں رہتے ہیں سلسلہ نظامی کے قدیمی متوسل ہیں۔

اکرام حسین نظامی۔ کیٹ گنج الہ آباد کے ٹھیکہ دار ہیں ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ ان کے لڑکے اور بھائی امداد حسین نظامی وغیرہ بھی سلسلہ کے پرانے مخلصین میں ہیں۔

مستری امروا خاں نظامی کیٹ گنج الہ آباد کے متقی اور عابد اور خوش اعتقاد مریدوں میں ہیں۔

مستری نوز محمد نظامی ریواں کے ہیں الہ آباد میں رہتے ہیں پرانے مخلص اور خدمت گزار مریدوں میں ہیں۔

محمد صادق نظامی۔ سہارنپور میں رہتے ہیں تجارت پیشہ ہے ان کا سارا خاندان سلسلہ میں داخل ہے۔

عبدالحمید نظامی سہارنپور کے پرانے مخلصین میں ہیں چالیس سال سے تعلق ہے محمد عبدالعزیز شہودی نظامی سہارنپور میں نقشین لکڑی کی تجارت کرتے ہیں پرانے مرید ہیں۔

شرف الدین خاں صاحب سہارنپور کے قدیمی ملنے والوں میں ہیں۔ رسالہ مرشد میری نگرانی میں دہلی سے جاری کیا تھا۔

مولوی مقبول احمد نظامی سیوہارہ ضلع ججنور کے ہیں۔ چالیس سال سے تعلق ہے۔

مولوی سید محمد صاحب مراد آباد میں رہتے ہیں میں ان کو بھائی کہتا ہوں۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

خان بہادر سید بڑے شاہ امرتسر کے ممتاز اور محب الفقرا صاحب ہیں میں۔ میرے ساتھ پرانا تعلق ہے۔

مولانا نانا اللہ صاحب جباراں حدیث کے ایڈیٹر ہیں فن مناظرہ میں یکتا ہیں میرے تیس برس کے پرانے ملنے والے ہیں۔

محمد شریف نظامی برما میں مرید ہوئے تھے لاہور میں دفن ہیں میں مخلص

دو خوش اعتقاد ہیں خدمت اسلام کا جوش رکھتے ہیں۔

حاجی شمس الدین نظامی سیالکوٹ میں رہتے ہیں برہان میں مرید ہوئے تھے۔ حاصل و مخلص مرید ہیں سیالکوٹی نظامیوں میں ممتاز ہیں۔ حاجی اللہ رکھا صاحب سیال کوٹ میں میونسپل کمنشنر ہیں میرے تبلیغی کام میں سبب سبب سے مدد دیتے ہیں۔

قیس شیرازی نظامی جوں کثیر کی نظامیہ جماعت کے ناظم اور مسلمان جوں کے ہر جوش خدمت گزار ہیں۔ ان کے بھائی غلام حیدر چشتی نظامی کے ہاں میرا اقام ہوا کرتا ہے۔

فیروز الدین نظامی جوں کی نظامیہ جماعت میں بہت مخلص اور خوش عقیدہ توجہ ہیں تجارت کرتے ہیں۔

انار و حامد میر محمد رفیع مرحوم کے چوتھے بھائی ہیں۔ بھوپال میں انڈیا سکریٹری ہیں۔ میرا ان کا بہت پرانا تعلق ہے۔

کرمل امیر احمد صاحب۔ نواب صاحب بھوپال کے خاص دیوبند میں ہیں۔ انگریزوں اور ان کے تمدن کو خوب جانتے ہیں۔ اور جو بہت جانتے ہیں میرے بہت پرانے ملنے والے ہیں۔

سید نجم الحسن صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی۔ بی بی۔ بریلی کے رہنے والے ہیں۔ علمی اور ادبی مذاق بہت اچھا رکھتے ہیں۔ جتنی پڑائی امدادیں ان کا بھی دخل ہے۔

مولوی سید نور الحسن صاحب مودودی ہیں۔ پہلے سب رجسٹرار تھے اب پشمن ہو گئے۔ ذوق سماع بہت اچھا ہے۔ متقدمین اور متاخرین شعرا تصوف کا کام ایک مجموعہ میں جمع کیا ہے جس سے ان کی خاص قابلیت ظاہر ہو رہی ہے۔

شاہ جات احمد صاحب۔ روٹی شریف کے سجادہ نشین ہیں۔ بزرگوں کی تعلیم اور پیروی سے پابند ہیں۔ ان کے ہاں مجالس سماع قدیمی مولوی ہوتی ہیں بھائی غلام رسول نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ ان کا روادار تھا ان کے پابند ہیں۔ ان کے خلوص و محبت کے سبب میں ان کو بھائی کہتا ہوں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

خواجہ لال نظامی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ جسے وہاں نواز ہیں۔ میں احمد آباد میں انہی کے مکان پر ٹھہرتا ہوں۔ لال میاں نام ہے خواجہ لال میرا دیا ہوا لقب ہے۔

حسنی نظامی۔ سرور خان نام ہے احمد آبادی ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ ان کا بھی سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ نہایت مخلص افراد کار ہیں۔ میں نے حسی لقب دیا ہے۔

برحق نظامی۔ ان کا بھی سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ احمد آباد کے مشہور تاجر کتب ہیں۔ سادہ ایڈیٹر دین کے بھائی مونس ہیں۔

من موحی نظامی۔ حاجی محمد حسین نام ہے۔ قدیمی مخلصین میں ہیں احمد آباد میں رہتے ہیں۔ من موحی میرا دیا ہوا لقب ہے۔

سیر صاحب میاں چشتی۔ احمد آباد کی چشتیہ خانقاہ کے پیر زادہ ہیں۔ ان کے والد حضرت میاں نظام الدین صاحب بہت بڑے عالم احمد بیت بڑے درویش تھے۔ ان کی بہن بھی بہت بڑی عابدہ اور غار میں رہا۔ یہ احمد ان کے چھوٹے بھائی ہیں میاں خانقاہ شریف حضرت سلط محمد چشتی کے قریب ہے۔ فیض محمد خاں نظامی بانی افغان ہیں گھمبائت کے رہنے والے احمد آباد میں رہتے ہیں۔ میرے پرانے خدیو سنگار اور خوش اعتقاد مریدوں میں ہیں۔

مشرقی خندری گر۔ محمد اسماعیل نام ہے۔ خندری گر کے لقب سے مشہور ہیں۔ احمد آباد کے بہت بڑے وکیل ہیں۔ اور وہاں کی قوی تحریکات کے لیڈر ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ میرے محبوب میاں قادری احمد آباد کے مشہور پیر زادہ ہیں۔ پہلے احمد آباد میں چیت خست تھے۔ اب احمد آباد کی اسلامی تحریکات کے رہنما ہیں۔ بڑے عابد تہجد گزار اور کفایت شعار ہیں۔ ان کے ملنے میں احمد آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ تجارت کرنے میں اور بہت مخلص ہیں۔ عبد الرحمن نظامی بادی احمد آباد میں اسسٹنٹ انسپشن ماسٹر ہیں۔ مجھے ان سے

ساتھ سے کھانا بنا کر کھاتے ہیں۔ اس نے میں ان کو بادی جی کہتا ہوں۔ جس نے میں صاحب لوگ ہیں بہت میں اصلی مسلمان ہیں عبدالرحمن سید نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں سلسلہ کے پرانے مومل ہیں۔ ہر مہینہ اپنے

سکان بریاری کی مجلسیں کرتے ہیں۔ غرضی شرف الدین نظامی سید ہیں اور ان کا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ مخلص و خدمت گزار ہیں۔ پیارے میاں نظامی۔ سرکار نے خاں صاحب بنایا ہے۔ قوم کے سید۔ پیشہ نشی کی نگرانی یعنی آبکاری کے انسپکٹر ہیں۔ سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

محمد سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اسماعیل محمد سیدی نظامی۔ نر یا دھو سیدی کے لیڈروں میں ہیں۔ تبلیغی تھے۔ غلامی تھے۔ اب سرکاری ہیں خاں صاحب کا خطاب بنایا ہے۔ بہت پرانے مریدوں میں اور بڑے خدمت گزار ہیں۔

ڈاکٹر غلام نبی نظامی۔ احمد آباد کے ہیں مخلصین کی رات کے ایک رکن ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ انصیر میاں صاحب چشتی چشتیہ خانقاہ احمد آباد کے سجادہ نشین ہیں۔ میرے ساتھ بچپن سے تعلق رکھتے ہیں ملا سید محمد احمد آباد کے خواص میں ہیں مخلصین کی رات کی کینیت میں شریک ہیں۔

میرے ساتھ عرصہ دراز سے خلوص رکھتے ہیں۔ عبد الرحمن اسماعیل نظامی میں قوم سے ہیں۔ سودت میں کمرے کا پر بار کرتے ہیں۔ پرانے مریدوں میں ہیں اور خاص مخلصین میں ہیں۔ مولانا محمد نبی نذیر احمد نام ہے بخندی لقب ہے۔ میرے گھر کے رہنے والے ہیں۔ ممبئی میں اسلامی خدمات کی پیروی

میں صاحب لوگ ہیں بہت میں اصلی مسلمان ہیں عبدالرحمن سید نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں سلسلہ کے پرانے مومل ہیں۔ ہر مہینہ اپنے

سکان بریاری کی مجلسیں کرتے ہیں۔ غرضی شرف الدین نظامی سید ہیں اور ان کا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ مخلص و خدمت گزار ہیں۔ پیارے میاں نظامی۔ سرکار نے خاں صاحب بنایا ہے۔ قوم کے سید۔ پیشہ نشی کی نگرانی یعنی آبکاری کے انسپکٹر ہیں۔ سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

محمد سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اسماعیل محمد سیدی نظامی۔ نر یا دھو سیدی کے لیڈروں میں ہیں۔ تبلیغی تھے۔ غلامی تھے۔ اب سرکاری ہیں خاں صاحب کا خطاب بنایا ہے۔ بہت پرانے مریدوں میں اور بڑے خدمت گزار ہیں۔

ڈاکٹر غلام نبی نظامی۔ احمد آباد کے ہیں مخلصین کی رات کے ایک رکن ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ انصیر میاں صاحب چشتی چشتیہ خانقاہ احمد آباد کے سجادہ نشین ہیں۔ میرے ساتھ بچپن سے تعلق رکھتے ہیں ملا سید محمد احمد آباد کے خواص میں ہیں مخلصین کی رات کی کینیت میں شریک ہیں۔

میرے ساتھ عرصہ دراز سے خلوص رکھتے ہیں۔ عبد الرحمن اسماعیل نظامی میں قوم سے ہیں۔ سودت میں کمرے کا پر بار کرتے ہیں۔ پرانے مریدوں میں ہیں اور خاص مخلصین میں ہیں۔ مولانا محمد نبی نذیر احمد نام ہے بخندی لقب ہے۔ میرے گھر کے رہنے والے ہیں۔ ممبئی میں اسلامی خدمات کی پیروی

میں صاحب لوگ ہیں بہت میں اصلی مسلمان ہیں عبدالرحمن سید نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں سلسلہ کے پرانے مومل ہیں۔ ہر مہینہ اپنے

سکان بریاری کی مجلسیں کرتے ہیں۔ غرضی شرف الدین نظامی سید ہیں اور ان کا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ مخلص و خدمت گزار ہیں۔ پیارے میاں نظامی۔ سرکار نے خاں صاحب بنایا ہے۔ قوم کے سید۔ پیشہ نشی کی نگرانی یعنی آبکاری کے انسپکٹر ہیں۔ سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

ہیں۔ پچیس سال سے میرا اہل ان کا حق ہے۔ صوفی غلام محمد زبیدی جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ نئی دہلی کی تعمیرات کے انتظام میں سالہا سال شریک ہے اس پیشے کے رکھنے میں۔ چنے میں۔ محلہ محمد پٹنہ پیر کا پایا ہے۔ غلام محمد نظامی خان خاناں ضلع جالندھر میں مدرس ہیں۔ پنجاب کے بریدوں میں ان کا بڑا مخلص کا ہے۔ اس لئے میں ان کو حسی کہتا ہوں۔ فتح حسن خان نظامی صید قدیم ضلع فیروزپور کے نمبردار ہیں۔ ان کی ساری آبادی سلسلہ میں داخل ہے۔ بہت لوگ سے ہیں گران کا اعتقاد اور ظلم جو ان ہے۔ اس کا قول کی خواہش میں بونو صاحب نظامی عبادت اور عقیدت کے لحاظ سے خاص درجہ رکھتی ہیں۔ سید غلام جلالی نظامی دوکوہ جالندھر میں رہتے ہیں۔ بڑے خوش اعتقاد مخلص اور خدمت گزار ہیں۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود ہمیشہ اپنے حق کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ فضل محمد نظامی مولوی عبد القادر غرضی صاحب کے فرزند ہیں۔ لدھیانہ میں حجام کا پیشہ کرتے ہیں۔ ایران کی سیاحت بھی کر چکے ہیں۔ دیرینہ مخلصین میں ہیں۔ سلیمہ زکریا میاں۔ ممبئی کے لیڈروں میں ہیں۔ اسلامی خدمات کی روح رواں ہیں۔ میرے برائے مخلصین میں ہیں محمد صدیق نظامی فوجی ٹھیکہ دار ہیں۔ سیالکوٹ میں رہتے ہیں۔ اسلامی خدمات کرتے رہتے ہیں۔ سلسلہ کے پرانے مخلصین میں ہیں۔ مولوی شریف احمد نظامی امروہہ کے شرفاریں ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی اولاد ہیں۔ مراد آباد میں وکالت کرتے ہیں۔ سیران کے خاندان سے چالیس برس کا تعلق ہے۔ اور یہ سارا خاندان مخلصین خاص میں ہے۔ ان کے لڑکے جمیل احمد نظامی اور محمود احمد نظامی بی۔ اے اور سبط احمد نظامی وغیرہ بھی میرے ساتھ بہت خلوص رکھتے ہیں۔ روح الحق عباسی نظامی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ پہلے ممبئی میں ایک بڑی تجارتی فزم کے ملازم تھے۔ اب ریاست مانا ودر میں فز ہیں۔ تہذیبی مخلصین میں ہیں اگر ارام الحق عباسی یہ بھی احمد آباد کے ہیں۔ اور سب سے قدیمی مخلصین میں ہیں ممبئی میں ملازم ہیں۔ ممتاز الحق عباسی نظامی۔ تہذیب کرتے ہیں احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ قدیمی مخلصین میں ہیں۔ فصیح الحق خندار شاہ نظامی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ریاست مانگروں میں انسبند گاہ ہیں۔ اہل و عیال سمیت سلسلہ میں داخل ہیں۔ بیگم صاحبہ مانگروں ان کی حقیقی بہن ہیں۔ رضا الحق عباسی ریاست خیرو پور میں پرائیوٹ سکول ہیں۔ احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ عباسی ذہانت اور عقل اور محنت اور کابر آری کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ تہذیبی مخلصین میں ہیں۔ پرنس عبدالخالق ریاست مانگروں کا شہنشاہ کے ولی عہد ہیں۔ غافل ہیں۔ مدبر ہیں۔ ذہنی طور پر کنبہ پر ہیں۔ مذہب سے خلوص رکھتے ہیں۔ میں ان کی بنیاد کہتا ہوں۔ پرانے مخلصین میں ہیں۔ بدر شاہ نظامی نواب صاحب مانگروں کے صاحبزادہ ہیں۔ علی گڑھ کے بی۔ اے ہیں۔ ریاست مانا ودر میں وزیر ہیں کسی وقت

کی نافرمانی نہیں کرتے۔ تہذیب بہت پڑھتے ہیں۔ دریا ہ جونی۔ چنانکہ افتد دانی۔ کی عمر ہے۔ مگر خدا کا خوف غالب ہے اس واسطے ہر رات پڑھتا ہے۔ خدائے کن داودی دیا ہے۔ سلفہ میں نیک بربر سے اور خوب نکات تھے۔ اب بھی آواز دہی ہی ہے۔ مجھ سے ملنے میں نو کتابوں۔ تم ویر ہو بائیں میرے لئے نو ایک توال ہو۔ آو بھوکا کانا ساو۔ احمد دھندوں جیہ کر گانا شتار ہیں قیامت کے دن مجھ سے اگر پوچھا جائے کہ اپنی زندگی کا سب سے اچھا وقت بیان کرو۔ تو میں کہوں گا۔ وہ رات جبکہ میں ممبئی میں سمندر کے کنارے بیٹھا تھا۔ موصیٰ علی مجاہدی تھیں۔ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور بدر میرے ساتھ دریا ہ کا کر گانا تھا۔ اس کے بعد سے خدا یاد آتا تھا۔ اور میں نے ہی وقت کو اپنی زندگی کی سب سے اچھی ساعت سمجھا تھا۔ برنس بدر الدین۔ میں بدر شاہ کہتا ہوں۔ وقت آئے گا کہ وہ نجات اور کھانا دار میں سلسلہ نظامیہ کا ایک بڑا علمبردار ہوگا۔ پرنس غلام علی نظامی نواب صاحب مانگروں کے لڑکے ہیں۔ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ۔ قدیم جیسے ہو مگر سوں کی طرح بے خبر نہیں ہیں۔ بلکہ آج کی طرح بہت شہر میں اور سیٹے ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ بلال نظامی نواب صاحب مانگروں کے چوبدار ہیں۔ حسین نام ہے میرے ساتھ خاص محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے میں نے بلال لقب دیا ہے۔ اسی نام سے مشہور ہیں۔

۲۵۹

غلام حسین مومن۔ احمد آباد کی نو مسلم جماعت میں ہیں۔ شیخ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ممبئی میں تجارت کرتے ہیں۔ میرے دیرینہ مخلصین میں ہیں کیشو لال بی۔ اے ممبئی کے لائق تاجروں میں ہیں۔ کپڑے کا بیوہ اور کرتے ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ سلیمہ عبدالکریم بی۔ اے نامی سوداگر ہیں۔ کپڑے کا بیوہ بھی کرتے ہیں۔ میرے مخلصین میں ہیں۔

غلام علی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ رستہ بستی شیعہ ہیں۔ بہت پرورش مسلمان ہیں۔ میرے مخلص ہیں۔ غلام حیدر بی۔ اے احمد آباد میں وکالت کرتے ہیں۔ پیرام شاہ کے سنت پتھ کے شیعہ ہیں۔ میرے مخلصین میں ہیں۔ جمیل الدین غوثی لائمی علی گڑھ کے ایم۔ اے ہیں۔ ریاست مانا ودر میں محکمہ مال کے انسپور ہیں۔ میرے پرانے مخلص ہیں۔ حکیم سید سلیمہ دارش نظامی صوبائی کے مشہور حکیم ہیں۔ سہوان کے رہنے والے ہیں۔ پرانے مخلصین میں ہیں۔ محمد محمد نور خان نظامی۔ ایشیہ وکالت کرتے ہیں۔ نہایت مخلص اور خوش اعتقاد نوجوان ہیں۔ مولانا سعید احمد ہمدانی نامور مورث ہیں اگرچہ میں نے کسی خدمت انجام دیتے ہیں۔ میرے دیرینہ کنبہ ہیں۔ پیر زادہ عزیز الدین چشتی خانقاہ حضرت شیخ سلیم چشتی فتح پور سیکری کے پیر زادہ ہیں۔ عابدین۔ خدمت گزار خلق ہیں۔ اور مجھ سے خلوص رکھتے ہیں۔ مولانا سیباب اکبر آبادی شہر شاعر ہیں۔ اور شہرہ آفاق مصنف ہیں۔ میرے پرانے شہزاد ہیں۔ انٹوش خاں نظامی صوبہ بہار کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

ان کے ڈکے کھڑا سرائیل خاں نظامی آدھ میں کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ اور دوسرے ڈکے عبدالحکیم نظامی وغیرہ بھی آدھ میں میاں کر کے ہیں۔ یہ سارا گھڑانا مخلصین خاص میں ہے۔ احسن انصاری نظامی بیدار شریف کے رہنے والے ہیں۔ درجنک میں تجارت کرتے ہیں۔ میرے پرانے مخلص مریدوں میں ہیں۔ جمال محمد فاروقی نظامی۔ اجیر شریف کی نظامیہ جماعت کے ناظم ہیں۔ پیڑ تبلیغ کا کام بہت بجا کرتے تھے۔ میرے قدیمی مخلصین میں ہیں۔ حضور می نظامی محمد اطمین نام ہے۔ حضور میرا دیا ہوا لقب ہے۔ سکندر آباد کوں میں پولیس انسپریں۔ سعید ازلی نظامی سید عبدالحسن نام ہے۔ حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا سارا گھڑا سلسلہ میں داخل ہے۔ میں نے ان کے سکھان کو عین لیسر اور ان کو سعید ازلی لقب دیا ہے۔ ظہوری نظامی محمد مظہر اللہ نام ہے۔ جاسو عثمانیہ حیدر آباد کے جسٹس صاحب کے مددگار ہیں۔ میں نے ظہوری لقب دیا ہے۔ ان کا سارا گھڑا سلسلہ میں داخل ہے۔ حیدر آباد کے مریدوں میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ مولوی عبدالکریم انجمن نعیم عام سکندر آباد کے شریک حتمہ ہیں۔ میرے قدیمی تبلیغی رفیقوں میں ہیں۔ او ساہا سال سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ مولوی حمید احمد انصاری جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے جسٹس رہیں۔ ادریس کے قدیمی مخلصین میں ہیں۔ عیسٰی نواسی فوجی باب عابد یا جنگ عجم کے فرزند ہیں۔ یہ حسین علی نام ہے۔ میں ان کو ان کے بچپن سے عیسٰی نواز جنگ کہتا ہوں۔ ان کے والد میرے والد کے ملنے والے تھے۔ ماس نے میں ان کو بھائیوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ مولوی سیر خورشید علی کہ مسجد حیدر آباد کے بہتر ہیں۔ نواب عابد یا جنگ مروجہ کے بڑے فرزند ہیں۔ علوم انصاف کے ماہر ہیں۔ ادریس کے مخلصین میں ہیں۔ مولوی سحود علی بی۔ اسے حیدر آباد میں سشن جج تھے۔ ان کے والد کا مزار میرے ہاں میرے حجرہ کے سامنے ہے جو میرے والد کے خاص دوستوں میں تھے۔ یہ بھی میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ میرے بھائی گنیر علی نظامی حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا سارا گھڑا سلسلہ میں داخل ہے۔ میرے مخلصین خاص میں ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ صدر محاسبی حیدر آباد کے مددگار ہیں۔ بہت مخفی اور مستعد مسلمان ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ ملک درجنک نظامی امرتسر کے رہنے والے ہیں۔ عبدالحکیم نام ہے۔ میرے بہت پرانے مریدوں میں ہیں۔ دہلی میں اخبار فروشی کرتے ہیں۔ سالک بھی ہیں۔ مجذوب بھی ہیں۔ میں ان کو قلندر جنگ کہتا ہوں۔ اگرچہ بے علم ہیں۔ لیکن تصوف کی معلومات اور کچھ بہت اچھی ہے۔ ان کا سارا گھڑا سلسلہ میں داخل ہے۔ آغا طاہر شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد مولوی کہہ سکتے ہیں۔ اور ان کی تصنیفات مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ان کے پاس ہیں۔ اور ان کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ میں ان کے دادا کا معنوی شاگرد ہوں اور ادریس میرے ساتھ دیرینہ خلوص رکھتے ہیں۔ ایران کی سیاحت کر چکے ہیں۔ شیعہ

۳۴۵

نیشن

عقیدہ ہے۔ سجادہ نشین بھولاری حضرت مولانا سید غلام محمد ادریس صاحب قادری جتپنی سجادہ نشین بھولاری شریف نسلے جتہ صوبہ بہار کے نہروہ خاں متشائخ میں ہیں۔ اور متشائخ تاجیک کی تمام صفات حسنہ ان کے اندر موجود ہیں۔ ان کے والد ماجد حضرت مولانا سید شاہ ہمدانی قادری جتپنی نے مجھے ایک سلسلوں کی اجازت دی تھی۔ اور گاندھی جی سے جب ان کی زیارت کی تو پٹنہ کے جلسہ میں کہا تھا کہ کاش مجھے آنا۔ تملنا کر میں شاہ صاحب کے پاس پیسہ حاضر رہتا۔ حضرت شاہ غلام محمد ادریس صاحب بھی اپنے والد ماجد کا مکمل نمونہ ہیں۔ اور مجھے برفاں نظر عنایت رکھتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ حضرت مولانا سید غلام محمد ادریس صاحب صاحبزادہ حضرت مولانا سید ہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گورنمنٹ شریف پنجاب کے مشہور بزرگ اور بزرگوں کے قدم بہ قدم ہیں۔ ادریس صاحب صاحبزادہ ہیں۔ عبدالحکیم خاں صاحب انبالہ کے جلیل ہیں۔ پہلے دہلی میں تھے۔ بڑے نیک شخصیات اور نیک دل اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں دبا بند ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔

خواتین

ملکوت یکم نظامی۔ عظیم سید الطاف حسین صاحب مرحوم خورشید جہاں حیدر آباد کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا سارا گھڑا سلسلہ میں داخل ہے۔ میں نے ان کو ملکوت یکم لقب دیا ہے۔ اور سکونت کو تعلیم تلقین کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ بڑی مخلصہ اور خوشگزار خاتون ہیں۔ ہر مہینہ اپنے مکان پر مجلس کرتی ہیں۔ اور دونوں کے سامنے تصوف پر اور اسلامی امور پر تقریریں بھی کرتی ہیں۔ بھائیوں بالو مولوی سید پالو مرزا صاحب میر شمس حیدر آباد کی بیوی ہیں۔ تمام دنیا کی سیاحت کر چکی ہیں۔ بہت سی کتابوں کی مصنفہ ہیں۔ تعلیمی اور اصلاحی تحریکوں کی حیدر آباد میں۔ روح بوال ہیں۔ میرے ساتھ ان کے شوہر بھی اور بیٹی خاص خلوص عقیدت رکھتی ہیں۔ ان کے شوہر قدیم وجدید علوم اور تہذیب و تمدن کا ایک مکمل نمونہ ہیں۔ وضع داری اور شریف نوازی اور بہمان داری کی صفات میں بگائے روزگار ہیں۔ مسٹر امیر حسن مولوی سید امیر حسن صاحب براہ تحقیق نواب حسن الملک بہادر مروجہ کی بیوی ہیں۔ شیعہ عقیدہ رکھتی ہیں۔ نہایت خوش تقریر اور خوش فہم اور خشم خاتون ہیں۔ میرے ساتھ اور میری تحریرات کے ساتھ پرانا خلوص ہے۔ مسٹر مہدی۔ مولوی سید محمد مہدی صاحب حکومت حیدر آباد کی بیوی اور نواب عقیل جنگ بہادر کی صاحبزادی ہیں۔ لائق اور علم دوست اور بہمان نواز خاتون ہیں۔ میرے ساتھ ان کے شوہر اور یہ دونوں اپنے عزیزوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں۔ سعید بالو نظامی سعید ازلی کی بیوی ہیں۔ حیدر آباد کے زمانہ اسکول کی محکمہ ہیں۔ ادریس کے فرزند کی سنبولی ماں ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ رحمت علی نظامی حیدر آباد میں رہتی ہیں۔ بڑی عابدہ زاہدہ اور نیک خاتون ہیں۔

ان کو بھی یقین دلائل کی بابت دی ہے۔ محبوب بالہ نظامی سید محمد قادی صاحب کی صاحبزادی بڑی نیک خصلت اور میرے سلسلہ کی ایک خلوص خاص۔ کشتہ دالی ہے۔ فخر بالو نظامی سلوی محمد بہرہ ور و بی نظمی کی بیوی ہیں۔ بڑی نیک اور مستقیم خاتون ہیں۔ میرے ساتھ خاص شہر رکھتی ہیں۔ باؤشیاہ بیگم نظامی سلوی عبدلعزیز صاحب کی بیٹی ہیں۔ وڈاکٹر لالی شاہ کی بیٹی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

خوش قبول بیگم محمد لود۔ عفت خوش اقبال کا سارا خراہا سلسلہ میں داخل ہے۔ مگر ان کی بیوی اور والدہ اور لڑکی میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **فاطمہ سید لقیہ نظامی**۔ ہر ہائی کس نواب صاحب مانا دور کی داماد ہیں۔ انگریزی اور اردو اور فارسی کی فاضلہ ہیں۔ شعر بھی کہتی ہیں۔ اوڑھنے سے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ وزیر النساء بیگم نظامی۔ نواب صاحب مانجھوڑ کی بیگم ہیں۔ عیسیٰ علی ہے۔ بڑی نیک اور خوش اعتقاد اور فاضلہ خاتون ہیں۔ **سعید اختر نظامی** سید غلام جیلانی شاہ صاحب ساکن جالندھر کی بیٹی ہیں اور وفاری علوم میں خاص قابلیت ہے۔ ذکرہ شانعلہ اور فقرہ کی خدمت گزار ہیں۔ میرے ہاں اکثر آتی رہتی ہیں۔ مجیدہ لن نظامی۔ سہارنپور کی رہنے والی ہیں۔ پچیس سال سے سلسلہ میں داخل ہیں اور بڑی خوش عقیدہ بی بی ہیں۔ **انتہار بالو نظامی**۔ شالہ اسے عمرنی نظامی کی بیٹی ہیں۔ انگریزی اور اردو فارسی جانتی ہیں۔ ان کا سارا گھانا عرصہ دراز سے سلسلہ میں داخل ہے عائشہ بی نظامی سید عبد الرحیم عثمان کی بیگم ہیں۔ اور سیٹھ عبد الرحیم صاحب تاجر رنگون کی بیوی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ شفیق بالو نظامی پنجاب کی رہنے والی ہیں۔ حضور غوث پاک کی اولاد ہیں۔ سید کشفی شاہ نظامی کی بیوی ہیں۔ رنگون میں رہتی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

جی صاحبہ خان بہادر بالو ابراہیم حسن نظامی ممبر کونسل برما کی بیوی ہیں۔ بڑی نیک خصلت اور عریاہ کی مدد کرنے والی فیاض طبع خاتون ہیں اور جو خلوص ان کے شوہر کو میرے ساتھ ہے۔ اس میں برابر کی حصہ دہ ہیں۔ **بیگم سر محمد شفیق**۔ ہندوستان کی مشہور خاتون ہیں۔ عابدہ ہیں۔ صابرہ ہیں۔ غریب بارہ ہیں۔ سلسلہ نظامیہ میں داخل ہیں۔ اور میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **بیگم رمضان علی**۔ خان بہادر رمضان علی صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ڈاکھانہ جاک ہند کی بیگم ہیں۔ اور نہایت نیک اور سلیقہ شعار اور خدمت گزار ملحق القہر ہیں۔ آئندہ نظامی حیدر آباد کی ایک نہایت نیک خصلت اور خوش عقیدہ خاتون ہیں۔ عرصہ دراز سے سلسلہ میں داخل ہیں۔ ذکر الہی کا شرف حاصل ہے۔ **بیگم نواب مرزا یار جنگ** نواب مرزا یوسف اللہ بیگ مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدر آباد کی بیگم ہیں۔ عرصہ دراز سے سلسلہ نظامیہ میں داخل ہیں۔ نہایت نیک خصلت اور عابدہ زاہدہ خاتون ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

غیر مسلم مرید

میرے ذریعہ بہت سے غیر مسلم بھی سلسلہ میں شریک ہوئے ہیں اگرچہ وہ اپنے ذاتی مذہب پر قائم ہیں لیکن شرک نہیں کرتے اور خاندان نظامیہ کی تعلیم کی پیروی کرتے ہیں حیدر آباد دکن میں اور ضلع میں ایسے بہت سے ہیں۔ **ضلع میرٹھ** میں ایک برہمن ہیں اور ضلع راجپور میں رگھو اندر راؤ صاحب نظامی وکیل ہیں اور سری نواس آجاری نظامی بھی ایک بھاری ہیں اور راجہ کچھی ریڈی نظامی ہیں اور سر مہاراجہ بہار رہیں۔ سکندر آباد دکن میں بھی ایک صاحب ذوق سادہ صوفی ہیں۔ اور پونائیس دیو پرتی ہیں۔ پلوں میں لالہ منو لال ہیں دہلی میں لالہ راجیداس نانک پڑھیں۔ ریاست فریدکوٹ میں ایک سکھ اندر شہنہ نظامی ہیں۔ ریاست جیلپر میں جیفہ مل نظامی ایک ٹھیکہ دار ہیں الغرض اسی طرح متعدد غیر مسلم سلسلہ نظامیہ کے متوسل ہیں۔ ان میں سے بعض کی تصویروں اور حلیے میں سے میلادی جنتری میں دیج گئے ہیں اور بعض کے انشا اہل آئندہ سال ورج کروں گا۔

لیتھوگرافی

مصنفہ محمد اجید الدین الیٹ۔ آر۔ اے۔ الیس۔ لندن جنہوں نے چھپائی کا مکمل فن ولایت میں رہ کر باقاعدہ سیکھا ہے۔ اور ہندوستان میں رہ کر عملی طور پر بھی چار پانچ سال تک اپنی فنی معلومات کا تجربہ کر کے یہ کتاب لکھی ہے۔ ہر مالک پر اس اور چھپائی کا کام کرنے والے کو یہ کتاب اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ اس میں سادہ اور مختلف رنگوں کی چھپائی کے متعلق وہ وہ نکات درج ہیں جو استاد ہزاروں روپیہ لے کر بھی نہیں بتائے۔ پتھر اور رنگ پلٹوں پر چھاپنے پر مشین چلائے۔ کاغذ لکھنے۔ روشنائی بنانے کے عجوب اور بے نظیر نسخے درج ہیں۔ حجم دو سو صفحات سے زائد۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ قسم کی۔ قیمت جلد چار روپہہ آٹھ آنہ۔ (علاوہ محصول ڈاک) ملنے کا پتہ۔

مینجر نظامی پریس بک انجینی بدایوں

ہندوستان کی مادری زبان اُردو کے مخلص اور عملی مددگار

جو اردو بولتے ہیں۔ اردو کہتے ہیں۔ اور غیر زبان میں خطوط کے پتے نہیں لکھتے۔ اور اردو اخبارات و رسائل و کتب کے خریدار ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی ترقی اور آزادی ایک متحدہ و مشترکہ زبان رائج کرنے کے بغیر نہیں ہوگی اور وہ صرف اردو زبان ہے۔ اور جو نفرت کرتے ہیں ان ہندوستانیوں سے جن کی مادری زبان اردو ہے مگر ”کلا صاحب“ بننے کے لئے انگریزی بولتے ہیں۔ انگریزی پڑھتے ہیں اور انگریزی میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ اور انگریزی کے سوا اردو اخبارات و رسائل و کتب نہیں خریدتے۔

اگرچہ ان میں اکثر مشہور رہنمائی ہیں اور اکثر دوست منہ بھی نہیں ہیں لیکن وہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ اردو کی تبلیغ اور ترویج کے لئے خرچ کرتے ہیں اور یہی ہیں وہ لوگ جن کا مقام قوم ہے اور جن کے دم سے اردو زندہ ہے اور ترقی کر رہی ہے اور یہی ہیں وہ بہادر جو اردو زبان کو ملک کی ترقی اور آزادی کے دشمنوں کے حملوں سے بچانے کے لئے سینہ سپر رہتے تھے۔ رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس لئے میں ان کے نام دوامی یادگار کے لئے یہاں درج کرتا ہوں تاکہ آئندہ نسلوں کو ان کے فحش پر فخر ہو اور ان کی نیک نامی ہمیشہ قائم رہے۔

۳۶۲

۴۰۔ خاں صاحب عبداللطیف مالک جامعہ پریس۔ ۴۱۔ مالک خواجہ پریس ۴۲۔ حکیم نذیر احمد مالک حیدر پریس۔ ۴۳۔ مالک علی گڑھ پریس ۴۴۔ ماسٹر امیر خدیجہ جرنل ۴۵۔ طفر قمر بی بی۔ اے جرنل ۴۶۔ مولانا زاہد القادی جرنل ۴۷۔ مسٹر صباری جرنل ۴۸۔ دیوان سجادہ ایڈیٹر ریاست ۴۹۔ منشی فرمان علی ایڈیٹر اردو کونسل ۵۰۔ منشی نذیر حسین تاجر کتب ۵۱۔ مالک کتب خانہ رشیدیہ ۵۲۔ مولوی نور محمد تاجر کتب ۵۳۔ مالک مکان منشی غلام نظام الدین حرم تاجر کتب ۵۴۔ مالک جامعہ بک ڈپو ۵۵۔ مالک خواجہ بک ڈپو ۵۶۔ سیلاب عربی پبلیشر اردو بک ڈپو ۵۷۔ حسن نظامی ایڈیٹر انگریز کتب پبلیشر ۵۸۔ ڈاکٹر سعید احمد ایڈیٹر سعید سید کی حسن کاتب ۵۹۔ حکیم سید محمد امین کاتب ۶۰۔ حکیم سید محمد علی ایڈیٹر سید کی کتب کبر احمد مصنف کتب ملی ۶۱۔ خاں صاحب حکیم محمد علی خاں ماہر مصنف کتب ملی ۶۲۔ ماسٹر ڈاکٹر حسین مصنف کتب تعلیم ۶۳۔ مولانا راشد انگریزی مصنف کتب ملی ۶۴۔ مصنفین جامعہ علیہ ۶۵۔ آغا محمد طاہر مالک آزاد بک ڈپو ۶۸۔ سید عبدالغنی جعفری کلمی ناشر کتب تصوف ۶۹۔ پروفیسر آغا محمد اشرف ایم اے کے پروفیسر عبدالرحمن شمس العلماء ۷۰۔ مولانا سید محمد حبیب اعظم ۷۱۔ مولانا محمد سعید مصنف کتب مذہبی ۷۲۔ مفتی کفایت احمد مصنف کتب تعلیمی ۷۳۔ مولانا حافظ سید عید امام جامعہ مصنف فقہ اسلامی ۷۴۔ مالک مجتبیٰ پریس ۷۵۔ مفتی عبدالرحمن	۱۔ شاہد احمد بی بی ایڈیٹر سانی ۲۔ سید جعفری ایڈیٹر ملت ۳۔ مولانا محمد امین ایڈیٹر الامان ۴۔ سید عبدالحکیم منقلا ایڈیٹر وحدت ۵۔ عاشق احمد ناظمہ سٹیٹس ۶۔ محمد میرزا ایڈیٹر اقدام ۷۔ سہری عبداللہ ایڈیٹر الفاروق ۸۔ ملا واحدی ایڈیٹر نظام الشریعہ ۹۔ منسٹر نظامی ایڈیٹر گرو سیدک ۱۰۔ سید نقی ایڈیٹر پیشوا ۱۱۔ علی محمد خلیل ایڈیٹر مولوی ۱۲۔ لالہ دیش بندھو ڈاکٹر کمرنگ ۱۳۔ لالہ دیش بک ایڈیٹر کمرنگ ۱۴۔ مولانا عزیز ان کھٹنا ایڈیٹر طعن ۱۵۔ ڈاکٹر شفیع احمد ایڈیٹر کتب ۱۶۔ حکیم عبدالحمید ایڈیٹر مہمدر و صحت ۱۷۔ حکیم احمد حسن خاں نظامی ایڈیٹر حامی اصحت ۱۸۔ رازق انجیری ایڈیٹر عصمت ۱۹۔ ایڈیٹر شاہجہاں ۲۰۔ ایڈیٹر مستور ۲۱۔ مولانا وحشی ایڈیٹر مجلی ۲۲۔ پروفیسر کبر حیدری ایڈیٹر منشی ۲۳۔ عشرت رحمانی ایڈیٹر ملکستان ۲۴۔ لالہ شمعونا کچھو کچھو ایڈیٹر سوراجیہ ۲۵۔ مسٹر لہری ایڈیٹر خبر فار ۲۶۔ منشی احمد بخش ایڈیٹر جرنل نیوز ۲۷۔ محمد عثمان آزاد ایڈیٹر قومی غوث ۲۸۔ ایڈیٹر خادم ۲۹۔ ایڈیٹر منصف ۳۰۔ ایڈیٹر نقی ۳۱۔ ایڈیٹر جمعی ۳۲۔ ایڈیٹر مہنہار ۳۳۔ ایڈیٹر جامعہ ۳۴۔ مولانا احمد ندوی بی بی ایڈیٹر الجمعیت ۳۵۔ مصیاف فقیر عشقی ایڈیٹر منادی ۳۶۔ منشی شوکت علی فاضل ایڈیٹر دین و دنیا ۳۷۔ محمد الزار باغی ایڈیٹر اسلامی دنیا ۳۸۔ میرزا محبوب بیگ مالک محبوب الملاح ۳۹۔ لالہ شمعونا کھٹنا مالک دلی پرنٹنگ کرس
---	---

مالک قبائل برقی پریس کے سید محمد الرحمن مالک قومی بک ڈپو کے مولوی محمد رشید
کاتب ۹۷ مثنوی غفرلین کاتب ۸۰ مثنوی احسان الرحمن کاتب ۸۱ مثنوی گلشن
کاتب ۸۲ مثنوی محمد احمد کاتب ۸۳ مولوی محمد فاضل صاحب مولت - سری
گنگا نگر (بیکانیر) ۸۴ بشیر حسن صاحب پوسٹماستر جنرل سرحد - ۸۵ این بی علم
بادشاہ صاحب - کوکناڈہ ۸۶ محمد عوض صاحب وکیل بی۔ اے۔ کوکناڈہ
۸۷ محمد اقبال صاحب ڈسٹرکٹ رجسٹرار - کوکناڈہ ۸۸ ایں محمد غالب صاحب
رام چندر پور ۸۹ محمد شمس الدین صاحب لکسٹرائزر - پونشی ۹۰ محمد غالب
صاحب مرچنٹ - ٹانوکو (گوداوری) ۹۱ میراں محمدی الدین صاحب بشیر مرچنٹ
اطیب (گوداوری) ۹۲ ایم حمایت الدین صاحب مرچنٹ - امنگی (گوداوری)
۹۳ اصغر حسین صاحب مرچنٹ - اکیدو (گوداوری) ۹۴ محمد حسین
صاحب کلا تھ مرچنٹ - نرساپور (گوداوری) ۹۵ عبدالرزاق خاں
صاحب نظامی فیض آبادی - رنگون ۹۶ سید شاہ عبدالقادر صاحب
نظامی - الینگہ دکن ۹۷ مستری مولابخش صاحب - لاہور ۹۸ سیّدی
اعظم صاحب سب انسپکٹر - تھانہ باڑی - دہلی پور ۹۹ بہتم صاحب
دفتر نظامت امور مذہبی - حیدر آباد دکن ۱۰۰ مولانا نامی صاحب چیرا
دکن ۱۰۱ محمد عبدالقادر خاں صاحب خسر و مددگار ناظم - حیدر آباد دکن
۱۰۲ جناب شاہ سید احمد صاحب قادری - احمد آباد ۱۰۳ ایم امیر
احمد صاحب جنرل مرچنٹ - چن پٹن ۱۰۴ ماسٹر نیک چند کشمی چند
صاحب تاجران کتب - انبالہ ۱۰۵ گلزاری مل مثنوی رام صاحب
پیر مرچنٹ - انبالہ شہر ۱۰۶ اصباح الرحمن صاحب - جے پور ۱۰۷
مولانا سید ابوالعاص صاحب - بانس پور ۱۰۸ شیخ صاحب عباسی کٹی
کراچی ۱۰۹ سردار بکچیاں صاحب نظامی - پیڑالی ۱۱۰ آر۔ محمد عوض
صاحب مرچنٹ - رنگون ۱۱۱ محمد یعقوب صاحب پریسٹنٹ وای
ایم این - رنگون ۱۱۲ عبدالقادر صاحب جیلانی - امنگی - ویسٹ
گوداوری ۱۱۳ صاحبزادہ ذاب محمد نجیب الدین خاں صاحب -
حیدر آباد دکن ۱۱۴ میر روشن علی صاحب - حیدر آباد دکن -
۱۱۵ سید عباس حسین صاحب اسٹان بھرجن - حیدر آباد دکن
۱۱۶ ماسٹر محمد حمزہ خاں صاحب جذبی نظامی - جلب (برار)
۱۱۷ شاہ احمد صاحب - مکی بنبر ۲۷ - رنگون ۱۱۸ شیخ ووز
پرنٹری - رنگون ۱۱۹ مفتی محمد اقبال صاحب بی۔ اے۔ جہلم
۱۲۰ شیخ محمد سعید صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی - خانیور (جہلم) ۱۲۱
چودہری شاہ ولی صاحب ہیڈ مانی - جہلم ۱۲۲ بابو فضل احمد صاحب
سب پوسٹماستر - جہلم ۱۲۳ ملک محمد فیروز صاحب ہیڈ ٹیچر کٹرلیہ
جہلم ۱۲۴ چودہری محمد عالم صاحب ہیڈ ماسٹر - جادہ - جہلم -
۱۲۵ مثنوی شیر محمد صاحب نائب مدرس - جادہ - جہلم ۱۲۶ ملک

سردار خاں صاحب نائب مدرس - جادہ - جہلم ۱۲۷ ملک افضل کرم
صاحب کلرک - جہلم ۱۲۸ منیر عبد اللطیف صاحب قریشی - بہارین
(مجلات) ۱۲۹ حرمت خاں صاحب نظامی - جٹولہ (گورکھ پور)
۱۳۰ محمد حسین صاحب تاجر کتب - آسن سولی ۱۳۱ سید عبدالجبار
صاحب - اجیر شریف ۱۳۲ محمد عجب خاں صاحب نقشبندی - نوان شہر
۱۳۳ سید محمد زاہد صاحب نظامی - امرتسر ۱۳۴ فتح حسن خان صاحب
نظامی زیندار - صوبہ قدیم - ۱۳۵ حکیم السید حیدر علی شاہ صاحب زیندار
شہر دادو سندھ - ۱۳۶ عبدالرحمن شریف صاحب فروٹ کینٹ - بہلی -
۱۳۷ محمد الیاس خاں صاحب افسر انچارج وارنٹس بھین (دربار) ۱۳۸
سید محمد سعید احمد صاحب - فیض السد پور سیوہ ۱۳۹ جے اے مومن
صاحب بنگلوک - (سیام) ۱۴۰ پیر مقصود علی شاہ صاحب نظامی -
سانانہ (دہلی) ۱۴۱ آگرہ عبدالرزاق صاحب اینڈ کمپنی - سینتھاپٹ ۱۴۲
محمد یوسف صاحب خوش قبائل نظامی حیدر آباد دکن ۱۴۳ حاجی میر دوست
محمد فاضل صاحب احمد زئی - شیر ڈھاکہ ۱۴۴ قادری بخش صاحب مومن سیالوی
کالکا - ۱۴۵ اے۔ این۔ ایم - معری صاحب - بنگلوک (سیام) ۱۴۶
محمد نور الدین صاحب نیکہ باب - دھرم آباد دکن ۱۴۷ محمد مقبول صاحب کتب
فروش - ہندو وارڈ کشمیر ۱۴۸ باقر حسین صاحب نقوی نظامی کلرک جہلم
۱۴۹ چودہری کفایت علی صاحب کلرک - جہلم ۱۵۰ مثنوی نور حسین صاحب
وفا - درانہ - (جہلم) ۱۵۱ ڈاکٹر محمد عبدالرحمن صاحب - سرٹائے عالمگیر جہلم
۱۵۲ سید ذکریا حسین صاحب نقوی - موضع کوڑیاں (جہلم) ۱۵۳ سید محمد
شاہ صاحب بخاری کلرک - جہلم ۱۵۴ چودہری رحمت خاں صاحب
پڑاری - سرٹائے عالمگیر (جہلم) ۱۵۵ سید محمد جعفری صاحب ایم اے
جہلم - ۱۵۶ افتخار حسین صاحب - مراد آباد - ۱۵۷ سید عبدالرحمن صاحب
سعید انزی نظامی - حیدر آباد دکن - ۱۵۸ سید محمد بادی صاحب دیوبند
نامہ نگار - بڑودہ ۱۵۹ غلام محمد نور محمد صاحب بک سیلر - سرٹائے کشمیر
۱۶۰ ایں محمدی الدین صاحب کول کٹر کٹر - ٹوٹہ بلاس پور ۱۶۱ خاں بہادر
ذاب محمد البکر فاضل صاحب رئیس ریاست دادو ۱۶۲ ولی محمد امیر الدین صاحب
سوداگر - مقام راجلڈہ (بیکانیر) ۱۶۳ علی محمد ایوب صاحب - ساگر -
ری (بی۔ پی) ۱۶۴ ایم اے۔ رحیم بیگ صاحب کٹر کٹر - ہندو وارڈ (بی۔ پی)
۱۶۵ اجنبی شیخ زکریا صاحب جلاپوری - کیپ عدن - ۱۶۶ قاضی میران
بخش صاحب صدر جماعت نظامیہ - ٹانگہ - ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں -
۱۶۷ محمد قاسم صاحب ستم - ڈربن (جنوبی افریقہ) ۱۶۸ بشیر صاحب نظامی
دھرم پوری - دکن ۱۶۹ محمد اسراریل فاضل صاحب سیوت نظامی کلا تھ
مرچنٹ - آدرہ (بی۔ این۔ آر) ۱۷۰ مثنوی تاج الدین صاحب - پشاور
۱۷۱ شیر محمد صاحب چشتی - موضع خیر السد پور - (جہلم) ۱۷۲ حاجی

عبدالحیدر صاحب سکرپری۔ بھوپال اسٹیٹ ۱۷۳۳ سید رحمت الدین علی شاہ صاحب۔ ناہر پور ۱۷۳۴ محمد صدیق صاحب نظامی کنٹرولر۔ سیالکوٹ ۱۷۳۵ شیخ نور محمد صاحب۔ کولمبو۔ سیلون ۱۷۳۶ عبدالرشید صاحب بٹیر نوزہ ۱۷۳۷ شیخ رحمت علی صاحب نظامی۔ چائی باہر ۱۷۳۸ افضل احمد صاحب صدائی۔ فرید کوٹ ۱۷۳۹ ابدلدار شاہ صاحب نظامی۔ بڑودہ ۱۷۴۰ محمد محمود علی صاحب وظیفہ یاب۔ حیدر آباد دکن ۱۷۴۱ محمد نور خان صاحب نظامی دکن۔ ایٹہ ۱۷۴۲ محمد بشیر الحق صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ برنگ پور ۱۷۴۳ سید عالم علی صاحب۔ سازنگ پور۔ انبالہ ۱۷۴۴ حافظ سید مبارک علی صاحب دی۔ اے۔ ایس جھنگاؤں ۱۷۴۵ محمد فضل الدین صاحب افضل۔ کوٹاڈہ ۱۷۴۶ نواب زادہ محمد عبداللہ خان صاحب بابر خانگڑہ۔ ۱۷۴۷ محمد تمیز صاحب نظامی اہرٹ بکری۔ لیشاور ۱۷۴۸ عبدالعزیز فاطمہ صدیقہ بیگم صاحبہ نظامی ریاست مانا پور ۱۷۴۹ مولوی سید عشرت حسین صاحب کلکٹر۔ باندہ ۱۷۵۰ سید محمد کمالی صاحب تصدیقی این ریاست اودھے پور ۱۷۵۱ لغت سہائے صاحب کشمیری۔ حلقہ سوہانگہ ۱۷۵۲ سیالکوٹ ۱۷۵۳ اندر سنگھ صاحب نظامی غباردار۔ چوگہ والا فرید کوٹ ۱۷۵۴ خان بہادر مولوی محمد علی صاحب ریشا پور ڈپٹی کمشنر حاجی پور ۱۷۵۵ محمد الطاف الرحمن صاحب قزاقی۔ فرنگی محل لکھنؤ ۱۷۵۶ میر غلام غلامی ۱۷۵۷ ابکار و فخر صاحب حاجی حیدر آباد دکن ۱۷۵۸ شیخ نواز محمد ولد تاج محمد صاحب تاج کوٹ ریواڑی ۱۷۵۹ نیکی شاہ صاحب نظامی۔ کھنگاؤں۔ بھالکپور ۱۷۶۰ سمیع اللہ خالص صاحب مالدار۔ ستری (امراؤٹی) ۱۷۶۱ سید محمد شاہ صاحب۔ نواب شاہ سندھ ۲۰۰۰ سکرپری صاحب انجمن حمایت الاسلام ایروڈ ۲۰۰۱ یعقوب خان صاحب نظامی سید کاشنل پٹنہ۔ وکسی ۲۰۰۲ منبت رام کشن داس صاحب۔ پٹنہ ۲۰۰۳ چوڑا میاں بی نظامی۔ احمد آباد ۲۰۰۴ محمد ابراہیم صاحب تاجر۔ موضع جوئیہ۔ چپارن ۲۰۰۵ سید ابراہیم صاحب الحداد۔ مگادو۔ ملاوڑی۔ ملاوڑی ۲۰۰۶ ہلال احمد صاحب انٹرمیڈیٹ۔ مراد آباد۔ ۲۰۰۷ غلام رسول صاحب اینڈ سنر پریہنی دکن ۲۰۰۸ ایم۔ اے۔ حاجی عبدالکریم صاحب۔ ناگ پور ۲۰۰۹ محمد ابوبکر صاحب اے۔ نظامی۔ دیجا پور۔ احمد آباد ۲۰۱۰ محمد سلطان خان صاحب نظامی۔ بیروٹی جہ۔ گوجرانوالہ ۲۰۱۱ عبدالحمید صاحب قریشی بونچی (کشمیر) ۲۰۱۲ محمد قاسم صاحب داروغہ۔ نارسانکھ۔ سندھ ۲۰۱۳ سلطان علی صاحب نظامی۔ کچہری بنوں (سرحد) ۲۰۱۴ ماسٹر حسین نظامی صاحب۔ کچہری بنوں ۲۰۱۵ شعیق احمد صاحب صدر۔ کلکتہ ۲۰۱۶ کے۔ ٹی۔ طیب صاحب۔ جیسور ۲۰۱۷ محمد بخش صاحب ڈاکٹر جک نبرہ ۲۰۱۸ ایم۔ بی۔ گڈا ۲۰۱۸ ڈاکٹر ابراہیم۔ حکیم صاحب۔ کتیانہ۔ کاشیاوارا۔ محمد نظام الدین صاحب قریشی ناکہ وار۔ دیو کدہ ۲۰۱۹ ماسٹر محمد حسین صاحب۔ سیالکوٹ

۳۶۴

۶۲

۲۲۰ فضل الہی صاحب پنجابی۔ ڈہاکہ ۲۲۱ آر۔ عبد الرحیم صاحب رنگون ۲۲۲ ظہیر الدین احمد صاحب نظامی۔ پور لیا مان بھوم۔ ۲۲۳ سلیمان عبدالغفور صاحب گودھرا ۲۲۴ دائی۔ این حکیم اینڈ سنر۔ بڑودہ ۲۲۵ بی بی فیض الحسن صاحب۔ بڑودہ ۲۲۶ معز الدین قمر الدین صاحب۔ بڑودہ ۲۲۷ مولانا انوار الرحمن صاحب قسمل۔ ریاست جے پور ۲۲۸ جناب خواجہ صدر الدین صاحب بی اے سرنگر کشمیر ۲۲۹ سید رفیع الدین صاحب قادری۔ تانڈا گڑاؤں (ناسک) ۲۳۰ ایس احمد الدین صاحب۔ اگرہ ۲۳۱ یونس خاں صاحب مریشیو گڈہ ۲۳۲ اہید دیوان محمد غوث صاحب۔ بیت پور ۲۳۳ کیپٹن عبد احمد صاحب۔ سیف آباد حیدر آباد دکن ۲۳۴ محمد یعقوب صاحب قریشی ناسوتی نظامی۔ حیدر آباد ۲۳۵ روشن الدین صاحب کراچی ۲۳۶ مولوی محمد مبارک علی صاحب مدرس عمر کوٹ ۲۳۷ سید نور علی صاحب۔ گودھرا ۲۳۸ امیر خاں صاحب نظامی چلیانی تانڈہ ۲۳۹ سردار سلیمان میاں غلام حسین صاحب بڑودہ ۲۴۰ نادر صاحب۔ مدن پورہ ضلع ملتان ۲۴۱ محمد صفی صاحب نظامی۔ فوربس گج ۲۴۲ نواب محمد علی خاں صاحب بہادر نظامی سداپت مدراس ۲۴۳ رحمت اللہ صاحب نظامی رحمت منزل دہرہ دوں ۲۴۴ ظہیر الدین صاحب میرٹھ ۲۴۵ عصمت آرا صاحب نظامی۔ گورد، سپور ۲۴۶ محمد حسین صاحب رئیس اعظم۔ شہر سلطان پور ۲۴۷ حکیم خسرو شاہ صاحب نظامی۔ حیدر آباد دکن ۲۴۸ مولوی غلام احمد خان صاحب۔ اورنگ آباد دکن ۲۴۹ عبداللہ خاں صاحب تار بابو۔ سنگھ ٹوبہ رحمان والہ ۲۵۰ محمد سلیم صاحب چاہ۔ شندہ ۲۵۱ فرزند علی صاحب دارفی۔ پازٹم ۲۵۲ خورشید علی صاحب کنٹرولر نیوٹکے بین۔ دربار ۲۵۳ غلام مصطفیٰ صاحب محافظ دفتر جنگویدکن ۲۵۴ حافظ غلام نبی خاں صاحب سوداگر مہنگ ۲۵۵ فضل حق صاحب نظامی انام مسجد کٹہری دکن ۲۵۶ محمود جان صاحب نظامی۔ رنگون ۲۵۷ شمس الدین صاحب نوری۔ پیرانی ۲۵۸ مولوی نور الحسن صاحب ہدی کہورا۔ دیو پور ۲۵۹ محمد سلیم صاحب ایجنٹ اخبار آسن سول ۲۶۰ عبدالقادر صاحب نیلم نظامی بلکائی پرنٹنگ دکن۔ ۲۶۱ محمد بابر صاحب نظامی۔ محمود منزل حیدر آباد دکن ۲۶۲ خورشید بیگم صاحبہ وال کیمبروڈ۔ بی بی ۲۶۳ انیس لاطیا حکیم سید جعفر علی صاحب عشقی۔ سیالکوٹ ۲۶۴ احمد حسین صاحب بیڑی مرچٹ۔ کلکتہ ۲۶۵ محمد اسحاق صاحب نظامی کلرک۔ سیالکوٹ ۲۶۶ محمد عمر دراز صاحب۔ ہلاری۔ (مدراں)

۲۶۷ صادق حسین رجب علی صاحب - بیٹی - ۲۶۸ قاضی
 الشیخ گل محمد صاحب آزاد صوفی - بکیرا دھندہ - ۲۶۹ سید محمد وحید
 الدین صاحب - بنگلہ پور - ۲۷۰ مولوی غلام شہر صاحب بنگلہ پور
 مارہروا - ۲۷۱ محمد عثمان صاحب اجیری - بیلور - ہڈوہ
 ۲۷۲ بابو سید ابوالہسین صاحب - پورہ کیمپ - ۲۷۳ ایم عبدالحق
 صاحب موضع مہمان (جہلم) ۲۷۴ محمد جان صاحب توحیدی شاہ
 نظامی - رنگون (برما) ۲۷۵ محمد صیب احمد صاحب نانپور
 بہوم جاکیر - ۲۷۶ محمد نور الدین صاحب - ضلیقہ یاب دہرم آباد
 دکن - ۲۷۷ حافظ محمد نسیم صاحب - گل قاسم جان - دہلی
 ۲۷۸ عبدالعزیز صاحب نظامی بکیر - کپاکوٹ (پنجاب) ۲۷۹
 رجب خان صاحب نظامی گورنمنٹ پرنس - نیو دہلی - ۲۸۰
 بابو محمد نور الدین صاحب قریشی - حیدر آباد دکن ۲۸۱ سید منظور
 علی صاحب - ناگپور - ۲۸۲ سید ظہیر حسین صاحب ہیڈ ماسٹر
 اسکول نمبر ۱۴۶ ریکہ لائل پور ۲۸۳ احمد حسین صاحب آفس
 گورڈوڑ - لاہور ۲۸۴ حسین میاں صاحب ایس سی - بڑوہ
 ۲۸۵ غلام محمد صاحب ذیلدار سکھ انٹلجینٹ ضلع شاہ پور ۲۸۶
 مرزا حسن صاحب کارپوریشن - مندر سور (مالوہ) ۲۸۷ شہر
 حسین صاحب مارہروہ - ایٹ - ۲۸۸ امام الدین صاحب
 چک لالہ رواد الہندی ۲۸۹ منظور علی صاحب - ایشیئن
 انیسر - میرٹھ - ۲۹۰ مولوی عبدالملک صاحب کہن شاہی ملک
 ۲۹۱ حافظ محمد اسماعیل صاحب - مراد آباد - ۲۹۲ سید حسین
 سید قاسم صاحب - گروڑہ قلابہ ۲۹۳ ایس ڈاکٹر علی صاحب
 نظامی - دوہد ۲۹۴ نذیر احمد صاحب نظامی - لاہور -
 ۲۹۵ خان بہادر صدیق حسن صاحب قونصل برطانیہ - قندھار
 ۲۹۶ سید شریف حسین صاحب سشن کورٹ انبالہ - ۲۹۷
 محمد سفیان صاحب اسرہیلی - فلکڈھ ۲۹۸ حاجی محمد جان
 صاحب - ریاست بہاولپور ۲۹۹ سید احمد صاحب نظامی
 ڈاک خانہ مجوں (کشمیر) ۳۰۰ مفتی عبدالوحید صاحب - بنالہ
 گورداسپور - ۳۰۱ محمد شاہ صاحب نظامی چک عبداللہ ریاست
 بہاولپور - ۳۰۲ بیجو صاحب وکیل بک ڈپو - احمد آباد - ۳۰۳
 محمد یحییٰ صاحب ایجنٹ اخبارات دہلی ۳۰۴ چوٹے صاحب
 نظامی فیض باغ - لاہور - ۳۰۵ جگدیش چندر صاحب تیرہ
 طالب علم - ملتان - ۳۰۶ عبدالرحیم بیگ صاحب کنٹرولر
 ہندوڑہ - ۳۰۷ سید بخش صاحب نظامی - کوٹہ بلوچستان
 ۳۰۸ پرتاپ چند صاحب چاہڑہ ٹہیکدار - حضور ضلع انک

۳۰۹ عبدالصمد خاں صاحب متعلم - پشاور - ۳۱۰ مالک داد
 خاں صاحب پشتر - ڈیرہ اسماعیل خاں ۳۱۱ محمد یحییٰ
 خاں صاحب - ملتان - ۳۱۲ محمد عبدالنعیم خاں
 صاحب - شہر فتح آباد ۳۱۳ حضرت قبلہ علامہ پیر بادا
 میاں صاحب - سورت ۳۱۴ فضل کریم صاحب نظامی
 گجراتی - لاہور ۳۱۵ سید شہاب الدین صاحب - ڈبھوی
 بڑوہ - ۳۱۶ سید پیر میاں صاحب قادری احمد آبادی
 محمد آباد - ۳۱۷ شیخ ضیاء الحسن صاحب حیرنسٹ
 باپور - ۳۱۸ فخر الدین صاحب - جبل پور سی - پی
 ۳۱۹ ستری حاجی جبار الدین صاحب - ملتان - ۳۲۰ سید
 سید مقرب حسین صاحب - اتاو - ۳۲۱ مرزا محمد سرور صاحب
 چھاؤنی جالندھر - ۳۲۲ بابو محمد حنیف صاحب - جے پور
 ۳۲۳ مصطفیٰ احمد صاحب پشتر تحصیلدار - لکھنؤ ۳۲۴
 بھگوان داس صاحب چوڑہ - گوجرانوالہ ۳۲۵ نور محمد عبدالرحمن
 صاحب - احمد آباد - ۳۲۶ میر افضل صاحب عبدالحق نظامی
 نواں شہر - ۳۲۷ حاجی حبیبی حاجی عبدالستار صاحب شہر
 چری کوہین - ۳۲۸ محمد اسماعیل شریف صاحب اسسٹنٹ
 گھنٹہ فروش ملک بالو پور - ۳۲۹ محمد عبدالجلیل صاحب
 بھلواڑی شریف - پٹنہ - ۳۳۰ ملک محمد رفیق خاں صاحب
 نہروڑی - کوہاٹ - ۳۳۱ محمد عمر حاجی غلام محی الدین صاحب
 احمد آباد - ۳۳۲ غلام محمدانی خاں صاحب محاسب توشہ خانہ
 حیدر آباد دکن - ۳۳۳ اے آرغوث محی الدین صاحب پٹنہ
 دسیور - ۳۳۴ غلام رسول صاحب جنگوی ریاست بہاولپور
 ۳۳۵ بیجو صاحب اخبار "کچھپ" - فوجیور سہوہ - ۳۳۶ ایم
 اے - آر - ہیڈ ماسٹر صاحب سلطان پور اعظم گڑھ - ۳۳۷
 مرزا الفیہ الدین صاحب اور سیر - سیٹا پور ۳۳۸ ڈاکٹر محمد
 بخش صاحب چک نمبر ۳۴ - سرگودھا شاہ پور ۳۳۹ ایس
 اے - رحمن صاحب مالیگاؤں ربار - ۳۴۰ رشید الاسلام
 صاحب سیجہ - ضلع بارہ بنکی - ۳۴۱ عبداللطیف صاحب اجیری
 گیٹ ریاست جے پور - ۳۴۲ بیگم شیخ محمد اعظم علی صاحب لاہور
 ۳۴۳ محمد یوسف علی صاحب سب انسپکٹر ٹیک مالٹا نوالہ ۳۴۴
 محمد اکبر علی صاحب مہراہیلی - لکھنؤ - ۳۴۵ قاضی بکت علی صاحب
 نظامی - الیٹ افریقہ - ۳۴۶ محسن علی انصاری بدوری
 یوپی - ۳۴۷ فضل الدین صاحب نظامی سید کلکڑک و لکھنؤ
 ۳۴۸ ظہیر الدین آسن صاحب انصاری نظامی اوسٹرا -

۳۴۹ صاحب علی خاں صاحب کنٹرولہ سوپور۔ ۳۵۰ عظیم الدین صاحب گارڈ محلہ میان باغ سوپور۔ ۳۵۱ مقصود حسین صاحب مدنی استیشن ماسٹر سنا۔ ۳۵۲ امین الدین خاں صاحب ٹکٹ کلکٹر سون پور۔ ۳۵۳ سید غوث الدین صاحب منتظم پولیس پٹن جرو۔ ۳۵۴ ایم مرتضیٰ بیگ صاحب سکندر آباد دکن۔ ۳۵۵ البر احمد صاحب وکیل۔ مدنا پور بنگال۔ ۳۵۶ محمد بشیر حسن صاحب تحصیلدار میورنی۔ جاگیر برار۔ ۳۵۷ عباس علی شاہ صاحب آبادار باندھی۔ سندھ۔ ۳۵۸ محمد سلطان صاحب ٹیکیدار امانسندھ۔ پٹیہ (نیلوم)۔ ۳۵۹ ایم عبدالعزیز صاحب نظامی۔ پشاور جمہادی۔ ۳۶۰ بابو عبدالعزیز صاحب پشتر ہڈ کلرک کانچی یاقین (برما)۔ ۳۶۱ سعید بانو صاحبہ نظامی رسالہ عبدالمد۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۲ صادق البیقین اسینڈ برادر س۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۳ نواب دوست محمد خاں صاحب جاگیر دار۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۴ محمد خان سخیل خاں پٹیان ریشاٹر ڈسٹرکٹ انسپکٹر انکولہ۔ ۳۶۵ سید محمد رضا صاحب ضلع دار محمدی الدین پور بارہہ۔ ۳۶۶ محمد فہیم الدین صاحب ہڈ کلرک دفتر انسپکٹر صاحبہ مدارس پشاور۔ ۳۶۷ محمد عبدالغنی صاحب پستل پشتر ہڈ گورڈ پٹنہ۔ ۳۶۸ ڈاکٹر سید محمد صدیق صاحب میڈیکل افیسر اسوالیسور کلک۔ ۳۶۹ سید غلام حسین شاہ صاحب کونوی۔ ضلع سیالکوٹ۔ ۳۷۰ رائے صاحب شیو شنگراں صاحب راجگڑھ بیاورہ۔ ۳۷۱ جی محمد یوسف صاحب مدرسہ ہاشمیہ۔ گونڈپور۔ ۳۷۲ فتنی میر بازاں صاحب حیدری منترگام کشمیر۔ ۳۷۳ سید ابو محمد صاحب بلکرای۔ کوانتہ۔ آرہ۔ ۳۷۴ منیر الدین صاحب وکیل جی توڑ پٹنی دکن۔ ۳۷۵ مہربان علی صاحب سپر ویزر موضع ادھنا۔ بدایوں۔ ۳۷۶ امیر علی خاں صاحب کینٹل کونوی۔ فیروز پور۔ ۳۷۷ حسن محمد صاحب اول مدرس پانی پور منٹگری۔ ۳۷۸ فضل الرب صاحب ولد غیاث الدین صاحب احمد پورلہ۔ ۳۷۹ عبد الرحیم صاحب قمر کافی شاپ لنڈی کوتل۔ ۳۸۰ احمد مرتضیٰ صاحب سب انسپکٹر پولیس تہانہ آتش دہا۔ ۳۸۱ جلال پر شاہ صاحب۔ امین آگرہ کنیاں۔ بھجوری۔ ۳۸۲ سید واحد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر فیاضہ۔ گوالبار۔ ۳۸۳ ڈاکٹر لطیف سعید صاحب۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۸۴ شیخ محمد شیخ نظام صاحب۔ حیدر آباد (سندھ)۔ ۳۸۵ محمد نور الدین صاحب ہڈ کلرک ایم آفس حیدر آباد دکن۔ ۳۸۶ ایس۔ ایم۔ نواب صاحب کشمیری کلکتہ۔ ۳۸۷ سوتی بیگم صاحبہ سرفہ نظامی۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۸۸

۳۶۶

میر محمدی الدین صاحب سب انسپکٹر اک آرنیٹ ٹیڈون مدراس۔ ۳۸۹ جیٹیل صاحب نظامی ٹیکیدار جلیمر۔ راجپوتانہ۔ ۳۹۰ مولوی احمد صاحب بہتم مدرسہ اسلامیہ ہالاولڈر سندھ۔ ۳۹۱ بی۔ ام۔ صاحب پوسٹ آفس ادھونی ضلع باری۔ ۳۹۲ شمس الدین صاحب لاجلہ نندوانہ جتور گڑھ۔ ۳۹۳ اسٹان ڈاک خانہ دریائے۔ دہلی۔ ۳۹۴ غلام محمد صاحب عون میہو میاں گنجوی۔ دکن۔ ۳۹۵ غلام محمد صاحب نیوز ایجنٹ۔ لاسور۔ ۳۹۶ نواب رفعت یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن۔ ۳۹۷ عبدالحمید خاں صاحب ڈسٹرکٹری ڈاکٹر۔ بہو پال سٹیٹ۔ ۳۹۸ جودہری منظور حسن صاحب جنگ نمبر ۳۶ سرگودھا۔ ۳۹۹ سید نصیر علی شاہ صاحب پوسٹ ماسٹر شکر کشمیر۔ ۴۰۰ عبدالوحید خاں صاحب بگ بازار ترچانی۔ ۴۰۱ علی بھائی صاحب مانڈلے (برما)۔ ۴۰۲ سید گل محمد شاہ صاحب اسسٹنٹ ماسٹر نڈہا دیار سندھ۔ ۴۰۳ جی ایچ۔ پٹیان اکسائز سب انسپکٹر مدھی۔ ۴۰۴ ایم اکرام علی بیگ صاحب سرشتہ دار یو۔ پی۔ ۴۰۵ رحیم صاحب ڈاک خانہ بنیان ہنگلی بنگال۔ ۴۰۶ شہار محمد یوسف خاں صاحب واسن ویر پور۔ درلواکانا۔ ۴۰۸ محمد حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس چکی ریونڈ الدین دہلی۔ ۴۰۹ حکیم سید سلطان محمدی الدین صاحب جمعی۔ پوسٹ انڈ پور۔

جنتی ہذا کے صفحات کی تعداد
پانچ سو سے زیادہ ہے۔ اگر فہرست طبی کہنی
اور تصاویر اور تاجروں کے اشتہارات
اور فہرست مضامین کے صفحات کا
شمار بھی کر لیا جائے۔ جن پر جنتی
کے صفحات کے سلسلہ کے نمبر
نہیں ڈالے گئے ہیں۔ نیچر منادی

خواجہ حسن نظامی کے والد حبیب طالب علم تھے اس وقت انکو انکے استاد نے یہ عید می دی تھی قدیمی یادگار کے طور پر اس کا عکس منج کیا جاتا ہے



۳۶۶

نواب بہادر یار جنگ کے خاص دستخط

چیف جسٹس حیدر آباد دکن کے دستخط

مہاراجہ بہادر جنگ

آمنہ سردسب صاحب جی مہاراج دیال پور کے دستخط



بہادر یار جنگ



نواب میرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس



بہادر یار جنگ



سر نوگرام بہادر یار جنگ

گوہنڈاس گاندھی { گاندھی جی کے اردو دستخط

۱۷

سابق وزیر ہند مسٹر مائیکو ہودی کا روزنامہ

بابت سفر ہندوستان

ذیل میں سابق وزیر ہند کے روزنامہ کا مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو مرے والے وزیر ہند کی حیرت انگیز مردم شناسی کا نمونہ ہے کہ انھوں نے ہندوستانی لکھنؤ کو ایک طاقت میں ٹھیک پہچانا اور ٹھیک رائے زنی کی۔ حسن نظامی

میں بہت تلخ اور تندرست تھیں۔ گھر میں بڑے توکے۔ انگریز بہت نیک نیت۔ باہر جائے تو ملک سے کہے انگریز بہت بد نیت۔

مسٹر مائیکو کے قلم کے قلم مقام اور بہت سلجھے ہوئے آدمی۔

مالوی (ان سے زیادہ سرگرم آدمی شاید ہی کسی کونسل میں ہو۔ ظاہری حالت بہت دل کش۔ بدین میں ہر سے باؤل تک سفید لباس۔ بہت دل کش آواز اور نہٹ سننے والی ترقی کی خواہش۔

ہر شخص کہتا ہے۔ ملوی گھانے کے اندر ایک سانپ کے مثل ہے اور بال ناقابل اعتبار۔ گراس شہرت کا یقین کرنا مشکل ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ یوگ دانگڑا اس کے ساتھ صبح برتاؤ کرنے کا..... صبح طریقہ امتیاز نہیں ہے چھٹا سنی (غیر معمولی ذہانت رکھتا ہے۔ بحث مباحثہ میں سب سے ہوشیار ہندوستانی ہے۔ اب تک اس سے زیادہ قابل آدمی میں نے نہیں دیکھا۔

مسٹر مائیکو کا تھنر جی (اسرا پالٹا اور بہت باتوئی ان میں اعتدال اور بھارت کے کچھ بھی آثار نہیں ہیں۔

امام صاحب جامع مسجد دہلی (دہلی جامع مسجد کے امام صاحب آئے اور مجھے بھیایا کہ ہوم رول کو سکندر خطر ناک چیز ہے اور ہم کو اصلاحات کے دینے میں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر ان کی کوئی بات دل چسپ نہ تھی۔) اگر امام صاحب مسٹر مائیکو سے کہتے کہ ہندوستان کو ہوم رول ضرور دینا چاہیے تو مائیکو صاحب کہتے کہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا بھی باخلاق خیالات رکھتے گئے ہیں۔ مائیکو صاحب کی گورنمنٹ پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔

دریانہ قدر دیا تھو بندم کردہ بازی گوئی کہ دامن ترکین ہشیار باش جو لوگ آج کل انگریز افسروں کے سامنے جا کر ان کو خوش کرنے کی باتیں کرتے ہیں وہ مسٹر مائیکو کے اس ریاکار کو پڑیں گے جو انہوں نے امام صاحب

دہلی کی نسبت کہا ہے تو انہیں اندازہ ہو جائیگا کہ انگریز افسر خوشامد کی باتوں سے بظاہر خوش ہو جائیں لیکن ان کے دل میں عزت اسی کی ہوتی ہے جو آزادی کے ساتھ باتیں کرے۔ اور بخوف ہو کر کھری بات کہے۔

مسٹر مائیکو نے اپنے اس روزنامہ میں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت ہے کہ انہی ملک کے آدمیوں سے مل کر دوسرا پالٹا میں ان کی اصل حقیقت کو سمجھ لیتے تھے۔ روزنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے زنی میں کسی جگہ بھی غلطی نہیں ہے۔ بس یوں کہنا چاہیے کہ ہر رائے باون قوسے باور تھی ہے۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو غالباً ان سے اچھا روزنامہ لکھ سکتا کیونکہ ہودی اور سلمان دلع مذہبی روایات کی نزدیکی کی وجہ سے بہت قریب قریب ہوتے ہیں ان کے روزنامہ کی خوبی میرے روزنامہ سے یوں بڑھتی ہے کہ وہ آزاد تھے اور میں غلام ہوں۔ وہ لکھتے وقت یہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کا روزنامہ شائع ہوگا۔ اور مجھے لکھتے وقت یہ بات قدم قدم پر یاد آتی ہے کہ یہ شائع ہوگا اور سی۔ آئی۔ ڈی والے سب سے پہلے اس کو پڑھیں گے اور اگر میں آزادی کسی کی نسبت کچھ بات لکھوں گا تو اس کو حق ہوگا کہ وہ کچھری میں جا کر میرے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کر دے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو میرا روزنامہ مائیکو صاحب کے روزنامہ سے بہت بڑھا ہوا ہے کہ میں غلامی اور قانونی مجبوریوں کے باوجود ایسے انداز سے روزنامہ لکھ دیتا ہوں کہ اس میں سب کچھ آجاتا ہے۔ بس اتنی کسر ہے کہ ابھی میں مرا نہیں ہوں اور مائیکو مر گئے ہیں۔ اور اس قسم کی چیزیں مرنے کے بعد ہی چمکا کرتی ہیں۔

آج ایک ایڈیٹر دوست کہتے تھے کہ مائیکو صاحب کا روزنامہ پڑھ کر مجھے آپ کے روزنامہ کی قدر معلوم ہوئی کہ آئندہ زمانہ میں یہ کیا چیز بن جائے گا۔

مسٹر مائیکو کا روزنامہ (تذکرہ ہندوستان میں سب سے زیادہ ہائر میں مان کا کچھ اثر خمیر نہیں ہوا۔

سنبھا۔ (لاٹری) سنبھا سے باتیں کیں بکثرت مجموعی وہ بہت معقول آدمی ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ وفادار راجسی ہی تو مہاراجے ان کو بہار کا گورنر بنا دیا تھا جس نظامی اور دلچسپ ہندوستانی ہیں۔

موتی لال گھوش (امرتا بازار پر اخبار کے دلچسپ اور بڑے ایڈیٹر سے طویل ملاقات ہوئی۔ خوب مذاق ہے۔ بہت شائستہ۔ ہنس مکھ مگر سیاست

محمود آباد بڑی انگریزی بولتے ہیں اور سر سے خیال میں پورے مخالف ہیں۔ (راجہ) محمود آباد کچھ خوش مزاج آدمی نہیں معلوم ہوتے۔

(راجہ) محمود آباد سے بہت طویل باتیں ہوئیں۔ آخر کار میں ان کی دماغی کیفیت اب اچھی طرح سمجھ سکا اور اب مجھے وہ پسند آئے غالباً سٹن نے ان کے ساتھ غلط برتاؤ کیا۔ وہ ایسے مسلمانوں سے تنگ آ گئے ہیں جو محض پان اسلام کو ترجیح دیتے ہیں اور ہندوستانی وطنیت کی پروا نہیں کرتے۔ بہت موثر گفتگو تھی۔

تشریح سلاطین ہند نے ہمارا جہ محمود آباد کی نسبت پہلے یہ کہا کہ وہ پورے مخالف ہیں اور پھر اچھی رائے ظاہر کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی ملاقات میں ہمارا جہ نے ان کی مرضی کے خلاف باتیں کی ہوں گی کیونکہ بقول سلاطین ہند غالباً سر جیس مشن سابق نفٹس گورنر یوپی نے ان کے ساتھ بہت برابر بنا دیا تھا اور وہ برٹش گورنمنٹ سے کبیدہ اور بدول ہو گئے تھے۔

سلاطین ہند کی شان و شوکت باسو۔ باسو سے کچھ باتیں ہوئیں۔

بڑا ہی چلتا ہوا بڑا ہے۔ جو کاغذات دے جاتے ہیں ان کو نہیں پڑھتے اور بچے بار بار وہی باتیں سہجائی پڑتی ہیں جو وہ کاغذات سے معلوم کر سکتے تھے۔

باسو چلتے ہوئے ہوشیار سدی الوائی میں پہنچے مگر شکر گزاری نہیں بہت انصاف پسند اور ہمارے لئے اچھا سراہہ ہیں۔ (آخر سلاطین ہند نے بیٹے بائی کا ایک چھینٹا بھی دیدیا۔ حسن نظامی)

سکرٹن ناٹر سکرٹن ناٹر آئے۔ بہت ہی ناقابل علاج آدمی ہیں۔ اچھا ہوتا کہ وہ انگلستان میں ہوتے جیسی کہ چیفسورڈ کی رائے تھی۔ ان کا اختلافی نوٹ زیادہ تر غلط سلط تجارتی سے جن کو انہوں نے اچھی طرح سوچا بھی نہیں اور برطانوی گورنمنٹ کے متعلق گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ جس نذر چھینا جاسکتا ہے۔ وہ چھتے ہیں اور دوسرے کی بات سننا نہیں چاہتے۔ اور جب ان سے بحث کی جاتی ہے تو وہ کسی سمجھوتہ پر راضی نہیں ہوتے۔ اپنے شرکارا کیساتھ روا داری نہیں برتتے۔ اور ہر منٹ پر جب وہ کچھ کہتے ہیں تو ساری کانگڑوں سے مشورہ کرتے ہیں۔ اگر ہندوستانی عام رائے کا نمونہ بھی شخص ہے تو میں عام رائے سے بالکل بالوس ہوں۔

سلاطین ہند نے سکرٹن ناٹر کی ذات اور ان کے نوٹ کی نسبت جس خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکرٹن ناٹر میں ضرور کوئی خفگی کے

لائق بات ہوگی اور سلاطین ہند کی تائید و تخریر میں سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی ہے کہ وہ ہندوستانی قوم کی بہتری اور آزادی کے دلی خواہشمند تھے۔ اس کے علاوہ ان کی تحریر بھی اب تک بے لاگ ہی ظاہر ہوتی رہی ہے۔ حسن نظامی شاعرہ۔ بہت دل کش اور ہوشیار عورت ہیں لیکن ہر خیال ہے کہ وہ اپنے دل میں پوری انقلاب پسند ہیں۔ (اور یقیناً سلاطین ہند کو انقلاب پسندوں کو دل سے پسند کرتے تھے۔ حسن نظامی)

محمد علی رابرٹن نے مجھ سے کہا کہ ایک آل انڈیا ڈیپوٹیشن مجھے ملنے دلی آیا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ صرف اصلاحات کے متعلق گفتگو کرے۔ مگر اس کے ایڈریس میں محمد علی کو آواز دکرے کی درخواست بھی کی گئی۔ ممبران ڈیپوٹیشن سے کہا گیا کہ اس جزو کو کال دیں وہ اس پر راضی نہ ہوتے۔ افسوس! اگرچہ مسطورڈز ان سے بحث کر لیتے تو شاید ان کو رضا مند کر سکتے۔ اور اب وہ بہت بدول ہو کر واپس گئے۔ رابرٹن مجھ سے کہتے تھے کہ ان میں سے دو ان سے ملنے آئے تھے وہ دونوں یہ کہتے تھے کہ میں محمد علی کی نظربندی کی اس قدر فکر نہیں بلکہ ہم کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ یہ نظربندی گورنمنٹ کی اس پالیسی کا ایک جزو ہے کہ غلیفہ سے تعرض کیا جائے اور تجزیہ کی جائے کہ اس ذیل بلے شاہ مجاز کو غلیفہ بنا دیں۔

کلیولینڈ کہانے کے بعد مجھ سے کہہ رہے تھے کہ ایک زمانہ میں محمد علی نے ان سے جہت دوستی تھی۔ ترکوں کے شریک جنگ ہونے سے پہلے ایک دن محمد علی ان کے پاس آئے اور یہ رمضان کا آخری دن تھا محمد علی بہت بھوکے تھے۔ کلیولینڈ نے ان کو پیٹ بھر کر روٹی کھلائی کہانے کے بعد محمد علی نے برطانوی فوجوں کی فوجیائی کی امید ظاہر کی اور وہ اس پر رضا مند ہوئے کہ طلعت ہے کو ایک تار دیں اور برطانیہ کے خلاف شریک جنگ ہونے سے روکیں۔ چنانچہ کلیولینڈ نے صبح کو اُنہیں اجازت لیکر وہ تار روانہ کر دیا۔

سلاطین ہند نے سر چارلس کلیولینڈ سابق ڈائریکٹر جنرل خفیہ پولیس کی جو حکایت نقل کی ہے اس کے متعلق میں نے روزانہ اخبار ملت علی میں ایک مضمون شائع کر دیا ہے جس میں سر کلیولینڈ کی اس روایت کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے مولانا محمد علی کی نسبت جو کچھ کہا بالکل چھوٹا کہا۔ کیونکہ جب سے مولانا مرحوم نے نماز روزہ شروع کیا۔ پھر کبھی قضا نہیں کیا۔ اور کلیولینڈ کہتے ہیں کہ انہوں نے رمضان میں ان کے ہاں روٹی کھائی۔ سر کلیولینڈ ایک لائڈمب اور بے دین افسر تھے میں ان کی بات برا بالکل اعتبار نہیں کرتا۔ ص ۱۱۰

مسٹر مینٹ میرے خیال میں ان کے خلاف کارروائی کے بغیر کام چلانا مشکل ہے۔

(لاڈ) چیس فورڈ کہتے تھے کہ مسٹر مینٹ نے ان سے کہا کہ یہ ۴۰ فی صد کم فی الحال ہوم بول نہیں مل سکتا مگر وہ چاہتی ہیں کہ انہیں ایک لمبہ منظور کر لی جائے اور ہوم رول جنگ کے بعد دیا جائے۔ درحقیقت ایسی عورت کی سچائی کا یقین کرنا مشکل ہے جو نہایت سنجیدگی سے یہ رائے دیتی ہے کہ پانچ برس کے اندر ہم دو دفعہ اصلاحات کا قانون بنائیں اور منظور کر لیں۔

مسٹر مینٹ نے ہوم رول کی تاریخ بیان کی۔ ان کی روایتی آواز آخر تک باقی رہی اور ان کی گفتگو نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ کاش

گورنمنٹ ہند نے اس عورت کو اپنے طرفداروں میں رکھا ہوتا۔ کاش کہ شروع ہی سے اس کے ساتھ ہوشیاری کا برتاؤ کیا جاتا اگر ان کی خود بینی (خود پسندی) کو ذرا چمکایا جاتا تو بہت پر لطف بڑی بی ثابت ہوتیں۔

(مسٹر مانٹیکو کو سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ کسی کی نسبت تو وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ سرکار کا مخالف ہے۔ اس لئے وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور کسی کی نسبت ناپسندیدگی اور غیر دلچسپی اس واسطے ظاہر کھاتی ہے کہ وہ سرکار کا خوشامدی ہے۔ اس عجیب وزیر ہند کو اگر خدا زندہ رکھتا تو میں کالے دانے اس کے اوپر سے دار کر آگ میں جلاتا تاکہ اس پر کسی کی نظر نہ ہو جائے۔ حسن نظامی)

ایک طبیب کا لکاپتہ

انسانی جسم میں بیماریاں بھی ہیں اور ان کے علاج بھی یعنی جس طرح جسم انسانی میں امراض کے حلوں کی تجاویز پائی جاتی ہے اسی طرح امراض کے دفع کرنے کے لئے ایک بہت بڑا کام طبیب بھی جسم کے اندر پیدا کیا گیا ہے جس کو طبیعت کہتے ہیں یونانی اطباء کا بیان ہے کہ طبیعت مدبر بدن ہے۔ اور حکیم ڈاکٹر جو میر دینی دوائیں مریض کو دیتے ہیں وہ دراصل اس باطنی حکیم (طبیعت) کو کمک پہنچانے اور مدد دینے کیلئے دیتے ہیں ورنہ دوائیں کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جس طرح دواؤں کا استعمال مدبر بدن طبیعت کے مضبوط کرنے اور امراض کے حلوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانے کیلئے کر لیا جاتا ہے اسی طرح تعویذ گندے اور دھائیں بھی طبیعت کو مضبوط اور طاقتور بنانے کیلئے موثر ہوتی ہیں اور ہر شخص کو مجبوراً دعا تعویذ کی تاثیر کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

علاج بالخیال

یہی اصول اور یہی بنیاد اس کتاب کی ہے جس کا نام علاج بالخیال ہے اور جو ڈاکٹر تیموری نے لکھا ہے۔ علاج بالخیال ہزاروں برس سے ہندوستان میں کیا جا رہا ہے اور ہر سادہ اور درویش سیکڑوں بیماریوں کا علاج محض اپنے خیال کی قوت سے کر سکتا ہے۔ کتب علاج بالخیال کے مطالعہ اور اس میں لکھے ہوئے اصول پر عمل کرنے سے انسان اپنے خیال اور اپنی طبیعت کی قوت کو اس قدر بڑھا سکتا ہے کہ بہت سے امراض کا علاج وہ بلا کسی طبیب اور دوا کی مدد کے بطور خود کر سکتا ہے۔ قابل دیدار نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۵۰ روپے

چمن اردو بک پو پوسٹ بکس ۱۴۶ دہلی

مِصْوَفِ طَرْتِ حَضْرَتِ خَواجَہِ حَسَنِ نَظَامِی کی پسندیدہ کتابیں۔ خاصِ مُسْلِمِ خواتین کیلئے

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم
آریہ، جی جس مسلم خاتون کو اس قدر کڑا پستے تھے تا یہی
سے وہ اپنے دین پر تامل نہ رہی اور ریاست دھرم پور میں
پچاس ہزاروں کے مقابلہ میں بارہ خزانہ ہوئی۔ اعلیٰ صحیح
واقف ہے۔ دہلی اقلہ الخراج حوزہ زنا خوش ہے کہ کئی ملک میں
پیش کیا ہے۔ بارہ تہا چھپ چکی ہے۔ مگر ناب بدستور ہے۔
قیمت - ۱۰/-

اسرارِ صنعتِ مجلد
مسلمانوں بیکاری میں اپنے دماغ اور دل کو پریشان نہ کرو بلکہ
ایک جلد اسرارِ صنعت منظرِ کار جو کام پسند آئے فوراً شروع
کردو۔ اس کتاب میں ایک ماہر صنعت و تجارت نے اپنے
دل کے نکڑے نکال کر دکھائے ہیں جو تمہاری زندگی کے
نقشہ کو پلٹ دیں گے۔
قیمت مجلد ۱۲/-

معلمہ مسلمان بیویوں کے لئے مذہبی واقعت بڑا نفعی کتاب مع جدید زمانہ مغل میلاد قیمت ۱۲
حضرت الرسولؐ خاتونِ بنت حضرت فاطمہؑ ہر ایک کی سوانح پاک خاص عورتوں کے لئے۔ ۱۵
فلسفہ و شہادتِ امام حسینؑ شہادت کیلئے ہوتی۔ صحیح تاریخی حالات اور واقعات ۸
سیدنی نامہ۔ سیکڑوں ڈچپ کہانیاں مع کچھ کے درج ہیں۔ ۱۵
نفاذِ خطوط۔ عورتوں کو نہ کسی کے طریقہ نامے ہیں۔ اور اخلاقی تعلیم بھی۔ ۱۷
نمائشِ ملت۔ پردہ اور اسلام۔ محققانہ اور فیصلہ کن بحث کی گئی ہے۔ ۱۷
آدابِ نسواں۔ خواتین اسلام کے لئے آداب و معاشرت کی باتیں۔ ۱۶
سیرانے مدریگی ۴۰ پیاری چیزیں۔ مومن خاتون کے جذبات حق کا مظاہرہ ہیں۔ ۱۷
بادیچی خانہ۔ انگریزی۔ اسلامی۔ ہندو دانی لکھا۔ نہ کمانے کی مفید ترکیبیں۔ ۱۵
غزنیوں کا بادیچی خانہ۔ یہ کفایت غریب مزید رکھانے کی ترکیبیں۔ ۱۵
مترجمی کہانے۔ رنگوں کے عجیب و غریب کھانے اور ان کے تیار کرنے کی ترکیبیں۔ ۱۳
لکھ اور لکھ والی۔ خانہ داری کے متعلق بہترین ہدایات ۱۳
صنعتِ خانہ۔ گھر بیٹھے ہر قسم کی ضروریات کی چیزیں بنانے کی ترکیبیں۔ ۱۷
کفایتِ شکاری۔ فضول خرچوں کے لئے تا زیادہ اس عادت کے چھڑانے والی۔ ۱۳
عقیدہ بیگم۔ جمیلہ خاتون۔ شریا بیگم۔ اسلامی تلوار منجوس مہری ۱۳
۱۳ ۱۳ ۱۳ ۱۳

ملنے کا پتہ:- مہتمم پردہ نشین (نسواں) لائبریری آگرہ { محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔
ایک روپے سے کم کی فراش نہ بھیجے۔
۱۳۷۱

بقیہ مطبوعات تلج کمپنی

سورہ طیس ۱۵
بلا ترجمہ قسم اول چار آنے (۴) قسم دوم دو آنے (۲)
وعائے گنج العرش مترجم (قسم خاص) سندھ بالا یازدہ سورہ شریف کی طرح
یہ بھی ایک خاص چیز ہے۔ اس کی جلد بڑھیا دلائی
کپڑے کی ہے۔ اس کے اندر بھی ہر دو صفحوں کے درمیان بڑھیا سلائیڈ کاغذ لگایا
گیا ہے۔ اس کا ہر ۸ رے۔ بلا جلد نہری سرورق ۶/-
سورہ طیس مترجم (قسم خاص) سندھ بالا یازدہ سورہ شریف اور وعائے گنج العرش کی طرح
سورہ طیس الگ بچائی گئی ہے جو صرف دیکھنے ہی سے تعلق نہیں ہے
انفاد نہیں لئے۔ نظمیں طاعت تیر نہیں ہے جو ان چیزوں کی تعریف لکھی جاسکے اس
کی جلد بھی دلائی بڑھیا کپڑے کی ہے۔ اور اس کے اندر بھی ہر دو صفحوں کے درمیان بڑھیا
سلائیڈ کاغذ لگایا گیا ہے۔ یہ بھی ۸ رے۔ بلا جلد نہری سرورق ۶/-

وعائے گنج العرش ۱۶
بلا ترجمہ قسم اول چار آنے (۴) قسم دوم دو آنے (۲)
یازدہ سورہ شریف مترجم (قسم خاص) وعائے گنج العرش دیکھنے ہی سے تعلق
رکھتا ہے۔ اس کی بل نہایت سادہ مگر از صوفی البرک ہے۔ نہری سرورق رنگ سے
اس کی خوبصورتی میں چار جلد لکھائے ہیں۔ سبز رنگ کی زمین پر عبارت و تہوں کی طرح چمک
رہی ہے۔ اردو ترجمہ عربی عبارت کے نیچے سفید جگہ میں درج کیا گیا ہے جس سے صرف
عربی عبارت کے مطالب سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ بلکہ خوبصورتی میں بھی بہت
اضافہ ہو گیا ہے۔ ہر دو صفحوں کے درمیان بڑھیا قسم کا سلائیڈ کاغذ لگایا گیا ہے جس
سے اس کی خوبصورتی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے
ڈاکوں کو چھینٹیں دینے کے لئے یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ ہر مرقع ۲ روپے

ملنے کا پتہ: نظامی کمپن اردو پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ دہلی

معراج عنبرین

کمزوری سرعت جریان کا واحد علاج

موتی، مشک، یا قوت، زرد، زعفران، ورق طلا و نقرہ وغیرہ کا عجیب اثر و نادر تجربہ دکلاؤ سا و معنیٰ اور دماغی محنت کرنیوالوں کے قابل استعمال تحفہ

جو لوگ غلط کاریوں یا کثرت محنت دماغی کی وجہ سے ناکارہ ہو چکے ہوں وہ اسکو استعمال کر کے دیکھیں اس کے چند روز کے استعمال سے طبیعت میں فرحت اور خوشی کی رونمائی کی طرح دوڑ جاتی ہے۔ دل میں انگ پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کی قوتیں بلند پروازیاں دکھانے لگتی ہیں۔ بھوک بڑھ جاتی ہے۔ دودھ لگی بکثرت ہضم ہوتا ہے۔ مردانہ قوت میں از سر نو زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ سرعت کا مرض بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔ مادہ تولید میں خلل آ جاتی ہے! حلقام جیسا موزی مرض بہت جلد کا فور ہو جاتا ہے۔ طبعی اساک ہوتا ہے۔ خوراک ۴ رقی سے ۸ رقی تک دودھ کیساتھ قیمت فی ڈبیہ ڈھائی تولہ دور روپے (۲۵) راجا) اعضا میں غلبہ، جگر، معدہ، اور گردوں کو باخلافہ نفع پہنچا نیوالی اکیر اثر کرتی ہے۔ پتھلی: منیہ دوا خانہ عالی بصحت کو چھ چپلاں دہلی

آرڈر کے ہمراہ چھٹائی قیمت محصول ڈاک کے لئے ضرور روانہ فرمائیے۔ پتہ خوشخط اور صاف تحریر کیجئے۔

آنت اتر آئے یعنی ہرنیا کا بھی مفید و مجرب علاج

فوتہ بیضہ اور اندہ بڑھ جانے یا لٹک آنے کی مجرب دوا

آنت کیسی ہی کیوں نہ اتر آتی ہو درد ہوتا ہو جگہ بھول جاتی ہو فوس فوس کرتی ہو یا فوتہ کی طرف مائل ہو جاتی ہو سب کو چند روز میں آرام ہوگا آنت اپنی اصلی جگہ پر آکر ایسی جم جائیگی کہ پھر کسی شاعر سے کی خواہ کتنے ہی زور کیے بغیر اسطرح کسرت کیے بغیر نقصان نہ ہوگا پھر حلقہ سے کہ نہ کمائی کی ضرورت نہ لگی نہ ٹنگوٹ باندھنے کی بلکہ کمائی نگائی کی حالت جو پہلے سے ہوتی ہو اس کو اٹکے گا جیسے چوٹ جائیگی اور پھر ہونگی ایک بار ضرور ٹنگوٹ کی قیمت ایک ڈبیہ جو ایک مٹیل کو کافی ہے صرف تین روپے (۲۵) دے کر

بالکل باضرار درجہ تکلیف ہے۔ دزخم و چھلے پڑیں نہ نشتر و اپریشن کی ضرورت ہو پٹے پھرتے آرام ہوگا سب دھرموت پہنچ کر اصل جاؤ گی یاں تحلیل ہوئے بادی ہیں چلا جائیگا زائد گوشت سب تحلیل ہو جائیگا اور فوتہ مثل صحت کے اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔ کیسا ہی پرانا ورنی فوتہ کسی قدر بڑھ لیں نہ گیا ہو انشاء اللہ چند روز میں آرام ہوگا۔ پھر لطف یہ کہ مٹیوں ششوں کو نافع ہے خواہ آبی ہو یا بادی یا مٹی گوشت زائد والا سب کو آرام ہوگا ایک بار تجربہ کیجئے قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے صرف (۲۵) روپے جو ایک مٹیل کو کافی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

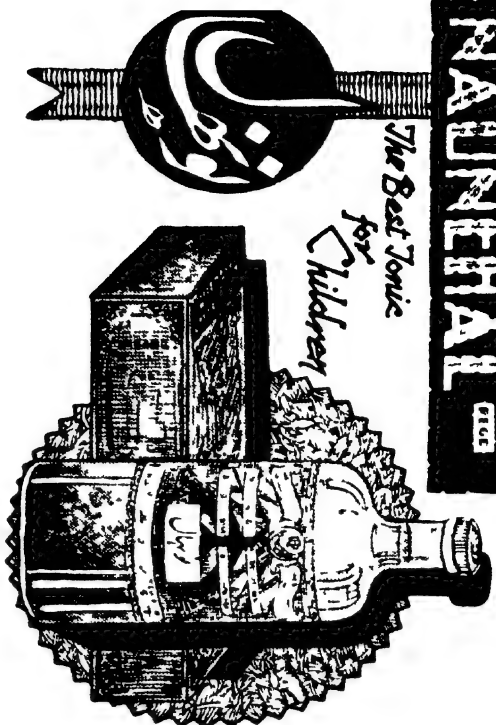
نوٹ:- اکثر آنت اتر آئے اور فوتہ بڑھ جاتے سے رگیں خراب ہو کر مٹی یا مٹی شکیات ہو جاتی ہے اس کیلئے ہمارے یہاں کاٹلائے نادر قوت اور صوبہ مقوی استعمال کریں جو اس کے لئے خاص الحاص ہے اور ہر موسم جارا برسلٹ گرمی میں برابر استعمال ہو سکتا ہے۔

ہستہ منیہ صاحب دوا خانہ طبعیہ مملوکہ حکیم سید عمار الحسن ضا سند یافتہ از شہر کانپور محلہ قلی بازار

MALNUTRITIONAL

The Best Tonic

for Children



اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی بنانا چاہتے ہیں تو نوٹھال "نوٹھال" لیں

نوٹھال

یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے کرکے پڑھنی اور بچوں کو تندرست اور قوی بنانے کے

دست کی گنجینہ ہے جسے جلد فرسٹ ہونی چاہئے بچوں کے عقلی اور جسمانی تندرستی کے

بچہ خزانہ کے ہر انگریز جیتے دیکھ کر حیرت مندی کے ساتھ ہی کہے گا کہ

یہ مایہ جیوں کو نوٹھال استعمال کر کے نہال کر دیجئے !

جیتے کی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے ادا



ہمدرد و دو خانہ نوٹھال جی



मासून

शुवाव

आवर

नमो



मसून शुवाव

تندرستی اور عقلی و دماغ کی تندرستی کے لئے ضروری دوا

بچہ خزانہ کی جیتے دیکھ کر حیرت مندی کے ساتھ ہی کہے گا کہ

یہ مایہ جیوں کو نوٹھال استعمال کر کے نہال کر دیجئے !

جیتے کی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے ادا

ہمدرد و دو خانہ نوٹھال جی

بچہ خزانہ

از عالیجناب راجہ راجا یان بہار رام سادہ سرکشن پرنسپلٹہ جی سی۔ ای۔ ای
 پشاور صدر اعظم حیدر آباد دکن

فقر کو دوا خانہ ہمدرد دہلی کے مالک حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے
 ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء کی شام کو مدعو کیا۔ وہاں دہلی کے ہندو مسلم عائد
 بھی تھے جنکو دیکھ کر فقر شاد ہوا۔

دوا خانہ ہمدرد کی تعمیر عمارت کی وسعت اور عمدگی سے مرست ہوئی۔
 اور اس علم سے زیادہ خوشی ہوئی کہ ۱۹۰۶ء میں محض دو سو روپیہ کے
 سرمایہ سے اسکو شروع کیا گیا تھا اب اس نے اتنی ترقی کی کہ لاکھوں
 روپیہ کی عمارت تیار ہوئیں۔

مجھے اپنے دوست نواب سر امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر رئیس ہمدرد
 سے جو وہاں موجود تھے یہ سن کر اطمینان ہوا کہ دوا خانہ ہمدرد کی دوائیں
 بہت مہلکی سے تیار ہوتی ہیں اور وہ بھی اسکی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔
 میری دعا ہے کہ دوا خانہ ہمدرد اور زیادہ ترقی کرے اور حاجی عبدالحمید
 کی دیانت داری و محنت کا اجر انکو ملے۔

کس دہلی (۱۹۳۲ء)
 فقیر

ترقی کا راز

تجارتیں پونہ پونہ ہے اور تجارت کی کامیابی بہترین اور
اصلی خاص مال فراہم کرنے پر منحصر ہے۔ جسے تعلقات قیام کے
منفرد ادا کیا گیا یونانی بہتر قسم اور بہترین شکل۔ منبر و لوہا
نایافتہ۔ درمہ و خطائی۔ اعلیٰ پر خشتانی۔ یا قوت۔ درمہ و
حُث میجات وغیرہ مناسب قیمت پر خرید فرمائیے!
خدا کے فضل سے ہندوستان کے
بڑے بڑے برادری و سیرکاری و خانہ لائی و حکام اور سرزمینوں پر
اتما رہے اور اسی وجہ سے یہ تمام ہندوستان میں
مست ہو رہی۔ تجر بہت ترین کسوفی ہے۔

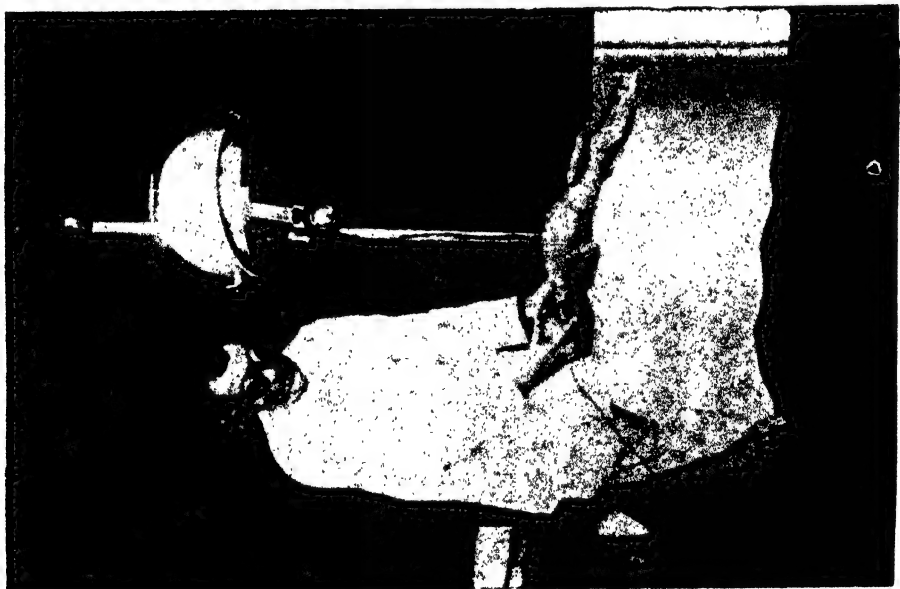
محمد حسین احمد حسن کریم چٹس کھاری
محمد حسین احمد حسن کریم چٹس کھاری

کر قہر آسانی ہے

بہترین شکل۔ منبر و خطائی۔ درمہ و خطائی
اصلی خاص مال فراہم کرنے پر منحصر ہے۔ جسے تعلقات قیام کے
منفرد ادا کیا گیا یونانی بہتر قسم اور بہترین شکل۔ منبر و لوہا
نایافتہ۔ درمہ و خطائی۔ اعلیٰ پر خشتانی۔ یا قوت۔ درمہ و
حُث میجات وغیرہ مناسب قیمت پر خرید فرمائیے!

علاوہ ان کے درمہ و خطائی۔ درمہ و خطائی۔ درمہ و خطائی
اصلی خاص مال فراہم کرنے پر منحصر ہے۔ جسے تعلقات قیام کے
منفرد ادا کیا گیا یونانی بہتر قسم اور بہترین شکل۔ منبر و لوہا
نایافتہ۔ درمہ و خطائی۔ اعلیٰ پر خشتانی۔ یا قوت۔ درمہ و
حُث میجات وغیرہ مناسب قیمت پر خرید فرمائیے!

محمد حسین احمد حسن کریم چٹس کھاری
محمد حسین احمد حسن کریم چٹس کھاری



حیدر آباد سب کی مدد کرتا ہے

ابدآباد و سلطنت حیدر آباد تمام دنیا خصوصاً مکمل ہندوستان کے علوم فنون اور ضروریات وقتی میں ہر قوم کو امداد دیتی ہے اور اس کے سوا دنیا کی کوئی حکومت ایسی وسیع النظر نہیں ہے لہذا برٹش انڈیا کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ بھی حیدر آبادی تاجروں کی مدد کریں کیونکہ حیدر آباد کی ترقی میں تمام دنیا کا فائدہ ہے اور پورے ہندوستان کا نفع ہے۔ اس جنتری میں جن حیدر آبادی تاجروں کے اشتہار ہیں ان کو ناظرین خاص توجہ سے پڑھیں اور کوئی چیز درکار ہو تو حیدر آبادی تاجروں کو آڈویں۔ میں ان حیدر آبادی تجارت کے پتے مکرر لکھتا ہوں جن کے اشتہار جنتری میں ہیں اور جنگی تفصیل فہرست مضامین میں بھی ہے۔ تاکہ تبارہ ناظرین کی توجہ میں آجائیں جس نظام کی

۳۷۳

- ۱۔ صادق الیقین اینڈ برادر اس۔ افضل گنج حیدر آباد دکن۔
- ۲۔ خواجہ بہار الدین مالک مکتبہ علمیہ چارمینار حیدر آباد۔ دکن۔
- ۳۔ سید عبدالقادر اعظم اسٹیم پریس حیدر آباد دکن۔
- ۴۔ ملکوت بیگم صاحبہ مالک کارخانہ ملکیت ہیرائیل حیدر آباد۔
- ۵۔ غلام دستگیر صاحب تاجر کتب عابد شاپ روڈ۔
- حیدر آباد دکن۔
- ۶۔ محمد ریاض الدین صاحب نظامی شیرینی فروش معظم جاہی روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
- ۷۔ کریم موٹر ٹیکسی۔ اسٹیشن روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
- ۸۔ آر آر جیون لعل کلاتھ مرچنٹ پتھر گڑھی حیدر آباد دکن۔
- ۹۔ منجیزندہ طلسمات حیدر آباد دکن۔
- ۱۰۔ نظامیہ رسٹورنٹ عابد روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
- ۱۱۔ میجر سن اینڈ سنر جنرل خٹس عابد روڈ حیدر آباد دکن۔
- ۱۲۔ سید جعفر حسین صاحب بیٹی فریج ہاؤس افضل گنج حیدر آباد دکن۔
- ۱۳۔ ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ سلطان حیدر آباد دکن۔
- ۱۴۔ رحیم کمپنی افضل گنج حیدر آباد۔ دکن۔
- ۱۵۔ دکن ہیرائیل کمپنی حیدر آباد دکن۔
- ۱۶۔ بادشاہ اینڈ سنر اسٹیشن روڈ حیدر آباد۔ دکن۔
- ۱۷۔ آر آر گوپال کلاتھ مرچنٹ پتھر گڑھی حیدر آباد دکن۔
- ۱۸۔ سید احمد اینڈ برادر اس سائیکل مرچنٹ حیدر آباد دکن۔
- ۱۹۔ حکیم عبدالرزاق صاحب شطاری چھتہ بازار حیدر آباد دکن۔
- ۲۰۔ عماد پریس چھتہ بازار حیدر آباد دکن۔
- ۲۱۔ سی کے عبدالغنی معظم جاہی روڈ حیدر آباد دکن۔
- ۲۲۔ ایوب بوٹ ہاؤس پتھر گڑھی حیدر آباد دکن۔
- ۲۳۔ عباس علی ظہیر علی مسلم حیات۔ چھتہ بازار حیدر آباد دکن۔
- ۲۴۔ محمد غوث الدین صاحب مالک دکن بٹن فیکٹری حسینی علم۔ حیدر آباد دکن۔

حضرت شیو سلطان شہیدی نظامی تھے

حضرت سید شاہ قاسم حسینی صاحب چشتی نظامی فریدی کے قلمی اسناد میں ایک نادر و نایاب چیز میری نظر سے گذری وہ یہ ہے کہ سلطان شہید شیو کو بھی خاندان چشتیہ نظامیہ میں بیعت و خلافت حضرت قدوة العارفین شاہ صدر الدین صاحب آرکافی سے حاصل تھی۔ اطلاعاً نقل کر کے روانہ کر رہا ہوں (خادم حافظ وادامیاں نظامی ازاد ہونی) شیو سلطان کے پیر حضرت شاہ صدر الدین صاحب اپنے وقت کے قطب ہونیکے علاوہ بے نظیر شاعر بھی تھے۔ انہوں نے ایک مثنوی اردو زبان میں لکھی تھی جو اسرار تصوف کی جان ہے۔ حضرت نے گویا دریا کو ایک کونہ میں بند کیا ہے۔ سالک کیلئے جن باتوں کی واقفیت ضروری ہے وہ سب اس مختصر سی مثنوی میں پائی جاتی ہیں۔ میں اپنے ناقص خیال سے کہتا ہوں کہ یہ مثنوی بیشک تشنہ کامان طریقت کیلئے جام معرفت کا کام دیگی۔ اس کا بہ ایک شعر آسان ہے جن لوگوں کو تصوف سے دلچسپی ہے وہ اس کو ایک نعمت غیر مترقبہ تصور کریں گے۔ یہ مثنوی بھی سید قاسم حسینی صاحب کے پاس ہے۔

نظامیہ سلسلہ جو شیو سلطان تک پہنچا ہے

اس سلسلے کا

۱۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا، محبوب الہیؒ ۲۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ ۳۔ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو رازؒ ۴۔ حضرت شیخ جمال الدین مغربیؒ ۵۔ حضرت خواجہ کمال الدین بیابانیؒ ۶۔ حضرت شاہ میر انجی شمس العشقؒ ۷۔ حضرت خواجہ برہان الدین شمس المحققینؒ ۸۔ حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ بیجاپوریؒ ۹۔ حضرت میران دلی ظہیر الدینؒ ۱۰۔ حضرت شاہ صادق آرکافیؒ ۱۱۔ حضرت قدوة العارفین شاہ صدر الدین آرکافیؒ ۱۲۔ حضرت شاہ شیو سلطان شہیدؒ

حضرت سید شاہ قاسم حسینی صاحب چشتی نظامی فریدی۔ سجادہ نشین بدرگاہ ہجرت گرد سید عبدالقادر صاحب رنگ بندہ عرف قادر لیکا چشتی فریدی۔ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ بیجاپوری قصبہ کوتال۔ تعلقہ ادھونی۔ علاقہ مدراس۔ یہ حضرت شیخ سلیم چشتی فتحپوری کی اولاد ہیں۔ متجرب عالم دہرے نامی گرامی درویش صفت مشائخ ہیں انکو حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ بطلہ العالی سے بیعت و خلافت کا فخر حاصل ہے۔ ان کے دست حق پرست پر بکثرت زن و مرد خاندان چشتیہ نظامیہ میں بیعت حاصل کر چکے ہیں۔

کلام الہام

میری ناگہانی اور مسلسل علوت کے سبب سیادی جہنمی کی مقررہ ترتیبیں بہت فرق پڑ گئیں اور وہ مضامین جن سے میرے جو شعور سے پیش نظر تھے چنانچہ میں نظم کا حصہ بالکل نہیں ہے خصوصاً میرے ادبی مشہور حضرت مولانا سید اکبر حسین صاحب لہ آبادی کے کلام الہام کا اقتباس درج ہو گا حالانکہ میرے عقیدہ میں وہ تہذیب قدیم و جدید کے سب سے بڑے معلم اور معلم ہے اور اقبال وغیرہ نامور شعرا سب انہی کے نقش قدم کی تقلید سے پیدا ہوئے تھے۔

بہر حال میں ان کی دور بعیاں دلچ رکے ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے کلام کو ہمیشہ و خالف روحانی کی طرح ورد میں رکھیں جو تین حصوں میں ان کے فرزند مولوی سید عشرت حسین صاحب کلکٹر باندہ نے شائع کیا ہے یہ تینوں حصے دفتر اخبار منادی دہلی سے بھی مل سکتے ہیں۔

تلوار (جو نگہ آجل تمام ہندوستان میں تلوار کی آزادی کے مطالبہ کا پرچہ ہے اس لئے حضرت محدث کی یہ رباعی خاص دلچسپی سے پڑھی جائیگی۔ فرماتے ہیں۔ بے حکم شہنشاہ کوئی ہتھیار نہ باندھے با سب چوڑیاں نہیں کوئی تلوار نہ باندھے لہے سے بہت لڑتی ہے سرکار عاری ہو پانچا میں کبھی کوئی زہار نہ باندھے (پچھلے عام راج تھانہ عورتیں اور مرد و بچوں کا گھبراہٹ کا جامہ کے ازار بند میں باندھا کرتے تھے آخری مصرع میں اسی کا اشارہ کیا ہے)

آخری رباعی (حضرت اکبر کی رحلت کے وقت میں اللہ آباد میں حاضر تھا۔ تہا۔ انہوں نے رحلت سے ایک گھنٹہ پہلے یہ رباعی اپنے ہاتھ سے بیاض پر لکھی تھی جس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئے اور اسی میں انتقال ہو گیا۔ نو یاد دنیا میں ان کا یہ آخری کلام ہے۔ فرماتے ہیں۔

صاحب میں سب بڑائی لیکن وہ خوب چوکس۔ (ہوشیار) گاندھی میں سب بھلائی لیکن وہ محض بے بس۔

دنیا تو چاہتی ہے ہنگامہ ٹروجن۔ (دخانہ جنگی) اور ریاں ہے حبیب خانی جو مل گیا سو بھوجن۔

(حضرت اکبر کی وفات کے وقت گاندھی جن کی تحریک کا بہت زور تھا) حضرت اکبر کے خاندان میں ان کے فرزند مولوی عشرت حسین صاحب باندہ میں کلکٹر ہیں اور ان کے بڑے پوتے سید عقیل جو حضرت اکبر سے صورت میں بے حد مشابہ ہیں وکالت پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے پوتے سید سلیم علی گڑھ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی بہو یعنی عشرت میاں کی بیگم صاحبہ بھی بڑی لائق خاتون ہیں پانچ سو سالوں کے جوابات میں پہلا جواب انہی کا ہے۔ عشرت میاں کے خسر خان بہادر نواب احمد حسین خاں صاحب رئیس ریاست پرباواں اودھ کے بہت قابل و فاضل بزرگ ہیں اور ان کی علمی تصانیف ہر جگہ مشہور ہیں۔ حضرت اکبر کا مزار اللہ آباد میں ہے۔

تصوف کی غزل

اسی سلسلہ میں اودھ کے ایک اور سیر کی غزل درج کی جاتی ہے۔ ان کا نام سید امین الحسن ہے۔ جو عہدہ درازنگ حیدر آباد میں نواب سالار جنگ بہادر کی ریاست کے ناظم تھے۔ اور آج کل کلکٹر کٹر تشریف میں تھیں یہ ان لوگوں میں ہیں جو میرے دل کے اندر رہتے ہیں۔ اور جن کے حقیقی غلوں کا یہ عالم ہے کہ میں بھی ان کے دلوں سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ ایک یہ ہیں۔ دوسرے ڈاکٹر لطیف معین صاحب حیدر آبادی ہیں تیسرے حضرت اکبر کے فرزند عشرت میاں قدرت جہاں ہیں۔ چوتھے حبیب شاہ احسان الحق فقیر عشقی ہیں۔ پانچویں واحدی صاحب ہیں۔ چھٹے محنت رام کشن داس ہیں ساتویں عبدالرشید خاں غزالی ہیں۔ آٹھویں مولانا سر محمد یعقوب ہیں۔ نویں مہاراجہ سرنیشن پرث داس ہیں۔ دسویں مولوی معصوم علی دہلوی ہیں۔ مولوی سید امین الحسن صاحب کی غزل یہ ہے۔

تم ہو

نہیں ہے موسم گل۔ جلوہ ریز بوستاں تم ہو

میری آنکھوں سے دیکھو تو بہار جاو داں تم ہو
تمہیں آنکھوں میں ہو۔ دل میں تمہیں ہوسا منے تم ہو

کوئی کیسے بتائے؟ غیر کو۔ یعنی کہاں؟ تم ہو؟

نہ دنیا ہے بڑی میرے لئے۔ عقبے نہ کچھہ اچھی
مجھے تو وہ جگہ مرغوب ہوتی ہے جہاں تم ہو

ہزاروں ہستیوں میں کارنر ما ہو پس پردہ
ہماری چشم باطن کے لئے ایک داستاں تم ہو

بس اب خاموش اے بسمل کہیں کوئی نہ کہہ بیٹھے
بظاہر رند ہو لیکن بڑے صوفی میاں تم ہو

حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی کی تصنیف ہے۔

سوار السبیل (کے بیان میں بے مثل ہے۔ سید عبدالغنی صاحب لکھی
سجادہ نشین خاندانہ کلیمی عقب کلاں محل دہلی سے ملے گی۔

آخری بات

اللہ کا شکر ہے کہ سیلا دی جنسری پوری ہو گئی۔ اور میرے نور چشم کی پہلا کام دنیا کے سنانے نمودار ہونے والا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جب کہ میں اپنی ہستی کی نمونہ کا غفلت سے سنتے تھک گیا ہوں۔ اور اپنی اولاد کی نمود کا جذبہ میرے اندر بڑھ رہا ہے۔ اور اسی کے تعاضد سے یہ کام کیا گیا ہے۔ اور میرے حاسدوں کا یہ بیان درست ہے۔ کہ میں اپنے ولی عہد کی شہرت اور کامیابی چاہتا ہوں۔ مگر یہ غلط ہے کہ حسین میں لیاقت نہیں ہے۔ اور میں نے اس کو خواہ مخواہ مشہور کرنے کے لئے اس کے نام سے سیلا دی جنسری مرتب کر دی ہے۔

یشک اس کی ترتیب میں بہت کچھ میرا اور میرے احباب کا دخل ہے۔ لیکن اگر میں کچھ نہ کرتا اور حسین کو ترتیب کا ایک خاکہ نہ کر دیتا تب بھی وہ اپنی سمجھ سے یہ کام کر لیتا۔

میں نے جو ترقی حاصل کی وہ میری محنت اور خدا کی دین اور اقبال مندی کا نتیجہ ہے۔ اور میری اولاد کی ترقی بھی میری ہی خوش نصیبی کا ایک حصہ ہے۔ جو انشاء اللہ تین پشت تک قائم رہے گی۔ یعنی حسین کی اولاد بھی ایسی ہی ہوگی جیسا میں ہوں اور حسین میں۔ کیونکہ یہ قدرت کا اصول ہے۔ کہ کسی خاص کام کے بانی میں پشت تک اس کام کو عروج پہنچا حسین کی سمجھ اور قابلیت ماں باپ کا مشترکہ ورثہ ہے۔ بلکہ ماں کا حصہ زیادہ ہے۔ کیونکہ خواہ باوجود غفلت میں مجھ سے بہت زیادہ میں اور اقبال مندی بھی ان کی مجھ سے بڑھتی ہوئی ہے۔ ان کے بھائی سید ابن عربی بھی بہت دانشمند ہیں اور ان کے شہید باپ بھی بڑے عقیدل تھے میری اولاد میں حسین اور علی اور زید اور حسن جبرئیل اور محمد بانو و روح بانو، کوثر بانو سب ہی ذہین و طباع اور ہونہار ہیں۔ جو علامت ہے اس بات کی کہ یہ سب ترقی کریں گے۔ کیونکہ جہاں مجھ ہے۔ وہاں ترقی ہے۔ اور جہاں بے عقلی ہے وہاں زوال ہے۔

اس کتاب کو کئی کتابوں نے لکھا اور کئی پریسوں نے چھاپا ہے۔ اور میں دو پینے کی مسلسل بیماری کے سبب اس کی حقہ نگارنی نہ کر سکا۔ اس لئے اس میں کتابت کی اور ترتیب کی بہت سی غلطیاں بھی ہیں۔ اور میرے ہزار ہا احباب و اخوان طریقت کے۔ اور اندراج سے رہ گئے ہیں جن میں حاجی میر فرید علی اور حاجی رکن الدین دانا نظامی اور محمد اسماعیل رحمتی نظامی وغیرہ کا ذکر ہو سکتے کا مجھے قلق بھی ہے۔ لیکن میری چند پینے میں اتنی بڑی کتاب کا تیار ہونا ناممکن کے فضل اور میری وادھین کی خوش نصیبی اور محنت شائد کا ایک کرشمہ ہے۔ اس کتاب میں خیر بہت زیادہ ہو گیا۔ اور اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی یعنی قسم

۳۷۴

اول کی لاگت چار روپے فی جلد سے کم نہیں ہے۔ جو ایک روپیہ کا بیانیہ نقصان محض اس لئے برداشت کیا گیا ہے۔ کہ میرے تجارتی کاروبار کی شہرت ہو۔ اور اس کی ترقی سے یہ نقصان پورا ہو جائے۔

اور یہ مقصد بھی ہے کہ اردو زبان کے عالمی امداد کی ترقی کے لئے خیر کما سکیں اور یہ بھی ہے کہ مذہب کی عقیدت قائم رہے۔ جو آجکل خطرہ میں ہے، اور میرا یہ خیر خدایا برسی خدا شناسی اور خدا طلبی کی تبلیغ کا اجر حاصل کر سکے۔

بیکاری اور کساد بازاری اور عام مفلسی کے دور دورہ کے سبب مجھے ہرگز امید نہ تھی کہ سیلا دی جنسری کی اتنی بڑی تعداد اتنی جلدی فروخت ہو جائے گی۔ اس لئے میں حسین سے کہا کرتا تھا کہ ایک سال کے اندر اس کی فروخت پوری ہو گئی مگر اعلانات کے ہونے ہی اس کثرت سے فروکشائیں آئیں اور پیشانی قیمتیں وصول ہوئیں کہ تاجران کتب کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی۔ اور ساری تعداد اشاعت سے پہلے ختم ہو گئی۔

غالباً اتنی بڑی کوئی کتاب آجکل ہی شائع ہوئی ہوگی جو شائع ہونے سے پہلے تمام و کمال فروخت ہو گئی جو چنانچہ اس سیلا دی جنسری کی تعداد اشاعت سے ایک ہزار زیادہ فروکشائیں آچکی ہیں۔ جن کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اس کی دیباچہ کی فراکشائیں پہلے آتی ہیں۔ اس کامیابی پر میں اپنے مالک خانی کے فضل کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے اس کے بعد ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ ساری کس کس سالانہ کو پڑھنے کے بعد سیلا دی سند اور سیلا دی پینے اور سیلا دی دن رائج کرنے کی کوشش کریں اور مذہب کی تبلیغ و حمایت کیلئے کمر بستہ ہوں اور اردو زبان کی ترقی و حفاظت کو کبھی دل سے دور نہ ہونے دیں۔ اور میری اور میرے لڑکے کی اس محنت اور اخراجات کثیر کا صلہ اس دنیا میں ہے۔ چند سال کی جنسری اور ساری کا سالانہ خدا نے چھ ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء تک شائع ہو جائیگا۔ جو اس سالانہ سے کئی گنے زیادہ اچھا اور مکمل ہو گا۔

اس تحریر کو ختم کرنے سے پہلے میں ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا مناد کی خدمت چھ کریں جس میں ہفتہ وار میسرار و زمانہ بھی شائع ہوتا ہے۔ اور جس میں وہ مضامین بھی مسلسل شائع ہوں گے جو اس جنسری میں درج نہ ہو سکے والسلام۔ خدا حافظ۔

آپ سب کا خدمت گزار

حسن نظامی، دہلوی

۲۰ عسکری ۱۳۵۲ء سیلا دی

مقیم ریاست رام پور قلعہ معلی

لغافہ بیمیہ کی رقم صاف طور پر غفلوں اور ہندسوں میں لکھ کر (جو مشکوک و محکوک نہ ہوں) اسکی ڈاکخانہ کی کھڑکی میں پیش کرنا چاہئے۔ فریسنڈہ کا نام اور پتہ بھی بیمیہ کے لغافہ پر لکھا ہونا چاہئے یا اگر اس پر جگہ نہ ہو تو کسی علیحدہ پرچہ پر بیمیہ کے ساتھ دینا چاہئے۔ جن بیمیوں کا پیکٹنگ وغیرہ خلاف قواعد ہو گا ان کو ڈاکخانہ نہیں لیگا۔ (دفعہ ۱۲۵)

بیمیہ کی رسید جو شخص مقررہ اوقات کے اندر بیمیہ ڈاکخانہ میں پیش کرے گا اس کو ڈاکخانہ بیمیہ کی باضابطہ رسید دیگا۔ (دفعہ ۱۲۷)

مکتوب الیہ کی رسید وصولیابی بیمیہ کے بھیجنے والے کو وصولیابی کی رسید بھی مکتوب الیہ کی دستخطی اسکو دی جائے۔ (دفعہ ۱۲۹)

بیمیہ کی حوالگی دو سو پچاس روپیہ یا اس سے کم مالیت کے بیجے کے مکتوب الیہ یا اس کے مختار مجاز کردہ نوں رسیدوں پر روشنائی سے دستخط کرنے پڑینگے لیکن اگر بیمیہ کی ظاہری حالت سے یہ شبہ ہوتا ہو کہ اس کو توڑا پھوڑا گیا ہے یا اس میں کچھ بھرت کیا گیا ہے تو مکتوب الیہ کو چاہئے کہ وہ بیمیہ کو پوسٹ ماسٹر کے سامنے کھولے اور جو چیزیں اس میں سے برآمد ہوں ان کی دفعہ تیس بنوائے اور ان پر دستخط کر دے۔ ان دستخطی فہرستوں میں سے ایک فہرست فریسنڈہ کے پاس بیمیہ کی غیر دستخطی رسید کے ساتھ بھیج دی جائیگی۔ (دفعہ ۱۲۸)

ڈاکخانہ کی ذمہ داری اگر کوئی بیمیہ شدہ چیز راستہ میں ہوجیگی کہ معاوضہ دیا جائیگا جو بیمیہ شدہ رقم سے کسی حالت میں دیا وٹھائیں ہوگا بشرطیکہ جو چیز کم ہوتی ہے یا جس کو نقصان پہنچا ہے اس کی مالیت معاوضہ مطلوب سے زائد نہ ہو اور بیمیہ کے کم ہوجانے کی صورت میں فریسنڈہ اس کے مشمولات اور ان کی مالیت کی مکمل فہرست ڈاکخانہ میں پیش کر دے۔

حالات مندرجہ ذیل میں کوئی معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔

(الف) جب مکتوب الیہ کا صحیح اور کافی پتہ نہ لکھنے کی وجہ سے بیمیہ کسی اور شخص کو دیا گیا ہو۔

(ب) جب فریسنڈہ یا مکتوب الیہ نے کوئی عمل کیا ہو۔

(ج) جب مکتوب الیہ نے بیمیہ وصول کر کے رسیدوں پر دستخط کر دئے ہوں۔

(د) جب تار بچہ موالگی بیمیہ سے تین مہینے کے اندر فریسنڈہ نے بیمیہ کی کم شدگی کی اطلاع ڈاکخانہ کو نہ دی ہو۔

(ه) جب بیمیہ کو نقصان پیکٹنگ کی خرابی اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے پہنچا ہو۔

(و) جب بیمیہ کے لغافے یا اس کی مہروں میں بظاہر کوئی ایسی خرابی نہ ہو جس سے اس کے کھولے یا نوٹس جانے کا نتیجہ نکالا جاسکے

(ز) جب بیمیہ میں سوئے چاندی کے سکے یا سونا چاندی ہو اور بیمیہ ان کی اصلی قیمت کا نہ کر یا گیا ہو۔

(ح) جب کرنسی نوٹوں کے اوپے کم ہوجانے کی صورت میں دوسرے اوپے جو محفوظ ہوں انکو ڈاکخانہ کے حوالہ نہ کیا جائے۔

(ط) جب نقصان بیم شدہ چیز کی نقصان پذیر صلاحیت کی وجہ سے پہنچا ہو یا (ی) جب بیمیہ میں کوئی ایسی چیز بھیجی گئی ہو جسکا ڈاکخانہ سے بھجوانا ممنوع ہو (دفعہ ۱۳۰)

ادائیگی معاوضہ (۱) تاریخ اطلاع دی نقصان سے ایک مہینے کے بعد نقصان ہوا کر دیا جائے گا۔ جز ایسی صورتوں کے جب پوسٹ ماسٹر جنرل تمام تحقیقات ادائیگی کے روک دینے کی ضرورت سمجھیں گے۔ (۲) اگر ادائیگی معاوضہ کے بعد بیمیہ کی کم شدہ چیز یا ان کا کوئی جز دستیاب ہوجائے گا۔ تو ایسے متعلق حسب ذیل عمل درآمد کیا جائیگا۔ (الف) اگر دستیاب شدہ اشیاء کی مالیت بشمول اس معاوضہ کے جو ادا کیا گیا ہو۔ نقصان کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی تو دستیاب شدہ اشیاء فریسنڈہ کو واپس دیدی جائیں گی۔

(ب) اگر دستیاب شدہ اشیاء کی مالیت بشمول رقم معاوضہ شدہ نقصان کی رقم سے زیادہ ہوگی۔ تو ڈاکخانہ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ اس رقم کو جو زیادہ ہوتی ہو فریسنڈہ سے وصول کر کے دستیاب شدہ اشیاء فریسنڈہ کو واپس دیدے۔ یا دستیاب شدہ اشیاء میں سے صرف اتنی چیزیں رکھ کر جو پوسٹ ماسٹر جنرل کے نزدیک زیادتی کی رقم کے پور کرنے کیلئے کافی ہوں باقی ماندہ چیزیں اگر کچھ ہوں فریسنڈہ کو واپس کر دے۔ (دفعہ ۱۳۱)

بیمیہ کن صورتوں میں لازمی ہے سکے، سونا، چاندی، جو اہرات، زیورات، کرنسی نوٹ یا ان کا کوئی جز۔ سوئے چاندی کی بی بوئی چیزیں صرف بیم شدہ خطوط یا بیم شدہ پائل ہی میں بھیجی جاسکتی ہیں۔ اگر کسی بیم شدہ چیز میں ظاہر طور پر کوئی ایسی چیز بند معلوم ہوگی جس کے لئے بیم ضروری ہے۔ اسے یا تو راستہ میں روک کر فریسنڈہ کو واپس کر دیا جائے گا یا تمام مقصود کو بھیج کر ایک روپیہ فیس ادا کر لے کر مکتوب الیہ کو واپس کر دیا جائیگا۔ اور اگر مکتوب الیہ ایک روپیہ ادا نہیں کرے گا۔ یا وہ نہیں لے گا۔ تو یہ روپیہ شی مذکور کے فریسنڈہ سے وصول کیا جائے گا۔ (دفعہ ۱۳۲)

دیوے ایل یعنی قیمت طلبہ

دی پی کا طریقہ کیوں جاری کیا گیا ہے؟
اشیاء کی قیمت
بیسے کا طریقہ ڈاکخانہ نے ان لوگوں کی تسانی کیلئے جاری کیا ہے جو یہ چاہتے ہیں
کہ مال مطلوبہ یا اس کا بیک یا ملٹی وصول ہونے پر اس کی قیمت ادا کریں۔ اور
نیز ان تاجروں کی آسانی کے لئے جو اپنی ہمسایہ کو وہ چیزوں کی قیمت ڈاکخانہ
کے ذریعہ سے وصول کرنا چاہتے ہیں۔ (دفعہ ۱۳۳)

کیا کیا چیزیں دی پی بھیجی جاسکتی ہیں؟
جسٹریٹڈ منسٹر
پیکٹ اور رعایتی محصول کے جسٹریٹڈ اخبارات دی پی بھیجے جاسکتے
ہیں۔ بشرطیکہ ان کی قیمت مطلوبہ ایک ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ اور نیز
ایسی قیمت طلبہ اشیا کے جو کسی گورنمنٹ کے محکمہ یا ڈسٹرکٹ بورڈ۔ یا
مونسپل بورڈ کی طرف سے یا ان کے نام بھیجی جائیں ان میں ایک آنہ کی کسر
شامل نہ ہو۔ (دفعہ ۱۳۴)

تحریری اقرار
ڈاکخانہ سے مذکورہ بالا قسم کی کوئی چیز دی پی نہیں
جاسکتی۔ بلکہ اس میں بھیجی جائیگی۔ تاوقتیکہ بیسے والا اس تحریری اقرار
پر دستخط نہیں کر دیکھا۔ کہ شے مذکور واقعی کسی ایسی فرمائش کی تعمیل میں بھیجی
جاری ہے۔ جو اس کو وصول ہوتی ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ شے مرسلہ قیمت طلب کی قیمت۔ قیمت مطلوبہ
کے مطابق ہو۔ بلکہ اس میں ایک وغیرہ بھی دی پی بھیجے جاسکتے ہیں بشرطیکہ
ان کے دی پی بیسے کی اجازت فرسینڈہ کو وصول ہوئی ہو۔ (دفعہ ۱۳۶)

دی پی کن ڈاکخانوں سے جاسکتا ہے؟
قیمت طلبہ اشیا ہر
سے نی آڈر جاسکتا ہے۔ اور ہر اس ڈاکخانہ سے جہاں سے نی آڈر تقسیم ہو سکتا
ہے بھیجی جاسکتی ہیں۔ سب ڈاکخانوں میں نی آڈر دے اور دے جاتے ہیں۔
سوائے ان ڈاکخانوں کے جن کے سامنے پوسٹل گارڈ میں دی ہوتی فہرست ڈاکخانہ
جات میں نقطہ D لکھا ہوا ہے۔ (دفعہ ۱۳۷)

دی پی بیسے کا طریقہ
(۱) ہر وہ چیز جسے بذریعہ ڈاک
میں مطلوبہ دی پی فارم کے ساتھ (جو ڈاکخانوں سے مفت مل سکتا ہے)
پیش کرنی چاہئے۔ فارم کی خانہ بری فرسینڈہ کو روشناسی سے کرنی چاہئے
اور جس رقم کا دی پی بھیجنا چاہئے۔ یعنی جو رقم مکتوب ایہ سے فرسینڈہ کو منگوانی

ہو۔ اس کی فارم پر تحریر کر دینی چاہئے۔ اور اس بیان تحریری مندرجہ فارم پر
دستخط کر دینے چاہئیں۔ کہ شے مذکورہ مکتوب ایہ کی اجازت سے بھیجی جارہی
ہے۔ دی پی بیسے والے کوئی مرسلہ کے اوپر بھی حسب ذیل اندراجات
کرنے چاہئیں۔

(الف) اوپر کے بائیں ہاتھ کے کونہ میں۔ الفاظ۔ دی پی اور اس
کے بعد مندرجہ سوں اور غفلوں میں رقم مطلوبہ۔

(ب) نیچے کے بائیں ہاتھ کے کونہ میں۔ خود اپنا نام اور پورا پتہ۔

(دفعہ ۱۳۸)

دی پی کی حوالگی
بیس روپے تک کے مطالبہ کے دی پی مکتوب ایہ
کو اس کے گھر پر رقم مطلوبہ ادا کرنے پر حوالہ کے جاسکتے۔ اور جس دی پی کا مطالبہ
پچیس روپے سے زیادہ ہوگا۔ اس کی آمد کا اعلان مر ڈاکخانہ سے مکتوب ایہ
کو بھیجی جائیگا۔ اور اعلان نہ ہو کہ وہ بر دستخط کر کے پیش کرنے اور رقم مطلوبہ
ادا کرنے پر دی پی مکتوب ایہ کو ڈاکخانہ میں حوالہ کیا جائیگا۔

دی پی بیسے والے کو رقم کی ادائیگی
مکتوب ایہ سے دی پی کی
اس میں علاوہ اس رقم کے جو فرسینڈہ دی پی کو بھیجی جائے گی۔ نی آڈر کی فیس
بھی شامل ہوگی۔ جو اسی حساب سے دی جائیگی جس حساب سے مکتوب ایہ آڈروں
کی فیس دی جاتی ہے۔ مکتوب ایہ۔ سے رقم وصول ہونے پر وہ بذریعہ نی آڈر
فرسینڈہ کو بھیجی دیا جائے گی۔

ڈاکخانہ میں دی پی کا امانت کھولنا اور اس کا تالان
قیمت طلبہ کا مکتوب ایہ شے مذکور کے پیش کئے جانے یا اس کی آمد کا اعلان عامہ
موصول ہونے کی تاریخ سے سات دن کے اندر رقم مطلوبہ ادا کرنے دی پی
بھیجنا چاہئے۔ تاوقتیکہ وہ شے مذکور فرسینڈہ کو واپس کر دی جائیگی۔

لیکن اگر سات دن کے اندر مکتوب ایہ ڈاکخانہ میں تحریری درخواست
بھیج دیا۔ کہ شے مذکور کو پہلی میعاد امانت ختم ہونے کے بعد سات دن تک امانت
امانت رکھا جائے۔ اور درخواست میں اس کا بھی وعدہ کیا جائے۔ کہ شے
مذکور کے وصول کرنے کے وقت مکتوب ایہ واپس دے گا۔ حساب ان مزید نو ذیل
تالان ادا کر لیا جائے گا۔ شے مذکور مکتوب ایہ کی درخواست پر امانت رکھی جائیگی
تو مزید میعاد امانت منقضی ہونے تک شے مذکور فرسینڈہ کو واپس نہیں بھیجی جائیگی۔

(۲) جب کوئی قیمت طلبہ مکتوب ایہ کے وصول نہ کرنے پر فرسینڈہ کو
واپس لیا جائے تو فرسینڈہ کو اس کی رسید پر دستخط کرنے ہوں گے اور اگر مکتوب ایہ
کی بابت کوئی رقم شے مذکور سے مستحق واجب الادا ہوگی تو وہ بھی ادا کرنی ہوگی لیکن

آدم کا ایک نوٹس مع کوئین اور رسید کے پیچکر یہ درخواست کی جا چکی کہ وہ خود آکر ما
اے کسی مختار مجاز کو جس کے جس کو اس نے اپنی طرف سے دیکھا کرے کا تحریر کیا
دیا جو اسی آرڈر کی رقم وصول کرے۔ اس نوٹس کی مستحق وصول ہذا آرڈر کو لاہور پر
رسید دینا ہوگی۔ اگر مستحق وصول ہذا آرڈر نوٹس مذکور کو اس پر وصول یا بی رقم کے
دیکھا کرے اور اس رسید پر دیکھا کرے جو نوٹس مذکور کے ساتھ بھیجی جا چکی ہو تو وہ سب
کڑیگا۔ نوٹس آرڈر کی رقم کا غلط مذکورہ بالا میں کوئی غلطی نہ ہوگی (دفعہ ۲۵)

فرسید منی آرڈر رسید پانے کا مستحق ہے ہر منی آرڈر کے پیچھے والے نوٹس
اس شخص کی دستخطی رسید محض حاصل کرنے کا حق ہے جس کو منی آرڈر بھیجا جائے
اگر رسید مذکور کو پہنچے تو اسے دیکھا کر لکھنا چاہئے۔ رسید مذکور کو جو جائی صورت میں پوسٹ
ماٹر ہذا دستخطی سٹریٹنگٹ بلا سافٹ اسکویٹکا۔ اس کی تصدیق کے لئے کہ رقم منی آرڈر
مستحق وصول کو ادا ہو گئی ہے۔ (دفعہ ۲۶)

اگر مستحق وصول ناخواندہ ہو اگر جس کے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے وہ لکھا ہوا
میں اپنے انگوٹے کا نشان لگا کر نا پڑھیا اور غور سے دیکھا کرے پڑھنے (دفعہ ۲۶)

منی آرڈر کی دوبارہ ونگی اگر مستحق وصول اس مقام سے جہاں منی آرڈر بھیجا گیا ہے
اے کہ منی آرڈر غلطان مقام پر پہنچا جائے تو منی آرڈر کسی مفوضین کے تبدیل شدہ پتہ پر
بھیج دیا جائے گا۔ (دفعہ ۲۷)

فرسید کی سب سے تبدیلی اگر غلط شدہ منی آرڈر کے پیچھے والے نوٹس
جاسکیگا۔ درخواست کے ساتھ منی آرڈر کی رسید پیش کرنی ہوگی (دفعہ ۲۸)

مستحق وصول کے نام کی تبدیلی اگر غلط شدہ منی آرڈر کے پیچھے والے نوٹس
تھا۔ اس کی بجائے کسی دوسرے شخص کو منی آرڈر ادا کرانے۔ لیکن ایسی تحریری درخواست
پیش کرانے کی تھی جس میں اس کی تصدیق اس نے پہلے ادا کی ہے (دفعہ ۲۹)

اداگی روکی جاسکتی ہے اگر غلط شدہ منی آرڈر کا پیچھے والا منی آرڈر کی ونگی
فیس اس سے نہیں لی جائے گی البتہ اگر تار کے ذریعہ سے اداگی روکی جا چکی ہو تو تار کا خرچ
فرسید کو دینا پڑے گا۔

لیکن اگر فرسیدہ کی درخواست کے خلاف منی آرڈر تقسیم کر دیا جائے گا تو ادا کرانہ کسی
حالت میں اس کا نام دار نہ ہوگا۔ (دفعہ ۳۰)

مستحق وصول تہ ہوا اگر وہ شخص جسے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے لاپرواہ ہو کر منی آرڈر کی
اگر مستحق وصول تہ ہوا کہ رقم وصول کرنے سے انکار کرے تو رقم فوراً فرسیدہ کو واپس
کر دیا جائے گی۔ لیکن فیس منی آرڈر کی حالت میں واپس نہیں لے گی (دفعہ ۳۱)

غیر قابل تقسیم منی آرڈر اگر مستحق وصول کو کسی وجہ سے منی آرڈر ادا کیا جاسکے اور
فرسیدہ کو کسی اس کے لاپرواہ ہونے کی وجہ سے رقم مذکور
واپس نہ کی جاسکے تو منی آرڈر غیر قابل تقسیم قرار دیا جائے گا اور اس کی رقم سرکاری خزانہ
میں جمع ہو جائے گی۔ لیکن اگر مستحق وصول یا فرسیدہ یا منی آرڈر کی رقم سے ایک
مال کے اندر رقم مذکور کی ادائیگی کے لئے درخواست پیش کر دیا جائے تو اسے ڈاٹ افسیر کی
اجازت سے رقم مذکور اس کو ادا کر دی جائے گی (دفعہ ۳۲)

ہوائی ڈاک کے منی آرڈر

ہوائی ڈاک کے منی آرڈر کے لئے بھی وہی قواعد و شرائط ہیں جو اور مذکور ہوئے
سوائے اس کے کہ منی آرڈر کی کمیشن کے علاوہ اس منی آرڈر ہوائی ڈاک کا محصول
زائد دینا پڑتا ہے۔ اس منی آرڈر کے فارم پر یہ الفاظ "بذریعہ ہوائی ڈاک" نمایاں
لکھنے پڑتے ہیں۔

تار منی آرڈر

کن فنانسوں کے تار منی آرڈر جاسکتے ہیں جن ڈاکٹروں میں سے معمولی منی آرڈر
جاسکتے ہیں ان سے تار منی آرڈر بھی جاسکتے ہیں لیکن ان ڈاکٹروں کے منی آرڈر کے
تار منی آرڈر میں سے تار منی آرڈر ہے۔ تار منی آرڈر کے ذریعہ دے دے ڈاکٹروں میں سے تار منی آرڈر
ہوگا تو منی آرڈر تار منی آرڈر کی تار منی آرڈر کے ذریعہ دے دے ڈاکٹروں میں سے تار منی آرڈر
میں منی آرڈر کی ادائیگی ہوتی ہے وہاں تار منی آرڈر نہیں ہوگا تو منی آرڈر تار منی آرڈر کی تار منی آرڈر
تار منی آرڈر کے ذریعہ ڈاک مرسل الیکٹرونک بھیج دیا جائے گا۔

کتنی رقم جاسکتی ہے۔ ایک تار منی آرڈر کے ذریعہ سے کوئی ایسی رقم نہیں
بھیجی جاسکتی جو چھ سو روپے سے زائد ہو یا جس میں ایک واپس کی کسر شامل ہو۔
منی آرڈر کی فیس۔ تار منی آرڈر پر کمیشن تو دیا جاتا ہے جو معمولی منی آرڈر
پر لیا جاتا ہے لیکن اگر منی آرڈر اس پر تار کے ذریعہ سے بھیجا ہو تو اس پر تار کا
درجہ معمولی تار کا محصول بھی افغانی کے تعداد کے لحاظ سے لیا جاتا ہے اور تار
منی آرڈر مردو آئے زائد فیس کے بھی لئے جاتے ہیں۔

تار منی آرڈر بھیجے کا طریقہ۔ منی آرڈر بھیجے والے کو منی آرڈر کے معمولی فارم
کی روشنائی سے غلط پری کرے اس پر علی حرفوں میں اگر اس پر تار کے ذریعہ
سے بھیجا ہو تو بذریعہ تار اس پر اور معمولی تار کے ذریعہ سے بھیجا ہو تو بذریعہ
تار معمولی کے الفاظ لکھ دیتے جائیں اور اگر اسے مکتوب الیکٹرونک کے ذریعہ
ارسال منی آرڈر بذریعہ تار کے کچھ ادا کرنا ہو تو کوپن پر لکھ دینا چاہئے لیکن
اگر کوپن پر لکھنے ہوئے الفاظ کی تعداد تار کے مقررہ کم سے کم الفاظ کی تعداد
سے بڑھ جائے گی تو ان کا محصول تار کے مزید لفظوں کے محصول کے
حساب سے زائد دینا پڑے گا۔

اللہ ندرستی دینے والا ہے

اللہ شافی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا نے
ہر بیماری کی دوا پتہ رکھی ہے



طبی کھمپنی پوسٹ بکس ۱۴۶ دہلی سے ہر قسم کی مرکبہ دوا تیار کر سکتی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طبی کمپنی اور اس کی خصوصیات

طبی کمپنی بفضلہ تعالیٰ آٹھ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور اس کی مخصوص دوا میں پیران عظمیٰ برکت سے خلق خدا کو بے مدافع پہنچ رہی ہیں۔ پہلے اس کمپنی میں صرف متعدد دوائی کی تجربہ دوائی یا رپوٹی تھیں اور زیادہ تر وہی کمپنی کے معاوضہ کو بھیجی جاتی تھیں۔ لیکن اب دوا سازی کے شعبہ کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسی تمام دوائیں جن کے اجزاء قیمتی ہیں اور جو عام طور پر قابل اطمینان نہیں ہوتیں ان کو طبی کمپنی ہی کے دواخانہ میں تیار کیا جائے تاکہ جو حضرات محض طبی کمپنی کے اعتماد پر دوائیں منگاتے ہیں ان کو کسی شکایت کا موقع نہ ملے۔

طبی کمپنی معتمدہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ مدظلہ زادہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الہی نے اپنے ان لاکھوں مریدین و معتقدین کی آسانی کے لئے قائم فرمائی ہے جو حضرت ممدوح سے دعا کے ساتھ دوا کے بھی طالب ہوتے ہیں یا حضرت ممدوح کے درویش دہلی اور بیرونجات کے مشہور اہلباء کے تجربات منگوا کر لیتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ مدظلہ نے ہندوستان کے ان تمام مشہور طبیبوں اور ڈاکٹروں سے جن سے حضرت ممدوح کے ذاتی تعلقات ہیں۔ ان کے تجربات حاصل فرما کر طبی کمپنی کو عطا فرمادیئے ہیں۔ اور جن تجربہ داروں کے لئے یہ انتظام فرما دیا ہے کہ ان دواؤں کے فوائد و مہدین بطور خود دوائیں تیار کر کے طبی کمپنی کو عطا کر دیا کریں۔ چنانچہ لقمان الملک حضرت مولانا حکیم عبدالوہاب صاحب النصاری حوت حکیم نابینا صاحب مدظلہ صاحب حبیب خاص اعلیٰ حضرت شہر بارہ کن کے تقریباً تمام مشہور تجربات طبی کمپنی سے مل سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ حکیم صاحب قبلہ مدظلہ کی مشہور عالم روح الدرب گولیاں بھی جن کی ساری دنیا میں شہرت ہے۔ ہر وقت طبی کمپنی میں موجود رہتی ہیں۔

طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں

طبی کمپنی کے لئے جو مخصوص دوائیں انتخاب کی جاتی ہیں ان میں تین باتوں کا خصوصیت سے لحاظ رکھا جاتا ہے:-
(۱) صرف ایسی دوائیں لی جاتی ہیں جو زیادہ سے زیادہ مریضوں کے مزاج کے موافق آسکیں تاکہ وہ کم از کم شہتر اور آسانی فی صدی مفید ثابت ہوں اور کسی حالت میں نقصان نہ کریں۔

(۲) کسی دوا یا نسخہ کی محض ذہانی یا کتابی تعریف پر اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ بطور خود امتحان کر کے اس کا بخوبی اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ واقعی وہ دوا مفید ہے یا نہیں اور ہے تو کس حد تک۔

(۳) دوسرے دواخانوں کی طرح طبی کمپنی میں تعصب نہیں برتنا جاتا بلکہ جو دوا بھی کسی مرض کے لئے طبی کمپنی کے معیار کے مطابق زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے خواہ وہ یونانی ہو یا ڈاکٹری۔ ہومیو پیتھی کی ہو یا ویدک کی اس کو ملاتا ملے طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

اس لئے طبی کمپنی بجا طور پر یہ دعوے کر سکتی ہے کہ اس کی مخصوص دواؤں کے فوائد کا نہ صرف دوسری یونانی بلکہ ویدک ڈاکٹری

اور جو میوہ پیتھک دوائیں بھی بہت کم مقابلہ کر سکتی ہیں ۔

مسح الملک حکیم محمد اجمل خاں کے جدِ امجد حکیم محمد شریف خاں صاحب کی مشہور کتاب علاج الامراض

خاص نسخے

چونکہ معادین طبی کمپنی طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں کے علاوہ مشہور خانی حکماء دہلی (یعنی مسح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم اور حافظ الملک حکیم عبدالجسید خاں وحکیم واصل خاں وحکیم محمود خاں مرحوم) کے خاندانی تجربات بھی طبی کمپنی ہی کے ذریعہ طلب کیا کرتے ہیں اس لئے طبی کمپنی میں اب اس کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے کہ شریف خانی خاندان کے مشہور تجربات کے وہ خاص نسخے جو طب یونانی کی نہایت مشہور و مستند کتاب علاج الامراض میں درج ہیں اور جن کے اجزاء بہت قیمتی یا عسیر الحصول ہیں ان کو طبی کمپنی خود تیار کر کے اور سستے مرتبات دہی کے تجربہ کار اور معتبر دوا سازوں اور دوا خانوں سے تیار کر کے یا خرید کر معادین طبی کمپنی کو بھیج دیا کرے ۔ اس جدید انتظام کے بعد یہ ضروری تھا کہ شریف خانی تجربات کی مکمل نہرست بھی طبی کمپنی کی طرف سے شائع کی جائے ۔ چنانچہ مفصل نہرست ادویہ مرکبہ جو طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں کے بعد درج کی گئی ہے اس میں تمام مشہور اطباء دہلی کے مشہور تجربات کے افعال و خواص اور قیمتیں وغیرہ بھی درج کر دی گئی ہیں تاکہ معادین طبی کمپنی کو دوسرے دوا خانوں کی نہرستیں منگوانے اور دیکھنے کی زحمت نہ ہو اور ان کی تمام ضرورتوں کو طبی کمپنی پورا کر سکے ۔

بعض مشہور دواؤں کی قیمتی بلٹی کمپنی میں دوسرے نہرستوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں لیکن ان دواؤں کے تمام مصارف کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد ہر شخص اس نتیجہ پہنچ سکتا ہے کہ اگر وہ انہیں اپنے اصلی اور پورے اجزاء کے ساتھ تیار کی جائیں ، تو اس قیمت سے کم میں ہرگز فروخت نہیں ہو سکیں گی جو طبی کمپنی کی نہرست میں درج ہے ۔ اس لئے جو حضرات محض نام کی دوا نہیں بلکہ کام کی دوا چاہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ وہ طبی کمپنی پر اعتماد کریں ۔ اور یہ یقین رکھیں کہ طبی کمپنی ان سے ضرورت سے زیادہ نفع نہیں لے گی ۔

طبی مشورہ کا انتظام

معادین طبی کمپنی کو شکایت تھی اور سبب شکایت تھی کہ طبی کمپنی میں باہر کے مریضوں کو مفید اور صحیح طبی مشورہ دینے کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ۔ معادین کی اس شکایت کو بھی کمپنی نے اب رفع کر دیا ہے اور ایک نہایت لائق و تجربہ کار طبیب کو جو حصہ یک مسح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے اسٹاٹ میں رہ چکے ہیں اور علاج معالجہ کا بیس سالہ تجربہ رکھتے ہیں مستقل طور پر طبی کمپنی میں ملازم رکھ لیا گیا ہے ۔ جو حضرات امراض کبہہ و شدید میں مبتلا ہوں وہ اپنے مفصل حالات مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات کی شکل میں ایک آنے کے جوابی ٹکٹ کے ساتھ "مشیر طبی" - "طبی کمیٹی" - "طبی پوسٹ بکس نمبر ۱۶۶" کے نام بھیج دیا کریں ۔ انشاء اللہ ان کو بہت جلد نہایت مفید اور صحیح طبی مشورہ ارسال کر دیا جائے گا ۔ چونکہ طبی کمپنی کے مشیر طبی ایک نہایت محترم اور پارما طبیب ہیں اس لئے عورتیں بھی اپنے مفصل حالات اندرونی و بیرونی بلا تکلف ان کو لکھ کر بھیج سکتی ہیں ۔ "مشیر طبی" - "طبی کمیٹی" کے خطوط سوائے مشیر صاحب موصوف کے اور کوئی نہیں دیکھ سکے گا ۔

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کا خاص مشورہ

لقمان الملک حضرت حکیم نابینا صاحب برادر حقیقی جناب ڈاکٹر نثار احمد صاحب انصاری کے خصوصی تعلقات حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ سے ہیں ان کی بنا پر طبی کپنی کو یہ اعلان کرنے کا بھی فخر ہو سکتا ہے کہ اگر کسی خاص مریض کے متعلق حکیم صاحب قبلہ مدوح کے مشورہ کی ضرورت ہوگی تو انشاء اللہ طبی کپنی کے ذریعہ سے یہ مشورہ بھی بہ آسانی حاصل ہو جائیگا اور ایسے مریضوں کے لئے جو دائیں یا بائیں کی وہ حضرت لقمان الملک کے مشورہ ہی سے بھیجی جائیں گی۔ لیکن حضرت لقمان الملک کا مشورہ صرف انہی مریضوں کو حاصل ہو سکے گا جن کو "مشیر طبی - طبی کپنی" کے نزدیک واقعی اس مشورہ کی ضرورت ہوگی +

سوالات جن کا مفصل جواب مینا حصول مشورہ کے لئے ضروری ہے

مردوں کے لئے :- (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) عام جسمانی حالت کیسی ہے۔ وزن میں کمی ہو رہی ہے یا بیشی؟ (۴) حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی اور کس وقت؟ (۵) پیشاب۔ پینا کی کیا کیفیت ہے؟ (۶) بھوک۔ پیاس اور نیند کیسی ہے؟ (۷) آتشک یا سوزاک کی شکایت تو نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی ہے تو کیا اب بھی اُس کا کچھ اثر ہے؟ (۸) مجامعت میں بے اعتدالی غیر فطری حرکات کی عادت تو نہیں رہی۔ رہی تو کتنے عرصہ تک اور اب بھی موجود ہے یا نہیں؟ (۹) پیشاب سے پہلے یا بعد میں کوئی لیسہ یا رطوبت تو خارج نہیں ہوتی؟ (۱۰) کثرت احتلام اور رقت و شرمعت کی شکایت تو نہیں ہے اور ہے تو کس حد تک؟ (۱۱) کبھی لاغری وغیرہ کی کیا کیفیت ہے؟ (۱۲) شادی ہوئی ہے یا نہیں؟ بچے کتنے ہیں؟ (۱۳) مشاغل کیا ہیں؟ (۱۴) دوائیں اب تک کیا کیا استعمال کیں اور ان کا کیا نتیجہ رہا؟ (۱۵) ان کے علاوہ اگر اور کوئی بات قابل تحریر ہو تو وہ بھی وضاحت مگر اختصار کے ساتھ لکھیں +

عورتوں کے لئے :- (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) عام جسمانی حالت کیسی ہے۔ وزن میں کمی ہو رہی ہے یا بیشی؟ (۴) حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی اور کس وقت؟ (۵) پیشاب۔ پینا کی کیا کیفیت ہے؟ (۶) بھوک پیاس اور نیند کیسی ہے؟ (۷) شادی ہوئی ہے یا نہیں۔ حمل رہا ہے یا نہیں۔ رہا ہے تو بچہ وقت پر پیدا ہوا یا ممل ساقط ہو گیا؟ (۸) ماہواری اتام کی کیا کیفیت ہے۔ وقت پر ہوتے ہیں یا نہیں سکی یا زیادتی تو نہیں ہوئی؟ (۹) رحم سے رطوبت تو نہیں آتی۔ آتی ہے تو کس رنگ کی؟ (۱۰) شوہر کو گرمی کی بیماری تو نہیں ہوئی۔ اور مریضہ میں اُس کا کوئی اثر تو نہیں ہے؟ (۱۱) اگر اندرونی ورم وغیرہ کی شکایت ہے تو کسی ہوشیار دوائی کو دکھا کر اور اُس سے پوچھ کر اندرونی حالات لکھیں۔ (۱۲) دوائیں اب تک کیا کیا استعمال کیں اور ان کا کیا نتیجہ رہا؟ (۱۳) مندرجہ بالا حالات کے علاوہ اگر اور کوئی بات قابل تحریر ہو تو وہ بھی لکھیں +

بچوں کے لئے :- (۱) بچہ کی عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) بچہ دو دوہہ پیتا ہے یا پھڑا دیا گیا؟ (۴) دانت سب نکل آئے ہیں یا نہیں؟ (۵) پینا نہ دن میں کے مرتبہ ہوتا ہے اور کیا؟ (۶) پینا نہ میں کیڑے تو نہیں نکلتے؟ (۷) پیٹ میں اچھا رہ تو نہیں رہتا؟ (۸) پیشاب کرتے وقت بچہ روتا تو نہیں؟ (۹) اگر بچہ زیادہ روتا ہے تو کان یا پیٹ یا پیشانی کی طرف ہاتھ لے جاتا ہے اور کان یا پیٹ دبانے سے بلبلاتا ہے؟ (۱۰) کبھی مسان (أم الصبیان) یعنی ہاتھ پاؤں ایٹھنے کا دورہ تو نہیں پڑا؟ (۱۱) بخار یا حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی؟ (۱۲) اس کے علاوہ اور جو حالات قابل تحریر ہوں وہ بھی لکھے جائیں +

خریداروں کے فائدہ کا خاص خیال

یہ امتیاز غالباً تمام ہندوستان میں صرف بطی کپنی ہی کو حاصل ہے کہ وہ اپنے معاونین اور گاہکوں کے فائدہ کے مقابل میں اپنے نقصان کی پروا نہیں کرتی۔ چونکہ ڈاک خانہ کے وی۔ پی پارسلوں کی رجسٹری لازمی کر دی ہے اور رجسٹری کی فیس کم از کم تین آنے ہے اس لئے دوائیں وی۔ پی منگوانے والے خریداروں کو عام محصول کے علاوہ رجسٹری کے تین آنے بھی لازمی طور پر دینے پڑتے ہیں اور بعض اوقات آٹھ آنے کی دوا پردن اور بارہ آنے محصول کے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بطی کپنی نے یہ عام قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ دو روپے تک کی دواؤں کے پارسل کسی کو کپنی سے دی۔ پی نہیں بھیجے جاتے۔ بلکہ منی آرڈر کا فارم پارسلوں کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور فارم کی خانہ پڑی دفتر کپنی سے کر دی جاتی ہے تاکہ پارسل پہنچتے ہی بیجک سے دواؤں کی پرتال کر کے خریدار صاحبان فوراً قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ دو روپے سے زیادہ دواؤں کے لئے وی۔ پی نہ بھیجنے کی رعایت صرف ان معاونین بطی کپنی کے لئے ہے جو حضرت خواجہ صاحب قبلہ سے تعلق خصوصی رکھتے ہیں یا بطی کپنی کے پورانے گاہک ہیں اور اپنا اعتماد قائم کر چکے ہیں۔ آئندہ بھی جو حضرات وقت پر قیمتیں ادا فرما کر اعتماد قائم کر لیں گے وہ بھی اس رعایت کے مستحق ہو جائیں گے۔ زیادہ قیمت کی دواؤں کے پارسلوں کا چونکہ راستہ میں تلف ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے ان کے پارسلوں کو محبوزاً وی۔ پی بھیجا دیتا ہے۔ اور چونکہ بعض صاحبان بذریعہ ریل دوائیں منگوا کر بلٹی واپس کر دیتے ہیں اور اس سے کپنی کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے بذریعہ ریل دوائیں منگوانے والوں کے لئے جو تھائی یا نصف قیمت پیشگی بھیجنے کی بھی شرط ہے۔

خریداروں کے فائدہ کا دوسرا خاص خیال بطی کپنی میں یہ رکھا جاتا ہے کہ ماشہ دو ماشہ کی زیادتی کی وجہ سے تو آٹھ ڈاک خانہ کے مطابق جو ۲۰ تولہ یا پاؤں کا زائد محصول دینا پڑ جاتا ہے اس سے حتی الامکان خریداروں کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور دوائیں صرف اتنی مقدار میں بھیجی جاتی ہیں کہ ان کی شیشی بیکس اور پیکنگ وغیرہ کا مجموعی محصول وزن میں ماشہ دو ماشہ یا تولہ دو تولہ کی زیادتی کی وجہ سے بہت زیادہ نہ بڑھ جائے اور خریداروں کو گراں نہ گزرے۔

بطی کپنی کی ایجنسیاں

بطی کپنی کی مخصوص دواؤں کی ایجنسی بہت آسان شرائط پر ان تمام متبر و مستعد لوگوں کو دی جاسکتی ہے جو قیمت پیشگی بھیج سکیں اور دواؤں کی اشاعت و فروخت میں پوری سرگرمی سے کوشش کریں۔ اس وقت تک جو ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں ان کے نام اور پتے درج ہیں:-

- ۱۔ غلام نظام الدین صاحب بدیمی قریشی نظامی۔ ایڈیٹر اخبار دین۔ احمد آباد۔ گجرات (سول ایجنٹ برائے ممبئی و گجرات)
- ۲۔ محمود احمد صاحب نظامی۔ بذریعہ ٹی سنڈکیٹ۔ بازار نواب سالار جنگ بہادر چیدر آباد وکن۔
- ۳۔ محمد اسراریل خاں صاحب نظامی۔ کلاتھمر جنٹ۔ آدرہ۔ بی۔ این۔ آر۔
- ۴۔ حافظ دادامیاں صاحب نظامی۔ ادھونی۔ ضلع بلہاری (مدراں)
- ۵۔ جلال عبدالرحیم صاحب نظامی۔ دکاندار۔ متصل سول ہسپتال۔ ادھونی۔ بلہاری (مدراں)
- ۶۔ محمد عثمان صاحب اجیری۔ بیلور مارٹ۔ ہوڑہ۔
- ۷۔ ٹی۔ عبدالغفور صاحب لہے۔ کھڑا بازار۔ جامع مسجد۔ بلنگام۔
- ۸۔ ڈاکٹر علی احمد خاں صاحب۔ شفا خانہ ہومیوپیتک۔ کالکا۔ ضلع انبار۔
- ۹۔ حافظ احمد حسین صاحب عطار۔ منڈی شوپوری۔ سہارن پور۔

- ۱۰۔ محمد عبدالحکیم صاحب - اعطاء جامع مسجد - ہرودوئی - یو۔ پی۔
- ۱۱۔ یونانی فیض عام فارمیسی - نمبر انٹا پلائی اسٹریٹ - جی۔ ٹی مدراس -
- ۱۲۔ حکیم شہار احمد خاں صاحب - منڈی شو پوری - سہارن پور -
- ۱۳۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم رفیع الدین صاحب - لہریہ سرائے - ضلع دربھنگہ -
- ۱۴۔ نیجر صاحب حسین اسٹورس جنرل مریچنٹ - نمبر ۲۶ جیل پور کیپ -
- ۱۵۔ بھائی سو بھاسنگھ صاحب حکیم - گو جہر خان - ضلع راولپنڈی -
- ۱۶۔ اے۔ ال احمد صاحب - مالک گرانڈ فارمیسی - مغل اسٹریٹ - رنگون -
- ۱۷۔ سر زبیر احسان اینڈ کو۔ چاندنی چوک - قریب فتحپوری - دہلی (سول اینجٹ برائے دہلی)۔

ممالک غیر

حکیم محمد طفیل خاں صاحب - پوسٹل پنشنز - ممبائیس - مشرقی افریقہ -
 اے۔ ایم خاں صاحب نظامی - خان اسٹورس - انگلینڈ - ناٹال - جنوبی افریقہ -
 ایس۔ ایم سلیم صاحب پیر قاضی برکت علی صاحب نظامی - پوسٹ بکس نمبر ۳۳۰ - ممبائی - یوگنڈا - کینیا کوئونی -
 جن مقامات میں ملتی کمپنی کی کمپنیاں قائم ہو چکی ہیں یا آئندہ قائم ہوں وہاں کے باشندوں کو ملتی کمپنی کی مخصوص دوائیں دہیے کمپنیوں
 سے خریدنے میں کفایت رہے گی - براہ راست منگوانے میں محصول کی زیر باری ہوگی -

فرمایش بھیجنے سے پہلے ان ہدایات کو ضرور پڑھ لیجئے

۱۔ ڈاکخانہ کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ دسترس سیر کا پارسل جاسکتا ہے جبکہ محصول آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے ہوتا ہے۔
 اس کے زائد وزن کی دوائیں بذریعہ ریل بھیجی جائیں گی یا اگر ریل کے ذریعے سے نہیں جاسکیں گی تو دسترس دس سیر کے کئی پارسل بنادینے
 جائیں گے تاکہ ڈاک سے جاسکیں -

۲۔ بعض اصحاب ریل کے ذریعہ سے دوائیں منگوا کر ملٹی واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے ریل کے ذریعہ سے پارسل بغیر نصف
 قیمت پیشگی وصول ہونے نہیں بھیجا جائے گا -

۳۔ ملتی کمپنی کا یہ اصول ہے کہ وہ ڈو روپیہ اور اس سے کم قیمت کی دوائیں دی - پی نہیں بھیجتی تاکہ خریداروں پر
 محصول کا زیادہ بار نہ پڑے بلکہ پارسلوں کے ساتھ منی آرڈر فارم رکھ دیا جاتا ہے - اور خریداروں سے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ
 پارسل پہنچتے ہی اسکی قیمت معہ محصول روانہ کر دیں گے - جو اصحاب پارسل وصول کر کے خاموش ہو جاتے ہیں اور قیمت نہیں بھیجتے
 آئندہ ان کی کسی فرمایش کی بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے تمیل نہیں کی جاتی -

۴۔ ملتی کمپنی کے معاونین خصوصی اور پرانے گاہکوں کے ساتھ یہ خاص رعایت ہے کہ انہیں دس روپے تک کی دوائیں بھی
 دی - پی نہیں بھیجی جاتیں -

۵۔ دوائیں کمپنی کے دفتر سے نہایت احتیاط کے ساتھ پارسلوں میں بند کر کے روانہ کی جاتی ہیں اس لئے اگر ڈاکخانہ
 کی بے احتیاطی سے راستہ میں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو ان کی کمپنی ذمہ دار نہیں ہے -

۶۔ خطوں پر پستہ بہت صاف اور محفوظ لکھنا چاہئے - اور دوائیں ریل کے ذریعہ منگوانی ہوں تو قریب ترین ریلوے
 اسٹیشن کا نام بھی خط میں ضرور لکھ دینا چاہئے -

۷۔ پارسلوں کا محصول ڈاک و ریل اور پیکنگ کا خرچ ہر حالت میں بذمہ خریدار ان ہوگا - اور جو صاحب پارسل

مٹکا کر دیں گے تو وہ محصول ڈاک وریل دہر جانہ دیوے وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہوں گے۔
۸۔ دہلی میں سیراستی تولہ کا اور تولہ ایک۔ روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔

۹۔ تمام فرمائشوں کی تعمیل روزانہ یا دو سر روز کر دی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات دوائتیا رنہ ہونے یا تازہ دوائتیا کر کے بھیجنے کی وجہ سے تعمیل میں دو چار روز کی دیر ہو جاتی ہے اس لئے کم از کم ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد کمپنی کو یاد دہانی کرنی چاہئے +

طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں

جو تجربہ سے ستر اور استی فیصدی مفید ثابت ہوئی ہیں

فہرست دوائیں جو تجربہ سے ستر اور استی فیصدی مفید ثابت ہوئی ہیں

استعمال سے بہت نفع ہوا ہے اور مفلوج اعضا دیکھ راسلی حالت پر آگئے ہیں۔

بڑا پے۔ طویل بیماری یا اور کسی وجہ سے اگر نظام عصبی میں فرق آگیا ہو اور بدن کے پچھے کمزور اور سست ہو گئے ہوں تو اس تیل کی روزانہ جسم پر مالش کرنے سے نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اصلی معنی میں شباب کا اعادہ نظر آنے لگتا ہے۔

دماغ کی کمزوری اور سر کے بالوں کے جھڑنے کے لئے بھی یہ تیل نہایت مفید ہے۔ اور بے خوابی کی شکایت بھی اس سے جلد رفع ہو جاتی ہے۔

یہ سب فائدے طبی کمپنی کی مبالغہ آمیز تصنیف نہیں ہیں بلکہ ہزار ہا ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ اور پارسیوں نے تجربہ کے بعد یہ سب حالات اور فائدے کمپنی کو لکھ کر بھیجے ہیں جن کی دستخطی تصویریں کمپنی کے دفتر میں موجود ہیں۔ ہر مرض کے لئے مفصل ترکیب استعمال کا پرچہ تیل کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

قیمت ۵ تولہ یا ۲ اونس کی شیشی کی ایک روپیہ (عدہ)

نمبر ۱ فاسفورس کا تیل

یہ تیل ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ افغانستان۔ ایران۔ ممالک عربیہ اور مشرقی و جنوبی افریقہ تک میں مشہور ہے۔ گھٹیا کے تمام درروں خصوصاً کمزوروں کے درد کے لئے اکسیر ہے۔ بچوں کے سوکھے کے مرض کے لئے نہایت عجیب الاثر ثابت ہوا ہے۔ جو بچے ٹانگوں کی کمزوری کے سبب چل پھرنے سے روکنا یا چلنے میں جن ٹانگوں کی کانپتی ہوں۔ ان کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ دائمی قبض کی شکایت اس تیل کی باقاعدہ مالش سے چند روز میں جاتی رہتی ہے۔ نیموتیا اور پسلی کے درد کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

جو لوگ بے اعتدالیوں یا غیر فطری حرکتوں کی وجہ سے اپنی مردانہ قوتوں کو کمزور کر چکے ہیں ان کی قوتوں کے واپس لانے میں یہ تیل نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ فوراً جلد کے اندر جذب ہو کر اعصاب میں برقی قوت پیدا کر دیتا ہے۔ اور چند روز کے اندر کمزوری وغیرہ کی تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں۔

فالج اور لقوہ کے پڑنے میں اس تیل کے

نمبر ۲ شربت فاسفورس

جس طرح بیرونی استعمال کے لئے فاسفورس کاتیل طبی کینی کی خاص دوا ہے اسی طرح اندرونی استعمال کے لئے شربت فاسفورس طبی کینی کی خاص چیز ہے۔ یہ شربت مشہور مستند حکیموں اور ڈاکٹروں کے مشورہ سے تیار کرایا گیا ہے۔ نہایت لذیذ ہے۔ خوشبودار ہے اور صحت ہے۔ گرمی۔ سردی اور ہر موسم کی شدت کے وقت استعمال کیا جائے تو فوراً طبیعت کی کوفت اور ٹھکن دور ہو جاتی ہے۔

آدمی میں جقدر زندہ دلی۔ خوش طبعی اور بولہ و اُمنگ پائی جاتی ہے وہ سب فاسفورس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب کسی جسم میں فاسفورس کا جزو کم ہو جاتا ہے تو اس کی شگفتگی جاتی رہتی ہے اور طرح طرح کی بیماریاں ستانے لگتی ہیں۔ ایسے ہی مردانہ قوت کا معاملہ ہے کہ یہ بھی اعصاب کے قدرتی فاسفورس سے پیدا ہوتی ہے۔ غذا کے ہضم سے خون بنتا ہے اور خون کے جوہر سے فاسفورس تیار ہوتا ہے جو ہڈیوں اور پٹھوں کے اندر حرکت اور قوت پیدا کرتا ہے۔ اور پھر اس سے مردانہ قوتوں میں تحریک ہوتی ہے۔

شربت فاسفورس میں فاسفورس کی مناسب مقدار ایسی کیمیاوی ترکیب سے حل کی گئی ہے کہ جسم میں داخل ہوتے ہی دل و دماغ کے اعصاب اس کو فوراً جذب کر لیتے ہیں اس لئے جو کمزوریاں فاسفورس کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں وہ شربت فاسفورس کے استعمال سے چند ہی روز میں جاتی رہتی ہیں اور انسان کو سچی صحت کا لطف آنے لگتا ہے۔

اس شربت کے استعمال سے کمزور بچے اور کمزور عورتیں بھی توانا۔ چونچال۔ اور شگفتہ ہو سکتی ہیں خصوصاً بیماری سے اُٹھے ہوئے کمزوروں کے لئے تو یہ شربت اکسیر کا کام دیتا ہے۔

قیمت ایک بوتل کی جسمیں بارہ خوراک شربت ہوتا ہے۔ دو روپیہ (عطار)

نمبر ۳۔ فیلن کاسٹ

جو لوگ ہڈیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی مردانہ قوتوں کو برباد اور اپنی صحت کا ستیاناس کر چکے ہیں ان کے لئے طبی کینی نے تین دواؤں کا یہ سٹ تیار کیا ہے۔ جس میں ایک دوا فیلن ہے جو لقمان الملک حکیم نابینا صاحب سابق معالج خاص حضور نظام دکن کی عطیہ ہے اور تاثیر کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ دوسری دوا منوین ہے۔ اور تیسری دوا جرمنی ٹیل۔ ان تینوں دواؤں کے سٹ کی کیفیت شان کرنے کے قابل نہیں ہے۔ خط کے ذریعہ بھیج دی جاتی ہے۔ ہزاروں خطوط فیلن کے سٹ کے فوائد کی تصدیق میں آچکے ہیں اور آ رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان میں مردانہ کمزوریوں اور خرابیوں کا اس سے بہتر علاج نہیں ہے۔

مکمل سٹ کی قیمت عام فائدہ کے خیال سے صحت بچا کر دی گئی ہے۔ لوگوں کو ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو اس سٹ سے علاج ہو جاتا ہے۔

جرمنی ٹیل

یہ ایک طلا ہے جو فیلن کے سٹ کے ساتھ بھی بھیجا جاتا ہے اور علیحدہ بھی فروخت ہوتا ہے۔ اس تیل کی ایک ہی شیشی چند روز میں اعصاب کی سستی اور افسردگی کو دور کر دیتی ہے۔ اس سے نہ موزن ہوتی ہے نہ اُپاڑ۔ رات کو سوتے وقت استعمال کر لینا کافی ہے۔ اب تک جس قدر طلا طبی کینی نے تیار کئے یا طبی کینی کے خریداروں کے تجربہ میں آئے ہیں جرمنی ٹیل ان سب سے زیادہ مقوی اور موثر ثابت ہوا ہے۔ بعض مستور خریداروں کی تحریریں موجود ہیں جنہیں اسکی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ اس وقت کوئی طلا کسی دوا خانہ کا طبی کینی کے جرمنی ٹیل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

فالج اور لقمہ کے بڑانے مریضوں کے لئے بھی اس تیل کی ماسش بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عطار)

نمبر ۶ سفوف جماؤ

یہ سفوف اعتلا م اور جریان کے مرض کی سب سے زیادہ
سستی اور جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ چالیس دن برابر
استعمال کرنے سے تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں اور
مردانہ قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔
قیمت چالیس خوراک کی عدد

نمبر ۷ معجون چراغ دہلی

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے اس نسخہ سے
بنائی گئی ہے جو انہوں نے اپنے مرید سلطان فیروز شاہ
تغلق کو عطا فرمایا تھا۔ یہ معجون تمام اعضا، رئیسہ کو
قوت پہنچاتی ہے۔ کل امراض بلغمی سے بچاتی ہے۔ اس
کے استعمال سے بوڑھوں میں جوانی کی سی اُمنگ
اور زندگی پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض مریضوں
کے قبل از وقت سفید ہو جانے والے بال بھی اس کے
استعمال سے سیاہ ہو گئے ہیں۔
تیس خوراک کی قیمت عدد

نمبر ۸ شربت نمبید

خلیفہ ہادوں رشید عباسی کے پینے کی مشہور نمبید
کے خاص نسخہ سے بنائی ہوئی۔ اس میں سونے کا کشتہ
ہے۔ فولاد ہے۔ مشک ہے۔ عطر ہے۔ عرق انگور ہے۔
عرق انار ہے۔ جہتی ہے۔ پالک ہے۔ یہ دماغ، دل اور
اعصاب کے لئے بہت مفید ہے۔ مردانہ قوت بڑھاتی
اور عورتوں اور بچوں کو طاقتور بناتی ہے۔
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عدد)

نمبر ۹ خوش ایام گولیاں

عورتوں کے ماہواری ایام کی خرابی کی خاص دوا ہے۔
اس کو زمانہ یز بھی کہتے ہیں۔ ایام بند ہوں یا بے قاعدہ
ہوں یا کم آتے ہوں تو یہ گولیاں ہر حال میں فائدہ
دینا لگیں۔ چالیس برس سے چل رہی ہیں۔ ایک لاکھ خوراک

سے زائد اس سے فائدہ اٹھا چکی ہیں اور اٹھارہ ہی ہیں۔
ترکیب استعمال اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوا کے ساتھ
بھیجا جائے گا۔

قیمت بیس دن کی خوراک کی ایک روپیہ (عدد)

نمبر ۱۰ مقوی عظم کیسپول

یہ ڈاکٹری اور ہونانی دواؤں کا ایک نوا ایجاد مرکب ہے۔
جس سے قوت باہ میں بہت ترقی ہوتی ہے۔ اس میں شکر
کا جز بھی ہے اس لئے احتیاط سے استعمال کیا جاتا ہے۔
ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ساتھ بھیجا جائے گا۔
قیمت بارہ دن کی خوراک کی تین روپے (تسے)

نمبر ۱۱ روح الذہب گولیاں

یہ گولیاں لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کی بنائی ہوئی
ہیں اور سوائے حکیم صاحب کے اور کسی جگہ نہیں ملتیں۔ مگر
حکیم صاحب نے صرف طبیبی کپنی کو اجازت دی ہے کہ وہ ان
سے حاصل کر کے یہ گولیاں اسی قیمت پر فروخت کر سکتی
ہے جس قیمت پر حکیم صاحب فروخت کرتے ہیں۔
یہ گولیاں نہایت مقوی باہ و مقوی اعضا کے رعبہ میں
اور ان کا نفع عارضی نہیں بلکہ مستقل اور درپا ہوتا ہے۔
قیمت پانچ گولیوں کی شیشی پانچ روپے (عدد)

نمبر ۱۲ روح الارواح (سونے کا کشتہ)

بوٹیوں سے بچکا ہوا سونے کا کشتہ ہے جو طبیبی کپنی میں نہایت
کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ اور اعضا و رئیسہ کے لئے عجیب
مقوی ہے۔

قیمت سات خوراک کے سات کیسپول کی دو روپے (عدد)

نمبر ۱۳ روح پرور (چاندی کا کشتہ)

یہ بھی بوٹیوں کے ذریعہ سے بھونکا جاتا ہے۔ قلب اور دماغ کی قوت
و فرحت کے لئے عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر کی حرارت بھی
دور کرتا ہے، درخالص خون پیدا کرتا ہے۔
قیمت بارہ خوراک کی ڈیڑھ روپیہ (عدد)

نمبر ۱۳ ارسطو کا چورن

سج الملک حکیم محمد اجل خاں صاحب کے جد اعظم حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور کتاب علاج الامراض میں جو نسخہ حکیم ارسطو کا درج ہے اس کے بموجب ٹھیک اجزاء کے موافق طبی کینی نے یہ چورن تیار کیا ہے۔
معدہ اور جگر کے اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔ جھوک بڑھاتا ہے۔ ہضم کی قوت کو ترقی دیتا ہے۔ قبض دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸)

نمبر ۱۴ معدہ نواز کیپول

طبی کینی کی نہایت مفید ایجاد ہیں۔ ہزاروں آدمی روزانہ استعمال کرتے ہیں اور سب کو فائدہ ہوتا ہے۔
معدہ کے لئے اکسیر ہیں۔ کھانے کے بعد ایک کیپول پانی کے ساتھ نگل لیا جاتا ہے۔

قیمت بارہ کیپولوں کی بارہ آنے (۱۲)

نمبر ۱۵ شفا فی

یہ دہی دوا ہے جو ہندوستان میں اکثر جگہ مختلف ناموں سے فروخت ہو رہی ہے۔ طبی کینی میں بھی یہ دوا کثیر النفع ہونے کی وجہ سے تیار کی جاتی ہے مگر کفایت اور مستانچنے کے خیال سے اصلی نسخہ کے اجزاء میں کثرت اور کمی بیشی نہیں کی جاتی اس لئے اصل نسخہ میں جتنے فوائد ہیں وہ سب طبی کینی کی شفا فی میں موجود ہیں اور قیمت بھی نسبتاً کم ہے۔

شفا فی ہیفہ۔ طاعون۔ استسقاء۔ آنتوں میں۔
ذیابیطس۔ میچا دی بنجار۔ موتھی بنجار۔ انفلا انزا۔ ضعف۔
معدہ۔ دست چپش۔ جگر کی خرابی۔ ضعف دماغ۔
نزہ۔ بکام۔ برص (کوڑھ)۔ دل کی دھڑکن۔ نمونیا۔
بدن جل جانے یا کڑھ جانے۔ بھر۔ سانپ۔ بچھو یا اور۔
کوئی زہریلا جانور کاٹے۔ دانت کا درد۔ تھک سے بدلتا۔
گڑبہ اور شہاز کا درد۔ بھگہ کا درد۔ سپلی کا درد اور سرسام وغیرہ کے لئے

شفا فی کا استعمال مختلف ترکیبوں سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

سفر و حضر میں ہر وقت پاس رکھنے کی چیز ہے۔

قیمت شیشی کلاں عطر درمیانی ۱۰۔ خورد ۶۔

نمبر ۱۶ طلسمی کیپول

یہ کیپول ڈاکٹری اصول سے تیار کئے گئے ہیں۔ ہیفہ۔ اسہال اور بچیش کے لئے مفید ہیں۔ طیریا کے زہر کو دور کرتے ہیں۔ جگر کی حرارت اور یرقان اور گردہ کی خرابی اور خون کی کمی وغیرہ امراض کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئے ہیں۔

قیمت بارہ کیپول کی شیشی ایک روپیہ (۱۶)

نمبر ۱۷ بچش کی گولیاں

بچش نئی ہو یا پرانی۔ تین گولیوں کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ یونانی دوا ہے اور ایسی مؤثر اور مفید ہے کہ ڈاکٹر اس کے فوائد و اثر پر تعجب کرتے ہیں۔ ہر قسم کی نئی اور پرانی بچش تین گولیوں کے استعمال سے لازمی طور پر جانی رہتی ہے۔

قیمت تین گولی چھ آنے (۶)

نمبر ۱۸ قبض کشا

دماغی کام کرنے والے عموماً سب ہی قبض میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن قبض کشا دواؤں کا بار بار استعمال کرنا آنتوں اور معدہ کو خراب کر دیتا ہے اس واسطے طبی کینی نے ایک ایسی قبض کشا دوا ایجاد کی ہے جو آٹھ دن میں صرف ایک دفعہ رات کو سوتے وقت استعمال کر لی جائے تو صبح اچھا صاف ہو جاتی ہے اور پھر آٹھ روز تک دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ دوا معدہ اور آنتوں کو کمزور نہیں ہونے دیتی۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی آٹھ آنے (۸)

نمبر ۱۹ روح معدہ

یہ ایک ڈاکٹری دوا ہے۔ معدہ اور جگر اور بواسیر کے

نمبر ۲۵ دانتوں کی دوا

ایک تولہ دوا ایک گلاس پانی میں گھول کر کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد گلیاں شیخے۔ دانتوں کی اور مسوڑوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ اگر منجن کی طرح ہر کھانے سے پہلے دانتوں اور مسوڑوں پر اس کو ملا جائے اور پھر گلی کر لی جائے تب بھی اس دوا کا بہت فائدہ ہوگا۔

نزلہ زکام کی حالت میں ایک تولہ دوا ایک گلاس پانی میں ملا کر غارے کیجئے اور ناک کے اندر کا حصہ بھی اس پانی سے صاف کیجئے۔ روزانہ استعمال رہے تو نزلہ جاتا رہے گا اور دانت مضبوط ہو جائیں گے۔

قیمت پانچ تولہ کی شیشی چار آنے (۴۲)

نمبر ۲۶ گلی غارہ

یہ دوا زکام کے لئے اور مرض بائیریا کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر کھانے سے پہلے اور ہر کھانے کے بعد گلیاں کی جائیں گی تو بائیریا نہیں رہے گا اور اگر ہوگا تو جاتا رہے گا۔ منجن کی طرح اس کو دانتوں پر بھی مل سکتے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ (۷۷)

نمبر ۲۷ طبی سرمہ

یہ سرمہ طبی کمپنی نے خاص اہتمام سے تیار کیا ہے۔ آنکھوں کی ہر تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ بینائی میں ترقی دیتا ہے۔ تندرست لوگ استعمال کریں تو آنکھوں کی ہر تکلیف محفوظ رہتے ہیں اور بینائی بڑھ جاتی ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (۷۷)

نمبر ۲۸ ملٹری خضاب

ملٹری کمپنی دہلی کا وہ مشہور خضاب ہے جو اپنی خوبی اور راز فانی کے سبب ہر جگہ مقبول ہے اور آج کل کے ہر خضاب سے اچھا مانا گیا ہے۔

قیمت ایک شیشی مع برش

چھ آنے (۶۶)

لئے بہت مفید ہے اور بہت زیادہ بکنتی ہے قیمت دس خوراک کی شیشی۔ پانچ آنے (۵۷)

نمبر ۲۹ ہاضمہ کی دوا

یہ ایک شربت ہے جو کلیسم یعنی چوڑے پانی سے بنایا جاتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کا ہاضمہ درست کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ بچے خوشی خوشی استعمال کرتے ہیں۔

قیمت ایک شیشی آٹھ آنے (۸۷)

نمبر ۳۰ طلسمی ٹکیاں

جسم کے کسی حصہ میں کیسا ہی درد ہو۔ ایک ٹکیہ پانی کے ساتھ حلق سے اتار لیجئے۔ پانچ منٹ میں درد جاتا رہے گا۔

بہتیں ٹکیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ (۷۷)

نمبر ۳۱ فقیر کی چٹکی

یہ دوا بھی ہر قسم کے درد کو پانچ منٹ میں دور کر دیتی ہے اور سخت سے سخت بخار کو پانچ منٹ میں ہلکا کر دیتی ہے۔ بارہ خوراک کے بارہ کیپسول قیمت بارہ آنے (۱۲)

نمبر ۳۲ بچوں کی غذا

یہ مزیدار شربت دودھ پیتے بچوں سے لیکر بارہ سال تک کی عمر کے بچوں تک کو دیا جاسکتا ہے۔ مقوی ہے۔ بچوں کا وزن بڑھاتا ہے۔ چہرہ سرخ کرتا ہے۔ اعصاب کو مضبوط اور جسم کو موٹا کرتا ہے۔ دودھ پیتے بچے خوشی خوشی پی لیتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی آٹھ آنے (۸)

بچوں کے گھر میں یہ شربت اکٹھا منگوا لینا چاہئے۔

نمبر ۳۳ مقوی دوا

جوان کے مرض کی یہ بھی ایک نہایت سستی اور جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ مردانہ قوت کو بھی بڑھاتی ہے بیکڑوں روپے کی مچھونوں اور یا قوتوں کا سا فائدہ کرتی ہے۔

روہنتہ کی چودہ خوراک قیمت آٹھ آنے (۸)

نمبر ۲۰ کپڑہ ماریٹیل

اس کو اگر سوتے وقت ہاتھ پاؤں - چہرہ اور بدن کے دوسرے کھلے ہوئے حصوں پر مل لیا جائے تو پتھر نہیں ستاتے - اور اگر سوتے وقت کپڑوں پر اور بستر پر بھی عطر کی طرح مل لیا جائے تو ببتو اور کھٹل وغیرہ سے بھی امن رہتا ہے - مکھیاں بھی اس تیل کی خوشبو سے پاس نہیں آتیں اور جہاں اس تیل کو چھڑک دیا جاتا ہے وہاں مکھیاں جمع نہیں ہوتیں - اس تیل کا دھبہ مقوڑی دیر میں کپڑے سے خود بخود دور ہو جاتا ہے - یعنی اس کی چکنائی جلد گھٹنے سے زیادہ نہیں رہتی -

قیمت فی شیشی ۴۲ محمول ۲۰

نمبر ۳۰ دماغ کی غذا

یہ سرمیں ملنے کا خوشبودار تیل ہے جو اصلی روغن بادام - اصلی روغن کا ہوا اور فاسفورس وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے - ڈاکٹر حکیم اور دیتینوں کا اس پر اتفاق ہے کہ دماغی کمزوری کے لئے بادام - کاہو - اور فاسفورس بہت زیادہ مفید ہیں - اس تیل میں خاص خوبی یہ ہے کہ بادام اور کاہو کے مقوی اجزاء کو دماغی اعصاب فاسفورس کے ذریعہ سے بہت جلد کھینچ لیتے ہیں اور خود فاسفورس جی اعصاب کے لئے نہایت مقوی ہے -

اس تیل کا نام دماغ کی غذا بالکل صحیح رکھا گیا ہے کیونکہ اس تیل کے تینوں جزو دماغ کی سن بھاتی غذا ہیں جن کے استعمال سے دماغ غیر معمولی طور پر قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے -

قیمت ایک شیشی ڈیڑھ روپیہ (پھر)

نمبر ۳۱ فاسفورک کریم

یہ لوگ اعصاب کی قوت کے لئے فاسفورس کا تیل تمام بدن پر است کرتے ہیں ان کو تیل ملنے میں دشواری

ہوتی تھی ان کی آسانی کے لئے طبی کمپنی نے فاسفورک کریم تیار کر دی ہے جس میں اتنا ہی فاسفورس ہے جتنا دواؤں کی شیشی میں ہوتا ہے اور قیمت میں صرف چار آنہ کا اضافہ کیا گیا ہے -

قیمت ایک روپیہ چار آنے (پھر)

نمبر ۳۲ حیاتین - وق اور سل کا حکمی علاج

طبی کمپنی وق اور سل جیٹ مہلک امراض کا مؤثر علاج معلوم کرنے کے لئے عرصہ دراز سے جستجو کر رہی تھی - جب اس ضرورت کا اظہار لقمان الملک حکیم نابینا صاحب نے کیا گیا تو حکیم صاحب نے وق اور سل کی دوا کا ایک ایسا عجیب الاثر نسخہ کمپنی کو مرحمت فرمایا جو یورپ کے بڑے بڑے مشہور ڈاکٹروں کی اس تحقیقات اور ان اصول علاج کے بالکل مطابق ہے جنہوں نے یورپین حکومتوں کی سرپرستی میں بڑی بڑی کمیٹیاں بنا کر ان مہلک امراض کی بابت تحقیقات کی ہے - لقمان الملک کے نسخہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز ڈاکٹروں کو اتنے عرصہ کے بعد معلوم ہوئی ہے وہ یونانی اطباء کو بہت پہلے سے معلوم تھی -

لقمان الملک کے اس نسخہ میں سونے اور جواہرات کے گٹھے اور مفرح و مقوی قلب اجزاء اور خون صاف کرنے اور دوران خون کو اعتدال پر لانے والی دوائیں ہیں - اور ہیمیڈرہ جیسے نازک عضو کے زخم کو مندمل کرنے اور اسکی نالیوں کو وق اور سل کے جرآنیم سے صاف کرنے اور بنجم کو دیر کرنے کے اجزاء بھی شامل ہیں - اور یہ ترکیب اس اصول علان کے بالکل مطابق ہے جو یورپ کے ڈاکٹروں نے اس مرض کے لئے تجویز کیا ہے -

حکیم لقمان الملک نے ارشاد فرمایا کہ وق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں اس دوا سے سو فیصدی فائدہ ہوگا لیکن جب تیسرا درجہ شروع ہو جائے اور مریض کو دست آنے لگیں تو یہ دوا کارگر نہیں ہوگی -

جو لوگ ڈاکٹری علاج کے بے نتیجہ خرچ اور انجکشن کی تکلیف اور نینوں کے بوجھ سے عاجز ہو گئے ہوں وہ اس کم خرچ اور بے تکلیف علاج کو بھی آزمائیں جس میں کسی قسم کے

حیر ہے -
قیمت ۲۰ خوراک ایک روپیہ (علاہ)

نمبر ۳ پتھری کی دوا

پتھری کے آپریشن کے خطرہ میں پڑنے سے پہلے چند روز اس دوا کا بھی استعمال کر لیجئے۔ انشاء اللہ پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ اور آپریشن کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ طب یونانی کی بہت محرب اور مفید دوا ہے۔
قیمت ۱۶ خوراک دو روپے (علاہ)

نمبر ۳ حافظ حمل

تھیرے ہوئے حمل کو قائم رکھنے اور اسقاط کے روکنے کے لئے نہایت مفید و مجرب دوا ہے۔ رحم کو بہت زیادہ قوت پہنچاتی ہے۔ جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہو اور بار بار اسقاط کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہوں ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہئے۔
یہ دوا عتبر۔ موتی اور جواہرات وغیرہ بہت قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ اس لئے قیمت زیادہ ہے۔
دس خوراک کی قیمت چار روپے (علاہ)

نمبر ۳ موٹاپے کی دوا

بادی کا موٹاپا بہت تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے۔ اس موٹاپے سے گٹھیا وغیرہ امراض کی تکالیف کے علاوہ دل کی حرکت بند ہو جانے کا خطرہ بھی رہتا ہے۔ طبی کمپنی کی موٹاپے کی دوا بادی کے موٹاپے کا خاص علاج ہے۔ جس کے چند روز کے استعمال سے چربی اور بادی بن چھٹ جاتا ہے اور بدن چھریا ہو کر آدمی میں چستی اور چالاکی اور کام کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اس مرض کی اس سے بہتر دوا ڈاکٹر می اور یونانی دواؤں میں نہیں ہے۔ کم از کم چالیس روز استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

قیمت چالیس خوراک
چار روپے (علاہ)

نقصان کا اندیشہ نہیں ہے اور فائدہ کی اُمید یقینی ہے۔ اگر دق اور سل نہیں ہے یعنی مرض کی تشخیص غلط ہوئی ہے تب بھی یہ دوا بہت مفید ثابت ہوگی۔
یاد دہ نہایت قیمتی اجزاء شامل ہونے کے قیمت حکیم صاحب مدظلہ کے ارشاد کے بموجب بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی چالیس گولیوں کی شیشی کی صورت پانچ روپے (علاہ) ہے۔

نمبر ۳ برص کی دوا

اس کا نسخہ بھی طبی کمپنی کو لقمان الملک حکیم نابینا صاحب مدظلہ سے حاصل ہوا ہے۔ برص یعنی سفید داغ کے لئے نہایت مفید ہے بشرطیکہ زیادہ ۶ مہینہ تک استعمال کیا جائے۔
قیمت سو لہ خوراک تین روپے (علاہ)

نمبر ۳ سوزاک کی دوا

سوزاک کے زخم کو بھرتی۔ پیپ کو صاف کرتی اور صاف خون پیدا کرتی ہے۔ اس موذی اور شرمناک مرض کی نہایت مفید دوا ہے۔ جس کا نمایاں فائدہ دوسرے ہی روز محسوس ہونے لگتا ہے۔
بارہ خوراک قیمت ایک روپیہ (علاہ)

نمبر ۳ مقوی نسوان

رحم کی کمزوری۔ سیلان رحم (یعنی سفید رطوبت خارج ہونا) اور عورتوں کے کمر کے درد کے لئے بہترین دوا ہے جو قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ (نوٹ) حاملہ عورتوں کو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔
قیمت ۱۵ خوراک - دو روپے (علاہ)

نمبر ۳ مصفی خون

یہ ایک معجون ہے جو طبی کمپنی میں خاص اہتمام سے تیار کی جاتی ہے۔ نہایت مصفی خون ہے۔ خصوصاً آتشک اور آتشک سے پیدا ہونے والی گٹھیا کے

نمبر ۲۰ تلی کی دوا

تلی کے بڑھ جانے - سخت ہو جانے اور پھول جانے کی بہترین دوا ہے۔ جو چند ہی روز میں تلی کی تمام شکایتوں کو دور کر کے صحت بحال کر دیتی ہے۔ بڑانے ملیر یا بخار میں جس میں عموماً تلی بڑھ جایا کرتی ہے اس دوا کا استعمال نہایت مفید اور ضروری ہے۔

قیمت ۲۰ خوراک ایک روپیہ (عطر)

نمبر ۲۱ اصلی موتی کا کشتہ

اصلی موتی کا کشتہ جس قدر دل اور دماغ کی طاقت بڑھاتا ہے اور عورت مرد کے جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے اتنا ہی اصلی نہیں ملتا۔ کیونکہ سب لوگ سیپ کا کشتہ بناتے ہیں مگر تلی کینی نے خالص بھری موتیوں کا کشتہ بنایا ہے اور قیمت بھی صرف لاگت کی موافق رکھی ہے۔ یعنی سات خوراک کی قیمت دو روپے (عطر)

نمبر ۲۲ معجون موتیا کھان

موتی کا کشتہ بالکل بے ضرر ہے۔ کمزور عورتیں اور بچے بھی کھا سکتے ہیں۔ یہ کشتہ معجون موتیا کھان کے ساتھ کھا جاتا ہے۔

سات خوراک کی معجون قیمت ایک روپیہ (عطر)

واحدی صنا کی دوائیں

یہ دوائیں اگرچہ تلی کینی کی مخصوص دوائیں نہیں ہیں لیکن ان کے فوائد پہلے تلی کینی کو اتنا ہی اعتماد ہے جتنا اپنی خاص دواؤں پر ہے اس لئے یہ دوائیں بھی تلی کینی کی مخصوص دواؤں کی فہرست میں درج کی جاتی ہیں۔

نمبر ۲۳ واحدی صاحب کا معجون کسیرندان

دانتوں کے تمام امراض خصوصاً مرض پائیر یا یعنی مسڑھوں

سے خون اور پیپ آنے اور ہلے ہوئے دانتوں کے جوڑنے کے لئے اس قدر مفید ثابت ہوا ہے کہ ساری دنیا میں مشہور ہو چکا ہے۔ تلی کینی کی کھلی غرارہ کی دوا کے ساتھ اگر یہ معجون بھی استعمال کیا جائے تو نامرد مرض پائیر یا سے چند روز میں شفا ملے گی حاصل ہو سکتی ہے اور پھر دانتوں کے نکلوانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

بہت سستا اور بہت مفید معجون ہے۔

قیمت فی شیشی سات آنے (عطر)

نمبر ۲۴ واحدی صنا کی معجون کسیر بدن

یہ حقیقتہً اکسیر بدن ہے۔ تمام اعضائے ریسہ کو توت پہنچاتی ہے اور پورے بدن کو درست کر دیتی ہے۔ بمشکل باضم طام ہے۔ جگر کی خاص طور سے اصلاح کرتی ہے۔ ریاحی تکلیفوں کو کھوتی ہے۔ قبض نہیں ہونے دیتی۔ آنتوں کو مضبوطی بخشتی ہے۔ مثانہ کی تسلیع ہے۔ پتھری کے لئے مفید ہے۔ زیادتی پیشاب کو جو سردی کی وجہ سے ہو رکتی ہے۔ جریان کے لئے مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔ کل امراض بلغمی سے بچاتی ہے۔ جنون مرگی۔ بواسیر۔ نقرس غرض سیکڑون امراض کی تریاق ہے۔ بے ضرورت بھی استعمال کر لی جائے تو طبیعت میں سنگینی اور حرارت پیدا کرتی ہے۔ بالوں کو بھی جلد سفید ہونے سے روکتی ہے۔ الغرض نہایت کثیر المنفع اور عجیب الاثر دوا ہے۔

قیمت بارہ تولہ ڈیڑھ روپیہ (عطر)

نمبر ۲۵ معجون مدگار غدود

قوت باہ کے لئے اکسیر ہے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے بوڑھوں کو جوانی کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس معجون کا نسخہ لقمان الملک حکیم نامیہ صاحب کا عطا کردہ ہے۔ اس میں بہت قیمتی دوائیں پڑتی ہیں مگر کوئی ناجائز چیز نہیں ڈالی جاتی۔ یہ معجون بہت معتدل ہے جائزہ۔ گرمی۔ برسات اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ تھمت سات خوراک چار روپے (عطر)

نمبر ۲۶ معجون کا با پلٹ

یہ معجون اسم با پلٹ ہے۔ دو ہی خوراکوں کے بعد آپ

نمبر ۴۴ واحدی صنا کا چورن اکسیر معده

واحدی صاحب کے مخزن کی طرح واحدی صاحب کا چورن بھی سارے ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ یہ چورن امراض معده کے لئے اکسیر ہے۔ نہایت قیمتی دواؤں سے تیار کیا گیا ہے۔ معده اور جگر کے نفل کو درست کرتا ہے۔ تلی کے بڑے کور کوکتا ہے۔ قبض کو دفع کرتا ہے۔ بدہضمی۔ قراقر و نفخ وغیرہ تمام امراض معده کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ آنے (۵ر)

محسوس کرنے لگیں گے کہ آپ کی کایا پلٹ ہو رہی ہے اور آپ مرض سے تندرستی کی طرف جیل رہے ہیں۔ اگر آپ کا نظام معصی کمزور اور ماؤف ہے۔ جگر اور معده اپنے فرائض کو مکمل انجام نہیں دیتے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ بھوگ اچھی طرح نہیں لگتی۔ طبیعت نڈھال اور سست رہتی ہے۔ خون کم بنتا ہے۔ جسم لاغر اور روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے تو آپ معجون کا یا پلٹ کھائیے۔ چند روز میں سب شکایاتیں جاتی رہیں گی اور ایک ہفتہ کے اندر اندر آپ دیکھیں گے کہ جسم میں خون بڑھ رہا ہے اور سستی کی جگہ چستی آرہی ہے۔

قیمت ۱۶ دن کی خوراک کی چار روپے (۱۶د)

فاسفورس کے تیل اور طبی کیمپنی کی بعض دواؤں کی نسبت ہندوستان کے چند ممتاز آدمیوں کے خطوط (ہزاروں تصدیقی خطوط میں سے صرف چند)

سابق حکمران ریاست مانا دور کا ٹھیا واڑ (یعنی موجودہ ہرنہائیس کی والدہ ماجدہ) اپنے قلم خاص سے تحریر فرماتی ہیں:-
"آپ کی طبی کیمپنی کی جو دوائیں ہیں ان سے صراحہ معذ اور فاسفورس کا تیل بہت پسند آئیں اور ان سے مجھے بہت فائدہ بھی ہوا۔ اور سطور کے چورن کی بھی دوشیاں بھیج دیجئے اور فاسفورس کے تیل کی چھ دوشیاں۔"
نواب صاحب مانگول کے صاحبزادہ صاحب کا خط۔ پرنس غلام علی صاحب نظامی خلیف نواب صاحب مانگول تحریر فرماتے ہیں:- "فاسفورس کے تیل سے بہت فائدہ ہوا۔ دوشیاں اور بھیج دیجئے۔"
ایک ریاست کے سکریٹری صاحب لکھتے ہیں:- "ہرنہائیس اس تیل پر پسند فرماتے ہیں اور ان کو اس کی مالش سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ ایک درجن دوشیاں اور بھیج دیجئے۔"
خان بہادر مولانا سید ظہیر الدین صاحب بن ممبر کونسل سٹیٹ

صاحبقران چترال:- ہرنہائیس سرسلطان شجاع الملک بہادر صاحبقران چترال کے وزیر عالیجناب حاجی سید عبدالرزاق پاشا صاحب لکھتے ہیں:-
"پنج شیشہ تیل فاسفورس کہ از جناب پیشتر طلب شدہ بود فی سبیل الشکر بہ بیمار اس تقسیم کردہ بود۔ فائدہ ثابت شد پنج شیشہ دیگر طلب نمودہ بود۔ چون واقعی اس تیل فاسفورس جادو اثر است لہذا ابراہیم خیر صحت خلعت دیگر پنج شیشہ طلب دارم۔ الخ۔"
ترجمہ:- پہلے پنج شیشیاں تیل فاسفورس کی منگائی تھیں جو اندر واسطے بیماروں کو تقسیم کر دی گئیں اور ان سے فائدہ ہوا تو پھر باقی شیشیاں اور منگائی گئیں۔ واقعی اس تیل میں جادو کا اثر ہے۔ لہذا خلق خدا کی بھلائی اور تندرستی کے لئے باقی شیشیاں اور بھیج دیجئے۔
حکمران خاؤن کا خط:- عالیجناب فاطمہ صدیقہ صاحبہ

بہادر چنچل گورہ حیدر آباد سے لکھتے ہیں: "میرے والد ماجد کو فاسفورس کے تیل سے بہت فائدہ ہوا۔ تین شیشیاں اور بھیج دیجئے" جناب حکیم اے۔ ایم نصیر صاحب نامک ضلع ساکھوٹ سے لکھتے ہیں: "لیکن کے سٹ اور فاسفورس کے تیل سے تھوٹی صدمہ فائدہ ہوا"

محمد شاہ علی خاں صاحب لدھیانہ آئری مجسٹریٹ رے بریلی۔ تحریر فرماتے ہیں: "فاسفورس کا تیل بہت مفید پایا گیا" محمد سلالہ صاحب تاجر چرم گبنی ضلع ٹکڑ سے لکھتے ہیں: "فاسفورس کے تیل سے آپ کی تقریب سے بڑھ کر فائدہ ہوا" حضرت مولانا محمد دی صاحب لال باغ ممبئی سے تحریر فرماتے ہیں: "میں نے طبی کینی کی دوائیں اپنے مطب کے مریضوں پر استعمال کیں اور اس قدر مفید ثابت ہوئیں کہ دس روز کے اندر ہی اندر سب دوائیں ختم ہو گئیں۔ ایک ریلوے پارسل اور بھیج دیجئے"

مہنت رام کشن داس صاحب پٹنہ سے لکھتے ہیں: "فاسفورس کے تیل کی مالش سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ چار شیشیاں اور بھیج دیجئے" باگل کوئینڈ آگنی۔ لاہور کے نامور طبیب حکیم محمد شریف صاحب آئی ڈاکٹر تحریر فرماتے ہیں: "میں نے اپنے زیر علاج ایک دواچی کے مریض کے سر پر فاسفورس کا تیل مالش کیا جس سے اس کا کوئینڈ آگنی اور خود اس دیوانہ نے مجھ سے آکر کہا کہ یہ تو نیند لانے کی مشین ہے"

باگل اور دیوانے شخص کو نیند بہت کم آتی ہے اور بڑی علاج یہی ہے کہ نیند لانے کی کوشش کی جائے۔ فاسفورس کے تیل کے اس نفع کی بھی ایک معتبر ذریعہ سے تصدیق ہو گئی۔

صاحبزادہ میجر فیض محمد صاحب آئری مجسٹریٹ درجہ اول بھادپور تحریر فرماتے ہیں: "فاسفورس کے تیل سے جو میں نے طبی کینی سے منگوا تھا۔ مجھ کو بہت فائدہ ہوا"

رشید احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ لاہور سے لکھتے ہیں: "میرے بچوں کو فاسفورس کے تیل سے بہت فائدہ دیا" مولانا سید ابوالعاص صاحب رئیس بانکی پور پٹنہ تحریر فرماتے ہیں: "میری کلائی میں درد تھا۔ اب کے فاسفورس کا تیل دہلی سے لایا تھا۔ مالش کرنے سے درد جاتا رہا۔ بہت مفید تیل ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ کوئی گھر اس تیل سے خالی نہ رہے"

نورہ ضلع پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں: "اللہ کے فضل سے اور فاسفورس کے تیل کے استعمال سے میرے قدموں کی لغزش اور بیرونی کمزوری دور ہو گئی۔ فاسفورس کا تیل مقوی دماغ اور مقوی اعصاب ہے۔"

مولوی محمد شمس الدین صاحب صدیقی سابق منصف حیدر آباد دکن تحریر فرماتے ہیں: "میری کمر اور پشت کے اخیر حصہ میں اچانک سخت درد ہونے لگا جسکی وجہ سے نشست و برخاست مشکل ہو گئی تھی۔ یونانی اور ڈاکٹری علاج ایک ہفتہ تک ہوتا رہا مگر سود مند نہیں ہوا۔ ایک روز مولوی سید ذوالحمن صاحب ناظم دارالقضا نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے فاسفورس کے تیل کی مالش شروع کر دیجئے۔ فوراً فائدہ ہو جائے گا۔ میں ناظم صاحب موصوف کی رائے پر کاربند ہوا۔ تین دفعہ کی مالش میں آدھا درد کم ہو گیا۔ اور تین چار روز کے استعمال میں آرام ہو گیا۔ درودوں کے لئے حقیقت میں ایک مفید چیز ہے۔"

اس کی اطلاع پانے پر دو صاحبوں نے میرے ذریعہ سے دو شیشیاں منگوائیں۔ ان کو بھی فائدہ ہوا"

خان بہادر حاجی محمد یوسف صاحب پانی والے رئیس آئری مجسٹریٹ دہلی مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ عرصہ سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا تھیں اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا تھا۔ مگر فاسفورس کے تیل کی مالش شروع کرتے ہی ساری تکلیفیں جاتی رہیں"

آئریل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ملک التجار کانپور ممبر کونسل آف اسٹیٹ عرصہ دراز سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا تھے اور مختلف اعلیٰ درجہ کے علاج کرتے رہتے تھے مگر کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے فاسفورس کا تیل استعمال کرنا شروع کیا ہے اور وہ مطلع فرماتے ہیں کہ ابھی میرے درد میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے لیکن اعصاب میں نرمی پیدا ہو گئی ہے جو پہلے کسی دوا سے نہیں جوئی تھی۔ چونکہ میرا مرض بہت بڑا ہے اس لئے مدد رفتہ فائدہ ہو گا۔ مگر میں اس فائدہ کو بھی حیرت انگیز سمجھتا ہوں کہ درد کے اعصاب میں جو سختی تھی وہ اس تیل کی مالش سے جاتی رہی اور نرمی پیدا ہو گئی۔ ایک دوست کو بھی درد کی تکلیف تھی۔ ان کو میں نے یہ تیل دیا اور ان کا درد جاتا رہا۔ ایسی عجیب تاثیر کسی دوا میں نہیں دیکھی تھی"

نواب محمد بشارت علی خاں بہادر خلع نواب محمد غایت علی

هُوَ الشَّافِعِي

أَرْوَخْلَامَ عِلَاجُ الْأَمْرَضُ

بِالْمُقَرَّدَاتِ وَالْمُرَكَّبَاتِ

يَعْنِي

تسہ پاؤں تک انسانی بیماریوں کیلئے ایسی مفرد دواؤں اور چڑی بوٹیوں کا بیان جگہ دستیاب ہوتی ہیں

اور ان تمام مشہور و معروف مرکب دواؤں کا بھی

جو طبی کمپنی دہلی میں خاص اہتمام سے تیار ہوتی ہیں یا طبی کمپنی اپنی ذمہ داری میں دوسرے فراہم کردہ بھیج سکتی ہے

نوٹ :- نمبر ان سلسلہ نمبر ۱ تا نمبر ۴۷ طبی کمپنی کی ان مخصوص دواؤں کے نمبر ہیں جنکی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں جو اس فہرست سے پہلے لگی ہے درج ہیں۔ لہذا اس فہرست میں جہاں جہاں ان نمبروں کا حوالہ آئے ان نمبروں کی دواؤں کی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں دیکھنی چاہئے۔ اس فہرست میں نمبروں کی ترتیب اس طرح پورے محلی گئی ہے کہ جس مرض کے تحت میں جس دوا کی مفصل تشریح آئی ہے اس پر ترتیب کے لحاظ سے مستقل نمبر دیا گیا ہے اور جن دواؤں کی تشریح پہلے گزر چکی ہے یا آئندہ آنے والی ہے ان کے سامنے ان کے ماقبل یا مابعد کے نمبروں کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ مثلاً ستر کے درد کے لئے مشفا علی مفید ہے جو طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ اس کی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں نمبر ۱۵ پر ملے گی یا مثلاً ستر کے درد کے لئے بدشعشہ بھی مفید ہے لیکن اس دوا کے افعال و خواص کی پوری تشریح ستر کے درد کے بیان میں نہیں کی گئی ہے بلکہ نالج و لغوہ وغیرہ کے بیان میں نمبر ۷ پر کی گئی ہے۔ لہذا پوری تفصیل اس دوا کی معلوم کرنے کے لئے نمبر ۷ دیکھنا چاہئے۔

جو دوائیں طبی کمپنی سے منگوائی ہوں ان کی فرمائشوں پر صرف حسبِ بل پتہ لکھ دینا کافی ہے۔

طبی کمپنی - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ - دہلی

سرور دماغ کی بیماریاں

نمبر دوا

سر کا درد

مفرد دوائیں اس مرض میں مفید ہیں ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پتینے کی دوائیں بہت کم کاہو۔ مغز تخم کدو سے شیریں۔ دھنیا۔ اسطوخودوس۔ تخم خشتا ش۔ گاؤزباں۔ صندل سفید۔ لیپ کی دوائیں۔ گل مچکن۔ پوست الہنجی کھاں۔ دھنیا۔ صندل سفید۔

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

فقیر کی جھکی۔ ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے طبی کینی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۲۔

یشقائی ہر قسم کے درد وغیرہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر (۲۸) اطریفل زمانی۔ درد سر اور دائمی نزلہ کی مخصوص دوا ہے۔ مایو لیا سے مراتی اور تولنج میں بھی مفید ہے۔ ملین بھی ہے۔ تین خوراک قیمت ایک روپیہ (عہد)

(۲۹) اطریفل کشنیری درد سر اور آشوب چشم کی خاص دوا ہے۔ معدہ کی تجیر کو خاص طور پر روکتا ہے۔ ایک دوا نزلہ اماء (موتیا بند) اور آنکھوں سے پانی جانے میں بہت زیادہ مفید ہے۔ چالیس خوراک قیمت ایک روپیہ (عہد)

(۵۰) اطریفل ملین۔ بے ضرر ملین ہے۔ آنٹوں کو فضلہ سے صاف کر دیتا ہے۔ ہر قسم کے درد سر اور نزلہ کو پہلی ہی خوراک میں گھو دیتا ہے۔ تیس خوراک قیمت عہد (۵۱) ملین دوا۔ اس کے استعمال سے پُرانا قبض کھل جاتا ہے۔ آنتیں صاف ہو جاتی ہیں اور بغیر کسی تکلیف کے دست آجاتے ہیں۔ ۱۶ خوراک قیمت عہد

(۵۲) حب ایابرج۔ یہ گوبیاں دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ پُرانے نزلہ اور درد سر کے سوا کوئی دوا نہیں کرتی ہیں اور بلغمی امراض میں مفید ہیں۔ ۳۲ خوراک قیمت عہد

(۵۳) قرص مثلث۔ درد سر کے لئے بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ شیعہ (آدھاسیسی) کی خاص دوا ہے۔ ۵ درجن قیمت عہد

(۵۴) روغن گل قسم اول۔ اس کی مالش سے درد سر اور گرمی کے اکثر درددوں اور دروسوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ دودھ میں ملا کر

پینے سے قبض رفع ہو جاتا ہے۔ ۲۰ تولہ قیمت عہد

(۵۵) روغن قرفل۔ اس کی مالش پٹھوں کو طاقت دیتی ہے

اور ڈاڑھ کے درد اور ستر کے درد کو زائل کرتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہد

بر شعثا۔ درد سر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۔

غیرہ گاؤزباں غبری۔ ایٹھا۔ دیکھو نمبر ۲۴۔

غیرہ گاؤزباں غبری جواہر الا۔ ایٹھا۔ دیکھو نمبر ۲۴۔

سہر
(نیند کی کمی یا نیند نہ آنا)

مفرد دوائیں اس مرض میں مفید ہیں ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کی دوائیں۔ آب کدو۔ آب کاہو سنز۔ آب پالک۔

آب خرد سنز۔ تخم خشتا ش۔ تخم کاہو۔ بکری کا دودھ۔

استعمال اور لیپ کی دوائیں۔ عورت کا دودھ۔ بکری

کا دودھ۔ برگت خنا۔ پوست خشتا ش۔ تخم خشتا ش۔

جو کھا آٹا۔ گل کنبہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

دماغ کی غذا۔ بہترین مقوی دماغ اور خواب آور ہے۔

بلی کینی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۔

(۵۶) روغن لبوب سبجہ۔ نیند لانے کے لئے بہترین دوا ہے۔

تاو پر مالش کرنے سے دماغ کی خشکی کو چند روز میں ہی دور

کر دیتا ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہد۔

(۵۷) روغن بادام شیریں۔ پیا جانے تو ملین ہے۔ سر پر ملا جائے

تو نیند لاتا اور دماغ کی خشکی دور کرتا ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت عہد۔

(۵۸) روغن کاہو۔ سر پر اس کی مالش دماغ کی خشکی دور کرتی

اور نیند لاتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہد۔

(۵۹) روغن کدو۔ اسی فائدہ میں روغن کاہو سے قوی ہے۔

۱۰ تولہ قیمت عہد۔

مالیخولیا وجنون

منفرد وائیں اس مرض میں مفید ہیں ہر حال میں سکتی ہیں۔

بکری کا دودھ - ماراجین - بادرنجبویہ - گاڈزماں - برت
فرخیشک - بالک - خذ - کدو - کاہو - کھیرا - لکڑی -

مرکب دوائیں بہی کینی سے ملیں گی۔

دماغ کی غذا - جنون کو مفید ہے اور نیند لاتی ہے بہی
کینی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳ -

(۹۹) جنون کی دوا - دیوانگی کے جو مریض مارتے دہاتے اور
دوسروں کو ستاتے ہیں ان کے لئے دُنیا میں اس سے
بہتر دوا نہیں ہے۔ خاموش مالیخولیا اور عورتوں کے مرض
ہسٹریا اور مرگی کے لئے بھی مفید ہے۔ ۳۰ دن کی خوراک قیمت ۱۵۰

(۹۱) خمیرہ ابریشم حکم ارشد والا - تمام اعضا و ریکہ کو طاقت
دیتا ہے۔ دل کے مرض خفقان اور دل کی دھڑکن میں بہت
مفید ہے۔ مرض جنون اور مالیخولیا کی مخصوص دوا ہے۔

عورتوں کے رجمی امراض کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے
اُس کے دور کرنے میں بے حد فائدہ مند ہے۔ ۳۰ خوراک
قیمت دو روپے (عطر)

(۹۲) شربت احمد شاہی - مالیخولیا اور سوداوی مادہ
سے جو اختلاج قلب ہو اُس کے لئے بے حد مفید ہے۔
دامی قبض کو بھی دور کرتا ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت ۱۵۰

(۹۳) دواء المسک باروسا وہ - دل - جگر اور معدہ کی
کمزوریوں کو دور کرتی ہے اور ان اعضا کی گرم بیماریوں
میں فائدہ مند ہے۔ مالیخولیا کو خاص طور پر مفید ہے۔

۶ خوراک قیمت ایک روپیہ (عطر)
(۹۴) دواء المسک باروسا وہ والی - اس کے افعال دوا
بھی یہی ہیں لیکن یہ دوا طاقتور زیادہ ہے۔ ۳۰ خوراک
قیمت ۱۵۰

(۹۵) خمیرہ ابریشم عود مصطکی والا - دل و دماغ کو طاقت دیتا
اور مالیخولیا کے مرقا میں فائدہ کرتا ہے۔ ۵ خوراک
قیمت ۱۵۰

خمیرہ ابریشم شہر عذاب لا - جنون کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر
خمیرہ ابریشم سادہ - مالیخولیا کے مرقا کو فائدہ مند ہے
کشتہ یا قوت - جنون کو نافع ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۰
اطر لیل زمانی - مالیخولیا کے مرقا کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر
ردغن لبوب سبہ اس کی مالش جنون کو فائدہ مند
دیکھو نمبر ۱۱۰

فالج - لقوہ - خدر - رعشہ

منفرد وائیں اس مرض میں مفید ہیں ہر حال میں سکتی ہیں۔

ماراجین - مغز پنورہ - عاقر قرقا - لہسن - کچھ - مشک - عنبر -
کبوتر کا گوشت - پنچ بادیان - لہٹی - پنچ اخضر - وح ترکی -

مرکب دوائیں بہی کینی سے ملیں گی۔

فاسفورس کاسیل - فالج اور لقوہ میں بہت مفید ہے اور بہی کینی
کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۰

(۹۶) جرمینی ٹیل - پرنے فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۰
معبون اذار ارقی - نروس سسٹم (نظام عصبی) کے تمام امراض
جیسے فالج - لقوہ - استرخاؤ - رعشہ - خدر (سن) وغیرہ کو مفید
ہے۔ اختلاج معدہ (معدہ کی پھڑکن) پرانی آتشک - گھٹیا اور

ہر شے کے عصبی دردوں میں فائدہ مند ہے۔ لہٹی مراح اور دامیر -
بوڑھے آدمیوں کے بہت موافق آتی ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت ۱۵۰
(۹۷) حب اذار ارقی - پرنے فالج وغیرہ میں مفید ہے۔ بچوں کو
طاقت دیتی اور بھوک لگاتی ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔

۳۰ تولہ قیمت ۱۵۰
(۹۸) معجون جو گر ارج گوگل - یہ معجون فوائد میں معجون اذار ارقی
کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ لکنت زبان کو بھی مفید ہے۔

۱۵ خوراک قیمت ۱۵۰
(۹۹) معجون سیر علومی خاں - فوائد تقریباً وہی جو معجون اذار ارقی
کے ہیں۔ ششک زہر (افیون) کی تریاق بھی ہے۔ ۲۰ خوراک
قیمت ۱۵۰

کشتہ ابرک کلاں - فالج - لقوہ میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۰
کشتہ گودنتی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۰۰

برشعشا - فالج - لقوہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۔
روغن سُرخ - ایفٹ - دیکھو نمبر ۱۹۔

نزله زکام

مُفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

بہدانہ - عناب - سہستان - گاؤزباں - محلِ گاوزاں -
خلمی - خبازی - محلِ ہنشدہ - ملہٹی - اسطوخودوس - پریاوتشا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شغالی - نزله زکام میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۷۔

دانتوں کی دوا - نزله زکام کو بھی مفید ہے - اور طبی کمپنی
کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۰۔

کلی غرارہ - ایفٹ - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے -
دیکھو نمبر ۲۶۔

(۷۰) لعوق معتدل - گاڑھے بلغم کو پتلا اور پتلے بلغم کو گاڑا کر کے

نکالتا ہے - اور ہر قسم کے نزلہ کو روکتا ہے - ۳۰ تولہ قیمت عدہ

(۷۱) خمیرہ خشکاش مگر نزلہ کو روکتا ہے - نفث الدم (خون سے
خون آنے کی بیماری) میں مفید ہے - کثرتِ حیض کو بھی دور
کرتا ہے - ۲۰ خوراک قیمت عدہ

(۷۲) حب جدوار - دائمی نزلہ اور پُرانی کھانسی کو دور کرتی ہے -
جریان - رقت - اور سرعت کو مفید ہے - ایون کی

عادت پھرانے میں بھی نہایت کارآمد ہے - ۲۰ خوراک
قیمت عدہ

(۷۳) شربت ارزانی - زکام - نزلہ بخار - اور گرم نزلہ کا بخار -
اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے اور ایک حد تک

قبض کشا بھی ہے - ۱۰ خوراک قیمت عدہ

(۷۴) برشعشا - نزلہ خواہ کتنا ہی پُرانا ہو - دردمن خواہ کیا
ہی سخت ہو - اس کے استعمال سے چند روز میں جاتا

رہتا ہے - درد تو بلخ کی روح فساد تکلیف کو فوراً ٹلکین
دیتے والی - فالج - لقوہ اور رشہ - دمہ وغیرہ سرد بیماروں
کے لئے فائدہ مند مشہور اور جرب دوا - ۸۸ خوراک قیمت عدہ

لعوق سہستان - نزله زکام کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۔

کشتہ مرجان سادہ - ایفٹا - دیکھو نمبر ۱۷۔

کشتہ مرجان جواہر والا - ایفٹا - دیکھو نمبر ۱۸۔

اطریفیل زمانی - ایفٹ - دیکھو نمبر ۱۹۔

خمیرہ ابریشم شیرہ عناب لا - ایفٹا - دیکھو نمبر ۱۹۔

خمیرہ گاؤزباں غبری - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۰۔

خمیرہ گاؤزباں غبری جواہر والا - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۱۔

اطریفیل ملین - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۲۔

ملین دوا - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۳۔

حب ایارج - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۴۔

صرع (مرگی) اُم القصبیاں (بچوں کی مرگی) (یا کمپٹرے)

مُفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

عور صلیب - اسطوخودوس - جذبیہ ستر - ہلدی سیاہ - ہلدی کالی -

استخوان سرانسان - ریشہ - فادرہ جوائی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کی معجون کسیر بدن - مرگی وغیرہ میں مفید
ہے - دیکھو نمبر ۱۷۔

(۷۵) معجون ذبیب - مرگی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے -
۲۴ خوراک قیمت عدہ

(۷۶) خمیرہ گاؤزباں غبری جدوار و صلیب لا - مرگی کے دردوں -
ضعف دماغ - ضعف قلب - اور عورتوں کے اختلالات (م

ہسٹریا) بچوں کے مرض اُم القبیاں (کمپٹروں) کی حاملہ
ہے - ۳ خوراک قیمت عدہ

جنون کی دوا مرگی میں بھی مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۵۔

حب ایارج - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۶۔

کشتہ یا قوت - ایفٹا - دیکھو نمبر ۲۷۔

کمزوری دماغ

مُفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

منزہادام خیریں - منزہادامہ - منزہادامہ - منزہادامہ - منزہادامہ -

خمیرہ گاؤز باں غبیری جڈا رعو صلیب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۶
خمیرہ ابرشیم حکیم ارشد والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۷
خمیرہ ابرشیم حکیم غلام علی والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۸
روغن بادام شیریں - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۹
روغن لبوب سببہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۰

آنکھوں کی بیماریاں

آنکھیں کھلنا

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

رسوت - پھنگری بریاں - پھکا ہوا جست - آمہ - انیون -
برگ نیب - بکرتی کا دودھ - انڈے کی سفیدی - پست
خنکاس - تخم کاہو - مغز کردہ - بہدانہ - غتاب - منڈی -
پٹھانی کودھ -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی -

شیرفائی - آشوب چشم میں مفید ہے - اور طبی کپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۷۱ -

(۸۴) اطریفل شاہترہ - معنی خون ہے - گرمی کے آشوب چشم میں
مفید ہے - خون کے جوش کو فرو کرتا اور پھوڑے پھنسیوں
کو فائدہ دیتا ہے - آتشک کے ابتدائی زمانہ میں فائدہ مند
ثابت ہوا ہے - ۳۰ خوراک قیمت عذر -

(۸۵) کافوری صرمہ - آنکھوں کی سرخی اور جلن کو دور کرتا ہے -
اور آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے - ۱۰ تولہ قیمت عذر -

(۸۶) شیا ف ایض - گرمی سے جو آنکھیں آجاتی ہیں اور ان
میں کھٹک اور غیر معمولی سرخی پیدا ہو جاتی ہے اس کے لئے
یہ شاف بہت مفید ہیں - ۱۲ درجن قیمت عذر -

(۸۷) حسب نسخ چشم - آشوب چشم کی خاص دوا ہے - اس سے
آنکھ کا درد جاتا رہتا ہے اور مواد تحلیل ہو جاتا ہے - (نوٹ)
اسکالپ ٹکھ کے اوپر ہوگا - آنکھ کے اندر نہ جانے پائے - ۸۰ عدد قیمت عذر -

چرونجی - مغز میٹھ - نشاستہ - مغز کردہ - مشک - غبیرہ چروں کا
اور بکرتی کا بھی - بیلد کابی -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

شربت فاسفورس - ضعف دماغ کے لئے مفید ہے

اور طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۷۲

فاسفورس کاتیل - ایضاً دیکھو نمبر ۷۳ -

فاسفورس کریم - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۴ -

دماغ کی غذا - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۵ -

اصلی موتی کا کشتہ - یہ بھی طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے -

جو ضعف دماغ کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۷۶ -

(۷۷) اطریفل کبیر - دماغ - معدہ اور بینائی کو طاقت دیتا ہے -

نزلہ اور ریاحی بواسیر کو مفید ہے - ۳۰ خوراک قیمت عذر -

(۷۸) کشتہ مرجان سادہ - وہ نزلہ زکام جو ضعف دماغ

سے پیدا ہوا اس کے استعمال سے جامد ہوتا ہے - اور مقوی

دماغ بھی ہے - ڈیڑھ تولہ قیمت عذر -

(۷۹) کشتہ مرجان جواہر والا - مذکورہ بالا کشتہ مرجان سے

زیادہ قوی ہے - ۳۰ خوراک قیمت عذر -

(۸۰) خمیرہ گاؤز باں غبیری - مقوی دل و دماغ ہے - اعتلاج

قلب کے لئے مفید ہے - نزلہ زکام اور درد سر میں فائدہ مند

ہے - ۱۰ خوراک قیمت عذر -

(۸۱) خمیرہ گاؤز باں غبیری جواہر والا - یہ خمیرہ گاؤز باں غبیری

سے زیادہ طاقتور ہے - ۵ خوراک قیمت عذر -

(۸۲) روغن بھٹہ مرغ - مقوی دماغ ہے - اور بالوں کا محافظ

ہے - ۳ تولہ قیمت عذر -

(۸۳) ہلیہ مرے - دل و دماغ کو طاقت دیتا اور بصارت کو

بڑھاتا ہے - بواسیر کو مفید اور قہقہ کشا بھی ہے -

کابی سنہرے ٹکڑے کا مرے - ایسی ہر کام میں مفید ہے -

لبوب کبیر خالص - مقوی دماغ ہے - دیکھو نمبر ۷۸ -

مفسر یا قوتی معتدل - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۹ -

جواہر مہرہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۰ -

کشتہ ظلام واریدی - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۱ -

خمیرہ مروارید خاص - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۲ -

(۸۸) حب سیاہ چشم - آنکھ دکھنے اور آنکھوں کی سرخی میں مفید ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت علیہ۔

برود کا فوری - آشوب چشم میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۹۳۔

اطریفیل کشنیری - ایضاً دیکھو نمبر ۴۹۔

اطریفیل ملین - ایضاً دیکھو نمبر ۵۰۔

ملین دوا - ایضاً دیکھو نمبر ۵۱۔

حب الیارج - ایضاً دیکھو نمبر ۵۲۔

موتیا بند

(آنکھوں میں فی آترنا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

ہری سولف - میٹرا - توتی - سنگ بصری - چاکسو - مونگا۔

شاد دینج عدسی مغلول - چاندنی کامیل۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

(۸۹) چکنی دوا - نئے موتیا بند کی بہترین دوا ہے۔ جالے اور

پھولے کو بھی کاٹتی ہے۔ ۳ ماشہ قیمت علیہ۔

اطریفیل کشنیری ابتداً نزول الماء (موتیا بند) میں مفید ہے۔

دیکھو نمبر ۴۹۔

کحل الجواہر - ایضاً دیکھو نمبر ۹۔

نظر کمزور ہونا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

مغز بادام شیریں - ہری سولف - تخم فحاش - نشاستہ۔

توتی - چاندنی کے ورق - میٹرا - سونے کے ورق۔

سونے کامیل - یا قوت سرخ - لاجورد مغلول - دہندہ رنگ۔

عقیق سرخ - فیروزہ - سرمد اصغہانی - لبداحمر - پوست

ہلید زرد - شاد دینج عدسی مغلول - مشک۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

طبی مہرہ - کمزوری نظر میں بہت مفید ہے اور طبی کپنی

کی مخصوص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۲۷۔

(۹۰) کحل الجواہر (جو اہرات کا سرمہ) اس کے استعمال سے

آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ اور چشمہ کی اگر ضرورت

ہے تو رفع ہو جاتی ہے۔ اگر عادت ہے تو ترک ہو جاتی ہے۔

۳ ماشہ قیمت علیہ۔

خمیرہ گاؤزباں جواہر والا - ایضاً دیکھو نمبر ۸۱۔

جواہر مہرہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۵۔

خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا - ایضاً دیکھو نمبر ۶۱۔

خمیرہ گاؤزباں عنبری جدار و صلیب والا - ایضاً دیکھو نمبر ۷۶۔

اطریفیل کبیر - ایضاً دیکھو نمبر ۷۷۔

ہلیدہ مرہٹے - ایضاً دیکھو نمبر ۸۳۔

جالہ - پھولہ - ناخنہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

چٹکری - نوٹ درہ گل کنجد - سمندر جھاگ - گل چنبیلی۔

متفرق کھرنی - ساؤج ہندی - جلا ہوتا نہ - خاکستر صدف۔

بارہ سنگھا - لاہوری نمک۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

(۹۱) کحل میاض - آنکھوں کے جالے اور پھولے کے لئے اس سے

ابھی دوا نہیں ہے۔ ۳ تولہ قیمت علیہ۔

(۹۲) کحل گل کنجد - آنکھ کے ناخنہ کی خاص دوا ہے۔ اتور قیمت علیہ۔

چکنی دوا - جالے پھولے اور ناخنہ میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۸۹۔

اطریفیل زمانہ - ایضاً دیکھو نمبر ۸۷۔

پیر بال اور روہے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

چربال کیلے - تہاگہ - پوست ہلید زرد - اسطوخودوس۔

نوسادر - کھٹل کاخون۔

روہوں کیلے۔

پہت کری - باچھر۔

مرکب دوائیں جو جوتی کپنی سے ملیں گی۔

(۹۳) برود کا قوری - آنکھوں میں جو روپے پڑ جاتے ہیں اور جن کی وجہ سے ہمیشہ آشوب چشم یا آنکھوں سے پانی آنے کی تکلیف رہتی ہے۔ اس کی یہ مخصوص دوا ہے -
ا تولہ قیمت ۴۰
ا طریفل شاہترہ - ایضاً دیکھو نمبر ۸۴

کان کی بیماریاں

کان کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

آب برگ سکھدرسن - آب پیاز سفید - آب برگ نشہ -
آب اہسن - آب برگ مہاوڑ - آب یلم - آب
برگ شفتالو - بے چھالیہ کے تبا کو دالے پان کی پیک -
افیون - اور ہر خماسف - مرزنجوش - گل بابونہ - آٹھلک
افستین کا بھپارہ -

مرکب دوائیں جو جوتی کپنی سے ملیں گی۔

شفا ئی - کان کے درد کو مفید ہے اور جوتی کپنی کی مخصوص دوا ہے -
دیکھو نمبر ۸۵

(۹۴) روغن ترب - کان کے درد میں نہایت مفید ہے - ۱۲ تولہ قیمت ۴۰
(۹۵) روغن بادام تلخ - کان میں سردی کے درد کو اس کی دوا بوند
نیم گرم ٹپکانی بہت فائدہ مند ہے - ۴ تولہ قیمت ۴۰
ا طریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۸۶
برشعش - ایضاً دیکھو نمبر ۸۷

کم سننا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

آب پنج اندرائن تازہ - آب انار ترش - آب انستین - جندبیدتر -

مرکب دوائیں جو جوتی کپنی سے ملیں گی

(۹۶) روغن سماعت گٹا - ثقل سماعت (کم سننا) بشرطیکہ
تقاضا کے عمر سے نہ ہو اور میعاد ہی بخار کے بعد بھی اس کا
وقوع نہ ہوا ہو تو اس صورت میں اس روغن کے قطرے
کان میں ڈالنے سے بہرہ یں کو خدا جا ہے ضرور فائدہ ہوگا -
۵ تولہ قیمت ۴۰
ا طریفل کشنیزی - یہ بھی ثقل سماعت کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۸۹
روغن بادام تلخ - ایضاً دیکھو نمبر ۹۰

کان تہبہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

برگ نیب - سوتلف - شہد - انزروت - سہاگہ -
زرد کوڑی کی راکھ -

مرکب دوائیں جو جوتی کپنی سے ملیں گی۔

شفا ئی - کان بہنے میں مفید ہے اور جوتی کپنی کی مخصوص دوا
ہے - دیکھو نمبر ۸۸
کشتہ مرجاں سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۸۹
ا طریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۹۰
ا طریفل کشنیزی - ایضاً دیکھو نمبر ۹۱
ا طریفل شاہترہ - ایضاً دیکھو نمبر ۹۲

ناک کی بیماریاں

سونگھنے کی قوت خراب ہونا

ناک سے بد بو آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پہلے مرض میں - کوجبی - رائی - غم غفل - پودیت خشک -

منہ۔ زبان اور انتوں کی بیماریاں

منہ آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کتھ سفید۔ زرد۔ دانہ آلاچی خرد۔ گاؤز باں سوختہ۔
نیلا دھاگہ جلا ہوا۔ بنسوجن۔ کباب چینی کا چھڑکنا۔ کافور
اور برگ ہندی کے جوشانہ کی ٹکیاں۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

(۹۹) زرد رخاص۔ منہ آنے کی مخصوص دوا ہے۔ ۶ تولہ قیمت علم
اطریفیل شاہترہ۔ منہ آنے کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۸۸۔

منہ سے بدبو آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گل سرخ۔ صندل سفید۔ مازو۔ چھالیہ۔ پودینہ خشک۔
جوتری۔ اور باپھڑ کی ٹکیاں۔
ناگر موٹھہ چانا۔ نرکچور منہ میں رکھنا۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

دانتوں کی دوا۔ اس حکایت میں بہت مفید ہے اور طبی کپنی
کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۵۔

کٹی غارہ۔ یہ بھی اس مرض میں بہت مفید ہے اور طبی کپنی
کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۶۔

واحدی صاحبک منجن اکسیر نڈاں۔ یہ اس مرض کی خاص دوا
ہے۔ دیکھو نمبر ۲۳۔

شفا ٹی۔ یہ بھی طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

سون چوب چینی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۰۳۔

جوارش جالینوس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۹۔

جوارش بسباسہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۲۔

مرزخوش۔ تخم کرفس اور زیرہ سیاہ کا بھارہ۔
دوسرے مرض میں۔ برگت نرب۔ کاجیل۔ جندبیدستر
اور قرفل کی ٹھاس۔

بورہ ارمنی اور نمک طعام کے جوشانہ سے ناک ہونا۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

شفا ٹی۔ طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

برشعشاور۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۰۲۔

اطریفیل زمانی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۸۸۔

اطریفیل ملین۔ ایضاً دیکھو نمبر ۸۸۔

اطریفیل شاہترہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۸۸۔

نکسیر سچوٹنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کافور۔ صندل سفید۔ خشک۔ وحنیا۔ ہر آدھنبا۔ خشک لہ
سبز آلہ۔ جرجی کا دودھ۔ ملانی مٹی۔ گل آرمی۔
پینے کے لئے۔

بہانہ۔ عناب۔ مغز کدو۔ مغز تربوز۔ تخم کاہو۔ تخم خشک
تخم خرف۔ ریشہ تیج انجبارہ۔ صندل سفید۔ برف۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

شفا ٹی۔ نکسیر میں مفید ہے اور طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔
دیکھو نمبر ۱۵۔

(۹۷) قرص کھربا۔ نکسیر اور لغت الہم (منہ سے خون آنا)

کی بیماری میں مفید ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت علم

(۹۸) آلہ مریتے۔ مقوی دل و معدہ ہے۔ نکسیر حیفیض اور

دستوں میں مفید ہے۔ بنارسی علم سیر۔ دیسی ۱۲ سیر۔

خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا۔ نکسیر میں مفید ہے

دیکھو نمبر ۱۲۴۔

مفترج بارہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۳۔

روغن قرفل - درودنداں میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۵۰۔
 اطر لفل زمانی - ایضا دیکھو نمبر ۴۸۔
 برشتا - ایضا دیکھو نمبر ۴۷۔

دارھ دانٹول کا ہلنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

چھندسی - بازو - پرست انار - باجمہ - ناگرموتھ - گندار
 سمان اور سنگ جراثت کانجن -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کانجن اکیر دنداں - دانٹوں کے ہنے
 میں بہت مفید ہے - دیکھو نمبر ۳۳۔
 دانٹوں کی دوا - ایضا - یہ بھی طبی کپنی کی مخصوص دوا
 ہے - دیکھو نمبر ۳۲۔
 کللی غارہ - ایضا - یہ بھی طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے -
 دیکھو نمبر ۲۶۔

(۱۰۲) سنون پوست مغیلاں - کمزور دارھ دانٹوں کے
 لئے یہ منجن اکیر کا حکم رکھتا ہے - اس کے استعمال سے
 دارھ دانت بہت جلد مضبوط ہو جاتے ہیں - بشرطیکہ دانٹوں
 نے جڑیں نہ چھوڑی ہوں - ۵ اتولہ قیمت ۵۔
 سنون چوب چینی - دانٹوں کو مضبوط کرتا ہے - دیکھو نمبر ۱۳۔

مسورہوں سے خون آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

بسدنوخہ کا زورور - چھالہ - جلاہوا کا غد - جلاہوا بارہ نگھا -
 چلے ہوئے جو - گلتار - سمانق - طہاشیر - گل شمرغ -
 مائیں خرد - ہلیا زرد کی گھٹلی - دم الاخرین - گندار -
 ناگرموتھ - سور کی دال - بازو - اور اراقاب کانجن -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کانجن اکیر دنداں - دانٹوں کے خون

جوارش کونی - ایضا دیکھو نمبر ۴۷۔
 کشتہ خبت الحدید - ایضا دیکھو نمبر ۱۹۔

مرکلاپن

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

فلل سیاہ - آئی - نوت در - عاقرمہا - توگ
 اور زنجبیل کی گلیاں -
 مغز بادام اور شہد کی چٹنی -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

(۱۰۰) کشتہ گلو دنتی - زبان کی گنت (بکلاپن) پُرانی آتشک -
 جوڑوں کے درد اور فاج نقوہ میں مفید ہے -
 اتولہ قیمت ۵۔
 معجون جو گراج گوگل - بکلاپن میں فائدہ مند ہے -
 دیکھو نمبر ۶۸۔

دارھ دانت کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

کمزوری کے درد کی دوائیں - کالی مرچ - عاقرمہا -
 قرفل - رائی - اور نمک طعام کانجن
 کیڑے کے درد کی دوائیں - کینڈ - باؤ برنگ کے
 جوشندہ کی گلیاں -

بلغنی درد کے لئے پیسے کی دوائیں - ملہی - گاؤزبان -
 ہنتراج - اسطوخودوس اور مصری کا جوشاندہ -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

یشفا فی - دانٹوں کے درد میں مفید ہے اور طبی کپنی
 کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۵۰۔

(۱۰۱) سنون متبا کو - دارھوں کا بادی کا درد اس منجن کے
 استعمال سے ہٹ جاتا ہے - اور دارھوں کی بدبودار
 رطوبت پورے طور پر خارج ہو جاتی ہے - ۵ اتولہ قیمت ۵۔

کھانسی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

سلاّس - ربّ التوس - تشکر تیغال - اصل السوس -
منع عربی - مغز بادام شیریں - کاکڑا سنگی - گل پتہ -
کوکٹ - زونا - گادڑ باں - گل گادڑ باں - بہت دانہ -
عقاب - سپتاں -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی

(۱۰۵) حب سرفہ - خشک کھانسی کی خاص دوا ہے - کھانسی
کے دورہ کو فوراً روک دیتی ہے - ۶۰ خوراک قیمت علم
(۱۰۶) لعوق سپتاں - بلغم کو سینہ سے صاف کرتا اور
خشک کھانسی کو فائدہ دیتا ہے - نزلہ زکام میں مفید
ہے - ۳۰ خوراک قیمت علم -

(۱۰۷) روغن ماہی - بڑائی کھانسی کو مفید ہے اور متعدی باہ
بھی ہے - بناسہ یا دودھ میں ڈال کر پیا جاتا ہے -
ضعف باہ میں اس کی مالش عضو مخصوص پر مقتوی اعصاب
ہے - ۶ تول قیمت علم -

(۱۰۸) لعوق نرلی آب تر بوڑوالا - خشک کھانسی - سل
اور دوق کی کھانسی - اور گرمی کے ذات الجنب - ذالجب -
(پہلی کا درد اور سینہ کا درد) میں مفید ہے -

۱۵ خوراک قیمت علم
لعوق آب نیشکر والا - خشک کھانسی اور سل کی کھانسی
میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۱۸ -

کشتہ ابرک کلاں - کھانسی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۹ -

لعوق معتدل - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰ -

کشتہ طلق - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۱ -

لعوق کتاں - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۲ -

لعوق حب الصنوبر - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۳ -

شریت زوفا مرکب - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۴ -

کشتہ قرن الایل - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۵ -

برشعش - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۶ -

بند کرنے میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۳ -

(۱۰۳) سنون چوب چینی - سوڑ ہوں کے خون کو روکت
ہے اور دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے - منہ کی
بدبو کو بھی دور کرتا ہے - ۱۲ تول قیمت علم -

پائیریا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

نیدتھو تھہ بریاں - پھٹکری بریاں کو سرکہ میں جوش دیکر
ٹکپ ل کریں -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی -

واحدی - صاحب کا منجن اکیڑنڈاں - پائیریا کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۳ -

دانتوں کی دوا - ایضاً - یہ طبی کپنی کی مخصوص دوا
ہے - دیکھو نمبر ۲۵ -

کلی غارہ - ایضاً - یہ بھی طبی کپنی کی مخصوص دوا
ہے - دیکھو نمبر ۲۶ -

خلق اور سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

کڑے تیل کے چراغ کا گھل پان میں رکھ کر کھانا -
آورک یا خولنجان چبانا اور عرق چوستنا -

مرکب دوا جو طبی کپنی سے ملیں گی

(۱۰۴) خوش الحان - آواز کو صاف کرتی ہے - گلا
پڑ گیا ہو تو اسے کھولتی ہے - آواز کی نالیوں
سے بلغم کو خارج کرتی ہے -

۱۵ روز کی خوراک قیمت علم

خمیرہ ابریشم شیرہ عذاب الا - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۹۔
حب جدوار - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۰۔

دومہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گھاؤ زباں - گل گھاؤ زباں - ابریشم مقروض - سبوس گندم -
زونا - اصل السوس - انجیر زرد - اسلو خودوس -
پرستیا و شش - اتسی - شہتہ - ایرسا - پنج بادیان -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

(۱۰۹) کشتہ ابرک کلاں - دومہ اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے۔
فالج - لقوہ اور چٹوں کے جلد امراض بارہ میں فائدہ مند ہے۔
۱ تولہ قیمت عہ۔

(۱۱۰) کشتہ طلق (ابرک کا چھوٹا کشتہ) یکشتہ بھی فوائد میں
کشتہ ابرک کلاں کے قریب ہے۔ ۹ ماشہ قیمت عہ۔

(۱۱۱) لعوق حب الصنوبر - بلغمی دومہ اور ترکھانسی میں
مفید ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ۔

(۱۱۲) لعوق کتاں - اس کے بھی یہی فوائد ہیں۔
۳۰ خوراک قیمت عہ۔

(۱۱۳) شربت زونا مرکب - فائدہ بشرح صدر۔
۲۰ خوراک قیمت عہ۔

(۱۱۴) معجون راج المومنین - پھیپے اور نرخرے
کی نالیوں میں بلغم کا جماؤ اس قدر ہوا کہ سانس کی

آمد و رفت بے قاعدہ ہو کر سانس میں گھٹن پیدا ہو جائے
اور اس سے جی گھبرانے لگے تو اس حالت میں یہ

معجون بہت مفید ہے۔ ۱۰ خوراک قیمت عہ۔
(۱۱۵) قیروطی آرد کرسنہ - چھپیڑہ - پیلی - سینہ -

پہلو - ان اعضاء کے دردوں کی بے نظیر دوا ہے۔
دومہ کو بھی بہت مفید ہے۔ درد میں درد کی جگہ - اور

دومہ میں سینہ اور گلے پر مالش کی جاتی ہے۔
۳۰ تولہ قیمت عہ۔

برشعش - دیکھو نمبر ۱۲۰۔

کشتہ قرن الاہل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۶۔

نمونہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کے لئے - ہیداز - عذاب - سہتاں - خطی -
۵۴ وڈباں - محل جفٹہ - اصل السوس - پرستیا و شش -
انجیر زرد - مکوہ خشک -

مالش کے لئے - زعفران - ایلو - تارپین کاتیل - توم -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - درد کی جگہ اس کی مالش مفید ہے۔ بلتی کمپنی کی
مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۶۔

فاسفورس کاتیل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۶۔

(۱۱۶) کشتہ قرن الاہل - پیلیوں کے درد میں مفید ہے۔ بلغمی
کھانسی اور دومہ کو دور کرتا ہے۔ اس کا ہر دینی استعمال

خنازیری گلیٹیوں اور موجو اسیر کے متوں کو تحلیل کرتا ہے۔
۹ ماشہ قیمت عہ۔

لعوق نرلی آب تر بوڑوالا - دیکھو نمبر ۱۱۸۔

لعوق سہتاں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۶۔

قیروطی آرد کرسنہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۶۔

سین

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سہطان سوختہ - سریشم ماہی - گدھنی کا دودھ - بکری کا
کا دودھ - گلر نامی کا پانی - تر بوڑکا پانی - پوست شقائق -

تنخم خشتاش - کہربائے شمی - موتی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

حیاتین - سل اور دق کیلئے طبی کمپنی کی خاص دوا ہے۔
عطیہ نقان الملک حکیم نابینا صاحب - دیکھو نمبر ۱۲۰۔

(۱۱۷) سل کا عرق - سل - دق اور چرنے بخار کے لئے

یہ بھی ایک بہترین دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت للہ۔
 (۱۱۸) لعوق آب نیشکر والا۔ سل اور سل کی کھانسی
 اور معمولی خشک کھانسی میں مفید ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت علم۔
 (۱۱۹) خمیرہ ابریشم شیرہ عتاب والا۔ سل۔ دق۔ خشک
 کھانسی اور گرم نزلہ میں فائدہ مند ہے۔ اور مالغولیا
 کو بھی مفید ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۰) قرص سلطان کافوری۔ سل اور دق کی مخصوص
 دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت علم۔
 کشتہ طلا خرد۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۲۸۔
 کشتہ طلا مرواریدی۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۲۶۔
 کشتہ یاقوت۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۴۱۔
 لعوق نرلی آب تربوز والا۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۰۸۔

دل کی بیماریاں

دل کی دھڑکن خفقان غشی اور کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

تخم رجاں۔ تخم فرجشک۔ گل سیوتی۔ گل گڑب۔ گادزبا۔
 گل گادزباں۔ مشک۔ قعبر۔ موتی۔ سیب۔ گاجر۔
 مندل سفید۔ انار شیریں۔ یاقوت۔ زمرہ۔ سنترہ۔
 ناشپاتی۔ زہر مہرہ۔ بنسوجن۔ دروغ عقربی۔
 الہنجی خرد۔ عطر حنا۔ عطر موتیا۔ بالچھر۔ زعفران۔
 دھنیا۔ ابریشم مقرر۔ چاندی کے ورق۔ سونے
 کے ورق۔ بادرنجبویہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

روح پرورد (چاندی کا کشتہ) مفترج اور مقوی قلب
 ہے۔ اور طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲۶۔
 اصلی موتی کا کشتہ۔ دل کی ان بیماریوں میں مفید
 ہے اور طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۴۱۔
 شیفائی۔ دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ طبی کپنی کی

مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔
 شربت نمبند۔ بہت مفترج ہے اور طبی کپنی کی
 مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۔
 روح الارواح (سونے کا کشتہ) نہایت مقوی
 قلب ہے۔ طبی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲۶۔
 شربت فاسفورس۔ دل کی کمزوری کی بہترین دوا
 ہے اور طبی کپنی کی مخصوص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲۶۔
 حیاتین۔ مقوی قلب ہے۔ طبی کپنی کی مخصوص دوا
 ہے۔ دیکھو نمبر ۳۲۔
 (۱۲۱) خمیرہ مروارید خاص۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔
 مفترج قلب بہت زیادہ ہے۔ میعاد سی بخار (ٹائیفاؤڈ
 فیور) موتی جھرہ اور چپک کے بخار میں خاص طور پر مفید
 ہے۔ ۳ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۲) خمیرہ مندل ترش ورق طلا والا۔ گرمی کے اختلاج
 اور خفقان کو مفید ہے۔ مفراوی تے۔ نکسیر اور
 مفراوی دستوں کو بھی روکتا ہے۔ ۳ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۳) مفترج بارود۔ اختلاج قلب۔ دل کی گرمی اور باہواری
 اتام کی زیادتی میں فائدہ مند ہے۔ نکسیر کو بھی روکتا ہے۔
 ۵ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۴) مفترج یاقوتی معتدل۔ عام کمزوریوں اور بالخصوص
 دل و دماغ کی کمزوری کو خواہ کسی مرض اور کیسے ہی مادہ
 سے جو بہت جلد دور کرتا ہے۔ امراض رحم اور دستوں
 کے مرض میں بھی مفید ہے۔ اور اصلی حرارت کا محافظ
 ہے۔ ۳ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۵) جواہر مہرہ۔ دل کے دوروں اور دل کی ہر قسم کی کمزوریوں
 کو چند روز میں دور کر دیتا ہے۔ سخت بیماریوں کے بعد جسم
 میں جو عام کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی نہایت
 مفید ہے۔ دماغ کا بھی مقوی ہے۔ ۶ خوراک قیمت علم۔
 (۱۲۶) کشتہ طلا مرواریدی۔ مقوی قلب ہے اور تمام اعضاء
 رومیہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اس کشتہ میں خاص بات یہ
 ہے کہ مریض کی طاقت قائم رکھنے کے لئے سل اور دق کے
 مرض میں بھی اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔
 ۳۰ خوراک قیمت علم۔

(۱۴۱) کشتہ یا قوت - منقترح قلب ہے اور جنوں - مرگی - خفقان - سل - دق - ران بیماریوں میں مفید ہے - ۲۲ خوراک قیمت ۷۷
(۱۴۲) خمیرہ ابریشم سادہ - منقترح ہے اور خفقان بارد کو مفید ہے - بالائیوں کے مہرانی کو فائدہ مند ہے - ۱۰ خوراک قیمت ۷۷
(۱۴۳) شربت و ۱۰ مکڑ - منقترح جی ہے اور بلقن بھی -

۲۰ خوراک قیمت ۷۷
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا - منقترح اور مقوی قلب ہے ۱۱۹
خمیرہ ابریشم خمیرہ کتاب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۱۹
خمیرہ گاؤز باں غبری - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۱۹
خمیرہ گاؤز باں غبری جو اہر والی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۱۹
خمیرہ ابریشم عود مصطفیٰ والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۵
خمیرہ گاؤز باں غبری جودار و صلیب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۵
دواء المسک بارد سادہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۳

دواء المسک بارد جواہر والی - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۳
دواء المسک معتدل سادہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۳
دواء المسک معتدل جواہر والی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۶
جوارش ۲۰ غبری - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۳
ہلید مرے - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۳
عرق الایچی خاص - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۳
عرق کلاب قسم اول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۱
نوشہ لدوئے لالوی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۷
کشتہ طلاخرد - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۸
کشتہ شیب - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۵
کشتہ زمرد - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۱۸

دل کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

عطر کلاب کی بالش - منڈال سفید - مشک اور زعفران کا ٹخنہ -
دارچینی - اگر - وچ ترکی - زرنبا دار مصطفیٰ کا لیپ -

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی -

شفائی - دل کے درد کو اس کی بالش مفید ہے - طبی کینی کی

(۱۴۴) دواء المسک معتدل جواہر والی - دل - جگر اور معدہ کو طاقت دیتی ہے - بہت زیادہ مقوی معدہ و جگر اور منقترح قلب ہے - ۳ خوراک قیمت ۷۷
(۱۴۵) پیٹھ مرے - منقترح ہے دل و دماغ کی گرمی کو دور کرتا ہے - فی سیر ۷۷

(۱۴۹) منقترح کبیر - گہرا بٹ - خفقان اور معدہ - دل - جگر - تلی - رحم کی بیماریوں اور وجع مفاصل (گٹھیا) میں مفید ہے - ۳ خوراک قیمت ۷۷

(۱۳۰) منقترح اعظم - خفقان اور دل کی بہت سی شکایتوں اور سوداوی بیماریوں میں مفید ہے - اس کے علاوہ وبائی امراض میں بھی فائدہ مند ہے - ۳ خوراک قیمت ۷۷
(۱۳۱) منقترح شیح الزلیس - شیح بوعلی بن سینا کے تجربات سے ہے - خفقان گرم - تب دق - گہرا بٹ - سوداوی تبخیر اور عام کمزوری کے لئے بہترین منقترح ہے - ۳ خوراک قیمت ۷۷

(۱۳۲) جوارش شاہی - دل کی دھڑکن اور معدہ و جگر کی تبخیر کو فائدہ مند ہے اور منقترح قلب بھی ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۷۷

(۱۳۳) جوارش شہنشاہی غبری - مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ یہ جوارش کل اعضا دریب کی مقوی بھی ہے - ۳ خوراک قیمت ۷۷

(۱۳۴) انتاس مرے - مقوی قلب اور منقترح ہے - تب فی سیر ۷۷
(۱۳۵) گزر مرے - منقروح قلب اور دافع تبخیر ہے - قیمت ۷۷ سیر -

(۱۳۶) سیب مرے - اختلاج قلب اور غشی میں مفید ہے - قیمت ۷۷ سیر
(۱۳۷) ناشپاتی مرے - سیب کے مرے کے قائم صفت م ہے - قیمت ۷۷ سیر

(۱۳۸) عرق غبر - ہر قسم کی کمزوری کا بہترین علاج ہے - منقروح اور مقوی دل بھی ہے - ۱۲ خوراک قیمت ۷۷

(۱۳۹) شربت انگور شیریں - منقروح قلب ہے - ۴۰ خوراک قیمت ۷۷
(۱۴۰) شربت سیب شیریں - یہ بھی منقروح قلب ہے - فرق اس قدر ہے کہ شربت انگور شیریں کسی قدر گرم ہے اور شربت سیب نسبتاً سرد ہے - ۴۰ خوراک قیمت ۷۷

حب کبد - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۹۹۔
جوارش کونی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۷۔
جوارش جالینوس - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۸۹۔
مجنون ناخوہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۸۔
جوارش لباسہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۲۔

پیٹ کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سوڑے کی بوتل - بادیان - تخم کثوث - انبتون - زیرہ سیاہ -
تخم کرفس - مقطعلی - (برگ ستاویں) - پوست ہلیڈ زرد -
سونٹھ - اور کالے نمک کاسفوت (نوسا اور کھاری
نمک - ہینگ - پودینہ خشک -
رانی کاپیتسٹر - پیٹ پر گرم پانی کی بوتل پھیرنا - تھ کرنا -

مرکب دوائیں جو بتی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - درد شکم کو مفید ہے - بتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔
دیکھو نمبر ۱۵۔

طلسمی کیپسول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۔

واحدی صاحبک چورن اکیرعدہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۷۔
(۱۴۷) جوارش کونی - پیٹ کے درد کو دور کرتی ہے - ریاح کو
تحلیل کرتی ہے - اور بدبھمی کی خاص دوا ہے -

۳۰ خوراک قیمت عدد۔

(۱۴۸) جوارش کونی سہل - فوائد بشرح صدر ہیں - اس کے

علاوہ یہ جوارش دست آور بھی ہے - اور پتی اچھلنے کی

نکایت میں خاص طور پر مفید ہے - ۳۰ خوراک قیمت عدد۔

(۱۴۹) زنجبیل مرتے - پیٹ کے ریاحی درد اور ضعف معدہ کو

مفید ہے - بادی چھانٹ بھی ہے - قیمت عدد سیر

(۱۵۰) نمک مرکانگ - پیٹ کے ریاحی درد اور اچھارے

کو دور کرتا ہے - ہاضم ہے - بادی کو تحلیل کرتا اور بھوک

لگاتا ہے - پڑانی بدبھمی کی بہترین دوا ہے -

۸۰ خوراک قیمت عدد۔

جوارش زنجبیل - درد شکم کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۶۔

مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵۔
مجنون ناخوہ - دل کے درد میں کھانے کی دوا ہے۔
دیکھو نمبر ۲۰۸۔

مفترح کبیر - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۹۔

معدہ کی بیماریاں

پیٹ اچھڑنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سوڑے کی بوتل - بادیان - تخم کثوث - اجو آبن دبی -
زیرہ سیاہ - سونٹھ - ہینگ - تخم کرفس - سوڑے
کے بیج - زنجبیر - کچری - چاروس نمک -

مرکب دوائیں جو بتی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - اچھارہ کو دور کرتی ہے - بتی کمپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵۔

معدہ نواز کیپسول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۔

ہاضمہ کی دوا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۷۔

واحدی صاحبک چورن اکیرعدہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۷۔

(۱۴۷) حب حلیت - پیٹ کے ریاحی درد اور اچھارہ میں

بہت مفید ہے - تکلیف دہ ریاح (بائے) کو بہت

جلد خارج کر دیتی ہے - ۱۲ دن کی خوراک قیمت عدد۔

(۱۴۸) سفوف الاطلاح - اس کے دو فائدے بہت

زبردست ہیں - غلیظ سے غلیظ ریاح کو خارج کرتا

ہے - بھوک بہت تیزی کے ساتھ لگاتا ہے -

۲۰ خوراک قیمت عدد۔

(۱۴۹) جوارش زنجبیل - نفخ اور گرانی معدہ - ضعف

ہضم اور قزاق میں بہت فائدہ کرتی ہے - پیٹ بڑھنے

نہیں دیتی - اور ریاحی درد شکم کو دور کرتی ہے -

۴۰ خوراک قیمت عدد۔

سفوف نمک سیلانی - نفخ شکم میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۵۱۔

معدہ نواز کیسپول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۔
 واحدی صاحب کی چورن اکسیر معدہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۔
 (۱۵۱) کشتہ تالیس - کھانے کو اس قدر جلد ہضم کرتا ہے کہ ادا ہو کر
 کھایا اور ہر جھوک لگی گئی۔ کھن اور نقیل سی نقیل
 چیزیں بھی اس کے استعمال سے ہضم ہو جاتی ہیں۔
 اور ریاح کا توجہ میں نشان بھی نہیں چھوڑتا۔ ہاضمہ
 کو قوی کرنے کے بعد بدن میں خون کی مقدار اس درجہ
 بہتر ہا دیتا ہے کہ وزن کرانے پر سببوں کا فرق نظر
 آنے لگتا ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت ۷۔
 (۱۵۲) کشتہ مرگانگ - آلات ہضم (کھانا ہضم کرنے کے اعضاء)
 اس کے استعمال سے قوت حاصل کرتے ہیں۔ ریاح
 کے تحلیل کرنے میں بھی نہایت قوی العمل ہے۔ فطوں میں
 آنت یا پانی اترنے کی بیماری میں بھی بہت مفید ہے۔
 مقوی باہ بھی بہت زیادہ ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت ۷۔
 حب کبد - یہ گولیاں جھوک لگاتی ہیں۔ دیکھو نمبر ۱۹۹۔
 حب پیپتہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۰۔
 کشتہ خبث الحدید - مشہی ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۰۔
 نمک مرگانگ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۰۔
 معجون ناسخوہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۸۔
 نمک سلیمانی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۲۔

ضعف معدہ اور ضعف ہضم

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

صنعت فارسی - زیرہ سیاہ - آلابی خرد - دار فلفل - زنجبیل -
 زعفران - مشک - عتبر - ترقی - بادیان - چاروں نمک وغیرہ۔
 مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی۔

ارسطو کا چورن - ضعف معدہ اور ضعف ہضم کے لئے
 طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۳۔
 ہاضمہ کی دوا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۔
 طلسمی کیسپول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۔
 واحدی صاحب کی چورن اکسیر باریک - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۔

عرق گلاب قسم اول - درد شکم کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۱۔
 حب حلتیت - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۲۔
 حب کبد - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۹۹۔
 سفوف الاطلاح - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۵۔

کوڑی کا درد

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

صفراوی میں - زرشک - آونجارا - بادیان - لیموں -
 چھاچھ - اور لیپ کے لئے مندل سفید - گل سرخ -
 لمبا شیر - سماق - دیاجی میں - بادیان - پودینہ خشک
 مصلی - انیسون - الابی خرد - زیرہ سیاہ -
 جدوار - رائی کا بستر۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - کوڑی کے درد میں مفید ہے اور طبی کمپنی
 کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۰۔

بھوک کم لگنا

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پیٹ میں گرمی ہو تو زرشک - آونجارا - بادیان -
 ختم خرد - گل نیلوفر - قند باری انار - لیموں - کچے
 انگور - لوکاٹ - آملی - تکرکہ یہ دوائیں مناسب ہیں۔
 معدہ کی سردی سے ہو تو مصلی - عود تمام - پودینہ -
 نوسا در - چاروں نمک - تونٹھ - ہینک وغیرہ مفید
 ہوں گی۔ کئی دونوں صورتوں میں کم کھائیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی۔

یشفائی - کئی اشتہا کی شکایت میں مفید ہے۔ طبی
 کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۰۔
 ہاضمہ کی دوا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۔
 ارسطو کا چورن - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۳۔

کشتہ نقرہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۲۔
کشتہ نقرہ جدید - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۱۔

متلی اور تے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

زرنک - آلو بخارا - پودینہ - اہلی - لیوں - پوست ترنج -
سرکہ - سماق - انار دانہ - الائچی خرد - اورنگ کا گرم
پانی ملا کرتے کرانا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شفا فی - متلی اور تے میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا
دیکھو نمبر ۱۰۱۔

(۱۵۷) سکجین سادہ - تے اور متلی میں مفید ہے - جگر کی گرمی کو
دور کرتی ہے - ۴۰ خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۵۸) سکجین لیوں - فوائد بہ شرح صدر ہیں - ۴۰ خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۵۹) جوارش قمر بندی - صفراوی تے میں فائدہ مند ہے - اور
صفرا کو دستوں کی راہ خارج کرتی ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۶۰) حب پیستہ - تے اور متلی کو دور کرتی ہے اور ہاضم ہے -
ہیضہ کے آیام میں اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا

ہے - ۴۰ دن کی خوراک قیمت ۷۰۔

عرق الائچی خاص - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۳۔

عرق گلاب قسم اول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۱۔

خمیر فندل ترش ورق طلا والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۲۔

ہیضہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

سرکہ - لیوں - کافور - نوسا در - چونہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفا فی - ہیضہ میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے -

دیکھو نمبر ۱۰۱۔

روح پرور (چاندی کا کشتہ) ایضاً - دیکھو نمبر ۱۰۲۔

معدہ نواز کیپول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۰۱۔

شفا فی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۰۱۔

اصلی موتی کا کشتہ ضعف معدہ کو مفید ہے - طبی کمپنی کی

مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۰۱۔

معجون موتیا کھان - ضعف معدہ کو فائدہ مند ہے

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۰۲۔

(۱۵۳) جوارش آل ملہ غیری - معدہ اور دل کو طاقت دیتی

ہے - دستوں کو روکتی ہے - جگر کی گرمی نکالتی ہے -

۵ خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۵۴) سفوف نمک سلیمانی - ہاضم ہے - مقوی معدہ ہے -

جھوک رکھتا ہے اور کاسہ سرخا ہے -

۲۴ دن کی خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۵۵) کشتہ لیشب - مقوی معدہ دل ہے - دستوں

میں مفید ہے - ۴۸ خوراک قیمت ۷۰۔

(۱۵۶) فوٹار وئے لولومی - ہاضم اور مقوی معدہ ہے -

معدہ کے دستوں کو روکتی ہے اور دل کو بہت

زیادہ طاقت دیتی ہے - ۵ خوراک قیمت ۷۰۔

جوارش جالینوس - ضعف معدہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۵۹۔

کشتہ خرب الخمدید - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۹۰۔

کشتہ تالمیسر - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۱۔

معجون ناخواہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۸۔

حب کبد - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۹۹۔

حب پیستہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۰۔

کشتہ مرگائنگ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۲۔

نمک مرگائنگ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۱۔

عرق الائچی خاص - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۳۔

عرق گلاب قسم اول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۱۔

دواء المسک معتدل سادہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۲۔

دواء المسک معتدل جواہروالی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۲۔

کشتہ فولاد - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۱۔

کشتہ فولاد سونے چاندی والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۲۔

کشتہ فولاد سرد - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۳۔

عصارہ ربوند - آیوا - شمع مفل - حب التیل - کالانک -
برگ سنا مکئی - آملی - اسپنول مسلم - سونٹھ - ترید -
سورنجان - تخم ہیدانجیر - تینوں ہڑیں - سقونیا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

قبض کشا دوا - دست آور ہے - طبی کمپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۸۔

روح معده - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۔

ارسطو کا چورن - ایضاً دیکھو نمبر ۱۳۔

فاسفورس کا تیل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۔

(۱۶۵) حب تنکا ر - دائمی قبض اور پیٹ کے بھاری پن
کو دور کرتی ہے - ۱۰ تولہ قیمت عدہ

(۱۶۶) روغن ارندی (کسٹ آیل) مسہل بنم ہے -

۲۰ تولہ قیمت عدہ

(۱۶۷) روغن زیتون - دودھ میں ملا کر پینے سے قبض - نفع

ہوتا ہے - مالش کرنے سے نرم تحلیل ہوتا ہے -

۸ تولہ قیمت عدہ

اطر لیل ملین - دست آور ہے - دیکھو نمبر ۱۷۔

ملین دوا - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۔

روغن بادام شیریں - قبض کشا ہے - دیکھو نمبر ۱۵۔

عرق گلاب قسم اول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۔

روغن گل قسم اول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۔

شربت ورد مکوار - ایضاً دیکھو نمبر ۱۳۔

جوارش ترمہندی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۹۔

شربت ارزانی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۳۔

دست آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بادیان بریاں - حب الاس - تخم خرف - دانہ الائجی خورد -

پودینہ خشک - مصطکی - آکھ - کوکثر - افیون -

مروارید - یشب - زہر تھرہ - سماق - زرد زہر - بھاشیہ -

اتار دانہ - بیلگری - زہر سفید - تہی - عود حنم -

(۱۶۱) عرق گلاب قسم اول (یا مرکب القوی) ہیفہ میں

مفید ہے - اور معدہ - دل - جگر - امعاء (آنتیں) -

ان اعضاء کی تقریباً ہر ایک شکایت میں کام آتا

ہے - چونکہ اس عرق میں متفادہ قوتیں کام کرتی ہیں -

یعنی اگر دست آور ہے ہوں تو یہ قابض ہے - قبض

بڑا ہوتا ہے - اس لئے اس عرق کو مرکب القوی

بھی کہتے ہیں - ۱۰ خوراک قیمت عدہ -

حب پیپتہ - دیکھو نمبر ۱۶۔

پیٹ کی سختی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

آجوان دیسی - ریوند چینی - سونٹھ - تخم کرنس - بادیان -

انیسون -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل - پیٹ کی سختی کو دور کرتا ہے -

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۸۔

(۱۶۲) جوارش لباسہ - مضم ہے - پیٹ کو بڑے نہیں

دیتی - بدن کی رطوبتوں کو خشک کرتی ہے - ۲۰ خوراک قیمت

(۱۶۳) صفا دجالینوس - پیٹ کے درم اور پیٹ کی سختی

کو تحلیل کرتا ہے - ۱۵ تولہ قیمت عدہ

(۱۶۴) روغن مصطکی - معدہ کی سختی کو مالش کرنے سے مفید

ہے اور مقوی اعصاب ہے - ۱۲ تولہ قیمت عدہ

جوارش زنجبیل - پیٹ کی سختی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۔

حب کبد - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۹۔

کشتہ تانیر - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۱۔

آنتوں کی بیماریاں

قبض رہنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

المقاس - ترنجبین - شکر خشک - شکر ترخ - ریوند چینی -

شفا فی - معمولی دستوں میں بھی مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۵۱۔

طلمسی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۔

(۱۴۲) نوشدارو کے سادہ - ہاضم ہے - مقوی معدہ ہے - اور

معدہ کے دستوں کو روکتی ہے - ۳۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۴۵) جوارش آملہ - صفراوی دستوں اور اختلاج قلب میں

فائدہ مند ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۴۶) جوارش مصطلکی - دستوں کو فائدہ مند ہے -

۲۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۴۷) بھی مڑے - دستوں کو مفید ہے اور مفرح قلب ہے -

قیمت ۵۔ سیر -

(۱۴۸) جوارش انارین - صفراوی دستوں کو روکتی ہے -

اور معدہ و جگر کی حرارت دور کرتی ہے -

۲۰ خوراک قیمت ۵۔

مالتی بسنت - دستوں میں مفید ہے دیکھو نمبر ۱۶۹۔

جوارش عود شیریں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۹۔

بیچش

مفرود وائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

ریشہ خلمی - حب آلاس - بیلگری - انجبار - تخم کنوچہ -

مرد و پھلی - تینوں بڑے بھنی ہوئی - بہت اند -

اسچنول - تخم بارتنگ - تخم ریحان - خلمی -

گاؤزبان - دھبی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

بیچش کی گولیاں - بیچش کے لئے طبی کمپنی کی خاص

دوا ہے - دیکھو نمبر ۵۱۔

طلمسی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۔

شفا فی - ایضاً دیکھو نمبر ۵۱۔

(۱۴۹) سفوف ملین - غیرستی بیچش میں مفید ہے -

۲۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۸۰) بیلگری مڑے - فائدہ بشرح مدد ہے - قیمت ۵۔ سیر -

پوست سنگدان مرغ - زرشک - تخم تویر - گندار -

محل دھاوا - خروتب شامی - ہلیدہ بریاں - بربخ سالی -

مغز خستہ انبہ - مغز خستہ جامن - مغز کنول گڑ -

تخم بارتنگ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

ضعف معدہ کے دستوں کیلئے ۱ -

شفا فی - ضعف معدہ کے دستوں میں مفید ہے -

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۵۱۔

طلمسی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۔

(۱۶۸) تو تبا کے کبیر - سنگرہنی (ضعف معدہ اور دستوں

کی پُرانی شکایت) کی خاص دوا ہے - دن کے

تیسرے درجہ میں جو دست آتے ہیں انہیں بھی

مفید ہے - ۱۲ خوراک قیمت ۵۔

(۱۶۹) مالتی بسنت - آنتوں اور معدہ کی کمزوری کے

دستوں میں مفید ہے - مقوی معدہ بھی ہے -

۳۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۷۰) معجون پوست سنگدان مرغ - ضعف معدہ

اور ضعف معدہ کے دستوں میں مفید ہے -

۲۲ خوراک قیمت ۵۔

(۱۷۱) جوارش مصطلکی بننے کلاں - ضعف معدہ اور

معدہ کے بلغمی دستوں کو دور کرتی ہے - منہ سے

رال بہنے اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے -

مقوی معدہ و جگر بھی ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۷۲) جوارش عود شیریں - ہاضم ہے اور معدہ کے

دستوں کو مفید ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۵۔

(۱۷۳) عرق الاچھی خاص - دستوں میں مفید ہے -

مقوی معدہ و دل اور مفرح قلب ہے -

۱۲ خوراک قیمت ۵۔

نوشدارو کے لولوی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۶۔

کشتہ لیشب - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۵۔

جوارش آملہ غبری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۳۔

معمولی دستوں کے لئے ۵۔

(۱۸۱) شربت انجبار - خون کو بند کرتا ہے۔

۴۰ خوراک قیمت عہہ
(۱۸۲) قرص زرنج - پُرانی جیش اور آنتوں کے زخم کو اس کی پیکاری مفید ہے۔ اتولہ قیمت عہہ
روغن ازندی - سدی پیش کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۔

بواسیر

مغرو دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

رسوت - گوگل - تخم کثوث - انیتون - لوہے کا میل -
تخم گندنا - استیقل - مغز تخم تیب - مغز تخم بکان - تیولا
ہٹریس - انجبار - لکڑندہ بولی - خوابانی۔

مرکتب دوائیں جو طبی کیمی سے ملیں گی۔

بادی بواسیر کے لئے ۱۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - بادی بواسیر
میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۔

روح معدہ - بادی بواسیر میں ناندہ مند ہے۔ طبی
کیمی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۔

قبض کشا دوا - قبض دائمی کو دور کرتی اور بادی بواسیر کو
مفید ہے۔ طبی کیمی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔

(۱۸۳) اطریفیل مقل - (گوگل کا اطریفیل) قبض باسوری اور
خونی بواسیر کی خاص دوا ہے۔ ۴۰ خوراک قیمت عہہ۔

(۱۸۴) معجون فنجوش - مقوی امعاء (آنتیں) اور دافع
بواسیر ہے۔ ۲۲ خوراک قیمت عہہ۔

(۱۸۵) حب خبث الحدید - (لوہے کے میل کی گولیاں)۔
پُرانی ریاحی بواسیر کو مفید ہیں۔ خونی بواسیر میں بھی

فائدہ کرتی ہیں۔ پرانے سوزاک کو بھی دور کرتی
ہیں۔ ۳۰ تولہ قیمت عہہ۔

(۱۸۶) معجون مقل - بادی بواسیر کو زیادہ مفید ہے اور خونی
بواسیر کو بھی نفع پہنچاتی ہے۔ ۵۰ خوراک قیمت عہہ۔

(۱۸۷) روغن عقرب - بواسیری متوں اور پتھری کے لئے
بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ ۲۰ تولہ قیمت عہہ۔

(۱۸۸) مرہم سائیدہ چوب نیب - بواسیر کے متوں اور خشک
کھجلی کا خاص مرہم ہے۔ متوں کی خارش کو بھی دور کرتا
ہے۔ ۱۵ تولہ قیمت عہہ۔

(۱۸۹) جوارش جالینوس - بے حد کاسریاح ہے اس لئے ریاحی
بواسیر کو بہت زیادہ مفید ہے۔ اور معدہ کی تقریباً ہر شکایت

میں فائدہ مند ہے۔ نہایت باضم اور مقوی معدہ و
امعاء (آنتیں) بھی ہے۔ سبھ کی بدبو بھی دور کرتی ہے۔

۴۰ خوراک قیمت عہہ۔

(۱۹۰) کشتہ خبث الحدید - جاذب رطوبات بدن ہے۔

ریاحی بواسیر میں مفید ہے۔ غذا کو سہم کرتا اور ریاح
کو تحلیل کرتا ہے۔ فتق (فوطہ میں آنت اُترنا) قیلہ الماء

(فوطہ میں پانی اُترنا) ان دونوں شکایتوں میں بہت
مفید ہے۔ بالوں کی سیاہی بھی قائم رکھتا ہے۔

ڈیڑھ تولہ قیمت عہہ۔

کشتہ قرن الایل - بواسیری متوں پر لگایا جاتا ہے۔
دیکھو نمبر ۱۶۔

اطریفیل کبیر - ریاحی بواسیر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔
خونی بواسیر کے لئے ۱۔

روح معدہ - خونی بواسیر کو مفید ہے۔ طبی کیمی کی
مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۔

(۱۹۱) نمک بواسیر - خونی بواسیر کی خاص دوا ہے۔
۲۲ خوراک قیمت عہہ۔

(۱۹۲) معجون خبث الحدید - معدہ اور آنتوں کی رطبت
جذب کرتی اور طاقت پہنچاتی ہے۔ خونی بواسیر

میں کام آتی ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہہ۔
(۱۹۳) مرہم مازو - خون پھینکنے والی رگوں میں سکلن

پیدا کر کے بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے۔ اور اس
کام کے لئے متوں پر لگایا جاتا ہے۔

۳۰ تولہ قیمت عہہ۔

معجون فنجوش - خونی بواسیر کو مفید ہے۔ دیکھو
نمبر ۱۸۔

اطریفیل مقل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۳۔
مرہم سائیدہ چوب نیب - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۸۔

آنتوں کا درد اور قولنج

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہلید - بیلہ - آملہ - گوگل - مقطعلی - شہر خشت - صمغ فارسی -
شیطرح ہندی - آجوائن دیسی - انیسون - تخم کرس -
زیرہ سیاہ - بادیان - گل سرخ - تخم کثوث - ہتنگ -
سونف - آجوا -

مرکب دوائیں جو ملتی کمپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - آنتوں کے
درد کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۲۱ -
قبض کش دوا - ایضاً - یہ ملتی کمپنی کی مخصوص دوا
ہے - دیکھو نمبر ۱۲۰ -

حب حلیتیت - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۲
حب تنکار - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۵
ضما دجالینوس - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۳
جوارش زنجبیل - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۶
جوارش جالینوس - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۹
جوارش کونی - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۳۰
جوارش کونی سہل - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۳۸
عق کلاب قسم اول - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۱
منک مرگانگ - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۵۰
کشتہ خبث الحديد - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۹۰
زنجبیل مرتبے - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۹
سفوف الاطاح - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۵
برشعشار - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۲۴
روغن ارزندی - ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۶

آنتوں کے کیڑے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کیند - برگ نیب - تلیم - باؤ برگ - باؤ کنبہ جانیل -
قطر تلخ - شحم خظل - مغز تخم شفاو - آیلو - افستین -
بلاس پاپڑہ -

مرکب دوائیں جو ملتی کمپنی سے ملیں گی۔

قبض کش دوا - پیٹ کے کیڑوں کو نکالتی ہے -
ملتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۲۸ -
(۱۹۴) اطریفیل دیدان پیٹ کے کیڑوں کی خواہ وہ چھوٹے
ہوں یا بڑے نہایت مفید دوا ہے -
۲۰ خوراک قیمت ۲۰ -
روغن ارزندی - پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرتا ہے -
دیکھو نمبر ۱۶۶ -

پتہ اور جگر کی بیماریاں

جگر کا ورم اور حرارت

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

تخم کاسنی - سبز کاسنی - کوہ خشک - کوہ سبز - زرشک -
بج کاسنی - تخم خیارین - گل بنفشہ - بادیان - مؤیر سفہ -
تخم کثوث - برنجاسفت - یہ دوائیں پینے کی ہیں -
الکتاس - جگہ آٹا - گل بابونہ - اکلیل الملک - بالچتر -
مرکتی - ناگ موٹھ - جدوار - زعفران - رسوت -
گل سرخ - یہ دوائیں لیسپ کی ہیں -

مرکب دوائیں جو ملتی کمپنی سے ملیں گی۔

طبعی کیپیول - ورم جگر اور حرارت جگر کو مفید ہے -
ملتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۶۷ -
(۱۹۵) قرص زرشک - جگر کی گرم بیماریوں اور تپ عرقیں
مفید ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۲۰ -
شربت بزموری معتدل - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۰ -
معجون دبیدالورد - ورم جگر کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۰۵ -

ہے۔ پیٹ کے اچھارے اور معدہ و جگر کے اچھارے اور
معدہ و جگر کے درد کی خاص دوا ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔
اور کاسر ریا ہے۔ ۴۰ دن کی خوراک قیمت عدد
جوارش لباسہ۔ جگر کی سختی میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۲۔
ضما دجالینوس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۳۔
کشتہ فولاد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۴۔
معجون ناخواہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۵۔

جگر کی کمزوری

مفر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

زردشک۔ موزینٹ۔ زرنباہ۔ ذارجینی۔ باپھر۔ زعفران۔
مشک۔ عتیر۔ ورق نعروہ۔ مباحشر۔ جی۔ انار۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون الکسیر بدن۔ جگر کی کمزوری
میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۶۔
معجون کا یا پلٹ۔ یہ بھی کمزوری جگر کو دور کرتی ہے۔
دیکھو نمبر ۱۶۷۔

واحدی صاحب کا چورن الکسیر معدہ۔ جگر کو طاقت
دیتا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۸۔

روح معدہ۔ مقوی جگر ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا
ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۹۔

روح الارواح (سولنے کا کشتہ) مقوی جگر ہے۔
طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۰۔

روح پرور (چاندی کا کشتہ) مقوی جگر ہے۔
طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۱۔

ارسطو کا چورن۔ مقوی جگر ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص
دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۲۔

(۲۰۰) دواء المسک معتدل سادہ۔ دل۔ جگر اور معدہ کو
طاقت دیتی ہے۔ غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اختلاج قلب
کو مفید ہے۔ ۱۰ خوراک قیمت عدد

(۲۰۱) کشتہ فولاد۔ اس کے استعمال سے معدہ اور جگر کا

دواء المسک بار و سادہ۔ درم جگر۔ حارث
جگر اور ضعف جگر کو فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۳۔
جوارش انارین۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۴۔
جوارش آملہ عنبری۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۵۔

جگر کی سختی

مفر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

آذر۔ انستین۔ موزینٹ۔ مصطکی۔ تخم کثوث۔
برنجاسق۔ بچ بادین۔ لوت در۔ رلیو ندینی۔
زعفران۔ باپھر۔ تخم خربزہ۔ تخم کرکس۔ تخم شبت۔
جہینہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون الکسیر بدن۔ جگر کی سختی
میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۶۔

فاسفورس کاتیل۔ یہ بھی جگر کی سختی کو جگر پر مالش
کرنے سے مفید ہے۔ اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا
ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۷۔

فاسفورک کریم۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے
اور فائدہ بشرح صدر ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔

(۱۹۶) قرص غافق۔ جگر کی سختی۔ جگر کے بلغمی بخار اور
دوسرے مچرانے بخاروں میں بہت زیادہ مفید

ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت عدد
(۱۹۷) دواء الکرم کبیر۔ سوزالغنیہ (مرض استسقاء کا

پیش خیمہ) استسقاء (جلد ہر جگر کی سختی۔ غلظت طحال۔
(تقی کا بڑھ جانا) ان سب بیماریوں کی مشہور دوا ہے۔

۲۴ خوراک قیمت عدد
(۱۹۸) سکجین بزروری۔ جگر کی سختی۔ اور جگر اور تلی کے بخار

میں مفید ہے۔ پیشاب کھل کر لاتی ہے۔
۴۰ خوراک قیمت عدد

(۱۹۹) حب کبد نو سادہ۔ جگر کی سختی اور جگر کے بڑھنے
میں بہت مفید ہے۔ غذا کی نالیوں کو صاف کرتی

تخم کشوث - برنجاسف - شرکاشعی - بنجاوہان - ہنہراج -
زعفران - لاکھ دھلا ہوا - دیونہ چینی - عصارہ روہند -
زنجبیل - کلونجی - اجوائن دلی - برگ سویہ - افستین -
آب گھیکرار - اساردن - تربد - لوہے کا بھجا ہوا پانی -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی -

شفا فی - استقاء میں مفید ہے - طبی کپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۰ -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - استقاء
میں نامہ مند ہے - دیکھو نمبر ۱۱ -

(۲۰۶) معجون کلکلا سنج - جگر کی سردی اور استقاء میں
میں مفید ہے - مادہ کو پیشاب کی راہ خارج کرتی ہے -
۵۰ خوراک قیمت علم -

(۲۰۷) معجون دمید الورد - استقاء کو مفید ہے - جگر
کے ورم کو تحلیل کرتی اور جگر کی نالیوں کے سدے کھوتی
ہے - ۲۴ خوراک قیمت علم -

(۲۰۸) معجون ناسخو ۵ - معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی
اور سوء القنیہ (استقاء کے ابتدائی حالات) اور

استقاء (جلندہر) میں مفید ہے - دل کے درد
کو کھوتی ہے اور ہاضم و کاسرہ ریاح بھی ہے -
۲۴ خوراک قیمت علم -

بیرقان

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

موتی کے ہرے پتوں کا عرق - کاسنی کے ہرے پتوں کا
عرق - آب انار - آب تربوز - آب کدو - آب پالک -
آب خیار - آلو تھرا - زرشک - تخم کاسنی - تخم خیارین -
گل خندوفر - املی -

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی -

طلسمی کیپسول - بیرقان کو مفید ہے - طبی کپنی کی
مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۶ -

فعل درست ہو جاتا ہے - اور ان اعضاء کی کمزوری
ہمیشہ کے لئے جاتی رہتی ہیں یہ کشتہ خون میں سرخ
ذرات پیدا کر کے بدن کو سرخ و سفید بنا دیتا ہے -
۳۰ خوراک قیمت علم -

(۲۰۲) کشتہ فولاد سونے چاندی والا - مذکورہ بالا کشتہ
فولاد سے یہ کشتہ زیادہ طاقت ور ہے -

۳۰ خوراک قیمت علم -
(۲۰۳) کشتہ فولاد سرد - معدہ اور جگر کو طاقت دینے
کے علاوہ اس کشتہ میں مرض یرقان کو مفید ہونے
کی بھی ایک خصوصی صفت موجود ہے -

۱۰۰ قیمت علم -
(۲۰۴) کشتہ نقرہ - ضعف جگر اور ضعف معدہ کے لئے
اکسیر ہے - پُرانے جریان کو بھی مفید ہے -

۳۰ خوراک قیمت علم -
(۲۰۵) کشتہ نقرہ جدید - مذکورہ بالا کشتہ نقرہ سے یہ

کشتہ زیادہ طاقتور ہے - ۳۰ خوراک قیمت علم -
جوارش زرغونی غنبری عقی جگر ہے - دیکھو نمبر ۱۲ -

دوار المسک معتدل جواہر ایضاً دیکھو نمبر ۱۳ -
دوار المسک بارد سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۴ -

دوار المسک بار جواہر والی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵ -
کشتہ ظلام و اریدی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶ -

کشتہ تابیر - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷ -
جوارش آملہ غنبری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸ -

مفترج کبیر - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹ -
مفترج یا قوتی معتدل - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰ -

نوشداروئے لولوی - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱ -
عرق غنبر - ایضاً دیکھو نمبر ۲۲ -

استقاء

جلندہر

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

برگ کوندی - نفل سیاہ - موہنہ شنف - شیر شتر -

سکجین بزوری - تلی کے درم کو فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۸۔
دوا الکرم کبیر - تلی کے درم اور سختی کو نافع ہے۔
دیکھو نمبر ۱۹۷۔
معجون دبیدالورد - تلی کے درم کو دور کرتی ہے۔ دیکھو نمبر ۳۷۷۔

گردہ کی بیماریاں

پیشاب کی زیادتی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مصطکی - کندر - بزل - اجوائن دیسی - جفت بلوط - جوار۔
قسط شیریں - بید تسیاہ بریاں - ہلکا کابلی بریاں - کھٹ سفید
گلت - حب الآس۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون کبیر بدن - شانہ کی سردی سے
اگر پیشاب زیادہ آئے تو اسے روکتی ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۲۔
شفتائی - کثرت بول پیشاب کی زیادتی کو مفید ہے۔
طب کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۸۔
(۲۱۱) معجون ماسک البول - (پیشاب روکنے والی معجون)
زیادتی سے پیشاب آنے کی بیماری میں مفید ہے۔
۱۰ خوراک قیمت علم

(۲۱۲) معجون کندر - سلس البول - تقطیر البول اور کثرت
بول (ذرا ذرا سی دیر میں اور بار بار) یا قطرہ قطرہ پیشاب
آنا یا مقدار میں زیادہ آنا ان شکایتوں کے دور کرنے
میں عجیب و غریب دوا ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت علم
معجون فلا سفہ - پیشاب کی زیادتی کو مفید ہے۔
دیکھو نمبر ۲۷۴۔

کشتہ پوست بریفہ مرغ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۹۔
جوارش زرخونی سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۶۔
جوارش مصطکی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۶۔
جوارش مصطکی بنجہ کلاں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۱۔

شفتائی - یرقان کو مفید ہے۔ طب کپنی کی مخصوص
دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۸۔
شریت بزوری معتدل - یرقان کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۳۳۔
سکجین بزوری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۸۔
معجون دبیدالورد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۷۔
قرص زرشک - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۵۔
کشتہ فلا سرد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۳۔

تلی کا بڑھنا اور اس کا متورم اور سخت ہونا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

انجیر - برگ جھاؤ - پنج کبر - پنج بادیان - شگامی۔
بادارد - تولی - سہک - خاکستر چوب انگور۔
نخمشبت - اشق - زراوند حرج - زراوند طویل۔
برنجاسف - زعفران - تہاگ - رائی - ترشہ گندک۔

مرکب دوائیں جو طبی کپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کا چورن کبیر معدہ - تلی کو مفید
ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۲۔
تلی کی دوا - تلی کے درم - اچھا رہ اور سختی کی مخصوص دوا
ہے۔ اور طب کپنی کی خاص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۸۔
فاسفورس کا تیل - تلی کو اس کی مالش مفید ہے۔
طب کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۸۔
فاسفورس کریم - یہ بھی تلی پر مالش کیا جاتا ہے اور
تلی کے درم کو تحلیل کرتا ہے۔ طب کپنی کی مخصوص دوا
ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱۳۔

(۲۰۹) ضما و اشق - تلی کے درم کو تحلیل کرتا ہے اور تلی کو
بڑھنے سے روکتا ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت علم
(۲۱۰) ضما و کبریت - سخت اور پتھری تلی اسکے استعمال
سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت علم

مرہم اشق - تلی کی سختی کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۹۶۔
مفترج کبیر - تلی کے درم کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲۹۔
نمک مرکاگ - تلی کی سختی کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۱۔

پہنپاتی ہے۔ اور مقوی باہ بھی ہے۔ ہوراک قیمت ۱۸۹۔
(۲۱۸) کشتہ زمرود۔ ذیابیطس اور دل۔ جگر کی کمزوری کو دور
کرتا ہے۔ مغز قلوب بھی ہے۔ اور مقوی جگر بھی۔

۱۶ خوراک قیمت ۱۷۹۔
(۲۱۹) کشتہ پوست بیضہ مرغ۔ (انڈے کے چھلکے کا کشتہ)
ذیابیطس شکر کی (بیٹے پشاپ کی بیماری) اور جربان طوی
(منی کی نالیوں کے ڈھیلے پڑ جانے سے جو دہات بہتی ہے)
ان دونوں مرضوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ پشاپ
کی یاد آتی کو روکتا ہے۔ ۹ ماشہ قیمت ۱۷۹۔
جوارش انارین۔ ذیابیطس کو مفید ہے۔ پیاس کو
تسکین دیتی ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔
جوارش آملہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۸۔
کشتہ فولاد۔ ذیابیطس میں فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔

گردہ کی پتھری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

حجر الیہود۔ سنگ سراہی۔ کلتھی۔ نلک گنیشیا۔ پتھر چڑی
بوٹی۔ دوقو۔ آلو ابو۔ حب کا کچھ۔ عقرب سوختہ۔ توتی
کامنک۔ توتی کا پانی۔ جو اکھار کو کھرو۔ تخم کرشن۔ جعال بٹی۔
مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

پتھری کی دوا۔ گردہ۔ شانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے۔
طبی کینی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ گردہ شانہ کی
پتھری کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔

(۲۲۰) معجون عقرب۔ پتھری کی مخصوص دوا ہے۔
۱۲ خوراک قیمت ۱۷۹۔

(۲۲۱) کشتہ حجر الیہود۔ گردہ شانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتا
ہے۔ ۹ ماشہ قیمت ۱۷۹۔

(۲۲۲) کشتہ سنگ سراہی۔ (مچھلی کے سر میں جو پتھر ہوتا ہے یہ اس
پتھر کا کشتہ ہے) گردہ شانہ کی پتھری اور ریگ (ریت) کو
نکالتا ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت ۱۷۹۔

جوارش جالینوس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۹۔
کشتہ فولاد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۸۔
کشتہ زمرود۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۸۔

ذیابیطس

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مغز پنبہ دان۔ تخم خشتاش۔ تخم کاہو۔ خشک دھنیا بچاچھ
دہی۔ دہی کا پانی۔ لوکاٹ۔ مکٹا میٹھا اتار۔ پُرانی اینٹ
کا برادہ۔ سندان سفید۔ گلت ر۔ آقا قیا۔ گل ارینی۔
طباشیر۔ بٹہ۔ شادنج عدسی مغسول۔ تخم خرد۔
ست گلو۔ سلاجیت۔ مغز کدو۔ گڑ مار بوٹی۔ جاس
کی گٹھلی۔ فانسہ کی چھال۔ فانسہ۔ کنگھی بوٹی۔ بلا
چھنے آئے کی روٹی۔

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

یشفائی۔ ذیابیطس کو مفید ہے۔ طبی کینی کی مخصوص
دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔

(۲۱۳) قرص ذیابیطس۔ جن لوگوں کے پشاپ میں
شکر آتی ہے اور انہیں پیاس زیادہ لگتی ہے۔
یہ قرص ایسے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔
۲۰ خوراک قیمت ۱۷۹۔

(۲۱۴) قرص گڑ مار بوٹی۔ مرض ذیابیطس کی بہترین دوا
ہے۔ ۷ خوراک قیمت ۱۷۹۔

(۲۱۵) سفوف صندلی۔ گرمی کے ذیابیطس میں مفید
ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت ۱۷۹۔

(۲۱۶) جوارش زرعونی سادہ۔ مرض ذیابیطس کی
جس میں پشاپ زیادتی کے ساتھ آتا ہے۔ اور
پشاپ میں شکر بھی آتی ہے خاص دوا ہے۔ سردی
شانہ سے پشاپ کی زیادتی جو تو اسے بھی مفید ہے۔
۴۰ خوراک قیمت ۱۷۹۔

(۲۱۷) جوارش زرعونی غبری۔ مذکورہ بالا فوائد کے
علاوہ یہ جوارش گردہ۔ شانہ اور جگر کو طاقت بھی

مغزخروٹ - سلاجیت - کیلہ - تخم لمبوں - زردی بیضہ شربت -
مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

معجون مددگار غدود - گردہ شانہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے - دیکھو نمبر ۳۴۲ -
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - ضعف گردہ و شانہ میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۳۴۳ -
لبوب کبیر خالص - مقوی گردہ و شانہ ہے - دیکھو نمبر ۳۴۴ -
معجون فلاسفہ - ایضاً دیکھو نمبر ۳۴۵ -
جوارش زردی غنبری - ایضاً دیکھو نمبر ۳۴۶ -
کشتہ زمرود - ایضاً دیکھو نمبر ۳۴۷ -

مشانہ کی بیماریاں

بلا ارادہ پیشاب نا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

جو تری - کنڈر - مصطکی - جذیدستر - حفصہ بلوط -
زردی بیضہ شربت - تل کے لہو - حرث الحمدیدہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - اس شکایت میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۳۴۸ -

جوارش زردی سادہ - یہ بھی اس شکایت میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۳۴۹ -

جوارش جالینوس - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۰ -

جوارش مصطکی - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۱ -

جوارش مصطکی بنسہ کلاں - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۲ -

معجون فلاسفہ - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۳ -

کشتہ پوست بیضہ مرغ - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۴ -

جوارش زردی سادہ - پتھری کے مرض میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۳۵۵ -

سنگبین زردی - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۶ -

شربت زردی معتدل - ایضاً دیکھو نمبر ۳۵۷ -

گردہ کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بادیان - تخم کرفس - تخم کثوث - انیسوں - پوست خربزہ - تخم خربزہ - تخم سویہ - آلو بالو - دوقو - حب کاکب - گوگھو - اجائن خراستانی - زیرہ سیاہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

پتھری کی دوا - درد گردہ میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۵۸ -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - درد گردہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۳۵۹ -

شفا فی - درد گردہ میں فائدہ مند ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۶۰ -

طلسمی ٹنگیاں - درد گردہ میں مفید ہیں - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۶۱ -

فاسفورس کاتیل - درد گردہ میں اس کی مالش مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۶۲ -

فاسفورک کریم - اس کا فائدہ بھی بہ شرح صدر ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۶۳ -

جوارش کمونی - درد گردہ کو زائل کرتی ہے - دیکھو نمبر ۳۶۴ -

جوارش کمونی سہل - ایضاً دیکھو نمبر ۳۶۵ -

گردہ اور مشانہ کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بھیر کا دودھ - آونٹنی کا دودھ - بہمن سرخ - بہمن سفید - تودری زرد - تودری سفید - مغز تپتہ - مغز بادام -

بستر پر پیشاب کرنا

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

اوپر والی دوائیں اس مرض میں بھی مفید ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ اس شکایت میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۲۔

معجون کندر۔ اس شکایت میں فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۲۱۲۔

معجون ماسک بول۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۱۔

معجون فلاسفہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۴۴۔

جوارش مصطلکی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۶۔

مشانہ کی پتھری

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گردہ کی پتھری کی دوائیں اس مرض میں بھی مفید ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ مشانہ کی پتھری کو توڑتی ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۔

روغن عقرب۔ مشانہ کی پتھری توڑنے کے لئے اچلیل

(عضو مخصوص کا سوراخ) میں ٹپکایا جاتا ہے۔ دیکھو نمبر ۸۷۔

باقی دہی دوائیں جو گردہ کی پتھری میں مذکور ہوئیں۔

سوزاک

منفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بدست فاسلہ شکر۔ تخم خیارین۔ تخم خریزہ۔ گو گھرد۔

گیرد۔ کچے چنے۔ پھٹکری بریاں۔ سنگجرات۔ شاہتوت۔

چراہیت۔ سہجوک۔ منڈی عشبہ مغربی۔ صندل سفید۔

صندل سرخ۔ تنورہ قلمی۔ دانہ لاجپ کلاں۔ دودھ کی لہتی۔

یہ دوائیں کھانے پینے کی ہیں۔

نیلہ تھوٹھ بریاں۔ کتہہ سفید۔ مردار سنگ۔ ترچہ کا

زلال۔ یہ دوائیں پچکاری کی ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سوزاک کی دوا۔ نئے پرانے سوزاک کو مفید ہے۔

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۳۔

(۲۲۳) سفوف سرخ۔ نئے سوزاک کے لئے مخصوص دوا

ہے۔ ۲۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۴) سفوف مامیران۔ پرانے سوزاک کو مفید ہے۔

۱۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۵) دوا کڑھائی والی۔ نئے اور پرانے سوزاک کی خاص

دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۶) سفوف اندری جلاب۔ سوزاک میں مفید ہے۔

۲۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۷) روغن کباب چینی۔ سوزاک کو فائدہ مند ہے۔

۱۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۸) روغن صندل۔ نئے سوزاک کی مخصوص دوا ہے۔

۱۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۲۹) روغن بلساں۔ نئے سوزاک کو مفید ہے۔ اور چوٹ

لگنے سے جو خون نکلنے لگتا ہے اسے اک دم روک دیتا

ہے۔ ۲۲ خوراک قیمت ۷۔

(۲۳۰) شربت بزوری معتدل۔ پیشاب کھل کر لاتا ہے سوزاک

کو مفید ہے۔ حیض بھی جاری کرتا ہے۔ درم جگر اور

امراض گرجہ و مشانہ میں فائدہ مند ہے۔

۲۰ خوراک قیمت ۷۔

سفوف قلعی کشتہ۔ سوزاک میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۰۔

جوہر مصطفیٰ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۸۲۔

کشتہ قلعی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۹۔

حب خبث الحديد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۵۔

مردوں کی مخصوص بیماریاں

جریان - مُرعت - رکت

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مصطکی - سنگھاڑہ خشک - تخم سنجاو - تخم کاہو - تخم عوجی -
کثیرا - بڑھ کی داڑھی - بڑھ کا دودھ - سبوس اسپنول -
طباشیر - ست گلو - سلاجیت - مغز تخم قمرندی -
بول کے بھول - پھل - پتیاں - زٹا ستہ - پستیاں -
تالکھانہ - تخم کو بیج - بھو پھلی - رنج - سمندر سوکھ - موتی -
گوکھرو - تخم سبہ دالی - لودھ پٹھانی - جیند سیاہ -
بہت کے بیج -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سفوف جماؤ - جریان کو مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں - دیکھو نمبر ۲۲۲ -
واحدی صاحب کی معجون اکیر بدن - جریان کو
مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۲۱ -
مقوی دوا - جریان کو فائدہ مند ہے - طبی کمپنی کی
مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۲۰ -

(۲۳۱) معجون آرد خرما - گرمی کے جریان اور کثرت احتلام
میں مفید ہے - ۲۵ خوراک قیمت ۵ -
(۲۳۲) معجون کلاں - جریان - سلیمان رحم اور درم
جو جماعت کی زیادتی سے ہو نہایت مفید ہے -
۵ خوراک قیمت ۵ -

(۲۳۳) معجون ثعلب - سردی کے جریان کو مفید ہے -
باہ کو بڑھاتی اور عضو مخصوص میں سختی پیدا کرتی
ہے - ۳ خوراک قیمت ۵ -

(۲۳۴) معجون اسپند - سردی کے جریان کو فائدہ مند ہے -
مسک اور مقوی باہ بھی ہے - ۲۰ خوراک قیمت ۵ -
(۲۳۵) معجون جلالی - مسک اور ملذذ ہے اور محسک باہ
بھی ہے - ۳ خوراک قیمت ۵ -

(۲۳۶) سفوف گوند کثیرا - گردوں کی کمزوری سے جو
جریان ہو اس میں بے حد مفید ہے -
۵ خوراک قیمت ۵ -

(۲۳۷) کشتہ شلت (یاہرہ) جریان کو مفید ہے
اتولہ قیمت ۵ -

(۲۳۸) کشتہ چودھاتہ - مردوں کے جریان اور عورتوں کے
سلیمان میں مفید ہے - ۷ ماشہ قیمت ۵ -

(۲۳۹) کشتہ قلعی (یاہرہ خاص) رائنگ کا کشتہ - جریان -
کثرت احتلام اور پُر اُسے سوزاک میں مفید ہے -
قیمت ۵ - کا ۱ - اتولہ

(۲۴۰) سفوف قلعی کشتہ - پُر اُسے سوزاک اور وہ جریان
جو سوزاک کے بعد پیدا ہو - ان دونوں شکایتوں
کے دور کرنے میں فائدہ مند ہے - ۱۲ خوراک قیمت ۵ -
(۲۴۱) دوا ڈبھی صاحب والی - جریان کی خاص دوا ہے

۲۴۲ کپشور - قیمت ۵ -
سفوف مولف - جریان کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۲۲ -
کشتہ پوست بیضہ مرغ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۹ -
حب جدوار - ایضاً دیکھو نمبر ۲۲۰ -
معجون فلاسفہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۲۱ -
کشتہ سرب - ایضاً دیکھو نمبر ۲۲۲ -

کثرت احتلام

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مغز تخم قمرندی - تخم سنجاو - سبوس اسپنول - کثیرا -
طباشیر - تخم کاہو - سنگھاڑہ خشک - گوکھرو - شبت
کوسوتے دقت - چاؤ - پانی - اور دودھ نہ پیئیں - رات
کا کھانا عصر کے وقت کھائیں - شہوانی خیالات سے
پرہیز کریں - سیسہ کی گولی پیڑ پر باندھ کر سویا کریں -
قبض نہ ہونے دیں -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سفوف جماؤ - کثرت احتلام کو مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص
دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۲۲ -
(۲۴۲) سفوف مولف - کثرت احتلام کی مخصوص دوا ہے
۲۰ خوراک قیمت ۵ -

(۲۴۳) کشتہ سرب - (سیسہ کا کشتہ) کثرت احتکام کو فائدہ

ہے - ۹ ماشہ قیمت علمہ
کشتہ قلعی - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۹
معجون آرد خرما - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۱

غیر فطری عادتیں

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

پہلا علاج ترک عادت ہے - اس کے بعد کھانے کے لئے جریان اور کثرت احتکام کی دوائیں مناسب ہیں - اور بیرونی استعمال کے لئے آنبہلدی - برادہ دندان نیل - نار جیل کہنہ - مالکتنی کی پوٹلیاں بھڑکے دودھ میں گرم کر کے عضو مخصوص پر پھیلا کر دے - لبط کی چربی - بکڑے کے گردہ کی چربی - گائے کی نلی کا گودہ - ارمسطکی بگھلا کر ماش کرنا -

مرکب دوائیں جو طبی کہنی سے ملیں گی -

فاسفورس کا تیل - عضو مخصوص پر ملیں - یہ طبی کہنی کی نمحہ میں دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۰

فاسفیہ - آب کریم - ماش کریں - یہ بھی طبی کہنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱

فیلن کا سٹ - یہ تین دواؤں کا مجموعہ ہے - جو ان شکایات میں بے حد مفید ہے - اور طبی کہنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۲

(۲۴۴) طلاء مجلولق - معمولی تکلیف بھی جو لوگ برداشت نہ کر سکیں وہ یہ طلا استعمال کریں -

۱۰ تولہ قیمت علمہ

(۲۴۵) طلاء النخاس - جلق - انعام - یا جماع کی کثرت سے عضو مخصوص میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں ان کے دور کرنے میں بے مثل اور بے ضرر ہے -

۴ ماشہ قیمت علمہ

(۲۴۶) طلاء جدید - غلط کاری کا خاص علاج ہے - رگ پنجوں کی حباب رطوبت کو پسو سے خارج کر دیتا

ہے - ۲ ماشہ قیمت علمہ

قوت مردمی کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

نخل مصری - شقائق مصری - بہنیں - تودین - بولی

سداہ - موصلی سفید - موصلی سنبھل - اندر جو شیریں

برادہ قنصیب گاؤ - ریگ ماہی - ماتمی روبیاں -

نم انگن - نم اسپت - نم ہلیون - نم پیاز -

جہ الخضر - حب القلقل - عاقر قرحا - دار چینی مغرند

مغریبہ - مغرلیفورہ - کھوپرا - مغر سگبشک - ز - غنبر -

شک - زعفران - مایہ شتر اعابی -

مرکب دوائیں جو طبی کہنی سے ملیں گی -

شریت فاسفورس - مقوی باہ ہے - طبی کہنی کی مخصوص

دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۰

شریت غیبہ - مقوی باہ ہے - طبی کہنی کی مخصوص

دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۱

معجون مددگار غرود - نہایت مقوی باہ ہے -

دیکھو نمبر ۱۲

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - مقوی باہ ہے -

دیکھو نمبر ۱۳

مقوی دوا - مقوی باہ ہے - طبی کہنی کی مخصوص دوا

ہے - دیکھو نمبر ۱۴

مقوی اعظم کیمپول - نہایت مقوی باہ دوا ہے -

اور طبی کہنی کی مخصوص چیز ہے - دیکھو نمبر ۱۵

روح المارواح (سوئے کا کشتہ) - مقوی باہ ہے -

طبی کہنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۶

روح الذهب گولیاں - نہایت مقوی باہ ہیں -

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب خود تیار فرما کر طبی کہنی کو عینیت فرماتے ہیں - دیکھو نمبر ۱۷

فاسفورس کا تیل - اس کی ماش باہ میں اضافہ کرتی

ہے - طبی کہنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۸

(۲۵۲) کشتہ طلا کلاں (سونے کا بڑا کشتہ) بہت زیادہ مقوی بدن ہے۔ اور نہایت مقوی باہ ہے۔

۳۰ کیشپول - قیمت ۱۵۰

(۲۵۳) کشتہ طلا وجدید - یہ کشتہ بھی طاقت میں کشتہ طلا کلاں کے قریب ہے۔ ۳۰ کیشپول قیمت ۱۵۰

(۲۵۴) حب احمر - مقوی باہ گولیاں ہیں۔ ان کو ادھیڑ عر کے لوگ بارش کے موسم اور سردی کے زمانہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جوان العمر حضرات ہرگز استعمال نہ کریں۔

۳ ماشہ قیمت ۱۵۰

(۲۵۵) معجون پیاز - قوت باہ کا دوا دہار تین چیزوں پر ہے۔ رتوج - رتج - اور غن - ان میں سے کسی ایک چیز کی کمی بھی ضعف باہ پیدا کر دیتی ہے۔ اگر رتج کی کمی ہے قوت باہ میں کمی آجائے تو یہ معجون اُس کی کوپرا کر دیتی ہے۔ ۱۵ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۵۶) نمک خراطین - مقوی باہ دوا ہے۔

۲۲ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۵۷) روغن لوبان - مقوی اعصاب ہے۔ عضو مخصوص پر مالش کیا جاتا ہے۔ ۳ تولہ قیمت ۱۵۰

(۲۵۸) طلا و ماہی - کبھی اور لاغری کو بلا تکلیف دور کرتا ہے۔

مقوی اعصاب بھی ہے۔ ۳ ماشہ قیمت ۱۵۰

روغن موم - ایضاً دیکھو نمبر ۲۵۷

معجون اسپند - کھانے کی دوا ہے اور مقوی باہ ہے۔ دیکھو نمبر ۲۳۷

معجون ثعلب - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۳

کشتہ مرگانگ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۲

حب اذراقی - ایضاً دیکھو نمبر ۶

کشتہ نقرہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۲

کشتہ نقرہ جدید - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۵

عوتوں کی مخصوص بیماریاں

سیلان الرحم

فاسفورک کریم - فائدہ بشرح صدر ہے۔ اور یہ بھی پتی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱

جرمنی تیل - عضو مخصوص پر اس کی مالش بہت ہی

زیادہ مقوی باہ ہے۔ اور پتی کپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱

سفوف جمائو - کھانے کی دوا ہے جو باہ کو بڑھاتی ہے۔ اور پتی کپنی کی خاص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱

(۲۴۷) حب جالینوس - قوت مردانہ کو بڑھاتی ہے۔

عام مقوی بھی ہے۔ ۱۵ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۴۸) لبوب کبیر خالص - قوت مردی کی مشہور اور بیش

دوا ہے۔ جوان اور بوڑھے سب استعمال کر سکتے

ہیں۔ کمزوروں اور بڑھکے کی کمزوری کو بہت جلد

درست کر دیتا ہے۔ مقوی دماغ بھی ہے۔ غرض

ان فوائد میں عجیب و غریب دوا ہے۔

۳۰ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۴۹) معجون جالینوس لولوی - دل - گردہ - مثانہ -

ادویۃ المنی (منی کے برتن) جن میں وہ خون رہتا

ہے جو بوقت ضرورت فوراً منی بن سکے۔ فوطوں

کے خول اور اعلیل (منی اور پیشاب کی نالی) ان ب

اعضا کو یہ معجون طاقت دیتی ہے۔ تحریک اور خوش

پیدا کرتی ہے۔ قوت رفتہ (گئی ہوئی قوت) کو واپس

لائی ہے۔ ۳ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۵۰) حب عنبر و مومبائی - قوت باہ کی خاص دوا ہے۔

دوا کھانے کی ہے مگر بیرونی طور پر بھی مؤثر ہے۔

چنانچہ عضو مخصوص میں اس کے استعمال سے خاص

طور پر سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک فائدہ اس کا یہ

بھی ہے کہ مجامعت کے بعد جو سختی آ جاتی ہے وہ

اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔

۸ خوراک قیمت ۱۵۰

(۲۵۱) عرق ماء اللحم خاص - بے حد مقوی باہ ہے۔

اور بہت زیادہ ٹانگ ہے۔ گویا کمزوریوں کی جانت ہے۔

ادھر پلادھر خون میں جذب ہوا اور فوراً جزو بدن

بن گیا۔ ۱۲ خوراک قیمت ۱۵۰

مُفَرَّد دَوَائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گل دھادہ - موچرس - چھالیہ - کھانہ - کھانہ کی
ٹھنڈیاں - گوند ڈھاک - خرموسہ - مائیں خود -
پھناتی دودھ - سنگوحت - مونی - سچی سیپ -

مرکب دَوَائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

متقویٰ نسواں - سیلان رحم اور رحم کی کمزوری کی
خاص دوا ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے -
دیکھو نمبر ۳۱ -

(۲۵۹) حلوائے سپاری پاک - عورتوں کے پرست
اور سیلان رحم یعنی رحم سے جو رطوبت خارج ہوتی
ہے اس کے لئے خاص طور پر مفید ہے -

۱۲ خوراک قیمت ۷/-
(۲۶۰) معجون سپاری پاک - عورتوں کے سیلان رحم
کی مخصوص دوا ہے - استقرار حمل کی مددگار بھی

ہے - ۱۲ خوراک قیمت ۷/-
(۲۶۱) معجون موچرس - رحم کی رطوبت کو خشک کرتی
ہے - حمل کو برقرار رکھتی اور استقرار حمل میں کام

آتی ہے - ۱۲ خوراک قیمت ۷/-
(۲۶۲) کشتہ مروارید (موتیوں کا کشتہ) - عورتوں کے

مرض سیلان رحم کی بہترین دوا ہے - رحم کی سختی
جو اس مرض کے پنے درپے حملوں سے کمزور ہو جاتی

ہے اور رحم بالکل بے جان ہو جاتا ہے - وہ اس
کشتہ کے استعمال سے تھوڑے ہی عرصہ بعد اصلی

حالت پر آ جاتا ہے - ۳۰ خوراک قیمت ۱۱/-
ورم رحم اور صلابت (سختی) رحم

ورم رحم اور صلابت (سختی) رحم

مُفَرَّد دَوَائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ورم رحم میں پینے کی دوائیں :-
گل بنفشہ - موچر منٹی - بنج کاستنی - بادیاں - کوہنک -
پر سیاوشاں - تخم جوارین -

پیڑ و پرلیسپ کی دوائیں :-
کوہنک - مغز الماس - آرد جو گل بابونہ - اکلیل الملک - بالچتر -

صلابت رحم میں اندرونی استعمال کی دوائیں :-
مصلی - میٹھی - موم - اندھے کی زردی - زعفران -

گائے کی نلی کا گودہ - بنج موستن -
مرکب دَوَائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مرکب دَوَائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کاتیل - رحم کی سختی میں اس کی ماش مفید
ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -

فاسفورک کریم - یہ بھی صلابت رحم میں فائدہ مند
ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -

(۲۶۳) مرہم داخلیون - رحم کے ورم - نلوں کی سختی - رحم
کے علاوہ اور خنازبر - سرطان - غرض تمام بدن کی

گلیٹیوں کے تحلیل کرنے میں بے نظیر مرہم ہے -
۱۲ تولہ قیمت ۷/-

(۲۶۴) مرہم زردی بیضہ مرغ - ورم رحم اور رحم کی سختی
کو تحلیل کرتا ہے - ۲ تولہ قیمت ۷/-

(۲۶۵) مرہم باسیلقون - یہ مرہم سختی کے تحلیل کرنے میں
مرہم داخلیون اور مرہم زردی مرغ سے زیادہ قوی

ہے - ۱۲ تولہ قیمت ۷/-
(۲۶۶) ضماد شیر شتر - ورم رحم اور رحم کی سختی کی خاص

دوا ہے اور ورم رحم میں بھی مفید ہے - اس کا لپ پٹرو
پر ہوتا ہے - ۱۲ تولہ قیمت ۷/-

روغن گل قسم اول ورم رحم میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۵ -
شربت زردی معتدل - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳ -

ورم رحم کا درد

ورم رحم کا درد

مُفَرَّد دَوَائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہینگ - جدوار - چرآیتہ - میٹھی کاساک - زعفران -
ربونہ چینی یہ دوائیں کھانے کی ہیں -

ان کے علاوہ شہ آب کا رحم میں استعمال اور زنجبیل -
کوکنار کی تکیہ بھی فائدہ مند ہے -

کرتی ہے۔ اور حمل برقرار رکھتی ہے۔ ملی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

معجون موچرس غل کی محافظ ہے۔ دیکھو نمبر ۲۶۱۔
حلوائے سپاری پاگ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۵۹۔

تدبیر استقرار حمل

مفرد دوائیں جو ہر حکم مل سکتی ہیں۔

برآودہ دندان فیل کا سفوف عورت کو۔ اور ریش برگ کا سفوف عورت اور مرد دونوں کو بھانگنا اور بعد فراغ حیض مجامعت کرنا۔

متغیر کنجشک نہر شہد میں ملا کر صاف کپڑے میں آلودہ کر کے اور اندام نہانی میں رکھ کر مجامعت کرنا۔
یا مشک۔ زعفران۔ ثعلب مصری کا باریک سفوف شہد میں ملا کر رحم میں استعمال کرنا۔ اور ان آیام میں مباشرت کرنا۔ یہ سب تدابیر معین حل ہیں۔

مرکب دوائیں جو ملی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۶۸) حب حمل۔ جن عورتوں کے اولاد نہیں ہوتی بشرطیکہ

دو بائجہ نہ ہوں اگر وہ یہ گولیاں استعمال کریں اور دوران استعمال میں مجامعت کا اتفاق بھی ہو تو امید ہے کہ حمل قرار پا جائے گا۔

۱۲ خوراک قیمت غلہ

معجون موچرس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۶۱۔

رحم کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر حکم مل سکتی ہیں۔

سلاجیت۔ زعفران۔ مشک۔ گل آرنی۔ صمغ عربی۔ دم آلاخوین۔ خنک الحدید تبرکافرز جاستعمال کریں۔

مرکب دوائیں جو ملی کمپنی سے ملیں گی۔

مقوی نسوان۔ رحم کو طاقت دیتی ہے۔

مرکب دوائیں جو ملی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کاتیل۔ درد رحم میں مفید ہے۔ ملی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

فاسفورس کریم۔ یہ بھی درد رحم کو دور کرتی ہے اور ملی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

واحدی صاحب کی معجون کسیریدن۔ درد رحم میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

طلسمی گلیاں۔ ایضاً۔ یہ بھی ملی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

شفا فی۔ اس کی مالش بھی درد رحم کو دور کرتی ہے۔ یہ بھی ملی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

(۲۶۷) معجون زنجبیل۔ سٹری ہوئی رطوبتوں کی زیادتی سے

رحم میں باکسی ایک نلے میں درد ہو۔ یا رحم کی رگوں پرانہی رطوبتوں کا دباؤ پڑتا ہو اور اس سے چین میں یا نفاس (چچ پیرا موٹے کے بعد جو خون آئے) میں کمی ہو تو ان حالات میں یہ معجون جاذب رطوبت ہے۔ دافع درد رحم ہے۔ مدر حیض و نفاس ہے۔

۲۰ خوراک قیمت غلہ

ضما دشر شتر۔ درد رحم میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۶۶۔

روغن زیتون۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۷۔

جوارش زنجبیل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۷۔

زنجبیل مرے۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۹۔

حمل کی حفاظت

مفرد دوائیں جو ہر حکم مل سکتی ہیں۔

موتی۔ برآودہ دندان فیل۔ عقیقہ۔ کبریا۔ بے محرق۔ طباشیر۔ مازو۔ پنج آنجبار۔ وراق طلا۔ گل آرنی۔ چھالیہ۔ ابریشم مقرض۔ شاخ گوزن۔ کشنیز خشک۔

مرکب دوائیں جو ملی کمپنی سے ملیں گی۔

حافظ حمل۔ جنین رحم میں جو بچہ ہوتا ہے، کی حفاظت

ماہواری کم ہونا یا رک جانا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

حب قلم - پر سیاوشان - تخم خربزہ - پوست خربزہ -
مرکتی - اہبل - پوست الماس - نگرہ بانس - پوست
اخر دھ - ڈوڈہ کپاس - گوکھرو - کاجر کے بیج - پڑا ناگڑ -

مرکتب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

خوش آیام گولیاں - حیض کو جاری کرتی ہیں۔ طبی
کمپنی کی مخصوص گولیاں ہیں۔ دیکھو نمبر ۳۵۔
منجول زنجبیل - دیکھو نمبر ۲۶۔
شربت بزوری معتدل - دیکھو نمبر ۳۳۔

ماہواری زیادہ آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گیرو - سنگوبات - دم الاغون - کہہا - بیج آنجبار - تخم خرفہ -
بازنگ - فاس - مازو - گلتار - گز مازج -

مرکتب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

قرص کافور - دیکھو نمبر ۲۶۹۔
قرص کہرباؤ - دیکھو نمبر ۲۶۹۔
مفترج بارو - دیکھو نمبر ۲۳۳۔
آملہ مربے - دیکھو نمبر ۹۸۔
خمیرہ مردارید خاص - دیکھو نمبر ۱۲۱۔

عام بیماریاں

گھٹیا د عرق النساء (رائگن کادو) وجع الورك
(کوٹھے کادو) نقرس (پاؤں کے انگوٹھے
کادو) وجع النظر (کمر کادو)

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۵۔
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا - دیکھو نمبر ۶۱۔
کشتہ مروارید - دیکھو نمبر ۲۶۲۔
مفترج کبیر - دیکھو نمبر ۱۲۹۔
عرق عنبر - دیکھو نمبر ۱۳۸۔

اختناق الرحم (ہسٹیریا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں متحدہ گیر تداہیر

نکتہ اولہ کی کو اگر یہ مرض لاحق ہو تو شادی کر دینی
چاہیے - ہسٹیریا کے دورہ کے وقت گلاب -
کیوڑہ وغیرہ چہرہ اور سینہ پر چھڑک کر ہوش میں
لائیں - ان کے علاوہ اور خوشبودار دوائیں منگوانے
میں ہرگز استعمال نہ کریں - بجائے ان کے تہذوہ
تکینے سے کہ میں ملا کر منگوائیں - اور خوشبودار
چیزیں جیسے عطر - بانچھڑ - مشک - رحم میں استعمال
کرائیں - اور افکار الطیب کی رتم میں دھونی دیں -
دورہ کے علاوہ خالی اوقات میں اگر یہ مرض آیام ماہواری
کی کمی یا بندش سے ہو تو یہ دوائیں مفید ہوں گی -
حب قلم - بادیان - تخم خربزہ - پر سیاوشان -
تخم کشتہ - گاؤزبان - پوست خربزہ - حیض کی
خرابی کے علاوہ اگر اور کسی سبب سے یہ مرض ہو تو
پھر طبیب سے رجوع کریں -

مرکتب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۶۹) معجون نجباح - سودا دی بیماریوں اور رحم کی
سودا دی بخیر میں مفید ہے - مرض اختناق الرحم
میں بھی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے -

۲۰ خوراک قیمت ۷۰/-
جنون کی دوا - دیکھو نمبر ۶۱۔
خمیرہ گاؤزبان غیری جدوار عود صلیب والا -
دیکھو نمبر ۷۴۔

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سورنجان - بوزیدان - گل آکھ - کچلہ - سونٹھ -
عشبہ - چوب چینی - قسط شیرب - قسط تلخ - آسارو -
ایلو - چربی حواصل - چربی مگرچہ - تخم کرفس - عجیہ -
بینبادیان - ماہر ہرنج -

مرکب دوائیں جو ہتی کپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کاتیل - ہتی کپنی کی مخصوص چیز ہے -
دیکھو نمبر ۲۸۲ -

فاسفورس کریم - دیکھو نمبر ۳۱ -
واحدی صاحب کی معجون کبیر بدن - دیکھو نمبر ۴۲ -
طلسمی ٹکیاں - دیکھو نمبر ۲۱ -
مصطفیٰ خون - دیکھو نمبر ۳۶ -

(۲۷۰) حب سورنجان خاص - جوڑوں کے درد - راگن
کے درد - اور درد کمر کو بے حد مفید ہے -
۳۰ دن کی خوراک قیمت عدد

(۲۷۱) معجون سورنجان - گھٹیا اور گھٹیا کی قسم کے
ہر ایک درد کو دور کرتی ہے - ۵۰ خوراک قیمت عدد
(۲۷۲) معجون چوب چینی - مصطفیٰ خون ہے اور جوڑوں
کے اُن دردوں کو زیادہ مفید ہے جو آتشک کی
وجہ سے ہوں - ۲۰ خوراک قیمت عدد

(۲۷۳) معجون چوب چینی بنسہ کلاں - فوائد بشرح صدر
ہیں - اس کے علاوہ اگر خون کی خرابی سے قوت
مردمی کمزور ہو گئی ہو تو اس میں بھی مفید ہے -
۵ خوراک قیمت عدد

(۲۷۴) معجون فلاسفہ - گھٹیا اور کمر کے درد میں مفید ہے -
معدہ کی سردی اور کمزوری سے اگر جریان کا مرض
ہو تو یہ معجون نہایت فائدہ مند ہے - پیرائے ذیابیطس
اور سردی سے پیشاب بار بار آنے یا بوند بوند ٹپکنے
کو بھی نفع دیتی ہے - ۵۰ خوراک قیمت عدد

(۲۷۵) روغن موم - جوڑوں کے درد میں فائدہ مند ہے -
طلا کے طور پر استعمال کیا جائے تو قوت باہ کو

اُبھارتا ہے - یہ روغن بیرونی استعمال کے لئے ہے
۲۰ تولہ قیمت عدد

(۲۷۶) روغن سورنجان - اس کی مالش سے گھٹیا کے درد اور
درم کو فائدہ ہوتا ہے - ۲۰ تولہ قیمت عدد
(۲۷۷) روغن کچلہ - جوڑوں پر مالش کیا جاتا ہے - اور گھٹیا پر
کو خاص طور پر نفع پہنچاتا ہے - ۳ تولہ قیمت عدد

حب کھٹہ - دیکھو نمبر ۲۸۲ -

جوہر مصطفیٰ - دیکھو نمبر ۲۸۲ -

کشتہ گودنتی - دیکھو نمبر ۳۱ -

مفترج کبیر - دیکھو نمبر ۳۱ -

معجون اذراقی - دیکھو نمبر ۶۶ -

شربت بزوری معتدل - دیکھو نمبر ۲۳ -

چارہ بخار

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گل بنفشہ - موثر منٹی - بیج کاسنی - بادبان - گاوزب -
خطمی - خاری - اصل آسوس مقشر - گل نیندفر - گل سرخ -
کود خشک - تخم کاسنی - تخم خیائین - بیج بادبان -
پرسیمائشاں - غناب - سببائیں - خاکسی -
ست گلو - شکامی - باد آورو - برنجاسف - تخم کھٹ -
اجوائن دیسی -

مرکب دوائیں جو ہتی کپنی سے ملیں گی۔

فقیر کی چٹکی - سخت سے سخت بیمار کو ہنٹ میں ہلکا
کر دیتی ہے - ہتی کپنی کی خاص درا ہے - دیکھو نمبر ۲۲ -

شفائی - دیکھو نمبر ۱۵ -

قرص غافث - دیکھو نمبر ۱۹۶ -

شربت ارزانی - دیکھو نمبر ۲۳ -

دق کا بخار

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بکری کا دودھ - گدھی کا دودھ - منتر کدو - منتر ترور -

مرکب دوا جو طبی کینی سے ملیگی۔

اس مرض سے بچنے کے لئے:-

(۲۸۱) حب طاعون - یہ گولیاں طاعون کے زمانہ میں طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر ہماری ہدایت کے موافق استعمال کرنی جائیں گی تو امید ہے کہ اس مرض سے پورے طور پر حفاظت ہو جائیگی۔
۴۰ عدد قیمت ۴۰

آتشک

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

شامبرہ - جڑایت - سرہجوک - منڈی - غلاب - صندل - سرخ -
عشبہ مغربی - برٹنڈی - چوب چینی - گندہ باری -
پوست نیب - پوست بکاین - چوٹی مکٹیلی - اندران
کی جڑ - برگ خوار -

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

مصطفیٰ خوان - طبی کینی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو ۳۶۔
(۲۸۲) جوہر مصفی - آتشک کی لاثانی دوا ہے۔ گٹھیا۔ رانگز
کادرو۔ ناصور۔ نواصیر۔ گہرے زخم۔ پڑانے ڈنبل۔
پڑا ناسوزاک۔ اور کل سودا دی بیابریوں کے لئے
اندرونی استعمال کی خاص دوا ہے۔ برص (سفید داغ)
اور جذام (کوڑھ) میں بھی مفید ہے۔

۳۰ خوراک قیمت ۴۰

(۲۸۳) حب لیموں - سوداوی بیماریوں اور بالخصوص آتشک
اور خارش کی بہترین دوا ہے۔ ۲۵ خوراک قیمت ۴۰
(۲۸۴) حب کتھہ - آتشک اور آتشک کی وجہ سے جوڑوں
میں جو شدید درد بے چین کر دینے والا درد ہوتا ہے
اُسے یہ گولی نہایت مفید ہے۔ ۴۰ خوراک قیمت ۴۰
(۲۸۵) دوا سیاہ مسہل - خلط سودا کی بہترین مسہل ہے۔

۳۰ خوراک قیمت ۴۰

(۲۸۶) مرہم آتشک - آتشک کے رخموں کو مفید ہے۔ ہر تولد قیمت ۴۰

کافور - سرطان محرق - کدوئے دراز کا پانی - سبکدھو
کا پانی - کسیر و کا پانی - سبکدھو کا پانی - گل تید - گل نیلوفر -
ہری کاستی کا پانی - طباشیر - کتیرا -

مرکب دوائیں جو طبی کینی سے ملیں گی۔

سیاتین - طبی کینی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو ۳۲۔
(۲۸۸) عرق پراہرا - تپ دق کا مشہور اور نہایت فائدہ مند
عرق ہے۔ ۶ خوراک قیمت ۴۰
(۲۸۹) قرص کافور - دق اور تپ محرقہ میں مفید ہے۔
کثرت عین کر دکتا ہے۔ ۴ خوراک قیمت ۴۰
(۲۹۰) کشتہ طلاخرد - نہایت طاقت ور ہے۔ دق اور
سل میں اس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔
۳۰ خوراک قیمت ۳۰

سل کا عرق - دیکھو نمبر ۱۱۰۔
قرص سرطان کافوری - دیکھو نمبر ۱۱۰۔
کشتہ طلاخرد اوریدی - دیکھو نمبر ۱۱۰۔
مفترح شیخ الزبیر - دیکھو نمبر ۱۱۰۔

چیچک اور موتی جھرہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

غلاب - موتی منٹے - گل گاؤزباں - خاکسی - موتی -
انجیر زرد - مسور -

مرکب دوا جو طبی کینی سے ملیگی۔

خمیرہ مرادارید خاص - دیکھو نمبر ۱۲۱۔

طاعون

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

دردنج عقربی - جدوار - زہر جھرہ - طباشیر - موتی -
یشب سبز - زرد شک - قلم کاستی - آتو بجار -
صندل سفید - خرقدہ - کاجو - تہبانہ - کافور -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۹۰) طلاء جہاں - چہرہ کے مہاسوں کی مخصوص دوا ہے۔ ۵ تولہ قیمت ۵۰ روپے - دیکھو نمبر ۲۸۳۔

**برص
سفید داغ**

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

جنگلی انجیر - پنڈو کے بیج اور بابچی کا سرکہ میں پیس کر لیپ کرنا۔

رسوت - چاکسو - گیرو - کالو مرچ - نمکچور۔
کھنڈہ سفید - جنگلی انجیر کا کھانا پینا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

برص کی دوا - ملتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۳۔
جو ہر مصفی - دیکھو نمبر ۲۸۲۔

ناصو اور نواصیر

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

جاؤشیر - زنگار - بہروزہ - مرکلی - مردار سنگ - گذر -
زراوند طویل - گوگل - رات بیج - آشنق - موم - سرکہ -
اور روغن زیتون میں مرہم بنا کر استعمال کرنا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون - ملتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۶۔

(۲۹۱) روغن ناصور جدید - ناصور خواہ کتنا ہی گہرا ہو۔ زخم چاہے کتنا ہی پڑا ہوا ہو۔ یہ روغن ان شکایات میں

بے حد مفید ہے۔ ۳ تولہ قیمت ۵۰ روپے -
(۲۹۲) مرہم رسل - ہر ایک زخم کو صاف کرتا اور جلد

(۲۸۷) مرہم کافور - ہر عضو کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور زخم کی جلن اور پیپ کی کلن کو دور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ ۶ تولہ قیمت ۵۰ روپے۔

اطریفیل شاہترہ - دیکھو نمبر ۸۲۔

کشتہ گوشتی - دیکھو نمبر ۸۲۔

مہجون چوب چینی - دیکھو نمبر ۲۶۲۔

مہجون آذراقی - دیکھو نمبر ۶۶۔

خارش اور بھوٹے پھنسی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کے لئے - شاہترہ - گند باری - چراہتہ۔

سہ تھوکہ - منڈی - منڈل سرخ - منڈل سفید۔

عشہ مغربی - لگانے کے لئے بیون کا غدی کا ورق۔

کافور - کھنڈہ سفید - گند بک - نیلہ تھوٹھہ - مردار سنگ۔

کمیڈہ - پارہ - نیم کی چھال - رسوت - سفیدہ کاشغری۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون - ملتی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۶۔

(۲۸۸) ضما و جرب - ترکھلی میں مفید ہے۔

۱۲ تولہ قیمت ۵۰ روپے۔

(۲۸۹) مرہم رال - زخموں کے برگوشت کو صاف کرتا ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت ۵۰ روپے۔

جو ہر مصفی - دیکھو نمبر ۲۸۲۔

اطریفیل شاہترہ - دیکھو نمبر ۸۲۔

حب لیموں - دیکھو نمبر ۲۸۳۔

مرہم سائیدہ چوب نیب - دیکھو نمبر ۱۸۸۔

مہاسے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مٹر کا آنا - تخم خربزہ - برگ خاہ سبز - بیج سنوسن۔

پوست سرس - برگ نیب۔

(۲۹۴) ضما و خست ازیری - خنازیر کے لئے بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ ۵ تولہ قیمت علم۔

(۲۹۵) مرہم جسدوار - زخم کو بھرتا ہے۔ اور ہر قسم کی گلیٹیوں یہاں تک کہ طاعون اور خنازیر کی گلیٹیوں کو بھی تحلیل کرتا ہے۔ ۵ تولہ قیمت علم۔

(۲۹۶) مرہم اشق - گلیٹیوں کے تحلیل کرنے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھٹانے میں اکسیر کا کام کرتا ہے۔

۱۲ تولہ قیمت علم۔
جوہر مصفی - دیکھو نمبر ۲۸۲۔
کشتہ قن الاہل - دیکھو نمبر ۱۱۶۔

پوٹ کی تکلیف

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہلدی - انبہ ہدی - صابون - سلاجیت - گیل آرمی -
تیل - میہ لکڑی - اُردو - آملہ - ایٹرا - پرائی اینٹ - فطی -
مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۹۷) روغن صبرخ - چوٹ کے درد کو دور کرتا اور فالج و نقوہ میں اس کی مالش مفید ہے۔ ۳ تولہ قیمت علم۔

بالوں کی کوتاہی اور سفیدی اور بالوں کا جھڑنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بلیدہ - بلیدہ - آملہ - مازو - اسطوخودوس - کندر - لادن -
برگ آس - ہنہ راج -
مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

معجون کا یا پلٹ - دیکھو نمبر ۲۶۶۔
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - دیکھو نمبر ۲۶۶۔
ملٹری خضاب - دیکھو نمبر ۲۸۸۔
فاسفورس کاتیل - دیکھو نمبر ۲۸۸۔
معجون چراغ دہلی - دیکھو نمبر ۲۸۸۔

بھرویتا ہے۔ خناق اور نواسیر میں بھی مفید ہے۔ اور گلیٹیوں کا محل بھی ہے۔ ۵ تولہ قیمت علم۔
جوہر مصفی - دیکھو نمبر ۲۸۲۔

جذام (کوڑھ)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

رسوت - چاکسو - زکچور - کتھ سفید - برگ تیب -
بکت بوٹی - شہدئی بوٹی - کٹائی خرد - بابچی -
سترچوک - جواتہ - تھنگرہ - بلادہ آبنوس - بکری کا دودھ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون - دیکھو نمبر ۳۶۔
دوا رسیمہ سہل - دیکھو نمبر ۲۸۵۔

خنازیر (کنٹھ مالا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

اچائو ویسی - ایرسا - زراہ مذہرج - فلفل سیاہ -
فلغمویہ - میٹھی - چرایتہ - اشق - گوگل - راتینج -
ہینگ - قطلمخ - فزیون - بہروزہ - السی - ان
ادویہ کا لپ کیا جائے - اور مصفی خون دوائیں
بلانی جائیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۹۳) اطریفل غدودی - اس کا باقاعدہ اور مسلسل استعمال خنازیر اور دوسرے بڑے ہوئے غدود کے تحلیل کرنے میں نہایت مؤثر ہے۔
۱۲ خوراک قیمت علم۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

- فاسفورس کاتیل - دیکھو نمبر ۱۰۰۔
 فاسفورک کریم - دیکھو نمبر ۱۰۱۔
 بچوں کی غذا - بچوں کے لئے مخصوص ہے۔ دیکھو نمبر ۱۰۲۔
 واحدی صاحب کی معجون الکسیر بدن - دیکھو نمبر ۱۰۳۔
 شربت نبیذ - دیکھو نمبر ۱۰۴۔
 روح الارواح (سوئے کاشٹہ) - دیکھو نمبر ۱۰۵۔
 روح پرور (چاندی کاشٹہ) - دیکھو نمبر ۱۰۶۔
 معجون کایا پلٹ - دیکھو نمبر ۱۰۷۔
 کشتہ طلا ماریدی - دیکھو نمبر ۱۰۸۔
 جواہر مہرہ - دیکھو نمبر ۱۰۹۔
 خمیرہ ابرہیم حکیم ارشد والا - دیکھو نمبر ۱۱۰۔
 کشتہ طلا کلاں - دیکھو نمبر ۱۱۱۔
 کشتہ طلا جدید - دیکھو نمبر ۱۱۲۔
 عرق مار اللحم خاص - دیکھو نمبر ۱۱۳۔
 عرق غنیمہ - دیکھو نمبر ۱۱۴۔
 کشتہ نقرہ - دیکھو نمبر ۱۱۵۔
 کشتہ نقرہ جدید - دیکھو نمبر ۱۱۶۔

بے مرض کی دوا

کیڑہ مار تیل - دیکھو نمبر ۱۱۷۔

روغن بیضہ مرخ - دیکھو نمبر ۱۱۸۔

بادی کاموٹا

مضر دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

زیرہ سیاہ - اجوان دیسی - برگ سداب - لاکھ۔
 مرزنجوش - پورہ ارنی - پھنگری - زرا دندگرد۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

موٹا بے کی دوا - بادی کے موٹا بے کو دور کرتی ہے
 اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۹۔

عام مخدوری

مضر دوائیں اور دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں معہ ہدایت

دودھ - مٹھن - گھی - تلی آم - سوہن حلوا - بیوے -
 بالائی - شہید خالص - انجیر ولایتی - پزندوس کا
 گوشت - بکڑے کا قورمہ - پلاؤ - بجنی -
 جھوک رکھکھانا - ورزش کرنا - تفریح -
 ہوا خوری - شادمانی - بے نگر - اور غلات بچنا۔

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی کی تصنیف و تالیف و شائع کردہ

کتابوں کی فہرست

جس میں تفصیل و تشریح نہیں لکھی گئی کیونکہ سارا ملک ان کی خوبیوں سے واقف ہے

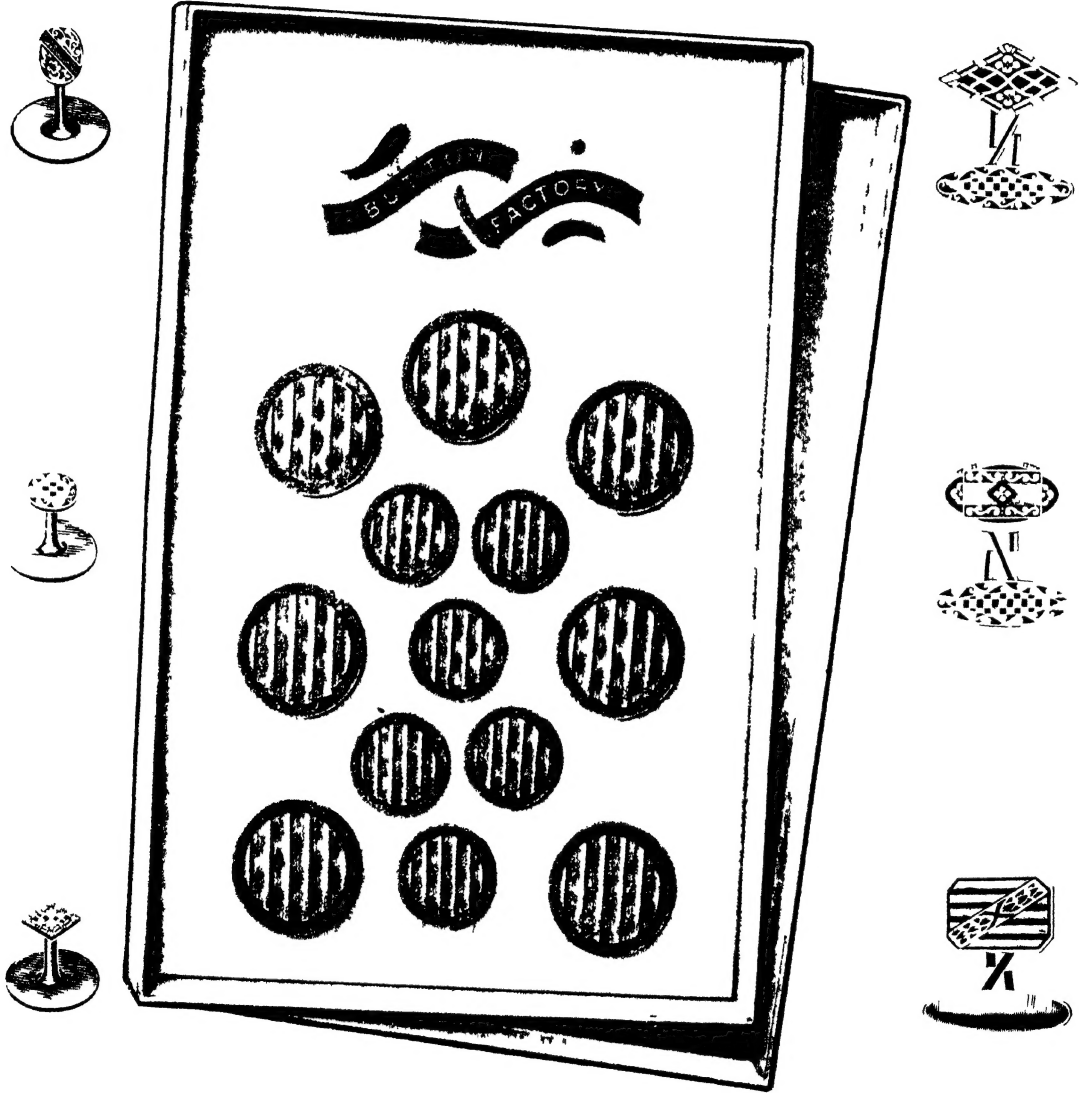
(۱) ہندی ترجمہ و تفسیر قرآن مجید - ۸۷۲ صفحہ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ - ہدیہ دس روپے (۵۵) (۲) قلمی قرآن مجید آٹھ سو پتر صفحہ ہیں - غازی اور گزریکے ہاتھ کے لکھے
 ہوئے قرآن مجید کا فوٹو لکھ چھپوایا گیا ہے ہدیہ پچاس - (۳۱) عام کتب تفسیر لدو پورے قرآن مجید کے تیس پارچے - ان تیس پاروں کے صفحات دو ہزار ایک سو بیس ہیں۔

۱۔ چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔ ہر جلد بارہ روپے غیر متحدہ دس روپے۔ ترجمہ تفسیر از خواجہ حسن نظامی۔ (۴) تشریح تجاری پارہ اول ایک سو تیس صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ
 ۲۔ لکھو پیہ ترجمہ از خواجہ حسن نظامی۔ (۵) تشریح تجاری پارہ دوم ۲۶۱ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۷ روپے (۶) پارہ سوم عمدہ (۷) پارہ چہارم ۱۴ (۸) پارہ
 ۵ (۹) پارہ پنجم عمدہ (۱۰) ہفتم عمدہ (۱۱) قرآن آسان قاعدہ بہتر صفحے میں لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا با تصدیق قیمت ۸ ارزاں پابلیشنگ ۱۲
 ۱۱۔ التکلیف العزیز ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۸ (۱۳) سیرت نبوی عروق اور تجویز کے لئے خاصہ چیز ہے اکثر مقامات پر درس میں داخل ہے ۴۴ صفحے۔
 ست جلد (۱۴) میلاد نامہ ۱۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷ (۱۵) محرم نامہ ۱۲۸ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷ (۱۶)
 ۱۷۔ نامہ ۴۴ صفحات لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷ (۱۷) سلاطین عباسیہ صفحہ اول ۱۹۲ صفحے کاغذ اعلیٰ درجہ کا لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۷۔
 (۱۸) سلاطین عباسیہ صفحہ دوم ۹۸ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۷ (۱۹) فاطمی دعوت اسلام ۲۴۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷۔
 (۲۰) رسول کی عیدی ۳۳ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ (۲۱) اردو دعائیں ۸۰ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ (۲۲) مفلسی کا تجویز علاج
 ۳۳ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۴ (۲۳) اعمال خراب البحر ۹۶ صفحے کاغذ بھی عمدہ اور لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۱۰ (۲۴) مرشد کو سجدہ تنظیم ۵۲
 صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اچھی قیمت ۸ (۲۵) شامی جہاد ۵۳۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی قیمت ۷ (۲۶) غزوہ جہاد ۶۴ صفحے کاغذ اور لکھائی
 چھپائی عمدہ قیمت آٹھ آنے (۲۷) گیارہویں سہ ۸۰ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۲ (۲۸) خلاصہ تعلیم تصوف ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ
 قیمت ۶ (۲۹) لاہوتی آب ہیتی ۶۶ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ (۳۰) اردو خطبہ ۴۴ صفحے کاغذ اعلیٰ درجہ کا لکھائی چھپائی معمولی
 قیمت ۷ جلد نما (۳۱) امام الزماں کی آمد ۸۰ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱۰ (۳۲) تے دور کا سلام ۸۰ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی
 قیمت ۱ (۳۳) انگریزوں کو دعوت اسلام ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ۲ (۳۴) قبروں کے غیبی نوشتے ۳۰ صفحے لکھائی چھپائی اچھی
 کاغذ معمولی قیمت ۴ (۳۵) خدائی انکم ٹیکس کلاں ۸۰ صفحے لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ معمولی قیمت ۱۰ (۳۶) فلسفہ شہادت ۸۰ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ
 قیمت ۱ (۳۷) حق پرستوں پرستم ۶۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ (۳۸) نین شہید ۱۶ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی قیمت ۲ (۳۹)
 چار رویشوں کا تذکرہ انجائیں صفحے خوبصورت ٹائٹل لکھائی اور چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت ۳ (۴۰) داعی اسلام ۴۰ صفحے لکھائی اور چھپائی عمدہ کاغذ معمولی
 قیمت ۳ (۴۱) تبلیغی حشر ۶۶ صفحے شریں لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ۱ (۴۲) عرب کا ارتداد ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ۲
 (۴۳) عید کارڈ ۱۶۶ کارڈوں کا مجموعہ ۳۲ صفحات لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ (۴۴) اسلام کا انجم ۶۴ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ
 قیمت ۶ (۴۵) تبلیغی اشتہاروں کا پہلا مجموعہ ۳۲ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ (۴۶) اسلامی رسول ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ
 درمیان قیمت ۳ (۴۷) اسلامی توحید ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲ (۴۸) تاکید ناز ۳۲ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲
 (۴۹) جانب زبیر ۱۶ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ (۵۰) اسلام کے ضروری عقائد ۳۰ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی درمیان قیمت ۲
 (۵۱) اسلامی رسول کے معجزات ۴۸ صفحے۔ رنگین سرورق کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۶ (۵۲) محمد و رشتہ ۸۸ صفحے۔ رنگین سرورق کاغذ
 اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی قیمت ۸ (۵۳) ترکیب ناز ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ (۵۴) مسلمان ہمارا ہاتھی
 ۸۸ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ رنگین سرورق قیمت ۸ (۵۵) نادان و پابی ۶۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱ (۵۶) اعمال غرہ
 ۸۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ بادامی قیمت ۸ (۵۷) ہندو مذہب کی معلومات ۶۶ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ درمیان قیمت آٹھ آنے۔
 (۵۸) سلاطین پہلی ۸۰ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ سرورق رنگین قیمت ۸ (۵۹) بیگمات کے آنسو ۷۶ صفحے لکھائی چھپائی اور
 کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷ (۶۰) انگریزوں کی پتا ۶۴ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ (۶۱) تحفہ دہلی کے خطوط ۳۲ صفحے۔ رنگین
 ٹائٹل۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۴ (۶۲) بہادر شاہ کا مقدمہ ۲۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ درمیان قیمت ۴ (۶۳) گرفتار
 شدہ خطوط ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ درمیان قیمت ۷ (۶۴) غدر دہلی کے اخبار ۴۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی اچھی کاغذ درمیان قیمت ۴
 (۶۵) غالب کا روزنامہ غدر ۷۲ صفحے۔ رنگین ٹائٹل۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ (۶۶) دہلی کی جاکنگی بال تصویر۔ ایک سو صفحے۔
 رنگین ٹائٹل۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۷ (۶۷) بہادر شاہ کا روزنامہ ۲۰۴ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت
 ایک روپیہ آٹھ آنے (۶۸) غدر کی صبح شام ۲۷۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۷ (۶۹) دہلی کی آخری شمع۔ ایک سو صفحے لکھائی

- چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۷۰/- (۷۰) غنہ۔ کاننجر بارہواں حقہ قیمت ۸/- (۷۱) بیوی کی تعلیم۔ ۱۸۸ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی چھپائی ۱۰/-
- اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۷۰/- (۷۲) بیوی کی تربیت۔ ۱۳۰ صفحے۔ رنگین سرورق لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۷۰/- (۷۳) اولاد کی شادی ۱۲۰ صفحے
- لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷۰/- (۷۴) عورت نامہ۔ سولہ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۷۰/- (۷۵) آدو سبق بالقہ
- ۶۴ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۸/- (۷۶) اولاد کے کان میں کہنے کی باتیں۔ ۹۲ صفحے۔ رنگین سرورق
- اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۸/- (۷۷) جگہیتی کہانیاں۔ ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸/- (۷۸) تانہ بیج مسج۔ ۱۶
- صفحہ۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۷۰/- (۷۹) کرشن بیٹی۔ ۱۹۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ایک روپیہ دس آٹا
- (۸۰) جرمی خلافت۔ ۶۴ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۶/- (۸۱) شیطان کا طوطا۔ ۱۶ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔
- قیمت ۲/- (۸۲) سنی بارہ دل۔ ۴۰۰ صفحے۔ رنگین سرورق۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت ۷۰/- (۸۳) طمانچہ بر خسا ریزیدہ
- ۱۱۴ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۷۰/- (۸۴) کم ٹوٹوت۔ ۱۲۰ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۷۰/-
- (۸۵) مرگ نامہ۔ ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی۔ قیمت ۶/- (۸۶) چکیا آں اور گدگدیاں۔ ۱۱۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ
- اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۱۲/- (۸۷) فرام قبد تو شملہ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲/- (۸۸) پڑوس کے سترہ باجی۔ ۱۶ صفحے کاغذ لکھائی
- چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲/- (۸۹) روپیہ عالم سکرآت میں۔ ۱۶ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ کاغذ با دای۔ قیمت ۱/- (۹۰) اتالیق خطوط نویسی ہر حقہ۔
- ۵۲ صفحے۔ سرورق رنگین۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ قیمت ۷۰/- (۹۱) چکنی دست پناہ۔ ۸ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت ۱/-
- (۹۲) دل کی عیدیاں۔ ۳۶ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۵/- (۹۳) اردو سکھانے کے مضامین۔ ۳۲ صفحے کاغذ اور
- لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۶/- (۹۴) آب بیتی جن نظامی۔ ۴۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۷۰/- (۹۵) روزنامہ چین
- نظامی ۱۹۲۳ء۔ ۳۴۴ صفحے۔ رنگین ٹائٹل لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۷۰/- (۹۶) لڑائی کا گھر۔ ۶ صفحے۔ رنگین ٹائٹل۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ
- درجہ کا قیمت ۶/- (۹۷) گاندھی نامہ۔ ۵۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ درمیانی قیمت ۸/- (۹۸) سفرنامہ مصر و شام و حجاز بالقصور۔ ۱۹۲ صفحے لکھائی چھپائی
- اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۷۰/- (۹۹) سفرنامہ ہندوستان۔ ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱۲/- (۱۰۰) سیر دینی بالقصور۔ ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی اور
- کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۷۰/- (۱۰۱) ستائن سندلیہ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/- (۱۰۲) غازی مرقع۔ بڑا سائز سولہ صفحے۔
- اور ہر صفحہ پر ایک خاص تصویر غازی محمد بن قاسم کی بہت عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی قیمت ۴/- (۱۰۳) بوتل کا گاہ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/-
- (۱۰۴) ہروبال کی گھڑیاں۔ ۳۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/- (۱۰۵) سادھو سنگٹ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/-
- (۱۰۶) بلادا۔ ۱۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/- (۱۰۷) سکھ قوم۔ ۵۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی قیمت ۶/- (۱۰۸) پتواری کی
- ڈکان۔ ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۳/- (۱۰۹) تعلیم خد متگاری۔ ۴۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۳/-
- (۱۱۰) سکھوں کا راستہ۔ ۲۴ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱/- (۱۱۱) خوشامدی و سرکش۔ ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ
- کا۔ قیمت ۲/- (۱۱۲) حلائی کی تعلیم۔ ۵۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۸/- (۱۱۳) ترغیب حساب۔ ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی
- عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۲/- (۱۱۴) بچوں کی کہانیاں بالقصور۔ ۸۸ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۸/- (۱۱۵) آواز۔ ۱۶ صفحے۔
- لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/- (۱۱۶) خدائی انیم ٹیکس چھوٹا۔ ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/- (۱۱۷) دہل سبق۔ ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ
- عمدہ قیمت ۳/- (۱۱۸) سلمان اور مہاراجہ اور۔ ۸ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ڈیڑھ۔ (۱۱۹) سلمان مہاراجا کی تقریر۔ ۶ صفحے کا رسالہ ہے کاغذ
- لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/- (۱۲۰) مجاہد حسن۔ ۸ صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱/- (۱۲۱) کائنات بیتی حصہ اول۔ ۱۱۲ صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ
- عمدہ قیمت ۱/- (۱۲۲) قبا کو نامہ ترک سگرٹ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ قیمت ۳/- (۱۲۳) نیولن کے تاریخی اقوال۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲/-
- (۱۲۴) زیارت نامہ۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی عمارت کے حالات قیمت ۲/- (۱۲۵) اسلام کی نگرہیں۔ ۳۲ صفحے بلانا سٹیلکمان صاحب مدد کی لکھا ہوا
- قیمت ۳/- (۱۲۶) اندادنگر کی اصلاح خیر۔ ۳۲ صفحے قیمت ۳/- (۱۲۷) نظم الہام۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ٹائٹل رنگین۔ حضرت کبریاؑ کی لکھی ہوئی کلام قیمت ۳/-
- (۱۲۸) سفرنامہ یورپ۔ ۲۴ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی سرورق رنگین قیمت ۷۰/- (۱۲۹) مشرقی مکتوبات برائے سکرٹری ریاست مانا اور دھاکا دار کا لکھا ہوا نہایت

[illegible]

ملکت دکن کا عظیم الشان و بے نشل واحد کارخانہ
دکن ٹن فیکٹری کے ٹن ہندوستان بھر میں عام مقبولیت حاصل کر چکے ہیں



دکن ٹن فیکٹری کے ٹن (گنڈیان) خوبصورتی اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ جدید ڈیزائن کے خوشنماں اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ
غرض ہر طبقہ کے مذاق اور خواہش کے مطابق نہایت اہتمام کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔
ٹریڈ مارک :- خریدتے وقت ہمارے کارخانہ کا ٹریڈ مارک ضرور ملاحظہ فرمائیے
محمد عنوث الدین پروپر ایسٹرو دکن ٹن فیکٹری حسینی علم حیدر آباد دکن

